برصغیر پاک و ہند کے

قطب شاہی علوی اعوان

فی نسب آل حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

(چودہ سو سالہ تاریخ کے آئینے میں)

تالیف
محمد کریم اعوان علوی قادری

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

ISBN 978-969-7570-03-4

تالیف: محمد کریم اعوان علوی قادری
ISBN 978-969-7570-03-4

نام مولف: محمد کریم اعوان علوی قادری
تاریخ پیدائش: 15 جنوری 1964ء
تعلیم: بی کام، ایم اے تاریخ اسلام، ایم اے بین الاقوامی تعلقات، ایل ایل بی

مطبوعات:
1 تحقیق الانساب جلد اوّل 2007ء
2- تحقیق الانساب جلد دوم 2013ء
3- تاریخ قطب شاہی علوی اعوان 2015ء
4- مختصر تاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹری 2015ء
5- بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں 2019ء
6- قطب شاہی علوی اعوان فی نسب آل محمد الاکبرؒ 2022ء

زیر طبع:
تحقیق الانساب جلد سوم
سنگولہ تاریخ کے آئینے میں

عارضی پتہ: اعوان کالونی نزد لوئر چھتر مظفر آباد
مستقل پتہ: اعوان منزل دبن سنگولہ راولاکوٹ پونچھ آزاد کشمیر
رابطہ واٹس ایپ: 0312-9206639

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان
ISBN 978-969-7570-03-4

کتاب ہذا کی pdf میں مع اضافی عکسی نقول کے لیے

صفحہ 441 تا 550 پر ملاحظہ فرمائیے

''عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''

کی اولاد بنی عون علوی رقطب شاہی اعوان کہلاتی ہے۔

بنی عون وقطب شاہی اعوان کی تصدیق کے لیے خاص طور پر کتاب نسب قریش عربی، المعقبون عربی جلد سوم، تہذیب الانساب عربی، منتقلۃ الطالبیہ عربی، لباب الانساب عربی، المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب عربی، منبع الانساب فارسی، بحر الانساب عربی کی عکسی نقول ملاحظہ فرمائیے۔

قدیم عربی و فارسی ریفرنس بکس کی pdf کے لیے رابطہ کیجئے

محمد کریم اعوان علوی قادری وائس چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان

پاکستان واٹس ایپ نمبر 0312-9206639

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

@ awaninternational@yahoo.com
@ muhammad.karim1964@gmail.com

برصغیر پاک و ہند کے

قطب شاھی علوی اعوان

فی نسب آل حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

(چودہ سو سالہ تاریخ کے آئینے میں)

تالیف

محمد کریم اعوان علوی قادری

WhatsApp 0312-9206639

web: www.alvi-awan.com

E.mail: muhammad.karim1964@gmail.com

ISBN 978-969-7570-03-4

قطب شاہی علوی اعوان فی نسب آل حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غموں کی بھیڑ میں رستہ بنا کے چلتا ہوں علیؓ کی آل ہوں میں سر اُٹھا کے چلتا ہوں (الیاس بابر اعوان ٹیکسلا)

نام کتاب: برصغیر پاک و ہند کے قطب شاھی علوی اعوان فی نسب آل حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ (چودہ سو سالہ تاریخ کے آئینے میں)

تالیف و ترتیب: محمد کریم اعوان علوی قادری وائس چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

نظر ثانی: محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

اشاعت: جون 2022ء

تعداد: 1000

صفحات: 440 پی ڈی ایف 560

ہدیہ: 1000 روپے

معاونین: ملک مشتاق الٰہی اعوان (مردوال وادی سون سکیسر حال کراچی) عاطف محمود اعوان (راولپنڈی)، عظیم ناشاؔد اعوان (مانسہرہ)، شوکت محمود اعوان (کھبیکی وادی سون حال واہ کینٹ)، عبداللہ جان اعوان (اسلام آباد)، فیصل محمود علوی (کراچی)، ملک شوکت حیات خان (راولاکوٹ) پروفیسر سالک محبوب اعوان، پروفیسر فرہاد احمد فگاؔر و سلطان تنویر احمد قادری (مظفر آباد)، میاں مدثر شمس اعوان (جہلم ویلی)، ڈاکٹر عمران حیدر علوی (پنڈ دادن خان)، مختصر خان اعوان (بٹگرام) معظم خلیق اعوان (چکوال) موسیٰ خان اعوان (راولپنڈی حال عراق)، شوکت حسین علوی، قاضی فداالرحمٰن اعوان (گوجرانوالہ) جی ایم اعوان (کھبیکی سون)، ڈاکٹر محمد اقبال اعوان مانسہرہ، سفیر اختر اعوان (واہ کینٹ)

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
148	اعوان اور اعوان گوتیں 2006ء	185
149	ضیاءالانصار 2006ء	185
150	مقام اہل بیت 2007ء	186
151	تجرہ نسب قوم قریش بنی ہاشم 2007ء	186
152	وادی کاغان 2007ء	187
153	حیات فقیہ زماں 2007ء	187
154	انوار ولایت شمسیہ بہ موسوم افکار لدنیہ حصہ اول و دوم 2007ء	187
155	تحقیق الانساب (مشہور بہ تاریخ اقوام وقبائل) 2007ء	188
156	تاریخ وادی پچھ اور اقوام پچھ (حقائق کیا ہیں) 2007ء	188
157	سلطان الشہداء (علی گڑھ بھارت) 2008ء	189
158	تذکرہ السادات انوار الجمان 2008ء	189
159	تذکرہ مشائخ سندھ 2009ء	190
160	اقوام پاکستان کا انسائیکلوپیڈیا 2009ء	190
161	مختصر تعارف قبیلہ علوی اعوان (اعوان تاریخ کے آئینے میں) 2009ء	190
162	دہمتوڑ تاریخ کے آئینے میں 2009ء	191
163	تحقیق عزیز افغاناں 2009ء	191
164	علوی سے اعوان تک 2010ء	192
165	وادی سون سکیسر (تاریخ تہذیب وثقافت) 2010ء	192
166	محمود غزنوی 2010ء	194
167	اعوان تاریخی پس منظر 2010ء	194
168	شیخ حلیم چشتی مسعودی 2010ء	194
169	تاریخ عباسیہ جلد اول 2010ء	194
170	تذکرہ اولیاء کشمیر 2011ءء	195
171	عرفان سرور 2011ء	196
172	ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آباد جنوری 2011ء	197

نمبر	عنوان	صفحہ
173	جنت سے عروج عباسیہ تک 2011ء	198
174	پیغام آشنا 2011ء	198
175	انوار رحمت بکراں 2012ء	198
176	ڈائریکٹری اعوان برادری 2012ء	199
177	جواہر الاعوان 2012ء	199
178	اعوان کی مختصر تاریخ 2012ء	199
179	حافظان سیر ملوال (ہزارہ ڈویژن) 2013ء	199
180	تجرہ نسب خاندان کھوکھر 2013ء	200
181	قبائل اور ذاتیں 2013ء	201
182	پوٹھوہار نامہ 2013ء	201
183	تحقیق الانساب مشہور بہ تاریخ اقوام وقبائل جلد دوم 2013ء	201
184	تاریخ سولہن راجپوت گوت پنوار 2013ء	202
185	روزنامہ پردیس اسلام آباد اشاعت خاص 6 اپریل 2014ء	202
186	ہندوستان کے مسلمان فاتح وتاجدار 2014ء	203
187	تاریخ لاہور کا انسائیکلوپیڈیا تحقیقات چشتی 2014ء	203
188	مختصر ترین تاریخ حضرت سلطان باہوؒ (تجرہ ہائے خانوادہ حضرت سلطان باہوؒ) 2014ء	204
189	حیات شیخ احمد 2014ء	204
190	تاریخ نیازی قبائل طبع ہفتم 2014ء	205
191	سوانح حیات ملک قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ اعوان 2014ء	205
192	تاریخ خاندان عباسیہ (مع تجرہ) ودیگر قبائل 2014ء	207
193	اعوان خبرنامہ 2014ء	207
194	خطاب مشوانی 2014ء	208
195	تاریخ ہزارہ 2014ء	208
196	تاریخ لاہور کا انسائیکلوپیڈیا ''تحقیقات چشتی'' 2014ء	209
197	تجرہ نسب السادات نقوی البخاری برادران اولاد شاہ سید احمد قتال 2014ء	209

265	THE LEGENDS OF THE PANJAB 1883	11
266	GAZETTEER OF THE GUJRAT DISTRICT 1883	12
267	The Land of Five Rivers & Sindh 1883	13
267	GAZETTEER OF SHAHPUR DISTRICT 1883-84	14
267	GAZETTEER OF JHANG DISTRICT 1883-84	15
268	REVISED SETTLEMENT DISTRICT SHAHPUR 1886	16
268	PUNJAB NOTES AND QUERIES, APRIL 1886	17
268	THE GAZETTEER OF INDIA VOL-I 1887	18
269	Notes on Afghanistan & Part of Baluchistan 1888	19
269	A HAND BOOK FOR TRAVELLERS IN INDIA 1889	20
270	THE MONUMENTAL ANTIQUITIES OUDH 1891	21
270	GLOSSARY OF TRIBES AND CASTES 1892	22
272	THE NUMISMATIC CHRONICLE 1893	23
272	AGAINST HISTORY, AGAINST STATE 1893	24
272	GAZETTEER OF RAWALPINDI DISTRICT 1893-94	25
273	NORTH INDIAN NOTES & QUERIES VOL-IV 1894	26
274	Chief and Leading Families in Rajputana 1894	27
274	GAZETTEER OF THE SIALKOT DISTRICT 1894-95	28
275	GAZETTEER OF SHAHPUR DISTRICT 1897	29
275	GAZETTEER OF PESHAWAR 1897-98	30
276	A Hand Book for the use of Visitors 1899	31
276	THE OUDH CASES VOL-III 1900	32
276	JEHLUM GHAZATT 1904	33
277	HOSHIARPUR DISTRICT GAZETTEER 1904	34
277	LODHIANA DISTRICT GAZETTEER 1904	35
278	HAZARA GAZETTEERS: VOL-I A 1907	36
279	SAFINA-E-BAKSHISH	37
281	*GAZETTEER OF THE ATTOCK DISTRICT PART A 1907*	38
281	THE PUNJAB CHIEFS 1909	39
282	Encyclopedia of Religon and Ethics 1917	40
284	GAZETTEER OF MULTAN 1923-24	41
284	GAZETTEER OF THE MONTGOMERY DISTRICT	42

284	AN ARBIC HISTORY OF GUJRAT 1928	43
285	MARTYRDOM IN ISLAM 1966	44
285	SAMBHAL: A HISTORICAL SURVEY 1971	45
286	PERSIAN LITERATURE VOL-1 PART-2 1972	46
287	THE GOLRA FAMILY OF HAZARA 1985	47
287	Encyclopedia of Indian Literature 1987	48
287	Criminal Gods and Demon Devotees 1989	49
289	SUFI HEIRS OF THE PROPHET 1998	50
289	ENCYCLOPEDIA OF INDIAN WOMEN 2003	51
290	THE KINGDOM OF AWADH 2003	52
291	SUFIS: CLASSICS-I 2006	53
291	Fundation of the Composite Culture in India 2007	54
292	Origins and History of Jats and Tribes of India 2008	55
292	Partisans of Allah Jihad in South Asia 2008	56
292	MARTIAL RACES OF UNDIVIDED INDIA 2009	57
294	Banaras Making of India's Heritage City 2009	58
295	BADRI NARAYAN FASCINATING HINDUTVA 2009	59
295	STAGES OF LIFE 2011	60
295	THE MILLENNIAL SOVEREIGN 2012	61
297	HADRAT SULTAN BAHOO 2013	62
297	Pilgrims & Pilgrimages as Peacemakers 2013	63
298	THE MIRACLE OF THE HOLY QURAN 2015	64
298	MONTHLY AL-AWAN ISLAMABAD SEPT. 2017	65
300	HISTORY OF MEWAT 2017	66
300	IT'S NOT JUST ACADEMIC 2018	67
301	DASTAN-E-AWADH 2018	68
301	Popular Religion & Folk-Love of North India 2018	69
302	ERRORLESS UPPSC 2010-19	70
302	HdO ISLAM IN SOUTH ASIA 2020	71
303	DECEPTIVE MAJORITY DETAILS 2021	72
303	THE ENCYCLOPEDIA OF ISLAM NEW EDITION	73
304	LIFE & MISSION OF MOULANA MUHAMMAD ILYAS	74

دیباچہ

گو کہ تحقیق ایک جان گسل کام ہے تاہم ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے اکثر اجلاسوں میں ساتھیوں کی یہ رائے ہوتی تھی کہ انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب جن میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے نسب و تاریخ کے حوالے سے ذکر ہے ان کتب کے متعلقہ صفحات کی عکسی نقول کو کتابی صورت میں ترتیب دے کر تحقیق دانوں کو مہیا فرمائی جائیں تا کہ عربی و فارسی کتب میں سے متعلقہ صفحات تلاش کرنے میں جو وقت کا ضیاع ہوتا ہے اس سے بچا جا سکے۔ اس حوالے سے ادارہ کے مرکزی چیف آرگنائزر صاحبان میں سے محترم محمد عظیم ناشاد اعوان، محترم عاطف محمود اعوان و محترم عبداللہ جان اعوان نے یہ تجویز پیش کی کہ صرف عربی و فارسی کتب کے علاوہ اب تک لکھی جانے والی دستیاب حوالہ جاتی کتب عربی، فارسی، انگریزی، اردو، پنجابی، سندھی، پشتو وغیرہ کے نام، مصنف کا نام، سن اشاعت و متعلقہ اقتباس اور نادر عربی و فارسی کتب کے صفحات کی عکسی نقول ترتیب دے کر ایک دستاویز کے طور پر شائع کی جائیں تا کہ ایک ہی کتاب سے تمام حوالہ جات دستیاب ہو سکیں۔

راقم مولف نے مندرجہ بالا تجویز پر غور کیا۔ تجویز مناسب و معقول اور قابل پزیرائی معلوم ہوئی اور جناب محبت حسین اعوان چیئرمین اور شوکت محمود اعوان جنرل سیکرٹری نے بھی پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ ان کے علاوہ ملک شوکت حیات خان اعوان، ملک مشتاق الٰہی اعوان، ڈاکٹر محمد اقبال اعوان، پروفیسر سالک محبوب اعوان، پروفیسر فرہاد احمد فگار، مختصر خان اعوان، فیصل محمود علوی و ڈاکٹر عمران حیدر علوی، میاں مدثر شمس اعوان، ممتاز الحق قاسمی، وغیرہ سمیت ادارہ تحقیق الاعون پاکستان کے چیف کوآرڈینٹرز صاحبان نے بھی اسے بہترین کاوش قرار دیا۔ چناں چہ راقم الحروف نے وسیع تر مفاد کی خاطر کتاب ہذا کی ترتیب کے لیے شب و روز کوششیں شروع کیں اور ساتھیوں کے مشورہ سے اس اہم دستاویز کا نام ''برصغیر کے پاک و ہند قطب شاہی علوی اعوان فی نسب آل محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علیؓ چودہ سو سالہ تاریخ کے آئینے میں'' تجویز کیا۔ راقم کے پاس تقریباً 200 کے قریب حوالہ جاتی کتب موجود تھیں۔ محترم عاطف محمود اعوان، محمد عظیم ناشاد اعوان و عبداللہ جان اعوان کی کوششوں سے تقریباً 460 سے زائد تک پہنچ چکی ہے۔ کتاب ہذا کے مسودہ کی نقول چالیس سے زائد محققین کو بھیجی جا چکی ہیں تا کہ اس کی نوک پلک درست ہونے کے ساتھ ساتھ مناسب ترمیم بھی ہو سکے اور ساتھیوں کی رائے بھی شامل کی جا سکے۔ بہت سے محققین نے کتاب ہذا پر تبصرہ/تقریظ تحریر کرتے ہوئے راقم کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

بہت سارے ساتھیوں خاص طور پر قاضی شمس الحق اعوان ایڈووکیٹ و چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے واٹس ایپ گروپ میں یہ تجویز پیش کہ کتب کی اشاعت کے اخراجات برداشت کرنے کے لیے فنڈز کا قیام عمل میں لایا جائے۔ لیکن چوں کہ جناب محبت حسین اعوان نے گزشتہ 45 سال سے ادارہ کو از گرہ خود چلایا اور آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ ہاں جتنے بھی چیف آرگنائزرز و چیف کوآرڈینٹرز صاحبان ہیں وہ کم از کم دس دس کتب اور زیادہ سے زیادہ جوان کی گنجائش ہو خرید کر ادارہ سے اور مصنفین سے تعاون کرتے ہوئے مالی معاونت کر سکتے ہیں تا کہ مرکزی و علاقائی سطح پر کتب کی اشاعت کو یقینی بنایا جا سکے اس سلسلے میں تمام ساتھیوں نے تعاون کا یقین دلایا جو اطمینان بخش ہے۔

قطب شاہی علوی اعوان قبیلے سے متعلق کچھ فرضی اور بے بنیاد روایات کے علاوہ کچھ فرضی، غیر مستند اور فرضی مطبوعات نام اور حوالہ جات بھی بیان کیے جاتے ہیں حالاں کہ ان سب کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ کتاب ہذا میں ان پر تبصرہ کرتے ہوئے مدلل بنیادوں پر رد کیا گیا ہے اور تاریخی حوالہ جات سے اصل حقائق منظر عام پر لائے گئے ہیں جس کا اجمالی جائزہ حسب ذیل ہے:۔

کچھ حضرات قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کو آوان بن یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سمجھتے ہیں اور کچھ آوانہ، وانہ، وانی، وانت وغیرہ کو اعوان قبیلہ تصور کرتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے۔ اعوان قبیلہ کی ابتداء عون بن علی فی نسب آل محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہے۔

کچھ ساتھی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کو عون بن یعلی از اولاد حضرت غازی عباس علم دارؒ سے بھی بیان کرتے ہیں یہ بھی درست نہیں ہے۔ کسی بھی نسب کی قدیم کتاب میں حضرت غازی عباس علم دارؒ کی اولاد سے عون بن یعلیٰ ثابت نہ ہے۔ البتہ حضرت عبدالرحمٰن چشتی عباسی علوی مولف مرات مسعودی و مرات الاسرار نے اپنا شجرہ نسب حضرت غازی عباس علم دار لکھا ہے وہ شجرہ یک سر مختلف ہے وہ سلسلہ عون بن یعلی سے نہیں ملتا۔

کچھ لوگ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کو حضرت عمر الاطرفؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے بیان کرتے ہیں یہ بھی درست نہیں۔ حضرت عمر الاطرف کی اولاد سے جعفر الملک ملتانی کی اولاد 157 ہجری تا 364 ہجری تک ملتان پر حاکم رہی اور کچھ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سے باہمی رشتہ داریوں کی وجہ ان میں ضم ہو چکے ہیں لیکن ایسے لوگ نسبی طور پر قطب شاہی اعوان نہیں بل کہ ''ہاشمی''، ''علوی'' اور ''عمری'' ہیں۔

حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کے فرزند جعفر الاصغرؒ کی اولاد کے بھی ہند آنے کے مصدقہ شواہد موجود ہیں اور وہ بھی ''بنی عون'' اور قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سے قریب ترین شاخ اور رشتہ داری کی وجہ سے قطب شاہی علوی اعوان کہلاتے ہیں۔ چوں کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔ جعفر الاصغر بن محمد حنفیہؒ کی اولاد قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی قریب ترین شاخ ضرور ہیں مگر قطب شاہی اعوان نہیں بل کہ ''علوی''، ''ہاشمی'' اور ''محمدی'' ہیں۔

آخر میں راقم مولف ان تمام محققین و ساتھیوں کا شکر گزار ہے جنھوں نے اس تحقیقی کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کسی نا کسی طریقہ سے معاونت کی اور اپنی محققانہ آراء سے نوازا۔ مزید یہ کہ کتاب ہذا کا خلوص نیت سے مطالعہ کرتے ہوئے اغلاط کی نشان دہی فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں ازالہ ممکن ہو۔ اللہ کریم میری اس جسارت کو مقبول فرماتے ہوئے عوام کی رہنمائی کا ذریعہ بنائیں۔

دعاؤں کا طالب

محمد کریم اعوان علوی قادری

بہ مقام:
اعوان منزل دبن سنگولہ راولاکوٹ پونچھ آزاد کشمیر حال لوئر چھتر مظفر آباد
27 رمضان المبارک 1442ھ بہ مطابق 29 اپریل 2022ء

معروف محقق و دانش ور جناب محبت حسین اعوان
چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

کتاب کی اہمیت کو صرف اہل علم بہتر جانتے ہیں اور کتاب لکھنے والے کتاب سے زیادہ معتبر ہوتے ہیں، کتاب اللہ............ قرآن کو کہتے ہیں اور قرآن کلام اللہ ہے قرآن کو سمجھنے کیلئے احادیث کی ضرورت ہوتی ہے بے شمار ہزاروں کتب احادیث موجود ہیں اور قیامت تک تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رہے گا قرآن کتاب ہے، توریت کتاب ہے، زبور کتاب ہے، انجیل کتاب ہے ان آسمانی کتابوں کا منکر کافر ہے۔ فرعون ہے، نمرود ہے، شداد ہے، ہامان ہے، ابولہب ہے، ابوجہل ہے کیونکہ کتاب علم ہے، روشنی ہے، معتبر ہے، صحیفہ ہے، دو فرشتے ہر وقت ہر انسان کے ساتھ رہتے ہیں اور اُس کے اعمال کی کتاب لکھتے رہتے ہیں۔ کتاب اللہ میں رسولوں کا ذکر، کتاب اللہ میں اہل کتاب کا ذکر، کتاب اللہ میں آسمانی کتابوں کی تصدیق، کتاب اللہ میں، پیغمبروں کی تصدیق، کتاب اللہ میں مذاہب کا ذکر، کتاب اللہ میں تمام قوموں کا ذکر، کتاب اللہ میں تمام قبائل، جن وانس اور ذی روح مخلوق کا ذکر کتاب اللہ میں،............ جو کتاب کی اشاعت کو روکنے کی بات کرتے ہیں انہیں اپنے علم کا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ آمین۔

کتاب ہذا کے مصنف و مؤلف محمد کریم خان اعوان، قادری، نمبردار، وائس چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان (رجسٹرڈ) اور متعدد قبائلی تاریخوں کے مؤلف کسی عام آدمی کا نام نہیں بلکہ............ محمد کریم خان اعوان............ ایک تحریک کا نام ہے اور یہ تحریک سینکڑوں تاریخ کی مستند اور ثقہ کتابوں کی حمایت یافتہ اور جاری رہنے والی تحریک ہے اس کو روکنے کیلئے مستند تواریخ کی پکی سچی اور قابل قبول دلیل کی ضرورت ہوگی............ سچ کو کوئی نہیں روک سکتا۔ حق اور سچ کے سامنے دیوار بننے والے یزید کے چیلے تو ہو سکتے ہیں مگر سید الشہداء نواسۂ رسول ﷺ، جگر گوشۂ فاطمہ سلام اللہ علیہا اور امام علی علیہ السلام کے ماننے والے نہیں ہو سکتے۔ یقیناً یہ شر کی طاقت مٹ جائے گی اور حق و سچ کے پرچار کرنے والے تا قیامت زندہ رہیں گے۔ محمد کریم خان اعوان اور ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان لازم وملزوم ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کی پہچان ہیں۔ برصغیر پاک و ہند کے علوی اعوانوں کو پہچان دلانے والوں کی صفِ اوّل کے شاہسوار کریم خان ہیں جو بغیر کسی کی مدد، اپنے زورِ بازو پر جہاد کر رہے ہیں............ زاد الاعوان کے مؤلف مولوی نور الدین پٹھان نے کتاب کے تیسرے ایڈیشن 1921ء کے صفحہ نمبر 16 پر لکھا

ہم نے پوری تحقیق کے بعد اپنی کتابوں میں لکھا کہ اعوان قاری (وادی سون) کے اعوان شیر، بہادر، نڈر، سیف اللہ کے امین، غیرت کے پیکر، شجاعت کے جیالے، سالاروں کے سالار، محمود غزنوی کے

جرنیل، فاتح ہند، بلکہ پورے برصغیر پاک و ہند میں آباد علوی اعوانوں کے اجداد کا تعلق وادی سون تھا اور آج بھی ہے وادی سون کے علوی اعوان، پاکستان اور آزاد کشمیر کے اعوانوں کے جدّ اعلا ہیں وادی سون سے اپنا شجرہ نسب ملاتے ہیں پوری وادی سون کے علاقوں میں آباد معتبر نسلی اعوان ہی ''علوی اعوان'' کی پہچان ہیں۔ یزیدیوں کے دشمن اور حسینیت کا پرچار کرنے والے قبیلہ کا نام اعوان ہے۔ ہم نے ببانگِ دہل اعلان کیا کہ سن 1965ء کی جنگ میں لاہور کے محاذ پر جنرل سرفراز خان، سیالکوٹ کے محاذ پر جنرل عبدالعلی ملک، کشمیر کے محاذ پر ملک اختر حسین اور جنرل عبدالمجید ملک فضائی محاذ پر ائیر مارشل نور خان، انتظامی محاذ پر گورنر مغربی پاکستان نواب ملک امیر محمد خان اگر نہ ہوتے تو ہم جنگ ہرگز نہیں جیت سکتے تھے ان سب شیروں کا تعلق کسی نا کسی طرح وادی سون سے ہی ہے۔ ہائے افسوس ہمارے کچھ ناعاقبت اندیش بھائیوں نے اپنے ذاتی مفادات کی خاطر ہم سے اختلافات شروع کر دیئے اور اختلاف کرنے والے وہ لوگ تھے اور آج بھی ہیں جن کا اعوان نسل سے دُور دُور کا بھی واسطہ نہیں انہوں نے لوگوں کو بتانا شروع کر دیا کہ یہ لوگ حضرت عباس علم دارؑ بن حضرت علی علیہ السلام کے خلاف ہیں۔ ہماری جانیں، ہماری مائیں، ہمارے باپ ہماری اولادیں اور ہم خود حضرت عباس علم دارؑ کے نام پر قربان ہونے کیلئے ہر وقت تیار ہیں ہم کیسے خلاف ہو سکتے تھے یا ہو سکتے ہیں۔

اگر میں اس موضوع پر لکھنا شروع کر دوں تو میرے کاغذ اور سیاہی ختم ہو سکتی ہے۔ بیشک وہ لوگ جو نسل کے ارائیں ہیں، گجر ہیں، جاٹ ہیں، بٹ ہیں، ریچھ نچانے والے چنگڑ ہیں، بندر نچانے والے مداری ہیں مگر ایک خاص مسلک سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اپنے آپ کو غازی عباس علم دارؑ کی اولاد میں از خود شامل ہو جاتے ہیں، ہم ہرگز اُن کو اعوان نہیں مانتے............ وادی سون کی اکثریت آبادی پکے، سچے اور سُچے اعوانوں پر مشتمل ہے یہ علوی اعوان ہمارے سروں کے تاج ہیں ہمارا فخر ہیں کیوں کہ ہم ان ہی سے ہیں۔

کریم خان اعوان نے تاریخ کے لکھاریوں کے لئے عمومی طور پر اور وادی سون کے اعوانوں کیلئے خصوصی طور پر یہ کتاب 460 کتب و مخطوطہ جات کے حوالے سے لکھی ہے۔ پڑھے لکھے حضرات اگر اس کتاب کو پڑھیں گے تو یقیناً غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی اور جو دوسرے قبائل کے غیر اعوان جو مسلک کی وجہ سے زبردستی اعوان بننے پر اصرار کر رہے ہیں اُن کو حق کی طرف رجوع کرنے میں آسانی ہوگی تا کہ وہ حضرت محمد ﷺ کی شفاعت سے محروم نہ ہو جائیں۔ ''جس نے اپنا نسب تبدیل کیا وہ جہنمی ہے۔'' (حدیث)۔

کریم خان صاحب بہت بہت مبارک میری دُعا ہے اللہ رب العزت آپ کو صحت و تندرسی کے ساتھ تادیر زندہ رکھے۔ آمین۔

محبت حسین اعوان

کراچی: 14/ مارچ 2022ء

پروفیسر ڈاکٹر پیر سلطان الطاف علی اعوان، اعزاز فضیلت

محترم ومکرم گرامی قدر محمد کریم علوی قادری صاحب (مظفر آباد۔ آزاد کشمیر)

سلامت باشد

آپ کی ایک تحقیقی کاوش ''حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ، تاریخ کے آئینے میں'' کا مطالعہ کیا۔ آپ نے ان سے متعلق احوال وواقعات پر جو محنت کی ہے اسکی داد دیتا ہوں اور اس اہم تالیف پر مبارک ہو۔

حضرت بابا سجاولؒ قطب شاہی اعوان ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے حضرت محمد حنفیہ، علی عبدالمنان، عون عرف قطب غازی، محمد آصف غازی، شاہ محمد غازی، عطا اللہ غازی، سالار ساھو غازی، سالار مسعود غازی (جن سے مزمل علی کلگان اور عبداللہ گولڑہ بھی ہوئے) ان کی اولاد سے حضرت بابا سجاول علوی قادری ابن حضرت پیو شاہ کی ولادت 710ھ/1310ء موضع سیری مسہانہ میں ہوئی جو جوان ہو کر مانسہرہ کو منتقل ہوئے۔

کتاب مذکورہ جو 240 صفحات پر مشتمل ہے اس میں دریائے سندھ کے پانی کے خطرات سے بابا سجاولؒ کے مزار مبارک کے ضائع ہو جانے کا خطرہ لاحق ہوا اور انہوں نے خود بھی کئی حضرات کو خواب میں اس خطرہ سے آگاہ کیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں 1968ء سے ایبٹ آباد و مانسہرہ و ہزارہ کے اعوانوں کی تنظیم مذاکرات کرنے لگی۔ اس مقصد کے لئے بابا سجاولؒ سے متعلق مجاورین سے بھی مذاکرات ہونے لگے جو مزار مبارک پہلی جگہ سے شفٹ کرنے کے حق میں نہ تھے مگر بالآخر وہ بھی مان گئے اور ۱۹۷۴ء میں مزار مبارک کو وہاں سے نکال کر شھلیہ (سجاول شریف) مانسہرہ میں لایا گیا۔ ان تمام واقعات میں ہزارہ، ایبٹ آباد و مانسہرہ کے سینکڑوں اعوان متعلق رہے جن کا حال بڑی تفصیل سے درج کیا گیا ہے۔ پاکستان سے بھی دور دراز علاقوں کے اعوان نئی جائے تدفین پر مقررہ تاریخ پہنچے۔ راقم الحروف ان دنوں مستونگ بلوچستان کے ایک کالج میں تعلیمی خدمات سرانجام دے رہا تھا اور وہاں سے نہ نکل سکا۔

کتاب میں بابا سجاول کی کرامات اور پھر بیسیوں اعوانوں کے عقیدتمندانہ بیانات پڑھنے کے قابل ہیں۔ مزار مبارک کی تبدیلی کے لئے جو مذاکرات ہوتے رہے ان میں کئی دلچسپ اور توجہ طلب تذبذب و امید وبیم کے حالات بھی سامنے آئے۔ بڑی کرامت بلکہ رب تعالیٰ کی رحمت ومغفرت کا یہ منظر بھی دیکھا کہ آپ کے جسد مبارک کو جب ساڑھے چھ سو سال کے بعد دیکھا گیا تو صحیح سالم اور تازہ تھا۔ سبحان اللہ کتاب میں بابا سجاولؒ کی اولاد کا بھی مفصل حال ملتا ہے جن میں بیشتر کی زندگی میں کرامات کا اظہار کیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر اس کتاب میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں قطب شاہی اعوان افراد کے نام اور ان کا ذکر خیر ملتا ہے جو ایک بہت بڑی تاریخی یادگار ہے۔ آخر میں 164 اہم مآخذ کتب کے نام بھی درج ہیں۔

سلطان الطاف علی، اعزاز فضیلت

حال: دربار حضرت سلطان باھوؒ (جھنگ) پنجاب، مورخہ 16 نومبر 2021ء

تنظیم الاعوان پاکستان

Ref # 786/110-72 Date 20-11-2021

محترم محمد کریم علوی صاحب

سلام مسنون آپ کا ارسال کردہ مسودہ دیکھ کر خوشی ہوئی مسودہ کتاب بعنوان ''قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ مصنفین کی نظر میں''۔ کریم صاحب آپ پر رب کائنات کا خصوصی کرم ہے کہ اس مادیت پرست دور میں آپ نے نہایت جانفشانی سے اپنا قیمتی وقت تمام تر صلاحیتوں وقوتوں کے ساتھ شجرہ جات حسب ونسب، اور اپنی قومی تواریخ کو ایک حقیقی محقق کے طور پر عنایت فرما رکھا ہے۔ ایسے کام بہت مشکل تو ہوتے ہیں، مزید براں صبر طلب بھی ہوتے ہیں، چوں کہ ایسے کاموں کو سرانجام دیتے ہوئے سراہا تو بہت کم جاتا ہے، تنقید برائے تنقید کے جو نشتر چلائے جاتے ہیں، انہیں بھی نہایت ٹھنڈے مزاج اور وسیع القلبی سے سہنا پڑتا ہے۔ آپ نے اس کتاب کے لیے جو عرق ریزی کی ہے وہ قابل ستائش ہے اور آپ نے کتاب کا مسودہ جاری کر کے اعلاظرفی کا مظاہرہ کیا ہے یہ بھی ایک اچھی روایت کا تسلسل ہے۔ جن معزز شخصیات کو آپ نے مسودہ جات ارسال کیے ہیں یقیناً وہ وقت نکال کر اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں گے بل کہ اس مسودہ کے منفی اور مثبت پہلو بھی اجاگر کریں گے۔ کسی بھی محقق کے لیے یہ کتاب جزو لازم ثابت ہوگی اور نہایت کارآمد اور سبب سہولت تحریر، تقریر و تحقیق موثر ثابت ہوگی۔ خداوند متعال آپ کو اس گراں قدر کاوش میں کامیابی عطا فرمائے اور آپ کی توفیقات حسنہ میں بیش بہا اضافہ فرمائے، آپ کی یہ کتاب عاشقان شجرہ جات مصنفین ومحققین کے لیے شمع راہنمائی ثابت ہو۔ آمین والسلام

ملک امجد حسین علوی مرکزی چیئرمین تنظیم الاعوان پاکستان

☆☆☆

معروف محقق و دانشور ڈاکٹر محمد داؤد اعوان وائس چانسلر

برصغیر پاک وہند کے قطب شاہی علوی اعوان از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ چودہ سو سالہ تاریخ کے آئینے میں تالیف محمد کریم اعوان علوی قادری کا مسودہ راقم کو برائے تبصرہ ارسال فرمایا گیا جس میں عربی، فارسی کی انساب وتاریخ کی سینکڑوں مطبوعات کے علاوہ اردو، پنجابی، پشتو وسندھی کتب کے اقتباسات وحوالہ جات بھی شامل کیے گئے ہیں۔ محترم محمد کریم اعوان کا تعلق حضرت بابا سجاول رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد سے ہے جو کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے حضرت محمد حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں اور ہم صدیوں سے یہی تاریخ میں پڑھتے اور بزرگوں سے سنتے آئے ہیں جس کی کتب کے تاریخی حوالہ جات سے بھی تصدیق ہوتی ہے۔

پروفیسر میرٹیوریس ڈاکٹر محمد داؤد اعوان سابق وائس چانسلر ہزارہ یونیورسٹی حال وائس چانسلر پریسٹن یونیورسٹی

سابق جنرل سیکرٹری سپریم کونسل تنظیم الاعوان پاکستان (1992ء تا 2002ء) و بنیادی ممبر و جنرل سیکرٹری اعوان فاؤنڈیشن آف پاکستان (1995 تا 2002ء)

میری نسبت ہے علیؓ سے

قریب بارہ برس ادھر کی بات ہے شعیب خورشید کے توسط سے معلوم ہوا کہ اعوان قبیلے پر ایک کتاب شائع ہوئی ہے اس کتاب میں جہاں دیگر علاقوں کا تذکرہ ہے وہیں چھتر کے اعوانوں کا ذکر بھی ہے۔ تجسس ہوا کہ کتاب پڑھنی چاہیے کتاب کا سرسری مطالعہ کیا اس میں والد محترم کا نام دیکھ کر خوشی ہوئی بات آگے بڑھی اور صاحبِ کتاب سے ملنے کا اشتیاق ہوا۔ یوں عزیزم شعیب خورشید کے توسط سے ہی کریم خان اعوان صاحب سے ملاقات ہوئی اور ایک خوب صورت تعلق قائم ہوا۔ کریم خان اعوان صاحب ایسا ابنِ علی ہے جو اولادِ علیؓ کے تناظر میں ہر ہر خیبر کو فتح کر کے علیؓ کی نسل کو اتحاد دینا چاہتا ہے ان کی تحقیقی کاوشوں کا اک زمانہ معترف ہے۔ اعوان قبیلے کے حوالے سے ان کی گراں قدر تحقیقی کتب سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد محدود نہیں۔ کریم اعوان صاحب نے اپنی عمرِ عزیز کا ایک بڑا حصہ دشتِ تحقیق کی سیاحی میں گزارا۔ ان کا تحقیقی کام ان کی محنت شاقہ کا زندہ ثبوت ہے۔ ان کا کام ستائش کی تمنا اور صلے کی خواہش سے بہت آگے ہے ان سے تعلق عشرہ برس سے زیادہ ہے تاہم کبھی ان کو اپنے جذبے سے جدا نہ دیکھا۔ جب بھی ان کی دفتری ذمہ داریوں سے فراغت ملی اپنے قبیلے کے غم کو لے کر بیٹھ گئے۔ وہ اس بات کے لیے اکثر فکر مند دیکھے کہ اعوان قبیلے میں اتحاد و یگانگت قائم ہو جائے۔ وہ ان لوگوں سے بھی کبھی خائف نہیں ہوئے جو ان کے کام پر بے جا تنقید کرتے ہیں۔ میں جتنے بھی لوگوں سے ملا ان میں کریم اعوان واحد ہیں جن کو قبیلے کا اس قدر فکر ہے اپنا وقت، اپنا مال اور اپنی مسلسل محنت ہر چیز اس کام کے لیے وقف کر دی۔ ان کی یہی جہد مسلسل ہے کہ اعوان قبیلے پر گزشتہ چند سال میں درجنوں کتب منصۂ شہود پر آ چکی ہیں۔ لوگوں کو ایک سوچ دینے اور ایک مرکز فراہم کرنے میں کریم علوی صاحب کا کردار کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

ان کی زیرِ مطالعہ کتاب ''برصغیر پاک و ہند کے قطب شاہی علوی اعوان چودہ سو سالہ تاریخ کے آئینے میں'' بھی ان کے وسیع تر مطالعے کی غماز ہے اس کتاب میں انھوں نے ۴۵۰ سے زائد انگریزی، اردو، فارسی، عربی کتب کا حوالہ پیش کیا جو ایک کٹھن کام تھا لیکن کریم اعوان صاحب کے جذبے اور سخت محنت کے سامنے آسان بن گیا۔ میں چوں کہ تحقیق کے کام سے وابستہ ہوں اس لیے بہ خوبی اس بات کا ادراک ہے کہ ایک حوالہ بھی تلاشنا کس قدر صبر طلب کا ہے۔ جہاں سیکڑوں حوالے ہوں تو آپ خود سوچیے کتنا مشکل ہے۔ میں سمجھتا ہوں ادبی تحقیق سے کئی گنا مشکل کام انساب کی تحقیق ہے کریم اعوان صاحب نے اس میدان میں خود کو منوا لیا ہے۔ میرے برادر خورد سالک محبوب اعوان نے جب مجھے اس کتاب پر لکھنے کے لیے کہا تو میرے لیے حیرت بھی تھی اور خوشی بھی۔ حیرت یہ کہ اتنے اعلا دماغوں کی موجودگی میں مجھ جیسے کم علم اور سست الوجود شخص سے لکھوانا یقیناً ان کا بڑا پن ہے۔ خوشی اس بات کی کہ اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ایک بڑے آدمی کی کتاب پر لکھ کر میں بھی انگلی کٹوا کر شہیدوں میں نام لکھوالوں گا۔ اس کتاب کے مطالعے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ کریم صاحب نے اپنی سابقہ کتب کی بہ نسبت اس کتاب میں املا کے جدید تقاضوں کو خاطر خواہ پورا کرنے کی کوشش کی ہے ان کی

اس تصنیف میں حروف خوانی کی اغلاط کم سے کم دیکھنے کو ملی ہیں۔ جب کریم صاحب نے اس کتاب کی کمپوزنگ کا آغاز کیا تب میری خواہش تھی کہ اس کی حروف خوانی میں کروں مگر ہمیں ہماری کم فرصتی اور سست الوجودی مار گئی۔ سالک محبوب اعوان نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور بڑی حد تک کتاب کو املائی مسائل سے پاک کیا۔

میں اس کتاب کے توسط سے قارئین کو یہ بتا رہا ہوں کہ میرا موضوع چوں کہ اردو زبان کی تحقیق اور پی ایچ ڈی میں بھی میرا موضوع ''اردو املا و تلفظ کے مباحث'' ہے لہٰذا میں املا کے معاملے میں وہابی ہوں۔ جہاں املا کی غلطی دیکھوں کوشش کرتا ہوں اصلاح کر دوں۔ اس کتاب میں جدید املا کو دیکھ کر اطمینان حاصل ہوا۔ چند الفاظ جو ہمارے ہاں بہت غلط استعمال ہوئے ہیں دیکھیں۔ الحمداللہ (الحمدللہ)، انشاءاللہ (ان شاءاللہ)، علحٰدہ (علاحدہ)، قصائی (قسائی)، عبدالطیف (عبداللطیف)، کیونکہ (کیوں کہ)، جبکہ (جب کہ)، دلچسپی (دِل چسپی)، حالانکہ (حال آں کہ) وغیرہ کا درست املا قوسین میں لکھ دیا ہے۔ اسی طرح اردو کے جملوں کا استعمال کرتے ہوئے فاعل، مفعول اور امالہ جیسے اہم اصولوں کو بھی پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر مشکور کا استعمال ہمارے ہاں غلط ہوتا ہے۔ شکر کرنے والا ''شاکر یا شکر گزار'' ہوتا ہے۔ مشکور، شکریہ ادا کرنے والا ہوتا ہے بالکل جیسے خادم (خدمت کرنے والا) اور مخدوم (خدمت کروانے والا)، اسی طرح امالہ کا بھی خیال نہیں رکھا جاتا جیسے ادارہ میں کو ادارے میں لکھنا اور بولنا اور قبیلہ کو کی بہ جائے قبیلے کو درست ہوگا۔ یہ چوں کہ ایسا موقع نہیں کہ مکمل تفصیل بیان کر سکوں تاہم یہ مختصراً لکھ دیا ہے تا کہ وہ احباب خیال رکھ سکیں جو زبان سے محبت کرتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ پھر اس کتاب کی کام یاب اشاعت پر اپنے مہربان و شفیق محمد کریم اعوان علوی قادری صاحب کو ہدیۂ تہنیت پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس جذبے کو کبھی ماند نہ پڑنے دیں گے۔ آخر میں اپنے ہی دو اشعار سے اجازت کا طلب گار ہوں۔

میری نسبت ہے علیؓ سے ، ہے نسب میرا وہی — سب صحابہؓ میرے دِل میں ، اور محمد ہیں نبی
فرہاؔد سب صحابہ مرے سینے کا پھول ہیں — نسلِ علیؓ میں ہونے سے ہی میری شان ہے

فرہاد احمد فگارؔ (محقق و دانش وَر)

☆☆☆

معروف محقق ودانش ورعلامہ سیّد زاھد حسین شاہ نعیمی

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی اور حضرت حوا علیہ السلام کی ان کی زوجہ بنایا ان دونوں سے بے شمار مرد اور عورتیں پیدا ہوئے خود اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے:۔ ترجمہ۔ اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے جوڑا بنایا اور ان دونوں سے مرد اور عورت پھیلا دیئے (النساء:۱)۔ اس طرح نسل انسانی بڑھتی گئی پھر ان میں قبیلے اور خاندان بنائے تا کہ ان کی پہچان ہو سکے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ ترجمہ اے لوگو ہم نے تمہیں ایک اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو (الحجرات: 13)۔ یہ خاندان قبیلے پہچان کے لیے رکھے یہ پہچان قیادت تک باقی رہے گی۔ قرآن حکیم میں بھی جا بجا ذکر ملتا ہے جیسے آل عمران، بنی اسرائیل، مختلف انبیاء کی اولادیں اور اقوام کا ذکر ہے انہی میں بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی جیسے خود انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ترجمہ: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان

میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا (البقرۃ 253)۔ پھر اس طرح بنی اسرائیل کی فضیلت کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء، مرسلین، صدیقین، شہداء اور صالحین کو اپنے انعام سے نواز کر اولاد آدم علیہ میں انہیں فضیلت بخشی پھر نسبت، علم و تقویٰ بھی فضیلت ہیں اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام نسبت رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے باعث فضیلت ہیں صالحین امت علم و تقویٰ کی وجہ سے عزت و شرف ہیں۔ نبی کریم ﷺ جب اپنا تعارف کرایا تو اپنے خاندان اور قبیلے کی عزت و شرافت کی بھی پیش کرتے ہوئے فضیلت بیان فرمائی چنانچہ علامہ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اپنی کتاب شفاء شریف میں ایک فصل آپ ﷺ کی نسبی شرافت کے نام سے باندھی ہے جس میں متعدد احادیث نقل کی ہیں ایک حدیث یوں بیان ہوئی ہے ترجمہ واثلہ بن اسقع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو برگزیدہ کیا پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں بنی کنانہ کو منتخب کیا پھر قبیلہ بنی کنانہ میں سے قریش کو فضیلت دی پھر قریش میں سے بنی ہاشم کو اشرف کیا اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو پسند کیا۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح کہا۔ (شفاء شریف حصہ اوّل صفحہ 90 تا 99)۔ آپ ﷺ کے خاندان کی فضیلت قیامت تک باقی رہے گی یہی وجہ ہے کہ ان پر صدقہ و خیرات اور زکواۃ حرام ہے۔ چنان چہ فقہا نے لکھا ہے ''سادات کرام اور دیگر بنو ہاشم کو زکواۃ اس لیے نہیں دے سکتے کہ سادات کرام اور دیگر بنو ہاشم پر زکواۃ قطعی حرام ہے۔ بنو ہاشم کون ہیں؟ بنو ہاشم اور عبدالمطلب سے مراد پانچ خاندان ہیں آل علی، آل عباس، آل جعفر، آل عقیل و آل حارث بن عبدالمطلب'' (فیضان زکواۃ صفحہ 65)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں فاطمی اور علوی دونوں ہیں فاطمی اولاد حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنھا کی اولاد ہے جو قیامت تک سادات یا سیّد کہلاتی ہے جب کہ علوی اولاد میں وہ شمار ہیں جو آپ کی دیگر ازواج سے تولد ہوئے ہیں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسبت سے علوی کہلاتے ہیں۔ آپ کی زوجہ خولہ بنت جعفر کے بطن سے محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے (نبی اکرم ﷺ کا گھرانہ صفحہ 317)۔

علوی اور اعوان آپ ہی کی اولاد سے ہیں جیسا کہ منشی محمد دین فوق نے اپنی کتاب ''تاریخ اقوام پونچھ'' کے باب ہشتم اور پھر تتمہ تاریخ اقوام پونچھ میں بحث کی ہے۔ علویوں اور اعوانوں کے سلسلہ نسب میں مختلف اختلافات میں بحث کے بعد محمد دین فوق لکھتے ہیں:۔ ''ہم یہاں تمام سلسلوں کو نظر انداز کر کے صرف اس سلسلہ کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں جو امام محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اپنا تعلق ظاہر کرتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ کی جو اولاد غیر از بطن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام کی مناسبت سے علوی کہلاتی ہے۔۔ جن میں محمد حنفیہؒ کا مرتبہ سب سے بلند ہے محمد حنفیہ کی ماں کا نام خولہ بنت ایاس بن جعفر تھا حنفیہ ان کو اس لیے کہتے تھے کہ ان کی ماں بنی حنفیہ کے قبیلہ سے تھیں (تاریخ اقوام پونچھ صفحہ 552)۔

منشی محمد دین فوق مزید لکھتے ہیں:۔ ''حنفیہ اعوانوں کی تعداد پونچھ سے باہر بھی کئی ہزاروں تک ہے بعض دوسرے لوگوں کی طرح اگر یہ لوگ بھی چاہتے تو اپنے شجرے اور نسب نامے تیار کر کے قطب شاہی اعوانوں سے اپنا سلسلہ ملا سکتے تھے لیکن وہ چونکہ صدہا سال سے حنفیہ اعوان ہی مشہور چلے آتے ہیں اور ان کی برادریاں پونچھ سے باہر بھی حنفیہ اعوان کے نام ہی سے مشہور ہیں اس لیے انہوں نے محمد حنفیہ کی بجائے عباس کی اولاد بننا پسند نہیں کیا حالاں کہ ان میں کوئی فرق نہیں ہے یعنی محمد حنفیہ اور عباس دونوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند ہیں اور دونوں ایک ہی

باپ کے بیٹے ہیں اس قوم کے معززین کا یہ بیان بھی ہے کہ چوں کہ ان کے شجرہ نسب میں ایک نام قطب شاہ کا بھی آتا ہے۔ اس سے پونچھ کے بعض شجرے بنانے والوں نے اس نام کی آڑ میں ہم کو عبداللہ بن عباس تک سلسلہ ملانے کی تحریک بھی کی لیکن ہم نے اپنے پشتنی روایات سے جو پونچھ کی سرزمین ہی میں چار سو سال سے مسلسل ہماری قوم میں چلی آتی ہیں ایک انچ بھی اِدھر اُدھر ہونا مناسب نہ سمجھا (تاریخ اقوام پونچھ صفحہ 552)۔

اس تاریخی اشکال و عقدہ کو سلجھانے کے لیے محقق و دانشور محترم جناب محمد کریم علوی قادری نے ''قطب شاہی اعوان'' کے عنوان سے اپنے نئی تالیف لکھی ہے جس میں برصغیر پاک و ہند کے قطب شاہی علوی اعوانوں کو حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ) رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ثابت کیا ہے آپ نے قدیم اور جدید کتب تواریخ اور شجرہ نسب اور انساب پر لکھی جانے والی عربی و فارسی کتب کا سہارا لیا ہے حق یہ ہے کہ آپ نے اپنے موضوع سے پورا پورا انصاف کیا ہے اور یہ یقیناً جہاں خاص علوی اعوانوں کے لیے ایک تحقیقی اور حوالہ جاتی کتاب ہوگی وہاں ایک تاریخ کے طالب علم کے لیے بھی بہت ہی نفع بخش ہوگی۔ محترم محمد کریم علوی قادری اب تک متعدد تحقیقی کتب لکھ چکے ہیں جن پر وہ صاحب علم و دانش اور اہل قلم سے داد تحسین وصول کر چکے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کے علم و عمل میں ترقی فرمائے اور ان کی تحقیق و تحریر کو دوام بخشے امین بجاہ سیّد المرسلین۔ طالب دعا

سیّد زاھد حسین نعیمیؔ داڑیالی شریف راولاکوٹ 11/اپریل 2022ء

☆☆☆

تقریظ سیّد محبوب علی شاہ گیلانی (ماھر انساب) ھری پور

مورخہ 23 نومبر 2021ء کو راقم الحروف نے اپنی کتاب ''تذکرہ امیریہؒ'' کا نسخہ بطور ہدیہ محترم جناب کریم اعوان صاحب کو مظفر آباد پہنچایا اور انہوں نے اپنی زیر طباعت کتاب بعنوان ''برصغیر پاک و ہند کے قطب شاہی علوی اعوان از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ'' کا مسودہ برائے تقریظ مجھے دیا۔ کتاب کا سرسری مطالعہ کیا۔ ماشاءاللہ عمدہ کاوش ہے۔ قبل ازیں سیّد محبوب شاہ داتا مانسہرہ نے ''بحر الجمان فی مناقب حالات سیّد الانس اردو (1332 ہجری)'' میں حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ اور حضرت سالار مسعود غازی کا شجرہ نسب از اولاد حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی تحریر کیا ہے۔ بحر الجمان میں عون قطب شاہ غازی بابا بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کا شجرہ نسب لکھا ہے اس کے علاوہ سیّد انور حسین شاہ گیلانی صاحب نے انوار الجمان میں بھی یہی شجرہ نسب تحریر ہے۔ سجاول بابا قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے اولین اولیاء کرام میں سے ہیں ان سے کئی کرامات منسوب ہیں کھر کوٹ ہری پور سے ان کا جسد خاکی 650 سالوں بعد تربیلا ڈیم سے نکال کر صحیح سلامت نئی مجوزہ جگہ سجاول شریف مانسہرہ میں تدفین ثانی ہوئی میں بھی عینی شاہد ہوں۔

کتاب ہذا میں 460 سے زائد کتب کے حوالے مع اقتباس دیئے گئے ہیں ان کتب میں بحر الجمان فی مناقب حالات سیّد الانس اور انوار الجمان اور تذکرہ امیریہ بھی شامل ہیں۔ کتاب ہذا بہترین کاوش ہے۔ میں اس عظیم کاوش پر محمد کریم اعوان صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

سیّد محبوب علی شاہ گیلانی چنگی بانڈی ہری پور ہزارہ مصنف 1۔ تذکرہ بڑے صاحب و 2۔ تذکرہ امیریہؒ

پاکستان مشائخ کونسل PMC

حوالہ نمبر ۷۹/۹_۲/۰۵/۲۰۱۲ تاریخ ۱۸ فروری ۲۰۱۲ء

مکرمی محجم لصم محمد کریم خان اعوان سلمہ، السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو دین حق اسلام پر عمل کرنے والا اس کی نصرت واشاعت کی کاوش کرنے والا اور سید انس وجان جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی اتباع ومحبت والا رکھے آمین آپ کی علمی تحقیقی کاوش بعنوان تحقیق الانساب مطالعہ میں آئی جزاکم اللہ االحسن الجزاء آپ نے شجرہ جات کی ترتیب کا کام کر کے گراں قدر کارنامہ انجام دیا ہے جس کی اہمیت وقدر سے کوئی ذی علم وفضل ونسب انکار نہیں کرسکتا۔ دور حاضر میں لوگ بہت تیزی سے اپنے انساب میں ردوبدل کر رہے ہیں لہذا آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے ضروری ہے کہ انہیں حقائق سے آگاہ کرنے کیلئے آپ کی سعی کی صورت آگاہی آشناسی کا سامان مہیا ہوا س کام پر آپ کی حمایت اور داد تحسین قدردانوں کیلئے لازم ہے تاکہ اظہار حقیقت اور حقائق بیانی کا سلسلہ کوئی نہ روک پائے۔

غیر نسب کی طرف دعویٰ تو حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں موجب کفر ہے من ادعی نسباً لا یعرف کفر باللہ ۔اعوان صاحب آپ نے لوگوں پر احسان کیا ہے اس کتاب کو باقی اقوام اور خانقاہوں کے سجادگان کے شجرہ جات سے بھی مزیں کریں بہرحال تشہیر شجرہ جات اور ان کی ترتیب میں تحقیق وجستجو بھی ضروری ہوگی تاکہ غلط طور پر کسی خاندان کی نسبی ہتک حق تلفی اور ناحق غیر خاندان کے افراد کسی غیر متعلقہ خاندان کے فرد نہ بن سکیں۔اس سے تعارف نسب، تشخص اور نکاح جیسے معاملات کی نزاکت وحساسیت کا گہرا تعلق ہے بہرحال امید قوی ہے کہ آپ اس کا بھرپور لحاظ، خیال واہتمام کریں گے بارد گر آپ کو جزائے خیر کی دعا کے ساتھ مبارک دیتے ہیں۔

مہر ملت پیر سیّد منور حسین جماعتی سرپرست پاکستان مشائخ کونسل

نقیب الاشراف ابوزین پیر

محی الدین محبوب حنفی قادری کاظمی صدر پاکستان مشائخ کونسل

پیر سیّد انتصار الحسن قادری چھالے شریف ایڈیشنل سیکرٹری

پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی جوائنٹ سیکرٹری پاکستان مشائخ کونسل

پیر سیّد شہزاد احمد ظفر شیرازی دربار سیّد پیر ظفر شاہ شیرازی لھکبی شریف شیخوپورہ

تقریظ هزاروی

چند دن قبل میرے انتہائی مخلص ومشفق اور قدرداں دوست ملک محمد کریم خان اعوان صاحب نے اپنی نئی اور تحقیقی وتاریخی کتاب ,, برصغیر پاک وہند کے قطب شاہی علوی اعوان از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ چودہ سوسالہ تاریخ کے آئینے میں،، کا مسودہ تقریظ لکھنے کے لیے ارسال فرمایا۔محمد کریم خان اعوان صاحب ادبی دنیا کے ایک عظیم اور نامور محقق ومصنف اور علمی وادبی دنیا کے ایک درخشندہ ستارے کا نام ہے۔موصوف کی چند کتب جو راقم الحروف کے زیر مطالعہ رہیں ان میں تحقیق الانساب، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان، حضرت بابا سجاول علوی قادری رحمہ اللہ تاریخ کے آئینے میں اور اب زیر نظر کتاب شامل ہیں۔ موصوف کی تمام کتب انتہائی محققانہ اور عام فہم انداز میں لکھی گئی ہیں۔موصوف کی کتب وتحریر کے تمام مندرجات سے بندہ ناچیز کا اتفاق ضروری نہیں مگر اس بات سے بھی انکار اور راہ فرار ممکن نہیں کہ ان کی ادبی اور اعوان قبیلے بلکہ تمام اقوام وقبائل کے لیے کی گئی محنت، لگن، تڑپ، اخلاص اور للّٰہیت کا جواب نہیں ہے۔

علمی دنیا بالخصوص تاریخ ادب کے نامور محقق اور کئی کتابوں کے مصنف اور مؤلف اور ایک نامی گرامی تاریخ دان محترم جناب کریم خان اعوان صاحب نے زیر نظر کتاب میں عربی، فارسی، اردو اور انگریزی کی سینکڑوں مستند کتابوں کے حوالے سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ اعون قبیلہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کے بیٹے حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہے۔ بندہ ناچیز موصوف کی اس تحقیق سے مکمل اتفاق رکھتا ہے۔محمد کریم خان اعوان صاحب سے میری شناسائی کئی برسوں پر محیط ہے۔راقم الحروف کی دو کتابوں ,, تذکرہ مانکیال اکوزئی،، اور ''موضع رحم کورٹ تاریخ کے آئینے میں،، پر جاندار تقاریظ بھی موصوف نے لکھی ہیں۔موصوف بندہ ناچیز کے انتہائی مشفق ومہربان اور قدردان ہیں۔ جو لوگ آپ کو جانتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے وہ بھی اتنا ضرور جانتے ہیں کہ ادبی دنیا کے ایک عظیم روشن ستارے کا نام محمد کریم خان اعون ہے۔موصوف نے اپنی فکری تخلیقی اور ذہنی قوتوں کو آج کے مشینی انسان کی عظمت ذہنی وفکری نشوونما اور ترقی کے لیے وقف کر رکھا ہے۔

زیر نظر کتاب میں موصوف نے شیر خدا حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کے بیٹے محمد بن حنفیہ کی اولاد جو برصغیر پاک وہند میں اعوان کے نام سے شہرت پذیر ہے۔اس کی تفصیل تقریبا فارسی، عربی، اردو اور انگریزی کی 460 سے زائد مستند کتب کے حوالے سے رقم کی ہے اور اس بات کو ثابت کیا ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں آباد اعوان قبیلہ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کی اولاد ہے۔ کسی بھی محقق کی تاریخ حرف آخر کا درجہ نہیں رکھتی اور نہ کوئی محقق اس بات کا دعویٰ کرتا ہے۔زیر نظر کتاب کا عدیم الفرصتی کی بناء پر مکمل مطالعہ تو نہیں کرسکا تاہم جن مقامات کو سرسری نظر سے دیکھا ایسا محسوس ہوا کہ اعوان موصوف نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ موصوف کی تمام ادبی تخلیقات محافل کی جان ہیں۔نثر میں روانی اور وارفتگی، تازگی اور شگفتگی بعض اوقات رات ہر دان راہ بھی ناقابل فراموش حیثیت اختیار کرلیتے ہیں۔میرے لیے یہ انہی میں سے ایک ہیں۔ بڑے زندہ

دل، ہنس مکھ اور مخلص انسان ہیں۔

کریم خان اعوان صاحب نے زیرِ نظر کتاب میں دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے یہ کتاب اعوان قبیلے کے افراد اور ادبی دنیا سے تعلق رکھنے والے ہر انسان بلکہ ہر لائبریری کے لئے ضروری ہے۔اس کتاب میں میری دو کتابوں تذکرہ مانکیال اور موضع رحمکوٹ کے حوالے بھی درج ہیں۔کریم خان اعوان صاحب کی ذات گل صحرا ہے۔آپ اپنی ذات میں انجمن ہیں۔آپ کی شخصیت اتنی پہلودار ہے کہ اس کا احاطہ کرنا مجھ سے کم علم کے لیے آسان نہیں۔زندگی بھر کے پہلوؤں پر،سوچ کے ہر زاویہ پر،معاشرے کے ہر زیر و بم اور ادب و ثقافت، مذہب اور تاریخ کے ہر موڑ پر آپ نے قدم اٹھایا ہے۔جو تا حشر قاری کے قلب و ذہن کی شادابی کا سامان ہے۔

اللہ کریم سے دعا گو ہوں کے مالک کائنات اعوان صاحب کا دست شفقت ہمیشہ سروں پر آباد شاد رکھے اور زیرِ نظر کتاب کو مقبول عوام و خواص بنائے۔آمین!

احقر العباد عنایت الرحمن ہزاروی

24 رمضان المبارک 1442ھ بمطابق 26 اپریل 2022ء بروز منگل، بوقت 11 بجے دن

☆☆☆

مفتی تنویر احمد اعوان نسابہ، کالم نگار، صحافی، مصنف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"برصغیر پاک و ہند کے قطب شاہی علوی اعوان از اولاد محمد الاکبر بن حضرت علی رضی اللہ عنہ چودہ سو سالہ تاریخ کے آئینے میں" محمد کریم اعوان صاحب کی تالیف یقیناً ایک مستند انسائیکلوپیڈیا ہے،جس میں تاریخ اولاد حضرت علی رضی اللہ عنہ یعنی قطب شاہی علوی اعوان کو باحوالہ اور باسند پیش کیا گیا ہے،عربی، فارسی اور انگلش زبان میں موجود تاریخ انساب کی بنیادی کتب سے اصل عبارت اور حوالہ نمبر کے ساتھ مدلل اور سہل انداز میں پوری بات کی گئی ہے،جب کہ اس تالیف میں خیر القرون سے موجودہ زمانہ تک کی مکمل علوی اعوان تاریخ کا احاطہ کیا گیا ہے،اعوان گوتوں اور ان کے علاقوں کے بارے میں معلومات کو مختلف کتب اور رسالوں سے یکجا کر کے ایک خوبصورت گلدستہ سجانا یقیناً محترم محمد کریم اعوان صاحب کا ہی امتیاز اور خاصہ ہے، بلاشبہ آپ کو علم الانساب اور تاریخ اعوان کے حوالے سے مستند حوالہ سمجھا جاتا ہے۔

اعوان قوم کے ہر فرد کے لیے اس انسائیکلوپیڈیا کا مطالعہ کرنا اور اپنی قوم و تاریخ کے حوالے سے مکمل معلومات حاصل کرنا ضروری ہے،اس کتاب کی تالیف تاریخ علوی اعوان کے لیٹریچر میں بہترین اور جامع اضافہ ہے، یہ کتاب تاریخ کے ہر طالب علم اور بالخصوص اعوان قوم کے ہر فرد کی لائبریری کی زینت ہونی چاہیے اور اس سے استفادہ کرنا چاہیے۔

مفتی تنویر احمد اعوان کالم نگار، صحافی، مصنف، مہتمم مدرسۃ المسلم اسلام آباد

معروف دانشور و مصنف علامہ پروفیسر غلام شبیر اعوان لاہور

اللہ تعالیٰ نے جہاں قبائل کو تعارف کا ذریعہ بنایا ہے وہاں بعض قبائل کو اپنی نعمتوں سے نواز کر دوسروں سے جدا و ممتاز بھی بنایا ہے۔قطب شاہی اعوان دراصل ان قبائل میں سے ایک قبیلہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ نعمتیں نازل کیں۔اعوان قبیلے کے جد اعظم حضرت عبدالمطلب ہیں جنہوں نے سب سے پہلے انسانیت کو اجتماعی مہمان نوازی کا درس عملی نمونے کے ذریعے دیا آپ نے خانہ کعبہ کی خدمت و حفاظت اور اہمیت بنانے کے حوالے سے وہ راہنما اصول وضع کیے جو بعد میں اسلام نے بھی جاری رکھے۔

اعوان قبیلے کے جد اعلیٰ حضرت ابوطالب نے 42 سال تک امام الانبیاء ﷺ کی پرورش کفالت اور حفاظت کی ذمہ داری نبھائی اور ناموس رسالت کا اوّلین پیرا دینے کا اعزاز حاصل کیا اور اسی فریضے کے دوران اپنی جان دے دی۔ اعوان قبیلے کے جد امجد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ پاکیزہ روح تھے جن کی ولادت خانہ کعبہ کے اندر ہوئی اور پہلی نظر نبی اکرم ﷺ کے چہرے پر ڈال کر دنیا کی زندگی کا آغاز کیا جنہیں باب مدینۃ العلم اور ہر جنگ کے بہادروں میں شمار کیا جاتا تھا آپؓ نے اپنے دور خلافت میں اپنے مخالفین سے جنگیں جیت کر صلح کی اور پھر صلح کی خاطر اپنی ہی ریاست کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔قاتل کے آرام کی وصیت کی اور عراق و ایران میں بیواؤں اور یتیموں کے لیے محل بنوائے۔

قطب شاہی اعوان حضرت علیؓ کے بیٹے حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ سے ہے۔محمد حنفیہؒ نے کربلا کے ظلم میں شریک تمام یزیدیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر نشان عبرت بنایا یہ محمد حنفیہؒ ہی کی اولاد تھی جنہوں نے نہ صرف برصغیر کو اسلام کی روشنی سے منور کیا بلکہ آگے چل کر محمود غزنوی کی مدد کی جس کی وجہ سے سومنات کا مندر فتح ہوا۔

میں اعوان قبیلہ کے ایک فرد ہونے کے ناطے محترم محمد کریم اعوان علوی قادری کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے ہمیشہ کی طرح اس کتاب کو لکھنے اور ترتیب میں اپنی کمال مہارت اور قوم و قبیلہ کے ساتھ اپنے خلوص کا اظہار عملی شکل میں دیا ہے۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں پر اپنی خصوصی انعامات کی بارش برسائے تا کہ ان کی سرپرستی اور خدمات کا سلسلہ جاری و ساری رہے۔

پروفیسر غلام شبیر اعوان

☆☆☆

اسلامی نظریاتی کونسل آزاد جموں و کشمیر مظفر آباد

مسودہ کتاب ''قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ از اولاد حضرت محمد الحنفیہؒ بن حضرت علی علیہ السلام'' چودہ سو سالہ تاریخ کے آئینے میں برائے تبصرہ موصول ہوا۔ماشاء اللہ مسودہ کتاب میں انساب و تاریخ کی سینکڑوں عربی، فارسی، اردو اور انگریزی وغیرہ کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ان کتابوں سے سینکڑوں سال پرانی روایات کی تصدیق ہوتی ہے کہ یہ قبیلہ حضرت محمد الحنفیہؒ بن حضرت علیؑ کی اولاد سے ہے۔میں مولف کو اس عظیم کاوش پر داد تحسین پیش کرتا ہوں۔

(مفتی کفایت حسین نقوی)

سینئر ممبر اسلامی نظریاتی کونسل آزاد جموں و کشمیر

2 مارچ 2022ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آزاد جموں و کشمیر زکواۃ کونسل مظفرآباد

نوٹیفکیشن:

چوں کہ بنوہاشم کے غرباء اور مساکین کی مالی امداد کے لیے فی الحال کوئی انتظام نہیں۔لہذا تاوقت کہ ان کی مالی اعانت کے لیے کوئی مناسب متبادل مالی انتظام ہوتا۔آزاد جموں وکشمیر زکواۃ کونسل نے اسلامی نظریاتی کونسل کی رائے کے مطابق انہیں عارضی طور پر زکواۃ فنڈ سے مالی اعانت دینے کے لئے ان اختیارات کے تحت جو اسے زکواۃ وعشر آرڈیننس ۱۹۸۵ء کی دفعہ ۲۳ کے تحت حاصل ہیں۔قواعد تقسیم زکواۃ کے قاعدہ نمبر۔۵ مدات جن کے لئے زکواۃ کی ادائیگی نہیں کی جاسکتی میں عارضی طور پر مد ''بنوہاشم'' قائم کرنے کی منظوری صادر فرمائی ہے۔

اب بنوہاشم (سیّد، اعوان عباسی) عارضی طور پر دوسرے مستحقین زکواۃ کی طرح زکواۃ فنڈ سے مالی امداد پانے کے مستحق ہوں گے۔

دستخط بہ حروف اردو

(سردار محمد ابراهیم خان)

سیکرٹری زکواۃ کونسل/چیف ایڈمنسٹریٹر زآزاد جموں وکشمیر

مظفرآباد

نمبر ز۔ع/75-4440/86 مورخہ 19 مئی 1986ء

نقل بالا بخدمت:

۱۔چیئر مین صاحب زکواۃ وعشر مظفرآباد۔

۲۔ڈپٹی کمشنر مظفرآباد/پونچھ/کوٹلی/میرپور۔

۳۔جملہ چیئر مین صاحبان تحصیل زکواۃ وعشر کمیٹی۔

۵۔جملہ ایس ڈی ایم صاحبان۔

۶۔ناظم صاحب اطلاعات آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر مظفرآباد۔

نوٹیفکیشن ہذا کے مطابق سیّد، اعوان اور عباسی سرکاری طور پر بنوہاشم تسلم شدہ ہیں۔عکسی نقل کتاب ہذا کے صفحہ 438 و کتاب ''کلگانانِ چھتر دومیل'' کے صفحہ 129 پر ثبت ہے۔

اعوان،بنی عون ، آل عون و قطب شاهی علوی اعوان

عربی، فارسی واردو کی لغات میں العون،عون،اعوان کے معنی مددگار کے لکھے گئے ہیں۔''عون'' کی جمع ''اعوان'' ہے جس کے معنی معاون و مددگار کے ہیں۔انساب کی قدیم ترین کتب سے ثابت ہے کہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آل بنی عون،عون آل ہے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہونے کی نسبت سے ''علوی'' ہے۔عون کی اولاد ''بنی عون'' کہلائی اور بنی عون سے اعوان اور چوں کہ عون کا عرف قطب شاہ غازی تھا اس وجہ سے آپؒ کی اولاد ''قطب شاہی علوی اعوان'' بھی کہلاتی ہے۔کتاب ہذا میں 460 کے قریب کتب کے اقتباسات اور عکسی نقول شامل کی گئی ہیں ان کتب میں کتاب نسب قریش عربی 233ھ، المعقبون عربی، تہذیب الانساب عربی 449ھ، منقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ، منبع الانساب فارسی 830ھ، المشجر الوافی عربی کے علاوہ درجنوں کتب سے عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد کا بنی عون ہونا، ہند آنا اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ آنا تصدیق ہوتا ہے۔

نسب کی تحقیق کے لیے اصول،قواعد وضوابط اور معلومات نسابین کی نظر میں

انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب میں ''قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ فی نسب آل محمد بن علیؓ'' کے حوالے سے جو اقتباسات درج ہیں ان کا اندراج کرتے ہوئے یہ کوشش کی ہے کہ نسابین نے نسب کے حوالے سے جو طریقہ کار و اصول وضع کیے ہیں اس کے عین مطابق تحقیق کی جائے جو بذیل ہیں:۔

عربوں کے ہاں ماہر انساب کو نسابہ اور شجرہ نویس کو مشجر کہا جاتا ہے۔نسب کے معنی نسل،قبیلہ وخاندان کے ہیں۔علم الانساب ایک باقاعدہ علم ہے۔رحمت عالم ﷺ کی ولادت اور بعثت کے وقت مکہ اور مدینہ میں کئی قبائل آباد تھے آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کے بعد بھی قبائل کا تصور اور وجود برقرار رہا۔علاوہ ازیں وراثت کی تقسیم دنیاوی ماحول ، انسانی مزاج، سوچ اور روایات کی روشنی میں حسب نسب کے علم کی ضرورت ہمیشہ سے محسوس کی جاتی رہی ہے۔نسابہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ قوی النفس ہوتا کہ وہ کسی کے رعب ودبدبہ وظاہری شاہ وشوکت وجاہ وجلال کی وجہ سے صحیح النسب کو غلط اور مردود النسب کو صحیح قرار نہ دے ۔نسب سے متعلق تمام قدیم وجدید کتب کا وسیع مطالعہ رکھتا ہو اور وثائق نسبیہ سے اچھی طرح واقف ہو۔نیز فرقہ پرستی، گروہ بندی، قبیلہ، خاندان، کنبہ پرستی جیسی برائیوں سے محفوظ ہو۔''اعوان اور اعوان گوتیں'' تالیف از محبت حسین اعوان ایڈیشن 2013 کے صفحہ 35 تا 37 یوں رقم طراز ہیں:۔

حسبی شرافت: حسب سے مراد صفات ذاتی وخاندانی اخلاق واطوار وخصائل حمیدہ ہے، نسبی شرافت کا شرف وامتیاز کلیتاً نہیں تو زیادہ تر حسب پر موقوف ہے۔شرافت حسبی کے ضمن میں نساہین ومورخین نے کم از کم چار پشتیں مقرر کی ہیں اور علامہ ابن خلدون کہتا ہے۔"اقوام عالم میں ایسی متعدد مثالیں ملتی ہیں کہ کسی خاندانی وقبیلہ کی عصبیت اور جدوشرف پشتہا پشت تک قائم و برقرار رہا۔ بقائے شرافت حسبی کا اصلی اور قوی سبب دولت وحکومت نہیں بلکہ علم و فضل ہے، جب خاندانوں میں علم کی لازوال دولت نسلاً بعد نسل متوارث رہی ان کے اکثر افراد جوہر شرافت سے متصف ہوتے ہیں"۔ نسبی اختلاط: ماہرین علم الانسان کہتے ہیں کہ دنیا میں "خالص نسل والی" قوم کا وجود باقی نہیں۔سیاسی انقلابات، تجارتی تعلقات، مذہبی تحریکیں، قوموں کی ایک دوسرے پر یورشیں قوموں اور قبیلوں کے

نسلی اختلاط نسلی آمیزش کا موجب ہوتے ہیں۔ دنیا کی تمام قومیں مخلوط النسل ہیں۔ نسلی اختلاط کا اثر جسم اور عادات و خصائل پر خاص پڑتا ہے جیسے پھلدار درختوں میں قلمیں لگا کر ان کی مختلف اقسام تیار ہوتی ہیں جن سے پھلوں کی خصوصیات بدل جاتی ہیں۔ نسلی اختلاط و خلط انساب سے قبیلوں کی خصوصیات اور خصائل و عادات بدل جاتے ہیں۔

علم الانساب اور عرم النسل قبائل:

نسب پر سب سے زیادہ فخر کرنے والے عربی ہیں لیکن اسلام نے تفاخر نسب اور نسبی فرق کو مٹا دیا البتہ تعارف کے لئے انساب کا علم باقی رہا، عربی النسل خاندان جس ملک میں جا کر بسے اپنی اس قومی خصوصیت کو بھی ساتھ لیتے گئے چنانچہ آج تک ان کی نسلوں میں انساب محفوظ رکھنے کا جذبہ نسلاً بعد نسل موجود پایا جاتا ہے۔

نسب کی اقسام:

نسب کی پانچ اقسام بتائی گئی ہیں:۔

1۔ صحیح النسب: صحیح النسب سے مراد وہ نسب ہے جو ثابت ہو، سلسلہ نسب منقطع نہ ہوا ور نسابین نے اس کی تصدیق بالاجماع کی ہو۔

2۔ مقبول النسب: مقبول النسب کے معنی ہیں جو اکثر نسابین کے نزدیک ثابت ہو اور ایک دو نے اس کا انکار کیا ہو۔ یہ نسب صحیح النسب کے برابر نہیں۔

3۔ مشہور النسب: وہ نسب جن کا سلسلہ نسب مفقود ہو مگر وہ کسی خاص وجہ سے شہرت حاصل کر لیں۔

4۔ مجہول النسب: ایسا نسب جس کا کوئی شجرہ نسب نہ ہوا ور نہ ہی اس کی تصدیق ممکن ہو۔

5۔ مردود النسب

ایسا نسب جو کسی دوسرے خاندان میں بغیر کسی ثبوت کے داخل ہو جائے اور جس خاندان میں وہ داخل ہونے کا دعویٰ کرے وہ خاندان اس کو غیر سمجھے یعنی دوسرے کے باپ کو اپنا باپ بنانے والا نسب۔

نسب کا فائدہ:

صلہ رحمی اور شفقت خاندانی انسان کا طبعی خاصہ ہے، اتحاد نسب کا خیال او قابت کا جذبہ اقربا کی نصرت وحمایت اور اعزا کی امداد و دستگیری پر فطرتاً لوگوں کو آمادا کرتا ہے اور بلاشبہ تمدنی اور معاشرتی زندگی میں اس خیال اور اس جذبہ سے بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

ثبوت النسب: ثبوت النسب کے عنوان سے ''مدرک الطالب'' کے صفحہ 3 پر یوں درج ہے: ''کسی بھی نسب کے ثبوت کے لیے چند باتوں کا ہونا لازمی ہے۔ اوّل یہ کہ یہ نسب قدیم مصادر العربیہ کی روشنی میں ثابت ہوتا ہو یعنی شجرہ جس امام علیہ السلام کی نسل سے منسوب کیا جا رہا ہے کتب الانساب میں ان اشخاص کا ذکر موجود ہو۔ اور ان کو انقرض یا لا ولد نہ لکھا ہو۔ دوئم بعض اشخاص جو امامین علیہ السلام کی اولادوں سے گزرے ہیں کے ساتھ نسابین نے ''صح'' لکھ دیا یعنی ان کے اعقاب کا ہونا یا نہ ہونا نسابہ کی معلومات تک نہ پہنچ سکا لہذا ایسے کسی شخص سے منسوب افراد کا خاندان قابل اعتراض مطالقاً نہیں ہوتا۔ مزید صفحہ 4 پر درج ہے:۔ ''تمام انساب کا پشت در پشت ایک جیسا ہونا ناممکن ہے یعنی ان میں حضرت امیر المومنین سے اب تک پشتوں کا کم یا زیادہ ہونا ممکن ہے اور آج 1436 سال بعد یہ فاصلہ 7 تا 10 پشتوں تک بھی ہو سکتا ہے''۔

عربی مطبوعات (کتب)

القرآن مجید

''قرآن مجید'' ہمارے پیارے نبی کریم آخر زمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے فاضل اور فن تحریر میں ماہر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک جماعت کو قرآن کریم کی کتابت کے لیے متعین فرمایا ہوا تھا جنہیں ''کاتبان وحی'' کہا جاتا تھا۔ جب بھی کوئی آیت یا مجموعہ آیات یا سورہ نازل ہوتی تو ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق کاتبان وحی اسے ضبط تحریر میں لے آتے۔ حضور ﷺ ہر آیت کے متعلق یہ تصریح فرماتے کہ یہ آیت فلاں سورۃ میں فلاں فلاں مقام پر لکھی جائے اس طرح جُوں جُوں قرآن مجید فرقان حمید نازل ہوتا رہا حضور ﷺ کی نگرانی و ہدایت کے مطابق تحریر کیا جاتا رہا لیکن یہ تحریریں کتابی شکل میں بدون نہیں تھیں بل کہ کاغذوں، ہڈی کے ٹکڑوں، کھجور کے چھلکوں، پتھر کی سلوں وغیرہ اشیا پر لکھی جاتی رہیں۔

حفاظت قرآن کا سب سے اہم ذریعہ حفظ قرآن مجید تھا۔ حضور ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسے یاد کرنے کا شوق دلاتے۔ قیامت کے روز حفاظ قرآن کو مقامات رفیعہ اور مدارج سنیّہ کی بشارتیں دیتے نماز میں بھی اس کی تلاوت کو فرض کر دیا گیا۔ (ضیاء القرآن ص 12)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ **یا ایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثی و جعلنکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقکم ان الله علیم خبیر** : اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو۔ بیشک اللہ کے ہاں عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے (سورۃ الحجرات۔13)۔

رحمت عالم ﷺ کی ولادت اور بعثت کے وقت مکہ اور مدینہ میں کئی قبائل آباد تھے آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کے بعد بھی قبائل کا تصور اور وجود برقرار رہا، بلکہ نسل انسانی کی بقاء اور پہچان کے لیے قبائل اور گروہ کا وجود ہونا لازمی ہے۔ آقاء دو جہاں حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات اور ارشادات ربانی کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھائی اور بزرگی کا معیار صرف اور صرف تقویٰ ہے۔ کنز الایمان کے صفحہ 4 پر آنحضو ﷺ کا شجرہ نسب مبارک یوں درج ہے:۔

محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہاں تک نسب مبارک آپ ﷺ متفق علیہ ہے اس پر سب کا اجماع ہے کہ آپ ﷺ اولاد حضرت اسمٰعیلؑ بن ابراہیمؑ سے ہیں۔ عدنان بن اود بن ہمیع بن سلامان بن ثابت بن جمل بن قیدار بن اسمٰعیلؑ بن ابراہیمؑ بن تارخ بن شاروح بن ارغو بن قانع بن خابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوحؑ بن لمک بن متوشلخ بن اختوخ [ادریس] بن بیار بن لائیل بن قنیتان بن انوش بن شیثؑ بن آدم علیہ السلام (کنز الایمان ص 4 و تحقیق الانساب ج 1 ص 341)۔

تبصرہ: مندرجہ بالا شجرہ مبارک میں ''کتاب رحمت للعالمین'' جلد دوئم صفحہ 28,2 پر سلامان اور قیدار کے درمیان 33 نام اضافی درج ہیں ۔حضرت ہاشم بن عبدالمناف (جداعلا بنو ہاشم) کے ہاں ایک پروقار عظیم تر اعلاشخصیت حضرت عبدالمطلب پیدا ہوئے جو کعبہ کے متولی بھی تھے۔حضرت عبدالمطلب کے بارہ فرزند تھے۔حضرت حارث، حضرت زبیر، حضرت ابوطالب، حضرت عبداللہؓ (والد محترم جناب رسول اللہ ﷺ)، ابولہب، مقوم، حجل، مغیرہ، حضرت حمزہؓ، ضرار اور حضرت عباسؓ۔حضرت ابوطالب کے تین فرزند حضرت عقیلؓ، حضرت جعفر طیارؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے۔

سورہ الحجرات میں صرف تعارف اور پہچان کے حوالے سے تذکرہ ہے نہ کے اونچ نیچ کا۔اسی حوالہ سے حضرت پیر سیّد نصیر الدین نصیر گیلانی مولف ''نام ونسب'' کتاب ہذا کے صفحہ 8-7 پر رقمطراز ہیں:۔''ہمارے ہاں قومیت ونسب کے عجیب وغریب قسم کے تصورات پائے جاتے ہیں جو سراسر غیر اسلامی ہیں مثلاً یہ کہ جو شخص جس پیشے سے کسب معاش کرتا ہے اسے اسی نام سے پکارا جاتا ہے پیشے کے مطابق درجہ بندی کی جاتی ہے اور اسی پیشے کو اس کا نسب قرار دے دیا جاتا ہے جیسے موچی، درزی، جولاہا، نائی، میراثی، دھوبی، لوہار، قوال، قصاب، زرگر، ترکھان، اور کمہار وغیرہ ظاہر ہے کہ یہ سب پیشے ہیں نسب تو نہیں ہیں مگر اس کے باوجود انہیں بطور نسب سمجھا اور پکارا جاتا ہے عوام الناس اور جہلا کا یہ انداز فکر تو کوئی تعجب انگیز نہیں ،مگر مجھے دکھ کے ساتھ حیرت بھی ہوتی ہے، جب کسی صاحب علم ودانش اور اہل قدر ومنزلت سے اس قسم کی سوچ کا اظہار ہوتا ہے ۔میں نے اچھے خاصے پڑھے لکھے اور بظاہر مہذب لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے چھوڑیے صاحب فلاں تو دو پیسے کا موچی یا دو پیسے کا میراثی ہے ایسا کہنے سے جہاں کچھ لوگوں کو وقتی طور پر ذہنی سکون ملتا ہے وہاں کچھ انسان دوست شائستہ، حقیقی تعلیم یافتہ اور مہذب لوگوں کو ذہنی کوفت بھی ہوتی ہے خاص طور پر اس جذباتی اذیت سے وہ لوگ زیادہ تر دوچار ہوتے ہیں جو قرآن وحدیث کے علاوہ بزرگان دین اور اکابر ملت کی سیرت کا علم بھی رکھتے ہیں ۔اپنے ہاتھوں کما کر کھانا سنت داؤدی ہونے کے باعث اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے انسان بنیادی ضروریات حیات کی فراہمی کے لئے جو حلال اور جائز ذریعہ معاش اختیار کرے، وہ اس کا نسب تو نہیں بن جاتا اور جو لوگ ادنیٰ پیشے والوں کو گھٹیا اور پست قومیں تصور کرتے ہیں ، وہ دراصل خود پست ذہنیت کے مالک ہوتے ہیں جب آپ کسی کی زبان سے ایسے حقارت آمیز الفاظ سنیں، تو سمجھ لیجئے کہ وہ شخص یا تو خود گھٹیا ہے یا بری طرح سے احساس کمتری کا شکار ہے، کم عقل وکم علم ہے یا پھر عظمت انسان سے ابھی ناآشنا ہے ۔کیا بڑے انسانوں کی یہی علامات عظمت ہوا کرتی ہیں کہ خود تو عالی نسب بن کر دوسروں سے اپنی پوجا پاٹ کروائیں اور دوسروں کو دائرہ انسانیت سے بھی خارج سمجھیں ۔یہ صورت حال کچھ تو صدیوں تک مسلمانوں کے ہندوؤں سے باہمی معاشرتی اور سماجی اختلاط کا نتیجہ ہے، جن کی سوسائٹی کی بنیاد ہی ذات پات کی تقسیم پر رکھی گئی ہے اور کچھ انگریزی سامراج کے دور غلامی کی یادگار۔کسب معاش کے ضمن میں ایک صحیح اور مستند روایت ملاحظہ کیجئے ۔حضرت مقدام بن معد یکربؓ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا ہاتھ کی کمائی سے حاصل کئے ہوئے طعام سے اچھا کسی نے نہ کھایا اور بے شک اللہ تعالیٰ کے نبی جناب داؤد علیہ السلام بھی ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے''۔خلاصہ یہ ہے کہ ہم سب ایک ہی جداعلا حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں جب ہم سب کا جد ایک ہے تو کسی کو کمتر جاننا کیسا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے ۔آمین ۔

نہج البلاغہ عربی (40ہجری)

''نہج البلاغہ'' (عربی) میں حضرت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خطبات، خطوط، اقوال اور خطبہ معجزہ ہیں اس کا مکمل ترجمہ، حل لغات، تشریح تفسیر اور تاریخی پس منظر کے ساتھ سید رئیس احمد جعفری، عبدالرزاق ملیح آبادی، مرتضٰی حسین فاضل، نائب حسین نقوی نے کیا ہے اور شیخ غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لمٹیڈ پبلشرز لاہور نے شائع کی ۔کتاب ہذا کا مقدمہ مفتی محمد عبدربہ، سابق مفتی اعظم (مصر) نے لکھا ہے صفحہ 84 پر رقم طراز ہیں:۔یہ کتاب جلیل وہ مجموعہ ہے جسے سید شریف رضی رحمہ اللہ نے سیدنا ومولانا امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے کلام مبارک سے منتخب کیا ہے اس کلام کے بکھرے ہوئے حصوں کو جمع کیا اور اس کو ''نہج البلاغہ'' کا نام دیا، اور میرے علم میں اس نام سے بہتر اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرنے والا کوئی دوسرا نام ہو بھی نہیں سکتا ہے''۔

صفحہ 95 پر تذکرہ بوتراب امیر المومنین حضرت علی مرتضٰیؑ کے عنوان سے درج ہے۔نام، نسب، خاندان: علی نام، ابوالحسن اور ابوتراب کنیت، حیدر (شیر) لقب، والد کا نام ابوطالب اور والدہ کا نام فاطمہ تھا، پورا سلسلہ ءنسب یہ ہے: علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب ابن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مروہ بن کعب بن لوی۔چونکہ ابوطالب کی شادی اپنے چچا کی لڑکی سے ہوئی تھی، اس لیے علیؑ نجیب الطرفین ہاشمی اور آنحضرت ﷺ کے حقیقی چچازاد بھائی تھے۔ 13 رجب 30 عام الفیل (مطابق 600ء پیدا ہوئے ۔دس سال کی عمر اعلان اسلام فرمایا۔اس بارہ میں اختلاف ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے کون ایمان لایا، بعض روایات سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بعض سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولیّت ظاہر ہوتی ہے اور بعضوں کے خیال میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا ایمان سب پر مقدم ہے لیکن محققین نے ان مختلف احادیث اس طرح تطبیق دی ہے کہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ عورتوں میں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مردوں میں حضرت زید بن حارثہ غلاموں میں اور حضرت علی علیہ السلام بچوں میں سب سے پہلے اسلام لائے ۔

صفحہ 101 پر حضرت علیؓ کی خلافت کے عنوان سے تحریر ہے:۔''آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد علی الترتیب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے ۔حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد تین دن تک مسند خلافت خالی رہی، اس عرصہ میں لوگوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس منصب کے قبول کرنے کے لیے سخت اصرار کیا، انہوں نے پہلے اس بار گراں کے اٹھانے سے انکار کر دیا لیکن آخر میں مہاجرین وانصار کے اصرار سے مجبور ہو کر اٹھانا پڑا واقعہ کے تیسرے دن 21 ذی الحجہ دوشنبہ 35ھ کے دن مسجد نبوی میں جناب علی مرتضٰیؓ کے دست اقدس پر بیعت ہوئی[17 رمضان 40ھ کو اشقی الناس ابن ملجم کے ہاتھ سے کوفہ میں زخمی ہو کر شہید ہوئے ۔صفحہ 117 پر 9

ازواج 1۔حضرت فاطمہؓ،2 ام البنینؒ،3۔لیلیٰ بنت مسعودؒ،4۔اسماء بنت عمیسؒ،5۔صہبا یا ام حبیب بنت ربیعہؒ، 6۔ امامہ بنت ابی العاصؒ، 7۔خولہ بنت جعفرؒ، 8۔ ام سعید بنت عروہ ، 9۔ محیاۃ بنت امراء القیسؒ۔ازواج اوران کی اولاد کی تفصیل گزشتہ صفحات میں درج ہوچکی ہے۔صفحہ 118 پردرج ہے ''متذکرہ بالا بیویوں کے علاوہ متعدد لونڈیاں بھی تھیں۔غرض حضرت علیؓ کی سترہ لڑکیاں اور چودہ لڑکے تھے ان میں سے پانچ سے سلسلہ نسب جاری رہاان کے نام یہ ہیں:۔''امام حسنؑ،امام حسینؑ،محمد حنفیہؓ،عباسؓ،عمرؓ ''۔

تبصرہ: جیسا کہ لکھا جا چکا ہے کہ ''نہج البلاغہ'' میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا کلام ہے جس کی تصدیق مفتی اعظم مصر نے بھی دی ہے کتاب ہذا 806 صفحات پر مشتمل ہے جس میں جناب امیرالمومنینؓ کے خطبات،خطوط، اقوال اور خطبہ معجزہ وغیرہ درج ہیں۔حضرت محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ (جدامجد علوی،محمدیہ،ابوتراب، بنی عون وقطب شاہی علوی اعوان) کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

جمہرۃ النسب لابن الکلبی عربی (122ھ۔204ہجری)

''جمہرۃ النسب لابن الکلبی'' عربی تالیف از ہشام ابوالمنذر بن محمد ابن السائب الکلبی الجز الثالث (122ھ۔204ھ) جس کے صفحہ 20 پر شجرہ نسب یوں درج ہے:۔ **محمد(محمد الحنفيه)، عمر،عبدالله، عثمان،العباس، الحسين، الحسن،جعفر، عبدالله،محمد،عون،ابوبكر و يحيىٰ ابنان على (كرم الله وجهه) بن عبدالمناف(ابوطالب) بن عبدالمطلب۔ العقب منهم للحسن، والحسين،والعباس، و محمد(الحنفيه)، وعمر عليهم السلام۔**

تبصرہ: کتاب ہذا انساب کی قدیم کتب میں سے ہے جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے تمام بیٹوں کے نام اور جن پانچ سے اولاد کا سلسلہ نسب جاری ہوا:۔1۔حضرت امام حسنؓ،2۔حضرت امام حسینؓ،3۔حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؓ،4۔حضرت غازی عباس علمدارؓ اور 5۔حضرت عمر الاطرف بھی درج ہیں۔

طبقات ابن سعد عربی حصہ پنجم المتوفی 230 ہجری

''طبقات ابن سعد'' عربی تالیف از محمد بن سعد حصہ پنجم کا اردو ترجمہ علامہ عبداللہ العمادی نے کیا اور نفیس اکیڈیمی کراچی نے شائع کی جس کے صفحہ 115 پر حضرت محمد حنفیہؒ [جدامجد قطب شاہی علوی اعوان] قبیلہ کی وفات کے حوالے سے یوں درج ہے:۔''عبداللہ بن محمد عقیل سے مروی ہے کہ میں نے محمد حنفیہؒ کو 81 ہجری میں کہتے سنا کہ یہ میرے لیے پینسٹھواں سال ہے میں اپنے والد کے سن سے بڑھ گیا جن کی وفات تریسٹھ سال میں ہوئی تھی۔محمد حنفیہؒ کی وفات اسی سال 81 ہجری میں ہوئی۔زید بن سائب سے مروی ہے کہ میں نے ابو ہاشم عبداللہ بن محمد حنفیہؒ کو بقیع کے ایک جانب اشارہ کر کے کہتے سنا کہ یہ میرے والد ابوالقاسم [محمد حنفیہؒ] کی قبر ہے۔

تبصرہ: حضرت محمد حنفیہؒ علویوں کے علاوہ ''بنی عون'' قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے بھی جدامجد ہیں 81 ہجری میں 65 سال کی عمر میں وفات پائی اور قبر مبارک جنت البقیع میں ہے۔

کتاب نسب قریش عربی (156-236 ہجری)

''کتاب نسب قریش'' (عربی) 156ھ۔236ھ تالیف از لابی عبداللہ المصعب بن عبداللہ بن المصب بن زبیر بن عوام جس کے ص 77 پر درج ہے:۔'' **وولدعون بن على بن محمدبن على بن ابى طالب:محمداً؛ ورقيه؛ وعلية بني عون، وامهم:مهدية بنت عبدالرحمن بن عمربن محمدبن مسلمة الانصارى ۔ فولدمحمدبن عون بن على بن محمدبن على بن ابى طالب:عليا ؛ وحسنة ؛ وفاطمة ؛ وامهم: صفية بنت محمدبن مصعب بن الذبير**''۔

تبصرہ: کتاب نسب قریش عربی کے مولف کا شمار قدیم معروف نسب دانوں میں ہوتا ہے جن کا ذکر منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ اور دیگر نسابہ نے بھی کیا ہے۔''نسب قریش عربی'' میں عون (عون قطب شاہ غازی) کی اولاد ''بنی عون'' درج ہے۔سلطان محمود غزنوی یا سبکتگین کی طرف سے اعوان کا خطاب دیے جانے کی روایت بھی قدیم شجرات اور تاریخوں میں ملتی ہے۔گمان غالب ہے کہ سلطان محمود غزنوی یا سبکتگین نے یہ کہا ہو کہ آپ نسبی طور پر بنی عون (اعوان) ہیں جس کے معنی معاون ومددگار کے ہیں اور آپ نے جہاد ہند میں ہماری بھی بھرپور اعانت کی لہذا ہم بھی آپ کو اعوان کا خطاب دیتے ہیں۔نیز ''معجم البلدان والقبائل الیمنیہ'' عربی جلد دوم کے ص 1145 پر بھی آل عون: کے عنوان میں یوں درج ہے قبیلہ من ''آل محمد۔وآل علی'' یعنی آل عون،آل محمد (حضرت محمد حنفیہؒ جن کا نام محمد ہے کی اولاد) وآل علی (علیؓ کی اولا یعنی ''علوی'')۔عون قطب غازی جن کا لقب بطل غازی ہے کے فرزند کا نام نسب قریش عربی،جمہرۃ الانساب العرب،المعقبون وغیرہ میں ''محمد''،تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب میں ''محمد اشہل البقیع''،الفخری فی انساب الطالبین میں ''محمد اسھل الفصع'' مہاجران آل ابی طالب (فارسی) میں اسھل اور عسل درج ہے۔منبع الانساب فارسی 830ھ میں آصف غازی اور مرات مسعودی فارسی میں ملک آصف غازی درج ہے۔اور محمد اشہل /اسھل /آصف غازی /آصف غازی یہ سب عون قطب غازی لقب بطل غازی کے فرزند کے نام ہیں۔محمد آصف غازی کے فرزند انساب کی قدیم کتب میں ''علی'' درج ہیں۔اور منتقلۃ الطالبیہ،مہاجران آل ابی طالب،بحر الانساب میں علی کے سات فرزند علی بن علی،موسیٰ بن علی،عیسیٰ بن علی،حسن بن علی،حسین بن علی،محمد بن علی، احمد بن علی درج ہیں۔جب کہ منبع الانساب میں دو فرزند محمد غازی واحمد غازی، اور مرات مسعودی میں شاہ محمد غازی درج ہیں۔منبع الانساب میں سالار مسعود غازی کو سلطان محمود غزنوی کا بھانجا لکھتے ہوئے ان کا شجرہ نسب یوں درج کیا ہے۔سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔خلاصہ یہ ہے کہ ''علوی'' سے ''بنی عون'' اور بنی عون سے ''اعوان'' اور قطب شاہ کی نسبت سے قطب شاہی۔خلاصہ یہ ہے کہ عون قطب شاہ غازی کی اولاد قطب شاہی علوی اعوان ہے۔

المعقبون من آل ابی طالب عربی (277 ہجری)

''المعقبون'' من آل ابي طالب عربی تالیف ازابی الحسن یحییٰ بن جعفر بن عبیداللہ بن الحسین بن امام زین العابدینؒ المدنی العلوی النسابہ العقیقی (214۔277ھ) جو السیّد مھدی الرجائی الموسوی 1427ھ نے قم ایران سے شائع کی جس کے ص393 سے مختصراً اقتباس درج کیا جاتا ہے "اماعون بن علی بن محمدالحنفیه ،فاعقب من ولده:محمداشهل البقیع، امه مهدیه بنت عبدالرحمن بن عمروبن محمدبن مسلمه الانصاری۔ امامحمداشهل البقیع بن عون، فاعقب من سبعة رجال، وهم:علی امه صفیه بنت محمدبن حمزه بن مصعب بن الزبیربن العوام ،وموسیٰ له عقب، والحسن له بقیه بالهند، وعیسیٰ،واحمد،ومحمد،والحسین۔ اماعلی بن علی بن محمداشهل البقیع،فاعقب من ولدیه، وهما: عیسیٰ له عقب بمصر،وابوتراب محمدالقتیل الاحول بمصرولد۔ اماعیسیٰ بن علی بن علی بن محمداشهل البقیع ،فاعقب من ثلاثه رجال، وهم : ابوتراب الحسن، وابوزبیه القاسم له ولد بمصر،والحسین التوم۔ اما الحسین التوم بن عیسیٰ بن علی بن علی ، فاعقب من ولده : محمد،اما محمدبن الحسین التوم، فاعقب من ولده: الحسین له عقب ۔واما ابوتراب محمدبن علی بن علی محمداشهل البقیع ،فاعقب من ولده محمد،امامحمدبن محمدبن علی بن علی ،فاعقب من ولده: ابی علی الحسین قتلته الروم وله اولاد۔واما موسیٰ بن علی بن محمد اشهل البقیع ، فاعقب من رجلین، وهما: ؛حمزة، والحسین، ولهما عقب واولادبمصر واخوة فی صح ۔"

تبصرہ: کتاب ''المعقبون'' عربی میں عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کے پڑپوتوں کا ہند آنا اوران کی اولاد کا شجرہ نسب درج ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دوردراز ہجرت کے باوجود اس خاندان کی باہم رشتہ داریاں ہوتی رہی ہیں اوران تمام علویان کا آپس میں رابطہ وتعلق موجود تھا اورعیسیٰ، احمد، محمد، الحسین پسران علی بن محمد بن عون کی اولاد ہند آنا درج ہے۔اسی کتاب کے ص423 کے مطابق الحسن بن محمد الصوفی بن یحییٰ الصوفی بن عبداللہ بن محمد بن عمرالاطرفؒ کی اولاد کوفہ بصرہ، مصرمیں کثیر ہے اورالحسن بن محمد الصوفی کی شادی حمدونۃ بنت الحسن بن علی بن محمد بن عون [قطب غازی جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان] بن علی بن محمد ابن الحنفیہؒ سے ہوئی تھی۔عون بن علی بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) کی بیٹی علیہ کی شادی علی بن الحسن بن علی بن محمد حنفیہؒ کے ساتھ ہوئی تھی ان کے بطن سے الحسن بن علی تھے۔خلاصہ یہ ہے کہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد اعوان ہے۔

المعقبین من ولدالامام امیرالمومنینؑ عربی (214-277 ہجری)

''المعقبین'' من ولدالامام امیرالمومنین ابی الحسن علی بن ابی طالبؑ علیہ السلام تالیف ازابی الحسن یحییٰ بن جعفر بن عبیداللہ بن الحسین بن امام زین العابدینؒ المدنی العلوی النسابہ العقیقی (214۔277ھ) تحقیق ازمحمد الکاظم طبع قم ایران 2001ء جس کے ص101 پر یوں درج ہے "والعقب من عون بن علی بن محمدبن علی من محمد بن عون وامه مهدیه بنت عبدالرحمن بن عمرو بن محمد بن مسلمة الانصاری۔والعقب من ولدمحمدبن عون بن علی بن محمدبن علی بن ابی طالب من علی بن محمدوامه صفیة بنت محمدبن مصعب بن الذبیر بن العوام۔"المعقبین" کے ص72 کے مطابق رقیہ بنت عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کا عقد عبداللہ بن داؤد بن الحسن مثنیٰ بن امام حسنؓ سے ہوا تھا۔

تبصرہ: کتاب ''المعقبین'' کے مطابق عون بن علی بن محمد الاکبر بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کا نسب

نامہ درج ہے اوران کی بیٹی رقیہ بنت عون کی شادی عبداللہ بن داؤد بن الحسن مثنیٰ بن امام حسنؓ سے ہوئی تھی۔بنی عون یعنی عون قطب غازی جن کی اولاد برصغیر میں قطب شاہی اعوان کہلاتی ہے۔

کتاب المقالات والفرق عربی (301) ہجری

کتاب ''المقالات والفرق'' تالیف ازسعد بن عبداللہ الاشعری مولف کی وفات 301 ہجری میں ہوئی ص178 پر علی الاکبر بن محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کی اولاد درج کی ہے۔

تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک جلد پنجم حصہ اوّل عربی 310 ہجری

''تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک جلد پنجم حصہ اوّل عربی'' تالیف علامہ ابی جعفر محمد بن جریرالطبری نے 310 ہجری میں تالیف کی جس کا اردو ترجمہ نفیس اکیڈیمی کراچی نے جدید کمپیوٹرائیڈیشن اپریل 2004ء میں شائع کیا جس کے صفحہ 267 تا 269 پر یحییٰ بن زید بن امام زین العابدینؒ کا احوال درج ہے صفحہ 268 پر عمر بن زرارہ اور یحییٰ بن زید کی جنگ کے عنوان سے تحریر ہے:۔غرض کہ یہ سردار عمر بن زرارہ کے پاس جمع ہوئے ان کی فوج کی تعداد دس ہزار تھی ۔یحییٰ بن زید نے جن کے ہمراہ صرف ستر شخص تھے اس جماعت کا مقابلہ کیا، انہیں شکست دی، عمر بن زرارہ کو قتل کر ڈالا، اس جماعت کے بہت سے سواری کے جانوران ان کے ہاتھ آئے یحییٰ وہاں سے چل کھڑے ہوئے اور ہرات پہنچے تحلس بن زیاد العامری ہرات کا حاکم تھا، مگر چوں کہ ان دونوں میں سے کسی نے اپنے مقابل سے توئی تعارض نہیں کیا۔اس لیے یحییٰ ہرات کے علاقہ سے چلتے بنے۔صفحہ 269 پر لکھا ہے ''اسی غزہ کے ایک شخص عیسیٰ نامی نے جو عیسیٰ بن سلیمان العزی کا آزاد غلام تھا یحییٰ کے ایک تیر مارا جوان کی پیشانی پر لگا۔جنگ شروع یحییٰ کے تمام ساتھی اس معرکہ میں کام آ گئے سورہ یحییٰ کے قریب پہنچا اس کا سر کاٹ لیا، ان کا لباس اور اسلحہ غزی نے لے لیے اور سورہ نے شہر پر قبضہ کرلیا۔''

تاریخ طبری جلد چہارم حصہ اوّل کے صفحہ 367 پر حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا خطبہ جو انہوں نے عبدالرحمٰن بن شریح کی گفتگو کے جواب میں کیا: ''حضرت محمد حنفیہؒ نے حمد اور رسول اللہ ﷺ کی ثناء کے بعد کہا: آپ نے ہمارے متعلق کہا ہے ہمیں اللہ نے اپنے فضل خاص سے مشرف فرمایا ہے۔**فان الله یوتیة من یشاء والله ذوالفضل العظیم**۔ اور بے شک اللہ جسے چاہتا ہے اپنا فضل خاص عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے اس فضل پر اس کا شکر واجب ہے آپ نے حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی مصیبت کا ذکر کیا۔یہ ایک ایسا سفا کانہ قتل عام تھا جوان کی تقدیر میں تحریر تھا اور ایسی کرامت تھی جو اللہ نے بعض لوگوں کے مراتب کے اضافے کے لیے اور دوسروں کے مراتب کی کمی کے لیا نہیں عطا کی تھی۔**وکان امر الله مفعولا ولو کان امرالله قدرامقدورا**۔ اللہ کا حکم پورا ہوا اور اللہ کا حکم پہلے سے ہو چکا تھا۔آپ نے ہمارے خون کا بدلہ لینے کا ذکر کیا ہے۔میں چاہتا ہوں کہ اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کسی کے ذریعے سے چاہے ہمارے دشمن سے بدلہ لے۔اس کے بعد میں اپنے اور آپ کے لیے اللہ سے طلب مغفرت کرتا ہوں۔

تبصرہ: تاریخ طبری میں واقعہ کربلا کا مفصل اذکر ہے اور قاتلین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انجام بھی تحریر ہے۔جلد پنجم میں یحییٰ بن زید شہید اوران کا ستر ساتھیوں کا ہرات میں تذکرہ بھی ہے ان ستر ساتھیوں میں بنو ہاشم کے اور خاص طور پر حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے عون بن علی بن محمد حنفیہؒ جو کہ یحییٰ بن زید کے چچا اور ماموں بھی تھے وہ بھی شامل تھے اورانہوں نے بنی امیہ کے لشکر کے خلاف ہرات کے مختلف علاقوں میں شدید جنگیں لڑیں اور کئی علاقے فتح کیے جس کی وجہ سے عون قطب شاہ والی ہرات بھی مشہور ہوئے۔ یہ واقعہ 125 ہجری کا ہے۔

سِر سلسلۃ العلویہ عربی 341 ہجری

سِر سلسلۃ العلویہ (عربی)، سھل بن عبداللہ بن داود بن سلیمان ابونصر البخاری نے تالیف فرمائی اوراس کی طباعت 1382ھ حیدریہ نجف سے ہوئی۔کتاب ہذا کے صفحہ 85 پرابوالقاسم محمد بن علی بن ابی طالب علیہ السلام کےعنوان سے یوں درج ہے:"(سِر) اعقب علی و ابراهيم و عون اولاد محمدبن علی'ع' ثم انقرض"۔ مزید صفحہ 89 الشہید ابوالفضل العباس بن علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے عنوان سے درج ہے"ذکروا ان العباس بن علی ولدعبیداللہ بن العباس من لبابه بنت عبیدالله بن العباس بن عبدالمطلب"۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں علی بن محمد حنفیہ کوانقرض لکھا ہے۔واضح رہے کہ حضرت محمد حنفیہؒ کے علی نام کے دو فرزند تھے علی اکبر اور علی اصغر اور ایک اور جگہ تین فرزند لکھے ہیں تیسرے علی لکھے ہیں۔علی اصغر کی اولاد نہیں ہوئی تھی جو لاولد گزر رے ہیں جس کو''سر سلسلۃ العلویہ'' نے لکھا ہے نیز علی بن محمد حنفیہ کی اولاد ہند اور مصر ہجرت کر گئی تھی جس کی وجہ سے ان کی اولاد کا شجرہ نسب کچھ نسابہ نے درج نہیں کیا۔ ہند اور مصر ہجرت کرنے کی تصدیق ''تہذیب الانساب'' عربی 449ھ ''ومنتقلۃ الطالبیہ'' عربی 471 ہجری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ ہند میں ''منبع الانساب'' فارسی تالیف از سید معین الحق جھونسوی نے علی بن محمد حنفیہ کی اولاد درج کی ہے جس نے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں بھی حصہ لیا۔ ہند و مصر میں علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ''تہذیب الانساب''، ''منتقلۃ الطالبیہ''، ''عمدۃ الطالب'' عربی، ''بحر الانساب''، ''المشجر الوافی'' وغیرہ نے علی بن محمد حنفیہ کی اولاد سے علی بن علی، موسیٰ بن علی، الحسن بن علی، عیسیٰ بن علی، احمد (غازی) بن علی، محمد (غازی) بن علی والحسین بن علی بن محمد اسھل بن عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کا ہندوستان و مصر میں آباد ہونا درج ہے۔۔ جیسا کہ ''نسب قریش'' عربی میں عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ''بنی عون'' درج ہے اور ''منبع الانساب'' فارسی 830 ہجری میں بنی عون یعنی عون کا عرف قطب غازی درج کرتے ہوئے شجرہ نسب سالار مسعود غازی تک درج کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ آپؒ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے جس سے یہ تصدیق ہوا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا موقف کہ وہ محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں رہے۔مندرجہ بالا کتب سے یہ بھی تصدیق ہوتا ہے کہ علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد بنی عون ابونصر بخاری کی تالیف 341 سے قبل ہی ہند و مصر آ چکی تھی اور جو مصر میں گئے تھے وہ بھی روم میں قتل ہو گئے تھے اس لیے ابونصر بخاری کا یہ کہنا کہ علی کی اولاد نہ تھی درست نہ ہے چوں کہ بہت سے نسابہ نے ان کی اولاد تحریر کی ہے۔مزید یہ کہ نسابین نے مقبول النسب کے عنوان سے وضاحت کی ہے کہ ایسا نسب جو نسابین کے نزدیک ثابت ہو لیکن کچھ نے انکار کیا ہو تو ایسا نسب مقبول النسب ہے۔یعنی درست ہے۔

مروج الذہب ومعاون الجواہر عربی (تاریخ المسعودی) 346ھ

''مروج الذہب و معاون الجواہر'' عربی تالیف از امام المورخین ابوالحسن بن حسین بن علی المسعودی المتوفی 346ھ کا اردو ترجمہ پروفیسر کوکب شادانی نے کیا ہے جس کے صفحہ 147 پر منصورہ میں حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کے حوالے سے تحریر ہے''ملتان کی طرح مجمع مملکت منصورہ کو دیکھنے کا اتفاق بھی اسی زمانے میں یعنی تیسری صدی ہجری کے بعد ہوا۔اس وقت وہاں ابولمنذر عمر بن عبداللہ حکمران تھا میں نے اس کے وزیر رباحا اور رباحا کے بیٹوں محمد اور علی سے ملاقات کی تھی میں نے وہاں عرب کے ایک سیدزادے حمزہ سے بھی ملاقات کی۔اس کا خاندان عرب پر حکومت کر چکا تھا، وہ یعنی حمزہ حضرت علیؓ بن ابی طالب کی اولاد میں سے تھا۔میں وہاں عمر (عمر الاطرف) بن علیؓ اور محمد (محمد حنفیہؒ) بن علیؓ کے بیٹوں سے بھی ملا''۔اگرچہ حضرت عمر الاطرفؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ و حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کا ہند آنا درجنوں قدیم عربی اور فارسی انساب کی کتب میں درج ہے۔ملتان میں جعفر الملک ملتانی از اولاد حضرت عمر الاطرف بن حضرت علیؓ حکمران رہی۔منبع الانساب فارسی 830ھ کے مطابق عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد کا شجرہ نسب سالار مسعود غازی بن سالار ساہو بن عطاءاللہ بن طاہر بن طیب بن محمد بن علی بن محمد آصف غازی بن عون قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت 12 پشتوں تک درج ہے جس سے یہ تصدیق ہوا کے بنی عون/قطب شاہی اعوان قبیلہ کا ہند آنا، سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد کرنا درست ہے۔کتاب ہذا کے مولف نے مزید یہ تصدیق دی ہے کہ وہ خود حضرت محمد حنفیہؒ و حضرت عمر الاطرفؒ کی اولاد سے جو ہند میں آباد ہے ملاقات کر چکے ہیں۔

جمہرۃ انساب العرب (384 ہجری)

''جمہرۃ الانساب'' کے ص 59 پر درج ہے"وولد علی بن محمد بن الحنفيه :اسماعيل، ومحمد، وعبدالله، وعبيدالله، والحسن، وعون ؛ كان عقبهم بالمدينه۔ وولد عون بن [علی]بن محمد بن الحنفيه :محمد، امه مهدية بنت عبدالرحمن بن عمروبن محمد بن مسلمة الانصاری وعقبه متفرق ۔"

تبصرہ: جمہرۃ انساب العرب کے مولف لابی محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الاندلسی 384ھ میں پیدا ہوئے اور 456 ہجری میں وفات پائی کی یہ تصنیف جو انساب کی کتب میں اہم اور مستند ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے میں عون بن علی بن محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) کی اولاد مدینہ اور متفرق مقامات پر بیان کی گئی ہے۔

تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی (449 ہجری)

''تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب'' عربی 449 ہجری میں ابی الحسن محمد بن ابی جعفر نے تالیف فرمائی اس کے صفحات 273 و 274 پر درج ہے:۔

"والعقب من علی بن محمد بن امیرالمومنین علی بن آبی طالب صلوات الله علیهم من عون بن علی والحسن بن علی الاقییش [خ:الاقباش]۔ والعقب من ولدعون [عرف قطب غازی]بن علی[عبدالمنان] بن محمد ابن الحنفیه فی محمدصاحب القبربالبقیع وحده ومنه فی علی بن محمداشهل البقیع ومنه فی علی بن علی وموسی بن علی والحسن بن علی قال ابن ابی جعفر له بقیه بالهند،فاماعلی بن علی بن محمداشهل البقیع فولده عیسی بن علی بن علی بن محمداشهل البقیع له عقب بمصر،ابوتراب القتیل الاحول له بمصر ولد،وابوتراب هذاهو الحسن بن محمدبن عیسی بن علی بن علی بن محمداشهل البقیع واخوه القاسم ابو زیبة بن محمد بن عیسی بن علی بن علی له ولد بمصر،والحسین بن عیسی بن علی بن علی التوم فولده محمد بن الحسین ومنه فی الحسین بن محمد له عقب واما محمد بن علی بن علی بن محمداشهل البقیع فولده محمدبن محمد وحده و منه فی ابی علی الحسین بن محمد بن محمد قتلته الروم وله اولاد، واما موسی بن علی بن محمداشهل البقیع فله من حمزة بن موسی والحسین بن موسی هما عقب واولاد بمصر واخوه فی صح"

تبصرہ: "تہذیب الانساب ونہایۃً الاعقاب" عربی 449 ہجری میں تالیف ہوئی۔اس میں علی بن علی،موسیٰ بن علی والحسن بن علی کے علاوہ باقی عیسیٰ بن علی،احمد (غازی) بن علی،محمد (غازی) بن علی والحسین بن علی کی اولاد ہندوستان میں آباد ہونا درج ہے۔تہذیب الانساب کے علاوہ منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ، المعقبون جلدسوم اور منبع الانساب فارسی 830ھ سے بھی ہوتی ہے اور شجرہ نسب بھی درج ہے۔منبع الانساب میں درج احمد بن علی کو احمد غازی اور محمد بن علی کو محمد غازی درج کرتے ہوئے محمد غازی کی اولاد سے سالار مسعود غازی کو سلطان محمود غزنوی درج کیا ہے۔اور سلطان محمود غزنوی کی وفات 421 ھجری میں ہوئی اور سالار مسعود غازی (قطب شاہی علوی اعوان) کی شہادت 424 ھجری میں ہوئی۔

منتقلۃ الطالبیہ عربی (471ہجری)

"**منتقلۃ الطالبیہ**" عربی ازابی اسماعیل ابراہیم بن ناصر ابن طباطبا 471ہجری میں شائع ہوئی۔کتاب ہذا میں عون بن علی بن حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد کا تذکرہ پانچ مختلف مقامات پر کا تذکرہ یوں تحریر ہے:۔

"(بطبرستان)ابوالحسین یحیٰی بن الحسن بن محمدالصوفی ابن یحییٰ الصوفی بن عبدالله بن محمد بن عمرالاطرف، امه حمدونه بنت الحسن بن علی بن محمد بن عون بن علی بن محمد بن الحنفیه"

صفحہ 295 پر عون قطب شاہ کی بیٹی رقیہ بنت عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کا ذکر مصر میں یوں درج ہے:۔

(بمصر) مات فی الحبس علی بن عبدالله بن داود امه رقیه بنت عون ابن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب۔"ع"

"منتقلۃ الطالبیہ" (عربی) کے ص 303 پر عون کے سات پڑپوتوں کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔

"(بمصر) علی بن اشهل[آصف] البقیع ابن عون بن علی بن محمدبن علی بن ابی طالب (ع) عقبه علی بن علی اعقب، وموسی اعقب والحسن اعقب وسواهم فی المشجرة عیسی و احمدومحمدو الحسین۔"

ص 331 (نصیبین نواح کوفہ) میں عون قطب شاہ غازی کی اولاد سے رقیہ بنت ابی تراب محمد العسل بن علی بن علی بن محمد العسل بن عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ یوں درج ہے۔

"(بنصیبین) الحسن بن محمدبن الحسن بن اسحاق الموتمن عقبه ابوالحسن محمدوابوالقاسم احمدویعرفا بابنا المحمدیه فان امهما رقیه بنت ابی تراب محمد العسل(ا) ابن علی بن علی بن محمد العسل البقیع بن عون[قطب شاه غازی] بن علی بن محمدبن حنفیةؒ "۔

"منتقلۃ الطالبیہ" کے ص 352 پر عون قطب شاہ غازی (جدامجد قطب شاہی علوی اعوان) کا ہند آنا یوں درج ہے:۔

"ذکرمن وردالهند من ولد محمدبن الحنفیه، منهم ولدعلی بن محمدبن الحنفیةؒ(بالهند) من ولدالحسین بن علی بن محمداشهل البقیع ابن عون بن علی"۔

تبصرہ: "**منتقلۃ الطالبیہ**" (عربی) تالیف ازابی اسماعیل ابراہیم بن ناصر ابن طباطبا ہے اس کتاب میں حضرت ابی طالب بن عبدالمطلب کی اولاد دنیا بھر میں جہاں جہاں منتقل ہوئی درج ہے کتاب ہذا کے صفحہ 352 کے مطابق علی بن محمد الاکبر (حضرت محمد حنفیہ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کا ہند میں آباد ہونا درج ہے۔نیز عون بن علی جو عون قطب غازی کے نام سے بھی شہرت رکھتے تھے کی اولاد مصر میں آباد ہونا، **نصیبین** نواح کوفہ میں رقیہ بنت ابی تراب محمد العسل اور طبرستان میں عون قطب غازی کی اولاد سے حمدونہ بنت الحسن کی اولاد بیان کی گئی۔اس طرح "منتقلۃ الطالبیہ" میں تین مختلف مقامات پر عون بن علی جو عون قطب غازی بھی مشہور ہیں کی اولاد درج کی گئی ہے۔ص 303 پر عون قطب غازی کے سات پڑپوتوں ۱۔علی بن علی،۲۔موسیٰ بن علی،۳۔حسن بن علی،۴۔عیسیٰ بن علی،۵۔حسین بن علی ،۶۔احمد بن علی،۷۔محمد بن علی بن محمد اشھل ر/العسل المعروف محمد آصف غازی بن عون عرف قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن محمدؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شجرہ نسب تحریر ہے۔منتقلۃ الطالبیہ میں حضرت ابی طالب کی وہ اولاد درج ہے جنہوں نے اپنا آبائی وطن اور گھربار چھوڑ کر ہند و مصر کے علاوہ دنیا بھر کے مختلف علاقوں کی جانب ہجرت کی ان میں محمد غازی بن علی بن محمد اشھل (آصف) بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہ شامل ہیں ہے۔

مختصر فی اعقاب آل ابی طالب عربی

مختصر فی اعقاب آل ابی طالب عربی کے مولف الشیخ الشرف ابوالحسن بن ابی جعفر العلوی صفحہ 14 پر یوں رقم طراز ہیں:۔" العقب من ولد محمدبن علی بن ابی طالب وهو ابن الحنفیه من رجلین وهما:۱۔جعفر۔ ۲۔وعلی اعقبا"۔ محمد حنفیہؒ کی اولاد دو بیٹوں جعفر و علی سے چلی۔

المجدی فی الانساب الطالبین (500ھ)

المجدی فی الانساب الطالبین از السید الشریف نجم الدین ابوالحسن علی بن ابی الغنائم العمری نے پانچویں صدی ہجری میں تالیف فرمائی کے صفحہ 428 پر رقم طراز ہیں"وولد محمدبن علی ابی طالب علیه السلام، وامه الحنفیه ، اربعة و عشرین ولادا، منهم البنات: بریکة، وام سلمة، وحمادة، وعلیة، و اسماء

وام القاسم ، وجمانة و ام ابيها، ورقيه، ريطة۔ ومن الرجال وهم: الحسن، وجعفر الاكبر، وعلى الاكبر، وعلى، وعبدالرحمن، وطالب، وعون الاكبر، وعون، وعبدالله الاكبر و عبدالله، وحمزة، وابراهيم، والقاسم، وجعفر الاصغر۔ واما عبدالله الاصغروعون الاصغر و طالب و عبدالرحمن و على الاصغر فدرجوا" مزید صفحہ 430 پر درج ہے "**واماعلى بن محمدابن الحنفيه فهوالمعروف بابن نايلة وهى ام ولد اولد واكثر۔**"

تبصرہ: کتاب ہذا میں بھی علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد کا کثیر ہونا درج ہے۔

لباب الانساب والالقاب والاعقاب عربی (565ہجری)

"لباب الانساب والالقاب والاعقاب" تالیف از ابی الحسن بن ابی القاسم بن زید البیہقی المتوفی 565ہجری کے ص 727 پر درج ہے:۔

"فصل فى ذكرالسادات والاشراف الذين ياخذون الارزاق وريوع (فى جميع النسخ :كانوا)الاوقاف من ديوان غزنه ونواحيهاء باهتمام نقيب النقباء ابى محمدالحسن بن محمدالحسينى ۔اولاد محمدبن الحنفيه: على بن الحسين، وابناء الحسين بن على، والقاسم بن على،ومنصوربن على وحمزه بن على وعبدالملك بن على و سكينه بنت على و رسية بنت على"۔

تبصرہ: لباب الانساب میں الحسین، القاسم، منصور، حمزہ، عبدالملک ابنان علی بن حسین بن علی بن محمد آصف غازی (محمد اشہل / العسل) بن عون بن علی بن محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا غزنی ونواح میں سلطنت غزنویہ سے منسلک ہونا درج ہے۔ جس سے صدیوں پرانی روایات کی تصدیق ہوتی ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سلطنت غزنویہ کے ساتھ منسلک رہا ہے۔

الفخری فی انساب الطالبین (572ھ۔614ھ)

"الفخری فی انساب الطالبین" کے مصنف اسماعیل بن الحسین بن محمد بن الحسین بن احمد المرندی الامروزثانی 572ھ میں پیدا ہوئے اور 614ھجری میں وفات پائی۔ الفخری فی انساب الطالبین کے ص 165 و 166 پر درج ہے "[اعقاب محمد بن الحنفیہ] واماابوالقاسم محمد الاکبر المعروف بہ ((ابن الحنفیہ)) الذی لاخلاف فیہ الی ستۃ رجال وھم: علی بالمدینہ ((برغوث)) وقیل: ھوالعویذ وابراہیم بحران۔ وعیسی بفسا۔ والقاسم بالمدینہ وامہ محمدیۃ وجعفر الثالث المحدث بفارس واسحاق بفارس، بنوعبداللہ الثانی ابن جعفر الاکبر الثانی ابن ابی جعفر عبداللہ راس المدری وامہ آمنہ الکبری بنت الحسین الاصغر ابن علی ذین العابدین علیہ السلام۔ لاان علی بن محمد زعم بعض النساب انہ انقرض، وذکر ابوعبداللہ ابن طباطبا وابوالغنائم انہ اعقب، وھوالصحیح، وھم جماعۃ بالموصل ومصروواسط والھند علی ماوردفی کتابہ ابوالغنائم وابصر قوما منھم۔ وانتھی عقبہ الی ولد علی بن محمد اسھل الفصح ابن عون [عرف قطب غازی] بن علی بن محمد الحنفیۃ۔ اماعلی برغوث، فعقبہ من محمد المدنی العالم وحدہ ویعرف وقیل: لعویفہ، وامہ جعفریۃ"۔

تبصرہ: الفخری فی انساب الطالبین میں محمد اسھل بن عون بن علی بن محمد الحنفیہ میں محمد اشہل البقیع کے بجائے محمد اسھل الفصح درج ہے۔ جبکہ منبع الانساب میں محمد اصف غازی، مرات مسعودی میں ملک آصف غازی اور دیگر کتب میں "محمد"

درج ہے۔ اسھل یا عسل سے اصف بولنے میں ایک ہی صوتی آواز ہے۔ اس لئے محمد اشہل، محمد اسھل، محمد عسل ومحمد اصف تینوں ایک ہی نام ہیں۔

الشجر ۃ المبارکۃ فی انساب الطالبیہ عربی (606ھ)

"الشجر ۃ المبارکۃ فی انساب الطالبیہ" (عربی) تالیف از امام فخر الرازی متوفی 606ھ کے صفحہ 195 پر علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کے حوالے سے لکھا ہے "**عقب على الاكبر، ومنهم جماعت بمصر و اسط و الموصل**"۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں بھی علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ہونے کا تذکرہ ہے۔ یعنی کچھ لوگ علی الاکبر کی اولاد ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ بنیادی بات سمجھنے کی یہ ہے کہ علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ہند آ گئی تھی جس کا تذکرہ تہذیب الانساب عربی، منتقلۃ الطالبیہ عربی والمعقبون عربی کے علاوہ منبع الانساب فارسی اور درجنوں کتب میں ان کی اولاد درج ہے جن کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے اور آئیندہ بھی آئے گا۔ جب ان کی اولاد ہند آ چکی تو عرب نسابہ نے ان کی اولاد اس لیے درج نہیں کی کہ ان کی اولاد عرب میں موجود نہ تھی اور ہند آنے کے بعد منبع الانساب فارسی 830ھ اور دیگر کتب میں ان کی اولاد درج ہے۔

معجم الادباء عربی 1229ء بہ مطابق 649ھ

"معجم الادباء" عربی یاقوت الحموی الرومی کی تالیف ہے مصنف 1178ء میں پیدا ہوئے اور 1229ء میں وفات پائی آپ نے کتاب ہذا سات جلدوں پر مشتمل ہے کتاب ہذا 1907ء میں بھی شائع کی گئی اور 1993ء میں دارالعرب الاسلامی بیروت لبنان سے بھی شائع کی گئی۔ صفحہ 1812 پر بانی قبیلہ "بنی عون" المعروف قطب شاہی علوی اعوان "عون" بن علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تذکرہ یوں کیا ہے: "**والعقب لمحمدبن الحنفية من جعفروعلى و عون و ابراهيم، والعقب لجعفر بن محمد من عبدالله، ولعلى بن محمدمن عون**"۔ ترجمہ۔ علی بن محمد [محمد حنفیہ] کی اولاد سے عون تھے۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں حضرت محمد حنفیہؒ کے فرزند علی کی اولاد سے "عون" درج ہیں جن کی اولاد "بنی عون" المعروف اعوان ہے۔

کتاب المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب (656ہجری)

کتاب "المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب" (656ھجری) تالیف از الشیخ الامام الحافظ ابی عبداللہ بن عیسیٰ بن عبیداللہ المرادی المالکی کے صفحہ 26 پر درج ہے:۔

"وولدعون بن على بن محمدبن على بن ابى طالب:محمدا ورقيه و عليه بنى عون"

تبصرہ: دوسری صدی ہجری کی کتاب "نسب قریش" عربی میں حضرت محمد حنفیہؒ کے پوتے عون کی اولاد "**بنی عون**" درج ہے اور ساتویں صدی ہجری کی کتاب "المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب" میں بھی عون بن علی بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کی اولاد "**بنی عون**" درج ہے۔ عون کی جمع اعوان ہے یعنی برصغیر پاک و ہند میں

''بنی عون'' سے اعوان نے شہرت پائی۔

التذکرۃ فی الانساب مطہرۃ (709ہجری)

''التذکرۃ فی الانساب مطہرۃ'' از للعلامۃ النسابہ احمد ابوالفضل جمال الدین بن ابی المعالی محمد کے صفحہ 272 پر عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد یوں درج ہے ''**علی بن علی بن محمد بن عون بن علی بن محمدالحنفیه بن حضرت علی کرم الله وجهه**''۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں علی بن علی بن محمد [آصف غازی] بن عون [قطب غازی] بن علی بن محمد الحنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج ہے۔ تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی کے مطابق علی بن علی، موسیٰ بن علی والحسن بن علی کی اولاد مصر وروم کے علاوہ باقی ہند میں آباد ہونا درج ہیں۔

الاصیلی فی انساب الطالبین (709ہجری)

''الاصیلی فی انساب الطالبین'' تالیف صفی الدین محمد بن تاج الدین علی المعروف بابن الطقطقی الحسینی المتوفی 709ہجری میں بھی علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج ہے۔

سفرنامہ ابن بطوطہ (725ھ۔755ہجری)

ابن بطوطہ نے اپنا سفر کا آغاز 725ھ میں کیا اور 755ھ واپس اپنے وطن پہنچے۔ کتاب رحلۃ ابن بطوطہ المساۃ تحفۃ النظار فی غرائب الامصر و عجائب الاسفار الجزء الثانی عربی کے ص 83 پر درج ہے: ''**وقصدالسلطان و نحن معه الى مدينة بهرائج (وضبط اسمها بفتح الباء الموحدة و هاء مسكن وراءالف وياء آخر الحروف مكسورة وجيم) وهى مدينة حسنة فى عدوة نهر السرووهواد كبير شديد الانحدار واجازة السلطان برسم زيارة قبر الشيخ الصالح البطل سالار عود[مسعود] الذى فتح اكثرتلك البلاد ولة اخبارعجيبة و غزوات مهيرة و تكاثر الناس**''

کتاب ہذا کا عربی سے اردو ترجمہ خان بہادر مولوی محمد حسین صاحب ایم اے ریٹائرڈ سیشن جج نے کیا ہے صفحہ 206 پر سفر کے عنوان سے لکھتے ہیں۔ پھر بادشاہ نے بہرائچ کی طرف جانے کا ارادہ کیا۔ یہ ایک خوبصورت شہر دریائے سرجو کے کنارے واقع ہے سرجو ایک بہت بڑا دریا ہے جو اکثر اپنے کنارے گراتا رہتا ہے بادشاہ شیخ سالار مسعود کی قبر کی زیارت کے لیے دریا پار گیا شیخ سالار نے اس نواح کے اکثر ملک فتح کیے ہیں اور ان کی بابت عجیب عجیب باتیں مشہور ہیں لوگوں کے دریا پار ہونے کے وقت بڑی بھیڑ ہوئی چنانچہ ایک بڑی کشتی جس میں تین سو آدمی تھے ڈوب گئے اور ان میں ایک عرب جو امیر عذا کا ہمراہی تھا بچ گیا ہم ایک چھوٹی سی کشتی میں تھے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچالیا۔ اس عرب کا نام جو ڈوبنے سے بچ گیا تھا اسلام تھا اور یہ ایک عجیب اتفاق تھا۔۔۔ پھر ہم نے شیخ سالار کی قبر کی زیارت کی ان کا مزار ایک برج میں ہے لیکن آزدھام کے سبب سے اس کے اندر داخل نہ ہوسکا۔

تبصرہ: ابن بطوطہ نے مرات مسعودی سے تقریباً تین سو سال پہلے سالار مسعود غازی سے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے گردونواح کے اکثر ممالک فتح کیے۔ یہ تصدیق ہوا کہ مرات مسعودی میں سالار مسعود غازیؒ کے جو جنگی کارہائے نمایاں درج ہیں وہ مرات مسعودی سے بھی تین سو سال پہلے مشہور تھے جن کا تذکرہ ابن بطوطہ نے بھی کیا ہے۔

البدایۃ والنھایۃ عربی الجزالحادی عشر 701۔774ہجری

البدایہ والنھایۃ عربی 774-701ہجری تالیف از علامہ حافظ ابوالفدا عمادالدین ابن کثیر دمشقی جلد 11 کے صفحہ 372 پر بہ عنوان ''**ذکرالطعن من ائمة بغداد وعلمائهم فى نسب الفطمين**'' کے حوالے سے درج ہے:۔ ''**فى سنة اثنين و اربعمائة، وقد كتب خطه فى المحضرخلق كثير، فمن العلويين: المرتضىٰ والرضى وابن الازرق الموسوى، وابوطاهر بن ابى الطيب، ومحمدبن محمد بن عمروبن ابى يعلى**''۔

تبصرہ: البدایہ والنھایۃ عربی تاریخ ابن کثیر میں درج بالا علمائے انساب 402ھ میں فاطمین مصر کے نسب کے حوالے سے آئے تھے ان میں حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کی اولاد سے ابوطاہر بن ابی لطیب قطب شاہی علوی اعوان بھی تھے۔ کتاب ہذا کی جلد نہم میں 81ہجری کے واقعات کے حوالے سے حضرت محمد بن علیؓ (حضرت محمد حنفیہؒ) کے عنوان میں آپؒ کی وفات کے حوالے سے درج ہے کہ محرم 81ہجری کے مہینہ میں مدینہ میں انتقال ہوگیا اس وقت آپؒ کی عمر 65 سال تھی انہوں نے اپنی اولاد میں مختلف بیویوں سے عبداللہ، حمزہ، علی، جعفرالاکبر، حسن، ابراہیم، قاسم، عبدالرحمٰن، جعفرالاصغر، عون اور رقیہ کو چھوڑا۔ قطب شاہی علوی اعوان عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں۔ جلد دہم 125ہجری کے واقعات میں یحییٰ بن زید بن امام زین العابدینؑ بن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احوال میں تحریر ہے کہ نصر بن سیار نے دس ہزار کا لشکر بھیجا اور یحییٰ بن زید نے انہیں شکست دی حالاں کہ اس کے ساتھ 70 جواں تھے اور اس نے ان کے امیر کو قتل کر دیا اور ان سے بہت سے اموال چھین لیے پھر اس کے پاس ایک اور لشکر آیا جس نے یحییٰ بن زید کو شہید کر دیا اور اس کا سر کاٹ لیا اور اس کے سب اصحاب کو قتل کر دیا۔ واضح ہو کہ یحییٰ بن زید کے ساتھ جو ستر آدمی تھے اس میں زیادہ تعداد ان کے قریبی رشتہ داروں یعنی اولاد محمد حنفیہ اور خاص طور پر عون بن علی بن محمد حنفیہ بھی تھے۔

تاریخ ابن خلدون عربی حصہ پنجم (1406ء-1332ء متوفی بہ مطابق 808ھ)

تاریخ ابن خلدون حصہ پنجم تالیف از ابوزید ولی الدین عبدالرحمٰن ابن خلدون کے صفحہ 215 پر آل ابی طالب کے حوالے سے یوں مرقوم ہے:۔ ''طالبیوں کی اصل: طالبیوں کا سلسلہ نسب حسنؓ و حسین پسران علیؓ بن ابی طالب تک منتہی ہوتا ہے جو بطن فاطمہؓ سے پیدا ہوئے تھے اور یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے نواسے ہیں۔ بعض طالبیوں کا سلسلہ نسب محمد بن حنفیہؒ (محمد بن علیؓ) برادر علاتی حسنؓ و حسینؓ سبطین رسول ﷺ سے بھی جا ملتا ہے اگرچہ علی رضی اللہ عنہ کی ان لوگوں کے علاوہ اور اولاد بھی تھی مگر جن لوگوں نے خلافت وامارت کو اپنا تصور کر کے طلب کیا اور شیعوں نے ان کی طرفداری کی اور اطراف بلاد میں ان کی امارت وحکومت کی ترغیب دی وہ یہی تین (حسنؓ، حسینؓ اور محمد [محمد حنفیہؒ]) تھے نہ کہ اور اولاد۔

مزید تاریخ ابن خلدون حصہ پنجم کے صفحہ 219 پر آل محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کے حوالے سے درج ہے:۔ ''محمد بن حنفیہؒ (محمد بن علیؓ) کے لڑکوں میں عبداللہ بن محمد اور اس کا بھائی علی بن محمد اور اس کا بیٹا حسن بن علی بن محمد تھا۔ شیعہ ان کی امامت کے بھی قائل ہیں۔ خلیفہ مامون کے عہد خلافت میں اولاد علی بن محمد کے سوا عبدالرحمٰن بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن علیؓ بن ابی طالب نے بھی بغاوت کی تھی۔

تبصرہ: ابن خلدون ایک مورخ، فقیہ، فلسفی اور سیاست دان تھے ۔1332ء کو تیونس میں پیدا ہوئے اور 1406ء بمطابق 808 ہجری میں مصر میں وفات پائی نے بھی تاریخ ابن خلدون میں لکھا ہے کہ علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد نے خلیفہ مامون کے دور 170ھ ۔217 ہجری میں بھی بغاوت کی تھی ۔ نیز ''لباب الانساب'' عربی 565ھ میں بھی درج ہے کہ الحسین، القاسم، منصور، حمزہ، عبدالما لک پسران علی بن حسین بن علی بن محمد بن عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی سلطنت غزنویہ کے ساتھ منسلک تھے۔ اس کے علاوہ ''منبع الانساب'' فارسی 830ھ میں بھی درج ہے کہ سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی و احمد غازی پسران شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان غازی بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ، سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور اکثر سادات اشراف ان کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے جو عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کی اولاد سے ہیں۔

عمدۃ الطالب فی نسب ال ابی طالب 828 ہجری

''عمدۃ الطالب فی نسب ال ابی طالب'' (عربی) الشریف جمال الدین احمد بن علی بن الحسین بن علی مھنا عنبہ بن علی بن محمد بن یحییٰ بن محمد بن یحییٰ بن محمد الاکبر بن داؤد بن موسیٰ الثانی بن عبداللہ الرضا بن موسیٰ الجون بن عبداللہ المعض بن حسن المثنی بن امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 848 ھجری میں تالیف کی جس کے ص 145 تا 147 محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کی اولاد درج کی ہے اس میں محمد بن حنفیہؒ کی اولاد کا عجم یعنی ہند میں آنا اور علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد کا اقتباس بذیل ہے:۔ ''فولد ابوالقاسم محمد بن الحنفیه اربعة و عشرين ولدامنهم اربعة عشرذكراًقال الشيخ تاج الدين محمدبن معية: بنو محمدابن الحنفيه قليلون جداليس بالعراق و لابالحجاز منهم احدوبقيهم ان كانت فى مصروبلادالعجم، والكوفةمنهم بيت واحدهذاكلامة فالعقب المتصل الان من محمد من رجلين على و جعفرقتل يوم الحرة''۔۔ ''واماعلى بن محمد بن الحنفيه وهوالكبرفمن ولده ابو محمد الحسن ابن على المذكور كان عالما فاضلا ادعنه الكيسانيه اماماًواوصى الى ابنه على فاتخذته الكيسانيه اما ما بعد ابيه ومنهم ابو الحسن تراب محمد ابن المصرى الملقب ثلثاوخردية ابن عيسٰى بن على بن محمد بن على بن على المذكور قتل بمصر وله عقب منتشر بقال لهم بنو ابى تراب هذا كله كلام الشيخ ابى الحسن العمرى ۔وقال الشيخ ابو نصر البخارى: كل المحمديه من ولد جعفربن محمدوقال فى موضع آخر: اعقب على وابراهيم وعلى وعون اولاد محمدبن على ثم انقرض نسلهم ولايصح ان يريدبعلى هذا الاصغر فانه دارج وهذامعقب منقرض والله سبحانه ا علم''۔

تبصرہ: مولف ''عمدۃ الطالب'' نے ابونصر بخاری مولف ''سر السلسلۃ العلویہ'' کی روایت کو قلم بند کرتے

ہوئے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ وہ علی اصغر تھے جب کہ علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد عجم و مصر میں موجود ہے جن کے شجرات بھی انہوں نے درج کیے ہیں۔

بحر الانساب عربی (900 ہجری)

''بحر الانساب'' عربی تالیف از السیّد محمد بن احمد بن حمید الدین الحسینی نجفی (900 ہجری) المدینہ منورہ سعودیہ سے شائع کی گئی کے ص 245 پر عون قطب شاہ غازی کے پڑپوتوں علی بن علی، موسیٰ بن علی ،الحسن بن على، عيسٰى بن على ، محمدبن على، احمدبن على والحسين بن على بن محمدبن عون بن على بن محمدالحنفيه درج ہیں۔

تبصرہ: ''بحر الانساب'' عربی میں عون بن علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پڑپوتے علی بن علی، موسیٰ بن علی، الحسن بن علی، عیسٰی بن علی، محمد (غازی) بن علی، احمد (غازی) بن علی والحسین بن علی درج ہیں۔ تہذیب الانساب، المعقبون اور منتقلۃ الطالبیہ کے مطابق میں علی بن علی و موسی بن علی کے علاوہ باقی ہند میں آباد ہونا بیان کیے گئے ہیں۔ منتقلۃ الطالبیہ کے ص 352 حسن بن علی کی اولاد بھی ہند میں ہے۔ منبع الانساب کے مطابق شاہ محمد غازی و شاہ احمد غازی بن علی کی اولاد بھی ہند میں آباد ہے ۔اس طرح الحسن بن علی، عیسٰی بن علی ، محمد (غازی) بن علی، احمد (غازی) بن علی والحسین بن علی کی اولاد ہند میں آباد ہے۔

تحفۃ الطالب عربی (997 ہجری)

''تحفۃ الطالب'' عربی تالیف از سید محمد الحسین بن عبداللہ الحسینی ثمر قندی المدنی (997 ھ) کے ص 103 پر یوں درج ہے:۔ وقيل: اعقب على بن محمدبن الحنفية من عون والحسن، ولهم عقب''۔

تبصرہ: عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسل جاری ہے۔

انساب الطالبین (1043 ہجری)

''انساب الطالبین'' تالیف ازلابی عبداللہ حسین بن عبداللہ الحسینی السمر قندی القاہرۃ 1043 ھجری میں تالیف ہوئی کے ص 167 پر درج ہے ''واماعلى بن محمدبن الحنفيه فانه اعقب ابا محمدالحسن وكان عالما وادعته الكسانيه امام بعد ابيه ومن على بن على له عقب يقال لهم بنو ابى تراب وقد عقب على بن محمدالحنفيه من عون و الحسن ولهم عقب''۔

تبصرہ: انساب الطالبین میں بھی حضرت ابوطالب کی اولاد کے شجرات درج ہیں جس کے مطابق اعوان قبیلہ کے جد ''عون'' بن علی بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا صاحب اولاد ہونا درج ہے۔

تھذیب حدائق الالباب فی الانساب (1138 ہجری)

''تھذیب حدائق الالباب فی الانساب'' کے مولف للعلامہ الجلیل الشیخ ابی الحسن الشریف بن محمد طاہر الفتونی العاملی 1138ھ میں فوت ہوئے اس کتاب کی ترتیب و تحقیق السیّد مہدی الرجائی کتاب ہذا کے ص 89 پر لکھتے ہیں ''محمدابن الحنفيه بن على بن ابى طالب وله خمسه بطون:'' البطن الرابع: على بن محمد، كذا على نسله عون [قطب غازى]، نسله محمد، نسله على، نسله على، وله نسلان: محمدبن على نسله

محمد، نسله محمد، نسله الحسين، نسله حيدرة،وعلى بن على نسله محمد،نسله الحسن،وله ستة انسال: احمدومحمد،والمهدى،والحسن نسله، اسماعيل، وعلى له نسلان: المحسن، والحسن، والحسين، نسله محمد۔ واسماعيل بن الحسن نسله محمدنسله ابراهيم۔"

تبصرہ: کتاب ہذا میں بھی عون بن علی بن محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کا صاحب اولاد ہو بیان کیا گیا ہے۔

الکواکب المشرقۃ عربی

"الکواکب المشرقۃ" عربی فی انساب وتاریخ وتراجم الاسرۃ العلویۃ الزاہرۃ المحقق انسابہ السید مہدی الرجائی الموسوی الجزالثانی کے صفحہ 563 پر عون بن علی بن محمد حنفیہ کی اولاد کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔ "**على بن على بن اشهل البقيع بن عون بن على بن محمدالحنفيه بن على بن ابى طالب**"۔

تبصرہ: کتاب ہذا سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ عون قطب شاہ غازی کی اولاد سے علی بن علی بن محمد اشھل تھے۔

الامام السرہندی حیات واعمالہ الجزالثالث عربی

"الامام السرہندی حیات واعمالہ" الجزالثالث عربی تالیف از ابوالحسن علی الحسینی الندوی کے صفحہ 25 پر سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا تذکرہ یوں درج ہے:۔ **السلطان من بدعة حل الاعلام باسم السيد سالارمسعود غازى(۲)۔ ۔حاشيه۲۔هوالسيد سالارمسعودالغازى دفن مدينة بهرائچ فى الولاية الشماليه الغربيه ، وهو من اشهرالاعام فى الهند ، مات شهيدا"**۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں سید سالار مسعود غازی کا بہرائچ انڈیا میں شہید ہونا اور دفن ہونا درج ہے۔

الہند فی العہدالاسلامی عربی (1287-1341ھ)

"الہند فی العہدالاسلامی" عربی (1287-1341ھ) تالیف للعلامہ عبدالحی بن فخرالدین الحسنی نے شائع کی کے صفحہ 101 پر سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کے حوالے سے مرقوم ہیں:۔ **"بهرائچ" بفتح الموحدة ، وسكون الهاء و فتح الراء الهندية بعدها الف ثم همزة ثم جيم معقودة، بلدة قديمة ، ينسب اليها السيدسالارمسعود الغازى رحمة الله"**۔

نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر 1341ھ

"الاعلام بمن فی تاریخ الہند من الاعلام" المسمی بہ نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر عربی تالیف از المورخ الہند الکبیر العلامہ الشریف عبدالحی بن فخرالدین الحسینی امین ندوۃ العلماء العام بلکھنوء الہند سابقاً التوفی 1341ھ جس کے صفحہ 80 پر السید سالار مسعود الغازی کے عنوان سے یوں تحریر ہے:۔ "**سالارمسعودبن ساهو بن عطاالله، الغازى المجاهد فى سبيل الله الشهيد المشهور بارض الهند كان من نسل محمدالحنفية العلوى۔غزا الهند، واستشهد بمدينه (بهرائچ) من مدن الهند، فدفنوه بها۔و بنى على قبره ملوك الهند عمارة سامية البناء والناس يفدون عليه من بلاد شاسعة، و يزعمون انه كا عزبا شابا لم يتزوج، فيروجه نه كل سنة ويختفلون لعرسه وينذرون له اعلاما فينصبونها على قبره**"

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق سالار مسعود بن ساہو بن عطا اللہ غازی مجاہد فی سبیل اللہ نے سرزمین ہند میں اللہ کی راہ میں جام شہادت نوش کیا یہ محمد حنفیہ علوی کی اولاد سے تھے۔غزوہ ہند میں شرکت کی اور شہر بہرائچ ہندوستان میں شہید ہوئے اور وہاں پر ہی دفن ہوئے ہندوستان کے بادشاہوں نے ان کی قبر پر ایک شاندار عمارت بنوائی لوگ دور دراز شہروں سے ان کے مزار کی زیارت کو آتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ انہوں نے شادی نہیں کی تھی ہر سال ان کے عرس کے موقع پر محفل سجائی جاتی ہے جس میں ان کی شادی کی رسم ادا کی جاتی ہے لوگ ان کے مزار پر پھول نچھاور کرتے ہیں۔مزید یہ کہ مولف نے ابن بطوطہ کے حوالے سے یہ تحریر کیا ہے کہ محمد شاہ تغلق نے سالار مسعود غازی کی قبر کی زیارت کی جس نے بہت سے شہر فتح کیے تھے۔اس کے علاوہ تاریخ فرشتہ کے حوالے سے درج ہے کہ سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے رشتہ داروں میں سے تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ سالار مسعود غازی حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے اور سلطان محمود غزنوی کے رشتہ دار تھے اور ان کا مزار بہرائچ ہندوستان میں ہے۔منبع الانساب فارسی 830ہجری کے مصنف معروف نسابہ سیّد معین الحق جھونسوی نے لکھا ہے سالار مسعود غازی عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے۔منبع الانساب فارسی کے مطابق آپؒ کا شجرہ نسب یوں ہے:۔ "سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ غازی بن محمد آصف غازی بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ"۔ کتاب ہذا سے بھی یہ تصدیق ہوتا ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون بن علی جن کا عرف قطب شاہ غازی تھا کی اولاد سے بنی عون، اعوان اور قطب شاہی ہے سالار مسعود غازی شہرت بلدی علوی سید کی ہے جب کہ عون کی وجہ سے اعوان اور قطب شاہ کی اولاد ہونے کی نسبت سے قطب شاہی اور حضرت علیؓ کی اولاد کی وجہ سے علوی ہیں۔

طبقات النسابین عربی 1407ھ

"طبقات النسابین" (عربی) تالیف از بکر ابوزید 1407ہجری کو دارالرشد الریاض السعودیہ سے شائع کی گئی۔کتاب ہذا 290 صفحات پر مشتمل ہے اس میں پہلی صدی ہجری سے 1407ہجری تک 522 عرب نسابہ اوران کی کتب کے نام وتاریخ طباعت درج ہیں۔

تبصرہ: مولوی نورالدین سلیمانی پٹھانؒ نے "قطب شاہی علوی اعوان" قبیلہ کی تاریخ ونسب کو تین فرضی و جعلی کتب "میزان قطبی" عربی تالیف از قطب الدین شامی مطبوعہ مصر، "میزان ہاشمی" (عربی) تالیف از ہاشم شاہ (عربی) بغدادی، "خلاصۃ الانساب" (عربی) تالیف از علامہ حلی کے حوالے سے مسخ کرنے کی کوشش کی اور شجرہ نسب عون قطب شاہ بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ کے بجائے عون قطب شاہ بن یعلی تا حضرت غازی عباس علمدارؒ درج کیا۔جب کہ ان تینوں جعلی وفرضی کتب کا نہ وجود تھا نہ ہے اور نہ ہی ان کتب کا تذکرہ "طبقات النسابین" عربی میں ہے۔ہاں علامہ حلی کی کتاب خلاصۃ الاقوال ہی خلاصۃ الانساب کہلاتی ہے لیکن اس میں نہ تو عون قطب شاہ بن یعلی کا تذکرہ ہے اور نہ ہی ان کی اولاد کا۔

الشجر ۃ الطیبۃ الجزالاول عربی 1411ھ

''الشجر ۃ الطیبۃ'' الجزالاول عربی تالیف از دکتر سید فاضل علی شاہ موسوی صفوی خلخالی زادہ (نسابہ) 1411ھ قم کے صفحہ 14 پراولاد ابوالفضل العباس علیہ السلام کے عنوان سے ٹیبل میں شجرہ نسب دیا گیا ہے جس کے مطابق تین بھائی" **علی، الحسن الاکبر و ابو عبدالله محمدابنان علی بن حمزه الاکبر بن الحسن بن عبیدالله بن ابوالفضل العباس ابن امیرالمومنین بن علی بن ابی طالب علیه السلام" درج هیں ۔اور صفحه 15پر ابوالقاسم محمدابن امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیه السلام وهومشهور بابن الحنفیة وفات 81ھ کے13 بیٹے جعفرالاکبر، علی، عون،علی اصغر(منقرض)، ابراهیم، القاسم ،جعفر، عبدالرحمن، الحسن، عبدالله، ابوهاشم عبدالله الاکبر، عبیدالله درج هیں۔علی بن ابوالقاسم محمدکے پانچویں پشت میں ابوالحسن تراب محمدقتل بمصر وله عقب منتشر یقال لهم بنو ابی تراب بن المعوی بن عیسی بن علی بن محمدبن علی بن ابومحمدالحسن بن علی بن ابوالقاسم محمدابن امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیه السلام**'' درج ہیں

تبصرہ: کچھ نادانوں نے الشجر ۃ الطیبۃ کے صفحہ 14 پر علی ،الحسن الاکبر وابوعبداللہ کے ساتھ چوتھے بھائی القاسم کی پیوندکاری (جعلسازی) کرتے ہوئے ان کے بیٹے ابی یعلی حمزہ اوران کے فرزند یعلیٰ اوران کے فرزندعون قطب شاہ لکھ کر پیج سوشل میڈیا پر شیئر کیا جب کہ اصل کتاب کی pdf کی کاپیگوگل سے باآسانی ڈانلوڈ ہوجاتی ہے اوراس کے نسخہ جات ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان وباباسجاول لائبریری میں بھی موجود ہیں۔ واضح ہوکہ کتاب ہذامیں علی بن محمد حنفیہ کی اولاد بھی درج ہے۔

جھو دعلماء الحنفیۃ عربی 1416ھ

''جھو دعلماء الحنفیۃ فی ابطال عقائد القبوریۃ'' عربی تالیف از الدکتورشمس الدین السّلفی الافغانی موسس الجامعہ الاثریہ بشاورالجزاوّل 1416ھ کے صفحہ 1141 پرتحریر ہے:۔**والی قبر سالارمسعود(۱)، (۱) هو: ابن ساهو بن عطاالله، کان غازیا، قتل فی عهدد السلطان محمود بن سبکتگین، وقبرفی مدینة بهرائج بالهند**۔ یعنی سالارمسعودغازی بن سالارساہوغازی سلطان محمود بن سبکتگین کے دور(424ھ) میں شہید ہوئے اوران کی قبر بہرائچ ہندوستان میں ہے۔

الماتریدیۃ عربی الجزالثالث 1998ء

''الماتریدیۃ''عربی الجزالثالث مکتبہ الصدیق الطائف تالیف از الدکتورشمس الدین السّلفی الافغانی موسس الجامعہ الاثریہ بشاورنے 1998ء(1420ھ) میں شائع کی کے صفحہ 298 پر لکھتے ہیں:۔ **اوالیـ"قبر" سالار مسعود،(۱)۔(۱) کان مجاهداً غازیاً قتل فی عهد فتوح السطان محمود**"۔

تبصرہ کتاب ہذامیں سالارمسعودغازی قطب شاہی علوی اعوان کی قبرکے حوالے سے تحریر ہے کہ سالارمسعودغازی کی قبر ہےاورسلطان محمودغزنوی کے دورمیں فتوحات حاصل کرکے شہید ہوئے۔

علماء العرب فی شبہ القارۃ الہندیۃ عربی

''علماء العرب فی شبہ القارۃ الہندیۃ'' تالیف از یونس الشیخ ابراہیم السامرائی جامع السامرائی بغدادالجدیدۃ کے صفحہ 534 سریل 476 بعنوان الشیخ محمد نعیم جونپوری من ذریۃ ابی بکرصدیق یوں تحریر ہے:۔**قدم جده شیخ پیرمع السید سالار مسعود الغازی وقاتل الهندوك و سکن بارض (اوده) وکانا والده مفتیابلدة(اوده)** ۔

ترجمہ: شیخ محمد نعیم جونپوری کے جدامجد جو ابوبکرصدیقؓ کے فرزند محمد کی اولاد سے تھے سالارمسعودغازی کے ساتھ ہندآئے اور ہندوؤں کے ساتھ جہاد وقتال کیا اوراودھ کی سرزمین پرسکونت اختیارکی آپ کے والد صاحب اودھ کے مقام پر مفتی بھی تھے۔

بحث مختصر فی انساب العرب الجزءالثالث عربی 1419ھ

بحث مختصر فی انساب العرب الجزءالثالث: عدنان (سلالۃ مدرکۃ)،المولف محمد نبیل القوتلی الناشر: دارالبشائر: دمشق ھاتف: المطبعۃ الشام للطباعۃ ،تاریخ طبع: 1419ھ کے صفحہ 325 شمارہ 2425 پر علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزندعون بن علی درج ہیں (شمارہ vl 3028)۔

الاسماء والمصاھرات بین افضل اھل البیت والصحابہؓ عربی 1423ھ

''الاسماء والمصاھرات بین افضل اھل البیت والصحابۃ'' عربی تالیف از ابومعاذ السید بن احمد بن ابراہیم سرزمین کنانہ نے 7/صفر 1423ھ بمطابق 20 اپریل 2002ء میں شائع کی کتاب ہذا کا اردو ترجمہ عنایت اللہ وانی نے کیا جس کے صفحہ 200 پر محمد بن عون بن علی بن محمد (حنفیہ) بن علی بن ابی طالب آل زبیر سے رشتہ داری درج ہے یعنی صفیہ بنت محمد بن معصب بن زبیر۔اورصفحہ 201 پر اہل بیت کے محمد بن عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی شادی صفیہ بنت محمد بن مصعب بن زبیر سے ہوئی تھی جن کے بطن سے علی وحسنہ درج ہیں,

موسوعۃ انساب آل البیت النبوی ﷺ جلداوّل 2009ء

موسوعۃ انساب آل البیت النبوی ﷺ جلداوّل،للمورخ النسابہ السیّد فتحی عبدالقادر ابوالسعود سلطان الصیادی الرفائی الحسینی نے 2009ء میں عمان اردن سے شائع کی جس کے صفحہ 176 پر یوں درج ہے:۔"**اماعلی اکبرابن محمد(ابن الحنفیه) ،فقداتخلدته الکیسانیة اما ما لها بعد ابیه، ومن اولاد:ابومحمدالحسن الاقبیش، وعن صاحب القبر بالبقیع، وله عقب بالهند** ۔" صفحہ 182 پر شجرہ نسب یوں درج ہے:۔"**حسن بن محمد بن عیسی بن علی بن علی بن عون بن علی الاکبر بن محمدابن الحنفیه بن الامام علی بن ابی طالب بن عبدلمطلب بن هاشم(عمرو بن عبدالمناف**"۔

تبصرہ: کتاب ہذا عمان اردن سے شائع کی گئی ہے جس کے مطابق عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ہند میں آباد ہونا درج ہے نیز عون تا عبدالمناف تک اورعون کی اولاد کا شجرہ نسب پانچ پشت تک درج ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ کی اولاد ہند میں آئی اورقطب شاہی علوی اعوان کہلاتی ہے۔

دراسہ العقائد النصرانیہ عربی 1428ھ

''دراسۃ العقائد النصرانیۃ منھجیۃ''ابن تیمیۃ ورحمت اللہ الہندی تالیف ازمحمد الفاضل بن علی الافی لمعھد العالمی للفکر الاسلامی المرکز الرئیس الولایات المتحدہ الامیرکیۃ(USA) نے 1428ھ بہ مطابق 2007ء میں شائع کی جس کے صفحہ 113 پر رحمت اللہ اُ حیاتہ الشخصیۃ والعلمیۃ کے عنوان سے لکھتے ہیں''
الجدالاعلی الرحمت الله، حیث کان قاضیاًشرعیاً لجیوش المجاهد المصلح مسعودغازی فی عهد السلطان محمود الغزنوی''۔

ترجمہ ان کے جداعلا رحمت اللہ، مجاہد مسعود غازی کے ساتھ سلطان محمود غزنوی کے عہد میں قاضی شریعہ رہے۔

الشجر ۃ الذکیہ عربی 1433ھ

''الشجر ۃ الذکیۃ''فی انساب بنی ھاشم تالیف از السید یوسف بن عبداللہ نے 2012ء میں التوبہ مکتبہ جل المعرفۃ الریاض ۔السلیمانیۃ شارع الامیر سلطان بن عبدالعزیز نے شائع کی کے صفحہ 599 پر درج ہے **''حمزه ابو یعلی بن القاسم بن علی بن حمزه الاکبر بن الحسن بن عبیدالله بن العباس بن علی رضی الله عنه''۔صفحه 600پردرج هے''قطب شاه القادری البغدادی والذی کان صوفی المذهب بن عون بن یعلی کان من دخل الهند مع الفتح العربی الاسلامی ویذکرانه کان فی جیش الفاتح محمودبن سبکتگین الغزنوی''۔**

تبصرہ: الشجر ۃ الذکیہ کے مولف نے مندرجہ بالا مندرجات کے تین حوالے دیئے ہیں 1۔حقیقت الاعوان فی حبیب الرحمٰن،2۔وکی پیڈیا،3۔عادل بن اسماعیل الظہر ان کے خط کے حوالے سے جو پاکستانی ہیں اور مزمل علی کلغان کی اولاد سے ہیں۔اول تو حقیقت الاعوان فی آل حبیب الرحمٰن، باباہاشم سلیم پور ملکے سیالکوٹ نے 1390ھ میں شائع کی کے صفحہ 94 پر لکھتے ہیں کہ میری تحقیق میں شجرہ نسب یوں ہے:۔امیر قطب الدین معروف بہ قطب شاہ، بن عقیل، بن حسین، بن محمد، بن علی، بن ابوعلی اسحٰق، ابن عبداللہ راس المذری، بن جعفر الثانی، بن عبداللہ، بن جعفر الاصغر، بن محمد الاکبرؓ بن علیؓ۔دوسرا حوالہ وکی پیڈیا کا دیا گیا ہے جبکہ''اعوان۔آزاد دائرۃ المعارف وکی پیڈیا''یعنی اردو میں''اعوان''ہے۔قدیم انساب کی عربی و فارسی کتب کے حوالہ سے بنی عون اور قطب شاہی علوی اعوان کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک درج ہے۔تیسرا یہ کہ عادل بن اسماعیل جو کہ پاکستانی ہیں اور الظہر ان سے مکتبہ کو عربی میں خط لکھا ہے جو کہ کتاب ہٰذا کے صفحہ 600 پر موجود ہے جس میں موصوف لکھتے ہیں کہ وہ قطب شاہ القادری البغدادی جو کہ صوفی مبلغ تھے کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے لشکر کے ساتھ ہند میں آئے ہیں اور مزمل علی کلغان بن قطب شاہ کی اولاد سے شجرہ بھی لکھا ہے۔

مندرجہ بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ حقیقت الاعوان کے مطابق اعوان حضرت محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کی اولاد سے ہیں۔اور عادل بن اسماعیل نے شجرہ نسب حضرت غازی عباس علمدار سے اور قطب شاہ قادری مبلغ ظاہر کیا اور یہ بھی لکھ دیا کہ وہ سلطان محمود غزنوی کے لشکر کے ساتھ ہند آئے ہیں۔سلطان محمود غزنوی کے ساتھ

لشکر میں حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد آئی ہے اور وہ تیسری صدی کا آخری عشرہ ہے جب کہ غوث پاک کا دور چوتھی صدی کا آخری عشرہ یعنی 100 سال کا فرق ہے ایک طرف جہاد اور دوسری طرف تبلیغ بھی لکھ دی۔الشجر ۃ الذکیہ کے مولف نے درست تجزیہ نہیں کیا صرف خط پر اکتفا کرتے ہوئے غلط طور پر شجرہ نسب درج کر دیا جب کہ مولف کو چاہیے تھا کہ جہاں شجرہ جوڑ رہے ہیں کیا انساب کی کسی عربی اور فارسی کتاب میں اس کا کوئی حوالہ موجود ہے۔اگر موصوف دوسری صدی ہجری کی کتاب نسب قریش عربی، منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ، تہذیب الانساب عربی 449ھ، منبع الانساب فارسی 830ھ کا مطالعہ کر لیتے تو انہیں اصل حقیقت کا پتہ چل جاتا کہ قطب شاہی علوی اعوان عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔جو گروہ اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت غازی عباس علمدار کی اولاد سے ملاتا ہے وہ بھی بغیر کسی ثبوت کے عبداللہ گولڑہ اور محمد شاہ کندلان کا شجرہ نسب جوڑتا ہے اور مزمل علی کلغان و دیگر آٹھ کا حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہونا درج کرتے ہیں (بحوالہ معارف الاعوان اور مشاہیر سون) ان کے اس موقف کو جناب امجد حسین علوی صدر (وقت) حال چیئرمین تنظیم الاعوان پاکستان کی زیر صدارت رائیٹرز کانفرنس اسلام آباد منعقدہ 12 اپریل 2014ء کو مسترد کیا جا چکا ہے روئیداد تبصرہ''سوانح حیات قطب حیدر شاہؒ'' میں ملاحظہ فرمائیں۔درست بات یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں آباد قطب شاہی علوی اعوان''عون''بن علی بن حضرت محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اور یہی انساب کی قدیم کتب سے ثابت ہے۔

المشجر الوافی الجزالحادی عشر عربی 2011ء

''المشجر الوافی''الجز الحادی عشر عربی تالیف از السّید حسین ابوسعید الموسوی 2011ء جس کے صفحہ 14 پر عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کی اولاد یوں درج ہے:۔**اعقاب عون بن علی بن محمدالحنفیه:محمدالملقب به (اشهل البقیع) عقب علی((عقبه فی مصرو الهند))((کان بالبصرة))۔شجره نسب جدول کے مطابق یوں هے۔علی۔موسیٰ((له بقیة بالهند)) الحسن۔عیسیٰ۔احمد۔محمد۔الحسین۔(سات بهائی)۔دو مصر باقی پانچ هند میں۔ علی بن علی بن محمداشهل بن عون بن علی بن محمدحنفیه بن حضرت علیؓ کی اولاد مصرمیں آبادهونادرج هے۔علی بن علی عیسیٰ و ابوتراب محمدتهے۔عیسیٰ (له عقب بمصر): ابوتراب الحسن۔ابوبیة القاسم((له بمصرعقب))۔الحسین التوم۔الحسن التوم کے فرزند محمداور محمد کے فرزند الحسین((له عقب))۔موسیٰ بن علی بن محمدالملقب اشهل البقیع بن عون بن علی بن محمدحنفیہؒ کے دو فرزند حمزة(له عقب اخوة والاولاد بمصر))۔الحسین((له اخوة و اولاد بمصر))۔ اسماعیل ابن الحسن ابن علی ابن احمدا بن الحسن ا بن محمدا بن عیسیٰ ا بن علی((عقبه فی مصروالهند))((کان بالبصره))ا بن محمدالملقب به (اشهل البقیع)ا بن عون ابن علی ا بن محمسدالحنفیه ۔صفحه ١٦ عقب ابوعبدالله جعفرالاصغر ابن محمدحنفیہؒ: عبدالله راس المذری۔علی((ولده بالمصورة و مکران))۔القاسم۔محمد۔احمد۔اسحاق ا بن جعفر الثانی ا بن ابوجعفر عبدالله ابن ابوعبدالله جعفرالاصغرابن محمدالحنفیہؒ**

تبصرہ: ''المشجر الوافی'' کے مولف نے قدیم عربی انساب کی کتب کے حوالے سے عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد جو کہ ''نسب قریش'' عربی و ''المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب'' کے مطابق ''بنی عون'' مصر اور ہند میں آباد ہونا درج ہیں۔ عون بن علی بن محمد حنفیہ اور علی بن محمد حنفیہؒ کی جو اولاد مصر میں آباد ہے ان کا شجرہ نسب بھی اسماعیل ابن الحسن ابن علی ابن احمد ابن الحسن ابن محمد ابن عیسیٰ ابن علی ((عقبہ فی مصر والھند))((کان بالبصرہ))ا بن محمد الملقب بہ (اشھل البقیع) ابن عون ابن علی ابن محمد الحنفیہؒ تک درج ہے۔

کتاب روضہ الالباب عربی (المشجر ابی علامہ نسخہ برلین)

کتاب ''روضہ الالباب'' عربی (المشجر ابی علامہ نسخہ) تالیف از محمد بن الامام عبداللہ بن علی الحسین بن الامام عمادالدین بن الحسن بن الامام علی بن المومید کے صفحہ 32 پر شجرہ حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے عون قطب شاہ اور ان کی اولاد کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔''**محمد بن علی بن محمد بن عون بن علی الاکبر بن محمد الاکبر بن علیؓ بن ابی طالب**''۔

تبصرہ: ''روضہ الالباب'' میں عون قطب شاہ غازی کی اولاد درج ہے منبع الانساب فارسی 830 ہجری میں معمولی اضافہ کے ساتھ یوں درج ہیں: سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد اشھل (محمد آصف غازی) بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ:

مخطوطہ مشجرات الطالب فی انساب آل ابی طالب عربی

قدیم مخطوطہ مشجرات الطالب فی انساب آل ابی طالب کے صفحہ 41 پر درج ہے:۔''ابو تراب ابن محمد ابن عیسیٰ ابن علی ابن محمد ابن علی۔ علی والحسن ابنان علی الاکبر ابن محمد الاکبر ابن علی بن ابی طالب''۔

تبصرہ: قدیم ترین مخطوطہ کے مطابق حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کے بیٹے علی کی اولاد آٹھ پشت تک درج ہے اور ان کی اولاد بنو ابو تراب بھی کہلاتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ محمد حنفیہؒ کے فرزند علی کی اولاد عرب و عجم میں آباد ہے۔ جس کی تصدیق منتقلۃ الطالبیہ عربی، المعقبون، تہذیب الانساب وغیرہ سے ہوتی ہے ان کتب کے مطابق عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ہند میں آباد ہے۔

کتاب الاصیلی فی علم الانساب عربی

کتاب الاصیلی فی علم الانساب تالیف السیّد العامل العالم الفاضل الاکامل شمس الملت اوالحق الدین محمد بن علی بن الحسینی المعروف بالطفطقی کے صفحہ 53 پر درج ہے:''محمد بن عیسیٰ بن علی بن محمد بن عون بن علی بن محمد الحنفیہ بن علی بن ابی طالب کی اولاد مزید چار پشت تک درج ہے''۔

تبصرہ: قدیم ترین کتاب میں عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد درج ہے یعنی علی کی اولاد 9 پشت تک درج ہے۔ ثابت یہ ہوا کہ حضرت محمد حنفیہؒ کے فرزند علی اصغر بچپن میں فوت ہوئے اور علی اکبر جو علی کے نام سے معروف ہیں کی اولاد موجود ہے اور قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہے۔

فارسی مطبوعات (کتب)

تاریخ محمودی فارسی (997ء تا 1033ء)

''تاریخ محمودی'' (فارسی)، حضرت ملا محمد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے جو سلطان محمود غزنوی کے دور حکومت اور ان کی وفات کے تین سال بعد تک زندہ رہے (387ھ تا 424ھ)۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ حضرت سید مولائی حسن رحمتہ اللہ علیہ نے 895 ہجری میں کیا۔ اردو ترجمہ کی اشاعت غازی اکیڈمی، ذاکر حسین نگر، گوونڈی ممبئی سے 1000 کی تعداد میں شائع ہوئی۔ کتاب ملنے کا پتہ سید اسرار احمد علوی، ذاکر حسین نگر، گوونڈی ممبئی و سید علی رضا ہاشمی، ملاڈ، مالونی، ممبئی ہے۔ کتاب ہذا کے صفحہ 3 تا 5 پر عرض حال کے عنوان میں علی رضا یوں رقم طراز ہیں:۔''گلشن اسلام میں جن اولیائے کرام نے اپنے لافانی کارناموں کی بدولت بقائے دوام حاصل کیا ہے ۔ان میں حضور اعظم سلطان ایشیا غازی دوراں امام اولیاء پیر پہلم سلطان الشہداء سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی مثل آفتاب روشن و درخشاں ہے۔

''تاریخ محمودی'' کا نام پچھلی چار دہائیوں سے سن رہا ہوں جس کے مولف حضرت ملاّ محمد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جو حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے معتمد خاص تھے آخری عمر میں حضرت سید سالار ساہو غازی اور سید سالار مسعود غازیؒ کے ساتھ گزاری اور حضرت سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ کی شہادت کے بعد وفات پائی۔

پیش نظر کتاب تاریخ محمودی کئی جلدوں میں اور کافی ضخیم ہے جس میں بالخصوص حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و حیات و کارنامے جنگی محاربات عائلی مہمات دولت غزنویہ کے ارکان اور ان کے آپس کے اختلافات و اسلامی خدمات بالتفصیل مندرج ہیں۔

حضرت غوث الاغواث قطب الاقطاب تاج العارفین زبدۃ الکاملین گل گلزار مسعودیت حضرت سید میر مولائی حسن علیہ الرحمہ نے تاریخ محمودی سے جستہ جستہ چن کر حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و محاربات کا ترجمہ کر کے ایک مختصر گل دستہ ۸۹۵ھ میں تیار کیا جس کی زیارت کا شرف ۲۵ شوال المکرّم ۱۴۳۳ھ کو عروس البلاد ممبئی میں ہوا۔ برادر طریقت سید اسرار احمد علوی المسعودی کو کتابوں کی دید و دریافت کا اچھا ذوق ہے۔ انہوں نے بڑی ہی جدوجہد، جستجو اور کاوش سے اس کتاب کو حاصل کیا ہے۔ اس قلمی نسخے کا مطالعہ شروع کیا چونکہ یہ قلمی نسخہ تقریباً پانچ سو سال پرانا ہے۔ قدامت کی وجہ سے جابجا کرم خوردہ ہو چکا ہے اس لئے ان مقامات کے اکثر حروف والفاظ صاف نہیں ہیں۔ پانچ سو سال کی قدیم اردو جس کا پڑھنا ادھورے الفاظ کا سمجھنا اور سیاق و سباق کے تناظر میں مٹے ہوئے حروف و الفاظ کا تعین کرنا کتنا مشکل کام ہے اس کا اندازہ مخطوطہ خواں حضرات ہی کر سکتے ہیں۔ مقفع و مسجع مبہم غیر واضح مقامات کو بڑے ہی غور و فکر تفحص و تحقیق کے ساتھ مرکز کتابت تک پہنچایا۔ مخطوطہ کی قرات متن کی تصحیح پروف ریڈنگ کے تمام مرحلوں میں جان پدر نور چشمی علامہ و مولانا مولوی مفتی حافظ و قاری حکیم سیّد محمد نصیر الحسن نوری میاں علوی المسعودی نے بڑی ہی محنت و کاوش کے ساتھ کی ہے۔ طباعت جو کہ بے حد مشکل کام ہے اس کے لئے کافی فکر دامن گیر ہوئی مگر:۔''خلوص ہو تو نکلتی ہیں غیب سے

راہیں"۔ بالآخر ایک روز ہماری ملاقات اس مرد خدا سے ہوگئی جس کے دل میں سرکار غازی میاں کا عشق ہے یعنی مخیّر قوم وملت سیّد ریاض احمد علوی سوہن ضلع سنت کبیر نگر سے ہم نے بغیر کسی توقف کے اپنا مدعائے دل موصوف کے سامنے بیان کر دیا انہوں نے ہماری بات سننے کے بعد برجستہ کہا کہ اس کتاب کی طباعت میں جو اخراجات ہوں گے وہ میں دوں گا۔ یہ سن کر مجھے اتنی خوشی حاصل ہوئی کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں　　　یہاں اب مرے راز داں اور بھی ہیں

دل کی گہرائیوں سے دعاء گو ہوں کہ مولا تعالیٰ مولف وناشر وطابع کو سرکار سیّد سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کے صدقہ وطفیل میں جزائے خیر اور دارین کی سعادتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔　علی رضا

صفحہ 19 پر ظہور نور ولایت سالار مسعود غازی کے احوال میں یوں تحریر ہے "اکیسویں رجب 405ھ میں یکشنبہ صبح صادق کو عالم منور فرمایا حسن یوسفی نمک ابراہیمی نور محمدی جبیں انور سے عیاں تھا چہرہ منور سے آفتاب ولایت تاباں تھا"۔ صفحہ 02 پر سلسلہ نسب کے عنوان سے یوں رقم طراز ہیں:۔ "حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید سالار ساہو غازی رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید عطاء اللہ غازی رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید طاہر غازی رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید طیب غازی رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید محمد غازی رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید محمد غازی رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید عمر [علی] غازی رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید آصف غازی رحمۃ اللہ علیہ [اسھل / اشھل] ابن حضرت سید بطال غازی رحمۃ اللہ علیہ [عون قطب شاہ غازی لقب بطل غازی] ابن حضرت سید عبدالمنان غازی رحمۃ اللہ علیہ [علی عبدالمنان] ابن حضرت سید امام محمد حنفیہ غازی رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید السادات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم"۔

صفحہ 56 پر یوں تحریر ہے:۔ "سید سالار ساہو غازی شبا شب کوچ کر کے جب قریب آئے فوج کے غول بنائے ایک نے کڑے سے کڑا پکڑ کر حلقہ کیا دوسرے نے مانک پور کو گھیر لیا فوراً ہر دو مقام پر جا پڑے خوب لڑے دونوں گرفتار ہوئے۔ ذلیل وخوار ہوئے جھڑی ڈال کر کڑے مانک پور سے نکال کر ستر کھ چالان کیا کڑے مانک پور کو ویران کیا خزانہ بے شمار پایا ہر لشکری لونڈی وغلام باندھ لایا یہاں سپہ سالار مسعود غازی نے قیدیوں کو بہرائچ بھیج دیا۔ سید سالار سیف الدین کے سپرد کیا۔ پھر پہلوان لشکر نے ملک عبداللہ کو کڑے کا حاکم کیا اور ملک قطب حیدر کو مانک پور دیا خود ستر کھ میں آئے سجدہ شکر بجالائے۔ اس مقابلے معرکے میں مخالفوں کا حوصلہ ٹوٹ گیا جی چھوٹ گیا"۔ سلطان الشہداء کی شہادت کے حوالے سے صفحہ 72 پر درج ہے:۔ "اٹھارہ سال گیارہ مہینے چوبیس روز دنیا کی ہوا کھائی۔ انیس ویں سال اول وقت عصر روز یکشنبہ چودہویں رجب 424ھ کو بہرائچ میں جہاد کر کے شہادت پائی۔ روح پاک کا مبدء خاص سے وصال ہوا"۔ اظہار تشکر کے طور پر کتاب ہذا کے آخر میں سے مختصر اقتباس پیش خدمت ہے:۔ "اقلم ہند کی عظیم جانباز شخصیت کے حالات وکمالات پر تقریباً ایک ہزار سال قبل حضرت ملا محمد غزنوی کی مشہور زمانہ کتاب "تاریخ محمودی"، عظیم شاہکار تحقیقی کتاب "مسعودستان" و "قبیلہ ہاشمی" کی طباعت واشاعت کے لئے عالی جناب سیّد برکت علی سیٹھ وعالی جناب الحاج سیّد ریاض احمد صاحب کا بھرپور تعاون حاصل ہوا۔ دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنا بیش قیمتی زر تعاون ہر سہ کتابوں کی طباعت کے لئے پیش کیا جس کی

بدولت تدوین واشاعت کے دشوار گزار مراحل باآسانی طے ہوئے۔ مولائے کریم جملہ معاونین کو حضور سلطان الشیاء غازی پاک کے صدقے وطفیل میں ان تمام افراد خانہ نیز احباب کو ایمان وعقیدہ کی سلامتی اور صحت وعافیت دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔ اوران کے مرحومین کے لئے ذریعہ نجات بنے۔ آمین۔

سیّد اسرار احمد علوی المسعودی، چیئرمین ورلڈ اسلامک اسپرچول آرگنائزیشن، ذاکر حسین نگر، گونڈی، بمبئی۔

تبصرہ: "تاریخ محمودی" جو سلطان محمود غزنوی کے دور میں لکھی گئی جس کا ذکر تاریخ بیہقی کے مولف نے کتاب ہذا کے صفحہ 13 پر بھی کیا ہے، کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی راقم گزشتہ کئی سالوں سے اس کی تلاش میں تھا راقم نے انڈیا سے "مرات مسعودی" کے تین مخطوطے نور مائیکرو فلم نئی دلی سے 2015ء میں منگوائے تھے اس وقت بھی تاریخ محمودی کی معلومات کی گئی تھی مگر اس وقت نہ مل سکی تھی تلاش جاری تھی آخر محترم سیّد اسرار احمد علوی جو کہ سید نصر اللہ غازی بن عطاء اللہ غازی از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہیں سے رابطہ ہوا اور انہوں نے تاریخ محمودی کا اردو ترجمہ اور دیگر کئی قیمتی نسخہ جات، مخطوطے اور قدیم شجرات بھی ارسال فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

"تاریخ محمودی" کے قدیم اردو ترجمہ کی دستیابی کے بعد ان تمام روایات کی مزید تصدیق ہو چکی جو "منبع الانساب" (فارسی 830 ہجری)، "مرات مسعودی" (فارسی 1037 ہجری) و "مرات الاسرار" فارسی (1045 ہجری) وغیرہ میں سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کے حوالے سے بیان کی ہیں۔ وہ یہ کہ سید سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے یہ کہ ان کے خاندان یعنی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ نے سلطان محمود غزنویؒ کے ساتھ جہاد ہند میں عظیم کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ یہ کہ اس قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی سینکڑوں کتب میں حوالہ جات موجود ہیں۔ لیکن تاریخ محمودی کی دستیابی سے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے شجرہ نسب پر ایک اور تصدیقی مہر ثبت ہو چکی ہے جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یوں ہے:۔ "سید امیر نصر اللہ غازی، سید ساہو سالار غازی، سالار قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ، سید سیف الدین (سرخرو سالار) و سید عبداللہ المعروف ملک حیدر پسران عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ"۔

تاریخ بیہقی (385 ہجری۔ 470 ہجری)

"تاریخ بیہقی" خواجہ ابوالفضل محمد بن حسین بیہقی (385 ہجری۔ 470 ہجری) نے تالیف کی جس میں سلطان مسعود بن سلطان محمود غزنوی کے حالات درج ہیں۔ تاریخ بیہقی جلد اوّل ص 57 پر علویان وغازیاں کے حوالہ سے درج ہے "این قوم مستحق هم نیکوئها هستندبگوی تاقاضی ورئیس وخطیب ونقیب علویان وسالار علویان وسالار غازیان راخلعتها راست کندهم اکنوں از رئیس ونقیب علویان وقاضی زرواز آن دیگر زر آندود۔ وبیوشانندو پییش آرتا سخن ما بشنوند، و پس بامرتبه داران از آن سوی شهر گسیل کن شان هر چه نکوتر"۔

ترجمہ: اس قوم کی بات کیا کرتے ہیں مگر ایک بات ہے اس قوم میں مجھ سمیت قاضی القضاء رئیس، خطیب نقیب، سب کے سب علوی ہیں۔ سالار بھی علوی ہیں ان کو انعام واکرام ملنا چاہیے یہ بہت ضروری ہے۔ کسی کو اپنے ساتھ ملانا ہو تو انعام واکرام بہت فائدہ دیتے ہیں ان کے علاوہ جو رائیس ونقیب وقاضی علوی ہیں اب ان کے بارے میں کیا بات کرنا یہ نیک ہیں یا بد ہیں ہمدرد ہیں یا دشمن دیکھنا پڑے گا۔

صفحہ 352 پر درج ہے:۔ بزرگ از اشراف علویان و قضات و علماء و فقہا با استقبال رواز پیشتر وعیان درگاہ" محمود کے زمانے میں غزنی میں سے بہت بڑی تعداد میں علوی شرفا، علما وفقھا آگئے تھے۔ جلد دوم صفحہ 936 پر امیر محمود المعروف سالار ساہو غازی کے حوالے سے یوں تحریر ہے:۔ "من نقیب خیلتاشان امیر محمود بودم و بہ ری ماند مرا با این باخداوندو آنجا حاجبی بزرگ یافتم و بسیار نعمت و جاہ ارزانی داشت و امروز درجہ سالارانم چرا باز گیرم چنین نصحیت ؟

تبصرہ: "تاریخ بیہقی" کے مولف خواجہ ابوالفضل نے سلطان محمود غزنوی اور اس کے بیٹے مسعود غزنوی کے دور میں تالیف فرمائی جس کے مطابق قاضی القضاء رئیس، خطیب نقیب وسالار سب کے سب علوی ہیں۔ تاریخ بیہقی کے مندرجات سے یہ بات تصدیق ہو چکی ہے کہ سلطان محمود غزنوی اور مسعود غزنوی کے ساتھ علوی بنی عون اور قطب شاہی اعوان موجود تھے جس کا تذکرہ لباب الانساب نے بھی کیا ہے جو حضرات محض مفروضوں کی بنیاد پر کہہ رہے ہیں کہ علوی سلطان محمود غزنوی کے ساتھ نہیں ہو سکتے کیوں کہ اس نے ملتان کے علویوں کا قتل عام کیا۔ مندرجہ بالا عبارت سے اور لباب الانساب اور منبع الانساب سے علویوں کا سلطنت غزنویہ کے ساتھ ہونے کی تصدیق ہو چکی۔

مہاجران آل ابی طالب (فارسی) 471 ہجری

"مہاجران آل ابی طالب" (فارسی)، منتقلۃ الطالبیہ عربی تالیف از ابو اسماعیل ابراہیم بن ناصر بن طباطبا کا فارسی ترجمہ ہے جو محمد رضا عطائی نے کیا ہے اور مرکز تحقیقات رایانہ ای قائمیہ اصفہان ایران نے شائع کی کے صفحہ 255 پر اعوانوں کا ہند آنے کا ذکر:۔ ذکر اسامی واردین بہ ہند از اولاد محمدبن حنفیه، از جملہ برخی از فرزندان علی بن محمدبن حنفیه: بعضی از فرزندان حسن بن علیبن محمداشهل بقیع فرزند عون بن علی۔ صفحہ 332 "علی بن اسهل[اصف] بقیع بن عون[قطب غازی] بن علی[عبدالمنان] بن محمد[الحنفیه]ابن علی[حضرت علی کرم اللہ وجہہ] بن ابی طالب(ع)، بازماندگانش عبارتنداز:علی بن علی۔وی فرزندانی داشته:موسیٰ، حسین۔این دونیزبازماندگانیداشته ند۔ومطابق مشجره:عیسیٰ، احمد[غازی]، محمد[غازی]وحسین"۔

کتاب ہذا کے صفحہ 246 پر درج ہے:۔ "ذکر اسامی واردین به نصیبین از اولاد اسحاق موتمن فرزند جعفر صادق(ع)از جملہ برخی از اولاد اسحاق موتمن:حسن بن محمدبن حسن بن اسحاق موتمن۔بازماندگانش عبارتنداز:ابوالحسن محمدوابوالقاسم احمدکه ۰ این دومعروف به پسران محمدیه هستند، زیرامادرشان رقیه دختر ابوتراب محمد(عسل)فرزندعلی بن علی بن محمدبن عون[قطب غازی جداعلیٰ قطب شاهی علوی

اعوان]ابن علی بن محمد بن حنفیه است"۔
کتاب هذاکے ص 192 پر درج هے:۔

"ذکراسامی واردین به طبرستان از اولاد عمراطرف،از جمله برخی از فرزندان عبدالله بن محمدبن عمراطرف:۱۔ابوالحسن یحییٰ بن حسن بن محمدصوفی پسر یحییٰ صوفی فرزند عبدالله بن محمد بن عمر اطرف، مادرش حمدونه دختر حسن بن علی بن محمدابن عون بن علی بن محمدبن حنفیه است۔بنابه نقل این ابی جعفر وی فرزندانی داشته است"۔ صفحہ 229 پر عون قطب شاہ کی بیٹی رقیہ جو علی بن عبداللہ بن داؤد کی والدہ تھیں کا تذکرہ:۔ علی بن عبدالله بن داود، که در زندان از دنیا رفت، مادرش رقیه دختر عون بن علی بن محمدبن علی بن ابی طالب(ع)۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں درج مندرجہ بالا اقتباسات میں عون بن علی بن محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کا ہند میں ہجرت کرنا اور بنی عون علوی قطب شاہی علوی اعوان کا مصر میں ہونا اور حمدونہ دختر حسن بن علی بن محمد بن عون بن علی بن محمد بن حنفیہ سے ہونا اور رقیہ دختر ابوتراب محمد (عسل) فرزند علی بن علی بن محمد [عسل/آصف غازی] بن عون عرف قطب غازی جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان بن علی بن محمد بن حنفیہؒ کا شجرہ نسب اور ہند آمد درج ہے۔ مزید یہ کہ عون عرف قطب شاہ غازی کے سات پڑپوتوں 1۔ علی بن علی، 2۔ موسیٰ بن علی، 3۔ حسن بن علی، 4۔ عیسیٰ بن علی، 5۔ حسین بن علی، 6۔ احمد بن علی، 7۔ محمد بن علی بن محمد عسل بن عون بن علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کے نام درج ہیں۔ جس سے منبع الانساب فارسی اور مرات مسعودی فارسی اور مولوی ملنگ علی کے ریکارڈ اور تاریخ حیدری میں درج شجرہ نسب کی مزید تصدیق ہو جاتی ہے۔

دیوان سیّد حسن غزنوی 565-535 ہجری

سیّد حسن غزنوی کا کلام دیوان حسن غزنوی کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دیوان انہوں نے 535ھ۔565 ہجری میں ترتیب دیا تھا۔ کتاب ہذا 1328 ہجری کو دانشگاہ تہران سے شائع کی گئی جس کے صفحہ 88 پر جو اشعار دیے گئے ہیں میں سے سالار مسعود غازی کے حوالے سے یوں درج ہے:۔

بگرد شاہ فوجا فوج لشکرھای ھندستان — سپہ سالار غازی شان علی بد پیل شیر اوژن
کہ گوئی ذرہ برخورشید پیوستند از خاور — کہ دادش دولت سلطان تن رستم دل حیدر

صفحہ 31 پر کڑہ ومانک پور واودھ کا احوال اشعار میں یوں بیان کرتے ہیں:۔

کہ بگرفت مانک پُر و آں کرہ — بہ ھندو کہ زد قلبھایء سرہ؟
اودھ راکہ مالید نرھت — کہ افراخت از فتح و نصرت علم؟

تبصرہ: سیّد حسن غزنوی، غزنویان وسلجوقیاں کے دور کے فارسی شاعر تھے مندرجہ بالا اشعار سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان 565 ہجری سے قبل بھی مشہور ومعروف شخصیت تھے جو حضرت علیؓ کی اولاد سے تھے اور بہ غرض جہاد ہند تشریف لائے تھے۔

رسائل اعجاز (اعجاز خسروی) فارسی (665 ہجری۔725 ہجری)

رسائل اعجاز (اعجاز خسروی) فارسی تالیف امیر خسرو رسالہ اولی میں درج ہے "طراء ۃ العود:۔۔درقصبہ بہرائچ از مزار معطر سپہ سالار شہید ہمہ ہندوستان بوی عود کرفتہ است"۔ قصبہ بہرائچ میں سپہ سالار مسعود غازی اولین سہید ہندوستان ہیں۔

تبصرہ: امیر خسرو کے مطابق بھی سالار مسعود غازیؒ ہندوستان کے اوّلین شہداء میں سے ہیں۔

تاریخ فیروز شاہی فارسی (1285ء۔1357ء)

"تاریخ فیروز شاہی" (فارسی) معروف محقق سیّد ضیاء الدین برنی (1285ء۔1357ء) نے سلطان فیروز شاہ تغلق کے دور حکومت میں تصنیف فرمائی کے صفحہ 491 پر درج ہے۔ "سلطان محمد شاہ تغلق بعداز فارغ فتنہ عین الملک از بنگرمئوعزیمت بطرف بہرائچ نمودوسپہ سالار مسعود غازی را کہ از غزاۃسلطان محمود سبکتگین بودزیارت کرد ومجاوران روضہ او زرھا وصدقات بسیار دادہ "ترجمہ: سلطان محمد شاہ تغلق فتنہ عین الملک سے فراغت کے بعد بانگرمئو سے بہرائچ تشریف لائے جہاں سالار مسعود غازی جو سلطان محمود غزنوی کے غازیوں میں سے تھے کی قبر کی زیارت کی اور مجاوران روضہ و فقرا کو بہت سے صدقات سے نوازہ۔

تبصرہ: "تاریخ فیروز شاہی" (فارسی) تقریباً 662 سال پہلے 780 ہجری میں لکھی گئی۔اور یہ تاریخ فرشتہ سے بھی تقریباً ڈھائی سو سال پرانی کتاب ہے۔ کتاب ہذا میں سپہ سالار مسعود غازی کو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ کے غازیوں میں لکھا ہے۔لہذا تصدیق ہوا کہ سپہ سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں رہے۔

تاریخ فیروز شاہی شمس سراج عفیف 790ھ

تاریخ فیروز شاہی فارسی کے مصنف شمس سراج عفیف تھے فیروز شاہ کی سوانح عمری معروف مصنف سید ضیاء الدین برنی نے بھی لکھی ہے یہ دونوں مصنفین فیروز شاہ تغلق کے دور حکومت 752 تا 790 ہجری میں رہے ہیں۔ تاریخ فیروز شاہی فارسی تصنیف شمس سراج عفیف کی تصحیح ماہر فنون وعلوم جامع معقول ومنقول مولوی ولایت حسین مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ سے 1890ء میں طبع ہوئی۔مولف صفحہ 372 پر سالار مسعود غازی کے حوالے سے رقم طراز ہیں:۔ "سلطان فیروز شاہ در (سنہ ۷۷۶ست و سبعین و سبعما یۃ) سمت بہرائچ سواری کردہ۔چون درج بہرائچ رسیدہ زیارت بندگی سپہ سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ بجاآوردہ۔و دران مقام چند مقام کردہ۔اتفاقا شبے از شبہا خدمت سپہ سالار مسعود خود را بسلطان فیروز شاہ در خواب نمود۔

ترجمہ: سلطان فیروز شاہ نے 776ھ کو بہرائچ کا سفر کیا جب وہ بہرائچ پہنچا تو سپہ سالار مسعود غازی کے مزار زیارت کی قیام کے دوران رات کو خواب میں سالار مسعود غازی کی زیارت ہوئی۔

منبع الانساب فارسی (830 ہجری)

"منبع الانساب" فارسی 830ھ کے مصنف سیّد معین الحق جھونسوی کتاب ہذا کے صفحات 103و104 پر رقم طراز ہیں:۔

"حضرت شاہ ابوالقاسم محمدحنیف بن علی بن ابی طالب علیہ السلام کہ حنفیہ مشہوراست روزدوشنبہ سنہشانزدہ ھجرۃ بمدینہ ومدت شصت و پنج سال عمر یافت در سن احدی و ثمانین(ہشتادویک) در عہدعبدالمالک مروانی وفات یافت و جمعی از کتابیہ دعوٰی کنند کہ او آمدہ است و اوراسہ پسر بودمد ابوالہاشم وعلی عبدالمنان و سیدجعفر! وجعفر راپسری بود عبداللہ نام و علی عبدالمنان راپسری بود عون عرف قطب غازیوعون عرف قطب غازی را پسری بود آصف غازی و آصف غازی راپسری بودسیّدشاہ غازی وسیّدشاہ غازی رادوپسر بودندشاہ محمدغازی و شاہ احمدغازی درسبزوار کرفت چنانچہ بشترسادات سبزواری از نسل اواندعلی ھذاالقیاس!سیّدحامدخان سبزواری کہ قبراودرقلعہ مانک پوراست از نسل سیّد احمدغازی است چنانچہ بسیار فرزندان سیّد احمدغازی اندوسیّد محمدشاہ غازی کہ برادرکلاں سیّد شاہ احمدغازی بود اورایک پسربودسیّدطیب غازی اورایک پسردسیّدطاہرغازی اوراپسری بود سیّد عطااللہ غازی اورا پسری بودسیّد شاہوغازی وسیّدشاہوغازی اوند ہمشیرہ سلطان محمود غزنوی کتخدا بودندازویک پسر بود حضرت سیّد سعیدالدین سالارمسعودغازی و ایشان سادات علوی اندوازسادات و شرطاتی درہندہمراہ ایشان آمدہ اند وابوہاشم بن محمدحنیف بن علیؑ آں است کہ عباسیان رابخلافت بشارت دادوکتاب وصایاامیرالمومنین علی از وبستہ ونسل ایشان اکنون در شیراز باشند ذکرپسران دیگر ونسل پسران دیگرحضرت شاہ مرتضیٰ علی بن ابی طالب علیہ السلام کہ سوائے ازبطن حضرت فاطمہ علیہ السلام بودند تمام شد"

اردو ترجمہ: "حضرت شاہ ابوالقاسم محمد حنیف بن علی مرتضٰی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما، محمد حنفیہ کے نام سے مشہور ہیں آپ کی ولادت 16 ھجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔عمر مبارک پینسٹھ سال تھی۔۸۱ ھجری میں عبدالمالک بن مروان کے عہد حکومت میں پیر کے دن وصال ہوا۔کتابیوں کا ایک گروہ دعوٰی کرتا ہے کہ آپ قریب قیامت ظہور فرمائیں گے (اسی طرح کی اور بھی بعض بے سروپا حکایت آپ سے منسوب ہیں)۔آپ کے تین صاحبزادے ۱۔ابوہاشم، ۲۔علی عبدالمناف [عبدالمنان]، ۳۔جعفر۔آپ کے چودہ صاحبزادے اور دس صاحبزادیاں تھیں لیکن نسل تین صاحبزادوں سے چلی: ابوہاشم جعفر علی ادست اسرارہم (خاندان مصطفٰی، ص،۱۴۴) حضرت کا وصال مدینہ طیبہ یا طائف میں ہوا (مسالک السالکین، ۱۸۲/۱) حضرت جعفر کے ایک صاحبزادے عبداللہ تھے۔حضرت علی عبدالمناف [اصل فارسی نسخہ میں علی عبدالمنان ہے] کے ایک صاحبزادے عون عرف قطب غازی تھے۔حضرت عون عرف قطب غازی کے ایک صاحبزاے آصف غازی تھے اور آصف غازی کے ایک صاحبزادے [علی] شاہ غازی، [علی] شاہ غازی کے دو صاحبزادے شاہ محمد غازی اور شاہ احمد غازی تھے۔شاہ احمد غازی نے سبزوار کو اپنا وطن بنایا۔چنانچہ سادات سبزواری بھی شاہ احمد غازی کی نسل سے ہیں جن کا مزار مبارک قلعہ مانکپور میں ہے۔حضرت سید احمد غازی کی اولاد بہت ہیں۔سید شاہ احمد غازی کے بڑے بھائی سید شاہ محمد غازی کے

ایک صاحبزادے سیدطیب غازی ہیں جن کے ایک صاحبزادے سیدطاہرغازی ہیں۔سیدطاہرغازی کے ایک صاحبزادے سیدعطاء اللہ غازی اور ان کے صاحبزادے سیدساہوغازی ہیں۔سیدساہوغازی کی شادی سلطان محمودغزنوی کی ہمشیرہ کے ساتھ ہوئی۔ان سے ایک صاحبزادے سیدسعیدالدین سالارمسعودغازی ہیں۔آپ سادات علوی سے ہیں۔اکثراشراف سادات حضرت سیدسالارمسعودغازی کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے ہیں۔حضرت محمد حنفیہ بن علی مرتضٰی کے بڑے صاحبزادے حضرت ابوہاشم عبداللہ ہیں جہنوں نے عباسیوں کوخلافت کی بشارت دی اورآپ نے ہی حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ کے وصایاشریف قلم بندفرمائے۔آپ کی نسل ابھی شیرازمیں ہے۔"

(اردوترجمہ ڈاکٹرارشاداحمدرضوی ساحلؔ شاہسرامی،علی گڑھ انڈیاصفحہ 363 تا365)

تبصرہ: منبع الانساب فارسی،سیّدمعین الحق جھونسویؒ نے 830ھ میں تالیف فرمائی جس کاقدیم مخطوطہ فارسی اور اردوترجمہ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی لائبریری میں موجودہے۔کتاب ہذا612سال قبل تالیف کی گئی تھی۔منبع الانساب کے اردوترجمہ پرمعروف علمی شخصیات پی ایچ ڈی ڈاکٹرز،پروفیسرصاحبان،محققین،مفتی صاحبان وغیرہ نے مفصل تبصرہ/تقریظ لکھی ہیں۔جن میں علامہ مفتی سیّدشاہدعلی حسنی رضوی جمالی قاضی شہر،رام پور۔پیرزادہ اقبال احمدفاروقی مدیرجہان رضا،لاہور۔مولاناجمیل احمدنوری،علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔پروفیسرسیّدجمال الدین محمداسلم،خانقاہ برکاتیہ،مارہرہ شریف۔شاہدعلی رضوی وغیرہ قابل ذکرہیں۔صفحہ 18پرشاہدعلی رضوی یوں تبصرہ کرتے ہیں:۔"تقریباًچھ سوسال پرانایہ قیمتی مخطوطہ گراں قدرمتنوع تفصیلات پرمشتمل ہے۔

منبع الانساب فارسی کے مترجم ڈاکٹرمفتی ارشاداحمدرضوی ساحلؔ شاہسرامی،علی گڑھ انڈیانے "تقدیم"میں صفحہ 29 تا97 سیدمعین الحق جھونسوی مصنف کتاب ہذاکااحوال مفصل تحریرکیاہے۔صفحہ 77پرتحریرکرتے ہیں:۔حضرت [معین الحق جھونسوی] کے والدماجدحضرت سلطان سیّدشہاب الحق [م 800ھ] چالیس سال کی عمرمیں اللہ کوپیارے ہوگئے۔اس وقت آپ نوجوان تھے لیکن خاندان کے بزرگوں نے آپ کی تعلیم وتربیت کابہترین انتظام فرمایا،آپ کی علمی قابلیت کاروشن ثبوت خودمنبع الانساب ہےاورآپ کی روحانی عظمت کی کھلی نشانی یہ ہے کہ آپ کی درگاہ ممتازطریقے سے موجودہے،جس کاصاف مطلب ہے کہ آپ مردان خدامیں تھےاورآپ کی روحانی عظمتیں ہرکہ ومہ کوتسلیم تھیں۔بعض تحریروں سے اندازہ ہوتاہے کہ آپ نے مسنددرس بھی آراستہ کی اورکثیرخلق خداکوعلمی اورروحانی فیوض سے مالامال فرمایا۔تصنیفی سطح پرمنبع الانساب کے علاوہ چنداورتصانیف بھی تھیں،جن میں آپ کاسفرنامہ حرمین طیبین خاص طورسے قابل ذکرہے۔حضرت سیّدمعین الحق قدس سرہ کوخاندانی سلسلہ سہروردیہ کی خلافت والدماجدسے کمسنی میں حاصل تھیں"۔

منبع الانساب فارسی 830 ہجری کے مصنف سیّدمعین الحق جھونسویؒ کی پیدائش ووفات کے حوالے سے صفحہ 82پررقم طرازہیں:۔"حضرت کے باقی مراحل حیات پردہ خفامیں ہیں حتیٰ کے تاریخ ولادت اورسال وفات کابھی علم نہیں البتہ منبع الانساب کے مندرجات سے پتہ چلتاہے کہ آپ کے چچا حضرت سیّدبایزیدبن سیدشاہ عثمان اکبرمخدوم شاہ تقی الدین بن حضرت شعبان ملت قدس سرہ آپ کاوصال سترسال کی عمرمیں 830 ہجری میں ہوااس وقت منبع الانساب مکمل نہیں ہوئی تھی اورآپ حیات

تھے جب ہی اس سانحہ وصال کااندراج منبع الانساب میں ہوااگرسیدمعین الحق قدس سرہ کی ولادت 775ھ میں مان لی جائے توحضرت سید بایزیدکے وصال [830ھ] کے وقت آپ کی عمرمبارک 55سال تھی اور اس وقت آپ حیات تھےاورمنبع الانساب کی تصنیف مکمل نہیں ہوئی تھی اس طورسے آپ کاوصال 830ھ کے سالوں بعدہوا۔منبع الانساب فارسی کے اردوترجمہ کے صفحہ 87پریوں تحریرہے:۔"منبع الانساب کی تلاش اہل علم کوعرصے سے تھی لیکن یہ گوہرشب تاب کی مانندانسانی سمندرکی تہوں میں روپوش تھاچندنسخے تھے بھی لیکن ان کی اطلاع عام طورپرلوگوں کونہ تھی اورذاتی کتب خانوں میں اس کے نسخے ایسے چھپائے جاتے تھے جیسے کوہ نورکاہیراکہ کوئی اسے اچک نہ لے زندگی اپنی رفتارسے آگے بڑھتی رہی یہاں تک کے چھ صدیاں بیت گئیں نہ اصل کتاب منظرعام پرآسکی،نہ اس کاترجمہ"۔مزیدیہ کہ منبع الانساب فارسی کے حوالہ جات بہت سے مصنفین نے دیے ہیں مولف مدرک الطالب بھی صفحہ 15پرنویں صدی ہجری کے ہندی نسابین کی تالیف کے حوالے سے سیدمعین الحق جھونسوی کی تالیف منبع الانساب درج کی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ منبع الانساب فارسی 830ھ کاشمارقطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی ماخذکتب میں ہوتاہے۔کتاب ہذامیں درج عون کی اولاد"بنی عون"اور"بنی عون"سے"اعوان"مشہورہوئے اورعون کے عرف قطب شاہ غازی کی نسبت سے"قطب شاہی"کہلائے اورشجرہ نسب یوں درج ہے:۔"سالارساہوغازی،سالارقطب حیدرشاہ غازی علوی،سالارسیف الدین غازی،سالارنصراللہ غازی،سالارعبداللہ المعروف ملک حیدر پسران عطااللہ غازی بن طاہرغازی بن طیب غازی بن شاہ محمدغازی بن محمدآصف غازی بن عون عرف قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن ابوالقاسم محمدحنیف بن علی بن ابی طالب علیہ السلام"۔

سراج الانساب فارسی (976ہجری)

"سراج الانساب"(فارسی) تالیف ازعلامہ نسابہ سیداحمدبن محمدبن عبدالرحمٰن کیاءگیلانی(976ہجری)تحقیق سیدمہدی رجائی کے ص174پرعلی بن محمدحنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاددرج ہے۔

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ علی بن محمدحنفیہؒ کی اولاددرج ہے۔

طبقات اکبری فارسی (949ہجری۔1014ہجری)

"طبقات اکبری"فارسی تالیف خواجہ نظام الدین احمدکے صفحہ 106پربعنوان ذکرسلطنت سلطان فیروزشاہ میں سپہ سالارمسعودغازی کے حوالے سے یوں تحریرہے:۔"سلطان از بانگر مئوبہرائچرفت و سپہ سالار مسعودراگرفتہ از قرابت سلطان محمودغزنوی بودزیارت کردبمجاوران روضہ بزرگ و فقرائیکہ دران حوالی بودند"۔ ترجمہ:ترجمہ:سلطان[محمدشاہ تغلق]بانگرمئوسے بہرائچ تشریف لائے جہاں سالارمسعودغازی جوسلطان محمودغزنوی کے قرابت دارتھے کی قبرکی زیارت کی اورمجاوران روضہ و فقراکوبہت سے صدقات سے نوازہ۔

تبصرہ: تقریباًساڑھے چارسوسال قبل سلطان فیروزشاہ بہرائچ گیااورسپہ سالارمسعودغازی کے روضہ کی زیارت کی جوسلطان محمودغزنوی کے قرابت دار(بھانجے)تھےاورروضہ کے مجاوروں میں صدقات تقسیم کیے۔منبع الانساب فارسی 830ہجری میں سالارمسعودغازی کوسلطان محمودغزنوی کابھانجالکھاہے۔

آئینِ اکبری جلد اوّل (فارسی) 1602ء

''آئینِ اکبری'' جلد اوّل فارسی شیخ ابوالفضل ملامی فھامی بن مبارک ناگوری نے 1602ء میں تالیف فرمائی۔ اور اسے جناب ایچ بلخمن ایم اے اسسٹنٹ پروفیسر مدرسہ عالیہ کلکتہ نے 1872ء میں شائع کی۔ کتاب کے صفحہ 433 صوبہ اودھ کے حوالے سے سالار مسعود غازی کے حوالے سے یوں تحریر ہے:۔
''بہرائچ بزرگ شہریست برساحل دریائی سرو۔ومواد بس دلکش و باغ فراوان ۔سالار مسعودو رجب سالاردرانجا آسوده و عامة هند از پیروان احمدی کیش فراوان اعتقاد کننده و از دورد سقها بزیارت آیند۔زرین علمها برسازند و انجمنها آرایند۔نخستین خویشاوند سلطان محمودغزنوی است ۔نقد زندگی بمردانگی سپرد و جاوید نام بگذاشت۔دومنین پدرسلطان فیروز مرزباندهلی ۔از آراستگی ظاهر نیکنامی اندرخت''۔ آئین اکبری میں دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیانی علاقے کو سندھ ساگر لکھا گیا ہے اور سندھ ساگر کے ایک علاقے کا نام ''آوان'' لکھا گیا ہے اور اس علاقہ میں سب قطب شاہی علوی اعوان آباد ہیں اور یہ علاقہ صدیوں سے اعوان قاری کہلاتا ہے۔ آئین اکبری میں دوسرے علاقہ کا نام دھن کوٹ (کالا باغ) لکھا گیا ہے اس علاقہ میں بھی صدیوں سے قطب شاہی علوی اعوان سکونت پذیر ہیں تیسرے علاقے کا نام ریشان درج ہے۔ نیز آئین اکبری میں ثبت نقشہ میں ہوشیار پور، جالندھر میں بھی Awan آبادی دکھائی گئی ہے۔

تبصرہ: آئین اکبری کی مندرجہ بالا عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ دریائے سرو کے کنارے بہرائچ شہیر بڑا دلکش و خوبصورت ہے سالار مسعود غازی ورجب سالار یہاں دفن ہیں یہ سلطان محمود غزنوی کے قریبی رشتہ داروں میں سے تھے یعنی سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجا تھے ان کا مزار بہرائچ بھارت میں مرجع خلائق عام ہے۔ نیز ''آئین اکبری'' سے ''اعوان'' آبادی کی بھی تصدیق ہوتی ہے یعنی 600 سال قبل اعوانوں کی موجودی بیان کی گئی ہے۔ آئین اکبری میں تین اعوان محلوں کا ذکر ہے تلہ گنگ والے اعوان محل میں 50 سوار اور 500 پیادے تھے دھن کوٹ میں 150 سوار اور 4000 پیادے اور دلیشان (ریشان) میں 10 سوار اور 200 پیادے تھے (دھنی ادب وثقافت ص109)

اکبر نامہ فارسی 1605ء

اکبر بادشاہ (1556-1605) کے وزیر ابوالفضل ابن مبارک ناگوری نے اکبر نامہ تالیف کی ہے جو تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ اکبر نامہ جلد دوم ایشاٹک سوسائٹی بنگال نے کلکتہ سے 1879ء میں شائع کی ہے بعنوان سال ششم 968ھ کے صفحہ 145 پر سالار مسعود غازیؒ کا احوال درج ہے بطور حوالہ پیش خدمت ہے:۔ ''درقصبه بهرائچ مرقد سالارمسعود غازی (که از شهدای عساکر غزنویه است) واقع شده ۔رسم ست در هندوستان که خلائق از اطراف و اکناف علمهای گونا گون ساخته باندرو فراوان بان موطن میبرند۔'' ۔ترجمہ قصبہ بہرائچ میں سالار مسعود غازی کا مزار ہے جو شہدائے مجاہدین غزنویہ سے ہیں۔ عرس کے موقع پر ہندوستان کے اطراف سے لوگوں کی بڑی تعداد شامل ہوتی ہے۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں بھی سالار مسعود غازی کا احوال مفصل موجود ہے۔

تاریخ فرشتہ فارسی (1019 ہجری بمطابق 1611ء)

''تاریخ فرشتہ'' محمد قاسم فرشتہ نے 1605ء میں لکھنا شروع کی اور 1611ء میں مکمل ہوئی۔ تاریخ فرشتہ فارسی از آغاز تا بابر نویسندہ محمد قاسم ہندوشاہ استرآبادی ناشر چاپی: انجمن آثار و مفاخر فرہنگی ناشر دیجیتالی: مرکز تحقیقات رایانہ ای قائمیہ اصفہان کے صفحہ 255 پر درج ہے ''وازانجا به بهرایچ رفته و قبر سالارمسعود راکه از اقارب سلطان محمود غزنوی بود'' مزید صفحه 256 پر طبقات اکبری 211/1 کے حواله سے درج هے'' و سلطان از بانگرمنوبه بهرائچ رفت و سپه سالار مسعود شهید راکه از قرابت سلطان محمودغزنوی بود زیارت کرد''
''ترجمہ: بہرائچ میں سالار مسعود غازی کی قبر ہے جو سلطان محمود غزنوی کے اقارب میں سے تھے۔ طبقات اکبری کے حوالے سے درج ہے کہ سلطان نے بانگرمنوبہ سے بھرائچ کا سفر کیا اور حضرت سید سالار مسعود غازی کی قبر کی زیارت کی حضرت مسعود شہید، سلطان محمود غزنوی کے قرابت دار [بھانجا] تھے۔

تبصرہ: تاریخ فرشتہ 410 سال قبل تالیف کی گئی جس میں سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا ذکر ہے جس کے مطابق سلطان (فیروز شاہ) نے بانگرمنوبہ سے بھرائچ کا سفر کیا اور بہرائچ جہاں سپہ سالار مسعود غازی کا مزار ہے آپ 424 ہجری میں بوجہ جہاد شہید ہوئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی یہ روایت کہ انہوں نے سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ جہاد ہند میں حصہ لیا کی تصدیق ہوتی ہے۔

اخبار الاخیار فارسی (958ھ-1052 ہجری)

''اخبار الاخیار'' (فارسی) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (958ھ-1052ھ) نے تصنیف فرمائی فارسی نسخہ کے صفحہ 323 پر سالار مسعود غازی کے حوالے سے یوں درج ہے :۔ در تاریخ فیروز شاهی می نویسده که نام وی سپه سالار مسعودغازی است ۔ وی از غزاة سلطان محمودغزنوی است و چون سلطان محمدتغلق به دیار بهرائچ رفت زیارد وی کرد و به مجاوران قبروی صدقات داد و میر خسرو علیه الرحمه در اعجاز خسروی برای سنبل نامی که از دوستان ایشان بود رساله نوشته: برادر سنبل بهاری نصرالله ازهار اشیاع داند که چون در قصبه بهرائچ از مزار معطر سپهسالارشهید ، همه هندوستان بوی عود گرفته است و مجلس برادری آنجا طیب عیش دارد۔ ۔و از بعضی اهاله شنیده شد کهتاریخ شهادت مسعود غازی چهار صدو نوزده۔

اردو ترجمہ: ''تاریخ فیروز شاہی میں ہے کہ آپ کا اصل نام دراصل سپہ سالار مسعود غازی تھا، آپ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ کے غازی تھے سلطان محمد تغلق جب بہرائچ جاتا تو آپ کے مزار مقدس کی ضرور زیارت پوری کیا کرتا تھا اور وہاں کے مجاوروں کو بہت مال دیا کرتا تھا۔ امیر خسروؒ اعجاز خسروی میں لکھتے ہیں کہ قصبہ بہرائچ میں مزار سپہ سالار شہید ہندوستان کا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تاریخ شہادت 419ھ ہے''۔

تبصرہ: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ''تاریخ فیروز شاہی'' اور ''اعجاز خسروی'' کے حوالے سے لکھا ہے کہ سالار مسعود غازیؒ کو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ کے غازی ہیں جن کا مزار بہرائچ میں ہے۔ اخبار الاخیار کا حوالہ حضرت عبدالرحمٰن چشتی نے ''مرات الاسرار'' میں دیا ہے۔ کتاب ہذا سے ''مرات مسعودی'' و ''مرات الاسرار'' کے مندرجات کی تصدیق ہوتی ہے۔

تاریخ خان جہانی ومخزن افغانی فارسی (1021ہجری بمطابق 1624ء)

''تاریخ خان جہانی ومخزن افغانی'' (فارسی)، خواجہ نعمت اللہ ہروی نے 1021ہجری بمطابق 1624ء تالیف کی اور اس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر محمد بشیر حسین ص 179-178 پر درج ہے ''مسلمان ہر سال سالار مسعود غازی ا کا نیزہ بلند کر کے بہڑائچ کے بازاروں میں پھرتے تھے سلطان نے یہ رسم بند کر دی'' حاشیہ ا۔(سالار مسعود غازی) محمود غزنوی کا بھانجا تھا۔لشکر کے ساتھ بہڑائچ آیا تھا۔اس کی عمر انیس سال تھی۔۴۲۴ ہجری میں ہندوؤں کے خلاف جہاد کرتا ہوا شہید ہو گیا تھا اس کی یاد میں بہڑائچ کے مسلمان ہر سال نیزہ لے کر بازاروں میں نکلتے تھے۔(جرنل ایشاٹک سوسائٹی بنگال، 72۔61)۔

تبصرہ: نیز مخزن کے ص 326 پر ان افغان سرداروں کے نام درج ہیں جو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد میں رہے۔ملک سلیمان لودہی، ملک خانوں، ملک داؤد، ملک احمد، ملک یحیٰی، ملک محمود، ملک غازی، ملک عامون، ملک کمال، ملک بہرام وملک ساہو۔یہاں افغان سرداروں سے مراد بوجہ آبادکاری ہے نسلاً ملک ساہو'' علوی'' تھے۔پشتو لغت'' ریاض المحبت ''تالیف ازمحبت خان(1805ء) میں درج ہے سالار ساہو زابل کے سردار تھے اوران کا ایک ہی لڑکا (سالار مسعود غازی) پیدا ہوا جس کی قبر بہڑائچ میں ہے۔

تذکرہ مجمع الشعرای جہانگیر شاہی فارسی 1024ھ

تذکرہ مجمع الشعرای جہانگیر شاہی مُلا قاطعی ہروی نے تالیف فرمائی جن کا انتقال 1024ھ میں ہوا یقیناً کتاب ہذا اس سے قبل کی تصنیف ہے۔صفحہ 19 پر ذکر خیر میر سید حسن غزنوی کے عنوان سے تحریر ہے:۔''سلطان محمود خواهر زاده خود را که سالار مسعود باشندبالشکری عظیم فرستادند و سلطان مسعود شمشیر اسلام زده خیلی جاها را گرفتند.آخردرجنگ بهرائچ تیری رسید و شهید شدند.' صفحہ 189 پر مزید ملاحظہ فرمائیں:۔

''ص19:سطر8،سالارمسعود: مراد امیر مسعود بن سید سالار امیرساهو بن میر عطاالله علوی است سلسله نسببش ه محمدحنفیه بن مولای متقیان علی المرتضی علیه السلام میرسد. مادرش خواهر سلطان محمودبن سبکتگین بود.ولادتش روز یکشنبه بیست و یکم شعبان سنة 405هجری در اجمیر، وشهادتش چهاردهم رجنب سنه 424هدر بهرائچ اتفاق افتاد.کرامات و امور خارق العاده زیادی بوی نسبت میدهند.آرامگاهش در بهرائچ است و همه ساله سدها نفربه زیارتش روی می آورند.''

تبصرہ: مندرجہ بالا عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ سالار مسعود غازی، سلطان محمود غزنوی کے بھانجا ہیں۔عظیم لشکر اسلام کے ساتھ بہڑائچ میں جنگ کی اور شہید ہوئے۔ مزید لکھتے ہیں کہ سالار مسعود سے مراد میر مسعود بن سپہ سالار امیر ساہو بن میر عطاءاللہ علوی ہیں سلسلہ نسب محمد حنفیہؒ بن مولا علی المرتضیٰ علیہ السلام سے

ملتا ہے اور والدہ سلطان محمود بن سبکتگین کی ہمشیرہ تھیں ولادت یکم شعبان 405ھ اجمیر میں ہوئی تھی اور 14 رجب 424ھ کو بہڑائچ میں شہید ہوئے ان سے بہت سی کرامات منسوب ہیں۔

سفینۃ الاولیاء فارسی (1023ھ۔1067ھ) بمطابق (1615ء۔1659ء)

''سفینۃ الاولیا'' (فارسی) تالیف ازشہزادہ دارشکوہ قادری (1615ء۔1659ء) میں درج ہے''از سرداران وغازیان لشکرسلطان محمودغزنوی انددراوائل اسنام در هندوستان فتوحات بسیارنموددہ اندودرجه شهادت رسیده.شهادت ایشان در چهارصدونوزده هجری بوده'' ترجمہ محمد علی لطفی ص 205 پر لکھتے ہیں'' شیخ سالار مسعود غازی قدس سرہ: شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ آپ سلطان محمود غزنوی کے لشکر کے غازیوں اور سرداروں میں سے ہیں۔اوائل اسلام میں ہندوستان میں بہت سی فتوحات کیں۔آپ نے درجہ شہادت حاصل کیا۔خوارق و کرامات وفات کے بعد ظاہر ہوئیں۔آپ کے معتقدین کا بڑا گروہ ہے آپ کی شہادت 449[419] ھجری میں ہوئی قبر قصبہ بہرائچ میں ہے۔ہر سال عرس کی فاتحہ میں سینکڑوں لوگ دور دراز سے حاضری دیتے ہیں اور نذر و نیاز کرتے ہیں''۔

تبصرہ: ''سفینۃ اولیاء'' کے مولف نے بھی سالار مسعود غازی کو سلطان محمود غزنوی کے لشکر کے سرداران و غازیاں میں لکھا ہے اور شہادت کی تاریخ چارصد ونوزدہ یعنی 419ہجری درج کی ہے۔جب کہ''مرات مسعودی''، ''مرات الاسرار''،''معارج الولایت''،''تذکرۃ الشہداء''،''خزینۃ الاصفیاء''،''فرہنگ آصفیہ''،''اسلامی معلومات کا انسائیکلوپیڈیا''اور''سلطان الشہداء'' وغیرہ میں آپؒ کی تاریخ شہادت 424ہجری درج ہے۔

مرات مسعودی فارسی (1037ہجری)

''مرات مسعودی'' فارسی تالیف از عبدالرحمٰن چشتی العباسی العلوی (1005ہجری۔1094ہجری) جہانگیر بادشاہ کے دور میں تصنیف فرمائی کتاب ہذا کے صفحہ 7 پر سالار مسعود غازی کا شجرہ نسب یوں درج ہے''سالارمسعودغازیؒ بن سالارساهوغازی بن عطاالله غازی بن طاهرغازی بن طیب غازی بن محمدغازی بن عمرغازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی بن عبدالمنان غازی بن محمدحنفیه بن اسد الله الغالب علی ابن ابی طالب کرم الله وجهہٗ۔

صفحہ 34'' ومعظم سپاه خودراعقب گذاشته تا جے پال والی قنوج قلت اعوان وانصار دیده ثبات نماید و از هزیمت عارداردچه اومقدم ملوك هندبود'' ۔اردو ترجمہ: اور لشکر کے منتظم (سالار ساہو) نے اعوان و انصار کی زیادہ فوج کو پیچھے چھوڑ دیا تا کہ رائے جے پال لشکر کی تعداد کم دیکھ کر ثابت قدم رہے شکست و عار نہ سمجھے کیونکہ وہ مقام شروع ملک ہندوستان تھا۔

صفحہ 117''سالارمسعود انهارادربهرائچ پیش سالار سیف الدین فرستاد.القصه پهلوان لشکر کره و مانکپور رابخاك برابرساخت واموال و اسباب وبندی بیشمار بدست

لشکریان افتاد۔بعدازان ملک عبداللہ راجو رادر کرہ گذاشت و ملک قطب حیدر رادرمانکپور گذاشتہ خود باشوکت و حشمت در سترکھ آمد۔"

ترجمہ: سالار مسعودؒ نے انہیں بہرائچ میں سالار سیف الدینؒ کو پیش کرنے کے لئے بھیجا۔قصہ مختصر پہلوان لشکر نے کڑہ اور مانک پور مٹی میں ملا دیا اور اموال و اسباب اور کنیزیں بے شمار لشکر کے ہاتھ آئیں۔ بعدازاں ملک عبداللہ راجو کو کڑہ میں چھوڑا (حاکم مقرر کیا) اور ملک قطب حیدر کو مانک پور چھوڑا (حاکم مقرر کیا) اور خود شان اور شوکت سے سترکھ آئے۔

سلطان الشہد املک حیدررا فرمود کہ سالار سیف الدین و امیر نصر اللہ و امیر خضر و امیر سید ابراہیم و نجم الملک و ظہیر الملک و عین الملک و شرف الملک و نظام الملک و قیام الملک و نصیر الملک و میان رجب رارو و پیش ما بارید۔

ترجمہ: سلطان الشہد اءؒ نے ملک حیدر سے فرمایا کہ سالار سیف الدینؒ و امیر نصر اللہؒ و امیر خضرؒ و امیر سیّد ابراہیمؒ و نجم الملکؒ و ظہیر الملکؒ و عین الملکؒ و شرف الملکؒ و نظام الملکؒ و قیام الملکؒ و نصیر الملکؒ اور میاں رجبؒ کو جلد ہمارے سامنے لاؤ۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں میں سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کے مفصل حالات بذیل کتب کے حوالے سے لکھے گئے ہیں۔ "تاریخ محمودی" از ملا محمد، "تاریخ فیروز شاہی" از ضیاء الدین برنی، "تاریخ فیروز شاہی" تالیف سراج عفیف اور "قدیم ہندی تاریخ" از اچاریہ منی بہدر نام زناردار وکیل راجہ کوہ۔ اس کے علاوہ "مرات مسعودی" سے قبل شائع ہونے والی کتب سے بھی سالار مسعود غازی کی شخصیت کی تصدیق ہوتی ہے ان کتب میں امیر خسرو کی کتاب "اعجاز خسروی"، "منبع الانساب"، "طبقات اکبری"، "اکبر نامہ"، "تاریخ فرشتہ"، "اخبار الاخیار"، "تذکرہ مجمع الشعرائے جہانگیری"، "تاریخ خان جہانی ومخزن افغانی" و "سفینۃ اولیاء" قابل ذکر ہیں۔ مرات مسعودی کے مطابق سالار مسعود غازی، حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجا ہیں اور 424 ہجری کو بہرائچ میں شہید ہوئے۔ ان کے علاوہ دیگر عربی کتب جن کا تذکرہ کتاب ہذا میں عربی کتب میں کیا جا چکا ہے ان میں "نسب قریش"، "تہذیب الانساب"، "منتقلۃ الطالبیہ" و "المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب"، "بحر الانساب" وغیرہ سے بھی سالار مسعود غازی کا شجرہ نسب کے مستند ہونے کی تصدیق ہوتی ہے۔

"منبع الانساب" سے یہ بھی وضاحت ہوتی ہے حضرت محمد حنفیہؒ کے فرزند علی عبدالمنان تھے جب کہ مرات مسعودی نے صرف عبدالمنان لکھا تھا جس کی وجہ سے یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ حضرت محمد حنفیہؒ کے کسی فرزند کا نام عبدالمنان نہ تھا۔ جب کہ منبع الانساب سے یہ تصدیق ہو چکی کہ محمد حنفیہؒ کے فرزند علی ہی کا نام عبدالمنان تھا یعنی علی عبدالمنان اسی طرح عبدالمنان کے فرزند بطل غازی یا بطال غازی مرات مسعودی میں درج ہیں جب کہ منبع الانساب سے یہ بھی تصدیق ملی کہ دراصل عون عرف قطب غازی ہی بطل غازی تھے جن کے فرزند محمد آصف غازی تھے۔ منبع الانساب نے صدیوں پرانی روایات اور شہرت بلدی کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے پر ایک اور تصدیقی مہر ثبت کر دی۔

"مرات مسعودی" میں سالار مسعود غازی اور سالار ساہو غازی، سالار قطب حیدر شاہ غازی،

سالار سیف الدین غازی، عبداللہ گولڑہ کے جنگی کارہائے نمایاں بھی درج ہیں فتح سومنات کا احوال قطب حیدر شاہ علوی نے مانک پور (بھارت) اور عبداللہ نے کڑہ (بھارت) فتح کیا اور یہ دونوں مانک پور اور کڑا کے حاکم بھی رہے۔ مرات مسعودی فارسی کے اہم نادر اور مستند چار نسخہ جات کی عکسی نقول راقم مولف نے کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران (اسلام آباد) اور مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (بھارت) سے حاصل کیے اور ان چار نسخہ جات کے تقابلی جائزہ کے بعد کتاب خانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد کے بوسیدہ مخطوطہ جس پر سن کتابت 1075 ہجری درج ہے کا فارسی متن، اردو ترجمہ اور اصل فارسی مخطوطہ کی عکسی نقول "تاریخ قطب شاہی علوی اعوان" کے عنوان سے پہلی مرتبہ 2015ء میں شائع کی۔ "مرات مسعودی" کے مندرجات سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ اختلاف سے مبّرا صرف اور صرف قرآن مجید ہی ہے۔ لیکن "مرات مسعودی" میں درج سالار مسعود غازی کے شجرہ نسب، سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شرکت کی تصدیق سینکڑوں قدیم و جدید کتب سے ہوتی ہے جن کے اقتباسات کتاب ہذا میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔ کتاب ہذا میں سالار ساہو غازی کے لشکر کے لئے "اعوان و انصار" لکھا گیا بعض لوگ غالباً اسی وجہ سے بیان کرتے ہیں کہ سلطان محمود غزنوی نے "اعوان" کا خطاب دیا۔ درست بات یہ ہے کہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد "بنی عون" بنی عون سے اعوان اور عون کے عرف قطب شاہ غازی کی وجہ سے قطب شاہی کہلائی۔

مرات الاسرار فارسی (1045 ہجری)

"مرات الاسرار" فارسی تالیف از عبدالرحمٰن چشتی 1045 ہجری اصل فارسی مخطوطہ 498 صفحات پر مشتمل ہے اس کا اردو ترجمہ مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری نے کیا ہے جو 1263 صفحات پر مشتمل ہے جو جنوری 2010ء میں الفیصل ناشران تاجران کتب اردو بازار لاہور نے شائع کی۔ کتاب ہذا میں سالار مسعود غازی کا تذکرہ 22 صفحات پر ہے۔ ص 142 پر درج ہے "ذکران حضرت معبود سلطان الشہداء امیر مسعود سالار غازی قدس سرہ بن سپہ سالار امیر ساہو بن میر عطااللہ علوی کہ سلسلہ نسب شریفش بہ محمدحنفیہ بن علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ منتی می شود و مادرش سترمعلا خواہر سلطان محمودسبکتگین بودولادتش روزیکشنبہ وقت صبح صادق اوّل ساعت آفتاب جہانتاب بتاریخ بست ویکم ماہ شعبان[رجب] المعظم سنہ خمس واربعماتیہ در شہر متبر کہ دارالاسلام اجمیر واقع شد نام اصلی اوامیر مسعود است وصاحب تاریخ فیروز شاہی و دیگرمورخان اورسپہ سالار مسعود غازی از غزات سلطان محمودسبک تگین مینویسد"۔ ترجمہ "**حضرت معبود، سلطان الشہداء امیر مسعودؒ بن سپہ سالار امیر ساہو بن عطا اللہ علوی کا نسب حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے۔ آپ کی والدہ ستر معلٰی سلطان محمود غزنوی کی ہمشیرہ تھیں۔ آپؒ کی ولادت اتوار کے دن صبح صادق کے وقت یکم**

شعبان[رجب]405ہجری میں شہر متبرک دارالسلام اجمیر شریف میں ہوئی آپؒ کا اصل نام امیر مسعود ہے اور تاریخ فیروز شاہی اور دیگر تواریخ میں آپؒ کا نام سپہ سالار مسعود غازی ہے جو غزوات سلطان محمود سبکتگین میں شریک ہوئے''۔

تبصرہ: حضرت عبدالرحمٰن چشتیؒ نے کتاب ہذا کی تالیف میں تقریباً 47 کتب سے استفادہ فرمایا جو قبل ازیں اولیاء کرام تصنیف فرما چکے تھے۔ یہ کتاب اسلامی تاریخ کے پہلے ایک ہزار سال کی مکمل تاریخ تصوف ہے جس میں رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک سے لے کر مصنف کے وقت تک تمام سلاسل طریقت، مشائخ عظام اور ان کے بیان کردہ حقائق کی پوری تصویر نہایت ہی عالمانہ اور فاضلانہ انداز میں پیش کی گئی ہے۔ کتاب ہذا میں حضرت سلطان الشہداء امیر سالار مسعود غازیؒ (قطب شاہی علوی اعوان) اور سالار ساہو غازی کا سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں جنگی کارہائے نمایاں فارسی مخطوطہ کے صفحہ 142 تا 158 اور اردو ترجمہ کے ص 439 تا 462 پر درج ہیں۔ کتاب ہذا میں حضرت خواجہ احمد یسویؒ پیر ترکستان جو سالار مسعود غازی (قطب شاہی علوی اعوان) کے یک جدی ہیں اور حضرت شمس الدین ترک پانی پتی علوی از اولاد محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حالات بھی درج ہیں۔ کتاب ہذا کا خلاصہ یہ ہے کہ سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے چشم و چراغ، سلطان محمود غزنوی کے بھانجا، جہاد ہند کے عظیم ہیرو اور حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں۔

گنج دین فارسی 1039-1102ء

''گنج دین'' فارسی تالیف از سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جس کا اردو ترجمہ مارچ 2021ء میں احسن علی سروری قادری نے کیا اور سلطان الفقر پبلیکیشنز لاہور نے شائع کیا جس کے صفحہ 7 پر درج ہے:۔''سلطان باہوؒ اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔''

تبصرہ: حضرت سلطان باہوؒ اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے آپ کا شجرہ نسب مناقب سلطانی، تحقیق الاعوان، تحقیق الانساب، مختصر تاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹری میں درج ہے قدیم عربی و فارسی کتب سے بھی یہ تصدیق ہوا کہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد بنی عون، اعوان اور قطب شاہی علوی اعوان ہے۔

گنج الاسرار فارسی 1039-1102ء

"گنج الاسرار فارسی" تالیف از سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جس کا انگریزی ترجمہ محترمہ امبرین مغیث سروری قادری صاحب نے 2015ء میں کیا اور سلطان الفقر پبلیکیشنز لاہور نے شائع کیا۔ حضرت سلطان باہوؒ 1039ھ کو پیدا ہوئے اور 1102ھ میں وفات پائی۔ کتاب ہذا کے صفحہ 10 پر درج ہے:۔

He belonged to the "Awan" tribe of the progeny of Hazrat Ali ''

Bin Abu Talib."

تبصرہ: حضرت سلطان باہوؒ اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ انساب کی عربی و فارسی کتب کے مطابق عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد بنی عون، اعوان اور قطب شاہی علوی اعوان ہے۔

فرحۃ الناظرین (شخصیات) فارسی 1760ء

''فرحۃ الناظرین'' فارسی (شخصیات) تالیف از محمد اسلم ابن محمد حفیظ انصاری پسروری مترجمہ و مرتبہ پروفیسر محمد ایوب قادری، اکیڈیمی آف ایجوکیشنل ریسرچ آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی نے 1972ء میں شائع کی جس میں شاہجہانی و عالمگیری عہد (1605۔1654ء) کے مشائخ و علماء و شعراء کا تذکرہ ہے۔ کتاب ہذا کے صفحہ 80 پر شیخ عبدالرحمٰن کے حوالے سے درج ہے۔''پاکیزہ اخلاق کے مالک تھے مالدار یا فقیر جو کوئی ان کے پاس پہنچتا تھا وہ اس کی خدمت کرنے میں کوئی فروگزاشت نہیں کرتے تھے۔ کوئی امیر یا غنی آدمی ان کو نذر یا فتوح پیش کرتا تھا تو وہ نہیں لیتے تھے۔ انہوں نے متقدمین اور متاخرین مشائخ کے حالات میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام مراۃ الاسرار ہے قصبہ امیٹھی میں کوئی جو کہ سرکار لکھنو کے مضافات میں ہے، عمارتیں بنوا کر رہتے تھے۔ شیخ عبدالرحمٰن ابن عبدالرسول چشتی کا 1094ھ بمطابق 83-1682ء میں انتقال ہوا انہوں نے سلسلہ چشتیہ کے مشائخ کے حالات میں ایک کتاب ''مراۃ الاسرار'' لکھی ہے جو 1045ھ سے شروع ہو کر 1065ھ میں مکمل ہوئی۔ اس کے علاوہ سالار مسعود غازی کے حالات میں مراۃ مسعودی، شاہ مدار کے حالات میں مراۃ مداری لکھی ہیں۔ مراۃ الحقائق کے نام سے ''گیتا'' کا فارسی ترجمہ کیا ہے۔ ان کتابوں کے خطی نسخے کتب خانہ حبیب گنج (علی گڑھ) میں موجود ہیں ملاحظہ ہو برہان دہلی مئی 1970ء ص 297 و مخطوطات تاریخی از شمس اللہ قادری کراچی 1917ء ص 17۔18 مترجم''۔

تبصرہ: حضرت عبدالرحمٰن چشتیؒ نے سالار مسعود غازی کی سوانح حیات مرات مسعودی 1037ھ لکھی اور مرات الاسرار 1045ھ میں بھی سالار مسعود غازی کا تذکرہ مفصل درج ہے جس کے مطابق سالار مسعود غازیؒ سلطان محمود غزنوی کے بھانجا تھے 424ھ میں شہید ہوئے مزار بہرائچ میں ہے اور حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے تھے۔ واضح ہو کہ سالار مسعود غازی کے والد سالار ساہو غازی، امیر نصر اللہ غازی، نور الدین المعروف سالار قطب حیدر غازی، سالار سیف الدین غازی المعروف سرخرو سالار اور سالار عبداللہ المعروف ملک حیدر غازی پسران عطا اللہ غازی پانچ بھائی تھے۔ اور یہ سب قطب شاہی علوی اعوان از اولاد حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے ان کا مکمل شجرہ نسب مرات مسعودی وغیرہ میں لکھا جا چکا ہے۔

مآثر الکرام موسوم بہ سرو آزاد 1166 ہجری

''مآثر الکرام موسوم بہ سرو آزاد'' 1166 ہجری تالیف از حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی جس کے صفحہ 232 پر مرزا مظہر جان جاناں کے نسب کے حوالے سے تحریر ہے:۔''سلسلہ نسبش بہ بیست و ہشت واسطہ بتوسط محمد بن حنفیہ بہ شیر بیشہ کبریا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ منتہی می شود''۔

تبصرہ: مندرجہ بالا عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا مظہر جانجان کا شجرہ نسب 28 واسطوں سے حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ تحقیق الاعوان کے صفحہ 399 پر آپ کا شجرہ نسب یوں درج ہے۔ مرزا مظہر تخلص جان جاناں بن مرزا جان بن مرزا عبدالسبحان بن مرزا محمد امان بن بابا سلطان بن بابا خان بن امیر غلام محمد بن امیر محمد بن خواجہ رستم شاہ بن امیر کمال الدین بن امیر جہاں شاہ بن میر قطب حیدر۔ خلاصہ یہ ہے کہ 1166 ہجری کی کتاب میں مرزا مظہر جان جاناں قطب شاہی اعوان اولاد حضرت محمد حنفیہؒ تھے۔

بحر زخار" فارسی" (1732ء۔1775ء)

خواجہ وجہہ الدین اشرف اپنے وقت کے معروف صوفی بزرگ و عالم دین گزرے ہیں۔" بحر زخار" جو تین جلدوں اور آٹھ لجہ پر مشتمل ہے آپ ہی کی تالیف ہے اس میں تقریبا تین ہزار سے زائد صوفیائے کرام وشہداء وصالحین کے تذکرے شامل ہیں۔ مولف "نواب سراج الدولہ اودھ" کے ہم عصر تھے اور نواب سراج الدولہ 1732ء میں پیدا ہوئے اور 1754ء تا 1775ء اودھ کے حکمران گزرے ہیں۔ بحر زخار جلد دوم کے صفحہ 495 پر خواجہ وجہہ الدین نے شہداء کے احوال میں سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا تذکرہ تفصیل سے کیا ہے کتاب ہذا میں شجرہ نسب یوں درج ہے "محبوب حق حضرت سالار مسعود بہ سپہ سالار امیر ساہو بن میر عطا اللہ علوی بن طیب بن محمود بن ملک آصف بن بطل بن عبدالمنان بن محمد حنفیہ بن حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ"۔

تبصرہ: کتاب ہذا بھی تقریباً تین سو سال قدیم ہے اس کتاب تقریباً 11 صفحات پر سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا تذکرہ ہے جس کے مطابق وہ سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے ہیں اور انہوں نے جہاد ہند میں سلطان محمود غزنوی کے ہمراہیوں کے ساتھ حصہ لیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند حضرت محمد حنفیہ کی اولاد سے ہیں اور شجرہ مبارک بھی درج ہے۔

مقامات مظہری فارسی 1195ھ بہ مطابق 1780ھ

"مقامات مظہری" فارسی تالیف شاہ غلام علی دہلوی، 1195ھ بہ مطابق 1780ھ جس کا اردو ترجمہ محمد اقبال مجددی نے کیا اردو سائنس بورڈ لاہور نے جولائی 1983ء میں شائع کی۔ کتاب ہذا تقریباً 248 سال قدیم ہے جس کے صفحہ 259 پر مرزا مظہر جان جانان قطب شاہی علوی اعوان کے نسب شریف اور ولادت باسعادت کے حوالے سے یوں درج ہے:"حضرت مرزا جان جاناںؓ عنہ علوی سادات میں سے ہیں آپ کا نسب شریف اٹھائیس واسطوں سے بتوسط حضرت محمد الحنفیہؓ بن حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے۔ حواشی صفحہ 270 پر شجرہ نسب اس طرح ہے:۔ حضرت مظہرؒ بن مرزا جان جانی بن میرزا عبدالسبحان بن میرزا محمد امان بن شاہ بابا سلطان بن بابا خان بن امیر غلام محمد بن امیر محمد بن خواجہ رستم بن امیر کمال الدین جوانمرد [جن کا نسب نامہ انیس واسطوں سے محمد بن حنفیہؒ بن حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ]۔

تبصرہ: "تحقیق الاعوان" تالیف محمد خواص خان گولڑہ اعوان 1966ء کے صفحہ 399 پر مرزا مظہر جان جاناں کا مندرجہ بالا شجرہ نسب امیر جہاں شاہ بن میر قطب حیدرؒ درج ہے۔ کیوں کہ مرزا مظہر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ میر قطب حیدر کی اولاد سے ہوں از اولاد محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ آپؒ کی پیدائش 1111 ہجری درج ہے۔

مآثر 1824ء

"مآثر" (فارسی) تالیف از ملا عبدالباقی ناوندی ترمیم شمس العلما ایم ہدایت حسین، پی ایچ ڈی جلد اول کلکتہ 1824ء میں شائع ہوئی کے صفحہ 690 یوں رقم طراز ہیں:۔"د رین سال بحضرت خلیفه الـهیٰ روی نمود این بود که شیخ ابو الفضل در اکبرنامه بیان نموده که در قصبه بهرائچ مرقد سالار مسعود غازی که از شهدائے عساکر غزنویه است واقع شده است۔" ۔ترجمہ شیخ ابوالفضل اکبر نامہ میں لکھتے ہیں کہ قصبہ بہڑائچ میں سالار مسعود غازی کا مزار ہے جو کہ سلطان محمود غزنوی کے لشکر کے شہداء میں سے ہیں۔

تبصرہ: کتاب ہذا سے بھی تصدیق ہوا کہ سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے لشکر کے شہداء میں سے ہیں جن کا مزار بہڑائچ (بھارت) میں ہے

شجرات اقوام فارسی 1257ھ

"شجرات اقوام" (فارسی) تالیف از میاں محمد مستقیم اعوان کے صفحہ 10 پر درج ہے بروز پنج شنبہ پانزدہم جمادی الاول 1257ھ دستخط میاں احمد دین ولد محمد حسین ابن عبدالواحد بن محمد شریف غفر اللہ لہم اجمعین ساکن موضع سکھا سہلیانہ در پرگنہ جنگ سیال۔ جو بڑے سائز کے کاغذ کے 174 صفحات پر مشتمل ہے کتاب ہذا میں دو صفحات کو ایک شمار کرتے ہوئے 87 صفحات لکھے گئے ہیں جس میں مختلف اقوام کے شجرہ جات تحریر کیے گئے ہیں کتاب ہذا الکرم اسلامک لائبریری کرمیہ طاہر آباد منگانی شریف پنجاب میں موجود ہے اس کی فوٹو کاپیاں خورشید حسن علوی چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان بھکر نے راقم مولف کو بھیجی تھیں کے صفحہ 37 تا 43 پر اعوان قبیلہ کی تاریخ و شجرات درج ہیں صفحہ 37 پر یوں رقم طراز ہیں:۔"قصه اعوان که از اولاد حضرت علیؑ شیر خداهستند۔ بفرمان اعوان یعنے یاری ده یاری دهنده است و این خطاب بوقت سلطنت بادشاه سلطان محمود غزنوی که بآن نصرت پیران حضرت قطب شاه کردند ملک کوهستان وهنداستان گرفتند بنده از روئی نصرت ایشانرا اعوان خطاب داده شد" ۔صفحہ 38 پر لکھتے ہیں"حضرت قطب شاه هفت فرزندان ماندند دو نزدیک پدر در هرات ماندند یکی شاه توری و دیگر سید جوجی وپنج فرزندان درین ولایت آمدند در عهد سلطان محمود برائی نصرت او بعد ازین در ملک پنجاب ماندند تفصیل پنج فرزند کندان وجهان شاه و کلکان و کولر و کهوکهر۔ کندان و جهان و کلکان این هر سه یک مادر اندو کندان این هردو از شکم یک مادر اندو کولر و کهوکهر این هردو از شکم کیک مادراند"۔

صفحہ39پر تحریر ھے :۔"ایں قوم اعوان مانندند تالاتعداد ولا تحصی شدندو درزمان سلطان محمود بادشاہ غزنوی راھمی پیش آمدو بنابرازحضرت قطب شاہ را طلبداشت و ازیشان مدد طلببید ایشان پنج فرزند خود را حکم کرد و بر کفار کوھستان این ملک فرستاند چون این ملک رزیر کردند و مسلط شدند ھمین جاء سکونت کرفتدند و قصه قطب شاہ بن اویل شاہ بن جلیل شاہ بن اعوان شاہ بن محمودشاہ بن فیروزشاہ بن قرطاس شاہ این ھفت پشت ایشان خطاب شاھی داشتند و فالحقیقت بادشاھان بودند و قرطاس شاہ بن سید محمد۔۔۔آنندبن سید ابیق شاہ بن سید اسکندر و برادرش سید عقیل است سید اسکندر بن سید احمد و برادرش سید داراست و این ھفت پشت ایشان رابسیارت میخوانند سید احمد بن سیدامام زبیرقاسم بن امیر المومنین اسد اللہ الغالب"۔

ترجمہ: اعوان حضرت علی شیر خدا کی اولاد ہیں ۔اعوان کے معنی معاون و مددگار کے ہیں یہ خطاب سلطان محمود غزنوی نے قطب شاہ کو دیا تھا۔حضرت قطب شاہ ہرات کے سات بیٹے تھے دو شاہ طوری وسید جاجی ہرات ہی میں رہے اور پانچ فرزند ہند میں سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں رہے اور بعد میں پنجاب میں آباد ہوئے۔پانچ فرزندان کنڈان، جہاں شاہ (دریتیم)، کلکان (مزمل علی)، گولڑہ (عبداللہ)، کھوکھر (زمان علی) تھے۔کنڈان، جہاں شاہ وکلکان یہ تینوں ایک والدہ کے بطن سے تھے جبکہ گولڑہ وکھوکھر ایک والدہ کے بطن سے تھے۔کتاب ہذا میں قطب شاہ اوران کے اجداد کے جہادی نام درج ہیں اور یہ بھی درج ہے کہ قطب شاہ سے اوپر سات پشت تک شاہی خطاب تھا اور مزید شجرہ نسب سیداحمد بن سیدامام زبیر قاسم بن امیرالمومنین اسداللہ غالبؒ ۔

تبصرہ کتاب ہذا187 سال پرانی ہے جس سے معلوم ہوا کہ قطب شاہ کے سات فرزند تھے اول الذکر ایک والدہ کے بطن سے اور آخرالذکر دوسری والدہ کے بطن سے تھے کتاب ہذا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قطب شاہ سے اوپر سات پشتوں تک شاہی خطاب تھے۔یعنی قطب حیدرشاہ المعروف قطب شاہ بن 1۔عطااللہ غازی بن 2۔طاہر غازی بن 3۔طیب غازی بن 4۔شاہ محمد غازی بن 5۔شاہ علی غازی بن 6۔محمد آصف غازی بن 7۔عون عرف قطب شاہ غازی ہے۔اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ قبیلہ زبیرالقاسم بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔ابوالقاسم حضرت محمد حنفیہ کی کنیت تھی۔اس کے علاوہ بھی زبیرالقاسم سے مراد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی روایت میراثیوں کے شجرہ میں بھی موجود ہے، نیز کتاب اعوان خاندان کھیال تالیف از وزیر محمد خان اعوان و دیگر کے حوالے سے بھی زبیرالقاسم عرف امام حنیف بن حضرت علی مراد ہے۔مزید وضاحت مناقب سلطانی کے احوال میں ملاحظہ فرمائیں۔

مناقب سلطانی (سوانح عمری حضرت سلطان باہوؒ) فارسی 1277ھ

''مناقب سلطان'' (سوانح عمری حضرت سلطان باہوؒ) فارسی حضرت سلطان حامد بن حضرت شیخ سلطان باھو قادری سروری نے 166 سال قبل تالیف فرمائی اوراس کا اردو ترجمہ وتصحیح محمد شکیل مصطفیٰ اعوان

صابری چشتی نے کرتے ہوئے جنوری 2007ء میں شائع کیا۔کتاب ہذا کی فصل اوّل صفحہ کے 15 پر درج ہے۔واضح رہے کہ آنحضرت کا عرف اعوان ہے۔پہلے پہل امیر شاہ ولد قطب شاہ اعوان کے لقب سے ملقب ہوئے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ جب خراسان کے سادات حوادث میں مبتلا تھے اور سادات عظام محض گوشہ نشینی اور مسکینی میں اپنے دن کاٹتے تھے تو امیر شاہ والی ہرات نے سادات بنی فاطمہ کی اعانت و مدد کی۔تاریخ اور سیر کی کتابوں سے آخراس قدر تحقیق ہوا کہ قبیلہ اعوان حضرت قطب شاہ علیہ الرحمہ کی نسل سے ہے۔حضرت قطب شاہ کا سلسلہ نسب حضرت امیر زبیر بن خزائن اللہ فقیر اسد اللہ الغالب سید الامام اماماں امیرالمومنین حضرت علی المرتضیٰ بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے چنانچہ منقول ہے کہ امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صاحبزادے تھے۔سید امام حسنؓ، سید امام حسینؓ، سید محسن، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، سعد، سعید، طالب، ابراہیم، عقیل، زید، عباس، طلحہ، عبداللہ، زبیر اور محمد حنفیہ لکھے ہیں، جو کالا باغ کے رئیسوں کے ملک خاندان کے کتب خانہ میں کتاب الانساب موجود ہے اس میں فتاویٰ غیاثی سے نقل کیا گیا ہے کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے اس میں لکھا ہے کہ زبیر کی والدہ کا نام میمنہ تھا جو رستم پہلوان کی اولاد سے تھی اور اعوان زبیر کی پشت سے ہیں۔فتاوہ غیاثی میں سلسلہ نسب یوں مندرج ہے۔

مخدوم سلطان حافظ صالح محمد وفقیر سلطان حامد (مولف کتاب) ہردو بن سلطان غلام باھو بن سلطان حافظ محمد بن سلطان شیخ محمد حسین بن سلطان ولی محمد بن شیخ سلطان باہو بن شیخ سلطان بازید محمد بن شیخ سلطان فتح محمد بن شیخ اللہ دتہ بن شیخ محمد تمیم بن شیخ محمد منان بن شیخ محمد موغلا بن شیخ محمد پپدا بن شیخ محمد سگھرا بن شیخ محمد انون بن شیخ محمد سلا بن شیخ محمد بہاری بن شیخ محمد جمیون بن شیخ محمد ہرگن بن شیخ انور شاہ بن شیخ امیر شاہ بن شیخ قطب شاہ بن امان شاہ بن سلطان حسین شاہ بن شیخ فیروز شاہ بن محمود شاہ بن شیخ فرطک شاہ بن شیخ نواب شاہ بن شیخ دراب شاہ بن ادہم شاہ بن شیخ عبیق شاہ بن شیخ سکندر شاہ بن شیخ احمد شاہ بن حجر شاہ بن امیر زبیر بن اسد اللہ الغالب امام امیرالمؤمنین علی المرتضیٰ بن ابی طالب۔

اعوان حضرت علیؓ کی نسل سے ہیں۔قبیلہ اعوان نے عرب کو سادات عظام کی رفاقت اور مدد کے واسطے ترک کیا اور ہوتے ہوتے پنجاب و ہند آئے قبیلہ اعوان نے کالا باغ پر قبضہ کر کے دریائے اٹک کے مشرقی کنارہ کے ہندو راجاؤں کو شکست دے کر دھن، پوٹھوہار اور کوہستان نمک کے علاقوں پر قبضہ کرلیا۔

تبصرہ 1۔مندرجہ بالا شجرہ نسب ایم خواص خان گولڑہ اعوان نے 1966ء میں ''تحقیق الاعوان'' کے صفحہ 154 پر شمارہ 24 پر اس طرح درج ہے:۔''قطب شاہ بن امان شاہ بن سلطان حسین شاہ بن شیخ فیروز شاہ بن محمود شاہ بن شیخ فرطک شاہ بن نواب شاہ بن دراب شاہ بن ادہم بن عبیق شاہ بن سکندر شاہ بن احمد شاہ بن حجر شاہ بن محمد لقب امام حنیفؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔(شجرہ نسب آمدہ از کہنیاں چھاپہ شدہ۔اولاد محمد بن الحنفیہؒ مرسلہ از میاں احمد اللہ کا خیل کہنیاں تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ) درج ہے۔

2۔ ''تحقیق الاعوان'' کے صفحہ 149 تا153 پر درج شجر ہائے نسب شمارہ 2، 12، 13، 16 و19 پر قطب شاہ تا۔۔۔شاہ زبیر بن امام حنیفؒ بن حضرت علیؓ بن ابی طالب (پانچ شجر ہائے نسب میں شاہ زبیر بن امام حنیفؒ/محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ بن ابی طالب درج ہیں)

3۔ ''تحقیق الاعوان'' کے صفحہ 154 شمارہ نمبر 22 میں شجرہ قطب شاہ بن امان شاہ (اعوان شاہ) تا شاہ زبیر بن حضرت علی شاہ بن محمد حنیفؒ بن حضرت علیؓ بن ابی طالب (از کاغذ کہنہ)۔

4۔ ''تاریخ علوی اعوان'' ایڈیشن 2009ء تالیف از محبت حسین اعوان کے صفحہ 359 شمارہ نمبر 20 پر بھی قطب شاہ تا شاہ زبیر بن حضرت علی شاہ بن محمد حنیفؒ بن حضرت علیؓ درج ہے۔

5۔ کتاب ''اعوان خاندان کھیال'' تالیف از وزیر محمد خان اعوان سابق جاگیردار بی ڈی ممبر موضع جلو تحصیل مانسہرہ ہزارہ جو 1960ء میں لکھی گئی کے صفحہ 3 پر درج ہے ''قوم اعوان درحقیقت اولاد علی المرتضیٰ شیر خدا ہے۔ چنانچہ ان کی اولاد بکثرت تھی سیّد بھی ان کی اولاد میں سے ہیں۔ اور ان کے بہت فرقے تھے۔ منجملہ ازاں شاہ زبیر عرف امام حنیف یعنی محمد بن حنفیہ ان کے بیٹے تھے جو کہ قطب شاہی اعوانوں کے مورث اعلیٰ ہیں''۔

6۔ ''کتاب نسب قریش'' عربی 200 ہجری کے صفحہ 77 پر درج ہے:۔ **''وولدعون بن علی بن محمد محمدالاکبربن علی بن ابی طالب:محمداً؛ ورقیه؛ وعلیة بنی عون، وامهم:مهدیة بنت عبدالرحمن بن عمربن محمدبن مسلمة الانصاری۔ فولدمحمدبن عون بن علی بن محمدبن علی بن ابی طالب:علیا؛ وحسنة؛ وفاطمة؛ وامهم: صفیة بنت محمدبن مصعب بن الذبیر''**۔ یعنی عون عرف قطب غازی کے فرزند محمد اشھل (آصف) کے فرزند نے زبیری خاندان سے شادی کی تھی جیسا حضرت محمد الاکبر اپنے ننیال کے خاندان کی نسبت سے حنفیہ کہلائے اسی طرح محمد آصف غازی کی اولاد اپنے ننھیال زبیری خاندان کی نسبت سے زبیری کہلا سکتی ہے۔

محترم خواص خان گولڑہ اعوان ''تحقیق الاعوان'' کے صفحہ 149 پر مزید لکھتے ہیں ''آپ کی توجہ ایک تیسرے قسم کے شجرہ انساب کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے جو پہلے قسم کے شجروں سے صرف نام وغیرہ کے تفاوت سے قدر مختلف نظر آتے ہیں اور وہ دراصل دوسرے قسم کے نسب نامے کی جو محمد حنفیہؒ سے ملتا ہے تصدیق وتائید کرتے ہیں۔ ناموں اور پشتوں کے شمار میں کمی بیشی کا فرق ہے۔ اس لئے وہ نئی قسم کے شجرے معلوم ہوتے ہیں جن کی تعداد پہلی قسم کے ہر دو شجروں سے زیادہ بھی ہے اور جن کو قدر معلوم کے درج کر کے مولوی نورالدینؒ نے اپنے کتابوں میں مسترد کر دیا باب الاعوان (صفحہ 119) میں اس قسم کے شجرہ جات کی تعداد دس تک پہنچی ہے جو کتاب میں نقل کئے اور کل پچاس (50) عدد ایسے شجرہ جات تھے جن کا آخری سلسلہ نام حضرت محمد الحنفیہؒ سے ملتا تھا لیکن یہ شجرے باب الاعوان میں درج نہیں کیے گئے۔

''تحقیق الاعوان'' کے صفحہ 156 پر شمارہ 31 اور ''تاریخ علوی اعوان'' کے صفحہ 360 شمارہ 28 پر شجرہ نسب یوں درج ہے: **''سعیدالدین سالار مسعود غازیؒ (قطب شاہی علوی اعوان بھانجا سلطان محمود غزنوی) بن سالار ساہو غازی بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بابا (جد قطب شاہی اعوان) بن علی بن محمد الاکبر حضرت علیؓ بنو علویہ''**۔ ''تاریخ بحرالجمان''، ''تحقیق الاعوان'' و ''تاریخ علوی اعوان'' میں درج مندرجہ بالا شجرہ نسب ہی قدیم انساب کی عربی و فارسی کتب سے تصدیق ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ تصدیق ہوا کہ اکثر نے زبیر القاسم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند کا نام لکھا ہے اور ابوالقاسم حضرت محمد حنفیہؒ کی کنیت تھی۔ اس طرح زبیر دراصل محمد حنفیہؒ کا ہی نام تھا اور مناقب سلطانی میں درج شجرہ نسب جو قدیم روایت ہے اس سے مراد حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ ہی کی اولاد ہے۔ ''تحقیق الاعوان'' اور ''تاریخ علوی اعوان'' میں درج **''شاہ زبیر بن حضرت علی شاہ بن محمد حنیفؒ بن حضرت علیؓ''** سے تصدیق ہوا کہ حضرت سلطان باہوؒ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ سے ملتا ہے۔

کتاب نسب قریش عربی ص 77، منتقلة الطالبیہ عربی ص 303، تہذیب الانساب عربی 273، بحرالانساب عربی 245 اور منبع الانساب فارسی 103، مرات مسعودی فارسی 7 و بحرالجمان 135، تحقیق الاعوان 156، تاریخ علوی اعوان ص 360، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان ص 6، اعوان شخصیات ہزارہ ص 4 وحضرت بابا سجاول علوی قادی تاریخ کے آئینے میں ص 9 پر درج قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب بذیل ہے:۔ **''سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان (بھانجا سلطان محمود غزنوی) بن سالار ساہو غازی بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''**۔

خزینۃ الاصفیاء فارسی (1281 ہجری)

''خزینۃ الاصفیاء'' فارسی، مفتی غلام سرور لاہوری قدس سرہ (1244ھ - 1307ھ) نے 1281 ہجری میں تالیف فرمائی اس کا ترجمہ پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم اے نے کیا ہے۔ اس کی جلد ششم ص 152 تا 161 پر آپؒ کے حالات تفصیل سے درج ہیں مختصر اقتباس درج کیا جاتا ہے ''شیخ مسعود غازی قدس سرہ:۔ آپ علوی سادات عظام میں سے تھے۔ حضرت محمد حنفیہ بن علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت سے سلسلہ نسب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ آپ کے والد میر ساہو بن عطااللہ علوی تھے آپ کی والدہ ماجدہ ستر معلیٰ سبکتگین غزنوی کی بیٹی تھیں۔ آپ کا اسم مبارک میر مسعود تھا۔ دہلی کے نواح میں آپ کا نام ''پیر پلہم'' مشہور تھا۔ دیار خراسان میں ''رجب سالار'' سے مشہور تھے بعض مقامات پر ''میاں غازی'' اور ''میاں بالی'' کے ناموں سے پکارے جاتے تھے۔ ''بالا پیر'' اور ''تہیلا پیر'' آپ کا ہی لقب تھا۔ آپ کا لقب مبارک سلطان الشہداء اور سید الشہید تھا اہل تصوف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ کی شہادت کے بعد جو بھی شہادت کے رتبہ پر فائز ہوا تو آپ کی اتباع میں شہید ہوا۔ آپؒ کی تاریخ شہادت کے حوالہ سے ص 161 پر رقم طراز ہیں ''معارج الولایت کے مصنف نے آپ کا سن وفات 424 ھجری لکھا ہے تذکرۃ الشہداء اور درسرے تذکرہ نویس اسی

تاریخ کو درست مانتے ہیں مگر صاحب ''سفینۃ الاولیاء'' نے آپ کا سن وفات 429[419] ہجری تحریر کیا ہے میرے خیال میں صاحب ''سفینۃ الاولیاء'' کی تاریخ درست نہیں ہے''۔ یعنی تاریخ شہادت 424ھ ہی ہے۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق بھی حضرت سالار مسعود غازی حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے ہیں اور جہاد ہند میں اہم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے 424ھ میں شہید ہوئے۔

تاریخ سید سالار مسعود غازی (1284ھ)

''تاریخ سید سالار مسعود غازی'' جو 1284ھ میں عنایت حسین بن شیخ غلام عباس بلگرامی نے لکھی اور مجتبائی پریس لکھنو سے شائع ہوئی کے ص 12 پر شجرہ نسب سالار مسعود غازی (قطب شاہی علوی اعوان) یوں درج ہے ''سالار مسعودؒ بن سالار ساہو بن عطاء اللہ غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر علی غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی (عون عرف قطب غازی) بن عبدالمنان بن محمد حنفیہؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ'' کتاب ہذا کے مطابق سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور 424 ہجری میں شہادت پائی۔

تبصرہ: کتاب ہذا 135 سال قبل عنایت حسین بلگرامی نے تالیف فرمائی جس میں حضرت سالار مسعود غازی کا مکمل شجرہ نسب درج ہے کتاب ہذا میں سالار مسعود غازی کے دوران ہند جہاد کی مکمل تفصیل درج ہے اور آپ کی شہادت 424ھ کو بہرائچ میں ہوئی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے ہیں اور حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں۔

صولت مسعودی اردو ترجمہ مرات مسعودی فارسی 1286ھ

''مرات مسعودی'' فارسی کا اردو ترجمہ صولت مسعودی کے نام سے 1286 ہجری میں ہوا در مطبع علوی محمد علی کے صفحہ 5 پر یوں درج ہے:۔ ''سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن عمر غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی بن عبدالمنان غازی بن محمد حنفیہ غازی بن اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہ حضرت سالار مسعود غازی کو خرقہ ارادت و خلافت اپنے باپ و دادا سے پہنچا ہے سارا طریقہ انہیں بزرگوں کا سیکھا ہے اور جناب سید سالار مسعود غازی کی ماں کا ستر معلٰی نام تھا ان کا بھائی سلطان محمود غزنوی بن سبکتگین والا مقام تھا''

الفضول الفخریۃ 1387-1346 ہجری

''الفضول الفخریۃ'' تالیف از نسابہ معروف جمال الدین احمد بن عنبہ ''مولف عمدۃ الطالب'' بہ اہتمام میر جلال الدین حسینی ارموی ''محدث'' (1387-1346 ہجری) نے شائع کی جس کے صفحہ 200 پر رقم طراز ہیں:۔ ''و از نسل علی الاکبر بن محمد الحنفیہ: ابومحمد الحسن بن علی المذکور عالم بود و فاضل، و کیسانیہ او را امام دانستند، و از ایشان: ابوتراب ابوالحسن بن محمد پس کیسانیہ او را بعد از پدر امام دانستند و ایشان: بوتراب ابوالحسن بن محمد المصری بن عیسی بن علی بن محمد بن علی بن علی مذکور در مصر کشتہ شد، و نسل دارد، و ایشانرا آل ابی تراب

میخوانند۔ این ھمہ محمد یہ از نسل جعفر بن محمد ند)) و در جائی دیگر گفت: ((علی و ابراہیم و عون فرزندان محمد بن علی نسل داشتند و منقرض شدند)) و نمی توان گفت کہ مراد بدین علی علی اصغر است از بھر آنکہ علی اصغر دارج است و این معقب و منقرض۔ واللہ اعلم۔

تبصر: کتاب ہذا میں علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کئی پشتوں تک درج ہے جن میں ابومحمد الحسن بن علی عالم و فاضل تھے اور کسانیہ کے امام بھی تھے ان کے بعد ان کے بیٹے ابوالحسن بن محمد امام تھے نیز یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ علی بن محمد حنفیہ کی اولاد تھی اور علی اصغر بن محمد حنفیہؒ کی اولاد نہ تھی۔ تصدیق ہوا کہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد تھی جو بنی عون، اعوان، علوی اور قطب شاہی علوی اعوان ہے۔

افغانستان در مسیر تاریخ 1368ھ

''افغانستان در مسیر تاریخ'' تالیف از میر غلام محمد غبار، مرکز نشر انقلاب با ہمکاری جمہوری 1368ھ میں شائع ہوئی کے صفحہ 108 پر دولت غزنوی کے عنوان سے سپہ سالار یوں درج ہیں: ''امیر یوسف بن محمود سپہ سالار، علی تذیپ سپہ سالار، اریاق سپہ سالار، غازی سپہ سالار، احمد نیالتگین سالار ہند''۔

تبصرہ: سلطان محمود غزنوی کی افواج میں کئی سپہ سالار تھے کچھ تنخواہ دار تھے اور کچھ بلا معاوضہ جہاد میں شامل تھے۔ سالار ساہو غازی، سالار مسعود غازی، سالار قطب حیدر شاہ غازی ملک و سالار سیف الدین غازی نے بھی اپنے اپنے لشکر کی قیادت کی اور یہ سب بلا معاوضہ خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

مفتاح التواریخ 1867ء

''مفتاح التواریخ'' (فارسی) کے صفحہ 36 پر سالار مسعود غازی کے حوالے سے یوں درج ہے:۔

سالار مسعودغازی عساکرغزنویہ است مرقد او درشہر بہرائچ واقع ست سلسلہ نسب او بہ امام محمدحنفیہ بن علی بن ابی طالب میرسداور رادر دھلی و نواحی آن پیر علیم مگیویندلقب او سلطان الشہداست معاصرابو محمدچشتی بودہ و بعضی مردم کہ از علم و تاریخ خبر ندارند معاصرخواجہ معین الدین چشتی میگویند لیکن این مقدمہ خلاف واقع است و محمدحنفیہ دو پسران داشت پسر بزرگ عبدالمنان[علی] و پسر خورد عبدالفتاح است خواجہ احمد پیر ترکستان از اولاد عبدالفتاح است و سالار مسعودغازی از اولاد عبدالمنان[علی]و والدہ او کہ ستر معلی نام داشت خواھر سلطان محمود غزنوی بودہ و سالار ساہ پدر سالار مسعودغازی را سلطان محمود برای جہاد و تسخیر ولایت ھندوستان فرستادہ بود تا کہ محمود در حیات بود کسی از ھندوان سربرنیاور ولیکن بعد از وفات او غلبہ کردہ چند بار جنگ نمودند سالار ساھو بتاریخ بست و پنجم ماہ شوال سال چہارصدو بست و سہ ھجری از بیماری دردسر در بہرائچ کردہ مدفون گردیدہ و سالار مسعودغازی کہ بتاریخ بست یکم ماہ شعبان روز یکشنبہ سال چہارصدو پنج ھجری در بلدہ اجمیر متولد شدہ بود بعد از وفات پدرقریب نہ ماہ در اقید حیات بود و سہ جنگ عظیم بہندوان نمودہ چون بطرف بہرائچ متوجہ گروید بسبب آنکہ ھوا گرم بود ساعتی درزیردرخت گلچکان کہ قریب بتکدہ سورج کنڈبود نشست و سورج کنڈمعبد گاہ اھل ھندبود۔۔۔۔بتاریخ چہاردھم ماہ رجب

کہ روز جمعہ بود سال چہار صد و بست چہارھجری جنگ شروع گردید بسیاری از مردان از ہر دو جانب کشتہ شدند اکثری از شہدارادرج حوض سورج کنڈ و بعضی رادر چاہ انداختہ خاکپوش کردند بعد ازان سالار مسعودغازی تیر بزخم تیر کہ در شہ رگ آمدہ نشستہ بود شہادت یافت و زیر ہمان درخت گلچکان اورا دفن نمودنددران وقت نوزدہ سالہ بود بعد از وقوع این واقعہ ہندوان غلو نمودہ بہر جا کہ اہل اسلام رامی یافتند شہید میکردند "۔

تبصرہ: مندرجہ بالاعبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ سالار مسعود غازی عساکرغزنویہ سے ہیں مزاران کا بہرائچ شہر میں ہے آپ حضرت امام محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ بن ابی طالب کے فرزند عبدالمنان کی اولاد سے تھے جو علی عبدالمنان بھی درج ہیں۔منبع الانساب فارسی 830 عون قطب شاہ بن علی عبدالمنان کی اولاد سے تھے والدہ آپؒ کی ستر معلیٰ سلطان محمود غزنوی کی بہن تھیں۔424ھ کو ہندوؤں سے جنگ میں جام شہادت نوش کیا۔

تاریخ بناکتی فارسی (روضۃ اولی الالباب فی معرفۃ التواریخ والانساب)1348ھ

تاریخ بناکتی (روضۃ اولی الالباب فی معرفۃ التواریخ والانساب) فارسی تالیف از ڈاکٹر جعفر شعار نے 1348ھ میں تہران سے شائع کی کے صفحہ 116 پر حضرت محمد حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احوال میں عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کے عنوان سے یوں تحریر ہے:۔ "او را سہ پسر بود: ابوھاشم، علی، جعفر۔ جعفر راپسری بود عبداللہ، و علی را پسری بود عون نام۔"

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق حضرت محمد حنفیہ کے تین فرزند ابو ہاشم، علی و جعفر تھے جعفر کے فرزند عبداللہ تھے اور علی کے بیٹے عون تھے۔یعنی جد "بنی عون" اعوان، عون بن علی بن محمد حنفیہ تھے۔

آئینہ مسعودی 1937ء

"آئینہ مسعودی" کا اردو ترجمہ حضرت خواجہ اکبر وارثی میرٹھی نے 1937 میں کیا اور ہلال بک ڈپو جمعیۃ بلڈنگ کچہری روڈ نزدیک تارگھر امین آباد لکھنو بھارت سے شائع کی۔کتاب کے صفحہ 21 پر سالار مسعود غازیؒ کا شجرہ نسب یوں مرقوم ہے:۔"سالار مسعود غازی بن شاہ ساہو غازی بن شاہ عطااللہ غازی بن شاہ طاہر غازی بن شاہ طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ عمر غازی بن شاہ ملک آصف غازی بن شاہ بطل غازی بن شاہ عبدالمنان غازی بن شاہ محمد حنفیہ غازی بن اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور سید سالار غازی کو خرقہ ارادت و خلافت اپنے باپ سے پہنچا۔مزید صفحہ 68 پر درج ہے سالار ساہو ملک عبداللہ راجو [راج کرنے والے یعنی بوجہ حکومت کرنے راجو مشہور ہوئے] کو کڑا اور ملک قطب حیدر [بن عطااللہ غازی] کو مانک پور میں حکومت و تبلیغ کے لیے چھوڑ کر خود ستر کھ واپس آئے"۔

تاریخ تفکر اسلامی در ہند 1367ھ

"تاریخ تفکر اسلامی در ہند" 1367ھ کو تالیف از عزیز احمد مترجمان: نقی لطفی محمد جعفر یاحقی تہران کے صفحہ 68 پر درج ہے:۔"آرامگاھای صوفیان متشرع توسط خواص و عوام حرمت گزاشتہ می

شدہ و در سالر و زمرگ بعض اولیا، درآرمگاہ آنہا، مراسم بزرگزاشتی بہ ہمراہ باز ارہای مکارہ و مجالس سماع برگزار می شدہ است۔تربت برگرفتہ از قبور اولیای مسلمان، بہ عنوان شفابخش مطلوب و طرف توجہ است از ہمہ عجیب تر جشن ((سالار۔مسعودغازی)) است کہ عزب مردہ بہ این جہت ہمہ سالہ بر سرگوراو مراسم جشن ازدواج وی بازنی آراستہ بردہ شدہ ترتیب می بابد"۔صفحہ 71:۔"این پنج تن مراسم دینی ((غازی میان)) یکی از اولیای دروغین کہ با سالار مسعود نامی کہ گفتہ می شود در جنگ با ہندوان در بہرئیچ(Bahri'ch)بہ سال 424در گذشتہ، یکی دانستہ شدہ، و از جانب ہردو گروہ مسمانان و ہندو مورداحترام است"۔

تبصرہ: سالار مسعود غازی کی قبر بہڑائچ (بھارت) میں مرجع خلائق ہے جو 424ھ میں شہید ہوئے تھے

کاروان ہند جلد اول (1369ھ)

"کاروان ہند" جلد اول تالیف از احمد گلچین معانے آستان قادس رضوی نے مشہد سے شائع کی کے صفحہ 481 پر روحی مازندرائی کے عنوان سے سالار مسعود غازی کے حوالے سے یوں تحریر ہے:۔"باھم مودنی عظیم خاست، ہم در آن اوان بہ بہرائچ رفت(۱)آنجا نیز او رادیدم، ۱۔بہرائچ شہربست در صوبہ اودھ، مزارسالارمسعودغازی آنجاست،او از خویشان سلطان مسعودغزنوی بودہ۔"

تبصرہ: کاروان ہند میں بہڑائچ کی شہرت کی وجہ بیان کرتے ہوئے تحریر کیا گیا ہے کہ بہڑائچ صوبہ اودھ میں ہے اس جگہ سپہ سالار مسعود غازی کا مزار ہے جو سلطان محمود غزنوی کے قریبی رشتہ داروں میں سے ہیں۔

دانش نامہ ادب فارسی 1380ھ

"دانش نامہ" فارسی جلد چہارم تالیف از حسن انوشہ نے تہران سے 1380ھ میں شائع کی جس کے صفحہ 640 پر درج ہے "تاریخ ہندبہ کتاب ھای فارسی دورہ غزنویان شد، تذکرہ سالارمسعود/تاریخ ملا غزنوی،نوشتہ ملامحمدغزنوی ،ازملازمان محمودغزنوی(421-389ق)در شرح احوال سالارمسعودغازی (424ق)،از سرداران سپاہ غزنوی"

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق غزنوی دور میں لکھی گئی کتاب "تذکرہ سالار مسعود/تاریخ ملا غزنوی ملازم سلطان محمود غزنوی جو سالار مسعود غازی شہید 424ھ جو غزنوی فوج کے سرادر تھے" کا ذکر درج ہے۔جس سے یہ تصدیق ہوتا ہے کہ سالار مسعود غازی 424ھ میں شہید ہوئے اور ملا محمد نے جو سلطان محمود غزنوی کے ملازم تھے نے سالار مسعود غازی کے احوال میں شرح سالار مسعود غازی تالیف کی۔

علم وعمل (وقائع عبدالقادر خانی) فارسی 1960ء

''علم وعمل'' (وقائع عبدالقادر خانی) جلد اول فارسی تالیف از مولوی عبدالقادر، ترجمہ مولوی معین الدین افضل گڑھی ترتیب وحواشی محمد ایوب قادری بی اے مطبوعہ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی 1960ء کے صفحہ 105 پر حالات امروہہ 1 کے حاشیہ میں رقم طراز ہیں ''امروہہ ایک تاریخی بستی ہے حضرت سالار مسعود غازی کے مفتوعہ مقامات میں سے ہے۔ مزید بیان سنبھل کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ''سنبھل ایک بہت پرانا شہر 2 ہے کے حاشیہ میں تحریر ہے ''سنبھل حضرت سالار مسعود غازیؒ کے مفتوعہ مقامات سے بینہایت تاریخی مقام ہے''۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق بھی امروہہ و سنبھل سالار مسعود غازیؒ کے مفتوعہ علاقے ہیں جو سلطان محمود غزنوی کے دور میں فتح ہوئے تھے۔

تاریخ اسلام: جستاری در نقد حضور اعقاب حضرت عباس علیہ السلام در شبہ قارہ ہند 1995ء

تاریخ اسلام: جستاری در نقد حضور اعقاب حضرت عباس علیہ السلام در شبہ قارہ ہند، تاریخ دریافت: 994-11-14ء تاریخ تایید 95-03-24: از محمد طاہر عباس و سید علم دار حسین شاہ مطبوعہ ایران کے صفحہ 193 تا 226 پر میزان قطبی، میزان ہاشمی، وخلاصۃ الانساب اوران کے حوالے سے لکھی جانے والی دو کتب زادالاعوان وباب الاعوان پر بحث کی گئی ہے۔ صفحہ 194 پر تحریر ہے:۔ ازعقاب حضرت علی علیه السلام عمدتاً دو طائفه ای اعوان هستند که درنسب نامه های موجود اختلاف شدیدی دارند.یکی از انان قائل است که سلسله نسب انان از طریق فرزندان محمدبن حنفیه(81ق) به امیر مومنان علیه السلام می رسد. گروهی دیگر ادعامی کند که سلسله نسبشان از طریق فرزندان حضرت عباس، به امیر مومنان علیه السلام می رسد''۔صفحه 195پرپیشینه ورود اعقاب امیر مومنان علیه السلام به هند کے حوالے سے رقم طراز هیں:۔''درسال 303وقتی مسعودی (م345ق) وارد شهر منصوره شد، تعداد کثیری از فرزند عمر الاطرف و محمدبن حنفیه را در شبه قاره هند ذکر کرده اند و هیچ ذکری از اعقاب عباس بن علی علیه السلام نیامده است''۔''تاریخ چه موضوع'': حدود صدسال پیش، قبل ازاستقلال، در شبه قاره فردی به نام مولوی حیدرعلی (زنده 1327ق) برای اثبات اعای علوی بودن طائفه اعوان، کتاب تاریخ علوی را نوشت و به دلیل خواندن نسب نامه خنیاگران در مراسم عروسی، ادعا کرد که سلسله نسب اعوان به محمد حنفیه[ابن حضرت علیؑ) می رسد''۔ صفحه 196''فردی به نورالدین سلیمانی (زنده 1319ق) کتاب زادالاعوان را نوشت.به نظر می رسد که وی نخستین مرتبه ادعا کرد که اعوان از نسل حضرت عباس بن[علیؑ]ابن ابی طالب علیه السلام هستند''۔صفحه 210عون بن یعلی۔نقدو بررسی : .1۔وی گفت که عون بن یعلی ، مشهوربه یعلی بن قاسم است.سپس ، به نقل از سه کتاب ، برای او چند اسم ذکر کرده که در هیچ کتابی یافت

نمی شود.2.تااین زمان، مدرك و مستندی پیدا نشده که عون از نسل عباس بوده باشد؛ بلکه برخلاف ان، به اطمینان می توان گفت که تا پیش از تالیف کتاب زادالاعوان، هیچ شخصی به نام((عون)) در فرزندان حضرت عباس علیه السلام در کتب: رجال تراجم، انساب، طبقات، حدیث و یا تاریخ یافت نمی شود.حتی در کتاب های معلی (م 726ق) که به زبان فارسی یا ارو نگاشته شده اند، این نام در سلسله نسب فرزندان حضرت عباسؑ ذکر نشده است و پیش از تالیف این کتاب، کسی ادعا هم نداشت که وی از فرزندان حضرت عباس علیه السلام است۔ 6۔ در سلسله طریقت قادریه ، در کتب موجود است ؛ چون دراهل تصوف ، شجرهطریقت اهمیت بسیاری دارد؛ ولی قائلان به اعقاب عون، تاین زمان نتوانسته اند پیش از کتاب زادالاعوان مستند علمی معتبری را دراین زمینه ارائه کنند؛ضمن اینکه در کتب مربوطه، اسم ''عون قب شاه'' یافت نمی شود.صفحه 212منابع زادالاعوان: اما نسب را منحصراً از سه کتاب: میزان قطبی، نوشته قطب الدین شامی، مطبوعه بیروت؛ میزان هاشمی نوشته مولانا هاشم شاه بغدادی، مطبوعه مصر؛ و خلاصة الانساب بدون اسم مولف ، مطبوعه مصر ارائه کرده است.2، بعد از مراجعه به کتاب خانه های موجود در شبه قاره هند، هیچ گونه اطلاعاتی درباره سه کتاب یادشده و مولف انان پیدانشد.همین امر، موجب شده که عده ای درشبه قاره هند اعتقاد داشته باشند که این سه کتاب، وجود خارجی ندارند، برخی نوشته اند: نورالدین از چنین کتاب های عربی استفاده کرد که اثبات وجود خارجی شان، ممکن نخواهد بود.اسامی این سه کتاب و نویسندگانش در فهارس، اعم از کتب فهرست و تراجم و فهرست خطی یا چاپی کتاب خانه های مختلف ، یافت نمی شود؛ حتی در خود مصر و بیروت نیز که این کتب در انجا چاپ شده اند، اثری از این سه کتاب در دسترس نیست.

تبصرہ: مقالہ نگاران محمد طاہر عباس وسید علم دار حسین شاہ نے مقالہ ہذا میں ''اعوان'' قبیلہ کے نسب نامہ پر شدید اختلاف کا تذکرہ کیا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ اعوان قبیلہ صدیوں سے اپنا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیان کرتا چلا آرہا ہے خود مولوی نورالدین نے بھی زادالاعوان میں اس کی تصدیق دی ہے کہ اعوانوں کا بہت بڑا طائفہ حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد بیان کرتا چلا آرہا ہے۔ اور سب سے پہلے حکیم غلام نبی صاحب نے جن کی خواہش پر ''تاریخ علوی'' مولوی حیدر علی لدھیانوی نے 1896ء میں تالیف کی حضرت محمد حنفیہؒ ہی کی اولاد میں اعوانوں کا شجرہ نسب لکھا۔ جس سے یہ تصدیق ہوا کہ حضرت محمد حنفیہؒ والی روایت قدیم ہے۔ حکیم غلام نبی صاحب ہی کی خواہش پر مولوی نورالدین سلیمانی نے 1905ء میں زادالاعوان لکھی جس میں تین کتب میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب کے حوالے سے شجرہ نسب کو تبدیل کرتے ہوئے حضرت غازی عباس علم دارؒ سے جوڑ دیا۔ یعنی عباسی شجرہ 1905ء کی پیداوار ہے اس سے پہلے اس کا کوئی وجود نہیں تھا۔ اور جن تین فرضی و جعلی کتب کے حوالے سے لکھا گیا

ان کتب کا کوئی وجود اس دنیا میں نہیں ہے اور مقالہ نگاران نے بھی مقالہ ہذا میں اس بات کی تصدیق دی ہے کہ ان تین کتب میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب کا کوئی وجود نہیں ہے۔ مقالہ میں حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ و حضرت عمر الاطرف بن حضرت علیؓ کی اولاد تاریخ مسعودی کے حوالے سے منصورہ میں ہونا تصدیق کیا گیا ہے جب کہ حضرت غازی عباس علم دارؒ کی اولاد کا ہندآنا ثابت نہیں ہے۔ مقالہ ہذا میں یہ بھی درج ہے کہ عون بن یعلی یا عون نامی کوئی بھی شخصیت حضرت عباس علم دارؒ کی اولاد سے ثابت نہ ہے۔

درست اور مستند بات یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے جد امجد ''عون قطب شاہ غازی'' بن علی بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں عون اور حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد کا ہند آنا اور سلطنت غزنویہ کے ساتھ منسلک ہونے کی تصدیق قدیم کتب انساب میں درج ہے جن کا تذکرہ گزشتہ صفحات پر کیا جاچکا ہے۔ حوالہ کے لیے نسب قریش عربی، المعقبون عربی، تہذیب الانساب عربی، منتقلۃ الطالبیہ عربی، المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب، المشجر الوافی عربی اور فارسی کتب میں تاریخ محمودی، مہاجران آل ابی طالب، منبع الانساب فارسی، مرات مسعودی فارسی، مرات الاسرار فارسی وغیرہ کے اقتباسات اور تبصرہ جات کتاب ہذا میں درج ہیں۔ مندرجہ بالا کتب سے یہ تصدیق ہوا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ ''عون بن علی بن محمد حنفیہ'' کے نام کی نسبت سے ''بنی عون''، بنی عون سے ''اعوان'' اور عون کے عرف قطب شاہ غازی کی وجہ سے قطب شاہی کہلاتا ہے۔ حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد کے بجائے اگر کوئی اپنا شجرہ نسب حضرت غازی عباس علم دارؒ یا عمر الاطرفؒ یا جعفر الاصغر بن محمد حنفیہؒ سے ملاتا ہے تو وہ قطب شاہی علوی اعوان نہیں ہے بل کہ وہ ''علوی''، عباسی، عمری یا محمدی ہوسکتا ہے۔ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ صرف اور صرف عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔

چہرۂ درخشان قمر بنی ہاشم ابوالفضل العباس علیہ السلام جلد پنجم 2006ء

''کتاب چہرہ درخشاں (قمر بنی ہاشم ابوالفضل العباسؑ) جلد پنجم تالیف از علی ربانی خلخالی نے قم، خیابان شہداء، ایران سے 1427 ہجری بہ مطابق 2006ء شائع کی۔ کتاب ہذا کا باب ششم (نسل حضرت اباالفضل العباسؑ) جو صفحات 259 تا 306 پر مشتمل ہے اس میں دو باتیں ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ کہ حضرت علیؓ کی غیر فاطمی اولاد بھی سید ہے اور دوسرا یہ کہ پاک و ہند میں حضرت عباسؓ علمدار کی اولاد بھی علوی یا اعوان کے لقب سے آباد ہے اور سیّد کہلاتی ہے۔ مؤلف نے وزیر حسین علوی جن کا تعلق پاکستان سے ہے کے حوالے سے مختلف حضرات کے شجرہ جات کتاب میں شامل کئے ہیں اور اُنہیں سید ظاہر کیا ہے۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں حضرت بابا سجاول ہزاروی ''1412-1310ء'' (جد امجد قطب شاہی علوی اعوان، شادو آل، سادو آل، دمی آل، کھیا آل وغیرہ ہزارہ وکشمیر) اور ان کی اولاد کو ''سیّد'' لکھا گیا ہے۔ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کا مزار اوّل تربیلہ ڈیم کی تعمیر سے قبل کھر کوٹ ہری پور میں تھا جو بہ وجہ تعمیر ڈیم 2 اگست 1974ء کو کھر کوٹ سے سجاول شریف مانسہرہ منتقل کیا گیا نے نہ تو خود ''سیّد'' کہلایا اور نہ ہی ان کی

اولاد نے سیّد کہلایا ہماری شہرت بلدی قطب شاہی اعوان ہے۔ جس کی تصدیق گلوسری آف ٹرائبز جلد اول صفحہ 594 سے یوں ہوتی ہے:۔ "The ziarat of Kharkot is the shrine of Baba Sajalif [Sajawal] of the **Awan Qutb -Shahi** tribe whose native place was in the Awan-Kari, whence he went to Pakhli, but not finding it to his liking he flung his horse's reins which fell at Kharkot and then took up his abode there and was buried there on his death. People assele there every Thursday in order to secure male issue". مزید تصدیق کے لئے تاریخ اقوام پونچھ اشاعت 1935ء کے صفحہ 632-631 سے بھی ہوتی ہے کہ ''صرف پونچھ ہی کی سرزمین پر 400 سال سے زائد عرصہ سے وہ ''اعوان'' ہیں اور امام محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہیں''۔ مزید علامہ یوسف جبریلؒ ساکن کھبیکی وادی سون سکیسر اور ان کے فرزند شوکت محمود اعوان کو بھی سیّد درج کرتے ہوئے شجرہ نسب حضرت عباس علم دارؒ سے ملایا گیا ہے جب کہ حضرت علامہ یوسف جبریلؒ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے سرپرست تھے اور شوکت محمود جنرل سیکرٹری ہیں کا شجرہ نسب درجنوں کتب میں حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ سے درج ہے۔ یہاں تک کے دونوں باپ بیٹا ''اعوان تاریخ'' کے مصنف ہیں ان کی کتب ملاحظہ کی جاسکتیں ہیں۔ جہاں تک حضرت غازی عباس علم دارؒ سے شجرہ نسب کا تعلق ہے مولف نے کسی بھی کتاب کا حوالہ نہیں دیا جس سے یہ تصدیق ہوسکے کہ حضرت غازی عباس علم دارؒ کی اولاد سے عون بن یعلی نامی کوئی بندہ گزرا ہو یا ہند آیا ہو۔ درست بات یہ ہے کہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ''بنی عون'' اور ''اعوان'' اور ''قطب شاہی'' مشہور ہے۔

(بحوالہ: کتاب نسب قریش عربی 200ھ صفحہ 77 و منبع الانساب فارسی 830ھ صفحہ 103)

گلستان مسعودیہ فارسی

''گلستان مسعودیہ'' فارسی تالیف از حضرت عبدالرحمٰن چشتی علوی، اردو ترجمہ ناشر محمد سلیم غازی و محمد حفیظ غازی الجامعۃ الغازیہ کوئلسہ بازار ضلع اعظم گڑھ یوپی کے صفحہ 8 پر شجرہ نسب یوں درج ہے: ''سید اسلم غازی بن سید مکرم مکی غازی بن سید صدیق غازی بن سید ظہیر ف زاند غازی بن سکندر دیوانہ غازی عرف بابا برھنہ ابن سید امیر نصر اللہ غازی ابن سید عطا اللہ غازی ابن سید طاھر غازی ابن سید طیب غازی ابن سید محمد غازی ابن سید عمر[علی] غازی ابن سید ملک آصف غازی ابن سید بطال غازی[عون قطب شاہ غازی] ابن سید عبدالمنان غازی[علی] ابن سید محمد حنفیہ غازی ابن سیدنا حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ''۔

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔

اردو مطبوعات (کتب)

تاریخ سید سالار مسعود غازی (1284ھ)

''تاریخ سید سالار مسعود غازی'' تالیف از عنایت حسین بن شیخ غلام عباس بلگرامی نے 1284ھ میں شائع کی جس کے ص 12 پر شجرہ نسب سالار مسعود غازی یوں درج ہے ''سالار مسعودؒ بن سالار ساہو بن عطا اللہ غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر، علی غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی (عون عرف قطب غازی) بن عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ حضرت علی کرم اللہ وجہہ'' کتاب ہذا کے مطابق سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور 424 ہجری میں شہادت پائی۔

تبصرہ: تاریخ ہذا سے بھی سالار مسعود غازی کا شجرہ نسب درج ہے جس کے مطابق آپؒ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجا ہیں اور 424 ہجری میں شہید ہوئے۔

خلاصہ تاریخ مسعودی 1288ھ

''خلاصہ تاریخ مسعودی'' سید اکبر علی ابن سید محمد بخش ابن سید حیدر شاہ ساکن سیتاپور نے 1288ء میں غالب الاخبار باہتمام سید محمد جعفر طبع کروائی۔ کتاب کے صفحہ 4 پر نسب نامہ کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:۔ 'سید سالار مسعود غازی ابن سالار شاہو غازی ابن طاہر غازی ابن شاہ محمد غازی ابن شاہ عمر غازی ابن شاہ ملک آصف غازی ابن شاہ بطل غازی ابن شاہ عبدالمنان غازی ابن شاہ محمد حنفیہ غازی ابن حضرت اسد اللہ غالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور والدہ حضرت سید سالار مسعود غازی کا نام ستر معلیٰ تھا اور ہمشیرہ سلطان محمود غزنوی کی تھیں اور وفات پائی ستر معلیٰ والدہ سید سالار مسعود غازی نے بہ مقام کیلر جوار کشمیر میں بیچ 422ھ میں اور دفن ہوئیں غزنی میں ولادت سالار مسعود غازی بست و یکم 21 شہر شعبان المعظم 406ھ روز یک شنبہ وقت صبح صادق بمقام اجمیر میں ہوئی۔ سالار ساہو غازی نے کڑہ و مانک پور فتح کیے صفحہ 9 پر تحریر ہے کہ ملک عبداللہ کو کڑہ میں و ملک قطب حیدر کو مانک پور میں چھوڑ کر سالار ساہو ستر کھ میں تشریف لائے۔۔ صفحہ 10 پر بطور حوالہ سالار مسعود غازی کی شہادت کے یوں درج ہے۔ سلطان الشہداء سالار مسعود اول وقت عصر روز یکشنبہ چہاردہم 14 ماہ رجب 424 ہجری میں شہید ہوئے۔

تبصرہ: ''خلاصہ تاریخ مسعودی'' میں سالار مسعود غازی تا حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ تک شجرہ نسب درج ہے مزید یہ بھی درج ہے کہ سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجا تھے اور سالار ساہو غازی نے قطب حیدر شاہ غازی علوی کو مانک پور کا حاکم مقرر کیا اور کڑہ کا حاکم عبداللہ کو مقرر کیا اور سالار مسعود غازی 424ھ کو شہید ہوئے۔

تواریخ ہزارہ 1874ء

''تواریخ ہزارہ'' مع خلاصہ رواجات عام معمولہ مروجہ زمینداران ہر ایک قوم تحقیق و تنقیح کردہ بندوبست حسب الحکم کپتان ڈورڈ جارج ویس صاحب بہادر مہتمم بندوبست، محمد اعظم بیگ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست ضلع ہزارہ نے بہ نظر فائدہ عام 1874ء نے ترتیب دیا اور وکٹوریہ پریس لاہور میں بہ اہتمام سید رجب علی شاہ پرنٹر سپریٹنڈنٹ کے 1878ء میں طبع ہوئی جس کی نقل محمد عظیم ناشاد صاحب کے کتب خانہ میں موجود ہے جس کے صفحہ 1183 کے مطابق اعوان آبادی 50564 ہے نیز ہزارہ کے تمام موضع جات کے نمبردارن جن میں ہزارہ ڈویژن کے تمام اعوان نمبردارن کے نام شامل ہیں جن میں موضع ننوا، موضع منگلور کے نمبردار ملاولی، ٹاہلی میں بھی اعوان نمبردار درج ہیں ہڑیالہ میں نمبردار بہادر خان اور خوشحالہ کے اعوان نمبردار میر جی وغیرہ درج ہیں۔ علاوہ ازیں اعوان رواج نامہ کی ضغیم کتاب ہے جسے 250 نمبردران اور متعبرین علاقہ نے مرتب کیا اس میں اعوان جاگیردار کھیال اعوان و گولڑہ اعوان بھی شامل ہیں۔

تاریخ پشاور 1874ء

''تاریخ پشاور'' رائے بہادر منشی گوپال داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے حسب الحکم جناب صاحب فنانشل کمشنر گلوب پبلشر اردو بازار لاہور نے 1874ء میں شائع کی جس کے صفحہ 739 پر حال خاندان کالا باغ کے عنوان سے لکھا ہے ''خاندان ملکان کالا باغ قوم آوان سے ہے اعوانوں کی اصلیت اور قومیت میں اختلاف ہے یہ لوگ اپنے آپ کو قطب شاہ کی نسل سے بیان کرتے ہین [بعہد سلطان محمود غزنوی] اور اس سے اوپر پندرہویں پشت میں امیر املومنین کرم اللہ وجہہ ابن ابی طالب سے کرسی ملا کر قریش ہوئے'۔ قطب شاہ کی اولاد سے اس خاندان کے مورث اعلا بہ مقام دھنکوٹ جو کالا باغ سے بہ فاصلہ تخمیناً ڈیڑھ میل اوپر کی طرف ہے۔ دریائے سندھ کے مغربی کنارے پر سکونت پذیر تھے۔ قطب شاہ سے بعد سولہوین پشت میں ملک اودو پیدا ہوا جس سے شجرہ نسب معطوفہ شروع ہوتا ہے اس شخص کو پیر عبدالرحمان شاہ نوری نے جن کا مرید تھا شیخ کا خطاب دیا سبب سے شیخ اودو مشہور رہوا''۔

تبصرہ: کتاب ہذا سے کالا باغ کے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی نشاندہی ہوتی ہے اور مولف نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پندرہویں پشت میں قطب شاہ اور قطب شاہ کی سولہویں پشت میں ملک اودو درج کیا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ منبع الانساب فارسی، تاریخ نیازی قبائل تاریخ علوی اعوان، مختصر تاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹری، قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ (شجرہ جات و گوتیں) و تاریخ حیدر آل وغیرہ کے مطابق حضرت علیؓ کی تیسری پشت میں عون قطب شاہ غازی اور دسویں پشت میں ملک قطب حیدر شاہ غازی علوی، سولہویں پشت میں ملک بندے علی اور چھبیسویں پشت میں شیخ اودو گزرے ہیں:۔ ملک امیر محمد خان نواب آف کالا باغ (سابق گورنر مغربی پاکستان و چیف آف اعوان) بن ملک عطا محمد خان بن ملک یار محمد خان بن ملک مظفر خان بن ملک اللہ یار خان بن ملک محمد اعظم

خان بن ملک سرخروخان بن ملک عظمت (عزت خان) بن ملک اللہ یار خان بن ملک سلیم خان بن ملک علی خان بن ملک ابراہیم بن شیخ اودو بن ملک یعقوب بن ملک نور بن ملک اللہ یار بن ملک صدیق یا صادق بن ملک ممن بن ملک لنگر بن ملک رائی بن ملک رکھا بن رنباز بن ملک بندے علی بن اولیا بن مہر علی بن بندے علی گوہر شاہ بن کرم علی (خلیل رکھلی) بن مزمل علی کلگان بن میر قطب شاہ (سالار قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف) بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد اسھل المعروف محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی المعروف عون قطب شاہ (جدامجد قطب شاہی علوی اعوان ربنی عون) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب۔

صولت افغانی 1876ء

صولت افغانی حاجی محمد زردار خان افغانی 1876ء میں شائع کی گئی۔ کتاب ہذا کے صفحہ 97 پر ذکر سالار مسعود غازی کے عنوان میں مفصل لکھا ہے یہاں مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے:۔ ''واضح ہو کہ حضرت سالار مسعود غازی کے والد کا نام سالار ساہو تھا والد کی طرف سے سلسلہ آپ کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے حضرت سالار مسعود غازی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی 13 ویں پشت میں تھے حضرت کی والدہ کا نام ستر معلیٰ تھا خواہر سلطان محمود غزنوی کی ہیں۔ والد حضرت مسعود غازی 9 ذی الحجہ 401 ہجری میں بہ حکم سلطان محمود ستر ہزار کے قریب فوج لیکر ہندوستان میں آئے اور اجمیر کو فتح کر کے وہاں کے صوبہ دار ہوئے 405 ہجری میں حضرت سالار مسعود متولد ہوئے۔ پندرہ سولہ سال کی عمر میں بہرائچ کو روانہ ہوئے اس وقت بہرائچ میں ایک تالاب سورج کنڈ نام معبد ہندوؤں کا تھا اس تالاب کے کنارے پر ایک شکل آفتاب سنگ پر کندہ رکھی تھی اوسکو لوگ بالا رکھ کہتے تھے اور کسوف آفتاب کے روز لاکھوں ہندو دور دور ملکوں سے پرستش کو بھی آتے تھے سید سالار مسعود نے اس پرستش کی ممانعت کردی اس پر ہنود معہ پہاڑی راجاؤں کے جنگ کے لئے جمع ہوئے اور خوب لڑائی ہوئی اور اسی جنگ میں حضرت سالار مسعود غازی 424 ہجری 19 برس کی عمر میں شہید ہوئے اور جس قدر لوگ اس جنگ میں تھے شہید ہوئے سب کی نعش سورج کنڈ مین ڈال دی گئیں اور تالاب شہیدوں کی لاشوں سے بھر گیا حضرت سالار مسعود غازی کو اس تالاب کے کنارے دفن کیا''

تبصرہ: کتاب ہذا سے بھی واضح ہوا کہ سالار مسعود غازی و سالار ساہو غازی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے اور سالار مسعود غازی کی والدہ ستر معلیٰ سلطان محمود غزنوی کی بہن تھیں اور سالار مسعود غازی 424 ہجری شہید ہوئے قبر آپؒ کی سورج کنڈ بہڑائچ میں ہے۔

فرہنگ آصفیہ (1878ء)

''فرہنگ آصفیہ'' جو چار جلدوں پر مشتمل ہے مولوی سیّد احمد دہلوی نے 1868ء میں مرتب کرنا شروع کی اور 1878ء میں دہلی سے شائع کی۔ جلد اوّل ص 312 اولیائے ہند کے عنوان سے درج ہے جس

سے مختصر اقتباس درج کیا جاتا ہے ''سالار مسعود غازی عرف بالے میاں۔ ہندوستان میں بلحاظ زمانہ سب سے پہلے آپ ہی شہدائے ہند میں نام ور ہوئے آپ سالار ساہو بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی کے فرزند رشید ہیں آپ کے نسب نامہ سے تقریباً ہر ایک بزرگ کا غازی ہونا پایا جاتا ہے۔ محمد غازی دراصل عمر غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی [عون عرف قطب غازی] بن عبدالمنان بن محمد حنفیہ ابن اسد اللہ لغالب حضرت علیؓ کے فرزند دلبند تھے۔ سالار مسعود غازی نے بارہویں پشت میں اکیسویں رجب 405 ہجری روز یک شنبہ کو بوقت صبح صادق اجمیر شریف میں بطن مادر سے جلوہ فرمایا۔ 14 رجب 424ھ کو بہڑائچ میں جہاد کر کے تیر سے شربت جام شہادت نوش کیا۔ آپ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے آپ کے والد ماجد سلطان محمود غزنوی کے سپہ سالار رہے۔ پھر آپ ان کی وفات کے بعد اپنے والد ماجد کے عہدہ پر ممتاز ہوئے۔''

تبصرہ: ''فرہنگ آصفیہ'' میں بھی سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا مکمل شجرہ نسب اس طرح درج ہے۔ سالار مسعود غازی بن سالار ساہو بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی عمر غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی [عون قطب شاہ غازی] بن [علی] عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''

آئینہ اودھ 1305ھ

''آئینہ اودھ'' بہ قلم جامع الکمالات اشرف السادات علامہ جناب مولانا مولوی سید محمد ابوالحسن شاہ صاحب مانکپوری نے 1305ھ میں شائع کی جس کے صفحہ 34 پر درج ہے:۔'' مفتاح التواریخ سید سالار مسعودغازی از شہدائے عساکر غزنویہ است فراراودرشہربہرائچ واقع ست سلسلہ نسب او بامام محمدحنیف بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ منتہی میشود'' ۔وفات 14 ماہ رجب 424 ہجری روز یک شنبہ مزار مقدس حضرت سید سالار نہایت باعظمت وجلالت ہے۔'' تاریخ ملا محمد غزنوی'' و'' مرآت مسعودی'' میں نسب نامہ سید سالار مسعود غازی کا یہ ہے کہ حضرت محمد حنیف رضی اللہ عنہ بن حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے دو پسر اول عبدالمنان دوسرے عبدالفتاح اول کی صلب سے سید مسعود ہیں جو سید مسعود بن سید سالار ساہو بن عطا اللہ غازی بن سید طاہر غازی بن سید طیب غازی بن سید محمد غازی بن ابن سید عمر غازی بن سید آصف غازی بن سید بطال غازی بن سید عبدالمنان غازی تھے۔ بعض نام مسعود شہید ابن سلطان محمود غزنوی کا کتاب تاریخ میں دیکھ کر سید مسعود غازی تصور کرتے گئے حالاں کہ یہ نام جو مسعود شہید پسر سلطان محمود ہیں جنہوں نے مابعد اپنے باپ کے تخت پر بیٹھ کر اپنے بڑے بھائی محمد کی آنکھ مین سلائی بھروائی یہ سید سالار مسعود مسماۃ ستر معلیٰ خواہر سلطان محمود کے بطن طیبہ سے ہیں اور تھوڑے عرصے میں بہ تربیت صلحا و علما کے باالنساب علم ظاہر و باطن کے یکتائے عصر ہوئے۔ صفحہ 36 پر تحریر ہے۔'' سید مسعود نے ایک لشکر جرار کو سپہ سالار ملک اقطب حیدر [المعروف قطب شاہ] و ملک امام الدین

کے ساتھ کڑہ و مانک پور روانہ کیا سرداران مذکورین کوستر کھ تا مانک پور جس قدر قصبات و دیہات ملے جہاد کرتے ہوئے کڑہ و مانکپور آئے۔آگے درج ہے اور مرآت مسعودی سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ سید سالار ساہو غازی خود جانب کڑہ اور مانکپور گئے اور وہاں کے راجاؤں کو شکست دینے کے بعد زندہ گرفتار کیا اور دونوں شہروں کو پھر تاخت و تاراج کیا اور ملک قطب حیدر کو حاکم مانک پور اور ملک عبداللہ کو حاکم کڑہ مقرر کر کے ستر کھ واپس آئے"۔مزید صفحہ 37 پر سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کی شہادت کے حوالے سے یوں درج ہے۔"ذکر شہادت سید سالار مسعود غازی جب سید سالار کو شدت یورش رایاں و راجگان آنروے گھاگرہ دریافت ہوئی۔۔۔جب معلوم ہو گیا کہ کوئی امداد غزنی سے نہ آویگی تب مسمیان۔۔(اکیس راجگان)۔۔گونڈہ و بہرائچ و بستی و گورکھپور متفق ہو کر چڑھ آئے تب سید مسعود غازی نے بھی باتفاق مجاہدین گورکھپور و حوالی بنارس میں متعدد معرکہ کیے بالآخر بہ مقام سورج کنڈ جانب اوتر شہر بہرائچ معرکہ عظیم کر کے معہ تمامی ہمراہیان کے شہید ہو گئے چونکہ منجملہ مجاہدین کے کوئی زندہ باقی نہ رہا تھا بعض گھوسبان بازاری نے ایک قبر میں سید مسعود غازی و ملک رجب کو اور ایک قبر میں جملہ شہدا کو مدفون کر دیا بعد شہادت سید مسعود غازی کے پھر ایک سوتریسٹھ برس تک ہندوستان پر آمد مسلمانوں کی نہیں ہوئی۔

صفحہ 121 پر یوں تحریر ہے"بادشاہ بہ غرض زیارت حضرت سالار مسعود غازی کے بہرائچ گیا اور مشرف بہ زیارت ہو کر وہاں کے خدام اور مجاوران کو بہت کچھ روپیہ و اشرفی عطا کیا۔محمد قاسم مولف تاریخ فرشتہ اس مقام پر تحریر کرتا ہے کہ یہ سید مسعود شہید سپہ سالاروں میں سلطان محمود غزنوی کے تھے 557 ہجری مین شہید ہوئے معلوم نہیں کہ یہ خبر مجہول کہاں سے لکھی کیوں کہ وفات سلطان محمود کے 421 ہجری و شہادت سید مسعود کی 424 ہجری می واقع ہوئی جس کا تذکرہ میں پہلے لکھ چکا ہوں"۔تاریخ فرشتہ کے فارسی نسخہ میں عبارت یوں درج ہے:۔"تاریخ فرشته فارسی از آغاز تابابر نویسنده محمدقاسم هندوشاه استرآبادی ناشر چاپی:انجمن آثارومفاخر فرهنگی ناشر دیجیتالی: مرکز تحقیقات رایانه ای قائمیه اصفهان" صفحہ 255 پر درج ہے"وازانجا به بهرایچ رفته و قبر سالارمسعود راکه از اقارب سلطان محمود غزنوی بود"۔

تبصرہ: "آئینہ اودھ" زمینی حقائق، قدیم روایات اور قدیم کتب کی روشنی میں مقامی طور پر مولانا مولوی سید محمد ابوالحسن شاہ ساکن مانک پور نے تالیف کی ہے۔کتاب ہذا کے مندرجات سے یہ تصدیق ہوتا ہے کہ سالار مسعود غازی ، سالار ساہو غازی، قطب حیدر شاہ غازی علوی ، سالار سیف الدین علوی ، رجب سالار وغیرہ قطب شاہی علوی اعوان لشکر کے سپہ سالار گزرے ہیں۔قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی مانک پور کے حاکم رہے ہیں اور آپؒ کا مزار مبارک بھی مانک پور میں ہے اور سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجا تھے اور 424ھ میں شہید ہوئے اور ان کا مزار بہڑائچ بھارت میں ہے اور سلسلہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ سے ملتا ہے۔علاوہ ازیں انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب "نسب قریش" عربی 200ھ، "منبع الانساب" فارسی 830ھ وغیرہ درجنوں کتب سے بھی یہ تصدیق ہوتا ہے کہ عون

بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد "بنی عون"، اعوان اور عون قطب شاہ غازی کی نسبت سے قطب شاہی کہلاتی ہے اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ قطب شاہی لشکر نے جہاد میں حصہ لیا۔

تواریخ خورشید جہان 1894ء

"تواریخ خورشید جہان" جناب شیر محمد صاحب گنڈا پور کی تالیف ہے جو انھوں نے 1894ء میں شائع کی جس کے صفحہ 68 پر ان سردارن کے نام درج ہیں جو سلطان محمود غزنوی کی خدمت میں 413ھ بسلسلہ جہاد حاضر ہوئے:۔"ملک خانو، ملک عامو، ملک داؤاد، ملک یحیٰی، ملک محمود، ملک عارف، ملک غازی، وملک شاہو، ملک احمد"۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں درج سرداروں میں ملک غازی و ملک شاہو قطب شاہی علوی اعوان ہیں جن کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔

تاریخ علوی (1896ء)

"تاریخ علوی" تالیف از مولوی حیدر علی لدھیانوی نے 1896ء میں شائع کی۔یہ اعوان قبیلہ کی سب سے پہلی کتاب ہے جو اردو میں شائع کی گئی جس میں "اعوان قبیلہ" کا شجرہ نسب صدیوں پرانی قدیم روایات کے مطابق قطب شاہ غزنوی از اولاد حضرت محمد حنیف بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے درج کیا گیا۔

تذکرۃ الانساب (1322ہجری)

"تذکرۃ الانساب" تالیف مولانا سید امام الدین احمد بن مولانا مفتی سید عبدالفتاح، طبع 1322 ہجری کے صفحہ 31 پر یوں درج ہے"سید سالار مسعود غازی شہید قدس سرہ نسب نامہ آپ کا سید مسعود غازی بن سید محمود عرف میر ساہو بن سید عبداللہ عرف عطا اللہ بن سید رحمت اللہ بن سید عبدالکریم بن امیر حمید بن محمد حنیف بن امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ یہ بزرگ قدمائے اولیائے کاملین اور مشاہیر کبرائے سادات سے ہیں والدہ آپ کی ستر معلٰی سلطان محمود سبکتگین کی حقیقی بہن تھیں۔سالار مسعود غازی 21 رجب 405ھ کو پیدا ہوئے اور 424ھ کو کافروں کے ہاتھ سے جہاد میں شہید ہوئے اور بہڑائچ بھارت میں دفن ہیں۔آپ کا لقب سلطان الشہدا ء ہے۔"

تبصرہ: مولف مذکور نے شجرہ نسب مکمل درج نہیں کیا۔البتہ مولف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ میر ساہو بن عطا اللہ کے فرزند تھے اور حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

نقل شجرہ نسب موضع سنگولہ تحصیل باغ ریاست پونچھ 1964 بکرمی

"نقل شجرہ نسب موضع سنگولہ تحصیل باغ ریاست پونچھ" 1964 بکرمی ابتدائی بندوبست جوڈوگرہ عہد حکومت 1964 بکرمی بہ مطابق 1905ء میں ہوا جس میں صفحہ 1 تا 31 قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ جو حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی اولاد سے ہیں۔صفحہ 31 تا 37 دیگر قبائل کے شجرات ہیں۔محکمہ مال کے

سرکاری شجرہ نسب کے صفحہ 1 پر خانہ قوم گوت میں ''آوان'' درج ہے اور خانہ کیفیت میں درج ہے:۔

''(الف) حال حصول حقیت و تقسیم اولین و بنا دیہہ رقبہ دیہہ ہذا جنگل او جاڑ اور غیر آباد تھا مدت بعید سے قوم آوان کے بزرگ نے بناء دیہہ ڈالی جو آج تک مسلسل قابض چلی آتی ہے۔ دیگر اقوام رفتہ رفتہ بہ اجازت حکم وقت و وارث قوم آوان کے وارث و قابض ہونے لگے اور تقسیم پر عمل نہیں ہے صرف قبضہ پر عمل ہے نہ ہی کوئی حصہ و پیمانہ مقرر ہے۔

(ب) بنا دیہہ مع وجہ تسمیہ۔ پختہ حال کچھ معلوم نہیں ہے عرصہ بعید گزرا ہے۔ قوم آوان کے بزرگ جس کا نام معلوم نہیں ہے بناء دیہہ ڈالی جس کی اولاد اب تک قابض ہے۔ نام موضع اس وجہ سے مشہور ہو گیا کہ گاؤں سخت پہاڑی تھا۔ اور عام طور پر برف اور اولیٰ پڑا کرتے تھے۔ جو قریب ایک پتھر کے ہوا کرتے تھے۔ اس واسطہ گاؤں کا نام سنگ اولہ مشہور ہو گیا۔ آخر کار بگڑ کر سنگولہ ہو گیا۔ جو آج تک مشہور چلا آتا ہے۔

(ج) وصولی معاملہ (مالیہ) بہ ایام حاکمان وقت اوّل اوّل جس وقت گاؤں آباد ہوا کوئی معاملہ وصول نہیں ہوا کرتا تھا۔ قابض اپنی اراضی کو کاشت کرتے تھے۔ معاملہ نہیں تھا رفتہ رفتہ آپ راجی کے وقت کچھ معاملہ اور کچھ غلہ پر معاملہ ہوتا رہا۔ آخر کار 1908 بکرمی میں 666 روپے مقرر ہوا۔ 1914 بکرمی میں 1000 مقرر ہوا''۔

صفحہ 2 پر راقم مولف کے اجداد کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔ مومن خان ان کے فرزند تابوخان (آفتاب) ان کے فرزند تاجوخان (تاج محمد خان سنگولہ کے ابتدائی نمبردار 1909 بکرمی کو مقرر ہوئے) ان کے تین فرزند فیض بخش خان نمبردار، نور ولی خان و فقیر محمد خان تھے۔

موضع سنگولہ نوٹیفکیشن نمبر ب آر/45-035/96ء مورخہ 20 جون 1996ء کے تحت عوام علاقہ کی خواہش پر تحصیل باغ سے خارج ہو کر تحصیل راولاکوٹ میں شامل ہو چکا ہے۔ جدید بندوبست میں سنگولہ کے تین موضعات ہیں: 1۔ سنگولہ جنوبی (وارڈ بنی و دبن)، سنگولہ وسطی (وارڈ چھمب و ہیمہ ناڑی) و سنگولہ شمالی (وارڈ آگرہ، کلسن و نکر)۔

1۔ راقم مولف کے پاس ہر تین موضعات سنگولہ جنوبی، سنگولہ وسطی و سنگولہ شمالی کے شجرہ نسب مالکان کی نقول دستیاب ہیں۔ شجرہ نسب مالکان موضع سنگولہ جنوبی نمبر حد بندوبست 09 تحصیل راولاکوٹ ضلع پونچھ چک پہاڑی 100 صفحات پر مشتمل ہے جس کے صفحہ 11 پر درج ہے نام طرف یا پتی جان محمد خان وغیرہ نام قوم رگوت آوان: حشمت علی خان نمبردار کے چار فرزند محمد خان نمبردار، عادل خان، محمد زمان خان و محمد غلام خان تھے۔ محمد خان نمبردار کے 9 فرزند جان محمد خان نمبردار، محمد اشرف خان، عبدالعزیز خان، محمد نجیب خان، محمد سعید خان، محمد کریم خان (راقم مولف)، محمد رحیم خان، محمد حبیب خان و محمد اطوار خان۔

2۔ شجرہ نسب مالکان موضع سنگولہ وسطی نمبر حد بندوبست 57 تحصیل راولاکوٹ ضلع پونچھ 107

صفحات پر مشتمل ہے صفحہ 5 پر درج ہے:۔ نام طرف یا پتی جان محمد خان وغیرہ نام قوم رگوت آوان: حشمت علی خان کے فرزند محمد خان اور ان کے 9 فرزند جان محمد خان نمبردار، محمد اشرف خان، عبدالعزیز خان، محمد نجیب خان، محمد سعید خان، محمد کریم خان (راقم مولف)، محمد رحیم خان، محمد حبیب خان و محمد اطوار خان۔

3۔ شجرہ نسب مالکان موضع سنگولہ شمالی نمبر حد بندوبست 56 تحصیل راولاکوٹ ضلع پونچھ 74 صفحات پر مشتمل ہے صفحہ 35 پر درج ہے: نام طرف یا پتی جان محمد خان وغیرہ نام قوم و گوت آوان مذکور: شیر علی خان کے تین فرزند گوہر خان، نوردین و محمد شیر خان تھے گوہر خان (راقم مولف کے نانا) کے چار فرزند جہانداد خان، محمد اکبر خان، محمد افسر خان و محمد اسلم خان (لاولد) و دختر ریشم جان (راقم مولف کی والدہ مرحومہ)۔

تبصرہ: جب ابتدائی بندوبست 1964 بکرمی بہ مطابق 1905ء مکمل ہوا تو اس وقت فیض بخش خان نمبردار زندہ تھے اور ان کے پانچ فرزند تھے نمبردار غلام علی خان، نواب علی خان، روشن علی خان، دوست محمد خان وحیدر خان (لاولد) تھے۔ شجرہ ہذا میں نمبردار فیض بخش خان کے ایک ہی فرزند حیدر خان درج ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ حیدر خان والد کی حیات میں ہی رقبہ خرید کر مالک بن گئے تھے جس کی وجہ سے ان کا نام شجرہ نسب میں درج ہے۔ حیدر خان لاولد فوت ہوئے ان کی زمین واپس دیگر چار بھائیوں کو منتقل ہو گئی تھی۔ راقم مولف (محمد کریم علوی قادری) نمبردار غلام علی خان بن نمبردار فیض بخش خان کا پڑپوتا ہے۔ صدیوں پرانی روایات کے مطابق ہماری شہرت بلدی اعوان از اولاد حضرت امام حنیفؒ بن حضرت علیؓ کی ہے۔ شجرہ نسب اور صدیوں پرانی روایات کی تحریری تصدیق کے لیے ''تاریخ اقوام پونچھ'' 1935ء اعوانان سنگولہ وغیرہ صفحہ 625 تا 655 تاریخ اقوام پونچھ کے تبصرہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

رواج نامہ ہزارہ 1907ء

''مجموعہ رواجات و قواعد مرتبہ بندوبست ثانی ضلع ہزارہ'' تالیف از پنڈت پرسرام صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست مصدقہ جناب مسٹر ایچ۔ ڈی۔ واٹسن صاحب بہادر مہتمم بندوبست ہزارہ حسب الحکم جناب مسٹر جے ایس ڈانلڈ صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای ڈپٹی کمشنر ہزارہ بہ منظوری عالی جناب مسٹر ایم۔ ایف۔ اوڈوائر صاحب بہادر ریونیو کمشنر صوبہ سرحدی شمالی مغربی [خیبر پختون خوا] مفید عام پریس لاہور سے 1907ء میں شائع ہوا جس کے صفحہ 5 پر اعوان قبیلہ کے حوالے سے رقم طراز ہیں:۔

''اوان [اعوان]۔ اس قوم کی آمد کا حال کماحقہ معلوم نہیں ہے۔ البتہ یہ قدیمی زراعت پیشہ قوم ہے اور اس ضلع میں کم و بیش ہر چک و ہر علاقہ میں قابض و مالک ہیں۔ اس کا سردار گھر سکندر پور میں ہے۔''

تبصرہ: رواج نامہ ہزارہ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ کتاب ہذا میں یہ تو درج نہیں ہے کہ اعوان کس کی اولاد ہیں؟ کہاں سے آئے؟ اور کب آئے؟۔ صرف مختصر نشان دہی کی گئی ہے اعوان قبیلہ کا چیف سکندر پور گھرانہ تحریر کیا گیا ہے۔ سکندر پور گھرانے کے چشم و چراغ معروف مصنف پروفیسر بشیر احمد سوز جو

درجنوں کتب کے مصنف ہیں جن میں متاع رفتہ قابل ذکر ہے جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ ازاولادعون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ درج ہے۔

تاریخ حیدری 1909ء

''تاریخ حیدری''، مولوی حیدرعلی اعوان لدھیانوی کی دوسری تصنیف وتالیف ہے جو 1909ء کو مرتب کی گئی اور 1922ء لدھیانہ ، پنجاب سے شائع کی گئی۔ صفحہ 7 پر قطب حیدر شاہ غازی علوی کا شجرہ نسب یوں درج ہے ''میر قطب حیدر بن میر عطاءاللہ غازی بن میر طاہر غازی بن میر طیب غازی بن میر محمد غازی بن عمر غازی بن ملک آصف غازی بن میر بطل غازی بن میر عبدالمنان بن عون سکندر غازی بن محمد حنفیہؒ بن علی المرتضٰی''۔ صفحہ 13 پر رقم طراز ہیں ''غور کی بات یہ ہے کہ قوم برابر سوا تیرہ سو برس سے کہتی چلی آتی ہے کہ ہم اولاد محمد حنفیہؒ سے ہیں پھر کیا معنی کہ اس دعویٰ کو بلا دلیل نہ مانا جائے قوم کا اتفاق دلیل قوی ہوا کرتی ہے جس کو کبھی کسی مورخ نے رد نہیں کیا۔۔ ہمارے فخر قوم زبدۃ الحکماء نے بڑی جانفشانی سے تمام پنجاب کے مختلف خاندانوں سے پچاس نسب نامے جمع کیے جو سب کے سب اس امر میں متفق ہیں کہ ہم اولاد محمد حنفیہؒ سے ہیں۔ اختلاف ناموں کا تھا کہ جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں کہ یہ میراثی نسب ناموں کی غلطی سے ہوا ہے اور بعض کے نام اور لقب اور عرف اور خطاب اور تخلص بھی باعث اختلاف ہوئے ایسے سہواً اور غلطی کے ہونے سے رد نہیں کیے جاسکتے ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحہ 15 پر تحریر ہے ''حضرت عطااللہ بڑے عابد زاہد متقی زمانہ تھے۔ خدا نے ان کو تین فرزند ارجمند عطا کیے تھے بڑے کا نام میر ساہو تھا اور دوسرے میر قطب حیدر تیسرے میر سیف الدین۔ فرزند اکبر میر ساہو افواج غزنی کے سپہ سالار تھے ان کی زوجہ ستر معلیٰ بنت امیر سبکتگین تھیں۔

تبصرہ: ''تاریخ حیدری'' 1909ء میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔ میر ساہو، میر قطب حیدر و میر سیف الدین پسران حضرت عطااللہ غازی بن میر طاہر غازی بن میر طیب غازی بن میر محمد غازی بن عمر غازی بن ملک آصف غازی بن میر بطل غازی بن میر عبدالمنان بن عون سکندر غازی بن محمد حنفیہؒ بن علی المرتضٰی۔ ''منبع الانساب'' فارسی 830ھ میں سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی کو سلطان محمود غزنوی کا بھانجا لکھا ہے اور سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن آصف غازی بن عون عرف قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ درج ہے۔ ''منبع الانساب'' میں یہ بھی درج ہے کہ اکثر سادات اشراف سالار مسعود غازی کے ہمراہ ہندوستا آئے۔ نیز انساب کی قدیم عربی وفارسی کتب سے ''تاریخ حیدری'' کے مندرجات کی تصدیق ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ مولوی حیدرعلی لدھیانوی نے 1896ء میں اعوانوں کی ''تاریخ علوی'' تالیف فرمائی اس کے بعد 1909ء میں ''تاریخ حیدری'' تالیف فرمائی۔ ان دونوں کتب کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

بحرالجمان فی مناقب حالات سیّدالانس اردو (1332ہجری)

''بحرالجمان فی مناقب حالات سیّدالانس'' ترجمہ اردو تذکرۃ السادات المقلب آل سرورکائنات مترجم السید محبوب شاہ الحسنی والحسینی اشاعت 1332ھ کے صفحہ 135 حصہ چہارم پر ابوالقاسم محمد الاکبر معروف امام حنیفؒ کی اولاد سے سالار مسعود غازی کا شجرہ نسب یوں درج ہے'' سعید الدین سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی [برادر سالار قطب حیدر غازی و سالار سیف الدین علوی] بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن سید شاہ غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بابا [جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان] بن علی بن ابوالقاسم محمد الاکبر۔ ص 135 پر ''عون عرف قطب غازی بابا'' بن علی بن ابوالقاسم محمد الاکبر معروف امام حنیف درج ہے اس کے علاوہ حضرت بابا سجاول علویؒ قادری کا نسب نامہ بھی یوں درج ہے۔ نمبردار محمد امیر خان بن میر عالم خان بن شیر زمان بن محمد خان بن قمر علی بن سردار خان بن پئی خان بن بخش بن ہنس خان بن جس خان بن بگاہ خان بن چن بن حسین بن دین بن دہسر بن کہیا بن انب بن سجالف مشہور بابا صاحب بن بابا پہیو بن مہا پال [مہتاب] بن کالا بن کامل بن سہار [حسین] بن کلی [خلیل] بن کلگان بن قطب شاہ بابا [قطب حیدر شاہ غازی علوی] سے ہوتا ہوا شاہ حمید [علی عبدالمنان] بن ابوالقاسم محمد الاکبر معروف امام حنیف تک درج ہے۔

تبصرہ: ''بحرالجمان فی مناقب حالات سیّدالانس'' کے ص 135 پر ''عون عرف قطب غازی بابا'' بن علی بن ابوالقاسم محمد الاکبر معروف امام حنیف کی اولاد سے سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا شجرہ نسب درج ہے جو اوپر درج کیا جاچکا ہے۔ اس کے علاوہ سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا یہی شجرہ نسب منبع الانساب فارسی 830ھ، تحقیق الاعوان 1966ء تاریخ علوی اعوان 1999ء میں بھی درج ہے۔ حضرت بابا سجاول علویؒ قادری کا نسب نامہ جو اوپر درج کیا جاچکا ہے قطب شاہ بابا سے ہوتا ہوا شاہ حمید بن ابوالقاسم محمد الاکبر معروف امام حنیف تک درج ہے یہ شجرہ نسب شہیلہ مانسہرہ میں آباد کھیا آل شاخ کا ہے۔ شجرہ ہذا میں قطب شاہ (قطب حیدر شاہ غازی علوی) سے اوپر القابی نام درج ہیں جو تاریخ علوی میں مولوی حیدرعلی نے بھی درج کیے ہیں ایک بات جو دونوں شجرات میں مشترک ہے وہ قطب شاہ بابا از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ یعنی دونوں قطب شاہی علوی اعوان ہیں اور دونوں حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔ واضح ہو کہ بحرالجمان میں سید محبوب شاہ نے حضرت عباس علمدار کی اولاد سے عبدالرحمٰن چشتی کے جد امجد شیخ دانیال کا ذکر کرتے ہوئے سترکھ انڈیا درج کیا ہے اس کے علاوہ حضرت عباس علمدارؒ کی اولاد ہرات، طبرستان، مروہ، یمن مکہ، مدینہ، کوفہ و مشہد میں آباد ہونا درج ہے۔ نسب قریش عربی، تہذیب الانساب عربی، منتقلۃ الطالبیہ، مہاجران آل ابی طالب، المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب عربی، بحرالانساب، مرات مسعودی، مرات الاسرار وغیرہ سے اعوانوں کا بنی عون، اور عون کی نسبت سے اعوان اور قطب غازی کے حوالہ سے قطب شاہی کہلانا اور عون بن علی بن محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ سے تصدیق ہو چکا۔

تاریخ اودھ (1914ء)

''تاریخ اودھ'' تالیف مولانا حکیم محمد نجم الغنی خان رامپوری (1910ء تا 1914ء) کے ص 11 پر پروفیسر محمد ایوب قادری کتاب ہذا کی جلد اوّل کے مقدمہ میں رقم طراز ہیں ''مسلم اقتدار کی روایت کا آغاز سالار مسعود غازی کی مجاہدانہ سرگرمیوں سے ہوا سالار مسعود کا مزار بہرائچ میں واقع ہے''۔ تاریخ اودھ حصہ سوم کے ص 271 تا 273 پر یوں درج ہے ''سالار مسعود غازی کی حقیقت۔ نواب آصف الدولہ کا ان کے میلے کو جانا اوپر بیان ہوا ہے اس لیے انکی حقیقت پر یہاں روشنی ڈالتا ہوں۔ بہرائچ مقامی نام لکھنو سے 80 میل شمال کی جانب ہے۔ یہاں سالار مسعود غازی کی درگاہ اور رجب سالار کا مقبرہ ہے۔ سنتے ہیں کہ رجب سالار تغلق شاہ کے بھائی تھے اور سالار مسعود غازی کے حق میں اختلاف ہے۔ مناقب اولیاء میں لکھا ہے کہ اولاد محمد حنفیہؒ سے ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیٹے تھے۔ مرآت الاسرار میں ان کو سید علوی بتایا ہے۔ محمود غزنوی کے بھانجے تھے ان کی ماں کا نام ستر معلٰے ہے اور باپ کا نام سالار ساہو ہے۔ 21 رجب 405 ہجری روز یکشنبہ کی صبح صادق کے وقت اجمیر میں پیدا ہوئے مرات الاسرار میں ان کی ولادت 21 شعبان کی لکھی ہے (تولد ناصر دین) تاریخ ولادت ہے غزانامہ مسعود سے معلوم ہوتا ہے کہ سومنات معروف بہ دوارکا زمیں گجرات علاقہ جونا گڑھ کی لڑائی میں سلطان محمود کے ساتھ شریک تھے۔ جب سلطان رائے جے پال کو مغلوب کر کے مع مال غنیمت غزنی کو چلا گیا تو سالار مسعود ہندوستان میں رہ گئے بہت سے مقامات فتح کر کے مال اور سپاہ کثیر جمع کی۔ دہلی کے راجہ رائے سیپال اور اس کے بیٹے گوپال سے سخت معرکہ پیش آیا گوپال کے ہاتھ سے ان کی ناک پر زخم آیا اور ایک دانت بھی ٹوٹ گیا لیکن فتح ان ہی کے ہاتھ میں رہی سالار مسعود نے سلطان محمود کے نام کا خطبہ پڑھا اس کے بعد قنوج کو گئے اور دریائے گنگا کے کنارے مقام کیا اجیپال ان کے مقابلے میں تاب نہ لایا اور اطاعت اختیار کی۔ سالار نے اکثر رایان (راجاگان) اطراف کو شکست دے کر مطیع کیا۔ ابو محمد چشتی کے مرید تھے۔ بہرائچ میں ایک ہندو فقیر بالارکھ نامی رہتا تھا مسعود نے جہاد کے لیے اس مقام پر چڑھائی کی اور سورج کنڈ کو جو ہندوؤں کا معبد عظیم تھا مسمار کیا وہاں رائیوں سے سخت لڑائی ہوئی شہر دیو (سہل دیو) کے ہاتھ سے ان کی شہ رگ پر ایک تیر لگا جس سے روح بدن سے پرواز کر گئی وہیں دفن ہوئے 21 رجب 405 ہجری تاریخ ولادت ہے اٹھارہ سال گیارہ مہینے 24 روز دنیا کی ہوا کھائی انیسویں سال اوّل وقت عصر روز یک شنبہ 14 رجب 424 ہجری کو شہادت پائی آپ کی درگاہ اہل عالم کی زیارت گاہ ہے سال میں ایک بار میلا ہوتا ہے دور دور سے لوگ میدنی کے ہمراہ آتے ہیں اجلاف قوم کے آدمی دور ونزدیک سے لال لال نیزوں کے ساتھ ہزاروں دُفائی گانے بجاتے ساتھ لے کر اپنی اپنی بستیوں سے نکلتے ہیں اور یہاں آکر نذر وتحائف گذارنتے ہیں غرض کہ جیٹھ کا پہلا اتوار اس میلے کا پہلا دن عوام میں جو بالا پیر نام سید مسعود کا مشہور ہے وہ بالا رکھ کی رعایت سے ہے بالا سے مراد بالا رکھ اور پیر سے مقصود سید مسعود ہے۔ مقبرہ سید مسعود میں سیدھی طرف ایک گوشے میں چھوٹا سا گول حوض ہے اس کو بالا کنڈ کہتے

ہیں کوئی ہندو اس کو اگن کند بالا رکھ اور کوئی بالا رکھ کو دھونی ظاہر کرتا ہے قبر کی نذر کا مال مجاوران درگاہ اور کنڈ کو پوجا کے محاصل پنڈے قوم ہندو پاتے ہیں مجاوروں اور پنڈوں کے باہم اس آمدنی میں کچھ رسم اور معاہدہ ہے''۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق بھی سالار مسعود غازی حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اور 424 ہجری کو شہادت پائی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے۔

تواریخ اقوام کشمیر جلد اوّل 1914ء

''تاریخ اقوام کشمیر'' نامور مورخ محمد الدین فوقؔ کی تالیف ہے اس کی پہلی اشاعت 1914ء، دوسری 1934ء اور تیسری اشاعت مارچ 1991ء میں کی گئی جس کے صفحہ 178 پر خواجہ احمد یسوی علوی کے حوالے سے رقم طراز ہیں:۔ ''سرینگر کے محلّہ ملارٹہ میں یسوی علوی خاندان کے نامور افراد گزر چکے ہیں۔ علوی کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ان کے جد اعلیٰ حضرت سلطان خواجہ احمد یسویؒ کا نسب نامہ بوساطت امام محمدؓ حنفیہ بن حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ چناں چہ اشجار الخلد وثمراۃ الاشجار وغیرہ کے حوالے سے نسب نامہ ذیل میں درج ہے ''خواجہ احمد یسوی بن ابراہیم شیخ بن محمد شیخ بن محمود شیخ بن افتخار شیخ بن عمر شیخ بن عثمان شیخ بن قیس شیخ بن اسماعیل شیخ بن موسیٰ شیخ بن یونس شیخ بن ہارون شیخ بن اسحاق ابن عبدالرحمٰن ابن عبدالجبار ابن عبدالفتاح ابن امام محمد حنفیہؒ بن سید بادشاہ ولایت علی المرتضیٰ۔ یسوی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یس یا یسو ترکستان میں کوئی شہر یا قصبہ ہے وہاں ان کا اصل وطن تھا۔ یسوی خاندان سے سب سے پہلے حضرت خواجہ احمد یسوی نقشبندی اپنے وطن ترکستان سے کشمیر تشریف لائے ہیں۔ صفحہ 178 تا 183 پر خاندان ہذا از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ کے حالات درج ہیں۔

کتاب ہذا میں ''اعوان'' کے عنوان سے صفحہ 381 پر رقم طراز ہیں ''1911ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست جموں وکشمیر میں اعوانوں کی مردم شماری 27588 نفوس کی بتائی گئی ہے۔ اس میں زیادہ تعداد پونچھ وجموں کے اعوانوں کی ہے۔ کشمیر میں جن مقامات پر اعوان پائے جاتے ہیں ان میں سری نگر خاص کے علاوہ بڈیارہ اور گن چھتر خاص طور پر مشہور ہیں۔ ان کا سلسلہ انساب مزمل علی کلگان بن قطب شاہ کی اولاد سے ملتا ہے یہ لوگ بہ لحاظ اقتدار ظاہری وباطنی اور حسب اصطلاح ملک ''صاحبزادہ'' کے لقب سے ملقب ہیں، سری نگر میں حافظ محمد یسٰین اعلیٰ پائے کے بزرگ تھے۔

صفحہ 382 پر درج ہے:۔ ''تحصیل اوڑی میں ایک معزز قطب شاہی اعوان خاندان عرصہ دراز سے آباد ہے۔ بارہ مولہ میں بھی اعوان آباد ہیں۔ زمانہ سلف میں حکومت کی طرف سے اسی خاندان کو سردار کا خطاب ملا تھا۔ اس خاندان کی یہ خصوصیت ہے کہ زراعت پیشہ ہونے کے باوجود سب پڑھے لکھے بالخصوص پشت ہا پشت سے علوم دینی سے بہرہ ور ہوتے رہے ہیں''۔

تبصرہ محمد الدین فوقؔ نے تواریخ اقوامِ کشمیر میں خواجہ احمد یسویؒ پیر ترکستان جو حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے معروف صوفی بزرگ گزرے ہیں اور ترکی میں آپ پیر ترکستان کے نام سے مشہور ہیں ان کے علاوہ خواجہ شمس الدین

ترک بھی حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ترکی میں مشہور گزرے ہیں ان کی اولاد مقبوضہ کشمیر و پاکستان میں آباد ہے۔ ان کے علاوہ سیّد حسین احمد ہاشمی ساکن محمد آباد چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان جن کا شجرہ نسب مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ سے ہوتا ہوا حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے راقم کی تصانیف ''تحقیق الانساب'' جلد اول و جلد دوم اور ''مختصر تاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹری'' میں درج ہے قابل ذکر شخصیت گزرے ہیں۔ مکہ بکس اینڈ اسٹیشنری بنک روڈ ڈپو اور سادات بک ڈپو مظفرآباد کے مالک تھے آپ کے دو فرزند خالد ہاشمی و محمد ہاشمی قابل ذکر ہیں۔

تاریخ کڑہ و مانک پور 1334ھ بمطابق 1916ء

''تاریخ کڑا و مانک پور'' 1334ھ بمطابق 1916ء، تالیف منشی عبداللہ خان صاحب علوی کے صفحہ 61 پر شجرہ آل ہاشم میں حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کے دو فرزند علی عرف عبدالفتاح و جعفر عرف عبدالمنان لکھے ہیں جو کہ کاتب کی غلطی سے آگے پیچھے لکھے ہوئے ہیں۔ منبع الانساب فارسی 830ھ میں حضرت محمد حنفیہ کے فرزند علی عبدالمنان تحریر ہیں یعنی علی عرف عبدالمنان اور اس طرح جعفر عرف عبدالفتاح ہوں گے۔ صفحہ 18 پر ملک قطب حیدر کے حوالے سے تحریر ہے کہ ''یہ سرداران مجاہدین اسلام سے تھے اور ہمراہ سید سالار ساہو پدر غازی میاں و لشکر جہادی وارد قصبہ کڑہ ہو کر میدان جنگ میں اقوام بہر کے ہاتھ سے شہید ہوئے''

تبصرہ: تاریخ ہذا میں بھی حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد درج ہے حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ملک قطب حیدر سرداران مجاہدین اسلام سے تھے اور مانک پور کے حاکم رہے اور عبداللہ کڑہ کے حاکم تھے۔

آئینہ قریش اردو (1916ء)

''آئینہ قریش''، سردار محمد اکرم خان، ریاست پونچھ نے 1916ء میں تالیف کی جس کے صفحہ 30 پر رقم طراز ہیں ''حضرت امام حنیفؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے فرقہ اعوان مشہور بہ آوان موجود ہے یہ قوم قطب شاہ بادشاہ ہرات کی نسل سے ہے جس کا شجرہ نسب بارہویں پشت کو جناب حنیف سے ملتا ہے اس واسطے انہیں قطب شاہی اعوان کہتے ہیں''

تبصرہ: ''آئینہ قریش'' ڈھونڈ عباسی قبیلہ کی تاریخ ہے جس میں درج ہے کہ حضرت امام حنیفؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ''اعوان'' ہیں اور قطب شاہ ہرات کی نسل سے ہیں جو حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں۔

علوی انساب 1917ء

''علوی انساب'' سیّد محمد شاہ گوڑی سیّداں منیجر اسلامی کتب خانہ ہٹیاں دوپٹہ ڈاک خانہ گڑھی کشمیر کشمیر نے 1917ء میں تالیف کی موصوف نے اس کے علاوہ بھی بہت سی کتب انساب تالیف کی ہیں کتاب ہذا کے 58 پر نسب نامہ قطب شاہی کے عنوان سے رقم طراز ہیں:۔''سعید الدین سالار مسعود غازی بن شاہو غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن سید شاہ غازی بن آصف غازی

بن عون قطب غازی بابا بن علی بن حضرت حنیف بن حضرت علیؓ۔''

تبصرہ: ''علوی انساب'' کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب غازی بابا بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔ سیّد محمد شاہ کا شمار کشمیر کے معروف نسابہ میں ہوتا ہے۔ آپؒ نے 1917ء میں ''علوی انساب'' میں قطب شاہی اعوان باب قائم کرتے ہوئے اعوان پٹی مظفرآباد و گردونواح کے اعوانوں از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ کے شجرات صفحہ 57 تا 78 درج کیے ہیں۔ اور اسی شجرہ نسب کو سید معین الحق جھونسوی نے منبع الانساب فارسی اور سید محبوب شاہ داتا نے بحر الجمان میں درج کیا اور قدیم انساب کی عربی و فارسی کتب سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

رحمۃ للعالمین (جلد دوم) 1921ء

رحمۃ للعالمین (جلد دوم) معروف سیرت نگار قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ نے 1921ء میں تالیف فرمائی جس کے صفحہ 341 پر محمد بن علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کے 14 نرینہ فرزند تھے۔ تین (3) سے نسل جاری ہے۔ ابو ہاشم عبداللہ، جعفر اور علی تحریر ہیں۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق علی بن محمد حنفیہؒ کی نسل کیثر موجود ہے۔ علی کے فرزند عون تھے جن کا عرف قطب شاہ ہے عون کی نسبت سے بنی عون و اعوان اور عون قطب شاہ کی وجہ سے ان کی اولاد قطب شاہی کہلاتی ہے۔

شاہان گوجر 1922ء

''شاہان گوجر'' تالیف از علامہ نواب عبدالمالک اکھوڑی نے 1922ء میں شائع کی جس کے صفحہ 170 پر اوانہ گوت کے حوالے سے یوں رقم طراز ہیں ''اس خاندان کے بزرگوں نے ضلع گجرات کے بندوبست میں لکھا ہے کہ ہم کٹھانہ قوم کی شاخ (اوانہ) ہیں مگر یہ قابل غور ہے کیوں کہ کٹھانہ کے ساتھ ان کا شجرہ نہیں ملتا۔ یہ روایت زیادہ قابل غور ہے کہ یہ اعوان ہیں۔ عام بول چال میں عین حذف ہو گیا ہے''

تبصرہ: اوانہ گوت کی آڑ میں کچھ لوگ اعوانوں کو بھی گوجر قبیلہ میں شمار کرتے ہیں جب کہ شاہان گوجر کے مولف نے یہ وضاحت کر دی کہ اوانہ گوت (قوم کٹھانہ) سے ان کا شجرہ نسب نہیں ملتا لہذا یہ اعوان ہیں۔ اس کے باوجود اگر گوجر قبیلہ کی کوئی گوت اوانہ ہو تو اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ اعوان گوجر نہیں ہاں اکثر قبائل میں مشترکہ گوتیں یا شاخیں موجود ہیں۔ جو لوگ اپنا شجرہ نسب عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے رکھتے ہیں وہ لوگ گوجر نہیں ہیں بل کہ قطب شاہی علوی اعوان ہیں۔

مراۃ الاعلام فی ماثر الکرام معروف بہ تذکرہ مشاہیر کاکوری 1923ء

''مراۃ الاعلام فی ماثر الکرام معروف بہ تذکرہ مشاہیر کاکوری'' باہتمام شیخ محمد قادر بخش مطبع اصح المطالع وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنو 1923ء میں چھپی ہے۔ کتاب ہذا کے صفحہ 10 پر سالار مسعود غازی کے حوالے سے رقم طراز ہیں: ''422ھ میں راجہ کنس سے اور حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ سے درمیان

کسمنڈی اور کٹولی متصل کا کوری سخت جنگ ہوئی راجہ اور اس کا تمام خاندان قتل ہوا اور اس کا ملک مجاہدین کے قبضہ میں آیا۔ کاکوری پر بھی مسلمانوں کا قبضہ ہوا جس پر وہ 425ھ مطابق 1033ء تک قابض رہے۔ 425ھ میں حضرت سالار مسعود غازی کی شہادت کے بعد یہ قصبہ پھر مسلمانوں کے قبضہ سے نکل گیا''

تبصرہ: کتاب ہذا کے مندرجات سے یہ واضح ہوا کہ سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کی راجہ کنس سے 422ھ میں جنگ ہوئی اور یہ علاقہ فتح ہوا تھا اور ان کی شہادت 424 ہجری کے بعد 425ھ میں یہ علاقہ مسلمانوں کے قبضہ سے نکل گیا تھا یہ مقامی شواہد ہیں۔ اور منبع الانساب فارسی، مرات مسعودی اور مرات الاسرار فارسی وغیرہ سے بھی یہ تصدیق ہوا کہ سالار مسعود غازی اور ان کے قبیلہ کے لشکر نے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں حصہ لیا تھا۔

ماہنامہ اعوان 1926ء

''ماہنامہ اعوان''، چیف ایڈیٹر محمد دین اعوان نے مارچ 1926ء میں شائع کیا۔ کتاب ''مجلّہ صوفی مسلم صحافت کے آئینے میں'' جو محترم صبغہ فاروق نے لاہور سے شائع کی ہے، میں درج ہے کہ محمد دین اعوان 9/اگست 1881ء میں موضع مہوٹہ کلاں، گجرات میں پیدا ہوئے۔ آباؤ اجداد کا تعلق گجرات سے تھا۔ آپ گولڑہ اعوان تھے۔ آپ کے پر دادا غلام رسول اور دادا اللہ بخش سکھوں کے عہد میں مختلف عہدوں پر فائیز رہے۔ تعلیم مڈل تک حاصل کی۔ 1898ء میں آپ لاہور سے جلال پور جٹاں چلے گئے اور ادویہ سازی کا کاروبار شروع کیا اس کے بعد آپ منڈی بہاؤالدین آ کر مستقل آباد ہوگئے۔ ماہنامہ اعوان منڈی بہاؤالدین سے شائع کیا۔ 19 دسمبر 1964ء میں وفات پائی۔ محمد دین اعوان حضرت علیؓ کے بیٹے محمد الاکبر (محمد حنفیہ) کی نسل سے گولڑہ اعوان تھے''۔ (تاریخ علوی اعوان)

تبصرہ: جیسا کہ قبل ازیں انساب کی قدیم عربی و فارسی کی کتب کے حوالے سے درج کیا گیا ہے کہ اعوان عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں عون کا عرف قطب شاہ غازی تھا۔

مولوی ملنگ علی گفا نوالہ چکوال کا قدیم ریکارڈ 1926ء

مورخہ 3 جولائی 1926ء در 21 ہاڑ کو ملک مظفر خان آف موضع کھبیکی کی سربراہی میں موضع جابہ میں علاقے کے حسب ذیل میراثی (نسب دانوں) کو اکھٹا کیا جن کے نم اس طرح درج ملتے ہیں:۔

نمبر 1: مولوی ملنگ علی بن کالو بن قطب آف موضع گفاں والا ضلع جہلم (حال چکوال)

نمبر 2: میراثی ونساب دان قوم علوی (المعروف اعوان) کے شاہنواز ولد محمد۔

نمبر 3: میراثی ونساب دان قوم علوی (المعروف اعوان) اللہ بخش ولد اللہ یار۔

نمبر 4: میراثی ونساب دان قوم علوی (المعروف اعوان) کے جھنگ علی ولد گلام۔

ان مندرجہ بالا سب نسب دانوں کے درمیان سوال و جواب کا تبادلہ ہوا اور ان سے سوال و جواب ہونے

کے بعد ان کے ریکارڈ کو ملاحظہ کیا گیا اور مولوی ملنگ علی کا ریکارڈ ہر طرح سے درست ثابت ہونے پر اعوان کاری کے اس وقت کے معتبرین قوم نے اپنے اپنے دستخط ثبت فرمائے۔ (بحوالہ حقیقت الاعوان جلد اوّل ص 175)

تبصرہ: مولوی ملنگ علی کا ریکارڈ صدیوں پرانا ہے 1926ء اس لیے درج کیا ہے کہ ''زادالاعوان'' و ''باب الاعوان'' کی اشاعت کے بعد ان کتب پر شدید اعتراضات کیے گئے جس کی وجہ سے سب سے اہم اجلاس 1926ء میں ملک مظفر خان ساکن کھبیکی وادی سون سکیسر کی صدارت میں ہوا جس میں اس صدیوں پرانے ریکارڈ کو درست تسلیم کیا جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب ''حضرت میر قطب شاہ بن المعروف قطب حیدر بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر غازی بن آصف غازی بن بطل غازی بن عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ'' ہے۔ راقم نے اپنے ساتھیوں ملک شوکت حیات خان ڈائریکٹر سپورٹس آزاد کشمیر، طارق محمود اعوان راولپنڈی، عبداللہ جان اعوان (اسلام آباد)، میاں مدثر شمس اعوان و معظم خلیق اعوان (چکوال) کے ہمراہ تین سال قبل مولوی ملنگ علی کا قدیم ریکارڈ جو محبت داد کے پاس گفا نوالہ چکوال میں ہے کا ملاحظہ کیا اس کی ویڈیو اور عکسی نقول حاصل کیں۔ ریکارڈ ہذا انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب کے عین مطابق پایا۔ خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

تذکرہ کاملانِ رامپور 1929ء

''تذکرہ کاملان رامپور'' 1929ء میں حافظ احمد علی خان شوق نے ہمدرد پریس واقع کوچہ جیلان دہلی بھارت سے شائع کی۔ برصغیر پاک و ہند کے جید علمائے کرام و مشائخ عظام کے تذکرہ جات کی یہ کتاب 560 صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب کے صفحہ 124 پر شاہ درگاہی علیہ الرحمۃ کے حالاتِ زندگی مجمع الکرامات فارسی از امام الدین خان کے حوالے سے لکھا ہے'' خلف میاں شاہ لال صوبہ لاہور میں دریائے چناب کے کنارے قصبہ بہلول پور میں پیدا ہوئے علوی سید ہیں سلسلہ نسب حضرت حنفیہؒ کے واسطے سے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے سات پشت تک برابر اس خاندان میں خدا رسیدہ ہوتے آئے ہیں جواہر علویہ جس کے مصنف شاہ رؤف احمد ہیں میں آپ کی پیدائش تخت ہزارہ میں 1160 ہجری لکھی ہے 1226 ہجری کو رام پور میں انتقال فرمایا۔ کتاب کے صفحہ نمبر 294 پر مفتی علام ولد مولوی نصیر الدین بن مولوی شیر محمد علوی کا تذکرہ ہے آپ محمد حنفیہؒ کی اولاد سے تھے۔ ایک کتاب ترجمہ کتب خانہ ریاست رام پور میں موجود ہے جو نواب سید محمد سعید خان بہادر کے نام 1233 ہجری میں معنون کی گئی جس سے معلوم ہوتا ہے تیرھویں صدی ہجری میں آپ کا دور گزرا۔ کتاب کے صفحہ نمبر 302 پر قاری غلام محمد علوی کا تذکرہ ہے جو محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی پشت سے تھے۔ کتاب کے صفحہ نمبر 435 پر لکھتے ہیں'' مولوی نور النبی ولد مولوی اسحٰق ولد مولوی احمد نسب حضرت محمد بن حنفیہؒ تک منتہی ہوتا ہے آپ کے دادا مولوی احمد پنجاب سے آئے تھے۔ 1285 ہجری میں رام پور میں انتقال فرمایا۔''

تبصرہ تذکرہ کاملانِ رام پور (بھارت) سے معلوم ہوا کہ تیرھویں صدی ہجری کے دوران رام پور کے علوی علمائے کرام محمد الاکبرؓ (محمد حنفیہ) بن حضرت علیؓ کی پشت سے تھے۔

تاریخ امروہہ (عکسی ایڈیشن) 1930ء

''تاریخ امروہہ'' (عکسی طباعت) 1930ء کے مصنف محمود احمد عباسی صفحہ 10 پر امروہہ پر مسلمانوں کا تسلط کے حوالے سے تفصیل سے لکھا ہے کتاب ہذا سے مختصر اقتباس بذیل ہے:۔ ''اسلامی عہد کی کسی معتبر تاریخ میں اس کی تصریح کہ اسلامی لشکر نے کس سن میں امروہہ فتح کیا اور کب مسلمانوں کا اس پر قبضہ ہوا سلف سے البتہ یہ روایت مشہور چلی آئی ہے کہ اس نواح میں سب سے پہلے سالار مسعود غازی نے مجاہدانہ حملے کیے اور امروہہ اور سنبھل کے قلعے ان ہی کے ہاتھوں فتح ہوئے۔حضرت سالار غازی مختلف مقامات پر مختلف ناموں سے مشہور ہیں۔بہرائچ میں ان کا مزار ہے''۔

تبصرہ: ''تاریخ امروہہ'' کے مطابق اس نواح میں سب سے پہلے سالار مسعود غازی نے مجاہدانہ حملے کیے اور امروہہ اور سنبل کے قلعے سالار مسعود غازی کے ہاتھوں فتح ہوئے بہڑائچ میں ان کا مزار ہے۔

آثار کاکو 1930ء

''آثار کاکو'' کے مصنف سیّد شاہ غفور الرحمٰن حمد کاکوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1357ھ بہ مطابق 1938ء نے 1930ءمیں تالیف کی اور اس کی باقاعدہ اشاعت 1986ئگل مہر پبلشنگ ہاؤس سبزی باغ پٹنہ بھارت نے کی کے صفحہ 10 پر رقم طراز ہیں:۔''محمود غزنوی کے بھانجے سالار مسعود غازی کے لشکر کا بنارس میں آنا ثابت ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ بہرائچ میں ان کی شہادت کے بعد بھی ان کے سپاہیوں نے مختلف مقامات پر اپنی جنگ جاری رکھی جو لوگ ان جنگوں میں شہید ہوئے ان کے مزارت مختلف جگہوں پر گنج شہیداں کے نام سے منسوب ہیں۔گنج شہیداں منیر شریف میں بھی ہے۔سالار مسعود غازی نے عین عالم شباب میں شاید فریضہ ازدواج کی تقریب کے موقع پر جام شہادت نوش کیا تھا اسی بنا پر ان کی شادی کی تقریب ہر سال ''غازی میاں کا میلہ'' کے نام سے منیر شریف اور کاکو میں یکساں طور پر منائی جاتی ہے''۔مزید صفحہ 73و74 پر میلہ غازی میاں کے عنوان سے مفصل درج ہے یہاں بطور حوالہ مختصر قم بند کیا جاتا ہے:۔''حضرت سید مسعود سالار غازی کے متعلق مشہور ہے کہ آپ مجاہد اعظم غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے آپ کے حالات کتابوں میں مندرج ہیں آپ میدان جنگ میں بہ مقام بہرائچ اس وقت شہید ہوئے جب کہ آپ کی شادی رچائی جانے والی تھی آپ کے وابستگان اور مجاہدین ہر سال جیٹھ کے مہینہ میں آپ کی یاد مناتے ہیں اور رسمی طور پر شادی کی رسم ادا کرتے ہیں اس قسم کے میلے ہندوستان کے اکثر علاقوں میں لگتے ہیں۔منیر شریف میں غازی میاں کا میلہ کے نام سے جشن منایا جاتا ہے''۔

تبصرہ: سید شاہ غفور الرحمٰن احمد کاکوی رحمتہ اللہ علیہ معروف بزرگ گزرے ہیں آپ نے 113 سال قبل سید سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا مختصر احوال کتاب ہذا میں تحریر کیا اور یہ بھی درج کیا کہ آپؒ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے جس سے اس بات کی مزید تصدیق ہو جاتی ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ جہاد ہند میں شامل رہا ہے۔

میرا سفر نامہ 1932ء

''میرا سفر نامہ'' میجر طُلا خان سدوزئی نے 1932ء میں شائع کی جس کے صفحہ 67 پر قوم اعوان کے بارے میں لکھتے ہیں اعوان ترکی نسل سے ہیں۔محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان آئے ،محمود غزنوی کی مدد کی اور محمود غزنوی کے ساتھ ہر حملے میں شریک رہے ۔صرف اعوان قوم کے لوگ اپنے ناموں کے ساتھ ملک لکھتے ہیں باقی کوئی قوم اپنے نام کے ساتھ ملک نہیں لکھتی ۔انگریزوں نے ان سے بدلہ لینے کیلئے مختلف نام دیئے۔صفحہ 320-319 پر لکھتے ہیں کہ اُنھوں نے اعوانوں کو برما، بھوٹان، راسکماری، مدراس کا پورا علاقہ ، بنگال کا علاقہ ، گجرات کا علاقہ ، نیپال، رام پور، جے پور اور دارجلنگ میں آباد دیکھا۔مؤلف لکھتے ہیں کہ میں دارجلنگ سے واپس نیچے آرہا تھا تو مجھے اعوان ملے میں نے ان کی قوم دریافت کی یہ لوگ بنگالی اور گورکھی میں باتیں کرر ہے تھے انہوں نے کہا کہ ہمارے بزرگ یہاں صدیوں پہلے آکر آباد ہوئے۔بھوٹان کے اعوانوں سے پوچھا کہ آپ پشتو اور پنجابی کیوں نہیں بولتے تو انہوں نے جواب دیا ہمارے بزرگوں کو یہاں صدیاں گزر گئی ہیں۔مؤلف کے خیال میں اعوان علاقہ چین میں بھی ہیں اور ممتاز عہدوں پر فائز ہیں۔

تبصرہ مؤلف کا یہ موقف غلط ہے کہ اعوان ترکی نسل سے ہیں بل کہ عربی النسل ہیں تاہم اس کتاب میں اعوانوں کی بہادری اور جوان مردی کو سراہا گیا ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ اعوان برما، بھوٹان، راس کماری، مدراس، بنگال، گجرات، نیپال، رام پور، جے پور، دارجلنگ اور چین میں بھی آباد ہیں۔اعوان تاریخ کیلئے اس کتاب سے استفادہ کیا جا سکتا ہے میجر طُلا خان سدوزئی کی کاوش قابل داد ہے۔راقم مولف (محمد کریم علوی قادری) بھی جناب محبت حسین اعوان کے تبصرہ سے اتفاق کرتے ہوئے مزید وضاحت یہ کرنا چاہتا ہے کہ مولف کا یہ کہنا کہ اعوان ترک النسل ہیں درست نہیں۔کیوں کہ حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ترکی میں بھی ہے خواجہ احمد یسوی پیر ترکستان اور خواجہ شمس الدین ترک حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں اسی طرح معروف صوفی بزرگ سیّد جمال الدین افغانی قوم کے سیّد تھے لیکن بہ وجہ سکونت افغانی درج ہیں۔جس طرح پاکستان میں ہر قبیلہ کا آدمی پاکستانی کہلاتا ہے، افغانستان کا افغانی، پنجاب کا پنجابی، کشمیر کا کشمیری وغیرہ وغیرہ اسی طرح تاریخ بیہقی ،مرات مسعودی وغیرہ میں بھی علوی لشکر کے بارہ میں ترکان بہادر کا لشکر لکھا گیا ہے جس کی وضاحت ایک اور مقام پر کی جا چکی ہے۔

تحقیق الانساب جلد چہارم 1932ء

''تحقیق الانساب'' جلد چہارم تالیف از محمود احمد عباسی 1932ء میں شائع ہوئی تھی نقش ثانی طباعت 2017ء میں انجمن ترقی اردو (ہند) اتر پردیش مکتبہ ہاشمی نے شائع کیا کے صفحہ 130 پر سادات علوی کے عنوان سے رقم طراز ہیں:۔'' ہند کی موجودہ اصطلاح میں حضرت علیؓ کے مشہور فرزند امام محمد حنفیہؒ کی اولاد علوی کہلاتی ہے۔امام محمد موصوف کی والدہ خولہ بنت جعفر بن قیس ۔۔الدائل بن حنفیہ تھیں قبیلہ مادری سے منسوب ہونے کی بنا

پر ابن الحنفیہ کہلائے۔خلقتاً نہایت طاقتور وجری تھے۔واقعہ کربلا کے بعد شیعان علی کے جو فرقہ ہاشمیہ، کیسانیہ سے موسوم ہیں آپ ہی امام تھے۔مختیار بن ابی عبید جس نے قاتلان حسین سے بدلہ لینے کے لیے یزیدیوں کے خلاف خروج کیا اور ابن زیاد کو قتل کیا آپ ہی کی امامت کا داعی تھا۔عبداللہ بن زبیر کے زمانہ تسلط میں آپ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے پاس طائف میں پناہ گزیں ہوئے۔68ھ میں آپ وہیں مقیم تھے۔حضرت ممدوح کا انتقال ہوا ،آپ ہی نے نماز جنازہ پڑھائی،عبدالما لک اموی کے زمانہ میں آپ طائف سے مکہ میں واپس آئے اور 83ھ میں انتقال فرمایا۔امام محمد حنفیہؒ کثیر اولاد تھے۔نسابین نے 14 لڑکے اور دس لڑکیاں کل 24 اولادیں بتائی ہیں ۔اولاد صرف دو بیٹوں علی و جعفر سے چلی ۔۔امروہہ میں سادات علوی کا ایک خاندان حضرت شاہ عبدالمجید علوی کا خاندان تھا لیکن تقریبا ایک صدی سے اس خاندان کا کوئی فرد یہاں باقی نہیں رہا۔شاہ موصوف کے برادر حقیقی شیخ فیض اللہ علوی کی اولاد میں تقریبا ڈیڑھ ایک صدی قبل پیر جی عنایت حسین محلّہ لکڑہ میں ساکن تھے۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ نے عبداللہؓ بن زبیر کے زمانہ تسلط میں حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کے پاس طائف چلے گئے۔طائف میں عبداللہؓ بن عباسؓ کی قبر کے پاس جو کتبہ نصب ہے اس میں بھی یہ درج ہے کہ حضرت محمد حنفیہؒ نے عبداللہ بن عباس کی نماز جنازہ پڑھائی۔کتاب ہذا سے بھی یہ واضح ہوا کہ حضرت محمد حنفیہؒ کے دو بیٹوں جعفر اور علی سے اولاد چلی ان کی اولاد کا امروہہ میں آباد ہونا تصدیق ہوتا ہے۔

تاریخ بحرالجہاں 1933ء

''تاریخ بحرالجہاں'' تالیف از امیر اکبر خان نے بانڈہ الیکٹرک پریس جالندھر چھپوا کر پونچھ کشمیر سے شائع کیا جس کے صفحہ 67 تا 77 پر باب دوم نسب العوانیہ کے عنوان سے شجرات شائع کیے ہیں ۔صفحہ 67 پر رقم طراز ہیں:۔قوم اعوان کہاں کہاں آباد ہے موضع دولمیال، ضلع جہلم وخان پور وکوٹ بصرہ وبھمبر چاچوان، تھاتھی وگگر کوٹ ضلع گجرات، کفل گڑھ، دھمن ونیریاں، کالابن، دھڑہ، نیریاں بساڑی، منوٹہ، داخلی نیریاں، جنڈالہ، تمروٹہ، تحصیل باغ و تحصیل سدھنوتی پونچھ، کوٹیڑا مست خان سنگولہ تحصیل باغ، ایبٹ آباد ہزارہ وغیرہ ۔زبانی ہر ایک قوم جو اعوان کہلاتے ہیں وہ نسبی سلسلہ قطب شاہ سے پیوست کر کے امام حنیف بن حضرت علیؓ سے ملاتے ہیں۔صفحہ 69 پر درج ہے۔سنگولہ تحصیل باغ میں ایک پہاڑی کا نام ہے ابتدائی آبادی اس پہاڑی پر سادو خان نے آبادی کی جن کے نام سے سنگولہ مشہور ہوا چونکہ عموم طور پر پتھروں یا پہاڑوں کو سنگ کہتے ہیں جس کی وجہ سے سنگولہ مشہور کر دیا۔صفحہ 68 پر درج ہے محمد حنیف عرف محمد بن علی بن ابی طالب کی اولاد اولاد علوی جو ہمراہ ساہو سالار کے آئے ہیں ان کی اولاد اب تک ہند میں آباد ہے۔صفحہ 74 پر حافظ عبدحلیم، حافظ عبدالغفور، حافظ عبدالحکیم و حافظ عبدالرحمٰن پسران حافظ گل محمد جو قطب شاہ بن الف شاہ کی 19 ویں پشت میں اور قطب شاہ امام حنیف بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دسویں پشت میں درج ہیں۔صفحہ 75 پر درج ہے ''یہ شجرہ نسب جو ہے اس کا سلسلہ سکندر شاہ بن امام حنیف سے ملتا ہے ۔اگر مصنفوں اور

مورخوں کی دارومدار پر اعتبار کیا جائے تو وہ رسول کریم ﷺ کے اوپر بھی جو شجرہ شریف ہے اس پر بھی اختلاف پیدا کرتے ہیں مگر شجرہ شریف تو وہی ہے جو پڑھا جاتا ہے'' صفحہ 76 پر یوں درج ہے:''امام حنیف بن حضرت علی المرتضٰی کی دسویں پشت میں قطب شاہ بن الف شاہ اور قطب شاہ کی 8 ویں پشت میں دھنی پیر بن پیر مانک شاہ کی اولاد درج ہے اور دھنی پیر کی 11 ویں پشت میں جمشیر خان بن چھڑا خان بن منگا خان بن فقیر محمد خان بن نور محمد خان بن دوتار خان بن عدلی خان بن شیر محمد بن جہانگیر بن نور خان بن دیس را خان بن دھنی پیر''۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق زبانی اعوان قوم کا ہر فرد یہ کہتا ہے کہ وہ حضرت امام حنیف بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔مولف کے بقول مصنفین اسے درست نہیں مانتے ۔پھر خود ہی اقرار کرتے ہیں کہ اگر مورخوں پر اعتبار کیا جائے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے نسب شریف پر بھی اختلاف کرتے ہیں مگر شجرہ شریف وہی ہوتا ہے جو پڑھا جاتا ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ اعوانوں کی شہرت بلدی صدیوں پرانی روایات کے مطابق حضرت امام حنیفؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہے۔درست بات یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب صدیوں پرانی روایات کے مطابق امام حنیفؒ سے ملتا ہے جس کا اقرار مولف کتاب ہذا نے بھی کیا ہے۔علاوہ ازیں صدیوں پرانی قدیم انساب کی عربی و فارسی کتب سے بھی عون بن علی بن امام حنیف بن حضرت علیؓ کی اولاد بنی عون، اعوان آل عون اور قطب شاہی ہے۔

نسب الاعوان 1923-1935ء

''نسب الاعوان'' تالیف از مولوی حسام الدین اعوان ابتدائی صفحات نہیں ہیں کتاب ہذا میں باب الاعوان کا بھی ذکر ہے جو 1923ء میں شائع کی گئی اور تاریخ اقوام پونچھ 1935ء میں نسب الاعوان کا بھی کا تذکرہ بھی ہے اس طرح سال اشاعت 1923ء و 1935ء کے دوران ہے۔البتہ صفحہ 21 پر اشتہار رسالہ حل المشکلات ایک آنہ ڈاک ٹکٹ بھیجنے پر مفت ارسال ہوگا۔ ملنے کا پتہ ڈاکٹر حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما موچی دروازہ لاہور۔کتاب ہذا کے صفحہ 28 پر مولف کتاب ہذا کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔حسام الدین بن علی مردان بن کرم بخش بن محمد علی بن نھتو بن امیر بن فرید بن بدی بن کلو بن لسو بن کوئلی بن جیتو بن لودی بن حیات بن نادر بن ناصر بن تاج بن عادی بن دلیپ بن کالا بن قادر بن بیر بن کلاب بن نواب بن مزمل علی کلگان بن عون قطب شاہ از اولاد حضرت غازی عباس علم دارؒ بن حضرت علی'' صفحہ 18 پر زادالاعوان و باب الاعوان کا حوالہ درج ہے۔

تبصرہ: واضح ہو کہ صدیوں پرانی روایات کے مطابق متحدہ ہندوستان میں اعوان قبیلہ حضرت امام حنیفؒ المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہی مشہور تھا اور ہے۔مولوی نور الدین پٹھان نے دو کتب زادالاعوان و باب الاعوان تین جعلی کتب میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب کے حوالے سے تحریرکیں اور حکیم غلام نبی مرحوم نے تمام کتب کی اشاعت کے اخراجات برداشت کیے زیر تبصرہ کتاب میں بھی حکیم غلام نبی اعوان کا پتہ درج ہے۔مولوی حسام الدین مرحوم نے بھی پلندری پونچھ کے اعوانوں کے شجرات زادالاعوان اور باب الاعواں

کے حوالے سے حضرت امام حنیفؒ کے بجائے حضرت غازی عباس علم دارؒ سے جوڑ دیے تھے لیکن جب پلندری پونچھ اور متحدہ ہندوستان سے زادالاعوان و باب الاعوان اور تین حوالہ جاتی کتب کو مسترد کیا گیا تو مولوی حسام الدین مرحوم نے بھی اپنا شجرہ نسب واپس حضرت محمد حنفیہؒ سے لکھنے کے لیے ایم خواص خان گولڑہ اعوان کو ''تحقیق الاعوان'' میں اشاعت کے لیے ارسال فرمایا مولوی حسام الدین مرحوم ساکن بساڑی پلندری کا شجرہ نسب ''تحقیق الاعوان'' کے صفحہ 387 پر درج ہے۔ نیز اسی علاقہ کی معروف شخصیت ملک حاجی جہاندادا اعوان مرحوم جو ملک کرم بخش اعوان مرحوم بانی و تاحیات صدر مرکزی تنظیم الاعوان پاکستان رجسٹرڈ کے قریب ترین ساتھیوں میں سے تھے اور مرکزی تنظیم الاعوان پاکستان کے بانی اراکین وعہدیدار کے علاوہ ''اعوان ویلفیئر سوسائٹی آزاد کشمیر'' کے بھی بانی صدر اور تاحیات سر پرست اعلیٰ رہے نے سوسائٹی کے پلیٹ فارم سے اعوانوں کی تاریخ ''نسب الصالحین'' سال 2000ء میں شائع کی جس پر تبصرہ کتاب ہذا میں شامل ہے۔ ''نسب الصالحین'' میں حاجی صاحب نے صدیوں پرانی شہرت بلدی کہ اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں کے حوالے سے طویل عرصہ سے از خود تحقیق کی اور ''نسب الصالحین'' کے صفحہ 75-74 پر نامور محقق، مورخ و ماہر علم الانساب حضرت پیر غلام دستگیر ناؔمی کے حوالے سے یہ تحریر کیا کہ مولوی نورالدین مرحوم نے خود ہی اقرار کیا کہ ''زادالاعوان'' و ''باب الاعوان'' کی حوالہ جاتی کتب میزان قطبی، میزان ہاشمی و خلاصۃ الانساب جعلی اور فرضی تھیں اور ان کا کوئی وجود نہ پہلے تھا اور نہ اب ہے جب آپ کو یہ اطمینان ہو چکا تو آپ نے اپنا شجرہ نسب اور پلندری وگردونواح کے جو ''نسب الاعوان'' میں شائع ہو چکے تھے انہوں نے دوبارہ صدیوں پرانی روایات کو ہی درست سمجھ کر اپنا شجرہ نسب حسب سابق امام حنیفؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد میں لکھا جس کی تصدیق قدیم ترین انساب کی عربی و فارسی کتب سے بھی ہوتی ہے کہ عون قطب شاہ دراصل عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ ہیں۔

حیات مسعودی 1935ء

''حیات مسعودی'' یعنی سوانح عمری حضرت سپہ سالار مسعود غازی شہید رحمۃ اللہ علیہ نوشتہ مولوی محمد عباس خاں شیروانی بی اے ڈپٹی کلکٹر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے 1935ء میں شائع کی جس کے 164 صفحات ہیں۔ قدیم مدلل حوالہ جات کے ساتھ تالیف کی ہے۔ قابل مصنف نے تمام پہلوؤں پر بڑی عمدگی سے دلائل دیئے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرات مسعودی سے قبل کی کتب جو مصنف کو دستیاب ہو سکیں ان میں سفرنامہ ابن بطوطہ، تاریخ فیروز شاہی سید ضیاء الدین برنی اور شمس سراج عفیف کے علاوہ تاریخ فرشتہ کے حوالہ جات بھی دیئے ہیں۔ ہم مصنف کی تحقیق سے اتفاق کرتے ہوئے جو پہلو تشنہ تکمیل تھے ان کی مزید وضاحت مرات مسعودی سے 200 سال پرانی کتاب منبع الانساب فارسی تالیف سید معین الحق جھونسوی سے کرتے ہیں جس کا فارسی مخطوطہ بھی راقم الحروف کے پاس دستیاب ہے اور یہ کتاب محترم شیروانی صاحب کی کتابیات میں نہیں تھی۔

منبع الانساب فارسی (830ھ) کے صفحہ 103 کے مطابق سالار مسعود غازی، سلطان

محمود غزنوی کے بھانجا تھے اور ان کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔ ''سعید الدین سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ ''۔

تاریخ اقوام پونچھ (1935ء)

''تاریخ اقوام پونچھ'' تالیف محمد الدین فوقؔ نے 1935 میں شائع فرمائی۔ ص 630 پر رقم طراز ہیں ''جالندھر، امرت سر، ہزارہ، اور کشمیر اور پونچھ وغیرہ میں ایسے اعوانوں کی تعداد کئی ہزار تک ہے جو اپنے آپ کو امام محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ظاہر کرتے ہیں۔ صرف پونچھ ہی میں ان کی تعداد تین ہزار کے قریب بتائی جاتی ہے۔ یہ لوگ اپنی قوم اور اپنے بزرگوں کی سینہ بہ سینہ روایات پر سختی سے عامل ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ اعوان ہیں اور امام محمد حنفیہؒ کی اولاد ہیں اس سلسلہ میں پونچھ کے حنفیہ اعوانوں کا ایک شجرہ راقم مولف کی نظر سے گزرا ہے۔ جو عون بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ سے شروع ہوتا ہے اور جس کی آٹھ دس پشتوں کے بعد ایک نام قطب شاہ بھی آتا ہے۔ پھر اسی قطب شاہ کی پندرہویں پشت میں سادم خان بن سجاول خان علاقہ پکھلی (ہزارہ) سے پونچھ کی حدود میں داخل ہوتا ہے جس کو سنگولہ کے حنفیہ اعوانوں کے قول کے مطابق آج (1935ء) چار سو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اور چونکہ سادم خان سے میاں زمان علی خان جن کی عمر اس وقت نوے سال کے قریب ہے۔ 12 پشتیں ہوتی ہیں اور مورخوں کے اس متفقہ قول کے مطابق کے تین پشتوں میں سو سال شمار ہوتا ہے۔

صفحہ 632 پر تحریر ہے ''اس قوم کے معززین کا یہ بیان بھی ہے کہ چوں کہ ہمارے شجرہ میں ایک نام قطب شاہ کا بھی آتا ہے۔ اس لیے پونچھ کے بعض شجرے بنانے والوں نے اس نام کی آڑ میں ہم کو عبداللہ بن عباسؓ تک سلسلہ ملانے کی تحریک بھی کی۔ لیکن ہم نے اپنی پشتینی روایات سے جو پونچھ کی سرزمین ہی میں چار سو سال سے مسلسل ہماری قوم میں چلی آتی ہیں ایک انچ بھی اِدھر اُدھر ہونا مناسب نہ سمجھا۔ پونچھ میں اس قوم کے جو بزرگ سب سے پہلے وارد ہوئے ان کا نام سادم خان [شادم خان] بن سجاول خان تھا۔ ان کی ذریات میں سے کچھ لوگ اب بھی علاقہ پکھلی ہزارہ [شہلیہ سجاول شریف مانسہرہ] میں موجود ہیں جن میں احمد خان اور میر عالم خان ولد شیر زمان خان نمبردار بتائے جاتے ہیں۔ سادم خان کے پوتے بہرام خان کے تین فرزند تھے اسماعیل خان، جمال خان و سیٹھ خان ان تینوں کی اولاد سنگولہ پکھر، کہوکوٹ، ننگہ پانی اور درد کوٹ تحصیل اوڑی میں پھیلی ہوئی ہے۔ بہرام خان کی قبر چوڑ وٹ متصل سنگولہ اور اس کے فرزندان اسماعیل خان و جمال خان کی قبریں موضع ناڑے علاقہ سنگولہ اور سیٹھ خان کی قبر پیرستان تحصیل اوڑی میں واقع ہے۔ صفحہ 634 پر درج ہے:۔ ''سنگولہ تحصیل باغ [راولاکوٹ] کا ایک مشہور گاؤں ہے جس آباد مردم شماری 1921ء کے مطابق زن و مرد سمیت 2185 ہے اور جہاں صنعت کاروں کے چند گھروں کے علاوہ باقی تمام لوگ اعوان ہی ہیں۔ اس گاؤں کی وجہ تسمیہ کے متعلق کاغذات مال میں درج ہے کہ ''رقبہ دیہہ ہذا جنگل اُجاڑ اور غیر آباد تھا۔ مدت بعید گزری کہ قوم

اعوان کے کسی بزرگ [حضرت ابراہیم المعروف بابا بہرام خانؒ] نے اس دیہہ کی بنیاد ڈالی۔ یہی قوم آج تک اس پر مسلسل قابض چلی آتی ہے۔ یہ گاؤں چوں کہ ایک سخت پہاڑی پر ہے جہاں عام طور پر برف اور اولے پڑا کرتے تھے اس لیے آبادی کے بعد اس کا نام سنگ اولہ مشہور ہوگیا وہی لفظ بگڑ کر اب سنگولہ ہے۔

صفحہ 635 تا 644 پر اعوانان سنگولہ کے وِنڈ وار مشاہیر کا تذکرہ ہے یہاں مختصر بطور حوالہ پیش کیا جاتا ہے:۔ سنگولہ ایک موضع ہے [جدید بندوبست 2000 کے مطابق تین موضعات ہیں سنگولہ جنوبی، سنگولہ وسطی و سنگولہ شمالی]۔ اس کی سات پتیاں ہیں اور ہر پتی یا ونڈ کا ایک ایک نمبردار ہے۔ ہم یہاں ہر ایک نمبردار اور ہر ایک پتی اور ہر پتی یا ونڈ کے بعض قابل ذکر اعوانوں کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرتے ہیں۔ اس موضع میں جتنے بھی نمبردار گزرے ہیں ان کے آباؤ اجداد کی تقرری کا سلسلہ ڈوگرہ حکومت کی ابتداء یعنی 1909 بکرمی [1852ء] راجہ موتی سنگھ کے عہد سے شروع ہوتا ہے اور وہ سب نمبردار اور یہاں کے سب اعوان اسماعیل خان بانئے شاخ سنگولہ کی اولاد سے ہیں۔ ونڈ دبن۔ اس ونڈ میں اسماعیل خان کی پونچویں پشت میں ایک شخص کالا خان گزرا ہے [بانی کالے ناگلہ] اس کی اولاد اس ونڈ اس میں آباد ہے جو کالا خان کے نام کی وجہ سے کالیال [کالا آل] کہلاتی ہے اس کی چوتھی پشت میں تاجو خان [تاج محمد خان] سب سے پہلا نمبردار ہوا جس کو نمبرداری کے ساتھ ہی راجہ موتی سنگھ نے سروپا [خلعت سلطانی] عطا کیا تھا موجود نمبردار محمد خان [راقم مولف کے والد متوفی 2 فروری 1984ء] اس کی چوتھی پشت میں ہے۔

تبصرہ: ''زادالاعوان'' اور ''باب الاعوان'' کی اشاعت سے قبل اور بعد بھی اعوانوں نے اپنا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ سے ہی درست جانا جس کا ذکر محمد دین فوق نے تاریخ اقوام پونچھ میں بھی کیا ہے مصنف نے تاریخ اقوام پونچھ میں ایک الگ باب اعوانان سنگولہ وغیرہ کے نام سے قائم کیا جو صفحہ 625 تا 655 پر مشتمل ہے محمد دین فوق نے سنگولہ وغیرہ کے اعوانوں کے شجرات کو درست تسلیم کیا۔ راقم مولف کے والد محمد خان نمبردار کا تذکرہ بھی 1935ء میں محمد دین فوق نے تاریخ اقوام پونچھ میں شائع کیا راقم کے والد محمد خان نمبردار کی پیدائش 1902ء ہے اور وفات 2 فروری 1984ء ہے۔ شجرہ نسب محمد خان نمبردار (والد محترم راقم مولف) بن حشمت علی خان نمبردار بن غلام علی خان نمبردار بن فیض بخش خان نمبردار بن تاج محمد خان نمبردار اوّل سنگولہ بن آفتاب (تابو خان) بن مومن خان بن رحمت اللہ خان بن کالا خان (بانی شاخ کال آل و بانی کالے ناگلہ) بن کلو خان بن محمود خان بن گوہراج خان بن فیروز خان بن بابا حضرت بابا اسماعیل خان بن حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خان بانی سنگولہ) بن حضرت بابا شادم خان (جد شادو آل و سادو آل) بن حضرت بابا سجاول علوی قادری از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ کتاب ہذا کے صفحہ 288 پر حضرت بابا شادم خان کا تذکرہ یوں ہے ''حضرت سادو مرحوم تحصیل باغ کی ایک بزرگ ہستی تھے اعوانوں کا فرقہ سادو آل انہی کے نام پر اور انہی کی اولاد سے ہے'' کتاب ہذا سے یہ بات بھی تحریری طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ

پونچھ کے اعوانوں کی شہرت بلدی حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے حضرت بابا شادم خان (حضرت سادو، حضرت شادو، شادم خان، سادم خان) پکھلی ہزارہ سے حضرت شاہ ہمدان رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ 1387ء میں کشمیر آئے یعنی حضرت بابا شادم خان کی پونچھ میں سکونت 1935ء میں جب اقوام پونچھ شائع ہوئی 400 سال سے زائد 548 سال تھی جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ پونچھ اور ہزارہ کی صدیوں پرانی قدیم روایات حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہی کی اولاد سے ہیں جن کی تصدیق انساب کی قدیم کتب سے بھی ہوتی ہے۔

تاریخ اودھ 1859ء۔ 1941ء

''تاریخ اودھ'' از مولانا حکیم نجم الغنی خان رام پوری نفیس اکیڈمی کراچی جلد سوم کے ص 271 پر تحریر ہے کہ ''مناقب اولیا میں لکھا ہے کہ (سالار مسعود غازی) اولاد محمد حنفیہؒ سے ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیٹے تھے مرات الاسرار میں ان کو سید علوی لکھا ہے محمود غزنوی کے بھانجے تھے ان کی ماں کا نام ستر معلیٰ ہے اور باپ کا نام سالار ساہو ہے''۔

تبصرہ: مولانا حکیم نجم الغنی خان رامپوری معروف مصنف گزرے ہیں موصوف نے مختلف کتب کے حوالہ سے یہ بیان کیا ہے کہ سالار مسعود غازی کی والدہ کا نام ستر معلیٰ تھا اور والد سالار ساہو تھے اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اور 14 رجب 424ھ کو شہادت پائی درگاہ ان کی اہل عالم کی زیارت گاہ ہے۔

تواریخ اقوامِ کشمیر جلد دوم 1943ء

معروف مولف محمد الدین فوق کتا تالیف ''تواریخ اقوام کشمیر'' جلد اول کا ذکر کیا جا چکا ہے جلد دوم کی پہلی اشاعت 1943ء اور دوسری اشاعت 1991ء میں کی گئی۔ جس کے صفحہ 163 پر قوم اعوان سڑل علاقہ پونچھ کے حالات یوں تحریر کیے گئے ہیں:۔ ''علاقہ پونچھ کی تحصیل باغ کے موضع سڑل کے اعوان قوم کا ایک بزرگ جا گیس خان گولڑہ شریف (راولپنڈی) سے ترک وطن کر کے کوہالہ سے ہوتا ہوا رتنیگوی کے موضع میں جو کسٹم چوکی ہنس کے متصل ہے آ کر قیام پذیر ہوا۔ یہاں اس کے ہاں ایک لڑکا ہنسا خان پیدا ہوا۔ یہ چوکی ہنس بھی اسی کے نام پر آباد ہے۔ آپ راجی کے زمانہ میں پونچھ اور مظفر آباد کے حاکموں میں ڈھوک جنڈانی کے متعلق ملکیت کا جھگڑا پیدا ہو گیا اس ڈھوک کے دونوں دعویٰ دار تھے۔ آخر جنگ ہوئی جس میں ہنسا خان اور اس کے فرزند بھی شامل ہوئے اور مظفر آباد والوں کو شکست دیکر پونچھ والوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ ہنسا خان کا مزار ہنس چوکی کے متصل ہی واقع ہے۔ ہنسا خان کی چھٹی پشت میں مہر خان نام کے ایک بزرگ گزرے ہیں جو اعوانان سڑل کے ہی مورثِ اعلیٰ ہیں۔ اس بزرگ کے نام پر ہی اعوانانِ سڑل کو مہرال بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کی خانقاہ موضع سڑل کی ڈھوک بسوٹی میں اب تک موجود ہے۔ اعوان سڑل کے علاوہ چھتر اور بیر پانی میں تقریباً دو ہزار کنال اراضی کے مالک ہیں اور خاص زراعت پیشہ ہیں۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں عبداللہ گولڑہ کی اولاد سے مہر آل گوت کا تذکرہ ہے۔ راقم کی تالیف ''تحقیق الانساب'' جلد اوّل کے صفحات 491-153,490 پر مہر آل شاخ کا مکمل شجرہ نسب درج ہے جو حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالرزاق اعوان و محمد یونس اعوان کشمیر ربڑ اسٹمپ میلوڈی چوک وکیپٹل ربڑ اسٹمپ بلیو ایریا اسلام آباد قابل ذکر ہیں ڈاکٹر عبدالرزاق اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف کوآرڈینیٹر بھی ہیں۔

تاریخ مگدھ 1944ء

''تاریخ مگدھ'' مرتبہ مولوی فصیح الدین بلخی صاحب عظیم آبادی جو انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی نے 1944ء میں شائع کی جس کے صفحہ 95 پر تحریر ہے:۔ ''مقامی روایات کے مطابق ''منیر'' کو اوّل اوّل سلطان محمود غزنوی کے سپاہیوں نے فتح کیا۔ محمود غزنوی کی تاریخوں میں کوئی ایسا واقعہ پایا نہیں جاتا لیکن ہندوستان پر اس نے جتنے حملے کیے ہر ایک کی مفصل کیفیت بھی کسی تاریخ میں مذکور نہیں۔ تاہم تاریخ سالار مسعود غازی سے ظاہر ہوتا ہے کہ محمود غزنوی کے انتقال سے دو ایک برس پہلے اس کا ایک لشکر اس کے ایک بھانجے سالار مسعود غازی کے تحت میں ہندوستان آیا۔ سالار مسعود غازی نے مقام ستر کھ میں قیام کر کے مشرقی علاقوں پر چڑھائی کی''۔

تبصرہ: کتاب ہذا سے یہ واضح ہوا کہ سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے۔ ہندوستان پر حملوں کی مفصل کیفیت اس دور کی کسی تاریخ کی کتاب میں درج نہیں ہے البتہ بعد کے ادوار کی کتب منبع الانساب فارسی 830ھ، مرات مسعودی 1037ھ اور مرات الاسرار 1045ھ اور اس کے بعد بے شمار کتب میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے اور حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے قطب شاہی علوی اعوان تھے۔

باغ سادات 1947ء

''باغ سادات'' کے مولف ڈاکٹر حکیم سید تجمل حسین شاہ صاحب نقوی البخاری اچوی ہیں اور یہ 1947ء میں کتب خانہ صادقیہ لاہور سے شائع ہوئی کے صفحہ 43 حضرت محمد حنفیہ کے چار فرزند حضرت عبدالرحیم، حضرت عبدالکریم، حضرت عبدالرشید و حضرت عبدالجلیل لکھے ہیں اور عبدالریشد کی چھٹی پشت میں سالار مسعود غازی بن محمود لکھا ہے۔۔ صفحہ 42 پر زاد الاعوان و باب الاعوان کے حوالے سے شجرہ عون قطب شاہ بن بیع علی از اولاد حضرت عباس علم دار درج ہے۔ مزید یہ کہ اسی صفحہ پر حضرت عمر الاطرف کی اولاد سے عبداللہ بن عبدالحمید بن ملک جعفر کی اولاد کو بھٹہ و تمہیم لکھا ہے۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں حضرت محمد حنفیہؒ کے بیٹوں کے نام غلط درج ہیں۔ آپ ؒ کی ساتویں پشت میں سالار مسعود غازی بن محمود لکھے ہیں جبکہ منبع الانساب فارسی، مرات مسعودی و دیگر کتب وقدیم شجرات میں شجرہ نسب یوں درج ہے ''سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی (سالار محمود) بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن

طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ'' (بحوالہ منبع الانساب فارسی 830ھ وغیرہ)۔ عون قطب شاہ بن بیع علی کا حوالہ زاد الاعوان و باب الاعوان کا ہے جو تین جعلی و فرضی نام ''میزان قطبی''، ''میزان ہاشمی'' و ''خلاصۃ الانساب'' تخلیق کر کے تالیف کی گئی۔ مزید یہ کہ حضرت عمر الاطرف کی اولاد سے عبداللہ بن عبدالحمید بن ملک جعفر کی اولاد کو بھٹہ و تہیم لکھا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ حضرت عمر الاطرف کی اولاد علوی، عمری، اعوان، ہاشمی اور قریشی کہلاتی ہے۔ جبکہ بھٹہ جٹ قبیلہ کی گوت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

تاریخ آثار بنارس 1948ء

''تاریخ آثار بنارس'' تالیف از حضرت مولانا مفتی عبدالسلام نعمانی مجددی نے پہلی اشاعت 1948ء، دوسری 1959ء، تیسری 1963ء، چوتھی 1968 اور پانچویں اشاعت 2015ء میں وارنسی بھارت سے کی جس کے صفحہ 81 پر مرقوم ہے کہ ''سلطان محمود غزنوی (متوفی 1030ء) نے پنجاب، راجپوتانہ، گجرات وغیرہ مقامات پر اسلام کی اشاعت شروع کی۔ اس زمانے سے 1300ء تک شمالی ہندوستان میں جابجا مسلمانوں کی بستیاں قائم ہو چکی تھیں ان بستیوں کے موسس سید سالار مسعود غازی اور ان کے رفقاء تھے۔ آئین اکبری سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے 1019ء اور 1022ء میں دو مرتبہ بنارس میں قدم رکھا اور اسی زمانے میں سید سالار مسعود غازی کے رفیق کار ملک افضل علوی بنارس اور اس کے گردونواع میں تبلغی کاموں میں مصروف تھے۔ ڈسٹرکٹ گزٹ بنارس میں لکھا ہے کہ: ''اس شہر کے ایک محلّہ میں مسلمان سلطان محمود غزنوی کے زمانے سے آباد ہیں۔ یہ مسلمان بنارس میں یقیناً حضرت سید سالار مسعود غازی کی تبلغی کوششوں کا نتیجہ ہیں کہ ملک افضل کو بنارس اور اس کے اطراف میں بھیجا تھا۔''

تبصرہ: کتاب ہذا میں ضلعی گزٹ بنارس کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ بنارس میں مسلمان سلطان محمود غزنوی کے دور سے آباد ہیں جو یقیناً حضرت سالار مسعود غازی کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔

عباسیان کاکوروی 1949ء

''عباسیان کاکوروی'' تالیف از محمد حسن عباسی کاکوروی نے 1949ء میں شائع کی کے صفحہ 2 پر قصبہ کاکوری ضلع لکھنو کے علوی خاندان کے حوالے سے لکھتے ہیں: سب سے بڑی تعداد شیخ زادگان علوی کی ہے جن کی دو شاخ ہیں:۔ ملک زادہ یا مولوی زادہ جو ملک بہاوالدین کیقباد بن ملا ابوبکر جامی علوی از بنائر حضرت ابوالقاسم بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی المرتضٰیؓ کی اولاد سے ہے (۲) مخدوم زادہ جو حضرت مخدوم شیخ نظام الدین علوی معروف بہ شاہ بھیکہؒ از بنائر حضرت علی بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی مرتضٰی رضی اللہؓ) کی اولاد ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ اس قصبہ کو سب سے پہلے اہل اسلام میں

سے حضرات سادات کے قدوم پاک نے سرفراز فرمایا کہ حضرت سید سالار مسعود غازیؒ نے چوتھی صدی ہجری میں کاکوری پر حملہ کیا اور اپنی یادگار چھوڑ گئے ہیں''۔

تبصرہ: کتاب ہذا سے یہ بھی واضح ہوا کہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ملک زادہ،مولوی زادہ اور مخدوم زادہ کی بڑی تعداد کاکوری میں آباد ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ حضرت علی بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں جس کی تصدیق منبع الانساب فارسی 830ہجری میں عون قطب شاہ غازی بابا بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے سالار مسعود غازیؒ کا مکمل شجرہ نسب درج ہونے سے ہوتی ہے اور انساب کی قدیم کتب سے بھی عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد کا ہند آنا ثابت ہے۔

تاریخ عرب الہند و ضمیمہ تاریخ عرب الہند

''تاریخ عرب الہند'' تالیف از خدا بخش عفی اللہ قادری، تاریخ اشاعت ندارد کے صفحہ 111 پر اور تاریخ ضمیمہ عرب الہند کے صفحہ 48 پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند محمد حنیف جو کہ محمد الاکبر اور محمد الحنفیہ اور محمد بن علی کے ناموں سے جانے جاتے ہیں کی نویں پشت میں قطب شاہ بن الف شاہ بن امان شاہ درج کرتے ہوئے ان کے چھ فرزند کھوکھر، گولڑہ گوہر علی، کلگان، جہان، کنڈان، قانع اور اصغر درج ہیں۔ضمیمہ عرب الہند کے صفحہ 51 پر درج ہے ''شجرہ نسب قوم کھوکھر اور اعوان کا قطب شاہ سے لے کر محمد حنفیہ علیہ الرحمہ تک اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ تا آدم علیہ السلام تک صحیح اور پورا درج ہو چکا۔صفحہ 102 پر تحریر ہے ''دھالہ بن متو: اس کے چھ فرزند ہیں سپارث، سچّا، شاماں، احمد، دولت ۔خلاص اور ان کی اولاد مختلف شہروں اور علاقوں میں آباد ہے ۔خلاص بن دھالہ کی اولاد در یووال القریش جو کہ سون سکیسر میں سکنہ چٹا میں رہتی ہے۔وہ صحیح النسب قوم قریشی ہیں اور شیر جنگ بن غلام حیدر سکنہ چٹا عالم علم الانساب اپنی قوم قریش (قریشی) المعروف اعوان کا ہے''۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مندرجات سے اخذ ہوتا ہے کہ یہ 1950ء کے قریب لکھی گئی مندرجات کہاں تک درست ہیں تحقیق طلب ہے البتہ وادی سون سکیسر کے اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ سے تحریر ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہ محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے اور ان کے فرزندوں میں کھوکھر، گولڑہ، کلگان، جہان شاہ، قانع واصغر ایک ہی باپ کی اولاد سے ہیں یعنی جو روایت لکھی گئی ہے اس کی تصدیق انساب کی قدیم کتب سے ہوتی ہے یعنی عون قطب شاہ بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد قطب شاہی اعوان ہے۔

تواریخ سلسلۃ الاعوان 1950ء

''تواریخ سلسلۃ الاعوان'' تالیف از مولوی فقیر اللہ اعوان نے 1950ء میں شائع کی جس میں مظفر آباد کے چند موضعات کے شجرات درج ہیں اور شجرہ نسب زاد الاعوان و باب الاعوان کے حوالے سے حضرت محمد حنفیہؒ کے بجائے حضرت عباس علم دارؓ سے جوڑ دیا تھا۔

تبصرہ: کتاب ہذا کی اشاعت کے بعض مولف نے تحقیق الاعوان کے مصنف محمد خواص خان گولڑہ اعوان سے رجوع کیا اور ان کی گوت ہا تحقیق الاعوان 1966ء کے صفحہ 297 پر ملیال، پائیال، نکال و بدھال درج درج ہیں۔نیز اسی خاندان کی اعلیٰ تعلیم یافتہ شخصیات محمد فاروق اعوان پرنسپل، اورنگزیب اعوان ہیڈ ماسٹر، شیر افضل اعوان عربی معلم نے دیگر ساتھیوں عبدالعزیز اعوان خیریاں، محمد اکرم اعوان گورسی بالا، محمد جاوید اعوان خیریاں، محمد ریاض اعوان سنگلور، عبدالودود اعوان گورسی، محمد شبیر اعوان، شیر علی اعوان، عبدالحکیم اعوان، حسین علی اعوان، گل مجید اعوان، محمد اقبال اعوان، شوکت حسین رضوی، خورشید عالم اعوان، ریاست جہانگیر اعوان، جاوید الحسن اعوان وغیرہ سے مل کر مولوی فقیر اللہ اعوان مرحوم کے کام کو آگے بڑھایا اور جدید اندراج کرتے ہوئے ''سلسلۃ الاعوان'' جون 2003 میں شائع کی جس میں شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد میں درج کیا۔نیز ''علوی انساب'' 1917ء میں سیّد محمد شاہ گوڑی سیداں مظفر آباد نے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے درج کیا تھا۔

مرکز احیاء آثار برصغیر 1951

''مرکز احیاء آثار برصغیر'' (تاریخ سادات بھرتپور ہندوستان) تالیف از سید ظہیر الحسن رضوی پیر الہیٰ بخش کالونی کراچی سے 1951ء میں شائع ہوئی کے صفحہ 41 پر سالار مسعود غازی کے حوالے سے یوں رقم طراز ہیں:۔''مترجم صاحب عجائب الاصفار لکھتے ہیں کہ سالار مسعود غازی اسی لشکر کے سردار تھے کیوں کہ بیانہ کے قلعہ فتح ہونا انہی کے ہاتھ سے پایا جاتا ہے۔کنڑٹین نے واقعہ بیانہ میں لکھا ہے کہ بجے پال کو جس کی اولاد دہلی میں حکومت کر رہی ہے سالار مسعود غازی نے گیارہویں صدی کے وسط میں قتل کیا اور راجپوتوں کا دوبارہ قبضہ ہو جانے پر ابو بکر قندھاری نے تاخت و تاراج کیا۔منشی جوالا سہائے ناظم وقائع راجستان میں حالات بھرتپور کے صفحہ 34 پر لکھتے ہیں کہ بجے پال کے زمانہ میں محمود غزنوی اول مرتبہ 1001ء میں ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔سالار مسعود غازی، ہمشیر زادہ سلطان محمود غزنوی تھے ان کا حال صاحب غزانامہ مسعودی نے اس طرح لکھا کہ ان کی والدہ کا نام ستر معلیٰ تھا۔سالار مسعود 405ہجری میں بمقام اجمیر پیدا ہوئے۔سنداً یہ تاریخ پیدائش لکھی ہے۔قبلہ دین و کعبہ ایماں۔۔قطب عالم حبیب سبحانی۔ مصرعہ ثانی سے تاریخ پیدائش کے اعداد 405 ہوتے ہیں اور بمقام بہرائچ ان کی وفات ہوئی جس کا ثبوت تاریخ وفات 424ھ مطابق 1033ھ سے ملتا ہے۔جب سالار مسعود غازی کی وفات 424 ہجری میں ہونا اس طرح ثابت ہو گیا۔اس سے قبل بیانہ پر مسلمانوں کا حملہ یا قبضہ ہونا ثابت نہیں''۔

تبصرہ: مندرجہ بالا اقتباس سے تصدیق ہوتا ہے کہ سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجا ہیں اور 424ھ بہرائچ میں شہید ہوئے۔

ذکر العباس 1956ء

''ذکر العباس'' تالیف از علامہ سیّد نجم الحسن کراروی، 1956ء شیعہ جنرل بک ایجنسی لاہور نے شائع کی جس کے صفحہ 48 پر لکھتے ہیں:۔''حضرت علیؓ کی اولاد کا شمار جو حضرت فاطمہؓ کے بطن سے نہیں ہیں میرے نزدیک سادات میں ہے لیکن انہیں بنی فاطمہ کا درجہ نصیب نہیں بعض لوگ حضرت عباسؓ کی طرف ''اعوان'' کو منسوب کرتے ہیں جو میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔'' مزید صفحہ 332 پر رقم طراز ہیں:۔''حضرت عباسؓ کی نسل کافی پھیلی ہے آپ کے کثیر نبیرگان کا ذکر کتب میں موجود ہے یہ خاص بات ہے کہ آپ کی نسل میں کوئی غیر عالم شاید ہی گزرا ہو۔آپ کی نسل کے متعلق، صاحب عمدة المطالب لکھتے ہیں کہ مکہ، مدینہ، مصر، بصرہ، یمن، سمرقند، طبرستان، اردن، حائر ومیاط، کوفہ، قمر، شیراز، آمل، آذربائیجان جوجان مغرب وغیرہ میں پائی جاتی ہے آپ کی اولاد کو میرے نزدیک ''سیّد علوی'' کہنا چاہیئے اور حضرت عباسؓ کی طرف ''اعوان'' کا انتساب کوئی اصل نہیں رکھتا۔''

تبصرہ علامہ سیّد نجم الحسن معروف شیعہ عالم دین و محقق بھی ہیں آپ کئی کتب کے مصنف بھی ہیں آپ نے ''زادالاعوان'' و''باب الاعوان'' کا مطالعہ بھی کیا ہوگا اس لیے آپ نے وضاحت کردی اور یہی حق اور سچ اور درست بات ہے حضرت عباس علم دارؓ کی اولاد سے حضرت عبدالرحمٰن چشتی علوی عباسی گزرے ہیں آپ بھی درجنوں کتب کے مصنف تھے مرات الاسرار فارسی 1045 ہجری آپ کی مایہ ناز تالیف ہے اس کے علاوہ مرات مسعودی فارسی، مرات مداری فارسی وغیرہ بھی قابل ذکر ہیں آپ نے اپنے خاندان کا شجرہ نسب بھی مرات الاسرار میں دیا ہے اور عباسی علوی خاندان کا تذکرہ بھی کیا ہے۔اس کے علاوہ بحرالجمان اردو کے مصنف سید محبوب شاہ داتا مانسہرہ نے 1917ء میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھا۔اور حضرت غازی عباس علمدار کی اولاد کے حوالے سے لکھا ہے کہ مکہ، مدینہ، مصر، بصرہ، یمن، سمرقند، طبرستان، اردن، مائر، دمیاط، کوفہ، قمر، شیراز، آمل، آذربئیجان اور حوجان مغرب میں آباد ہے۔ہمارے کچھ ساتھی آج کل ایک آدھ سیّد سے اپنا شجرہ تصدیق کروا کر پھولے نہیں سماتے کہ ان کے شجرہ نسب کی تصدیق فلاں سید صاحب نے کردی۔ایسے صاحبان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ انساب کی کسی بھی قدیم کتاب سے آپؒ کی اولاد سے نہ تو ''عون'' نامی اور نہ ہی کسی بھی عون قطب شاہ کی تصدیق ہوتی ہے اور نہ ہی ان کی اولاد سے قطب شاہی اعوان ہونے کی تصدیق ہوتی ہے اور سیّد محبوب شاہ داتا اور سیّد نجم الحسن کراروی جیسے محقق نے ان کی اولاد سے ''اعوان'' قبیلہ ہونے کی نفی کر چکے ہیں اور منبع الانساب کے مولف سیّد معین الحق جھونسوی نے منبع الانساب فارسی 830 ہجری میں عون قطب شاہ بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تحریر کیا ہے۔جس سے تصدیق ہوا کہ ''بنی عون'' اور قطب شاہی اعوان حضرت غازی عباس علم دارؒ کی اولاد سے نہیں بل کہ حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں۔

تاریخ الاعوان 1956ء

''تاریخ الاعوان'' کے مؤلف شیر محمد خان اعوان کا تعلق کالاباغ ضلع میانوالی سے تھا۔آپ میونسپل

کمیٹی کالاباغ کے صدر تھے۔سابق گورنر مغربی پاکستان مرحوم ملک امیر محمد خان نواب آف کالاباغ آپ کے بہنوئی تھے۔یہ کتاب 1956ء میں ملک دین محمد اینڈ سنز، اشاعت منزل، بل روڈ لاہور نے شائع کی اور کل 96 صفحات پر مشتمل ہے۔امام محمد الاکبرؒ بن حضرت علیؓ سے لے کر قطب شاہ اور اس کی اولاد کا تذکرہ کتاب کے صفحہ نمبر 29 سے شروع ہوکر صفحہ 41 کل بارہ صفحات میں ختم ہو جاتا ہے۔

کتاب ہذا کے مطابق حضرت امام محمد الاکبرؓ کے دو بیٹے تھے بڑے کا نام عبدالمنان اور چھوٹے کا عبدالفتاح تھا۔حضرت میر قطب شاہ بڑے بیٹے کی اولاد سے تھے۔قطب شاہ کے والد کا نام شاہ عطاء اللہ تھا جو امیر سبکتگین کی فوج کے سپہ سالار تھے۔ان کے دو سگے بھائی میر ساہو اور میر سیف الدین بھی تھے۔میر ساہو، سلطان محمود غزنوی کے بہنوئی تھے۔قطب شاہ آخری عمر میں ہندوستان سے واپس غزنی چلے گئے اور وہیں ماہ رمضان المبارک سن 431ھ مطابق 23/ستمبر 1039ء شب جمعہ وفات پائی۔میر قطب شاہ نے راجگان ہند کی تین بیٹیوں سے شادیاں کیں جن سے گیارہ بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔میر قطب شاہ کا شجرۂ نسب۔ میر قطب شاہ بن شاہ عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن شاہ طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ عمر غازی بن ملک آصف غازی بن شاہ بطل غازی بن شاہ عبدالمنان غازی بن امام محمد حنیف (محمد الاکبر) بن علیؓ۔

تبصرہ تاریخ الاعوان ایک مختصر سی کتاب ہے جو زادالاعوان اور باب الاعوان از مولوی نورالدین مرحوم کے رد میں لکھی گئی اور یہ ثابت کیا گیا کہ برصغیر پاک و ہند کے اعوان محمد الاکبرؒ کی پشت سے قطب شاہ کی اولاد سے ہیں۔تاریخ الاعوان پہلی کتاب ہے جس میں زادالاعوان اور باب الاعوان میں درج اعوانوں کے شجرہ نسب کو غلط قرار دیا ہے۔

سوانح حیات حضرت شیخ سلطان باھو قدس اللہ سرہ العزیز 1379ھ

''سوانح حیات حضرت شیخ سلطان باہوؒ قدس اللہ سرہ العزیز حافظ محمد حمید اختر پرنٹرز اینڈ پبلشر نے نقوش پریس لاہور سے 1379 ہجری میں شائع کی کے صفحہ 12 پر درج ہے:۔'' مناقب سلطان بحوالہ فتاویٰ غیاثی اعوان حضرت زبیر کی پشت سے ہیں۔شیخ قطب شاہ بن شیخ امان شاہ از اولاد امیر زبیر بن امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ وجہہ۔مزید صفحہ 15 کے مطابق قبیلہ ہاشمیہ علویہ نے ہرات کے قلعہ پر قبضہ کرلیا۔چونکہ تخت ہرات پر شاہ حسین نے قبضہ کرلیا تھا اس کا بیٹا امان شاہ اپنے باپ کے بعد مسند نشین ہوا جو سادات بنی فاطمیہ کی بہت اعانت کرتا تھا اسی وجہ سے اس کی اولاد کا لقب اعوان ہوا یعنی معاون سادات''۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں ہرات وغزنی کی روایت بیان کی گئی ہے۔مزید تفصیل کے لیے ''مناقب سلطانی'' پر کیا گیا تبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔واضح ہو کہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ''بنی عون'' کہلائی اور ''بنی عون'' سے ''اعوان'' کہلائے۔

تذکرہ مشائخ بنارس 1961

''تذکرہ مشائخ بنارس'' مولانا عبدالسلام نعمانی نے سلیمی پریس الہ آباد سے 1961ء میں شائع کی جس کے صفحہ 9 پر تحریر ہے:۔'' حضرت سید سالار مسعود غازی (غازی میاں) سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے انھوں نے اپنا تبلیغی قافلہ روانہ کیا محلّہ علوی پورہ اور مقبرہ علوی شہید اسی زمانہ کی یادگار ہے''۔مزید صفحہ 15 پر ملک سید فخرالدین شہید علوی قدس سرہ کے عنوان میں رقم طراز ہیں:۔'' آپ حضرت سید سالار مسعود غازی کے تبلیغی قافلہ کے ہمراہ بنارس تشریف لائے آپ کے ہمراہ حضرت ملک افضل علوی بھی تھے جن کا مقبرہ سے کچھ فاصلہ پر محلّہ سالار پورہ ہے''۔

تبصرہ: مندرجہ بالا مندرجات سے یہ تصدیق ہوا کہ سید سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجا تھے اور قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے بعض افراد اس وقت یعنی 424ھ کو بھی اپنے نام کے ساتھ ملک لکھتے تھے جیسے ملک قطب حیدر علوی، ملک سید فخرالدین شہید علوی و ملک افضل علوی قابل ذکر ہیں۔

تاریخ شیراز ہند جونپور 1963ء

''تاریخ شیراز ہند جونپور'' سید اقبال احمد معاون ایم محتشم کا شائینے 1963ء جونپور بھارت سے شائع کی جس کے صفحہ 912 تا 916 تک احوال قلم بند کیا ہے یہاں بطور حوالہ مختصراً تحریر کیا جاتا ہے:۔ صفحہ 912۔سید سالار مسعود غازی (پیدائش 404ھ) بہ اجازت محمود غزنوی بہ غرض تبلیغ و جہاد غزنی سے ہندوستان آئے اور پہلے اجمیر پہنچ کر اپنے والد سالار ساہو سے ملاقات کی اس کے بعد اپنے رفقاء کے ساتھ اپنے مشن پر چل پڑے۔ 1029ء میں سید سالار مسعود غازی نے ملک فضل علوی کو بنارس اور اس کے نواح میں تبلیغ جہاد کے لئے بھیجا اور یہیں پر لڑتے ہوئے ملک افضل اور ان کے رفقاء شہید ہو گئے۔ 1033ءمیں مسعود غازیؒ سیف الدین کی مدد کو بہرائچ آئے۔ جہاں آپ معہ اپنے رفقاء شہید ہو گئے۔مرات مسعودی ۲ میں آپ کی تبلیغی جہادی سرگرمیوں اور شہادت وغیرہ کے مفصل حالات درج ہیں۔۲ مراۃ مسعودی کے مصنف کا نام عبدالرحمٰن چشتی ہے۔ یہ کتاب جہانگیر کے عہد یں مرتب کی گئی اور سید مسعود غازی کے حالات و واقعات پر مشتمل بہت مستند کتاب ہے۔مولف (سید اقبال احمد)

تبصرہ: کتاب ہذا میں بھی یہ درج ہے کہ سالار مسعود غازی، سلطان محمود غزنوی کی اجازت سے بہ غرض جہاد ہندوستان آئے 1029ء میں سالار مسعود غازی نے ملک فضل علوی کو بنارس و گردونواح کے علاقوں میں بہ غرض تبلغ بھیجا۔مزیہ کہ کتاب ہذا کے مولف سیّد اقبال احمد کے مطابق مرات مسعودی جو جہانگیر کے عہد میں لکھی گئی اس میں سالار مسعود غازی کے حالات درج ہیں مرات مسعودی بہت مستند کتاب ہے۔

سوانح حیات حضرت عون بن علیؓ (اعوان قبیلہ کے معیاری حالات) 1963

''سوانح حیات حضرت عون بن علیؓ'' (اعوان قبیلہ کے معیاری حالات) تالیف از سید آغا مہدی لکھنوی نے جمعیت خدام اعزاء فیڈرل بی ایریا کراچی کے تعاون سے 1963ء میں شائع کی گئی ہے جس کے مطابق قبیلہ اعوان حضرت عون بن علیؓ کی نسل سے ہے۔

تبصرہ آغا مہدی لکھنوی نے کتاب کا نام حضرت عون بن علیؓ (اعوان قبیلہ کے معیاری حالات) رکھا ہے مگر پوری کتاب میں اعوان قبیلہ کے معیاری حالات کا کہیں ذکر نہیں۔عون بن علی جو اعوانوں کے جد امجد گزرے ہیں وہ عون بن علی بن محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے۔جیسا کہ دوسری صدی ہجری کی کتاب'' نسب قریش'' عربی کے صفحہ 77 اور ساتویں صدی ہجری کی کتاب''المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب'' کے صفحہ 26 پر درج ہے''وولد عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب: محمداً؛ ورقیہ؛ وعلیۃ <u>بنی عون</u>، بنی عون پر بحث قبل ازیں کی جا چکی ہے کہ عون کی جمع اعوان ہے۔اس کے علاوہ درجنوں کتب میں عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد کا تذکرہ قبل ازیں کیا جا چکا ہے۔

عباسی شمالی پاکستان 1965ء

''عباسی شمالی پاکستان'' سردار محمد ایوب خان ریٹائرڈ سیشن جج نے 1965ء میں شائع کی صفحہ 16 پر لکھتے ہیں''قطب شاہ والئی ہرات نے ضراب خان کو کشمیر بھیجا تھا۔ یہ قطب شاہ حضرت امام حنیفؒ بن علیؓ کی اولاد سے تھے ان کی نسل سے اعوان قوم قطب شاہی اعوان مشہور ہیں''۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق بھی اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہیں۔

تذکرہ صوفیائے سرحد 1966ء

''تذکرہ صوفیائے سرحد'' تالیف از اعجاز الحق قدوسی، مرکزی اردو بورڈ لاہور نے 1966ء میں شائع کی۔جس کے صفحہ 597 پر حضرت عبدالرحمٰن چھوہرویؒ کے احوال میں تحریر ہے کہ'' آپؒ کی ولادت باسعادت قصبہ سرائے صالح تحصیل ہری پور ضلع ہزارہ میں 1248ھ بمطابق 1832ء کو ہوئی۔آپ کا اسم مبارک عبدالرحمٰن، لقب سلطان الفقراء، کنیت ابوالفضلان تھی لیکن عوام میں آپ کی شہرت باجی صاحب سے تھی۔آپ کے والد کا نام نامی خواجہ فقیر محمد تھا لیکن وہ خواجہ خضری کے نام سے مشہور تھے۔آپ کا سلسلہ نسب حضرت علیؓ کے صاحبزادے حضرت محمد حنفیہؒ سے جا ملتا ہے''۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں حضرت عبدالرحمٰن چھوہرویؒ کے حالات مفصل ہیں اور حضرت کی تاریخ پیدائش اور مقام پیدائش میں بھی اختلاف ہے یہاں بطور حوالہ یہ درج کیا جانا مقصود ہے کہ آپ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور آپؒ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ سے ملتا ہے۔

تحقیق الافغان یعنی تحقیقات سمیع المعروف بہ تاریخ اقوام پکھلی (1966)

''تحقیق الافغان'' یعنی تحقیقات سمیع المعروف بہ تاریخ اقوام پکھلی تالیف سمیع اللہ جان 1966ء میں شائع کی گئی کے صفحہ 295 پر شجرہ قومیت قطب شاہی اعوان: قاضی شمس الدین سید پوری بن قاضی گل محمد خان بن حافظ محمد خان بن خان محمد خان بن حافظ نور محمد خان بن حافظ غلام محمد خان بن دین محمد خان بن عباس خان بن شاہ نواز خان بن محمد یار خان بن اللہ داد خان بن شاہ نواز خان بنب محمد نواز خان بن محمد اقبال خان بن محمد سکندر خان

محمد اکبر خان بن محمد اللہ خان بن بہلولہ شاہ بن بڈھار شاہ بن سجاق شاہ بن پیر زمان علی شاہ بن پیر قطب شاہ ۔مزید لکھا ہے کہ حضرت قطب شاہ سے ہی اعوان قطب شاہی مشہور ہیں جس سے اوپر شجرہ نسب بالکل صاف حضرت محمد الاکبر المعروف امام حنیف بن حضرت علیؓ سے ملتا ہے۔

تبصرہ: حضرت خواجہ شمس الدین سید پوریؒ کا شمار معروف اولیائے کرام میں ہوتا ہے۔تحقیق الافغان میں بھی آپ کے مفصل حالات اور شجرہ نسب درج ہے جس کے مطابق آپؒ قطب شاہی علوی اعوان از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔

تحقیق الاعوان (1966ء)

ایم خواص خان ہزاروی نے ''تحقیق الاعوان'' 1966ء میں تصنیف فرمائی اس کے ص 156 پر عون عرف قطب غازی کی اولاد کا شجرہ نسب یوں لکھا ہے ''سعید الدین سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن سید شاہ غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بابا بن علی بن محمد الاکبر بن حضرت علی بنو علویہ۔

تبصرہ: خواص خان گولڑہ اعوان جنہیں ہم بابائے اعوانان ہزارہ کے نام سے لکھتے اور پکارتے ہیں نے ملک بھر سے اعوانوں کے 36 سے زائد شجرات حاصل کیے جو مولوی نور الدین مولف ''زاد لاعوان'' کو بھی پیش کیے گئے تھے ان ہی میں سے شجرہ شمارہ نمبر 31 جو اوپر درج کیا جاچکا ہے بھی تھا۔شجرہ ہذا مولف منبع الانساب فارسی 830ھ ،مولف بحر الجمان اور کتاب مستطاب آئینہ اعوان نے بھی اپنی اپنی کتب میں درج کیا جناب خواص خان گولڑہ اعوان نے اس دور میں بڑی محنت اور عرق ریزی سے تحقیق الاعوان تالیف فرمائی جو 450 صفحات پر مشتمل ہے مولف کا اعوانوں کے 36 شجرات جو ملک بھر سے انہیں ملے تھے کتاب ہذا میں درج کیے جس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ یہ واضح کیا جاسکے کہ اعوانوں کی شہرت بلدی ان شجرات سے حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہی ہے۔تحقیق الاعوان کا خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان حضرت محمد حنفیہ ہی کی اولاد سے ہیں جو کہ درست اور مبنی بر حقائق ہے۔کتاب ہذا میں درج شجرہ نسب شمارہ 31 کی تصدیق انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب سے بھی ہوتی ہے۔بابائے اعوانان جناب خواص خان کی ان خدمات کو داد تحسین پیش کرتے ہوئے جناب محبت حسین اعوان نے ان کی کتاب کے نام سے ''ادارہ تحقیق الاعوان'' قائم کیا تا کہ بابائے اعوانان کا نام تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے۔

تاریخ انوار السادات المعروف گلستان فاطمہؑ 1389ھ بہ مطابق 1967ء

تاریخ انوار السادات المعروف گلستان فاطمہؑ تالیف از سیّد ظفر یاب حسین الترمذی نانوتوی نے 1389ھ بہ مطابق 1967ء نے بھکر میاں والی سے شائع کی جس کے صفحہ 272 پر درج ہے:۔''مقتدر یا مقتصد کے عہد 295ھ کے عہد کے شہداء کی فہرست بہت طویل ہے شمارہ 9 علی بن موسیٰ بن علی بن علی بن محمد بن

عون بن علی بن محمد بن حضرت علی علیہ السلام''۔صفحہ 474 پر یوں تحریر ہے:۔''سید السادات امیر الامرا سید مسعود ملک السادات غازی مدفون غازی پور بن سید جلال الدین بن سید عبد الوحید بن سید عبد الحمید بن سید حسین بزرگ بن کہکن بن سید سلیمان کفر شکن سپہ سالار بن سید زید شہید المعروف سید شاہ زید سالار لشکر بن سیادت پناہ امیر الامرا سید احمد زاہد سیانوی سپہ سالار سلطان محمود غزنوی بن امیر الامرا سید حمزہ بن سید ابو علی المعروف سید ابوبکر علی بن سید عمر الاعلی بن سید محمد توختہ بن سیادت پناہ مخدوم امیر سید احمد توختہ مدفون لاہور بہ نسل امام زادہ سید حسین اصغر محدث بن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام''۔سید السادات امیر الاا سید مسعود ملک السادات غازی کے سات فرزند امیر سید ضیاء الدین سپہ سالار،سید غیاث الدین عرف سید مبارک،سید راجہ شہید،سید قطب الدین،سید نور الدین،سید علاؤالدین و سید شمس الدین ماسوائے سید ضیاء الدین سپہ سالار کے سید راجہ معرکہ قلعہ کھٹوٹ 730ھ راجہ چکوامان دہا تا ثانی میں اپنے پدر بزرگوار کے ہمراہ سینہ سپر ہو کر میدان جنگ میں شہید ہوئے۔

تبصرہ: کتاب ہذا سے عون قطب شاہ کی اولاد سے علی بن موسیٰ کی 295ھ شہید ہونے کی تصدیق ہوتی ہے۔اس کے علاوہ سید السادات امیر الامرا سید مسعود ملک السادات غازی کی 730ھ میں شہید ہونے کی تصدیق ہوتی ہے۔کچھ حضرات سید السادات امیر الامرا سید مسعود ملک السادات غازی بن سید جلال الدین از اولاد حضرت امام زین العابدینؑ بن حضرت امام حسین علیہ السلام (بہ زمانہ بادشاہ محمد بن تغلق 1330ء) اور سپہ سالار مسعود غازی بن سالار ساہو (سالار محمود) از اولاد حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ (بہ زمانہ سلطان محمود غزنوی 405ھ۔424ھ) کو ایک ہی شخصیت سمجھتے ہیں۔حالاں کہ یہ دونوں الگ الگ شخصیات گزری ہیں اور دونوں کے درمیان تقریباً 300 سال کا فرق ہے۔مزید تصدیق کے لیے کتاب ہذا کے صفحہ 175 پر ''تذکرہ مشائخ غازی پور'' تالیف از عبید الرحمٰن صدیقی 2001ء کا مطالعہ فرمائیں۔

حقیقت الاعوان فی آل حبیب الرحمٰن 1390ھ

ملک محمد ہاشم الدین عرف بابا ہاشم سیالکوٹی،سلیم پوری نے 1390ھ میں ''حقیقت الاعوان فی آل حبیب الرحمٰن'' کے نام سے یہ کتاب شائع کی۔کتاب کے کل صفحات 143 ہیں۔صفحہ 94 پر شجرہ نسب یوں درج ہے:۔''امیر قطب الدین معروف بہ قطب شاہ بن عقیل بن حسین بن محمد بن علی بن ابو علی اسحاق بن عبد اللہ راس المذری بن جعفر الثانی بن عبد اللہ بن جعفر الاصغر بن محمد الاکبر بن علیؓ امیر المومنین''۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت علیؓ سے ہوتا ہوا بابا ہاشم 1390ھ تک شجرہ نسب درج ہے۔اگر چہ شجرہ نسب غلط اور بغیر کسی حوالے سے درج کیا گیا البتہ اس حد تک درست ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔زاد الاعوان و باب الاعوان میں اعوانوں کا جو شجرۂ نسب قطب شاہ سے عباس بن علیؓ تک ملایا گیا ہے وہ غلط ہے۔بابا ہاشم الدین مرحوم نے تاریخ سید سالار مسعود غازی،بحر الانساب از حاجی آقا میر از محمد ملک الکتاب،طبقات ناصری،از علامہ

منہاج الدین بن سراج، سوانح سلطان باہواز محمد حمید اختر اور منتہی الامال فی تواریخ النبی والال از شیخ عباسی قمی جیسی کتب سے استفادہ کیا ہے اور حقیقت الاعوان فی آل حبیب الرحمٰن میں پُرمغز اور بامقصد بحث کی ہے۔

تاریخ ہزارہ 1969

''تاریخ ہزارہ'' ڈاکٹر شیر بہادر پنی ساکن ایبٹ آباد ہزارہ نے 1969 میں شائع کی کے صفحہ نمبر 509 تا 516 قوم آوان [اعوان] کے حوالے سے تحریر ہے جو یہاں مختصر درج کیا جاتا ہے۔''لفظ اعوان معاون افواج عرب سے ان کی اصلیت پر روشنی پڑتی ہے یہ اپنے آپ کو قطب شاہ کی اولاد جو خود حضرت علیؓ کی اولاد سے تھے جانتے ہیں کچھ لوگوں کے خیال میں وہ علوی تھے خاندان عباسیہ کی مخالفت سے سندھ میں آباد ہوئے اور بعد میں سبکتگین سے مل گئے اور اس کے اعوان (معاون) کہلائے۔لیکن زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ قطب شاہ کی اولاد ہیں جو ہرات کا حاکم تھا اور محمود غزنوی کے ہمراہ ہندوستان پر چڑھائی کے وقت ہمراہ آیا۔قطب شاہ کے ساتھ اس کے مندرجہ ذیل لڑکے بھی آئے۔1۔گوہر شاہ (گراڑہ) جو سکیسر کے نزدیک مقیم ہوا۔2۔کلان شاہ (کلگان) جو دھن کوٹ (کالا باغ) میں مقیم ہوگیا۔3۔چوہان جو دریائے سندھ کے پہاڑوں میں مقیم ہوگیا۔4۔کھوکھر یا (محمد شاہ) جو چناب کے علاقہ میں متوطن ہوگیا۔5۔طوری اور جھاج جو تراہ وغیرہ میں مقیم ہوگئے۔تحقیق الاعوان کے مصنف خواص خان کے مطابق اعوان (آوان غلط ہے) محمد حنفیہؒ بن علیؓ کی اولاد ہیں اور محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان میں آئے اور اعوان کا خطاب پایا۔میر قطب شاہ ان کے مورث اعلا ہیں جن کا سن وفات 431ھ (1039ء) ہے اور ان کا مدفن غزنی میں ہے۔کتاب ہذا میں کالا باغ، مانسہرہ، سکندر پور ہری پور، ایبٹ آباد، کشمیر وغیرہ کا تذکرہ مفصل کیا ہے۔

تاریخ ہزارہ سن اشاعت 2016ء کے ص 394 پر اقطاب اعوان کے حوالہ سے رقم طراز ہیں:۔

''1۔ ہزارہ میں بابا سجاولؒ نام ور بزرگ گزرے ہیں جو سیّد جلال بابا کے پکھلی فتح کرنے سے پہلے مانسہرہ (نوکوٹ) سے کھرکوٹ چلے گئے تھے جس کو چارسو سال کا عرصہ ہوتا ہے۔جن کی زیارت کھرکوٹ، ہری پور، دربند روڈ پر تھی۔تربیلہ ڈیم کی تعمیر سے یہ جگہ زیرآب آنے کی وجہ ان کے جسد مبارک کو نکال کر (02 اگست 1974) کو مانسہرہ کے نزدیک دفن کر دیا گیا اور جگہ کا نام سجاول شریف رکھا گیا''۔

2۔ مرزا مظہر جان جاناںؒ۔آپ کے جد امجد امیر بابا خان ترکستان سے ہندوستان آئے تھے ان کے اجداد میں سے ایک بزرگ امیر کمال الدین (جن کا سلسلہ نسب 19 واسطوں سے محمد حنفیہؒ کے توسط سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے)۔

ماہنامہ الاعوان لاہور شمارہ جنوری 1970ء

''ماہنامہ الاعوان'' شمارہ جنوری 1970ء، مرکزی دفتر انجمن اعوانان پاکستان 1۔ہری شاہ روڈ مزنگ لاہور سے شائع کیا گیا جس کے صفحہ 11 تا 32 پر ہمارا شجرہ نسب اور مولوی نور الدین کی تالیفات ایک تحقیقی اور تنقیدی جائزہ کے عنوان سے عنایت اللہ علوی حنفی چشتی متوطن چکڑالہ (اعوان قاری) مفصل درج ہے اس کا احاطہ کرنا یہاں ممکن نہ ہے مختصر خلاصہ پیش کیا جاتا ہے:۔''میں نے جب شعور وا کی تو میرے کان میں یہی آواز پڑی کہ ہم اعوان ہیں۔خالص عربی النسل ہیں ہمارے اسلاف نے بنوامیہ کے مظالم سے تنگ آکر ترک وطن کیا۔اور ہرات وقندھار آگئے۔فنون حرب اور علم سے بہرہ مند تھے۔جہاں گئے اپنا مقام حاصل کرلیا جب راس الملوک سلطان محمود غزنوی بعزم جہاد ہندوستان پر حمہ آور ہوا تو یہ جسور وغیور کب خاموش رہنے والے تھے دربار میں حاضر ہوکر اپنی فوجی خدمات سلطان محمود غزنوی کے سامنے پیش کردیں۔جنہیں سلطان محمود غزنوی نے بطیّب خاطر قبول کرلیا۔اعوانوں نے سلطان کے ساتھ جہاد ہندوستان میں کارہائے نمایاں انجاد دیئے جہنیں ہندوستان کی سرزمین کبھی نہیں بھلاسکتی۔

ہمارے خاندانی شجرہ جات پکار پکار کر اعلان کرتے رہے کہ ہمارا سلسلہ نسب حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے اور صدیوں تک کوئی دوسری آواز سننے میں نہیں آئی۔حصول تعلیم کے سلسلے میں مجھے طول وعرض ہندوستان کا سفر کرنا پڑا۔دہلی، اجمیر، رامپور، بٹھنڈا، بیکانیر، پاکپٹن کے علاوہ پنجاب کے مختلف علاقوں میں جانے کا اتفاق ہوا چھچھ۔کھاٹر۔گجرات۔لاہور کی مختلف درسگاہوں میں کسب علم کے شوق نے مجھے پھرایا۔میں نے کوئی ایسا علاقہ نہیں دیکھا جہاں کم وبیش اعوان آباد نہ ہوں۔جہاں کہیں نسبی تذکرہ ہوا تمام قوم کو اس مسئلہ میں متفق ومتحد پاکا کہ اعوان محمد بن حنفیہؓ کی نسل سے ہیں اور وہ راس الملوک سلطان محمود غزنوی کے ساتھ بسلسلہ جہاد وارد ہندوستان ہوئے اور بابا قطب شاہ ودادا گولڑہ ہمارے مورث اعلیٰ ہیں اور ان کے مجاہدانہ کارناموں پر ہماری قوم کو فخر ہے وہ مجاہد تھے، مبلغ تھے۔لیکن اس کے برعکس یہ آواز پہلی دفعہ میرے کان میں اس وقت پڑی جبکہ میرا عنفوان شاب تھا میں علم صرف سے فراغت کے پاچکا تھا اور نحو کی ابتدائی تعلیم کے لیے فتح جنگ کی ایک درس گاہ میں مقیم تھا ایک عمر رسیدہ صاحب علم بزرگ بڑے زور وشور سے اس امر کی تبلغ کررہے تھے کہ ہم اعوان حضرت محمد بن حنفیہؓ کی اولاد سے نہیں بلکہ حقیقۃً ہم لوگ حضرت عباس بن علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اس زمانے میں مجھے اس معاملے میں دلچسپی تھی اور نہ کوئی لگاؤ بات آئی گئی ہوگئی اور میرے سابقہ نظریہ عقیدہ میں کوئی تزلزل رونما نہ ہوا اور وقت گزرتا چلا گیا جب میں نے فارغ التحصیل ہوکر تدریس کا سلسلہ شروع کیا تو گاہے بگاہے یہ بے وقعت جیسا تذکرہ سامنے آجاتا تھا لیکن میں نے اسے کبھی قابل اعتبار نہیں سمجھا۔

صفحہ 68 پر لکھتے ہیں''باب الاعوان وزاد لاعوان کو موضوع یہ ہے کہ اعوانان ہند حضرت قطب شاہ

یا میر قطب حیدر شاہ کی اولاد سے نہیں ہیں جو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ بہ سلسلہ جہاد ہندوستان تشریف لائے اور اس انکا کی بنیاد تین کتابیں ہیں میزان قطبی، میزان ہاشمی وخلاصۃ الانساب۔ لیکن بے چارے مصنف جاتے جاتے اپنے موقف کو بھول گئے اور میزان ہاشمی کے حوالہ سے لکھ دیا کہ میزان قطبی کے مصنف اس امر کے قائل تھے کہ اعوانوں کے جداعلیٰ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ بہ سلسلہ جہاد برائے معاونت وامداد سلطان ہندوستان تشریف لائے تھے اور بوجہ اعانت امداد سلطان اعوان کہلائے اور پھر میزان ہاشمی کے مصنف میزان قطبی کے اس نظریہ کی تردید کرتے ہیں لیکن وہ تسلیم کرتے ہیں۔ میزان قطبی اعوانوں کے مشہور ومعروف نظریہ سے متفق اور ہم خیال ہیں ملاحظہ فرمایئے مولوی نورالدین کی کتاب باب الاعوان کے ص 31 میں یہ تحریر کرتے ہیں۔ ترجمہ صاحب میزان ہاشمی یہ اعتراض کر کے جواب دیتے ہیں کہ صاحب میزان قطبی نے لکھا ہے کہ روس الملوک سلطان محمود بن سبکتگین غزنوی کو انہوں نے اعانت دی ہے جبکہ وہ سلطان بلاد ہند پر جہاد کفار کے چڑھ آیا تھا اور اس سبب سے اعوان مشہور ہوئے پس اس سبب سے اولاد قطب شاہ کی صحبت سلطان کے ساتھ ہوئی اور یہ اس وقت گروہ کثیر تھا۔ یہ نظریہ وتحقیق میزان قطبی کی ہے۔ میزان ہاشمی کا مصنف اس سے اختلاف کرتے ہوئے لکھتا ہے ''یہ وجہ تسمیہ اعوان کی اور سلطان کے ساتھ ان کا آنا سب بالکل باطل ہے۔ تاریخ والوں کی نظر میں'' باب الاعوان صفحہ 132-131 دیکھا آپ نے قدرت کا کرشمہ مولوی نورالدین صاحب اک من گھڑت مصنوعی قصّہ تیار کر بیٹھے ہیں اس لیے وہ باوجود یکہ ایک ذہین وفطین اہل علم ہیں وہ اس بات کو بھول گئے کہ اسی کتاب کے دوسرے مقامات پر میں نے کیا لکھا ہے۔ ساری کتب میں تورٹ لگاتے رہے کہ میزان قطبی، میزان ہاشمی متفق النسان ہو کر اعلان کرتے ہیں کہ اعوان سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان نہیں آئے لیکن یہاں آ کر الٹا قصّہ چلا دیا کہ صاحب میزان قطبی تسلیم کرتے ہیں کہ اعوان سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ وارد ہندوستان ہوئے۔ میرے نزدیک یہ سب مولوی نورالدین صاحب کا من گھڑت نو تصنیف شدہ افسانہ ہے اور اس افسانے کو جن کتب کی طرف منسوب کیا گیا ہے ان کا وجود عنقا سے بھی فروتر ہے کیوں کہ عنقا کے نام سے دنیائے عالم کا ہر فرو شناسا ہے لیکن ان کتابوں کی شناسائی صرف اس حلقے تک محدود ہے جہنوں نے یہ کھیل کھلنے کے لیے مولوی صاحب موصوف کو اشارہ کیا تھا مندرجہ ذیل کتب جو اس افسانے کی بنیاد ہیں ان کا وجود کہیں نہیں پایا جاتا (۱) میزان قطبی (۲) میزان ہاشمی (۳) خلاصۃ الانساب (۴) تاریخ کندلانی (۵) میزان شری۔ اگر کسی صاحب کو ان کتب کے دیکھنے کا اتفاق ہو تو راقم الحروف کو اطلاع دے کر ممنون فرمادیں۔ مولوی نورالدین صاحب کی کتاب باب الاعوان وزاد الاعوان کے متعلق بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ان کی حیثیت کو سمجھنے کے لیے جو جو میں نے لکھ دیا ہے کافی دوائی ہے۔ اب میں اپنی قوم سے درخواست کروں گا کہ ہمارے قومی نسب نامے جو اباً عن جدّ ہم تک پہنچتے ہیں، وہ صحیح ہیں، درست ہیں اور ہمارے لیے نہایت قیمتی متاع ہیں۔

تبصرہ: ماہنامہ الاعوان لاہور میں عنایت اللہ علوی حنفی چشتی نے جنوری 1970ء میں قطب شاہی علوی

اعوان قبیلہ کی قدیم روایات کا عمدگی سے دفاع کیا اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ ان ہی جیسے بزرگوں کی کاوشوں سے ہماری تاریخ سینہ بہ سینہ محفوظ چلی آ رہی ہے۔ محافظ تاریخ کے طور پر کام کرنے والوں میں مولوی حیدر علی لدھیانوی، ملک شیر محمد خان کالاباغ، بابا ہاشم سیالکوٹ، ایم خواص خان گولڑہ اعوان ہیڑاں بٹل مانسہرہ قابل ذکر ہیں 1975ء سے تاحال محبت حسین اعوان چیئر مین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تاریخ کے میدان میں محافظ کے طور پر کام کر رہے ہیں آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہی ہے راقم الحروف بھی آپ کے سامنے یہ ٹوٹی پھوٹی عبارت اور معلومات پیش کر رہا ہے۔ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے پلیٹ فارم سے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے حوالے سے سینکڑوں کتب حاصل کی گئی ہیں جن میں عربی، فارسی، انگریزی، اردو وغیرہ قابل ذکر ہیں جو شامل کتاب ہیں ان کتب کا خلاصہ یہ ہے کہ ''قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ'' حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے اور سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ جہاد ہند میں شریک رہا۔

نظریہ پاکستان اور نصابی کتب 1971ء

''نظریہ پاکستان اور نصابی کتب'' پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور نے 1971ء میں شائع کی کے صفحہ 103 پر لکھتے ہیں ''مسعود سالار غازی کے دم قدم سے بہڑائچ (بھارت) اضلاع پورب (مشرق) میں ایک اہم روحانی مرکز بن گیا تھا جب 1903ء میں ایچ۔ آر۔ نیول ڈسٹرکٹ گزیٹئر آف بہرائچ لکھنے بیٹھے تو ان دنوں صرف ضلع بہرائچ میں 2774 مسلمان آباد تھے''۔

مراۃ التواریخ الاعوان 1971ء

''مراۃ التواریخ الاعوان'' کے مولف ملک فضل داد عارف ہزاروی نے اعوان پرنٹنگ پریس سیالکوٹ سے 1971ء چھپوا کر شائع کی جس کے صفحہ 36 پر ابویعلیٰ حمزہ علوی العباسی کے عنوان سے رقم طراز ہیں:۔ ابویعلیٰ حمزہ۔۔ از اولاد عباس بن علیؓ کا شجرہ درج کرتے ہوئے اعوانوں کا حضرت عباس علم دارؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہونا غلط ثابت کیا گیا ہے اور باب الاعوان وزاد الاعوان کتب کو جھوٹا بتایا گیا ہے چناں چہ لکھا ہے ''یہ میزان قطبی وہاشمی کوئی کتابیں نہیں اور نہ ہی کسی تاجر کے ترازو ہیں تو ان کا بیان کسی بھی لحاظ اور نکتہ نظر سے اپنی صحت کو نہیں پہنچتا۔ یہ تاریخی فقہ نوری (نورالدین پٹھان مؤلف باب الاعوان وزاد الاعوان) ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔'' بعض حضرات کا یہ خیال کہ قطب شاہ علوی العباسی اور قطب شاہ علوی المحمد ی دو تھے ان کا یہ خیال باطل ہے۔ سادات علوی العباس میں سے چھٹی صدی ہجری تک کوئی قطب شاہ نہیں گزرے اور مولوی نورالدین نے دراصل علی بن قاسم بن حمزہ الاکبر بن حسن علوی العباس کو چھٹی صدی ہجری میں گھسیٹ لیا ہے جو کہ اوسط تیسری صدی ہجری میں گزرے تھے۔

سادات علوی المحمد ی کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ کل سادات علوی المحمد ی جو اس وقت دنیا میں موجود ہیں جعفر الاصغر مقتول یوم الحرۃ محمد الاکبرؒ بن علیؓ بن ابی طالب کی اولاد ہیں (حوالہ عمدۃ الطالب) کل

سادات علوی المحمدی جعفر الثالث واسحاق وعلی ابنان عبداللہ راس المذری بن جعفر الثانی بن عبداللہ بن جعفر الاصغر بن محمد الاکبرؒ بن علیؓ بن ابی طالب کی اولاد سے ہیں۔ ''خاندانی شجرہ انساب'' کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ سادات علوی الاعوان میں سے قطب شاہی اعوان ہیں اور ان میں سے بابا سجاول مدفون کھر کوٹ ہزارہ کے بیٹوں بابا شادم، بابا نیل سینھ، بابا انبہ خان اور بابا سپال کی اولاد ہوئی۔

تبصرہ: ملک فضل داد عارف ہزاروی بابائے اعوان ملک میر افضل اعوان کے کزن تھے یعنی ملک میر افضل اعوان کے داد عبدالطیف اور ملک فضل داد عارف ہزاروی کے دادا محمد اکبر حقیقی بھائی از اولاد حضرت بابا سجاولؒ ہیں۔ آپ نے کتاب ہذا میں زادالاعوان و باب الاعوان کی تحقیق کو غلط ثابت کر صدیوں پرانی روایات کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کی اولاد سے ہے۔ اور یہی درست حقیقت ہے اب تو دوسری صدی ہجری سے تا حال انساب کی درجنوں کتب دستیاب ہیں جو ملک فضل داد عارف ہزاروی کے پاس نہ تھیں لیکن اس کے باوجود انھوں نے مولوی نورالدین مرحوم کے نظریہ کو غلط قرار دیا۔ مولف مراۃ التواریخ الاعوان کا نسب نامہ یوں ہے:۔ ''ملک فضل داد عارف کا کوٹی بن فقیر محمد بن محمد اکبر بن غلام نور بن ملاں سید میر بن محمد سعید بن شرف الدین بن جہاں بابا بن فتح اللہ بن راجہ خان بن عبداللہ عرف ٹھوڈا بن لودہ خان بن ریشم خان بن بابا طوغان بن عبداللہ عرف کہانی بابا شادم خان (جدامجد شادوآل) بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''

تذکرہ سادات 1972ء

''تذکرہ سادات'' حسنی (گیلانیہ) اولاد امام حسنؓ بن حضرت علی رضی اللہ عنہ الہاشمی القریشی تحصیل وضلع مانسہرہ تالیف از محمد خواص خان (گولڑہ اعوان) از اولاد محمد حنفیہؒ بن حضرت علی اسداللہ الغالبؓ موضع ہیڑاں ڈاک خانہ بٹل تحصیل وضلع مانسہرہ ہزارہ ڈویژن صوبہ سرحد پاکستان کا مسودہ 1972ء میں مرتب کیا اور اشاعت 1980ء میں کی جس کے صفحہ 4 پر رقمطراز ہیں ''اعوان علوی اور آوان میں فرق ہے اگرچہ قدیم زمانہ میں اعوان کو آوان ہی لکھا گیا ہے محمود غزنوی کے عہد میں لقب اعوان سے مشہور ہوگئ ورنہ علوی کہلاتے تھے''۔

تبصرہ: خواص خان گولڑہ اعوان تاریخ ہذا کی اشاعت سے قبل 1966ء میں ''تحقیق الاعوان'' شائع کر چکے ہیں جس پر تبصرہ قبل ازیں کیا جاچکا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ہیں جس کی مزید تصدیق تذکرہ سادات کے مصنف کے طور پر آپ نے یوں کی ''محمد خواص خان (گولڑہ اعوان) از اولاد محمد حنفیہؒ بن حضرت علی اسداللہ الغالبؓ''۔ خلاصہ یہ ہے کہ اعوان حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ہیں۔

مقالات حافظ محمود شیرانی 1972ء

''مقالات حافظ محمود شیرانی'' جلد ششم 1972ء میں مظہر محمود شیرانی نے ترتیب دی اور مجلس ترقی ادب لاہور نے شائع کی کے صفحہ 74 پر یوں تحریر ہے:۔ ''بالائی ہند میں فارسی کی اشاعت بہ واسطہ سید

سالار مسعود غازی۔'' شمس العلما عنوان تراشنے میں بے مثل ہیں۔ یہ دل فریب عنوان دیکھ کر ہر شخص یہی گمان کرے گا کہ سالار مسعود غازی کسی اور مقصد سے نہیں بلکہ فارسی کی ادبی خدمت کے واسطے ہندوستان تشریف لائے تھے۔ یہ قصہ آج تک نامعلوم رہا اور شمس العلماء پہلے شخص ہیں جنھوں نے اس بھولی بسری داستان کا سراغ لگایا۔ محمود کی فوجوں میں ہم ترک، خلیج، افغان، عرب اور ہندو قومیت کے سپاہیوں کا غلبہ دیکھتے ہیں۔ چوں کہ یہ خالص فارسی کی مہم ہے اس لیے شمس العلماء نے سالار غازی کے لشکر میں ایرانی سپاہی دکھائے ہیں۔ یہ لشکر قنوج کی طرف روانہ ہوا۔ نوجوان غازی کا لشکر جو لمبے سفر کی سختیوں کی وجہ سے گھٹتا جا رہا تھا۔ خستہ و ماندہ اور چکنا چور بہرائچ پہنچ گیا۔ یہاں سترہ گھنٹے کی جنگ کے بعد، جو ہندی مہینے جیٹھ کے پہلے ہفتے میں اتوار و پیر کو ہوتی رہی، غازی موصوف نے جام شہادت نوش کیا چناں چہ ان کا عرس اب تک منایا جاتا ہے۔ شمس العلماء کا خیال ہے کہ لاہور سے بہرائچ تک کی اس مہم کے نتائج ادبی اور ذہنی لحاظ سے قابل غور ہیں۔ سالار غازی کے سینکڑوں پیرو، جو برگزیدہ ایرانی تھے اپنے سردار کی شہادت اور لشکر کے منتشر ہو جانے کے بعد اودھ کے علاقے میں آباد ہوگئے، جہاں ان کی اولاد آج بھی پائی جاتی ہے۔ اس جماعت کے مستقل قیام نے فارسی تہذیب وتمدن کی اشاعت وترویج کے واسطے اندرونی اودھ میں نمایاں خدمت کی اور اس حصہ ہند کے لوگوں کی تہذیبی اور ادبی ذوق پر مفید اثر ڈالا۔ سید سالار کے تابعین سب کے سب فارسی بولنے والے تھے جو منتشر ہو کر اودھ کے علاقے میں آباد ہوگئے۔ اس واقعہ کی بنا پر فارسی الفاظ اور رسم ورواج کو اندرون ملک میں داخلے کا موقع مل گیا یہی وجہ ہے کہ اس صوبے کی ہندو آبادی نے بہت جلد فارسی زبان وادب کا ذوق پیدا کر لیا اور غزنویوں کی حکومت کے انقطاع سے ایک صدی کے اندر اندر فارسی بولنے اور لکھنے لگے''۔ مزید صفحہ 76 پر لکھتے ہیں ''ادھر سالار مسعود غازی 424ھ میں جام شہادت نوش کرتے ہیں۔ اس حساب سے ان کی وفات سے ڈھائی سو سال بعد سالار کی مہم اپنا رنگ لے آئی اور اودھ میں ذوق شعر وادب پروان چڑھا''۔

تبصرہ: مندرجہ بالا مندرجات کا خلاصہ یہ ہے کہ اودھ ہندوستان میں فارسی ذوق وشعر وادب کو سالار مسعود غازی کی شہادت 424ھ کے ڈھائی سو سال بعد عروج ملا اور محمد نعیم جونپوری کے اجداد شیخ پیر سید سالار مسعود غازی کے ساتھ ہند میں آئے اور ہندوؤں کے خلاف جہاد وقتال کیا اور آپ نے اودھ کی سرزمین میں سکونت اختیار کی آپ کے والد اودھ کے مقام پر مفتی بھی تھے۔

تاریخ چہ قوم آوان

''تاریخ چہ قوم آوان'' چھ صفحات پر مشتمل ایک پمفلٹ ہے جو کہ پروفیسر انور بیگ آوان، چیئرمین مرکز برائے مطالعہ تاریخ آثار شناسی وعلم اقوام، بھون ضلع چکوال نے اسلام آباد سے شائع کیا۔ تاریخ چہ قوم آوان کا خلاصہ یہ ہے۔ ''آوان (اعوان) دنیا کی قدیم ترین قوموں میں سے ایک ہے۔ اس کا اصل عیلام (ایلام) ہے۔ جسے آج کل خوزستان کہا جاتا ہے۔ یہ صوبہ ایران کے جنوب مغربی علاقے پر مشتمل ہے، اہواز اس کا

صدر مقام ہے۔ آبادان اور خرم شہر اس کی مشہور بندرگاہیں ہیں۔ آوان (یاوان) نسبی لحاظ سے حضرت نوحؑ کا پوتا ہے اور اس کے باپ کا نام حضرت یافث تھا۔ حضرت نوحؑ کی اولاد مشہور طوفان نوحؑ کے بعد پیدا ہوئی۔

تبصرہ: تاریخ طورو میں مفصل تبصرہ کیا جا چکا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اعوان بنی عون سے مشہور ہوئے ہیں دوسری صدی ہجری کی کتاب نسب قریش عربی و ساتویں صدی ہجری کی کتاب المنتخب فی نسب قریش و خیار العرف عربی میں بھی عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد بنی عون درج ہے۔ عون کی نسبت سے عون آل، بنی عون اور آل عون کہلانے کے علاوہ عون کی جمع اعوان بھی مشہور ہوئے۔ عون کا عرف قطب شاہ غازی کی نسبت سے یہ قبیلہ قطب شاہی بھی کہلاتا ہے۔ درجنوں کتب کے حوالہ جات پیش کیے جا چکے ہیں۔ محترم پروفیسر انور بیگ آوان تحقیقی آدمی تھے انہوں نے مولوی نور الدین سلیمانی کی کتب کا بھی خوب پوسٹ مارٹم کیا اور اس کے علاوہ بھی انہوں نے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے حوالے سے تحقیق کی لیکن انہیں کوئی مستند حوالہ نہ مل سکا۔ آج پروفیسر انور بیگ زندہ ہوتے تو یقیناً وہ ہمیں داد دیتے کہ ہم نے دوسری صدی ہجری سے درجنوں عربی و فارسی کتب حاصل کی ہیں جو انہیں دستیاب نہ ہو سکیں تھیں۔

اقوام پاکستان 1972ء

''اقوام پاکستان''، دو سو صفحات کی کتاب عبدالرزاق جنجوعہ نے 1972ء میں تالیف کی مولف کی تحقیق کے مطابق حضرت علیؓ کی اولاد میں حضرت محمد حنیفؒ تھے جن کی اولاد سے قطب شاہ مشہور ہوئے قطب شاہ کی اولاد جو دو ہندوستانی عورتوں کے بطن سے تھی ان میں سے ایک عورت کے بطن سے اعوان، رہان اور کلگان تھے۔ قطب شاہ کی دوسری بیوی کے بطن سے کھوکھر اور موکھر پیدا ہوئے۔ موکھر لاولد فوت ہوا۔ البتہ کھوکھر کی اولاد پاکستان میں ایک مشہور قوم شمار کی جاتی ہے جو پنجاب کے اکثر اضلاع میں مقیم ہے۔ آخر میں مؤلف نے کھوکھر اعوانوں کے شجرۂ نسب تحریر کئے ہیں جن کا تعلق ضلع جھنگ اور ضلع بہاولنگر سے ہے۔ مؤلف مزید تحقیق کے بعد مفصل تاریخ اعوان لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مؤلف مذکور نے خود اعتراف کیا ہے کہ وہ اعوان قبیلہ کی مکمل تاریخ کے بارے میں فی الحال ابتدائی مراحل سے گزر رہے ہیں، اس لئے تاریخ پر تبصرہ بے سود ہوگا۔ البتہ ضلع جھنگ اور بہاؤلنگر میں اعوان برادریوں کی آبادی کے تذکرے سے اس جانب نشان دہی ہوتی ہے کہ اعوان ضلع جھنگ اور بہاؤلنگر میں بھی آباد ہیں اور ان کا تعلق قطب شاہ کے بیٹے زمان علی کھوکھر کی اولاد سے ہے۔ (بحوالہ تاریخ علوی اعوان)

اٹھارویں صدی میں ہندوستانی معاشرت (میر کا عہد) 1973ء

''اٹھارویں صدی میں ہندوستانی معاشرت'' (میر کا عہد) ڈاکٹر محمد عمر استاد شعبہ تاریخ جامعہ ملیہ دہلی نے جمال پرنٹنگ پریس دہلی سے شائع کی میں مزاروں کی زیارت کے عنوان سے لکھتے ہیں ''غازی سالار مسعود کے مزار پر بہرائچ میں ہر سال ایک بڑا میلہ لگتا ہے اور دور دور سے زائریں آتے تھے علم اور نذرین چڑھاتے تھے اور منتیں مانگتے تھے''۔

صحیفہ ابرار 1973ء

''صحیفہ ابرار'' ترجمہ خیر البیان (بحر الابرار) و ملفوظات رزاقیہ از ڈاکٹر تنویر احمد علوی ایم اے پی ایچ ڈی۔ ڈی لٹ (علیگ) یونین پریس دہلی سے 1973ء بہ مطابق 1393ھ شائع کی کے صفحہ 195 و 196 پر سالار مسعود غازی کی زیارت کے حوالے سے مفصل ذکر ہے بطور حوالہ مختصر تحریر کیا جاتا ہے۔ ''تقاضہ کچھ ایسا ہوا کہ وہ [دھومی چند] برص (پھل بہری) کی بیماری کا شکار ہو گیا اس کے عزیز اور رشتہ داروں نے مشورہ دیا کہ وہ اس موزی مرض سے نجات پانے کے لئے حضرت سالار مسعود غازی کے روضہ مقدس کی طواف کرنے کے لئے بہرائچ کا سفر اختیار کرے۔ ہر سال جس موقع پر لوگ جوق در جوق اور گروہ در گروہ اس بزرگ ہستی کے مزار پرنور کی زیارت اور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے دیار مذکور کی طرف روانہ ہوتے تھے۔ جب وہ وقت آیا تو دھومی چند حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے ارادہ سفر کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اس سے پہلے بھی کبھی اس بقعہ شریف کو دیکھا ہے۔، اس نے عرض کیا حضرت سلامت ایک بار میں اس سے پہلے بھی وہاں حاضر ہو چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر اس مقام مقدس طواف تمہیں یہیں رہتے ہوئے میسر ہو جائے تو کیا تم اسے کافی نہ سمجھو گے؟ عرض کیا حضور والا اس بہتر اور کیا بات ہے کہ میں اس بیماری کے عالم میں اس دور دراز علاقہ کے اس سفر سے بچ جاؤں اور میرا دلی مقصد حاصل ہو جائے۔ آپ نے فرمایا اچھا دھومی چند تم اپنی آنکھیں بند کر لو۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کیں تو دیکھا کہ وہ اپنے وطن موضع کرمالی (موضافات بڈھانہ ضلع مظفر نگر) میں ہے اور اس کے اپنے گھر کے صحن میں حضرت سید سالار مسعود کا روضہ مبارک اپنی تمام زیب و زینت اور شان و شکوہ کے ساتھ موجود ہے۔ المختصر اللہ پاک کے حکم سے وہ صحت یاب ہو گیا''۔

تبصرہ: مولف کتاب ہذا پی ایچ ڈی ہیں اور آپ نے سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان اولاد از حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مزار بہڑائچ بھارت کی زیارت کا عمدہ نقشہ کھنچا ہے۔

تاریخ پونچھ 1975ء

''تاریخ پونچھ'' تالیف از سید محمود آزاد نے 1975ء میں تحریر فرمائی جس کے صفحہ 299 تا 305 تک پونچھ کے اعوانوں کا تذکرہ کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ پونچھ کی سرزمین پر دوسرے قبیلوں کی طرح گزشتہ کئی سو سال سے اعوان قبیلہ بھی باوقار اور سرآمد روزگار چلا آتا ہے اور حالات شاہد ہیں کہ پونچھ کے اعوان قبیلہ نے اپنی تاریخ کے گزشتہ دور میں کئی نامور اور صاحب علم شخصیات پیدا کیں ہیں قبیلہ اعوان کے حسب نسب پر کئی تصانیف موجود ہیں۔ باب الاعوان کے مصنف نے میزان ہاشمی نامی ایک کتاب کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت عون کا لقب قطب شاہ تھا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی تبلغ پر مذہب شیعہ ترک کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور صاحب طریقت و شریعت اور منصب خلافت سے مشرف ہو کر ہندوستان آئے ہزاروں افراد آپ کے مواعظ حسنہ اور اخلاق جلیلہ سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے۔ مزید صفحہ 301 پر لکھتے ہیں کہ ''اعوان

قبیلہ پونچھ نے ماضی میں بڑے بڑے علمائے دین، صوفیا پیدا کئے۔ اعوان قبیلہ سنگولہ تحصیل باغ میں اس وقت بھی بہت سے عالم دین موجود ہیں۔ جہاد آزادی کشمیر 1947ء میں بھر پور حصہ لیا اور اس قبیلہ کے سینکڑوں مجاہد شہید اور زخمی ہوئے جن کی فہرست خاصی طویل ہے۔ مرحوم کرنل غلام رسول خان اور کرنل عالم شیر خان سنگولہ کی اعوان برادری سے ہی تعلق رکھتے تھے جنہوں نے 1947ء کی جنگ آزادی میں بہادری وشجاعت کا ریکارڈ قائم کیا موجودہ وقت میں اس قبیلہ کے فوجی افسروں وعہدیداروں میں میجر ریشم ساکنہ سنگولہ وغیرہ۔ وکلاء صاحبان میں جان محمد خان اعوان ایم اے ایل ایل بی لیبر آفیسر منسٹری پاکستان خاص طور پر قابل ذکر ہیں''۔

تبصرہ: مولف نے باب الاعوان کے حوالے سے لکھا واضح ہو زادالاعوان و باب الاعوان تین جعلی وفرضی کتب ''میزان قطبی''، ''میزان ہاشمی'' و''خلاصۃ الانساب'' کے حوالہ سے تالیف کی گئیں تھیں۔ تاریخ اقوام پونچھ جو 1935ء میں شائع ہوئی تھی اس میں سنگولہ کے قطب شاہی علوی اعوان کے معززین زادلاعوان وباب الاعوان کے مندرجات کومسترد کرتے ہوئے تاریخ اقوام پونچھ میں پونچھ ہی کی چارسو سالہ قدیم روایات کے حوالے سے شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے لکھوایا تھا۔ بعض کے حالات نے یہ ثابت کیا کہ زادلاعوان و باب الاعوان کی حوالہ جاتی تینوں کتب جعلی اور فرضی تھیں۔ انساب کی قدیم عربی وفارسی کتب سے مندرجات درست تصدیق نہ ہوسکے۔ درست بات یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔ مزید زادالاعوان وباب الاعوان پر کیا گیا تبصرہ کتاب ہذا میں ملاحظہ فرمائیں۔

آئینہ پنجاب

''آئینہ پنجاب''، ایم اکبر رانا اور کے، ایچ اعوان کی مشترکہ کاوش ہے۔ اس کتاب کے صفحات 131 تا 134 پر ''قطب شاہی اعوان (جنگجو قبیلہ)'' کے زیر عنوان تحریر ہے:۔ ''اعوان خود کو حضرت علیؓ کی اولاد میں سے کہتے ہیں۔ اعوانوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ محمود غزنوی کے مددگار بن کر آئے تھے اور ہزاروں سپاہی انہی اعوانوں پر مشتمل تھے جنہیں اعوان کہا گیا.. ''میزان ہاشمی''، ''میزان قطبی'' میں تحریر ہے کہ اعوان عربی النسل اور نسل علیؓ سے تعلق رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔''

تبصرہ جیسا کہ قبل ازیں تحریر کیا جاچکا ہے کہ ''میزان قطبی'' و''میزان ہاشمی'' کے حوالہ جات کا وجود نہیں ہے درست بات یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہے۔ اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں بھی عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ گزشتہ صفحات پر دیے گئے کتب انساب ''نسب قریش'' عربی و''منبع الانساب'' فارسی وغیرہ کے اقتباسات وتبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔

تاریخ ہزارہ 1976ء

''تاریخ ہزارہ'' تالیف از محمد ارشاد خان ساکن ہری پور نے 1976 میں شائع کی جس کے صفحہ 59 پر آوان یا اعوان کے عنوان سے رقم طراز ہیں:۔ ''اس قوم کے بیشتر افراد کا دعویٰ ہے کہ وہ حضرت قطب شاہ بابا حاکم

ہرات کی اولاد سے ہیں ان کے کہنے کے مطابق حضرت قطب شاہ غزنوی دور میں حاکم ہرات ہونے کے علاوہ ان کے بیٹے گراڑہ (گولڑہ) سکیسر کے نزدیک آباد ہوا، کلگان کالا باغ کے قریب آباد ہوا، چوہان دریائے سندھ کے پہاڑی علاقے میں، کھوکھر چناب کے علاقے میں طوری اور جاجھا تیراہ کے علاقے میں آباد ہوئے''۔

تبصرہ کتاب ہذا میں مولف نے بغیر کسی مستند حوالے سے اعوان قبیلہ کا احوال بیان کیا ہے۔ یہاں ہمارا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ غزنی سے سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ بہ غرض جہاد ہندوستان آیا۔ اور قدیم انساب کی عربی وفارسی کتب سے بھی یہی تصدیق ہوتا ہے کہ عون قطب شاہ غازی کی اولاد ہندوستان آئی اور سلطنت غزنویہ کے ساتھ منسلک رہی اور عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں۔

یادگار اسلاف (کھبیکی وادی سون سکیسر کے شجرات)

''یادگار اسلاف'' سلسلہ نسب مرتب از خدا بخش اعوان کھبیکی جس کے صفحہ 5 پر رقم طراز ہیں:۔ ''اعوان قوم کا مورث اعلیٰ قطب شاہ عون کوہستان نمک کے مغربی حصے ''سون سکیسر'' میں آکر آباد ہوا تھا۔ کہاں سے آیا۔ کب آیا۔ اور کس مقام پر آباد ہوا۔ یہ سوال حل طلب ہے۔ زبانی روایات جو سننے میں آتی ہیں۔ ان میں کافی تضاد پایا جاتا ہے اور ان کی کوئی سند نہیں ملتی۔ صفحہ 37 پر اللہ یار آل گوت کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔ شوکت محمود (جنرل سیکرٹری ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ومصنف قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ تاریخ کے آئینے میں 10 جلدیں)، طاہر محمود و خالد محمود پسران حضرت علامہ یوسف جبریلؒ (مصنف مختصر تعارف علوی اعوان قبیلہ) بن محمد خان بن فتح خان بن گھیبا خان بن اللہ یار (جد اللہ یار آل)۔

تبصرہ: کتاب ہذا غالباً 1960 و 1970 کی دہائی میں مرتب کی گئی ہے۔ موصوف کے مطابق یہ معلوم نہیں کہ اعوان کہاں سے آئے کب آئے اور کس کی اولاد سے ہیں؟ خدا بخش اعوان مرحوم نے شجرات صرف قطب شاہ تک درج کیے تھے۔ وادی سون سکیسر کے معروف تحقیق دان حضرت علامہ یوسف جبریلؒ بھی کھبیکی کے سکونتی تھے آپ نے ''قبیلہ علوی اعوان مختصر تعارف'' کے عنوان سے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ رقم کی اور وادی سون سکیسر مردوال کی معروف شخصیت ملک مشتاق الٰہی اعوان نے تاریخ قطب شاہی علوی اعوان تالیف کی جس میں قدیم انساب کی عربی و فارسی کتب کے حوالے دیے گئے جس سے تصدیق ہوا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب شاہ غازی بن علی عبد المنان بن حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہے۔

گلدستہ سادات امروہہ

''گلدستہ سادات امروہہ'' تالیف از مستجاب احمد نقوی اور حان علی نقوی کے صفحہ 8 پر درج ہے کہ'' بعض لوگ خود کو آپ کے نامور فرزند امام محمد حنفیہؒ کی اولاد بتاتے ہیں جو اہل ہند کی اصطلاح میں علوی مشہور ہیں خاندان علوی کے زیر عنوان لکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی وہ اولاد جو بطنِ فاطمہؓ سے نہیں ہے اصطلاعاً علوی کہلاتی ہے۔ امروہہ میں اس خاندان کے مورث اعلا شاہ عبد المجیدؒ جن کا ذکر مقاصد العارفین میں ہے اور جنہوں نے

1022ھ میں وفات پائی کا سلسلہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ سے متصل ہوتا ہے۔

تبصرہ گلدستہ سادات امروہہ کے مطابق امروہہ کے علوی حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔ نیز انساب کی قدیم کتب سے بھی عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سات پڑپوتے تھے جن میں سے پانچ کا ہند آنا انساب کی قدیم کتب سے تصدیق ہوتا ہے۔

تاریخ القریش

''تاریخ القریش'' جو کہ مولانا شہزاد آزاد سمبڑیالوی کی تالیف ہے۔ ایم امام الدین جلال پوری نے مقبول عام پریس لاہور سے شائع کی، سن اشاعت درج نہیں۔ یہ کتاب پنجاب پبلک لائبریری لاہور کے شعبہ اردو میں موجود ہے۔ کتاب کے باب دہم میں اعوان اور اس کی حقیقت کے عنوان سے قبیلہ اعوان کی تاریخ کے بارے میں تفصیلات درج کی گئی ہیں جو اس طرح ہیں۔ ''میراثیوں کے حوالے سے زبیر قاسم حضرت علیؓ کا ایک لڑکا تھا۔ زبیر قاسم کی تیرھویں پشت سے ایک بزرگ اوائل شاہ ہوئے جن کے دو بیٹے تھے۔ قطب شاہ ملک عرب سے کسی طرح غزنی آئے پھر ان کی اولاد پشاور تک پھیل گئی۔ یہ لوگ سلاطین کے لشکروں میں شامل ہو گئے۔ بعض نے نوکری کر لی اور بعض ان کے ساتھ لوٹ کھسوٹ کر کے اپنے آپ کو معاون ظاہر کرنے لگے جو بگڑ کر آوان مشہور ہو گیا۔ اس زمانے میں ان بزرگوں میں سے بعض نے تو دیہات کے دیہات جن کے اصل مالک لڑائیوں میں فنا ہو چکے تھے اپنے قبضے میں دبا لئے اور بعض نے بنجر اراضی دیہات آباد کئے اور کاشتکاری کا پیشہ اختیار کیا مگر قوم اعوان کے مشہور ہو گئے۔ قطب شاہ اور درج بھائی تھے۔ قطب شاہ کے بیٹے کھوکھر چوہان گولڑہ اور کلگان تھے۔ قطب شاہ کا سلسلہ نسب محمد الاکبر [محمد حنفیہ] بن حضرت علیؓ سے ملتا ہے، مؤلف نے اپنے آپ کو میراثی قریش بیان کیا ہے۔'' (تاریخ علوی اعوان)

تبصرہ مندرجہ بالا تحریر سے اعوانوں کا غزنوی دور اور حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ظاہر ہوتا ہے جو درست ہے۔

حدیقۃ الانساب (حصہ اوّل) 1977ء

''حدیقۃ الانساب'' (حصہ اوّل) سادات شمالی بہار تالیف از سید جمیل اختر مظفر پور بھارت نے 1977ء میں شائع کی جس کے صفحہ 5 پر درج ہے ''خولہ بنت ایاس بن جعفر کے بطن سے محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ ہیں جو بڑے بہادر تھے معرکہ جمل میں علم دار تھے، نہایت سخی اور خوش بیان مقرر تھے 81ھ میں بمقام طائف وفات پائی۔ آپ کی اولاد ہندوستان میں سادات علوی کے نام سے مشہور ہے''۔

تبصرہ کتاب ہذا سے بھی حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد کا ہند آنا درج ہے درست بات یہ ہے کہ علی بن محمد حنفیہؒ اور جعفر الاصغر بن محمد حنفیہؒ کی اولاد کا ہند آنے کی تصدیق قدیم انساب کی کتب سے بھی ہوتی ہے۔ جعفر الاصغر بن محمد حنفیہؒ کی اولاد علوی اور عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد قطب شاہی علوی اعوان مشہور ہے۔

تاریخ حسن ابدال (ضلع کیمبل پور) 1977

تاریخ حسن ابدال (ضلع کیمبل پور موجودہ اٹک) منظور الحق صدیقی کی تالیف ہے۔ جو ادارہ تحقیقات پاکستان لاہور نے 1977ء میں شائع کی جس کے 408 صفحات ہیں۔ حسن ابدال کی قدامت حضرت بابا حسن ابدالؒ، مغلیہ دور میں عمل داری، سکھ عمل داری، پنجہ صاحب اور گوردوارہ، برطانوی عمل داری، جغرافیہ، پیداوار، آبادی، معاشرہ، معیشت اور مذہب کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ کتاب کے صفحات 255 تا 257 پر حسن ابدال میں آباد اعوان برادری کے ماضی اور حال پر بحث کی گئی ہے۔ مولف نے لفظ اعوان کے بجائے ''آوان'' لکھا ہے۔

تبصرہ کتاب میں تاریخ اعوان پر بحث نہیں کی گئی اور نہ ہی یہ بتایا گیا ہے کہ اعوان برادری کا سلسلۂ نسب کیا ہے۔ صرف چند خاندانوں کے متعلق محکمہ مال سے نقولات پیش کی گئی ہیں۔ مؤلف کے مطابق مسلم عہد حکومت میں شیر اعوان حسن ابدال کی سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے۔ حسن ابدال میں بائیس خاندان اعوانوں کے ہیں۔ اعوانوں کی ایک گوت ''گوندل'' بھی ہے۔ تاریخ حسن ابدال میں اعوان برادری کے آباد ہونے کے متعلق مختلف حالات ملتے ہیں جو کسی مخصوص شجرۂ نسب کی درستگی میں کام آسکتے ہیں۔ تاہم جن اعوان خاندانوں کا ذکر کیا گیا ہے اُن کا نسبی تعلق محمد الاکبرؓ بن حضرت علیؓ سے ہے۔ (بحوالہ تاریخ علوی اعوان)

اقبال اور مسلک تصوف 1977ء

''اقبال اور مسلک تصوف'' تالیف از ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ناشر ڈاکٹر محمد معزالدین ڈائریکٹر، اقبال اکادمی پاکستان لاہور سے 1977ء میں شائع کی کے صفحہ 131 پر رقم طراز ہیں:۔ ''سالار مسعود غازی، بالے میاں، سلطان محمود غزنوی کی افواج کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے اور 1033ءمیں بہرائچ میں ان کا انتقال ہوا''۔

تبصرہ: کتاب ہذا سے مزید تصدیق ہوتا ہے کہ سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ تشریف لائے اور 1033ء میں شہید ہوئے۔

تذکرہ الاعوان 1977ء

ملک شیر محمد اعوان نے ''تاریخ الاعوان'' 1956 میں تالیف کی اور اس کے بعد ''تذکرۃ الاعوان'' 1977ء میں شائع کی۔ ''تذکرۃ الاعوان'' کے صفحہ 49 تا 57 تک پر انہوں نے زادالاعوان اور باب الاعوان کے ماخذ میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب پر طویل بحث کی ہے۔ ''تذکرۃ الاعوان'' کے مطابق قطب شاہ حضرت علیؓ کے فرزند محمد الاکبرؓ کی اولاد سے تھے جن کی اولاد ''اعوان'' مشہور ہے۔ قطب شاہ کے دو بھائی میر ساہو اور سیف الدین تھے۔ قطب شاہ نے سلطان محمود غزنوی کی فوجی اعانت کی تھی جس پر خوش ہو کر اس نے قطب شاہ کو اعوان کا خطاب دیا تھا۔ قطب شاہ نے ضلع میاں والی کے اس پہاڑی علاقہ میں بسنے کی اجازت مانگی تو سلطان نے نہ صرف رہنے کی اجازت دی بلکہ یہ سب علاقے بھی بطور انعام ان کو دے دیئے

۔قطب شاہ نے اپنے نو بیٹوں میں ضلع شاہ پور سے ضلع کیمبل پور [حال اٹک] اور ضلع جہلم کے مختلف علاقے تقسیم کر دیئے تھے چنانچہ ان کے بڑے بیٹے مزمل علی کلگان کے حصے میں ضلع میاں والی کا قلعہ ڈھنکوٹ آیا اور ان کا قبیلہ جو چکڑالہ، نمل، سکیسر، تلہ گنگ اور کالا باغ تک کا علاقہ جس کو اعوان کاری کہتے ہیں ان کے تصرف میں آیا اور یوں اس علاقے پر سب سے پہلی اعوان ریاست قائم ہوئی جس کا مرکز مقام کالا باغ تھا۔

ملک شیر محمد خان اعوان تذکرۃ الاعوان کے صفحہ 53 پر رقم طراز ہیں: ''آخر ایک فاضل دوست کے مشورے پر علم الانساب کے بہت بڑے ماہر اور ملک کے نامور محقق و مؤرخ حضرت پیر غلام دستگیر صاحب نامؔی کی خدمت میں بمقام لاہور محلّہ چہل بیبیاں حاضر ہوا اور ان سے تمام ماجرہ بیان کیا۔ نامؔی صاحب نے میری داستان سننے کے بعد فرمایا کہ اچھا ہوا تم میرے ہاں آ گئے میں تم کو ان کتابوں کی تمام حقیقت بتاؤں گا اگر تم میرے پاس نہ آتے تو تم پر ان کتابوں کی حقیقت منکشف نہ ہوتی اور تم ساری عمر ان کتابوں کی تلاش میں سرگرداں رہتے۔ نامی صاحب نے فرمایا کہ ''زادالاعوان اور باب الاعوان جن صاحب کے زیر اہتمام شائع ہوئی تھیں ان کی اقامت موچی دروازہ میں تھی انہوں نے اپنی ذاتی پسند کے پیش نظر ان کتابوں میں قوم اعوان کو حضرت محمد حنفیہؒ کے بجائے حضرت عباس کی نسل سے ثابت کرانے کی کوشش کی۔ جب باب الاعوان شائع ہوئی تو انہوں نے مجھے اس کی ایک جلد بطور تحفہ دی تھی چونکہ مجھے تاریخ اقوام اور علم الانساب سے غیر معمولی دلچسپی تھی اس لئے میں نے اس کتاب کا شوق سے مطالعہ کیا اگرچہ میں ایک ادبی آدمی ہوں لیکن باوجود وسعت مطالعہ کے میں نے مولوی نورالدین کی اس تصنیف میں حوالہ کی کتابوں کا نام پہلی بار پڑھا، مجھے ان کتابوں کے مطالعے کا اشتیاق پیدا ہوا میں نے ان کتابوں کی تلاش و جستجو میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا لیکن یہ کتابیں کہیں سے بھی دستیاب نہ ہوئیں آخر ہر طرف سے ناکام ہو کر میں نے باب الاعوان کے مصنف کو براہ راست ان کے گھر کے پتہ (کفری تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور) پر خط لکھا کہ آپ سے ملاقات کا شوق ہے اگر آپ کبھی لاہور تشریف لائیں تو مجھے از راہَ کرم ملاقات سے نوازیں اس کے جواب میں مولوی صاحب نے خط لکھا کہ میں غائبانہ طور پر آپ کو جانتا ہوں آپ جیسے علم دوست انسان سے مل کر مجھے مسرت ہو گی میں جب بھی لاہور آؤں گا تو آپ سے ضرور ملوں گا۔ کچھ عرصہ بعد مولوی صاحب میرے غریب خانے پر تشریف لائے ذرا سی دیر میں گھل مل گئے بڑے باغ و بہار انسان تھے میں نے اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد ان سے کہا کہ آپ نے اپنی تصانیف میں ''**میزان قطبی**''، ''**میزانِ ہاشمی**'' اور ''**خلاصۃ الانساب**'' کا جو ذکر کیا ہے اس سے مجھے ان کتابوں کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو گیا ہے آپ از راہ کرم مجھے بتائیں کہ یہ کہاں سے دستیاب ہوں گی۔ مولوی صاحب نے میری بات سن کر زور سے قہقہ لگایا اور یہ شعر پڑھنے لگے۔

اے کہ ایں سہ کتب بہ جہاں معہ طلبی
آں قدر باش کہ عنقاز سفر باز آئید

مولوی صاحب نے کہا ہم مزدور لوگ ہیں مالک مکان جو نقشہ تجویز کر دے ہم اس کے مطابق مکان تعمیر کر دیں گے جس صاحب نے ہم سے کتاب لکھوائی ہے انہیں حضرت عباسؒ بن علیؓ سے بے پناہ عقیدت ہے ان کی یہ زبردست خواہش تھی کہ ہم قوم اعوان کا شجرۂ نسب حضرت محمد حنفیہؒ کی بجائے حضرت عباسؓ سے ملا دیں، چنانچہ ہم نے ان کی خواہش کو پورا کر دیا ہمیں اس سلسلہ میں حوالہ کی کتابوں کے نام اور اقتباسات خود وضع کرنے پڑے قوم اعوان کی مسلمہ تاریخی روایات کو رد کرنا اور ان کی جگہ اپنی طبع زاد روایات کو تسلیم کرانا کوئی معمولی کام نہیں تھا، ہم نے بڑی محنت کے بعد یہ کام انجام دیا ہے۔ پیر غلام دستگیر نامی صاحب نے مولوی نورالدین کے ان ارشادات کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ مولوی نورالدین نے اپنے دنیاوی اغراض کی خاطر اعوان قوم کے شجرۂ نسب میں تحریف و تلبیس سے کام لے کر اعوان قوم کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

میں حضرت نامؔی صاحب سے یہ سنسنی خیز انکشافات سن کر محو حیرت ہو گیا اور سوچنے لگا کہ مولوی نورالدین نے ذاتی مفاد کے پیش نظر قوم اعوان میں نظریاتی اختلافات پیدا کر کے قوم اعوان کو نقصان عظیم پہنچایا ہے۔ مولوی نورالدین کے کذب و افترار سے واقفانِ حال کے بغیر اور کون واقف ہو سکتا ہے۔ مزید لکھتے ہیں۔ نامؔی صاحب نے مجھے نورالدین کی بھول بھلیوں سے نکالنے کیلئے خضر راہ کا کام کیا ہے ان کی راہنمائی میسر نہ آتی تو میں بھی دوسرے لوگوں کی طرح مولوی نورالدین بھول بھلیوں میں بھٹکتا پھرتا۔

آج کل کے متعدد نو آموز مضمون نگار جنہیں آج تک اردو زبان میں قوم اعوان کی پہلی مطبوعہ تاریخ بنام ''تاریخ علوی'' مولفہ مولوی حیدر علی لدھیانوی کے مطالعہ کا شرف بھی حاصل نہیں ہو سکا انہیں کیا معلوم کہ مولوی نورالدین کی تخلیقات کا پس منظر کیا ہے وہ تو مولوی نورالدین کے بیان کردہ ماخذ کے نام دیکھ کر مرعوب ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مولوی نورالدین نے بحر تحقیق میں غوطہ لگانے کے بعد بیش بہا جواہرات قوم کے سامنے رکھ دیئے ہیں حالانکہ کتابوں کے خود ساختہ نام اور ان سے منسوب خود ساختہ عبارات کا لکھ دینا کونسا مشکل کام ہے۔ مثلاً کچھ خود ساختہ عبارات ان کتابوں کی طرف منسوب کر دی جائیں جن کے خود ساختہ نام درج ذیل ہیں:۔ 1۔ مراۃ الانساب مطبوعہ مصر صفحہ 215، 2۔ بحر الانساب مطبوعہ بیروت صفحہ 357، 3۔ سفینہ اقوام عالم مطبوعہ تہران صفحہ 596، تذکرۃ الاقوام مطبوعہ نول کشور لکھنو صفحہ 476، 5۔ قصص الاقوام مطبوعہ بمبئی صفحہ 287۔ تو ہمارے نو آموز مضمون نگار ان کتابوں کو دیکھنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ صرف یہی کہیں گے کہ آج کل یہ کتابیں کمیاب ہیں۔ اگر انہیں یہ کہا جائے گا کہ یہ کمیاب نہیں بلکہ صفحہ ہستی پر ان کا وجود ہی نہیں تو فوراً کہیں گے کہ ان کتابوں کا حوالہ دینے والے کو کیا پڑی تھی کہ خود ساختہ عبارات لکھتا اور پھر کتابوں کے خود ساختہ نام لکھتا۔ بلکہ یہی کیفیت زادالاعوان اور باب الاعوان کے مداحوں کی ہے۔ یہ فریب خوردہ مداح اس حسن ظن میں مبتلا ہیں کہ مولوی نورالدین کے ماخذ کا واقعی وجود ہو گا۔ ورنہ مولوی نورالدین کو کیا پڑی تھی کہ وہ قوم کے ساتھ ایسا فریب کرتے۔ میں نے اس مضمون میں نو آموز مضمون نگاروں کی سربستہ رازوں سے آگاہ کرنے کے لئے مولوی نورالدین کے فریب کو آشکارا کیا ہے۔ اب

انہیں چاہیے کہ وہ خوش فہمیوں سے نکل کر حقیقت پسندی کی روش اختیار کریں۔

ملک شیر محمد اعوان کتاب ہذا کے صفحہ 60 پر مزید لکھتے ہیں کہ ''آج کل یہ امر مشاہدہ میں آیا ہے کہ اکثر مضمون نگار اعوان قوم کے متعلق کوئی کتاب یا مضمون لکھتے ہیں تو مولوی نورالدین کے ماخذ کو اپنی تحقیق کا براہ راست ماخذ قرار دیتے ہیں اور انداز بیان ایسا اختیار کرتے ہیں کہ گویا انہوں نے ''میزان ہاشمی''، ''میزان قطبی'' اور ''خلاصۃ الانساب'' کا خود مطالعہ کیا ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ انہوں نے خواب میں بھی ان کتابوں کو نہیں دیکھا۔ محض مولوی نورالدین کا مقلد بن کر قوم کو فریب میں مبتلا کرتے ہیں اس سلسلے میں متعدد لطائف ظہور میں آئے ہیں۔ (ملاحظہ فرمائیں تذکرۃ الاعوان صفحہ 62-61) ملک شیر محمد اعوان صفحہ 69 پر مزید لکھتے ہیں کہ ''تاریخ الاعوان کے علاوہ میری آٹھ تصانیف ہیں لیکن میں نے ''تاریخ الاعوان'' سے لے کر آج تک اپنی تازہ تصنیف ''مشاہدات و محسوسات'' تک کسی تصنیف کا کوئی معاوضہ کسی ناشر سے نہیں لیا اور نہ ہی کسی جریدے سے کبھی کسی مقالے کا معاوضہ لیا ہے۔ میرا قلم اور میرا دماغ میرے اپنے ہیں۔ میں کسی کے حسب خواہش نہیں سوچتا اور نہ ہی کسی کے خیال کے مطابق تابع ہو کر لکھتا ہوں۔ میں مولوی نورالدین نہیں کہ کسی ناشر کی خواہش کے احترام کرتے ہوئے کوئی کتاب لکھ کر قوم اعوان کے صدیوں پرانے اور اصلی شجرہ پر خط تنسیخ کھینچ دوں اور خود ساختہ شجرہ لکھ دوں تفصیل کے لیے دیکھیے میرا مضمون بعنوان ''چند حقائق کا انکشاف'' مطبوعہ ماہنامہ الاعوان بابت مارچ 1970ء۔ میں نے اپنی خاندانی روایات، قلمی دستاویزات اور شجرہ جات کی روشنی میں قوم اعوان کو حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ثابت کیا۔ لیکن اس نظریہ کو منزل من السماء نہیں سمجھتا۔ اگر کوئی صاحب دلائل قاطع اور براہین ساطع سے میرے اس نظریے کو غلط ثابت کر دیں تو میں بصد مسرت اپنے نظریہ سے رجوع کر لوں گا۔ لیکن اگر کوئی سنی سنائی کتابوں کا حوالہ دے کر میرے نظریہ کو غلط قرار دینے کی کوشش کرے گا۔ تو میں اس کی تردید میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ مزید صفحہ 70 پر لکھتے ہیں مولانا غلام رسول مہر جن دنوں اعوان قوم کی تاریخ مرتب کرنے کا کام ان کے سپرد ہوا تھا انھوں نے قومی تاریخ سے متعلق مجھ سے خط و کتابت کی تھی اس خط و کتابت میں بھی انھوں نے مولوی نورالدین کے ماخذ کو مشکوک قرار دیا تھا۔ حیرت ہے کہ اتنا بڑا محقق تو ان کتابوں کے وجود کا قائل نہیں مگر کچھ لوگ ان کے وجود پر برابر اصرار کرتے ہیں۔ کتابوں کا وجود تو ثابت نہیں کر سکتے دلیل یہ دیتے ہیں کہ چونکہ مولوی نورالدین نے حوالہ دیا ہے اس لئے وہ کتابیں ضرور موجود ہوں گی۔ اندھی تقلید کی اس سے بدتر مثال نہیں مل سکتی۔ یہ کتنی افسوسناک بات ہے کہ آج دنیا چاند پر پہنچ چکی ہے مگر پاکستان میں قوم اعوان آج تک یہ فیصلہ نہیں کر سکی کہ وہ حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ہے یا حضرت عباسؒ۔ مولوی نورالدین کی تالیفات کے منصۂ شہود پر آنے سے پہلے متحدہ ہندوستان میں قوم اعوان کے تمام شجروں کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ اعوان قوم محمد بن حنفیہؒ کی اولاد ہے مگر مولوی نورالدین کی تحقیق کو حتمی قرار دے کر کچھ ناواقف بھائیوں نے اپنے شجرہ میں ترمیم کر لی۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں اہم بات یہ ہے کہ مولوی نورالدین مرحوم سے علم الانساب کے بہت بڑے ماہر حضرت پیر غلام دستگیر نامی صاحب نے ''میزان قطبی''، ''میزان ہاشمی'' اور ''خلاصۃ الانساب'' برائے مطالعہ طلب کیں تو مولوی نورالدین صاحب نے غلام دستگیر نامی صاحب کے سامنے اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب کی کوئی حقیقت نہیں۔ ملک شیر محمد اعوان نے صدیوں پرانی روایات، دلائل اور قدیم روایات سے یہ ثابت کیا کہ سب اعوان حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں نیز انہوں نے یہ بھی درج کیا کہ مولوی نورالدین صاحب نے پنجاب کے مختلف اضلاع سے اعوان خاندان سے شجرہ ہائے نسب منگوائے۔ چنانچہ انہیں پچاس شجرہ جات موصول ہوئے ان تمام شجرہ جات میں متفقہ طور پر قوم اعوان کا سلسلہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ کے واسطہ سے حضرت علیؓ تک پہنچتا تھا لیکن حکیم غلام نبی صاحب کو حضرت محمد حنفیہؒ بن علیؓ کی نسبت حضرت عباسؒ ابن علیؓ سے زیادہ عقیدت تھی۔ اس لئے انہوں نے مولوی نورالدین سے فرمائش کی کہ قوم اعوان کا مورث اعلیٰ حضرت عباسؒ بن علیؓ کو کر دیا جائے۔ یہ تمام حقیقت آشکار ہو جانے کے بعد بھی لوگ ''میزان قطبی''، ''میزان ہاشمی'' اور ''خلاصۃ الانساب'' کا حوالہ دیں تو اس سے بڑا المیہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ درست بات یہی ہے کہ ''اعوان'' عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اور جیسا کہ ''منبع الانساب'' (فارسی) 830ھ میں درج ہے کہ عون کا عرف قطب شاہ غازی تھا۔ اور اسی قطب شاہ غازی کی نسبت سے یہ قبیلہ قطب شاہی اعوان کہلاتا ہے۔

مذاہب الاسلام 1978ء

''مذاہب الاسلام'' تالیف مولوی محمد نجم الغنی خان رامپوری، رضا پبلی کیشنز لاہور نے 1978ء میں شائع کی جس کے صفحہ 194 پر حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کے فرزند ابو ہاشم کے نام کی وجہ سے ''ہاشمیہ'' کے عنوان سے رقم طراز ہیں:۔ ''ابو ہاشم کے بعد امامت ان کے بھتیجے حسن بن علی بن محمد حنفیہؒ کو پہنچی''۔

تبصرہ: مندرجات سے یہ معلوم ہوا کہ علی بن محمد حنفیہؒ کے فرزند حسن کو امامت ملی تھی نیز انساب کی قدیم ترین کتب تہذیب الانساب عربی، منتقلۃ الطالبیہ عربی وغیرہ کے مطابق علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ہند میں آئی۔

بنوں تاریخ کے آئینے میں 1979ء

''بنوں تاریخ کے آئینے میں'' طفیل احمد خان فیضی کی تالیف ہے جو اگست 1979ء میں صدر بازار بنوں سے شائع کی گئی۔ جس کے صفحہ 424 پر اعوانوں کا تذکرہ یوں درج ہے:۔ ''بنوں میں اعوان یا ہند کی کافی آباد ہیں اور اکثر آبادی ملی جلی ہے ان کا تعلق اصل میں پشتونوں سے نہیں ہے یہ دوسرے علاقوں سے بہ سبب خشک سالی یا تلاش معاش میں یہاں آکر آباد ہو گئے ہیں۔ یوں ان کی آبادی تقریباً ہر علاقہ میں بلکہ ہر گاؤں میں تھوڑی بہت ہے مگر خصوصیت سے غوریوالہ کے علاقے میں یہ زیادہ آباد ہیں۔ باوجود اس کے کہ پشتون نہیں ہیں مگر پھر بھی بول چال، بود و باش، وضع قطع، لباس حتیٰ کے رسم و رواج سب میں پشتونوں جیسی یکسانیت ہے۔ اب اکثر گھرانوں میں رشتے ناطے بھی ہو چکے ہیں۔ کھیتی باڑی میں بھی یہ دوسری قوموں سے

آ گئے ہیں۔ ایک اور روایت کے مطابق اعوانوں کو بنوں میں عہد افغانی میں دشمنی اور عداوتوں کی وجہ سے بطور سایہ ٹھہرایا گیا اور بعد میں ان کی خدمات اور وفاداری کے صلے میں اراضیات میں حصہ دیا گیا، خاص طور پر ان خاندانوں میں جنھوں نے بے لوث خدمات انجام دیں۔ یہ بڑے جفاکش اور جرأت مند ہیں یہ بنوں میں کافی آسودہ حال ہیں۔''

تبصرہ مولف نے بیان کیا ہے کہ بنوں میں اعوان یا ہند کی کافی تعداد میں آباد ہیں۔ یہ بھی تحریر ہے کہ یہ پشتون سے نہیں ہیں اعوانوں نے بے لوث خدمات سرانجام دیں جس کے صلے میں انہیں اراضیات میں حصہ دیا گیا۔ راہی خان اعوان قابل ذکر شخصیت ہیں۔ انجینئر حنیف اللہ اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان ضلع بنوں مقامی اعونوں پر کتاب تحریر کر رہے ہیں بنوں کے اعوانوں کے مطابق بھی قطب شاہی علوی اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

تعارف علماء اہل سنت 1979ء

''تعارف علماء اہل سنت'' تالیف از محمد صدیق ہزاروی، مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے 1979ء میں شائع کی جس کے صفحہ پر فاضل جلیل مولانا غلام جیلانی، مانسہرہ ہزارہ جو کہ معروف سیاسی وسماجی رہنما داماد میاں محمد نواز شریف کیپٹن صفدر اعوان کے حقیقی تایا تھے کے حوالے سے تحریر ہے ''حضرت علامہ مولانا غلام جیلانی بن مولانا غلام ربانی بن مولانا رحمت اللہ بن مولانا حافظ جیون بن مولانا امیر اللہ 1332 ہجری/ 1914ء میں کھواڑی (مانسہرہ) ضلع ہزارہ کے مقام پر اعوان خاندان کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت محمد حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم تک پہنچتا ہے۔

تبصرہ: کتاب ہذا سے بھی تصدیق ہوا کہ اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔

میجر محمد اکرم شہید نشان حیدر 1980ء

''میجر محمد اکرم شہید نشان حیدر'' تالیف از سعید راشد، اشاعت آرمی ایجوکیشن پریس جی ایچ کیو پوسٹ بکس نمبر 179 راولپنڈی نے شائع کی جس کے صفحہ 13 پر تحریر ہے:۔ ''نکا کلاں میں قریب دو سال سے ایک نہایت ہی نیک نام گھرانہ اعوان قوم کا آباد ہے میجر محمد اکرم شہید کا نسلی تعلق اعوانوں کے اسی خاندان سے تھا آپؒ 4 / اپریل 1938ء میں حاجی سخی محمد ملک کے ہاں پیدا ہوئے آپ کی والدہ کا نام محترمہ عائشہ بی بی ہے۔ آپ قطب حیدر علوی کے فرزند مزمل علی کلگان کی اولاد سے ہیں۔ صفحہ 14:۔ اعوان عربی النسل ہیں اور علوی سید ہیں۔ حضرت علی کے بیٹے حضرت محمد حنفیہؒ یا حضرت عباس کی اولاد میں سے کچھ سر برآوردہ لوگوں نے ہرات قندہار کی طرف ہجرت کی اور ہرات کو اپنا مستقر بنالیا اور رفتہ رفتہ اس علاقے کے حاکم و سردار کی حیثیت اختیار کرلی۔ جب غزنی میں محمود غزنوی کے باپ امیر سبکتگین کی حکومت قائم ہوئی اور پشاور کے ہندوستانی راجہ جے پال اور اس کے حلیفوں سے اس کی جھڑپیں شروع ہوئیں تو اس جہاد میں ہرات کے علوی سیّدوں نے سبکتگین

سے بھرپور تعاون کیا۔ اس قبیلہ کے سردار عطا اللہ شاہ سبکتگین کے لشکر میں سپہ سالار کے منصب پر فائز ہوئے اور انہوں نے ہندوؤں کے خلاف سرحدی معرکوں میں داد شجاعت دے کر سبکتگین سے غازی کا لقب پایا۔ غازی عطا اللہ شاہ علوی کے تین بیٹے تھے میر ساہو، میر قطب حیدر اور میر سیف الدین۔ عطا اللہ شاہ علوی کے یہ دوسرے بیٹے میر قطب حیدر علوی (جو بعد کو قطب شاہ کے نام سے مشہور ہوئے) اعوانوں کے مورث اعلیٰ ہیں''۔

تبصرہ: میجر محمد اکرم شہید قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے واحد سپوت ہیں جنھوں نے ''نشان حیدر'' کا اعزاز حاصل کیا۔ کتاب ہذا 1980ء میں جی ایچ کیو نے شائع کی۔ جی ایچ کیو کی تحقیق میں اعوان قبیلہ کے مورث اعلیٰ میر قطب حیدر علوی بن عطا اللہ غازی ہیں جو عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہیں۔

دھن ملوکی 1981ء

''دھن ملوکی''، انور بیگ اعوان کی تالیف ہے جو لوک ورثہ اسلام آباد نے 1981ء میں شائع کی ہے جس کے کے صفحہ 79 تا 82 پر ''اعوان قطب شاہی'' کے زیر عنوان درج ہے:۔

''دھن ملوکی'' کے مطابق اعوان، عربی النسل ہیں قطب شاہ کی اولاد ہیں، خود قطب شاہ کا شجرۂ نسب محمد الاکبرؒ بن حضرت علیؓ سے ملتا ہے، قطب شاہ نے محمود غزنوی کے ہندوستان سابق پر حملوں کے دوران اس کی مدد کی تھی جس کی وجہ سے سلطان نے خوش ہو کر ''اعوان'' کا خطاب عطا کیا۔ قطب شاہ کے چھ بیٹے (1) کلگان شاہ (2) گوہر شاہ (3) چوہان شاہ (4) کھوکھر شاہ (5) طوری شاہ اور (6) جھجھاہ تھے۔ اعوانوں کی سات سو سے زائد گوتیں ہیں چند مشہور گوتوں کے نام یہ ہیں۔ ممنال، صغرال، شیال، کھوکھر، ریحان، درہان، صفرال، چچی، جنڈ، گلشاہی، سیدن، کھٹڑ، ببکال، کنگ، صدقال، پربال، کلگان، خرانا، چوہان، بگدیال اور بلیال۔ علاقہ دھن میں اعوانوں کے مشہور گاؤں سرکال کسر، کھارا سوہیر، ڈیری انوال، میرا تھر چک، کلر کہار، کھائی، میگن، پیلو، رتہ، بھرپور اور آیت وغیرہ ہیں۔

تبصرہ مصنف انور بیگ اعوان نے قطب شاہ کے چھ بیٹوں کے نام لکھے ہیں جبکہ گیارہ بیٹے تھے تاہم آپ نے جس خوش اسلوبی اور مہارت سے دھن میں آباد اعوان قبیلہ کی تاریخ بیان کی ہے وہ قابل تعریف وتحسین ہے۔ کوزے میں دریا بند ہے کسی مزید تبصرے یا اضافے کی ضرورت نہیں اعوان قبیلہ کی یہی درست تاریخ ہے۔ (تاریخ علوی اعوان از محبت حسین اعوان)

گلدستہ شعرائے پکھلی 1983ء

''گلدستہ شعرائے پکھلی'' تالیف از محمد خواص خان گولڑہ اعوان نے 1983ء میں شائع کی جس کے صفحہ 4 پر رقمطراز ہیں:۔ ''اس تقریب میں میں نے اپنی قلمی کتاب ''تذکرۃ الاعواں'' اور ''تذکرۃ الاعوان'' اولاد بابا میرؒ جو بابا سجاولؒ مدفون کھر کوٹ ثم الشہیلیہ کی پانچویں پشت سے لے کر آج تک تھی ان کا تذکرہ کیا۔ شجرۃ الانساب بھی مرتب کر کے پیش کیے۔ نیز ان کے ''پانچے'' رشتہ داروں اور خود راقم الحروف کی زندگی کا ایک بے باک محاسبہ

بھی شامل ہوگیا''

تبصرہ: جن قلمی کتب کا مرحوم خواص خان نے تذکرہ کیا ہے راقم کو نہ مل سکی راقم نے بٹل مانسہرہ میں ان کے کتب خانہ کا دورہ مختصر خان اعوان، اشرف خان اعوان وغیرہ کے ہمراہ کیا تھا قدیم ریکارڈ ملاحظہ کیا۔ موصوف صاحب علم اور معروف تحقیق دان اور مصنف گزرے ہیں آپ کی کتب میں ''سرگزشت پریشان''، فہرست تفسیر مواہب الرحمٰن، ''تحقیق الاعوان''، تزکر سلمان فارسی، جنگلات کی تباہی کی تاریخ، زرعی اصلاحات، تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ، دیوان راجہ بابا گلی باغ، تذکرہ سادات گیلانیاں پکھلی، روئیداد مجاہدین ہند، تذکرہ علمائے ہزارہ، تذکرہ شعرائے پکھلی، سبد گل، تذکرۃ المجاہدین ہزارہ، گوہر نایاب کے نام ملے ہیں۔ ان میں قابل ذکر ''تحقیق الاعوان'' ہے جس میں قدیم روایات اور شجرات سے یہ ثابت کیا گیا کہ برصغیر پاک وہند کے اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔

ضیائے سون میر قطب شاہ نمبر 84-1983

''ضیائے سون'' میر قطب شاہ نمبر مجلّہ سیّد احمد سعید ہمدانی نے گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج نوشہرہ (وادی سون) سے 84-1983 میں جس کی مجلس ادارت: پروفیسر ملک محمد نذر مدیر اعلا، محمد فیاض سال دوم، پروفیسر محمد ارشاد جاوید، محمد مقبول اعوان سال دوم و ملک محمد اکرم اعوان سال اول پر مشتمل تھی شائع کیا۔ وادی سون سے شائع ہونے والے اس مجلّہ کا نام ہی میر قطب شاہ نمبر ہے **صفحہ 29 پر حضرت میر قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے عنوان کے تحت محمد اعجاز اعوان (سال دوم) لکھتے ہیں** ''اعوانوں کے جد امجد حضرت میر قطب شاہؒ جن کا نام بعض مورخین نے میر قطب حیدرؒ لکھا ہے حسب نسب سے آل علیؓ کی ایک شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ جو لوگ انساب پر تحقیقی نظر رکھتے ہیں ان کے علم کے مطابق آپ حضرت محمد بن حنفیہ کے بڑے بیٹے عبدالمنان کی اولاد سے تھے آپ کا شجرہ نسب یوں بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت میر قطب شاہ بن شاہ عطاء اللہ غازی بن شاہ طاہر غازی بن شاہ طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ عمر غازی بن شاہ ملک آصف غازی بن شاہ بطل غازی بن شاہ عبدالمنان غازی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

صفحہ 31 پر قطب شاہی اعوانوں کی تاریخ کے عنوان سے ظفر علی سکنڈ ائر رقم طراز ہیں ''اس وقت برصغیر پاک و ہند میں جو اعوان موجود ہیں وہ سلطان محمود غزنوی کے ایک سالار لشکر حضرت قطب شاہ کی اولاد سے ہیں جن کا شجرہ نسب حضرت علیؓ کے صاحبزادے حضرت امام محمد بن حنفیہؒ سے ملتا ہے''۔

47 پر اعوان ایک تحقیقی تاریخی مقالہ کے عنوان سے ملک سلطان محمود لکھتے ہیں ''مسلمان مورخین جنھوں نے اعوان قوم کے لقب سے متعلق لکھا ہے ان میں اکثر انہیں حضرت علیؓ کی نسل سے بتاتے ہیں لیکن ان میں اس کے متعلق اختلاف ہے کہ آیا وہ حضرت علی کے صاحبزادے عباسؓ کی اولاد ہیں یا امام محمد بن حنفیہؒ کی یا عمرؓ کی یا زبیرؓ''۔ مزید لکھتے ہیں کہ میزان قطبی کے مصنف کا خیال ہے کہ حضرت قطب شاہ جن کی نسل سے اعوان ہیں سلطان محمود غزنوی کے وقت ہرات میں اپنے قبیلے کا سردار تھا اور ہندوستان کے جہاد میں اپنی

خدمات رضا کارانہ طور پر محمود غزنوی کو پیش کیں۔ مزید صفحہ 50 پر لکھتے ہیں ''جو اصحاب حضرت قطب شاہؒ کو امام محمد بن حنفیہ کی اولاد سے تسلیم کرتے ہیں ان کے نزدیک ان کا نسب نامہ یہ ہے۔ الف۔ حضرت میر قطب شاہ بن شاہ عطاء اللہ غازی بن شاہ طاہر غازی بن شاہ طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ عمر غازی بن شاہ ملک آصف غازی بن شاہ بطل غازی بن شاہ عبدالمنان غازی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

''عباسی النسل ہونے کے حوالے سے علامہ ابو منصور حسن بن یوسف علی کی کتاب خلاصۃ الانساب کے دسویں باب کا اردو ملخص پیش کرتے ہیں جس سے اعوانوں کی اصل پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ اور کئی تاریخی الجھنیں رفع ہوتی جاتی ہیں۔ خلاصۃ الانساب مستند کتاب ہے مصر میں چھپی تھی اب نایاب ہے اس میں علامہ حسن نے ان خاندان کی تاریخ لکھی ہے جو عربی النسل ہیں''۔

صفحہ 53 پر عنایت اللہ علوی حنفی چشتی نے ھمارا شجرہ نسب ایک تحقیقی وتنقیدی جائزہ کے عنوان سے لکھا ہے یہ تحقیقی مقالہ ماہنامہ الاعوان لاہور جنوری 1970ء میں صفحہ 53 تا 69 پر شائع کیا گیا اس کا احاطہ کرنا یہاں ممکن نہ ہے البتہ الاعوان لاہور کے عنوان سے بھی کتاب ہذا میں تبصرہ کیا جا چکا ہے۔ یہاں اس کا خلاصہ مختصر تحریر کیا جاتا ہے ''صفحہ 53۔ میں نے جب شعور وا کی تو میرے کان میں یہی آواز پڑی کہ ہم اعوان ہیں۔ خالص عربی النسل ہیں ہمارے اسلاف نے بنوامیہ کے مظالم سے تنگ آکر ترک وطن کیا۔ اور ہرات و قندھار آگئے۔ فنون حرب اور علم سے بہرہ مند تھے۔ جہاں گئے اپنا مقام حاصل کر لیا جب راس الملوک سلطان محمود غزنوی بعزم جہاد ہندوستان پر حملہ آور ہوا تو یہ جسور وغیور کب خاموش رہنے والے تھے دربار میں حاضر ہو کر اپنی فوجی خدمات سلطان محمود غزنوی کے سامنے پیش کر دیں۔ مختصر خلاصہ یہ ہے کہ اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

صفحہ 70 پر ملک محمد سرور خان اعوان کی تحریر حسب نسب پر نظر ثانی کی ضرورت کے عنوان سے لکھتے ہیں ''میں جب چھوٹا سا تھا اور یہ غالباً اس صدی کی تیسری دہائی کے اوائل کی بات ہے (30-1920ء) کہ میرے دادا مرحوم کے پاس ایسے میراثی اور ڈھاڈی آیا کرتے تھے جو شجرے سنایا کرتے تھے انہی دنوں اعوانوں کے حسب نسب کے بارے میں بحثیں چل پڑی تھیں ممکن ہے مولوی نور الدین کی زاد الاعوان و باب الاعوان نے انہیں تحریک دی ہو کیوں کہ یہ کتابیں 1910ء اور 1914ء میں چھپ چکی تھیں اور اس وقت وہ پڑھے لکھے اور سمجھ دار لوگوں کی نظر میں ہوں گی۔ میرے کان انہی دنوں میں اس مسئلہ سے بھی آشنا ہوئے کہ آیا اعوان حضرت عباس بن علیؓ کی اولاد سے ہیں یا ان کے دوسرے صاحبزادے محمد بن حنفیہؒ کی اولاد سے مزید آگے صفحہ 71 پر دو قطب شاہ کے حوالے سے یوں لکھتے ہیں ''ایک قطب شاہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے رشتہ داروں میں سے ان کے خلیفہ کی حیثیت سے بطور مبلغ تشریف لائے ان کا شجرہ نسب حضرت عباسؓ بن حضرت علیؓ سے جا ملتا ہے دوسرے میر قطب حیدر یا میر قطب شاہؒ سلطان محمود غزنوی کے ایک دستے کے سالار

کے طور پر ان کے لشکر کے ساتھ ہندوستان میں آئے تھے ان کا شجرہ روایات کے مطابق حضرت علیؓ کے صاحبزادے محمد حنفیہؒ سے ملتا ہے ان دونوں میں سے اعوان کا جدامجد کون ہے؟ بعض اعوان قبیلے حضرت قطب شاہؒ کا شجرہ نسب حضرت علیؓ کے ایک صاحبزادے زبیرؓ سے ملاتے ہیں کیا حضرت علیؓ کے صاحبزادے ایک حضرت زبیر بھی تھے یا ایک صاحب کے مطابق یہ حضرت امام محمد حنفیہؒ کا دوسرا نام ہے''۔ کہ وہ آگے بڑھیں اور یہ تحقیق کریں کہ اعوان حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں یا حضرت غازی عباسؒ کی اولاد سے یا اور کسی کی؟۔

تبصرہ: مجلّہ ضیائے سون میر قطب شاہ نمبر 84-1983 مرتبہ سیّد احمد سعید ہمدانی پرنسپل نوشہرہ ڈگری کالج نے شائع کیا۔ جیسا کہ میر قطب شاہ نمبر سے ہی واضح ہوجاتا ہے کہ میر قطب شاہ سلطان محمود غزنوی کے ہمرائیوں میں سے تھے اور حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے۔ اس کے علاوہ پانچ شخصیات نے اعوان قبیلہ کی تاریخ کے حوالے سے مجلّہ ہذا میں اپنے اپنے مضمون تحریر کیے ہیں جن میں عنایت اللہ علوی حنفی چشتی، ملک محمد سرور خان اعوان، ملک سلطان محمود، محمد اعجاز اعوان اور ظفر علی شامل تھے۔ ان پانچوں میں سے عنایت اللہ علوی حنفی چشتی، محمد اعجاز اعوان اور ظفر علی نے اپنے مضامین میں دلائل کے ساتھ اور قدیم روایات کے حوالے سے یہ واضح کیا کہ اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے اور اعوانوں نے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا جب کہ ملک سلطان محمود نے دونوں روایات قلم بند کیں اور وہ دونوں سے متفق دکھائی دیئے حضرت غازی عباس علم دارؒ کی اولاد سے عون بن یعلی کا شجرہ نسب انہوں نے خلاصۃ الانساب تالیف از علامہ حلی کا حوالہ دے کر لکھا جبکہ خلاصۃ الانساب نامی کتاب حضرت علامہ حلی کی نہیں ہے بلکہ اس کا نام خلاصۃ الاقوال ہے اور اس میں نہ تو اعوان قبیلہ کا تذکرہ ہے اور نہ ہی قطب شاہ کا اور نہ ہی عون بن یعلیٰ ہے۔ اس کے علاوہ ''میزان قطبی'' و ''میزان ہاشمی'' فرضی اور جعلی نام دے کر اعوانوں کے شجرہ نسب کو متنازعہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس کی تصدیق انساب کی قدیم کتب سے بھی ہوتی ہے اس لیے یہ حوالہ درست نہیں۔ ان کے علاوہ ملک محمد سرور خان اعوان نے بھی اپنے مضمون میں لکھا کہ یہ تحقیق کی جائے کہ اعوانوں کا جدامجد کون ہے؟ حضرت محمد حنفیہؒ، حضرت عباس علم دار یا حضرت زبیر۔ خلاصہ یہ ہے کہ مجلّہ میں لکھنے والے تمام کے تمام ضلع خوشاب اور وادی سون کے سکونتی ہیں مجلّہ ہذا کی سے یہ تصدیق ہوا کہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے جو میر قطب شاہ (میر قطب حیدر شاہ) سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں رہے وہ عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اور یہی قدیم روایات اور انساب کی قدیم ترین کتب سے تصدیق شدہ ہے۔

ماہنامہ المعارف لاہور 1984ء

''ماہنامہ المعارف'' کا شمارہ جلد نمبر 17، جولائی 1984ء کی اشاعت میں مسعود انور علوی کاکوروی کا مضمون ''قاضی القضاۃ مولانا نجم الدین علی خان علوی ثاقبؔ کاکوروی'' شائع ہوا جس سے معلوم ہوا

کہ ضلع لکھنو بھارت عہد اکبری میں ملک زادگان اور مخدوم زادگان دو بڑے علمی گھرانے آباد تھے جن کا سلسلہ نسب محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ تک ملتا ہے۔ ماہنامہ کے صفحات 43 و مابعد لکھا ہے۔ ''عہد اکبری سے قصبہ کاکوری (ضلع لکھنو) میں علویوں کے دو ممتاز خاندان آباد ہیں۔ جن میں سے ایک خاندان مخدوم زادگان کا ہے جس کا سلسلۂ نسب حضرت مخدوم نظام الدین القاری المعروف بہ شاہ بھکاری رحمۃ اللہ علیہ کے توسط سے حضرت علیؓ تک پہنچتا ہے۔ دوسرا خاندان ملک زادوں (مولوی زادوں) کا ہے، جس کے نسب کا سلسلہ ملک بہادرالدین کیقباد بن ملا ابوبکر جامی سے ہوکر حضرت علیؓ پر منتہی ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا دونوں خاندانوں میں ہر دور میں بڑے بڑے مشاہیر، فضلا، علما، فقراء اور ارباب دولت وثروت اور صاحبانِ دل پیدا ہوئے ہیں۔

تبصرہ: قاضی القضاۃ نجم الدین علی خان ملک زادگان کے اس گھرانے سے تعلق رکھتے تھے جن کے اسلاف جس قدر باعث رشک ہوئے اسی قدر ان کے اسلاف قابلِ فخر ہوئے ہیں شجرہ نسب 30 پشتوں کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند محمد حنفیہؒ سے ملتا ہے۔ واضح ہو کہ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد دوسری صدی ہجری کی کتاب نسب قریش میں بنی عون درج ہے اور عون کے سات پڑپوتوں میں سے پانچ کے ہند آنے کی خبر المعقبون، تہذیب الانساب ومنتقلۃ الطالبیہ عربی اور منبع الانساب فارسی تصدیق ملتی ہے جو سب کے سب قطب شاہی علوی اعوان ہیں۔ علاوہ ازیں جعفر الاصغر بن حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد بھی ہند آئی ہے جو علوی، ہاشمی اور بعض اعوان کہلاتے ہیں۔ لیکن درست بات یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان عون قطب شاہ بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہیں۔

اسلام آباد تاریخ، تعمیر اور شمالی علاقے 1984ء

''اسلام آباد، تاریخ، تعمیر اور شمالی علاقے'' تالیف از محمد اسماعیل ذبیح جن کا تعلق ایبٹ آباد کے اعوان خاندان سے تھا کتاب ہذا 1984ء میں کراچی شائع کی جس کے ص 713 تا 715 پر ''صوفیاء، علماء اور اہل علم کا علاقہ'' کے زیر عنوان اعوان تاریخ کا خلاصہ اس طرح بیان کیا ہے:۔

''انگہ شریف کے سالار قطب شاہ اور ان کے خاندان نے دریائے سندھ کو عبور کر کے پوٹھوہار کے علاقے میں اپنی دینی سرگرمیاں شروع کیں۔ خوش قسمتی سے سلطان محمود غزنوی، جس نے سب سے پہلے اس علاقہ میں ایک مسلمان فاتح کی حیثیت سے قدم رکھا اس کا دل بھی اسلامی غیرت ومحبت کے جذبات سے معمور تھا سلطان کا ایک فوجی جنرل جس کا نام غازی تھا، بڑا پرجوش مجاہد تھا۔ اس جنرل کے بیٹے سالار ساہو اور سالار قطب شاہ اور ان کے خاندان کے دوسرے افراد اس کی مہمات میں ہمیشہ شریک رہے جب پوٹھوہار اور پنجاب کے علاقے اسلامی سلطنت میں شامل ہوچکے تو سلطان محمود کے بہنوئی سالار ساہو نے اجمیر پر اسلامی پرچم لہرایا اور راجپوتانہ میں اسلام کی تعلیم وتبلیغ کا سلسلہ شروع کیا جس کو بعد میں سلطان الہند خواجہ غریب نواز نے انتہائی شان وشوکت کے ساتھ مکمل فرمایا۔ سالار ساہو کے فرزند اور سلطان محمود غزنی کے بھانجے سالار مسعود غازی نے انتہائی کم

عمری میں اپنے اسلامی لشکر کے ساتھ شمالی ہند کے دور دراز علاقوں کا سفر طے کر کے بہڑائچ (یوپی) میں راجپوت راجاؤں کی متحدہ قوت کا مقابلہ کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ان کے مزار پر ہر سال عرس کے موقع پر ہزاروں لوگ جمع ہوتے ہیں جہاں وہ مدفون ہیں اور ہر سال اس ضلع کا سب سے بڑا میلہ ان کے عرس کے موقع پر ہوتا ہے جس کا سارا انتظام غیر مسلم کرتے ہیں اور بہڑائچ کی ضلعی کونسل اس میلے سے کافی رقم کماتی ہے۔سب سے زیادہ ہندو آبادی حضرت سالار مسعود غازی شہید کو صاحب کرامت بزرگ تسلیم کرتی ہے''۔

تبصرہ محمد اسماعیل ذبیحؒ قائداعظم محمد علی جناحؒ کے نمایاں ساتھیوں میں تھے اور تحریک پاکستان میں بھی آپ نے زبردست کردار ادا کیا۔کتاب ہذا سے واضح ہوا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شریک رہا ہے اور حضرت سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجا تھے ۔سالار مسعود غازی کا شجرہ نسب ''منبع الانساب'' فارسی 830ھ میں مکمل درج ہے جس کے مطابق آپ عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

پشتون قبائل 1984ء

''پشتون قبائل'' کرنل محمد احسان اللہ نے 1984ء میں شائع کی جس کے صفحہ 52 پر اعوان قبیلہ کے متعلق تحریر ہے:۔''اس قوم کا اصلی علاقہ مغربی پنجاب ہے لیکن یہ سرحد (خیبر پختون خوا) میں بشمول ہزارہ کئی مقامات پر مستقل طور پر آباد ہے۔ یہ پشتون قبائل سے بالکل مختلف ایک منفرد قوم کی حیثیت کی مالک ہے لیکن اس کے ایک حصہ نے بعض روایات کے مطابق تیراہ کے علاقہ میں وسطی پشتون قبائل کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔اس قوم کی تاریخ اور موجودہ علاقوں میں اس کی آمد کے متعلق کئی روایات ملتی ہیں لیکن یہ حقیقت ان سب میں مشترک طور پر موجود ہے کہ اعوان مغربی ایشیاء کے بعض علاقوں کے رہنے والے تھے اور تقریباً نو سو سال پہلے افغانستان اور سرحد سے گزر کر اپنے موجودہ مقامات میں آ کر آباد ہو گئے ۔ایک روایت کے مطابق اعوان ہرات کے باشندے تھے اور ہرات کے حاکم قطب شاہ کی اولاد ہیں۔ ہندوستان پر حملے کے دوران قطب شاہ اپنے لڑکوں کے ساتھ محمود غزنوی کی فوج میں شامل تھا۔ان لڑکوں کے نام گوہر شاہ (سکیسر) کلان شاہ (کالاباغ) چوہان (دریائے سندھ کے نزدیک کا پہاڑی علاقہ) کھوکھر (دریائے چناب کے اطراف کا علاقہ) اور توری وجھاج (تیراہ) تھے۔ ہندوستان پر مسلمانوں کے اثر و نفوذ کے بعد یہ لڑکے قوسین کے بتائے ہوئے علاقوں میں مستقل طور پر آباد ہو گئے اور موجودہ اعوان اور توری وجھاج قبائل انہی کی اولاد ہیں۔خواص خان مولف ''تحقیق الاعوان'' نے انہیں محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی رضؓ کی اولاد بتایا ہے اور کہا ہے کہ چونکہ یہ لوگ محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان آئے تھے اس لئے انہیں اعوان یا مددگار کا خطاب دیا گیا۔میر قطب شاہ ان کا مورث اعلا تھا جس کی وفات 1039ء میں ہوئی اور وہ غزنی میں مدفون ہے مزید یہ کہ اس قوم کی 83 گوتیں ہیں۔''

تبصرہ: مولف کتاب ہذا نے بابائے اعوان خواص خان گولڑہ اعوان کی تصنیف ''تحقیق الاعوان'' کے

حوالے سے درج کیا ہے کہ ''اعوان'' حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اور انھوں نے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ مل کر ہندوستان میں جہاد کیا۔یہی قدیم کتب سے بھی تصدیق ہو چکا۔

شیر جنگ 1984ء

''شیر جنگ'' تالیف از پروفیسر غلام مرتضٰی اعوان،ایم اے، بزم انسان بن بیک نے 1984ء میں شائع کی جس کے صفحہ 18 پر شیر جنگ کرنل غلام رسول خان کے عنوان سے رقم طراز ہیں:۔شیر جنگ جمعہ کے دن مارچ 1898ء میں ساکن بن بیک علاقہ جبوتا تحصیل راولاکوٹ میں پیدا ہوئے آپ کے والد بزرگوار کا نام زمان علی خان تھا قطب شاہی اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔مزید ص 32 تا 54 پر شیر جنگ کے جنگی کارہائے نمایاں درج کیے اس میں سے چند ایک واقعہ یہاں درج کیے جاتے ہیں ''اکتوبر 1947ء میں فسٹ اور سکنڈ باغ بٹالین کو منظّم کیا گیا۔ یہ دونوں پلٹنیں پونچھ شہر کے شمالی حصے کے دفاع کے لئے متعین کی گئیں جب کہ تھرڈ اور فورتھ باغ بٹالین کو اوڑی سیکٹر کا دفاع کرنے کے لیے روانہ کیا گیا۔فورتھ باغ بٹالین جو بعد میں 32 اے کے انفنٹری بٹالین (کوڈ نام چاند بٹالین) کے نام سے موسوم کی جانے لگی اس کی کمان شیر جنگ کرنل غلام رسول خان اعوان کو سونپ دی گئی اس طرح تھرڈ بٹالین کی کمان کرنل عالم شیر خان اعوان سنگولہ کو دی گئی ان کے ساتھ سکنڈ مظفر آباد تھا۔

تبصرہ: ''شیر جنگ'' کے مولف پروفیسر غلام مرتضٰی اعوان کا تعلق سنگولہ بن بیک حضرت بابا سجاول علوی قادری کی اولاد سے تھا آپ کے دادا میاں زمان علی حنفی چشتی معروف عالم دین اور نسب دان تھے آپ نے اپنے ساتھیوں قاضی بہادر علی خان، ماسٹر محمد اعظم خان، نمبر دار محمد خان اور مان علی خان وغیرہ کے ہمراہ ''تاریخ اقوام پونچھ'' کے مولف محمد الدین فوقؔ کو اپنے خاندان سے متعلق قدیم دستاویزات دکھائیں اور یہ واضح کیا کہ ''اعوان'' قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔محمد الدین فوقؔ نے آپ کے موقف کو درست تسلیم کرتے ہوئے تاریخ اقوام پونچھ 1935ء میں ایک باب اعوانان سنگولہ وغیرہ قائم کیا۔

سیّد سالار مسعود غازیؒ 1984ء

سید سالار مسعود غازیؒ تالیف از سیّد حیات وارثی نے باغ انوار لکھنو بھارت سے 1984ء میں شائع کی جس کے صفحہ 55 پر درج ہے:۔''سالار ساہو نے لشکر کے دو حصے کیے ایک نے کڑا اور دوسرے نے مانک پور کو گھیر لیا۔اور اس علاقے کو تاراج کیا۔ملک عبداللہ کو کڑا اور قطب حیدر کو مانک پور کا علاقہ بخشا گیا''

تبصرہ: جیسا کہ پہلے بھی تحریر کیا جا چکا ہے کہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ قطب شاہ نہیں بل کہ قطب شاہی علوی اعوان کا لشکر تھا کتاب ہذا سے بھی تصدیق ہوتی ہے کہ سالار ساہو غازی نے قطب شاہی لشکر کے دو حصے کیے ایک حصہ کڑا اور دوسرا مانک پور کو فتح کرنے کے لیے بھیجا دونوں علاقے فتح ہونے کے بعد کڑا ملک عبداللہ کو اور مانک پور قطب حیدر شاہ غازی علوی کو عطا کیا۔

دیوان منیر 1984ء

''دیوان منیر'' 1984ء میں مدھیہ پردیش بھوپال سے شائع ہوئی اس کے مولف منیر بھوپالی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحہ 5 پر سوانح حیات کے عنوان سے درج ہے:۔ اسلاف۔ حضرت حافظ محمد منیر الدین منیر بھوپالی 1887ء بمطابق 1304ھ رمضان المبارک میں بھوپال کے محلّہ جہانگیر آباد جنسی میں پیدا ہوئے۔ ہندوستان میں ان کے اجداد کا پہلا اہم ترین نام حضرت سید سالار مسعود غازیؒ کا ہے جن کا مزار بہرائچ میں آج بھی لوگوں کی عقیدت کا محور ہے۔ سید سالار ساہو سید مسعود کے والد تھے ان کے دو بھائی سید سالار سیف الدین اور شاہ معروف غازی تھے اوّل الذکر اپنے بھتیجا سالار مسعود کے ہمراہ بہرائچ میں شہید ہوئے اور لاولد رہے۔ شاہ معروف غازی سے سلسلہ نسب قائم رہا چنانچہ شاہ معروف کے پوتے شاہ عبداللہ غازی 589ھ سلطان شہاب الدین غوری کے ہمراہ ہندوستان آئے۔ ان کے ساتھ ان کے دو صاحبزادے رکن الدین اور نور الدین بھی تھے۔۔ حضرت منیر کا خاندان سید مسعود غازیؒ کے زمانہ 425ھ سے 1947ء نوسو سال تجارہ میں آباد رہا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے چند ہی خاندانوں کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ ان کی اتنی قدیم تاریخ محفوظ ہے۔

تبصرہ: کتاب ہذا سے بھی تصدیق ہوتا ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے چشم و چراغ حضرت سالار مسعود غازی کا ورود ہند سب سے قدیم ہے مزید یہ کہ حضرت منیر کا خاندان 425 ہجری یعنی سالار مسعود غازی کی شہادت 424ھ کے بعد سے 1947 تک آباد چلا آ رہا ہے۔ جیسا کہ انساب کی قدیم کتب نسب قریش عربی والمنتخب فی نسب قریش وخیار العرب ومنبع الانساب فارسی سے یہ تصدیق ہوا کہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد عون کی وجہ سے بنی عون اور عون کا پورا نام عون قطب شاہ غازی تھا جس کی نسبت سے قطب شاہی اور حضرت علیؓ کی اولاد ہونے کے وجہ سے علوی مشہور ہوئے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ عطااللہ غازی کے چھ فرزند ہوئے۔ سید امیر نصر اللہ غازی، سالار ساہو غازی، نور الدین المعروف سالار قطب حیدر شاہ غازی، سالار سیف الدین غازی، سالار عبداللہ المعروف ملک حیدر غازی و شاہ معروف غازی۔ سالار قطب حیدر شاہ غازی کی اولاد زیادہ تر پاکستان میں اور دیگر بھائیوں کی اولاد ہندوستان میں آباد ہے۔

سید آغا حسن امانت (حیات اور ادبی خدمات) 1984ء

''سید آغا حسن امانت'' (حیات اور ادبی خدمات) ڈاکٹر اخلاق حسین عارف، ایم اے، پی ایچ ڈی، طلائی تمغہ کی تالیف ہے دسمبر 1984ء میں نظامی پریس لکھنو بھارت نے شائع کی جس کے صفحہ 221 پر شمالی ہند میں مرثیہ کے عنوان سے تحریر ہے:۔ شمالی ہند میں آل رسول کی آمد کا آغاز سندھ کی اسلامی فتح سے ہی شروع ہو گیا تھا اس کے بعد سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ سادات کے بہت سے افراد وارد ہوئے اور سادات صوفیاء اور اولیاء ہندوستان آنا شروع ہوئے ان میں داتا گنج بخش سید علی ہجویری، معین الدین چشتی، محبوب سبحانی، نظام الدین اولیا، سید محمد گیسو دراز، سید سالار مسعود غازی اور سید شاہ عالم کے علاوہ دوسرے اکابر اولیا کا

ایک سلسلہ ہجرت کر کے آیا اور یہیں بس گیا۔

تبصرہ: سیّد آغا حسن امانت نے کتاب ہذا میں سادات کرام کا سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ ہندوستان آنے کا تذکرہ کیا ہے جس میں سید سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا بھی ذکر ہے۔

تذکرہ صوفیائے میوات 1985ء

''تذکرہ صوفیائے میوات'' تالیف از محمد حبیب الرحمٰن خاں میواتی 1985ء، روبی پرنٹنگ پریس دہلی نے شائع کی جس کے صفحہ 180 پر مفصل حالات درج ہیں یہاں مختصر حوالہ قلم بند کیا جاتا ہے'' سید سالار مسعود غازیؒ (405ش 424ھ)۔ سید سالار مسعود بن ساہو بن عطااللہ غازی مجاہد و شہید فی سبیل اللہ ہندوستان کے مشہور و معروف بزرگ محمد بن حنفیہ علویؒ کی اولاد سے میں ہیں۔ ہندوستان بھر میں غزوات کئے اور بہرائچ ضلع سلطان پور میں جام شہادت نوش کیا اور وہیں دفن ہوئے''۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق بھی سالار مسعود غازی حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے درج ہیں ہندوستان بھر میں جہاد میں حصہ لیا 424ھ بہڑائچ ہندوستان میں شہید ہوئے۔

سرکاری نوٹیفکیشن بہ عنوان: سیّد، اعوان اور عباسی (بنو ہاشم) 1986ء

آزاد جموں و کشمیر زکواۃ کونسل مظفر آباد نے اسلامی نظریاتی کونسل آزاد جموں و کشمیر کی منظوری سے نوٹیفکیشن نمبرز۔ ع/75-4440/86 مورخہ 19 مئی 1986ء جاری فرمایا جس میں درج ہے:۔ ''چونکہ بنوھاشم کے غرباء اور مساکین کی مالی امداد کے لیے فی الحال کوئی انتظام نہیں۔ لہذا تاوقت کہ ان کی مالی اعانت کے لیے کوئی مناسب متبادل مالی انتظام ہوتا۔ آزاد جموں و کشمیر زکواۃ کونسل نے اسلامی نظریاتی کونسل کی رائے کے مطابق انہیں عارضی طور پر زکواۃ فنڈ سے مالی اعانت دینے کے لئے ان اختیارات کے تحت جو اسے زکواۃ وعشر آرڈینیس 1985ء کی دفعہ 23 کے تحت حاصل ہیں۔ قواعد تقسیم زکواۃ کے قاعدہ نمبر۔5 مدات جن کے لئے زکواۃ کی ادائیگی نہیں کی جاسکتی میں عارضی طور پر مد ''بنو ہاشم'' قائم کرنے کی منظوری صادر فرمائی ہے۔ اب بنو ہاشم (سیّد، اعوان عباسی) عارضی طور پر دوسرے مستحقین زکواۃ کی طرح زکواۃ فنڈ سے مالی امداد پانے کے مستحق ہوں گے''۔

تبصرہ: مندرجہ بالا نوٹیفکیشن کے مندرجات ''حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے کے صفحہ 16 اور ''کلگانان چھتر دومیل'' کے 129 پر نوٹیفکیشن بالا کی عکسی تصویر شامل ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اور بنو ہاشم ہیں۔ پروفیسر انور بیگ و میر سید بخاری اور دیگر جو لوگ انہیں یونانی النسل، ترکی النسل یا آوان بن ترک کی اولاد سے ہونا بیان کرتے ہیں ان کے لیے عرض ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل آزاد جموں و کشمیر جس میں تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام اور ماہر انساب مفتی صاحبان شامل ہوتے ہیں نے اپنی سفارشات میں سیّد، اعوان اور عباسی قبیلہ کو سرکاری طور پر بنو ہاشم تسلیم کرتے ہوئے نوٹیفکیشن جاری کیا تھا۔ جب اعوان سرکاری طور پر بنو ہاشم قرار دیئے جا چکے ہیں تو محض مفروضے پر یہ کہنا کہ آوان عربی النسل نہیں

ہیں ایسے ہی لوگوں کے لیے راقم مولف نے ''قطب شاہی علوی اعوان فی نسب آل محمد المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ'' تالیف کی ہے۔یعنی عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام عون کی نسبت سے ''اعوان'' اور قطب شاہ کی وجہ سے قطب شاہی کہلاتے ہیں اصل ان کی بنو ہاشم ہے۔

تذکرہ علمائے ہزارہ 1986ء

''تذکرہ علمائے ہزارہ'' تالیف از خواص خان گولڑہ اعوان ساکن ہیڑاں بٹل مانسہرہ نے 1984ء میں تحریر کی جو ان کی وفات کے بعد 1989ء شائع کی گئی جس کے صفحہ 233 پر درج ہے:۔مفتی غلام جان صاحب والد کا نام احمد جی دادا کا نام محمد عالم محمود غزنوی کے حملوں کے آخر میں بابا قطب شاہ نے ہر قسم کی مدد کی۔مفتی غلام جان ان کی 21ویں پشت میں سے ہیں خاندان قطب شاہی اس لیے کہلاتا ہے۔نیز آپ کا سلسلہ نسب 32 واسطوں سے حضرت محمد حنفیہؒ پسر حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر پہنچتا ہے۔صفحہ 255 پر درج ہے:۔حضرت مولانا محمد معصوم صاحب ایک بلند پایہ عالم باعمل آپ حضرت مولانا حافظ محمد احمد جی قطب شاہی اعوان کے ہاں پیدا ہوئے۔شجرہ نسب حضرت علیؓ سے جاملتا ہے۔صفحہ 173 پر درج ہے:۔مولانا محمد ایوب صاحب دھمتوڑ، باپ کا نام عبدالغنی، دادا سید احمد تھا آپ کا سلسلہ 33 واسطوں سے محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے۔صفحہ 316 پر تحریر ہے:۔بابا محمدی عرف اعوان پھلڑہ 1310ھ کو پیدا ہوئے بڑے زاہد، متقی، عالم باعمل تھے۔جن کا سلسلہ نسب بابا سجاول کی ساتویں پشت پر جاملتا ہے۔

تبصرہ: تذکرہ علمائے ہزارہ میں مندرجہ بالا کے علاوہ درجنوں اعوان علمائے کرام کا تذکرہ ہے جن کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔

میانوالی تاریخ کے آئینے میں 1986ء

''میانوالی تاریخ کے آئینے میں''، منشی محمد رمضان انصاری نے 1986ء میں شائع کی جس کے صفحہ 193 پر ''اعوانوں کی تاریخ اور شجرہ نسب'' کے عنوان سے اعوان قبیلہ کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔مؤلف منشی محمد رمضان انصاری کے مطابق ''قبیلہ اعوان حضرت قطب شاہ کی نسل سے ہے۔حضرت قطب شاہ کا سلسلہ نسب حضرات امیر زبیر بن حضرت علیؓ بن ابی طالب تک پہنچتا ہے۔فتاویٰ غیاثی کے مطابق اعوان کے جداعلیٰ امیر زبیر کی والدہ کا نام میمونہ تھا جو رستم پہلوان کے خاندان سے تھیں۔چونکہ قبیلہ اعوان نے سادات عظام کی عرب وعجم میں حادثوں، مصیبتوں، تنگی اور غریب الوطنی میں ان کی مدد اور جانفشانی کی اور ان کے رفیق ومعاون بنے اس وجہ سے ان کی نسب اعوان میں تبدیل ہوگئی۔یعنی بنی فاطمہ کی مدد کرنے والے علویت اور ہاشمیت کا لقب اعوان سے تبدیل ہوگیا۔اعوانوں نے ہرات پر قبضہ کرلیا آخر قطب شاہ نے تخت ہرات پر وفات پائی۔''

تبصرہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند امیر زبیر کی اولاد سے قطب شاہ ہراتی کے حوالے سے قبل ازیں ''مناقب سلطانی'' کے تبصرہ میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ امیر زبیر دراصل محمد حنفیہؒ ہی کا نام تھا جس کی اولاد سے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ ہے۔

اردو آٹھویں جماعت کے لیے 1988ء

اردو آٹھویں جماعت کے لیے، خیبر پختون خوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور مطبع النوید پرنٹرز پشاور، قیمت 51.00، تعداد 160,000 کوڈ نمبر BP/B-18/34(0) کے مصنفین ملک غلام ربانی، ڈاکٹر ممتاز منگلوری، محمد سعید جیلانی، صوفی عبدالرشید، ریاض ساغر، عتیق الرحمٰن صدیقی بہ عنوان ''ایک دلچسپ سفر'' 05 صفحات پر مشتمل نصاب میں شامل کیا ہے۔محترم ملک غلام ربانی مصنف کا 08 جنوری 1988ء کو کاکوٹ ایبٹ آباد میں انتقال ہوگیا تھا۔اس طرح کتاب ہذا 1988ء یا اس سے قبل شائع کی گئی۔

تربیلہ ڈیم کا کام جاری تھا۔جولائی 1974ء میں ڈیم تیزی سے پانی سے بھر رہا تھا۔کئی گاؤں اس جھیل کی لپیٹ میں آرہے تھے۔ان میں کھرکوٹ نامی گاؤں بھی زیرآب آرہا تھا۔جہاں پر اعوان قوم کے جدامجد بابا سجاول قادریؒ کا مزار مبارک بھی تھا۔جو اپنے وقت کے بہت مشہور ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ہم ان کے جسد خاکی کو محفوظ مقام پر پہنچانا چاہتے تھے۔یہ محفوظ مقام سجاول شریف تھا۔جو مانسہرہ کے نزدیک تھا۔اور وہاں کافی اراضی حاصل کرکے اسی ولی کے نام پر سجاول شریف رکھا۔ان کے جسد خاکی کو منتقل کرنے کے لئے حکومت سے باقاعدہ اجازت لے رکھی تھی۔پراجیکٹ ڈائریکٹر نے اپنے ماتحت افسروں اور دوسرے چار افراد کو ہدایت کی تھی کہ وہ فوراً کھرکوٹ روانہ ہوں تاکہ وہ جسد خاکی کو نکالنے میں مدد دیں۔

جب قافلہ لانچ کے ذریعے کھرکوٹ پہنچا تو مزار کے بیرونی احاطے میں پانی ٹخنوں تک پہنچ چکا تھا۔قافلے کے افراد نے پہنچ کر دعا کی اور پھر قبر کو کھودنا شروع کیا۔بیرونی دروازہ بند کردیا تاکہ پانی اندر داخل نہ ہو اسی اثناء ڈیم کے اسسٹنٹ پراجیکٹ ڈائریکٹر اور ان کے ساتھی بھی پہنچ گئے۔انہوں نے قبر کے فوٹو لیے اسی دوران اردگرد کے لوگ بھی پہنچ گئے۔ابھی پانی ٹخنوں تک تھا کہ تھوڑی دیر بعد پانی پنڈلیوں کو چھونے لگا۔جھیل میں پانی کی سطح تیزی سے بلند ہورہی تھی۔مزار کا دروازہ بند کرنے کے باوجود پانی دروازے کے لکڑی کے جوڑوں سے آہستہ آہستہ اندر آرہا تھا۔ابھی ہم نے مزار کے اوپر کا خول ہی کھولا تھا کہ آسمان پر کالی بدلیاں چھا گئیں۔سورج غروب ہونے میں کافی وقت تھا لیکن پھر بھی رات کا سماں پیدا ہوگیا۔مگر ہمت نہ ہاری جسد مبارک کو تابوت میں رکھ کر ایک اونچے مقام پر منتقل کیا۔اور وہاں پر دفنا دیا۔اور پھر ایک ہفتہ کے بعد بڑے اہتمام سے ہزاروں آدمیوں اور قافلے کے ساتھ بابا سجاولؒ کے جسد خاکی کو مقررہ مقام پر لاکر تدفین ثانی عمل میں لائی گئی۔

تبصرہ: حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کا جسد خاکی 562 برس بعد 2 اگست 1974ء کو سجاول شریف مانسہرہ تدفین ثانی عمل میں لائی گئی۔بابا سجاول کی وفات 1412ء کو 102 سال کی عمر میں ہوئی۔آپ کا تذکرہ گلوسری آف ٹرائبز اینڈ کاسٹس میں بھی درج ہے جو کتاب ہذا میں شامل ہے۔آپ کا شجرہ نسب یہ ہے:۔''حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن حضرت بابا پیو شاہ بن حضرت بابا مہی پال المعروف مہیا بابا (مہتاب) بن حضرت بابا کالا خان بن حضرت بابا قابل خان بن حضرت بابا حسین المعروف حسینہ (سین) بن حضرت

خلیل المعروف کلی بن حضرت مزمل علی کلگان بن حضرت سالار قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی بن حضرت عطااللہ غازی بن حضرت طاہر غازی بن حضرت طیب غازی بن حضرت شاہ محمد غازی بن حضرت شاہ علی غازی بن حضرت محمد اسھل المعروف محمد آصف غازی بن حضرت عون قطب شاہ غازی لقب بطل غازی المعروف قطب شاہ اوّل بن حضرت علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب''۔ (شجرہ نسب بحوالہ: حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں صفحہ 76)

تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جونپور 1988ء

''تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جونپور'' تالیف از سیّد اقبال احمد جونپوری نے 1988ءمیں شیراز ہند پبلشنگ ہاوس، محلّہ رضویان جونپور یو پی بھارت سے شائع کی کے صفحہ 1904 پر رقم طراز ہیں:۔ سالار مسعود غازی اور ملک فضل کی آمد کے حوالے سے رقم طراز ہیں''سید سالار مسعود غازیؒ (پیدائش 404ھ) بہ اجازت محمود غزنوی بہ غرض تبلغ و جہاد غزنی سے ہندوستان آئے اور پہلے اجمیر پہنچ کر اپنے والد سالار ساہو [1 محمود غزنوی نے اجمیر فتح کر کے سید سالار ساہو کو بطور جاگیر دے دیا تھا] سے ملاقات کی اس کے بعد رفقائے کے ساتھ اپنے مشن پر چل پڑے چنانچہ، ملتان، اوچھ، اجودہن، دہلی، مریٹھ، گڈھ، مکتیشر، سنبھل قنوج، کڑہ مانک پور، بلگرام اور سترکھ وغیرہ میں اپنے تبلغی و جہادی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ جہاں خود نہ پہنچ سکے وہاں اپنے سردار اور نمائندے روانہ کیے۔ صفحہ 1905:۔''424ہجری بہ مطابق 1033ء میں مسعود غازیؒ سیف الدین کی مدد کو بہرائچ آئے آپ مع اپنے رفقاء کے شہید ہو گئے۔ مرات مسعودی میں آپ کی تبلیغی و جہادی سرگرمیاں اور شہادت وغیرہ کے مفصل حالات درج ہیں۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں سیّد اقبال احمد جونپوری نے سالار مسعود غازی کے حوالے سے درست معلومات دی ہیں سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان میں جہاد کیا اور بہڑائچ میں 424ھ کو شہید ہوئے۔

نیازی قبیلے کی داستان (از ضحاک شاہ ایران تا کرکٹر عمران خان) 1988ء

''نیازی قبیلے کی داستان'' (از ضحاک شاہ ایران تا کرکٹر عمران خان) تحقیق و ترتیب شجرہ نسب از محمد رمضان ملک نے 1988ء میں لاہور سے شائع کی جس کے صفحہ 162 پر اعوان قبیلے کے بارے میں تحریر ہے کہ میانوالی کے اعوان ساتویں صدی ہجری میں آباد ہوئے۔ نیازی قبیلے سے پہلے ان کی سترہ پشتیں گزر چکی تھیں۔ غزنوی دورِ حکومت میں امیر ساہو غزنوی فوج کے جرنیل تھے۔ صفحہ 164 پر تحریر ہے کہ میر قطب شاہ 1001ء ہرات (افغانستان) کے حاکم تھے''۔

تبصرہ اس حد تک درست ہے کہ ''اعوان'' میانوالی میں، نیازیوں سے پہلے آکر آباد ہوئے تاہم یہ درست نہیں کہ اعوان ساتویں صدی ہجری میں آباد ہوئے کیوں کہ مؤلف کے اپنے بیان کے مطابق قطب شاہ یعنی قطب حیدر شاہ غازی کے بڑے بھائی امیر ساہو غزنوی فوج کے جرنیل تھے۔ قطب حیدر شاہ غازی

المعروف قطب شاہ 424ہجری میں شہید ہوئے مزار مانک پور انڈیا میں ہے اور عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ کی ساتویں پشت میں سے ہیں۔

مقالہ حیاتِ منظور (اعوان قطب شاہی)

''تاریخ علوی اعوان'' کے صفحہ 172 پر تحریر ہے:۔ ملک منظور حسین اعوان گوت حیدرال ساکن میانوالی پر حیات منظور (اعوان قطب شاہی) کے نام سے پروفیسر غفور شاہ قاسم ساکن کندیاں میانوالی نے پی ایچ ڈی کیلئے مقالہ تحریر کیا جس پر آپ کو پی ایچ ڈی کی سند عطا ہوئی۔ اس مقالہ میں قطب شاہی اعوان قبیلہ کے زیر عنوان غفور شاہ قاسم لکھتے ہیں کہ اعوان حضرت علیؓ کی غیر فاطمی اولاد سے ہیں۔ قطب شاہ غزنوی کی نسل سے ہیں ۔قطب شاہ غزنوی اس علاقے میں محمود غزنوی کے ہندوستان پر حملے کے وقت ان کے مددگار کے طور پر آئے اور انہیں محمود غزنوی نے ہی اعوان کا خطاب دیا، اعوان گوتوں اور مختلف علاقوں میں اعوان آبادیوں کی تفصیل بھی لکھی ہے۔ ملک منظور حسین منظور کی ایک نظم ''اعوان قوم کے لئے درس اخوت'' کے چند اشعار اس طرح ہیں۔

تمہارے جدّامجد کا لقب غازی تھا — ہوا مشکل کشاء غزنوی فرمان رواؤں کا
وہ مردِ نیک خو پکامجاہد تھا غازی تھا — مٹایا نام اس نے ہند سے جھوٹے خداؤں کا
محافظ جان کر دین ہدیٰ کی شان کا اس کو — یہ کالا باغ کا قصبہ اسی کی راجدھانی ہے
لقب سلطان غزنی نے دیا اعوان کا اس کو — یہ صدر انجمن اس مرد غازی کی نشانی ہے

تبصرہ ڈاکٹر غفور شاہ قاسم کالج کے پروفیسر ہیں کندیاں میانوالی کے رہنے والے ہیں سادات گھرانے سے تعلق ہے۔ اُن کی تحقیق کے مطابق بھی اعوان قطب شاہ کی اولاد سے ہیں جو محمود غزنوی کے ساتھ جہاد کی غرض سے سابق ہند میں داخل ہوئے اور ان کی اولاد نے یہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ اعوانوں کی یہی تاریخ ہے۔ اور قدیم انساب کی کتب سے بھی تصدیق ہوتا ہے۔

اعوان مشائخ عظام 1989ء

''اعوان مشائخ عظام'' تالیف از محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان (رجسٹرڈ) کراچی نے 1989ء میں شائع کی۔ کتاب ہذا کا پیش لفظ محمد عبدالمجید احمد قادری علوی پیر صاحب دیول شریف (مرحوم) نے تحریر کیا۔ اس کتاب کی ابتداء میں شریعت کی حقیقت اور اس کی ضرورت پر ایک مقالہ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں پاک و ہند میں مدفون 33 مشائخ عظام کے حالات زندگی اور کرامات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں راقم کے جدامجد حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کا تذکرہ بھی مفصل ہے۔ انساب کی قدیم کتب و روایات کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہے۔

تہذیب و روایت 1989ء

''تہذیب و روایت'' سہ ماہی لاہور محمد سہیل عمر نے مکتبہ روایت سے جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 3 اکتوبر 1989ء میں شائع کیا جس کے صفحہ 8 پر نعمت اللہ شہید کھیول گڑھ کے حوالے سے یوں درج

ہے:۔''شاہ نعمت اللہ شہید کا سلسلہ نسب نویں پشت میں مشرقی یو پی کے مشہور فاتح سید مسعود غازی شہید کے دادا سید محمد طاہر غازی سے اس طرح مل جاتا ہے۔شاہ نعمت اللہ پسر سید فرحت اللہ پسر سید امین پسر سید وحید اللہ پسر سید کلیم اللہ پسر سید رفعت اللہ پسر سید نجابت اللہ پسر شاہ حیات اللہ پسر سید محمد طاہر غازی۔سید محمد طاہر غازی کے دو فرزند تھے ایک سید شاہ عطااللہ غازی دوسرے شاہ حیات اللہ غازی۔سید شاہ عطااللہ غازی کے فرزند تھے سید محمود جو محمود غزنوی کے سپہ سالار اور بہنوئی ساہو غازی کے نام سے تاریخ کی ایک اہم شخصیت ہیں اور انہی کے فرزند مشرقی یو پی کے فاتح سید سالار مسعود غازی تھے جو غازی میاں کے نام سے اودھ کی جانی پہچانی شخصیت ہیں۔سید محمود ساہو غازی کے والد کے سگے بھائی حیات اللہ غازی تھے جو شاہ نعمت اللہ شہید کے جدامجد تھے''۔

تبصرہ: اب تک دستیاب ریکارڈ کے مطابق عطااللہ غازی اکلوتے فرزند تھے لیکن تہذیب وروایت سے معلوم ہوا کہ ان کے بھائی حیات اللہ بھی تھے اور ان کی اولاد سے نعمت اللہ شہید ہوئے یقیناً یہ قبیلہ ہی شہداء و غازیوں کا قبیلہ ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہے۔

آثار واحوال مفتیان شادیوال 1989

''آثار واحوال مفتیان شادیوال'' تالیف از ڈاکٹر احمد حسین احمد قلع داری ایم اے، پی ایچ ڈی پروفیسر زمیندار کالج گجرات نے 1989ء میں تالیف کی کے صفحہ 83و87 پر مفتیان کے شجرہ ہائے نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد میں درج ہیں۔

انساب القبائل اکبریہ کشمیر وپاکستان جلد دوم 1992ء

''انساب القبائل اکبریہ کشمیر وپاکستان'' جلد دوم تالیف از کیپٹن محمد اشرف خان نے 1992 میں شائع کی جس کے صفحہ 809 پر اعوان قطب شاہی کشمیر وپاکستان کے عنوان سے قطب شاہی اعوان پونچھ ومظفر آباد کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔''زمان علی کھوکھر ومحمد شاہ کنڈان پسران میر قطب شاہ عون (ا) والئی ہرات بن شاہ عطااللہ غازی۔شاہ عطااللہ غازی، میر ساہوسہ سالار محمد غزنوی ومیر سیف الدین مدفون بھڑائچ پسران شاہ طاہر غازی بن شاہ طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ عمر غازی بن شاہ ملک محمد آصف غازی بن شاہ بطل غازی [عون قطب شاہ غازی] بن شاہ عبدالمنان غازی [علی] بن امام محمد ابن حنفیہؒ'' کتاب ہذا کے صفحہ 14، 770و817-809 پر حافظ باقرؒ کی اولاد پونچھ ومظفر آباد کے شجرہ جات درج ہیں جو قطب شاہی علوی اعوان کہلاتے ہے۔

تبصرہ: کیپٹن محمد اشرف خان جن کا تعلق ڈھونڈ عباسی قبیلہ ناڑا کوٹ باغ سے تھا نے انساب القبائل اکبریا کی چار ضخیم جلدیں تالیف کیں اور ساتویں جلد قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ از اولاد حضرت امام حنیفؒ بن حضرت علی بھی زیر طباعت تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو مزید مہلت نہ دی اس طرح صرف چار جلدیں شائع ہوسکیں۔کتاب ہذا میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب درست طور پر درج ہے۔قطب شاہی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

اعوان تاریخ کے آئینے میں 1992ء

''اعوان تاریخ کے آئینے میں'' محبت حسین اعوان چیئر مین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی اولین تصانیف میں سے ہے۔کتاب ہذا ہزاروں کی تعداد میں شائع کی گئی اس کی پہلی اشاعت 1986ء اور دوسری اشاعت مارچ 1992ء میں ہوئی تھی۔کتاب ہذا کے صفحہ 62 پر شجرہ نسب یوں درج ہے:۔''سالار غازی مسعود بن میر ساہوسالار۔عبداللہ گولڑہ، محمد کندلان، مزمل علی کلگان، جہان شاہ، زمان علی کھوکھر، نجف علی، فتح علی، محمد علی، نادر علی، بہادر علی، کرم علی پسران سالار میر قطب حیدر شاہؒ۔میر ساہوسالار، سالار میر قطب حیدر شاہ، میر سیف الدین پسران میر شاہ عطااللہ غازی امان شاہ بن الحسین لقب میر طاہر غازی سلطان حسین شاہ، زید الطّویل لقب طیب غازی بن جعفر الثالث لقب شاہ محمد غازی بن عبداللہ لقب میر شاہ غازی بن جعفر ثانی لقب شاہ ملک آصف غازی بن عبداللہ راس المذری لقب شاہ بطل غازی بن جعفر الاصغر اول (عبدالمنان سکندر ثانی) بن ابوالقاسم محمد حنفیہ (محمد الاکبر۔محمد حنیف) بن حضرت علیؓ۔

تبصرہ: محبت حسین اعوان نے جب 1975ء میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان قائم کیا تو ان کے ساتھ محمد خواص خان گولڑہ اعوان بطور سرپرست تھے اور انہوں نے خواص خان کی ہی کتاب ''تحقیق الاعوان'' کے نام سے ادارہ کا قیام عمل میں لایا۔آپ نے مولوی حیدر علی اعوان کی تاریخ علوی وتاریخ حیدری، مولوی نورالدین کی زادالاعوان وباب الاعوان، ملک شیر محمد اعوان کی کتاب تاریخ الاعوان اور خواص خان کی تحقیق الاعوان کو سامنے رکھتے ہوئے تحقیق کا آغاز کیا اور اعوان تاریخ کے آئینے میں 1986ء میں شائع کی اس میں آپ نے حضرت محمد حنفیہؒ والی روایت اور حضرت غازی عباس علم دارؒ والی روایت بھی شائع کی تا کہ اعوانوں کی جانب سے آنے والے تبصرہ کی روشنی میں ایک مستند وجامع کتاب شائع کی جاسکے۔کتاب ہذا کو زبردست پزیرائی ملی اور ہزاروں نسخے ہاتھوں ہاتھ فروحت ہوئے کتاب ہذا کا ہدیہ بھی صرف 10 روپے تھا۔کتاب ہذا کی اشاعت کے بعد آپ نے بڑے پیمانے پر تاریخ علوی اعوان کی اشاعت پر کام شروع کیا اور ملک بھر سے ہزاروں قدیم مخطوطے، شجرہائے نسب و سینکڑوں کتب حاصل کیں ان کا تقابلی جائزہ لیا۔اور دستیاب ریکارڈ کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب ترتیب دیا۔آپ نے ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان میں شعبہ ''تحقیق'' قائم کیا۔2014ء میں ''منبع الانساب'' فارسی 830ھ، اور ''مرات مسعودی'' فارسی 1037 ہجری اور درجنوں انساب کی قدیم کتب بھی مل دستیاب ہوگئیں۔انساب کی کتب سے یہ واضح ہوا کہ ''اعوان'' عون قطب شاہ بن علی عبدالمنان غازی بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔قبل ازیں صدیوں سے بیان کردہ روایات کہ اعوان حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں رہے۔کتاب ہذا میں درج 350 سے زائد عربی، فارسی، انگریزی، اردو، پنجابی، سندھی وپشتو کتب کے اقتباسات اور حوالہ جات سے قدیم روایات کی مزید تصدیق ہوئی کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

مولانا عبدالماجد دریابادی حیات وخدمات 1993ء

''مولانا عبدالماجد دریابادی حیات وخدمات''، ڈاکٹر عتیق الرحمٰن خان نے 1993ءمیں پبلک پرنٹرز چھتہ بازار حیدرآباد سے شائع کی جس کے صفحہ 46 پر درج ہے :۔''سالار مسعود غازی کی احوال میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں قوم کا سید لیکن سلطان محمود غزنوی سے قرابت قریب رکھتا تھا بعض کا قول یہ ہے کہ ایک پٹھان تھا لیکن شہید ہوا غرض درگاہ اس کی ایک عالم کی زیارت گاہ ہے''۔

تبصرہ: کتاب ہذا سے یہ واضح ہوا کہ سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے قریب کے قرابت دار تھے۔غزنی اور افغانسان کی سکونت کی وجہ سے پٹھان یا افغان سمجھا جاتا ہے۔جس طرح سیّد جمال الدین افغانی قوم کے سیّد تھے لیکن بوجہ سکونت افغانی مشہور ہوئے۔منبع الانساب فارسی 830ھ کے مطابق بھانجا تھے اور عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے۔

وادی سون سکیسر 1993ء

''وادی سون سکیسر'' تالیف از احمد غزالی فیروزسنز پرائیویٹ لمیٹیڈ نے 1993ء میں شائع کی۔کتاب ہذا میں وادی سون سکیسر میں آباد سب سے بڑے قبیلے ''اعوان'' کے حسب ونسب، تاریخی پس منظر، سلسلہ ہائے کوہ نمک میں اعوانوں کی آمد واقامت، اعوانوں کی وادی میں جغرافیائی تقسیم، اعوانوں کے خصائل، اعوانوں کا وادی میں قدیم قوموں پر غلبہ، اعوان بطور نرالی شخصیات، اعوان بطور سرفروش قبیلہ، اعوانوں کی مختلف گوتیں، رہن سہن، لباس، رسم ورواج، اعوان مشاہیر اور اعوان اولیائے کرام کے بارے میں تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔پوری کتاب ''اعوان قبیلہ'' کے بارے میں ہے اس لئے اس کا ہر باب ہر عنوان اور ہر لفظ ''اعوان'' خصوصاً وادی سون سکیسر کے اعوان قبیلہ کی تاریخ ہے۔قطب شاہ بغرض جہاد وتبلیغ اسلام سلطان محمود غزنوی کی فوج کے ساتھ ہندوستان آئے اور محمود غزنوی کی تمام جنگوں میں ان کے خاندان نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔قطب شاہ کو اعوانوں کا خطاب سلطان محمود غزنوی نے قطب شاہ کے جذبہ جہاد کو تحسین کی نظر سے دیکھتے ہوئے اور ان کی فتوحات کو مدنظر رکھتے ہوئے عطا کیا تھا۔صفحہ 75-174 پر لکھتے ہیں:۔'' راجہ جے پال کی بدعہدیاں اور مخالفانہ حرکتیں اس وقت اپنے عروج کو پہنچ گئیں جب اس نے ہم نواز راجاؤں اور حلیفوں سمیت محمود کے خلاف محاذ بنالیا۔اس نازک وقت میں میر قطب حیدر معروف بہ قطب شاہ سالار نے حاضر ہوکر اجازت ملاقات اور شمولیت جہاد ہند چاہی۔سلطان محمود غزنوی نے بخوشی وخاطر اجازت دی اور کہا آپ لوگ میری اعانت ومددگاری کے لئے سربکف آئے ہیں اس لئے آپ کو اعوان کا خطاب دیتا ہوں۔محمود غزنوی کے عہد میں قطب شاہ اعوان ہرات میں اپنے قبیلے کا سردار تھا۔انہوں نے چونکہ رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات محمود غزنوی کو جہاد ہند کے سلسلہ میں پیش کی تھیں اس لئے سلطان محمود غزنوی نے نہ صرف ان کو فوج میں اعلیٰ منصب دیا بلکہ مسرور ہوکر اعوان کے لقب سے بھی سرفراز کیا''۔قطب شاہ نے محمود غزنوی کی فوج کے ساتھ کیمل پور (اٹک)، راولپنڈی اور گجرات کے مشرقی حصہ کو فتح کیا۔تلہ گنگ کے مقام پر ایک عالیشان عمارت تعمیر کروائی جسے ''اعوان'' کا نام دیا گیا۔قطب شاہ نے وادی سون کے راجگان کو شکست دے کر کرونگہ، چھر، بلوکا نزد ہٹیالہ پہاڑ، صدقی چھڑی، دیپ نزد کوڑ ڈھی اور کروڑ انزد نوشہرہ کے علاقوں پر قبضہ کرکے ان کو آباد کیا۔صفحہ 220 پر اعوانوں کی گوتیں درج ہیں۔صفحہ 221 پر درج ہے:۔''اعوانوں کی گوتوں کی تعداد سات سو سے بھی زائد ہوگی مگر ایسا شاذ ونادر ہی ہوگا کہ کوئی اعوان ان میں سے کسی ایک کا ذکر کرے۔بالعموم وہ یہ کہنا پسند کرے گا کہ وہ قطب شاہی اعوان ہے۔

تبصرہ وادی سون سکیسر کے کسی مولف کی یہ مفصل کتاب ہے۔مصنف نے درست سمت میں تحقیق کی ہے۔اب الیکٹرانک کا دور ہے عہد قدیم کی انساب کی تقریباً زیادہ تر کتب دستیاب ہیں جن کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے اور یہ قبیلہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شامل رہا اس قبیلہ کے نمایاں افراد میں سالار ساہو غازی، سالار میر قطب حیدر شاہ غازی، سالار سیف الدین غازی وسالار مسعود غازی شہید 424ھ قابل ذکر گزرے ہیں۔

پاکستان کے سیاسی وڈیرے 1993ء

''پاکستان کے سیاسی وڈیرے'' تالیف از عقیل عباس جعفری نے 1993ء میں شائع کی جس کے صفحہ 379 پر اعوانوں کے بارے میں درج ہے کہ ''گیارہویں صدی کے اوائل میں محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان میں وارد ہوئے۔مولف کے مطابق کھوکھروں، کھٹڑوں کے مورث اعلا بھی قطب شاہ تھے۔قطب شاہ کے نولڑکوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔اٹک اور راولپنڈی کے کھٹڑوں کے ساتھ ساتھ سر سکندر حیات مرحوم کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

تبصرہ مولف نے درست لکھا۔اعوان حضرت محمد حنفیہؒ کے پوتے عون عرف قطب شاہ غازی کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا لشکر تھا جس نے جہاد ہند میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

افکار رشید 1993ء

افکار رشید تالیف از ملک محمد رشید نے ایف آئی پرنٹرز راولپنڈی سے 1993ء میں شائع کی کتاب کے صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں کہ میرے آباؤ اجداد کا تعلق وادی سون سکیسر ہی کے ایک گاؤں دھدھڑ سے ہے یہ گاؤں جھیل کھبکی کے اوپر ایک پہاڑی پر واقع ہے میرے والد کا نام میاں سرخرو خان بن قطب الدین بن آڈھا بن محمد یار بن اللہ دین ہے میرا تعلق اعوان قبیلہ سے ہے۔

اشراف عرب 1993ء

''اشراف عرب'' تالیف از سیّد محمد نجم الحسن قضلی نے 1993 بمطابق 1413ھ آستانہ سادات سانحہ جہانگیر روڈ غربی کراچی سے شائع ہوئی۔کتاب کے صفحہ 412 پر کالم نمبر 3 میں سالار مسعود غازیؒ کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔شاہ سالار مسعود غازی بن شاہو غازی بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ عمر[علی] غازی بن آصف غازی بن قطب غازی بن علی بن حنفیہ بن حضرت علیؓ۔صفحہ 413 پر درج ہے:۔''سالار شاہو غازی 401ھ میں لشکر جرار کے ساتھ غزنی سے قندھار تشریف لائے پھر ٹھٹھہ کے راستے اجمیر پہنچے یہیں 21 رجب 405ھ کو یک شنبہ بوقت صبح صادق سالار مسعود غازی کی ولادت ہوئی۔423ھ میں جب آپؒ 18 سال کے ہوئے تو اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کی غرض سے بہرائچ پہنچے۔14 رجب 424ھ کو پھر حشر برپا ہوا ہر طرف مقتولین کے سر ہی سر تھے۔سالار مسعود غازیؒ شہد یو[سہل دیو] نامی ہندو کے تیر سے زخمی ہوکر شہادت کے درجہ پر فائز ہوئے''۔

تبصرہ: ''اشراف عرب'' میں درج شجرہ نسب کے مطابق سالار مسعود غازی عون قطب شاہ غازی بن علی بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں شجرہ ہذا انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب سے تصدیق ہوتا ہے۔مزید یہ بھی درج ہے کہ سالار مسعود غازی سہل دیو کے تیر سے زخمی ہوئے اور 424ھ ہجری کو شہید ہوئے مزار مبارک بہرائچ میں ہے۔

حضور پاک ﷺ کا جلال و جمال 1993ء

''حضور پاک ﷺ کا جلال و جمال'' 1993ء میں میجر ریٹائرڈ امیر افضل خان نے تالیف فرمائی اور ایس ٹی پرنٹرز گوالمنڈی راولپنڈی سے شائع ہوئی۔میجر ریٹائرڈ امیر افضل خان اعوان کا تعلق وادی سون کے گاؤں مصطفیٰ آباد، ڈاکخانہ سوڈہی، تحصیل و ضلع خوشاب حال مقیم 19۔ذیشان کالونی۔قاب لائنز راولپنڈی فون 583778 سے ہے۔آپ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے چشم و چراغ ہیں۔کتاب ہذا کے صفحہ 138 پر میجر ریٹائرڈ امیر افضل خان نے حضرت عبدالمطلب کی اولاد کا شجرہ نسب جدول کی صورت میں میں شائع کیا ہے اور حضرت علیؓ کے فرزند محمد حنفیہؒ کے نام کے نیچے لکھا ہے مصنف کتاب کے جدامجد۔یعنی میجر ریٹائرڈ امیر افضل خان اعوان کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے وہ حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں۔وادی سون کے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ سے ہونے کی تحریری روایت کتاب ہذا میں درج ہے۔میجر امیر افضل خان اعوان کی دیگر تصنیفات:

1۔ جلال مصطفیٰ ﷺ۔ 2۔کلاسوٹز کا فلسفہ جنگ۔ 3۔خلفائے راشدین کی جنگی حکمت عملی اور تدابیرت کے جائزے۔ 4۔ تاشقند کے اصلی راز۔ 5۔پنڈورا باکس۔ 6۔دو جلدوں میں جہاد کشمیر 48-1947ء کے واقعات (غیر مطبوعہ)۔

تبصرہ: میجر امیر افضل خان اعوان کا تعلق وادی سون کے گاؤں مصطفیٰ آباد سے تھا کتاب ہذا میں انھوں نے یہ درج کیا ہے کہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان کے جدامجد ہیں۔

نیا دور 1994ء

''نیا دور اودھ نمبر'' فروری، مارچ 1994ء میں راحت علی خان، کاشانہ راحت، قلعہ، نان پارہ، بہرائچ بھارت نے شائع کیا جس کے صفحہ 148-147 پر سید سالار مسعود غازی کا تاریخی آستانہ کے حوالے سے لکھا ہے مختصراً یہاں خلاصہ پیش خدمت ہے۔سید سالار مسعود غازی کا آستانہ اودھ قومی یکجہتی کا ایک بڑا مرکز۔اس روحانی اور تاریخی پس منظر کے ساتھ اسی بہرائچ سے سلطان محمود غزنوی کے عہد حکومت میں ایک نوجوان صالح اور ممتاز بزرگ سید سالار مسعود غازی کے غیر معمولی کارناموں، ان کی انسانیت نوازی کے اعلا نمونے، مظلوموں کے حق میں ظالموں سے جہاد کرنے اور جام شہادت نوش کر کے اسی سرزمین میں آسودہ خواب ہونے کی ایک ناقابل فراموش داستان حقیقت بھی جڑی ہوئی ہے۔تاریخ فیروز شاہی، سفرنامہ ابن

بطوطہ، طبقات اکبری، خیزینۃ الاصفیا، تاریخ فرشتہ، منتخب التواریخ، اخبار الاخیار اور عہد جہانگیری کے ممتاز مورخ مولانا عبدالرحمٰن بجنوری کی اہم تصنیف مراۃ مسعودی وغیرہ جیسی اہم تاریخی کتب کے مطالعہ سے اس عظیم بزرگ کے حالات اور کردار کے بارے میں پتہ چلتا ہے۔مستند تاریخی حوالوں کے بموجب سید سالار مسعود غازی 21 رجب 405ھ مطابق 15 فروری 1015ء کو سلطان محمود غزنوی کے قلعہ اجمیر کی تسخیر کے دوران عالم وجود میں آئے۔آپ کا اصلی نام امیر مسعود ہے والد صاحب سالار ساہو کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں جن کا مزار ستر کھ بارہ بنکی میں ہے جو سلطان محمود غزنوی کے بہنوئی اور ان کی فوج کے سپہ سالار تھے ۔۱۴ رجب ۴۲۴ھ کو بہرائچ میں شہید ہوئے۔حضرت سید سالار مسعود غازی کا سلسلہ نسب حضرت محمد بن حنفیہؒ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجا تھے 424ھ میں شہید ہوئے۔

تاریخ گوجر خان 1994ء

تاریخ گوجر خان عہد قدیم سے قیام پاکستان تک اکرام الحق راجا کی تالیف ہے کتاب ہذا مئی 1994ء میں مکتبہ داستان پٹیالہ گراونڈ لاہور سے شائع ہوئی کے صفحہ 72 پر اعوان کے حوالے سے یوں لکھتے ہیں:۔''اعوان قطب شاہ علوی غزنوی کی اولاد ہیں۔برصغیر پاک و ہند میں 1035ء میں پشاور آ کر آباد ہوئے۔بعدازاں انہوں نے کوہستان نمک کے جنجوعہ راجپوتوں کو شکست دے کر، ان کے اقتدار پر قبضہ کرلیا''۔

تبصرہ: کتاب ہذا سے بھی یہ تصدیق ہوا کہ اعوان قطب شاہ علوی غزنوی کی اولاد سے ہیں اور اس سے مراد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ہی اولاد ہے۔

عظمت رفتہ 1994ء

''عظمت رفتہ'' کے مصنف سیّد آل رضوی (تمغہ امتیاز) تھے کتاب ہذا سرحد اردو اکیڈیمی (قلندر آباد) ایبٹ آباد نے 1994ء میں شائع کی کے صفحہ 17 پر حضرت بابا سجاول علوی رحمۃ اللہ علیہ کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ ''حضرت بابا سجاول علوی کا شمار نامور اولیاء کرام میں ہوتا ہے کی زندگی زہد و تقویٰ، صبر و قناعت اور وقار و سکون کا مجموعہ تھی۔وہ رضائے الٰہی کے پیکر اور عشق و محبت کے ترجمان تھے۔بے شمار راہ گم کروگان کو راہ ہدایت دکھائی۔لاتعداد افراد اس منبع فیوض و برکات سے فیضاب ہوئے اور آج بھی آپ کا آستانہ عالیہ عشاق کیلئے راحت و سکون کے سامان مہیا کیے ہوئے ہے۔آپؒ حضرت قطب شاہ جداعلیٰ اعوان قبیلہ کی آٹھویں پشت سے ہیں۔حضرت قطب شاہ کو اعوان کا خطاب محمود غزنوی نے دیا تھا۔آپ محمود غزنوی کے ہندوستان پر بیشتر حملوں میں اپنے عزیز و اقارب و ساتھیوں کے ہمراہ شریک رہے اسی بنا پر محمود غزنوی نے انہیں اعوان کا خطاب دیا۔جب محمود غزنوی نے آخری حملے کے بعد وطن کی طرف مراجعت کی تو بابا قطب شاہ اسلام کی اشاعت کی خاطر ہندوستان ہی میں رہ پڑے اور پنجاب کے علاقے کوہستان نمک کے آس پاس

انہوں نے بود و باش اختیار کی۔ بابا قطب شاہ کے عزیزوں میں سے بہت سے جنوبی ہند تک اسلام کی اشاعت کے سلسلے میں گئے۔ چنانچہ مسعود غازی کا مزار بہرائچ جنوبی ہند میں ہے۔ جو ہندوؤں کے ساتھ ایک جہاد میں شہید ہوئے۔ بابا سجاول علوی حضرت قطب شاہ کے دوسرے بیٹے مزمل علی کلگان کی اولاد میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آج سے کوئی پانچ سو سال پہلے یعنی دسویں صدی ہجری میں کوہستان نمک کے اردگرد طوائف الملوکی کے سے حالات پیدا ہوگئے۔ ایک رات ایک دوسرے قبیلے کے شب خون سے آپؒ کے والد شہید ہوگئے۔ بابا سجاولؒ اس وقت شکم مادر میں تھے۔ آپؒ کی والدہ اپنی کنیزہ کو لے کر دریائے سندھ کی گزرگاہ کے ساتھ ساتھ ہوتی ہوئی ہزارہ کی ریاست امب دربند کے ایک گاؤں سیر مسہانہ میں پہنچ گئیں۔ سیّد آل رضوی نے کرامات کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

تبصرہ: سیّد آل احمد رضوی نے نے اپنی کتاب کا آغاز ہی حضرت بابا سجاول علوی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا ہے اور ڈیڑھ درجن کے قریب اعوان مشائخ عظام کا تذکرہ کیا ہے جن میں حضرت خواجہ محمودالرحمٰن چھوہری، حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہری، مولانا تاج محمود اعوان، مولانا چن پیر علی الہاشمی، مولانا سکندر علی محدث، مفتی غلام جان ہزاروی، مولانا قمر علی اعوان، مولانا محمد اسحٰق مانسہروی، موانا مفتی محمد اسمٰعیل کوکلوی، ملک امیر عالم اعوان، ملک جہانداد خان (چھتڑی)، سرفراز خان اعوان، حکیم عبدالسلام ہزاروی، قاضی غلام احمد سکندر پوری، ملک محمد عالم اعوان، محمد یعقوب جعفری و محمد خواص خان (ہیڑاں، مصنف تحقیق الاعوان) قابل ذکر ہیں۔ اوران سب کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔

فرہنگ فسانہ آزاد 1994ء

''فرہنگ فسانہ آزاد'' ڈاکٹر اکبر حسین قریشی کی تصنیف ہے مقتدرہ قومی زبانی اسلام آباد نے 1994ء میں شائع کی جس کے صفحہ 446 پر بالے میاں کے عنوان سے تحریر ہے:۔ ''سپہ سالار مسعود غازی کا عوامی نام ہے جن کا مزار بہرائچ (ہندوستان) میں ہے، ان کے نام کی چھڑیں اٹھائی جاتی ہیں۔''

ماہنامہ اعوان اسلام آباد 1994ء، 2004ء و 2008ء

1۔ ماہنامہ اعوان اسلام آباد، چیف ایڈیٹر ملک اللہ یار اعوان و ایڈیٹر ملک اورنگزیب اعوان جس کے شمارہ مئی 1994ء کے صفحہ 24 پر تحقیقاتی نسب نامہ ترتیب و تحقیق صوبیدار محمد رفیق علوی، شجرہ اعوان قطب شاہی یوں شائع ہوا:۔ ''سالار میر قطب الدین المعروف قطب شاہ غازی علوی بن میر عطا اللہ غازی بن میر الطاہر غازی بن میر الطیب غازی بن عمر غازی بن محمد غازی بن آصف غازی بن بطل غازی بن غازی عبدالمنان بن عون علوی بن محمد حنیف (ابوالقاسم) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

2۔ شمارہ اگست 2004ء کے صفحہ 37 پر شجرہ نسب علوی اعوان گوت میال (ڈھلیال کی مغرب کی طرف والے) تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک کے عنوان سے یوں درج ہے:۔ ''مولوی عبدالحق علوی گولڑوی

بن مولوی جمال دین علوی بن میاں احمد (میال گوت) بن جان محمد بن یوسف بن رویام خان بن حافظ رحمت اللہ علوی بن محمد امیر بن شیخ احمد بن جیون خان بن خان محمد بن فتح محمد بن حکیم بن شرف دین بن لعل خان بن سیہون خان بن بیبک خان (بیبکال یا ببکال گوت) بن امیر علی میراں مرالی بن محمد ولی بن رنسیال (رنسیال گوت) بن محمد سفیران بن محمد سکران بن محمد اصلان محمد ہرگن بن انور علی عرف بدھن بن امیر علی عرف تریڑ (تریڑ گوت) بن زمان علی عرف سگھر ابن حسن دوست عرف سندروج بن احمد علی بدرالدین بدھوشاہ بن گوہر علی عبداللہ گولڑہ بن عون قطب شاہ بن حمزہ بن حسین طاہر بن زید طیب بن جعفر بن عبداللہ بن جعفر آصف بن عبداللہ بطل بن جعفر المنان بن عون سکندر بن زبیر (قاسم) علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ''۔

3۔ شمارہ جون 2008ء کے صفحہ 32 پر ''اعوان قبیلہ کے مورث اعلیٰ حضرت محمد حنفیہؒ ابن حضرت امام علی مرتضٰی ابن ابوطالب علیہ السلام'' کے عنوان سے سیّد امتیاز حسین بخاری، سرگودھا یوں رقم طراز ہیں:۔ ''خولہ بنت جعفر حضرت امام علی مرتضٰی علیہ السلام کی دودسری زوجہ مبارکہ تھی جس کے بطن سے آپؓ کے فرزند ارجمند حضرت محمد حنفیہ 16ھ میں پیدا ہوئے جو اعوان قوم کے مورث اعلیٰ ہیں حضرت محمد حنفیہؒ کا قبیلہ ننھیال بنوحنفیہ تھا حضرت محمد حنفیہؒ کے فرزند ارجمند علی کی نسل مبارک سے اعوان قوم کے جدامجد قطب حیدر شاہ علوی المعروف غازی ملک تھے جو حاکم ہرات تھے جو ڈھنکوٹ کا لاباغ میاں والی کی پہاڑیوں پر غزنے جانے کے بجائے سلطان محمود غزنوی کی اجازت سے آباد ہوگئے۔ آج بھی کالاباغ پر نواب زادگان حاکم ہیں جو مزمل علی کلگان کی نسل مبارک سے ہیں جو قطب شاہ کا فرزند تھا''۔

4۔ شمارہ اگست رستمبر 2008ء کے صفحہ 32 پر سیّد امتیاز حسین بخاری، سرگودھا تحریر کرتے ہیں:۔ ''اعوان اور گکھڑ ہم عصر قبائل اور اقوام ہیں یہ دونوں قبیلے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ بہ غرض جہا اسلام وارد ہندوستان ہوئے۔ ہندوستان پر سلطان محمود غزنوی نے سترہ حملے کیے سومنات کے معروف قدیمی مندر کی فتح اعوان اور گکھڑ قبیلہ کی مرہون منت تھیں اعوان قبیلہ کے مورث اعلیٰ میر قطب حیدر شاہ علویؒ حاکم ہرات فوج غزنوی میں (سپہ سالار) کے عہدہ جلیلہ پر متمکن تھے جو علوی النسل ہیں اور حضرت علی مرتضٰی علیہ السلام کے فرزند جلیل حضرت محمد حنفیہؒ کی نسل سے تھے''۔

5۔ شمارہ اکتوبر رنومبر 2008ء کے صفحہ 33 پر کلر کہار کے کھیوال اعوان کے عنوان سے حال ملک محمد افضل چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان، کلر کہار اپنا شجرہ نسب یوں لکھتے ہیں:۔ ''محمد افضل بن اورنگزیب بن شیر محمد بن نور محمد بن اللہ بخش بن کھیوا بن بڈھا بن خوشحال بن حکیم بن جانی بن احمد بن آرد بن اتھر بن وصی بن وصفی بن موندل بن ماچ بن چوڑ بن ابراہیم بن اودنت بن اودھم بن مزمل علی کلگان بن قطب شاہ علوی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن آصف غازی بن بطل غازی بن عبدالمنان غازی بن عون بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی مرتضٰیؑ''۔

تبصرہ: مندرجہ بالا رسائل سے چند عنوانات منتخب کیے ہیں۔خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے اور بہ غرض جہاد سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ ہندوستان آئے۔

لاہور تاریخ کے آئینے میں 1996ء

''لاہور تاریخ کے آئینے میں'' تالیف از میر سید بخاری نے 1996ء میں اسلام آباد سے شائع کی جس کے صفحہ 67 پر لکھتے ہیں ''اس قوم کو ہم اب بھی اوان اور بصورت جمع اوانان کہتے ہیں۔لوگوں نے اوان کو اعوان بنا دیا ہے۔اس سے مراد یونانی قوم ہے جو 516 ق م ساتھ سکندر یونانی کے ساتھ آئی تھی۔''

تبصرہ: اعوانوں نے کبھی بھی یہ دعویٰ نے کیا کہ وہ قبل مسیح کی قوم ہیں بلکہ ابتدائی بندوبست میں جب ہند کے لوگوں سے قومیت پوچھی کر لکھی گئی تو برصغیر پاک وہند کے ہر ضلع میں اعوانوں کا ایک ہی بیان تھا کہ ''وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں اور اعوان ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند کی غرض سے ہندوستان آئے۔اس کا جواب مزید کئی مقامات پر دیا جا چکا ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ ''عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ'' کی اولاد ''بنی عون'' کہلائی اور بنی عون سے اعوان اور عون کے عرف قطب شاہ غازی کی نسبت سے قطب شاہی ہے۔

تذکرہ بزرگان چشتیہ وسفر نامہ کلیئر 1996ء

سفر نامہ کلیئر تالیف محمد نواز اعوان 1996ء میں اٹک سے شائع ہوئی کے صفحہ 84 پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دو فرزندوں اولاد محمد حنیفؒ اور عباس علم دارؒ درج کی ہے۔

تبصرہ مولف نے حضرت عباس علم دار اور حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک دونوں شجرات درج کیے ہیں۔اول الذکر شجرہ نسب زاد الاعوان و باب الاعوان کے حوالے سے درج کیا ہے۔واضح ہو کہ مولوی نور الدین نے ''زاد الاعوان'' و ''باب الاعوان'' میں فرضی کتابوں ''میزان قطبی''، ''میزان ہاشمی'' اور ''خلاصۃ الانساب'' کے فرضی حوالوں سے شجرہ نسب حضرت غازی عباس علم دارؒ سے جوڑ دیا تھا جو کہ انساب کی قدیم کتب سے تصدیق نہیں ہوتا اور نہ ہی حوالہ جاتی کتب کا وجود ہے۔البتہ اس حد تک درست ہے کہ اعوان محمد الاکبر المعروف امام حنیفؒ و محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں۔انساب کی قدیم کتب کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب شاہ بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

انوار السیادت فی آثار السعادت 1996ء

''انوار السیادت فی آثار السعادت'' تالیف از سید شریف احمد نوشاہی نے 1996ء میں شائع کی اس کتاب میں علویوں کی سیادت کے اثبات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔کتاب ہذا کے صفحہ 199 تا 200 پر فصل دوئم میں ''حضرت نوشہ صاحب کی سیادت کے زیر عنوان ان کا سلسلہ نسب سید عبد العلی عون قطب شاہ بغدادی از اولاد حضرت غازی عباس علم دار درج کیا گیا ہے۔

تبصرہ کتاب ہذا ''میزان قطبی''، ''میزان ہاشمی'' اور ''خلاصۃ الانساب'' کے حوالے سے تحریر کی گئی ہے

جیسا کہ کہ قبل ازیں تحریر کیا جا چکا ہے کہ یہ کتب فرضی اور تراشی ہوئی ہیں ان کا کوئی وجود نہیں۔درست بات یہ ہے کہ انساب کی قدیم کتب کے مطابق علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

اعوانوں کی تاریخ 1996

''اعوانوں کی تاریخ''، غلام اکبر ملک نے نومبر 1996ء میں لاہور سے شائع کی۔کتاب کے 183 صفحات ہیں۔جن تاریخی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے ان کے نام یہ ہیں۔تذکرہ رؤسائے پنجاب، ڈسٹرکٹ گزیٹرز، تاریخ اقوام پونچھ، تزک بابری، تاریخ فرشتہ، تاریخ الاعوان، تاریخ اقوام، تاریخ ابن خلدون، تاریخ ابن سعد، تاریخ ابن کثیر، وغیرہ وغیرہ۔اعوانوں کی اصل کے متعلق ماہرین کے مختلف نظریات، اعوانوں کی اصل پر بحث، عون بن یعلیٰ کون ہیں، حضرت علیؓ کی اولادیں، محمد الاکبرؒ، علوی اعوانوں کی ہند میں آمد، اعوانوں کی قبائلی تاریخ، اعوانوں کی عسکری تاریخ وغیرہ وغیرہ۔مؤلف کے مطابق اعوان محمد الاکبر بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں۔(بحوالہ تاریخ علوی اعوان)

تبصرہ: درست بات یہی ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

وادی پوٹھوہار 1997ء

''وادی پوٹھوہار'' تالیف از رشید نثار نے 1997ء میں راولپنڈی سے شائع کی کتاب ہذا میں قبیلے اور برادریاں کے زیر عنوان زہرہ جبین نے کتاب وادی' پوٹھوہار میں اعوان تاریخ کا تذکرہ کیا ہے۔تاریخ جہلم کے حوالے سے لکھا ہے کہ کُل مغربی حصہّ ضلع جہلم قوم اعوان کے قبضہ میں ہے۔معلوم ہوتا ہے وہ ہرات سے آ کر یہاں آباد ہوئے۔قدیم مالکان قوم جنجوعہ کو نکال دیا۔یہ لوگ اپنے سردار کو ملک کہتے ہیں، اعوان زیادہ تر سلسلہ کوہ نمک میں پائے جاتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے مشرق، مغرب اور جنوب کے علاقے میں آباد ہیں، جہلم سے سندھ تک ان کی اکثریت ہے اور یہ کوہ سلمان اور کوہ سفید میں بھی آباد ہیں (ایٹن)۔علاقہ پوٹھوہار میں اعوان اپنے آپ کو قطب شاہی کہلاتے ہیں اور جواز یہ پیش کرتے ہیں کہ وہ قطب شاہ حاکم ہرات کی اولاد سے ہیں جو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ تعاون کر کے ہندوستان پر حملوں میں شامل رہا۔کچھ لوگوں کے خیال میں وہ علوی تھے خاندان عباسیہ کی مخالفت سے وہ ہرات سے اُٹھ کر سندھ میں آباد ہو گئے اور ہندوستان پر حملوں کے وقت سبکتگین اور محمود غزنوی کے ساتھ تعاون کی وجہ سے اعوان کہلائے۔تحقیق الاعوان کے مؤلف ملک خواص خان کے حوالے سے لکھا ہے کہ اعوان محمد حنفیہؒ بن علیؓ کی اولاد ہیں۔محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان آئے اور اعوان ان کا خطاب ہے۔میر قطب شاہ ان کے مورث ہیں، جن کا سن وفات 431ھ یا 1039ء ہے۔ ان کا مدفن غزنی ہے۔اعوان قوم کی تراسی گوتیں ہیں۔

تبصرہ کتاب ہذا کے مطابق برصغیر پاک وہند کے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے مورث اعلا محمد الاکبر

(محمد حنفیہؒ) بن حضرت علیؓ ہیں۔قدیم انساب کی عربی و فارسی کتب سے بھی یہ تصدیق ہو چکا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہے۔اور قطب حیدر شاہ غازی علوی بھی قطب شاہی علوی اعوان تھے پاک و ہند میں قطب شاہی علوی اعوان ان ہی کی اولاد سے ہیں قطب حیدر شاہ 424ھ کو شہید ہوئے مزار مانک پور میں ہے۔

تذکرہ اولیائے پاک و ہند 1999ء

''تذکرہ اولیائے پاک و ہند'' تالیف از ڈاکٹر ظہور الحسن شارب، پروگریسو بکس لاہور نے 1999ء میں شائع کی جس کے صفحہ 87 پر حضرت خواجہ شمس الدین ترکؒ کے حوالے سے رقم طراز ہیں:۔''آپؒ کے آباؤاجداد ترک کے رہنے والے تھے۔آپ خاندان سادات سے تھے۔آپ کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے۔آپ علوی ہیں۔صفحہ 309 پر حضرت سلطان باہوؒ کے عنوان سے تحریر ہے:۔''آپ قبیلہ اعوان سے تھے، آپ کا سلسلہ نسب انتیس واسطوں سے امام اولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پر منتہی ہوتا ہے۔''

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق بھی مندرجہ بالا اولیائے کرام کے شجرات حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتے ہیں۔

تاریخ علوی اعوان (1999ء) و 2009ء

''تاریخ علوی اعوان'' تالیف محبت حسین اعوان جس کا پہلا ایڈیشن 1999ء اور دوسرا ایڈیشن 2009ء میں شائع ہوا۔ایڈیشن 1999ء کے صفحہ 260 پر رقم طراز ہیں محمد الاکبر کے ایک پوتے کا نام عون تھا جو علی کے بیٹے تھے اور ان کی نسل چلی اسی عون کا نام سکندر ثانی مرات مسعودی میں لکھا گیا ہے۔صفحہ 264 پر محبت حسین اعوان عبدالمنان بن محمد الاکبرؒ کے عنوان سے رقم طراز ہیں ''عون کا باپ علی تھا جو محمد الاکبر کا بیٹا تھا'' محبت حسین اعوان نے تاریخ علوی ایڈیشن 1999ء کے صفحہ 370 پر حصہ اول میں ''جمہرۃ النساب العرب'' کے حوالہ سے عبداللہ، عون، محمد عرف زبیر، عبیداللہ و حسن پسران علی بن محمد الاکبرؒ (محمد بن حنفیہ) بن حضرت علیؓ بن ابی طالب درج کیے ہیں اور دوسرے حصے کا حوالہ ''تذکرۃ السادات بحر الجمان'' وغیرہ کے حوالہ سے شجرہ نسب مرتب کیا ہے لیکن کاتب کی غلطی کی وجہ سے عون بن علی کے بجائے عون عرف سکندر دوبارہ درج کرتے ہوئے خط کشیدہ محمد عرف زبیر بن علی بن محمد الاکبر درج ہوا ہے جس کی تصدیق ''تاریخ علوی اعوان'' ایڈیشن 1999ء کے ص 347 پر درج شجرہ شمارہ نمبر 28 ''تذکرۃ السادات بحر الجمان'' تالیف سید محبوب شاہ یوں ہے:۔''سعید الدین سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن سید شاہ علی غازی بن آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بابا بن علی بن محمد الاکبر بن حضرت علیؓ بنو علویہ (شجرہ از کتاب محبوب شاہ)۔

تبصرہ: محبت حسین اعوان کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں آپ نے 1975ء میں بابائے اعوانان ایم خواص خان

گولڑہ اعوان کی خدمات کے اعتراف میں ان ہی کی کتاب ''تحقیق الاعوان'' کے نام سے ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی بنیاد رکھی تا کہ خواص خان گولڑہ اعوان کا نام تاریخ میں زندہ رہے۔جناب محبت حسین اعوان کے آباءواجداد کا تعلق آزاد کشمیر کے علاقہ پچہ شریف مظفر آباد سے ہے جو عبداللہ گولڑہ کی اولاد سے ہیں۔تاریخ اقوام پونچھ ص 649 پر اعوان قطب شاہی موضع ارجہ تحصیل باغ کے عنوان میں درج ہے'' حافظ جان محمد خان کے بزرگ کئی پشتوں سے سون سکیسر ضلع شاہ پور پنجاب میں آباد چلے آئے تھے۔لیکن حافظ جان محمد خود ضلع مظفر آباد علاقہ کشمیر میں آ کر آباد ہو گئے ان کے پانچ فرزند[1۔قاضی عبدالشکور 2۔حافظ محمود 3۔حافظ شیخ محمد، 4۔قاضی عبدالغفور، و 5۔قاضی عبدالکریم] قاضی شیر محمد[ولد قاضی عبدالغفور] کی اولاد ضلع مظفر آباد کے دیہات کومی کوٹ و پچیاں میں موجود ہے اور قاض گل محمد اور قاضی فتح محمد[پسران قاضی عبدالغفور] کی اولاد ضلع ہزارہ کے مواضعات بہنہ و مشٹنبہ میں آباد ہے یہ لوگ درس و تدریس کا کام کرتے ہیں اراضیات کے مالک بھی ہیں اور پیشے کے اعتبار سے زمیندار ہیں۔حافظ جان محمد کی اولاد پونچھ کے کاغذات مال میں بھی اعوان ہی درج ہے۔ص 651 موضع پچپری تحصیل باغ کی نقل جمعبندی مثل حقیقت بابت 1964 بکرمی [بمطابق 1900ء] میں نمبر کھتونی نمبر 22 اور نمبر کھیوٹ نمبر 11 پر نام اسامی کے خانہ میں عبدالمجید و عبدالغنی و عبداللطیف و عبدالعزیز پسران فیض طلب ساکنان ارجہ کی قوم اعوان درج ہے اور خانہ کاشت کے حوال میں خود کاشت لکھا ہے'' آپ کا شجرہ نسب مختلف کتب میں یوں تحریر ہے:''محبت حسین اعوان بن محمد عبدالجلیل بن میاں میر حسن بن محمد نور بن قاضی تاج محمد بن قاضی عبدالشکور بن حافظ جان محمد بن مبارک خان بن فتح نور بن عبدالعزیز بن عبدالغفور بن چراغ بن سید ملک بن غلام مصطفیٰ بن احمد خان بن مہل خان بن تولال خان بن کالا خان بن لعل خان بن جموں خان بن گوندل خان بن ربیع بن دتو بن جوگی بن دیو بن ترکھو بن پیر مدھو بن طور بن بہادر علی بن حسن دوست بن احمد علی بن عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ غازی علوی (قطب شاہ ثانی) بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ اوّل) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔'' جناب محبت حسین اعوان درجنوں کتب کے مصنف ہیں جن میں'' تاریخ علوی اعوان''، ''اعوان اور اعوان گوتیں'' اور'' تاریخ خلاصۃ الاعوان'' عظیم شاہکار ہیں۔تاریخ علوی اعوان کی اشاعت پر آپ کو تنظیم الاعوان پاکستان کی طرف سے شیلڈ، تنظیم الاعوان سندھ اور تنظیم الاعوان آزاد کشمیر کی جانب سے گولڈ میڈل اور اہل سنگولہ آزاد کشمیر کی جانب سے پگڑی (دستار) عطا کی گئی جو تنظیم الاعوان آزاد کشمیر کے صدر گلزمان قاصد اور ملک اورنگزیب اعوان شادو آل برٹ مانسہرہ، علامہ حسن میر قادری امیر منہاج القرآن فرانس ساکن وادی سنگولہ اور راقم مولف (محمد کریم خان اعوان) اور دیگر معززین نے محبت حسین اعوان کو جلسہ عام منعقدہ بنی سنگولہ راولاکوٹ میں پہنائی۔

خلاصہ یہ ہے کہ جناب محبت حسین اعوان قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ کے محافظ کے طور پر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ کی سرپرستی میں اعوان قبیلہ کی تاریخ پر تحقیق کرنے والے درجنوں تحقیق دان پیدا ہو چکے ہیں۔اعوان قبیلہ کا شجرہ جو صدیوں سے سینہ بہ سینہ روایات اور شہرت بلدی از اولاد

حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیان کیا جا رہا ہے کے قدیم مستند ماخذ بھی ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے حاصل کرتے ہوئے ان کتب کے اقتباسات اوران پر تبصرہ شامل کتاب کیا ہے۔

پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں 2000ء

''پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں'' تالیف از ڈاکٹر میمن عبدالحمید سندھی سنگ میل پبلی کیشنز لاہور نے شائع کی جس کے صفحہ 510 پر مولوی نعیم اللہ بہرائچی کے عنوان میں یوں تحریر ہے:۔[مولوی نعیم اللہ بہرائچی] آپ کے والد بزرگوار کا نام غلام قطب الدین تھا آپ کا علوی نسب اور حنفی مشرب تھا۔اس خاندان کے فرد خواجہ عماد خلج جہاد ہند کی نیت سے مسعود سالار غازی کے ساتھ ہندوستان آئے اور شہید ہو گئے۔ان کی اولاد ہندوستان کے مختلف علاقوں میں آباد ہوگئی۔اس خاندان کے افراد عالم ہوتے رہے۔مولوی نعیم اللہ کی ولادت 1153ھ(1740ء) میں ہوئی ۔ عالم اور فاضل تھے طریقت میں حضرت مرزا مرید اور خلیفہ تھے۔1218ھ(1803ء) میں وفات پائی۔آپ نے حضرت مظہر کی سوانح کے متعلق کتاب لکھی۔

کتاب ہذا کے صفحہ 78 پر تحریر ہے حضرت سیّد عون قطب شاہ بغدادی کئی ناموں سے مشہور ہیں مثلاً علی، عون، عبدالرحمٰن، عبدالعلی، ابراہیم، قطب شاہ وغیرہ از اولاد حضرت عباس علم دارؒ بن حضرت علی المرتضٰی 419ھ میں تولد ہوئے۔آپ کی اولاد عرب، ایران اور برصغیر پاک و ہند میں کثیر تعداد میں موجود ہیں۔پاکستان میں ''اعوان'' خود کو آپ کی اولاد ظاہر کرتے ہیں۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں نعیم اللہ بہڑائچی جو کہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے اس خاندان کے فرد عماد خلج جہاد کی نیت سے سالار مسعود غازی جو عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے تھے اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجا تھے کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے اور شہید ہوئے۔واضح ہو کہ خلج قبیلہ کا نام نہیں ہے بل کہ خلج جگہ کا نام ہے بہ وجہ سکونت خلج مشہور ہوئے جب کہ خواجہ عماد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے اور قطب شاہی لشکر میں شامل رہے۔مولف کا یہ کہنا کہ سیّد عون قطب شاہ بغدادی از اولاد حضرت غازی عباس علم دارؒ، علی، عون، عبدالرحمٰن، عبدالعلی، ابراہیم وغیرہ کے ناموں سے مشہور تھے بغیر کسی حوالہ سے درج کیا گیا ہے۔درست بات یہ ہے کہ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد قطب شاہی اعوان ہے جس کی تصدیق قدیم کتب انساب سے ہوتی ہے جن میں ''نسب قریش'' عربی والمنتخب فی نسب قریش و خیار العرب عربی سے اعوان ہونے کی تصدیق اور منبع الانساب فارسی 830 ہجری وغیرہ سے قطب شاہی۔

نسب الصالحین تالیف حاجی جہانداد اعوان (2000ء)

''نسب الصالحین'' تالیف از حاجی جہانداد خان نے 2000ء میں شائع کی کے ص 50 پر ابوالقاسم محمد الحنفیہ المعروف محمد اکبر و محمد حنیف کے فرزند علی عبدالمنان درج کیے ہیں کے ص 56 پر لکھتے ہیں کہ ''حضرت میر قطب حیدر کے

بڑے بھائی امیر شاہو سالار سلطان محمود غزنوی کی فوج کے سالار اعلیٰ تھے اور سلطان محمود کے بہنوئی بھی تھے''۔

تبصرہ: مولف کتاب ہذا کا تعلق نالیاں پلندری آزاد کشمیر سے تھا انھوں نے بھی صدیوں پرانی روایات اور شہرت بلدی اور قدیم کتب کے حوالہ سے اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ سے لکھا ہے۔

تذکرہ (نو سادات قوموں کا جو کہ افغان مشہور ہیں) 2000ء

''تذکرہ نو سادات کا'' جو افغان مشہور ہیں حاجی اورنگزیب شاہ نے 2003ء میں تالیف کی جس کے صفحہ 168 پر لکھا ہے کہ اعوان سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ آئے تھے ان کی اولاد اعوان ہے جو کہ اخون خیل کے نام سے مشہور ہے اور قطب شاہ بن غازی ملک جو سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ تھے کی پشت سے ہیں جن کا سلسلہ نسب محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن علیؓ سے ملتا ہے۔

تبصرہ: مولف کتاب ہذا حاجی سید اورنگزیب شاہ مانسہرہ نے کتاب ہذا میں اعوان قبیلہ کو حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج کیا ہے۔

اسلامی معلومات کا انسائیکلو پیڈیا 2000ء

''اسلامی معلومات کا انسائیکلو پیڈیا'' علامہ سراج احمد سراج القادری نے ترتیب دیا جو نوری کتب خانہ لاہور سے 2000ء میں شائع کی گئی کے صفحہ 368 تا 370 پر سرکار سیّدنا سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے سوال و جواب ہیں کے مطابق سالار مسعود غازی کے والد کا نام سید ساہو سالارؒ ہے اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے ہیں اور 424ھ میں سہیل دیو کے تیر سے جام شہادت نوش کیا مزار مقدسہ یوپی کے مشہور ضلع بہرائچ شریف میں ہے۔

علوی اعوان قبیلہ مختصر تعارف (2000ء)

''علوی اعوان قبیلہ'' مختصر تعارف وادی سون سکیسر کھبیکی کے معروف نسب دان و محقق حضرت علامہ یوسف جبریل کی تالیف ہے 2000ء میں شائع کی کے ص 10 پر رقم طراز ہیں ''اگر ایک شجرہ بھی اعوان قبیلہ کا نہ ہوتا، تو میں کہتا کہ اعوان قبیلے کا دادا حضرت عباسؓ نہیں، حضرت محمد حنفیہؒ ہیں کیونکہ یہی روایت 1923 سے صدیوں پہلے تک اعوان قبیلے میں سینہ بہ سینہ چل رہی تھی کہ ''اعوان'' محمد حنفیہ (امام حنیفؒ) کی اولاد میں سے ہیں اور اس روایت کی مضبوطی کا سبب سینہ بہ سینہ وہ تسلسل ہے جو حضرت امام حنیفؒ سے شروع ہوا اور نسل در نسل صدیوں تک قبیلہ اعوان میں جاری رہا۔باب الاعوان اور زاد الاعوان نے جو نظریاتی نقصان اعوان قبیلے کو پہنچایا اس پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے''۔مزید صفحہ 159 پر آپ نے اپنا خاندانی شجرہ نسب یوں درج کیا ہے'' محمد یوسف جبریلؒ بن ملک محمد خان بن ملک فتح خان بن ملک گھیبہ بن ملک اللہ یار (جد اعلیٰ اللہ یار آل گوت) بن ملک عالم شیر (المعروف ملک شیر) بن ملک اعظم بن ملک دریا بن ملک طیب بن ملک محمدی بن ملک کمال بن ملک بابو بن ملک بھٹی بن ملک موروثی بن ملک پیلو بن ملک حاجی بن ملک ڈھلکی بن ملک جھام بن ملک نڈھا بن ملک گوندل بن ملک ربیعہ

بن ملک ویتو بن ملک جوگی بن ملک دیو بن ملک ترکھو بن ملک پیر مدھو بن ملک طور بن ملک حسن دوست بن احمد علی مشہور بدرالدین بن عرف بدھو بن ملک عبداللہ گولڑہ بن حضرت قطب حیدر شاہ غازیؒ از اولاد حضرت عون عرف قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ"۔

تبصرہ: علامہ یوسف جبریل رحمتہ اللہ علیہ کھبیکی وادی سون سکیسر کے سکونتی تھے جن کے بارے میں مولف مشاہیر سون نے صفحہ 139 تا 144 پر آپ کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی ہے جس کے مطابق علامہ یوسف جبریل 17 فروری 1917ء میں کھبیکی وادی سون سکیسر میں پیدا ہوئے بے مثال یاداشت کے مالک تھے۔آپ علوی اعوان قبیلہ کے معروف بین الاقوامی ریسرچ اسکالر تھے آپ نے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ پر رجزی ترانہ لکھا تھا جو راقم نے تاریخ قطب شاہی علوی اعوان کے آغاز میں شامل کرتے ہوئے کتاب کی زینت بنایا ہے اس ترانہ میں موصوف نے اعوان قبیلہ کی مکمل تاریخ اور شجرہ بیان کیا ہے۔آپ کے فرزند شوکت محمود اعوان جنرل سیکرٹری ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان وسینٹرل ایگزیکٹیو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ ہیں۔علامہ موصوف کی کتاب "علوی اعوان قبیلہ" مختصر تعارف کا خلاصہ یہ ہے کہ کہ اعوان قبیلے کا دادا حضرت عباسؓ نہیں، حضرت محمد ابن حنفیہؒ ہیں کیونکہ یہی روایت زادالاعوان کی تالیف سے قبل صدیوں پہلے تک اعوان قبیلے میں سینہ بہ سینہ چل رہی تھی کہ "اعوان" محمدؒ حنفیہ (امام حنیفؒ) کی اولاد میں سے ہیں۔

سیرت سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ 2000ء

"سیرت سلطان العارفین" حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ تالیف از سید ارتضٰی علی کرمانی نے 2000ء میں گنج شکر پرنٹرز سے شائع کی جس کے صفحہ 17 پر رقم طراز ہیں:۔حضرت سلطان العارفین علیہ الرحمۃ کا تعلق قبیلہ اعوان سے ہے یہ قبیلہ اعوان ہاشمی علوی ہے۔یہ قبیلہ دراصل سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کریم سے ہے۔تاریخ میں سب سے پہلے والئی ہرات امیر شاہ بن قطب شاہ نے اپنے نام کے ساتھ اعوان کا اضافہ کیا۔کہا جاتا ہے کہ خراسان کے سادات جب حوادث زمانہ میں مبتلا ہوئے تو اپنی جان بچانے اور عزت و آبرو کی حفاظت کی خاطر گوشہ نشینی پر مجبور ہو گئے۔صفحہ 18 پر آپؒ کا شجرہ نسب درج ہے جس کے مطابق امیر شاہ بن قطب شاہ سے ہوتا ہوا حضرت امیر زبیر بن سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالی عنہ سے ملتا ہے۔

تبصرہ: تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ عون عرف قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد بنی عون اور قطب شاہی اعوان کہلاتی ہے اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شرکت کی۔تحقیق الاعوان تالیف ایم خواص خان گولڑہ اعوان کے صفحہ 385 کے مطابق حضرت سلطان باہوؒ عبداللہ گولڑہ بن قطب شاہ اولاد از حضرت امام محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ ہیں۔تاریخ قبیلہ کھیا آل کے صفحہ 3 پر درج ہے۔منجملہ ازاں شاہ زبیر عرف امام حنیف یعنی محمد حنفیہ ان کے بیٹے تھے جو کہ قطب شاہی اعوانوں کے مورث اعلیٰ ہیں"۔مزید اقتباسات اور تبصرہ "مناقب سلطانی" کے عنوان سے کیا جا چکا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

تاریخ چلاورہ (جلد اول) 2000ء

"تاریخ چلاورہ" جلد اول وقار احمد ستی نے 2000ء لوئر چلاورہ تحصیل کوٹلی ستیاں سے شائع کی کے صفحہ 115 تا 127 پر اعوان کے بارے مختلف کتب کے حوالے سے لکھا ہے یہاں مختصراً بطور حوالہ پیش کیا جاتا ہے صفحہ 115 پر رقم طراز ہیں:۔"اعوان عربی النسل ہیں یہ ہندوستان اور پاکستان میں اعوان جب کہ عرب میں علوی کہلاتے ہیں۔اعوانوں کے مورث اعلیٰ کا نام قطب حیدر شاہ ہے جن کا سلسلہ نسب نو واسطوں سے محمد حنفیہ المعروف امام حنیفؒ سے ملتا ہے۔پیر قطب شاہ نے سلطان محمود غزنوی کے مشورے سے دریائے سندھ کو عبور کر لینے کے بعد پوٹھوہار کے ہندو راجاؤں سے جنگ کی۔اور بہت سے علاقے فتح کیے۔شکست کھانے کے بعد ہندو راجے مشرف با اسلام ہوتے رہے اور یوں رعایا بھی اسلام قبول کرتی رہی۔پیر قطب شاہ مفتوحہ علاقوں پر سلطان محمود غزنوی کی سلطنت کا جھنڈا لہرا دیتے اور لوگوں کو اسلام کی تبلغ کرتے"۔

صفحہ 121 پر شجرہ نسب یوں درج ہے۔عبداللہ گولڑہ، مزمل علی کلگان، محمد کندلان، جہاں شاہ، نجف علی، نادر علی، زمان علی کھوکھر، فتح علی، محمد علی، بہادر علی و کرم علی پسران میر قطب حیدر۔میر قطب حیدر، میر ساہو و میر سیف الدین پسران ابی یعلی عطا اللہ شاہ غازی بن الحسن طاہر شاہ غازی بن طیب شاہ غازی بن شاہ محمد غازی بن میر شاہ غازی [علی] بن ملک آصف غازی بن شاہ بطل غازی [عون قطب شاہ غازی] بن عبدالمنان [علی] بن محمد بن علی المعروف امام حنیف بن حضرت علیؓ بن ابوطالب بن عبدالمطلب۔

تبصرہ: تاریخ ہذا میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی درست تاریخ درج کی گئی ہے کہ یہ قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

ہمارے عقائد ہماری تاریخ 2001ء

"ہمارے عقائد ہماری تاریخ" تالیف از علی حسین رضوی اشاعت اوّل 1990ء اشاعت دوم 2001ء سیّد اینڈ سیّد پبلشرز کراچی سے شائع کی گئی جس کے صفحہ 421 پر حضرت زید شہید بن امام زین العابدین کے احوال میں درج ہے "تین روز میں مخلص اصحاب و انصار مارے گئے۔صرف 88 رہ گئے 33 عزیز و اقارب اور 55 شیعان اہل بیت تھے۔جناب زیدؒ زخموں سے چور چور ہو چکے تھے کہ ایک تیر آپ کی پیشانی پر آ کر لگا۔یوسف بن عمر نے سر کاٹ کر ہشام کے پاس بھیج دیا۔جناب زید کی شہادت کے بعد یحیٰی میدان جنگ سے مدائن اور مدائن سے نیشاپور چلے گئے۔بنی امیہ کا دستہ فوج ٹو لگاتا ہوا وہاں پہنچا تو آپ سرخس آ گئے۔اس مقام پر چھ ماہ یزید بن بکر تمی کے مہامان رہے پر حریش کے مکان منتقل ہو گئے۔سرخس سے طوس چلے گئے حاکم طوس ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گیا۔یحیٰی کو جب کسی مقام پر چین سے بیٹھنے نہ دیا گیا تو تنگ آمد بجنگ آمد۔آپ صرف تر آدمیوں کو لے کر مقابلے پر آ گئے۔طوس کا سپہ سالار عمر بن زرارہ دس ہزار لشکر کے ساتھ مقابل ہوا مگر ستر بنی ہاشم ننگی تلواریں لے کر بڑھے تو کاٹ کر رکھ دیا اتنی بڑی فوج کو شکست ہوئی عمر

مارا گیا اور باقی لوگ فرار ہوگئے۔ یحییٰؒ یہاں سے ہرات آگئے وہاں بھی آپ پر حملہ کیا گیا تو آپ جرجان کی طرف چل پڑے اس مقام پر ایک اور لشکر کا سامنا کرنا پڑا اور آپ لڑتے ہوئے مارے گئے۔ آپؒ کا سر کاٹ کر ولید ثانی کے پاس بھیج دیا گیا۔

تبصرہ: تاریخ طبری، تاریخ ابن خلدون، تاریخ مسعودی و تاریخ ابن کثیر میں زید شہیدؒ بن امام زین العابدینؓ، اور ان کے فرزند یحییٰ بن زید کا احوال 121 ہجری اور 125 ہجری کے واقعات میں درج ہے۔ جیسا تحریر کیا جا چکا ہے کہ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ زید شہیدؒ اور یحییٰ شہید کے ساتھ ان ستر بنی ہاشم میں شامل رہے ہیں جنہوں نے بنی امیہ کے لشکر سے مقابلہ کیا۔ زید بن علی (امام زین العابدینؓ) بن امام حسینؓ اور عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کے مزارت تبریز کی پہاڑی پر ہونا بیان ہوا ہے اور ایک اور روایت میں غزنی و ہرات میں بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کی گیا ہے کہ ان دونوں کے سر کاٹ کر بنی امیہ کے پاس بھیج دیے گئے اب دو جگہ قبر ہونا اس امر کی نشان دہی کرتا ہے کہ ایک جگہ سر کے بغیر جسم اور دوسری جگہ سر دفنایا گیا ہو۔ واللہ العالم بالثواب۔

تذکرہ مشائخ غازی پور 2001ء

''تذکرہ مشائخ غازی پور'' تالیف از عبیدالرحمٰن صدیقی نے انیس پبلی کیشنز صمد منزل غازی پور اتر پردیش بھارت سے 2001ء میں شائع کی جس کے صفحہ پر 29 پر قدیم عہد میں غازی پور کے عنوان سے تحریر ہے:۔''غازی پور کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کی آمد کا آغاز کا زمانہ تو وہی ہے، **جب سید سالار امیر مسعود غازی علوی بن سید سالار ساہو بزمانہ سلطان محمود غزنوی 1029**ء میں اپنے سپہ سالار ملک مردان اور ان کے ان کے رفقاء کو تبلیغ و اشاعت کی مہم پر بھیجا تھا، جو زیادہ تر شیوخ تھے۔ بزمانہ سید سالار مسعود غازی ملک افضلؒ بہ غرض فتح بنارس و ملک علویؒ نائب ان کے و ملک طاہر بہ مقام مئو و ملک مردانؒ بہ مقام شادی آباد غازی پور آئے، مزارات ان کے ان مقام پر ہیں۔

جب کہ بادشاہ محمد بن تغلق کے عہد میں 1330ء میں غازی پور کے فاتح کی حیثیت سے **امیر سید مسعود ملک السادات غازی ترمذی بن امیر سید جلال الدین** کی آمد بہ غرض سرکوبی راجہ ماندھاتا چکوہ غوث پور میں ہوئی۔ فتح و کامرانی کے بعد بادشاہ تغلق نے امیر سید مسعود ترمذی کو ''ملک السادات غازی'' کے خطاب سے نوازا۔ اسی لقب پر غازی پور کی بنیاد رکھی''۔

تبصرہ: ''تذکرہ مشائخ غازی پور'' اہمیت کی حامل ہے اس میں ایک غلط فہمی کا ازالہ کیا گیا ہے۔ 1۔ **سید سالار امیر مسعود غازی علوی بن سید سالار ساہو بزمانہ سلطان محمود غزنوی 1029**ء میں اپنے سپہ سالار کو بہ غرض تبلیغ و اشاعت اسلام کے لیے ان علاقوں میں بھیجا۔ (بحوالہ تاریخ المنول دوانیبلہ، ج2 ص81، میمائرز آف غازی پور، ج اول ص133، غازی پور گزیٹئر، ج29 ص253۔ 2۔ جب کہ بادشاہ محمد بن تغلق کے عہد میں 1330ء میں غازی پور کے فاتح کی حیثیت سے **امیر سید مسعود ملک السادات غازی ترمذی بن امیر سید جلال**

الدین کی آمد بہ غرض سرکوبی راجہ ماندھاتا چکوہ غوث پور میں ہوئی۔ (بحوالہ نسب نامہ السادات غازی پور، مخطوطہ فارسی ص8-9، میمائرز ج اول ص150، امپیریل گزیٹئر آف انڈیا، ج 12 ص223 ایڈیشن 1905ء، غازی پور گزیٹئر ج29 ص158)۔ نیز یہ بھی تصدیق ہوا کہ سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ جو کہ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور 424ھ بہ مطابق 1034ء میں شہید ہوئے جب کہ امیر سید مسعود ملک سادات غازی ترمذی از اولاد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ بادشاہ محمد بن تغلق کے عہد 1330ء میں غازی پور کے فاتح کے طور پر آئے اور 66-1365ء میں فوت ہوئے اور ان دونوں کے درمیان 300 سال کا فرق ہے۔ مزید معلومات کے لیے کتاب ہذا کے صفحہ 127 پر تذکرۃ السادات ملاحظہ کیجئے۔

تاریخ سادات وعلوی اعوان مشائخ (2001ء)

''تاریخ سادات و علوی اعوان مشائخ ''تالیف از زین العابدین علوی کری روڈ راولپنڈی جو 2001ء میں شائع ہوئی کے ص14 پر یوں رقم طراز ہیں''سلطان محمود غزنوی کے عہد میں سالار ساہو، میر قطب شاہ اور سیف الدین سالار (تین بھائیوں) کے علاوہ سالار ساہو کے صاحبزادے سالار مسعود غازی نے پاک و ہند میں کئی جہادی جنگیں لڑی ہیں جو کہ مراۃ مسعودی سے ثابت ہے۔ حضرت قطب شاہ کا سلسلہ نسب وہاں اس طرح درج ہے حضرت قطب شاہ بن عطا اللہ شاہ غازی بن شاہ طاہر غازی بن شاہ عمر غازی بن شاہ بطل غازی بن شاہ عبدالمنان غازی بن محمد بن حنفیہ بن حضرت علی۔ بعض شاہ عبدالمنان عون سکندر غازی بن علی بن محمد بن حنفیہ بن علی لکھتے ہیں اور عون بن علی بن محمد حنفیہ بن علی کا نام معصب زبیری اور تاریخ آل ابوطالب میں بھی آتا ہے''۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مولف زین العابدین علوی کے مطابق بھی اعوان عون بن علی بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہیں۔

حقیقت الاعوان 2002ء

''حقیقت الاعوان''، صوبیدار محمد رفیق علوی ساکن چکوال نے 2002ء میں شائع کی جس کے ص 52 پر مولوی ملنگ علی آف گفا نوالہ چکوال از اولاد میر عکاشہ جو کہ صرف صدیوں سے اعوان قبیلہ کے نسب خواں ہیں اور سیالکوٹ کے میراثی کا 1855ء اور شاہ پور کے میراثی کے مطابق علوی اعوان قبیلہ کے جداعلیٰ سالار قطب غازی علوی الحراتی بن عطا اللہ شاہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن عمر غازی بن محمد غازی [بن محمد غازی بن علی غازی] بن آصف غازی بن بطل غازی بن عبدالمنان غازی بن عون علوی بن محمد القاسم المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم درج کیے ہیں۔ مزید ص 32 پر لکھتے ہیں سالار میر قطب غازی کے بھائی میر ساہو بھی غزنوی افواج کے سپہ سالار تھے۔۔ عطا اللہ شاہ کے تیسرے بیٹے میر سیف الدین تھے۔ صفحہ 175 پر لکھتے ہیں''اعوان کاری کے تمام معتبر روسائے قوم نے مورخہ 3 جولائی 1926ء در 21 ہاڑ کو ملک مظفر آف کھبکی [وادی سون سکیسر] کی سربراہی میں

موضع جابہ میں علاقے کے حسب ذیل میراثی (نسب دانوں) کو اکھٹا کیا جن کے نام اس طرح درج ملتے ہیں:۔ 1۔مولوی ملنگ علی بن کالو بن قطب آف موضع گفانوالہ ضلع جہلم (حال چکوال)، 2۔ میراثی و نساب دان قوم علوی (المعروف اعوان) کے شاہ نواز ولد محمد، 3۔ میراثی ونساب دان قوم علوی (المعروف اعوان) کے اللہ بخش ولد اللہ یار، 4۔ میراثی ونساب دان قوم علوی (المعروف اعوان) کے جھنگ علی ولد گلام۔ان مندرجہ بالا سب نسب دانوں کے درمیان سوال و جواب کا تبادلہ ہوا اور ان سے سوال و جواب ہونے کے بعد ان کے ریکارڈ کو ملاحظہ کیا گیا اور مولوی ملنگ علی کا ریکارڈ ہر طرح سے درست ثابت ہونے پر اعوان کاری کے اس وقت کے معتبرین قوم نے اپنے اپنے دستخط ثبت فرمائے''۔

تبصرہ: صوبیدار محمد رفیق علوی مرحوم کا تعلق چکوال پنجاب سے تھا آپ نے قدیم روایات، شہرت بلدی اور قدیم گزیٹئر کے حوالہ سے یہ ثابت کیا کہ برصغیر پاک و ہند میں آباد قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ قطب شاہ علوی الحراتی از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شریک رہا۔ نیز جابہ کے مقام پر اعوان کاری کے تمام معتبر روسائے قوم نے مورخہ 3 جولائی 1926ء در 21 ہاڑ کو ملک مظفر ساکن کھبیکی وادی سون سکیسر کی سربراہی میں جو اجلاس ہوا اس کی نشاندہی بھی کی جس سے تصدیق ہوا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی شہرت بلدی حضرت محمد حنفیہؒ سے ہے۔

تاریخ قطب شاہی اعوان 2002ء

''تاریخ قطب شاہی اعوان''، حافظ محمد ریاض سیالوی نے 2002ء میں گوجرانوالہ سے شائع کی جس کے صفحہ 91-90 پر شجرہ نسب یوں درج کیا ہے:۔''سالار غازی ملک قطب حیدر (قطب شاہ) بن غازی نور اللہ (عطا اللہ) بن طاہر غازی بن طیب غازی بن غازی محمد بن غازی عمر بن غازی آصف بن غازی بطل بن غازی عبدالمنان بن غازی امام محمد حنیفؒ بن اسد اللہ الغالب حضرت علیؓ۔

تبصرہ: کتاب ہذا کی تالیف کے بعد موصوف نے 2014ء میں ''سوانح حیات قطب حیدر شاہ علوی'' تالیف کی جو تنظیم الاعوان پاکستان سے منظور شدہ ہے۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہے۔

خزینہ تنظیم الاعوان پاکستان جلد اول 2002ء

خزینہ تنظیم الاعوان پاکستان جلد اول تالیف از پروفیسر ڈاکٹر محمد داؤد اعوان جنرل سیکرٹری تنظیم الاعوان پاکستان نے 2002ء میں شائع کی جس کے حرف آغاز میں صفحہ ب پر پانچ تن کے حوالے سے رقمطراز ہیں ''میری تحقیق میں ان پانچوں میں سے ایک تو حضرت علیؓ امیر المومنین بطن ابو طالب ہے، جس کی پشت سے محمد الاکبر بن علیؓ امیر المومنین بن ابو طالب ہے جس کی پشت سے نیچے آ کر قطب شاہ کے اس کی چار بیویوں سے گیارہ لڑکے پیدا ہوئے جن کی پشتوں سے اعوان پیدا ہوئے''۔

تبصرہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد داؤد اعوان معروف صوفی بزرگ حضرت بابا سجاول علوی قادری کی اولاد سے ہیں۔ 1999ء میں تنظیم الاعوان پاکستان کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے اور 2002ء کتاب ہذا تالیف کی جو بہترین کاوش ہے۔ڈاکٹر صاحب وائس چانسلر ہزرہ یونیورسٹی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اور اوسلو یونیورسٹی میں بھی اعلیٰ ترین عہدوں پر متمکن رہ چکے ہیں اس وقت پرسٹن یونیورسٹی کوہاٹ میں بطور وائس چانسلر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔

مرجع خلائق 1424ھ

''مرجع خلائق'' تالیف از حافظ رفاقت علی حقانی نے جولائی 2003ء بمطابق جمادی الاول 1424ھ شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم صدر اٹک سے شائع کی جس کے صفحہ 6 پر رقم طراز ہیں:۔''جنازے کا وقت ہوا تو سوال اٹھا کہ نماز کی امامت کون کرے گا؟ اس اثناء میں ''سید عمران شاہ لسان والا'' وہاں آ پہنچے تو لوگوں نے کہا پیرزادہ ہے یہی امامت کریں۔سید عمران شاہ نے کہا کہ شریعت کے مطابق میت دیکھ کر وہ جنازہ پڑھائیں گے۔ چنانچہ میت کا دیدار کر کے اعلان کر دیا کہ شریعت کا حکم پورا ہو گیا ہے لہذا جنازہ پڑھنے کی تیاری کریں اس موقع پر کچھ شر پسند عناصر نے شور مچایا کہ یہ پیر سجالف قادری (بابا سجاول علوی قادریؒ) نہیں ہیں اس موقع پر مفتی ادریس ایڈووکیٹ نے قرآن سے مسئلہ واضع کیا اور کہا کہ 562 برس کے بعد حضرت کو نکالا گیا ہے تو 563 برس کی عمر کا شخص آئے اور دیدار کر لے اور لوگوں کو بتائے کہ یہی پیر سجالف قادری[سجاول قادریؒ] ہیں۔!اس مسکت دلیل پر ہر طرف سناٹا چھا گیا اور پھر لاکھوں افراد نے حضرت کا جنازہ پڑھا اور انہیں سپرد خاک کیا''۔صفحہ 8 پر اعوان کاری موضع برسین ایبٹ آباد کے عنوان سے حاجی گل حسین بن بابا فضل دین تا حضرت غازی سجالف بن پیوشاہ بن بابا میپال بن بابا کالا بن بابا کامل بن سانس بن کلی شاہ بن کلگان شاہ بن قطب شاہ از اولاد حضرت شاہ زبیر بن حضرت امام حنیفؒ بن حضرت علیؓ ''

تبصرہ: مندرجہ بالا اقتباس سے یہ اخذ ہوا کہ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ قطب شاہی علوی اعوان کا شجرہ نسب حضرت امام حنیفؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔

قاسم بابا کی بزرگان دین سے عقیدت حصہ دوم 1425ھ

''قاسم بابا کی بزرگان دین سے عقیدت'' حصہ دوم تالیف از شاہ زمان جامعی القاسمی نے مکلی شریف ٹھٹھہ سندھ سے 1425ھ بمطابق 2004ء کو شائع کی۔ جملہ حقوق بحق ٹرسٹ بابا سیّد قاسم علی شاہ بخاری محفوظ ہیں کتاب ملنے کا پتہ مکتبہ القاسمیہ دربار عالیہ بابا سیّد محمد قاسم علی شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ مکلی شریف ٹھٹھہ سندھ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔کتاب ہذا میں دیگر اولیائے کرام و مشائخ کے علاوہ درجنوں اعوان مشائخ عظام کا احوال بھی لکھا ہے۔صفحہ 22 پر راقم الحروف کے جد امجد حضرت بابا سجاولؒ کے حوالے سے لکھا گیا ہے یہاں بطور حوالہ مختصر تحریر ہے ''قاسم بابا فرماتے ہیں کہ بابا سجاولؒ قطب شاہ کے ایک معروف

بیٹے مزمل علی کلگان کی اولاد سے ہیں اور سات پشتوں کے بعد قطب شاہ تک پہنچتے ہیں۔ ہزارہ ڈویژن میں ان کی اولاد کثرت سے ملتی ہے''۔ صفحہ 29 سریل 78 پر حضرت پیر فقیر اللہ بکوٹیؒ کے حوالے سے رقم طراز ہیں:۔ حضرت فقیر اللہ بکوٹیؒ آزاد کشمیر میں چکار کے نزدیک چھپڑیاں کے دورافتادہ گاؤں میں پیدا ہوئے۔ مزید لکھتے ہیں کہ حضرت فقیر اللہ بکوٹی کا شجرہ نسب قطب حیدر عرف قطب شاہؒ سے جاملتا ہے۔ حضرت میر قطب حیدر چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے غیر فاطمی صاحبزادے حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد میں سے ہیں''۔

علاوہ ازیں کتاب ہذا میں خواجہ احمد یسویؒ، مولانا اللہ یار، حضرت سلطان ابراہیم ساڑھی والا، مولانا رشید احمد اعوان، حسام الدین اعوان، حاجی شکور اللہ، قاضی محمد علیم، شمس الدین ترک علوی، قاضی شمس الدین سید پوری، صاحبزادہ شیخ محمد صدیق قریشی، خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی، میاں غلام حبیب مجذوب، غلام رسول اعوان، قاضی محمد یونس، حضرت پیر فقیر اللہ بکوٹی، حضرت فقیر اللہ شاہ علوی، حضرت مظہر جان جاناں، حکیم مولوی محمد میاں اعوان، محمد محمود الرحمٰن چھوہروی، حضرت بابا فتح الدین اعوان، بابا نور الٰہی و بابا فتح الدین وغیرہ کا احوال بھی درج ہے۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں اولیائے کرام کے حالات حضرت بابا سیّد قاسم علی شاہ بخاری نے لکھوائے ہیں اور قلمی تعاون سیّد نور نبی شاہ بخاری نے کیا ہے۔ سیّد قاسم علی شاہ بخاریؒ کی ''اعوان مشائخ عظام'' سے والہانہ محبت ہونے کا ثبوت دیا ہے جو انہوں نے کتاب ہذا میں شامل کیا اور یہ بھی تحریر فرمایا کہ یہ مشائخ عظام حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

سلسلۃ الاعوان 2003ء

''سلسلۃ الاعوان'' تصنیف و تالیف از محمد فاروق اعوان، اورنگزیب اعوان وشیر افضل اعوان (مظفر آباد) تاریخ اشاعت 2003ء کے صفحہ 14 پر شجرہ نسب یوں تحریر ''سید ابواحمد عبداللہ گولڑہ، محمد کندلاں گل، مزمل علی کلگان، جہاں شاہ دریتیم، زمان علی کھوکھر، فتح علی المعروف کلدان، محمد علی المعروف چوہان، نادر علی، بہادر علی وکرم علی پسران سالار میر قطب حیدر شاہ۔ میر قطب حیدر شاہ، میر شاہو و میر سیف الدین پسران عطا اللہ غازی معروف امان شاہ بن سالار طاہر غازی (شاہ حسین غازی) بن سالار میر طیب غازی بن سالار محمد غازی بن سالار میر عمر غازی بن سالار میر آصف غازی بن عون سکندر بن علی معروف عبدالمنان بن ابوالقاسم محمد حنفیہؒ''۔

تبصرہ: تینوں مولفین اعلیٰ تعلیم یافتہ اور گریڈ 19 کے آفیسران ہیں انہوں نے درست تجزیہ کیا ہے کہ اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

تاریخ میانوالی (تاریخ وتہذیب) 2003ء

''تاریخ میانوالی'' (تاریخ وتہذب) ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی نے 2003ء میں تالیف فرمائی۔ صفحہ 53 پر اعوان کے حوالے سے درج ہے:۔ ''لفظ اعوان کی املاء پاک و ہند کے محکمہ مال کے کاغذات

میں ''آوان'' اور ''اعوان'' دونوں طرح سے مرقوم ہے۔ محققین کا ایک طبقہ عربی کے لفظ ''عون'' جس کے معنی مددگار کے ہوتے ہیں، کو اعوان کا ماخذ بتاتا ہے لفظ ''اعوان'' عون کی جمع ہے۔

شجرہ طیبہ (2004-1960)

''شجرہ طیبہ''، بختیار عباس سلطان پوری صاحب نے 1960ء میں تحریر فرمائی لیکن طباعت نہ ہوسکی 2004ء میں جدید اندراج کے بعد شائع کی گئی ہے۔ کتاب ہذا سادات زیدیہ پنگوڑ، سادات نقویہ موہنہ رسولپور تحصیل پلول ضلع گوڑگانوہ (فرید آباد) کے شجرات ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحہ 8 پر عہد غزنی کے عنوان سے تحریر ہے:۔ ''چنانچہ سید ابوالفرح غزنی میں سید شاہ علی قسور جعفری گردیز میں سید نظام الدین حسن نقوی سبزوار میں، سید نورالدین مبارک زیدی غزنی میں، سید نجم الدین نقوی سبزواری غزنی میں، سید ابوبکر زیدی واسطی غزنی میں سلطان محمود غزنوی کے عہد حکومت (997ء تا 1036ء) میں امرائے سلطنت اور افواج محمودی کے سرخیل تھے۔ سید ابوالفرح واسطی داماد اور سید سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے۔'' مزید کتاب ہذا کے ص 74 پر سید نجم الدین سبزواری کے عنوان میں تحریر ہے:۔ ''ابن سید علی بن ابواعلی بن ابوالعنبی محمد سبزوار سے سلطان محمود غزنوی کی درخواست پر غزنی میں 1004ء میں امیر لشکر کا عہدہ حاصل کر کے وسط ہند پر سالار مسعود غازی [قطب شاہی علوی اعوان] کی مدد کے لیے حملہ آور ہوئے شجاعت وستمانہ اور حملہ ہائی تہورانہ سے ''قلعہ اوجانگر'' فتح کیا''۔ صفحہ 77 پر نسل سید نظام الدین کے عنوان میں رقم طراز ہیں ''سید نظام الدین حسن سبزوار سے گردیز تشریف لائے آپ (997ء تا 1030ء) کے اصحاب اور دولت غزنویہ کے امرائے سلطنت سے تھے اور سالار مسعود غازی، ساہو اور سید نجم الدین کے ہمراہ قلعہ ادجانگر اور کفار سے جہاد میں مصروف رہے''۔ ص 89 پر نسب سید شہاب الدین کے عنوان میں درج ہے: ''سید نظام الدین حسن از اصحاب سلطان محمود غزنوی و یاران ''سالار ساہو'' از لشکران سلطان در غزوات ہند ابن سید امیر حمزہ سبزواری ابن سید محمد عسکری ابن ابی طالب حمزہ ابن سید محمد ابوموسی ابن سید طاہر اطوالقاسم ابن جعفر مرتضیٰ''۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں سے یہ واضح ہوا کہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ سادات زیدی، سادات نقوی اور سادات سبزواری بھی تھے اور سالار مسعود غازی، سالار ساہو غازی اور سید نجم الدین کے ہمراہ جہاد میں مصروف رہے۔ جس سے یہ تصدیق ہوا کہ قطب شاہی اعوان لشکر سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شامل رہا۔

تاریخ حسن پور (ہماری تہذیب کے آئینے میں) 2004ء

''تاریخ حسن پور'' (ہماری تہذیب کے آئینے میں) از ڈاکٹر توقیر احمد خان نے نئی بستی جامعہ نگر نئی دلی (بھارت) سے 2004ء میں شائع کی جس کے صفحہ 36 پر سیّد سالار مسعود غازی کا نام نہایت عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔ حسن پور کے لیے یہ روایت بھی بے حد افتخار کا باعث ہے کہ عالم انسانیت کا یہ جاں باز ہیرو سرزمین حسن پور سے ہوکر گزرا تھا۔ ''مقامی لوگوں کا یقین ہے کہ مبالغہ کی حد تک مشہور مسلم ہیرو سید سالار مسعود غازی نے اس ضلع میں سفر کیا اور مطابق 1030ء میں مقامی ہندو سردار سے اس مقام پر جنگ ہوئی

تھی جہاں اب شہباز پور ہے(سنبھل سے 65 کلومیٹر جانب مشرق)وہاں کی مصدقہ ہونے کے علاوہ اس تاریخ کے بارے میں مرات مسعودی میں کوئی تذکرہ نہیں ہے جوان کے الزام شدہ استحصال کے بارے میں واحد دلیل ہے''۔حسن پور موضع مبارک پور کے سینکڑوں بیگہ لمبے چوڑے قبرستان شاہ ولایت صاحب کے سجادہ نشین سید منور حسین شاہ کا بیان ہے کہ''سید سالار مسعود غازی 72 لوگوں کے ساتھ ہندوستان آئے تھے۔انہوں نے 9 دن میرٹھ میں قیام کیا تو وہاں نو چندی منائی جانے لگی۔ایک گھنٹہ(ساعت)موجودہ حسن پور میں قیام کیا تو ان کی یاد میں نیزے کا تہوار منایا جانے لگا، چونکہ مہم پر تھے اس لیے سنبھل پہنچ کر راجہ(غالباً پرتھوی راج)سے جنگ ہوئی اور فتح حاصل کی اس کے بعد گونڈہ اور پھر بہرائچ قیام کیا۔''

تبصرہ: کتاب ہذا سے یہ تصدیق ہوا کہ 1030ء میں جنگ ہوئی نیز سید منور حسین شاہ صاحب کی روایت بھی مندرجہ بالا مندرجات کی تصدیق کرتی ہے۔یعنی قطب شاہی علوی اعوان سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہند آئے۔

تاریخ سیادت علویہ 2004ء

''تاریخ سیادت علویہ'' تالیف از سید زین العابدین علوی 2004ء میں شائع کی۔کتاب ہذا کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت علیؓ کی نہ صرف فاطمی اولاد بلکہ حضرت علیؓ کے دوسرے فرزندوں عباسؓ علمدار اور عمر اطراف محمد الاکبر (محمد حنفیہ) کی اولادیں بھی سید ہیں یہ بھی لکھا ہے کہ محمد حنفیہ کی نسل سے سید سالار ساہو غازی، سید میر قطب حیدر غازی، سید سیف الدین سالار غازی اور سید سالار مسعود غازی نے محمود غزنوی کے ہمراہ ہندوستان پر حملوں میں حصہ لیا، اعوان سید میر قطب حیدر غازی کی اولاد سے ہیں۔

تبصرہ یہ درست ہے کہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے سید سالار ساہو غازی، میر قطب حیدر غازی وسید سالار سیف الدین غازی اور سید سالار مسعود غازی نے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان میں جہاد ہند میں حصہ لیا یعنی یہ قطب شاہی لشکر سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ تھا۔موصوف نے تمام معلومات سیادت اہل بیت اور لوامع البرکات فی تحقیق السادات از پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی سے نقل کی ہیں ان دونوں کتب میں ''زادالاعوان'' و''باب الاعوان'' جو فرضی کتابوں ''میزان قطبی''، ''میزان ہاشمی'' اور ''خلاصۃ الانساب'' کے فرضی حوالوں سے مولوی نورالدین نے تحریر کی تھیں۔ جہاں تک سید کہلانے کا تعلق ہے برصغیر پاک و ہند میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی شہرت بلدی سید نہیں بل کہ اعوان ہے۔سید صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے لیے لکھا اور بولا جاتا ہے یہی ان کی شہرت بلدی ہے۔

تذکرہ عارف ربانی 2004ء

''عارف ربانی'' تالیف از پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی نے 2004ء میں شائع کی جس کے صفحہ 19 پر رقم طراز ہیں:۔''حضرت ابوالمعانی مولانا غلام ربانیؒ شجرہ نسب متعدد واسطوں سے محمد حنفیہؒ سے حضرت علی المرتضیٰ حیدر کرارؓ سے ملتا ہے۔اخوند تورانی لفظ ہے اور بہت بڑے معتبر عالم کے لیے استعمال ہوتا ہے آباواجداد اخوندزادہ کے لقب

سے معروف محمد حنفیہؒ کی اولاد (علوی) اور خلافت راشدہ کے بعد عراق سے ایران سے ہجرت کر گئے اور پھر یہاں سے بٹ گراں کی آبادی کا ایک حصہ ہرات کے علاقوں میں منتقل ہو گیا یہاں انہوں نے ہرات وغزنی وغیرہ کے علاقوں حرب وضرب اور فن سپہ گری میں دسترس ونام پیدا کر لیا اور پشتو زبان میں درس وتدریس دیتے تھے''

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ آپ کا تعلق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ جو حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھا اور غزنی اور ہرات سے بغرض جہاد تشریف لائے۔

بزم شہید 2004ء

''بزم شہید'' تالیف از لفٹینیٹ کرنل (ر) ڈاکٹر مبشر حسن ملکنے 2004ء گجرات سے شائع کی جس کے صفحہ 262 پر رقم طراز ہیں:۔''حضرات اعوان جناب محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں یہی حقیقت ہے جانی اور مانی جاتی ہے۔ گجرات اور منڈی بہاؤالدین میں کم وپیش بائیس دیہات میں اعوان حضرات آباد ہیں''۔

تبصرہ کتاب ہذا کے مطابق اعوان حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔یہی درست اور قدیم انساب کی کتب سے تصدیق شدہ ہے۔

تاریخ مری طبع دوم 2005ء

''تاریخ مری'' تالیف از نورالٰہی عباسی کا دوسرا ایڈیشن 2005ء میں طبع ہوا۔کتاب ہذا کے صفحہ 57 تا 60 پر قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ و شجرہ نسب اور مشائخ عظام کا تذکرہ ہے جن میں حضرت پیر صاحب دیول شریف کا شجرہ نسب تاثرات پیر صاحب دیول شریف ،میاں جیا علوی، پروفیسر کرم حیدری، ڈاکٹر عبدالخالق علوی وغیرہ کا تذکرہ درج ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اعوان سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہند آئے اور سالار ساہو غازی، سالار قطب حیدر شاہ غازی، سالار سیف الدین غازی وسالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے روشن چراغ تھے۔

تبصرہ: ''تاریخ مری'' کے مطابق بھی اعوان سلطان محمود غزنوی کے ساتھ آئے تھے اور محمد حنفیہؒ کی اولاد ہیں۔

سرزمین اٹک 2005ء

سرزمین اٹک تالیف محمد نواز اعوان ایڈووکیٹ نے 2005ء گل اعوان پرنٹرز اسلام آباد سے شائع کی کتاب ہذا کے صفحہ 223 پر شجرہ نسب عون قطب شاہ تا حضرت غازی عباس علمدار تک درج کیا ہے۔

تبصرہ :محمد نواز ایڈووکیٹ کی دو اور کتب پر الگ سے تبصرہ کیا جا چکا ہے سفرنامہ کلیئر میں انہوں نے دونوں شجرات حضرت عباسؓ وحضرت حنفیہؒ کی اولاد کے درج کیے ہیں۔ واضح ہو کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے جس کے قدیم ترین ماخذ کتاب ہذا میں درج ہیں۔

تاریخ قبیلہ دھنیال 2005ء

تاریخ قبیلہ دھنیال تالیف از پروفیسر راجہ حق نواز دھنیال 2005ء میں شائع کی۔کتاب ہذا کے مطابق دھنیال قبیلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ''علوی'' ہے۔تاریخ اقوام پونچھ کے مطابق دھنیال ایک علوی قریشی قبیلہ ہے جو اپنا سلسلہ نسب حضرت سیدنا علیؓ کے فرزند حضرت محمد حنفیہؒ سے ملاتا ہے اور شاہ محمد

حنیف سے آٹھویں پشت میں ایک بزرگ دھنی پیر کا نام لیا جاتا ہے۔اسی کے نام پر اُس کی اولاد دھنیال کے نام سے مشہور ہے جو ضلع راولپنڈی کے علاوہ ہزارہ میں بھی آباد ہے اور قریشی علوی کہلاتی ہے۔تحصیل راولپنڈی میں اس قوم کے پندرہ اور تحصیل کوہ مری میں تیرہ چودہ گاؤں ہیں۔مولف نے دوسرا ایڈیشن 2012ء میں اور تیسرا ایڈیشن 2021ء میں شائع کیا۔

تبصرہ: دھنیال قبیلہ کا شجرہ نسب تاریخ بحرالجہاں 1932ء میں شائع کیا گیا جس کے مطابق دھنیالوں کو اعوانوں میں ہی شامل کیا گیا۔آزاد کشمیر سراڑ، لیپا، کردلہ کے دھنیال قطب شاہی اعوان کہلاتے ہیں اور محکمہ مال میں بھی اعوان درج ہیں۔ تاہم اس حوالے سے تحقیق کی ضرورت ہے کہ کوٹلی ستیاں، مری اور راولپنڈی، باغ، لیپا، سراڑ، کردلہ، آرلیاں آزاد کشمیر وغیرہ میں آباد دھنیال دھنی پیر بن پیر مانک شاہ کی اولاد ہیں۔ یہ بات بھی تحقیق طلب ہے دھنی پیر بن مانک شاہ کی اولاد سے آزا کشمیر کے اعوان قطب شاہی علوی کہلاتے ہیں جب کہ مری وغیرہ میں آباد دھنی پیر بن پیر مانک شاہ کی اولاد راجا اور قریشی کہلاتی ہے۔ کیا ان سب کے جدامجد ایک ہی ہیں یا الگ الگ؟۔

تواریخ ملکان جموں و کشمیر 2006ء

''تواریخ ملکان جموں و کشمیر'' مع تواریخ ترک ملک راجگان کشتواڑ گلگت بلتستان و چترال تالیف از ڈاکٹر محمد صادق ملک آف درہال ملکان راجوری (از اولاد ترک ملک) نے 2006 میں ملک عرفان برادرز میر پور سے شائع کی۔کتاب ہذا میں ترک ملک، منہاس ملک، ککے زئی ملک، افغان ملک قطب شاہی اعوان ملک وغیرہ۔صفحہ 619 تا 630 پر حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے قطب شاہی علوی اعوان سنگولہ کا احوال لکھا ہے صفحہ 619 پر سنگولہ کے اعوانوں کا احوال تاریخ اقوام پونچھ 1935ء سے نقل کیا گیا ہے۔جس کے مطابق عون بن امام محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ خلیفہ چہارم کی گیارہویں پشت میں ملک قطب الدین اعوان اور ملک قطب الدین اعوان کی 14 ویں پشت میں ملک سجاول اعوان ساکن پکھلی ہزارہ کے دو فرزند سادم خان اعوان (اولاد پونچھ باغ اور پکھلی ہزارہ و ملک نیلسی خان (اولاد دوار پدھی اور نور کھا وغیرہ مظفر آباد) سادم خان کے فرزند حاکم خان اعوان اور ان کے فرزند ملک بہرام خان اعوان اور ان کے تین فرزند ملک اسماعیل اعوان (اس کی اولاد موضع سنگولہ باغ میں ہے)، ملک جمال اعوان (اس کی اولاد پکھر و کہکوٹ وغیرہ و ملک سیٹ خان اعوان قبر پیرستان تحصیل اوڑی کی اولاد درج ہے۔صفحہ 622 پر اعوان ملکان سنگولہ کے ونڈوار مشاہیر راقم مولف کی ونڈ کا احوال یوں درج ہے''اس ونڈ میں ملک کالا خان کی اولاد آباد ہے۔کالا خان اعوان ملک اسماعیل خان اعوان کی پانچویں پشت میں تھا یہ شاخ کالا خان کے نام سے منسوب ہو کر کالیال بھی کہلائی ملک کالا خان کی پانچویں پشت میں ملک تاجو خان اعوان سب سے پہلا نمبردار ہوا ہے۔1931ء کا نمبردار ملک محمد خان اعوان [راقم مولف کے والد] تاجو خان ملک کا پڑپوتا تھا''۔

تبصرہ: ''تواریخ ملکان'' میں جو قبائل ملک کہلاتے ہیں ان کی معلومات و شجرہائے نسب درج ہیں مولف موصوف نے معمولی ردوبدل کے ساتھ تاریخ اقوام پونچھ 1935ء سے نقل کیا ہے جہاں درج کیے گئے شجرہ نسب میں پشتوں کی گنتی درست نہیں۔عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی بہ جائے عون بن محمد حنفیہؒ لکھا گیا ہے عون بن علی کی گیارہویں پشت میں نہیں بلکہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی آٹھویں پشت میں قطب حیدر المعروف قطب شاہ بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب شاہ غازی تھے۔ملک سجاول اعوان قطب شاہ کی چودہویں پشت نہیں بلکہ آٹھویں پشت میں تھے یعنی بابا سجاول علوی قادریؒ بن بابا پیوشاہ بن بابا مہتاب (مہیا بابا) بن بابا کالا بن بابا قابل یا کامل بن حسین (سینہ) بن کرم علی (خلیل یا کلی) بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ ثانی تھے۔بے شمار غلطیوں کے باوجود قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سنگولہ کا حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے درج ہونا تاریخ اقوام پونچھ میں درج ہے اور صرف پونچھ ہی میں چھ سو سال سے زائد قدیم روایت بیان کی جاتی ہے۔

وادی جہلم غازیوں اور شہیدوں کی سرزمین 2006ء

''وادی جہلم غازیوں اور شہیدوں کی سرزمین'' اصغر علی اعوان نے 2006ء میں تالیف کی جس کے چوداں ابواب ہیں۔ باب اوّل تا ہفتم میں جہلم کی پرانی تاریخ، قلعہ روہتاس، خلاص پور، کلر کہار، موضع بدلوٹ شریف اور بٹلہ جوگیاں کا تفصیلی ذکر ہے جبکہ باب ہشتم تا چہاردہم میں جہلم کی مشہور شخصیات کی سوانح حیات، وادی جہلم کے شہداء، مشہور شخصیات کے تعارف، میلے، عرس اور دیگر ثقافتی ورثے کی نشاندہی خوب صورت انداز میں بیان کی گئی ہے، وادی جہلم کے شہداء کے تفصیلی تذکرہ سے کتاب کی افادیت میں دو چند اضافہ ہوا اور اعوان تاریخ کے مختلف پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔کتاب کے مطالعے کے بعد ایک قاری یوں محسوس کرتا ہے گویا اُس نے نا صرف ضلع جہلم کی تمام مشہور جگہوں کو آنکھوں سے دیکھ لیا ہے بلکہ اہم شخصیات سے تعارف بھی ہو گیا ہے۔کتاب پڑھنے کے بعد یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ اصغر علی اعوان کو جہلم کی مٹی سے اس طرح پیار ہے جس طرح وہ اپنی محترمہ والدہ کے لئے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے لگاؤ رکھتے ہیں۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مولف اصغر علی اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں۔قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

الافغان جدون اور شمالی مغربی سرحدی قبائل 2006ء

''الافغان جدون اور شمالی مغربی سرحدی قبائل'' تالیف از مظہر حسین المعروف مظہر قدوس جدون 2006ء میں شمع آرٹ پریس بالمقابل گامی اڈہ ایبٹ آباد سے شائع ہوئی کے صفحہ 435 پر قوم اعوان کے احوال میں تحریر ہے''اس قبیلہ پر سب سے پہلے مفصل لکھی جانے والی کتاب تاریخ علوی جس کے مولف مولوی حیدر علی اعوان لدھیانوی صاحب ہیں۔اس کتاب میں اعوانوں کے مورث اعلیٰ کا نام قطب شاہ بتایا جاتا

گیا ہے اور ان کا تعلق محمد الاکبرؒ بن حضرت علی سے ظاہر کیا گیا ہے اس کے بعد مولف نے ایک دوسری کتاب ''تاریخ حیدری'' تحریر کی۔ جس میں امیر قطب شاہ کا شجرہ نسب یوں دیا گیا ہے۔ امیر قطب شاہ بن میر عطا اللہ غازی بن میر طاہر غازی بن میر طیب غازی بن میر محمد غازی بن عمر غازی بن ملک آصف غازی بن میر بطل غازی بن میر عبدالمنان بن عون سکندر ثانی بن امام محمد الاکبرؒ بن حضرت علیؓ۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں مولوی حیدر علی اعوان کی دونوں کتب تاریخ علوی و تاریخ حیدری کے حوالے سے اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سے ہے۔

اعوان اور اعوان گوتیں اردو (2006ء۔2013ء)

''اعوان اور اعوان گوتیں'' ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیئرمین جناب محبت حسین اعوان نے 2006ء اور 2013ء میں شائع کی۔ اعوان اور اعوان گوتیں ایڈیشن 2013ء کے ص 20 کے مطابق عبداللہ گولڑہ، محمد کندلان، مزمل علی کلگان، دریتیم جہاں شاہ، زمان علی کھوکھر، فتح علی، محمد علی، نادر علی، بہادر علی، کرم علی، نجف علی پسران قطب حیدر شاہ غازی (قطب شاہ) بن عطا اللہ غازی از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ درج ہیں۔

تبصرہ: ''اعوان اور اعوان گوتیں'' میں سات سو سے زائد گوتیں شجرات مع سکونت درج ہیں جس کے مطابق برصغیر پاک و ہند کے اعوان حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہیں۔

ضیاء الانصار 2006ء

''ضیاء الانصار'' تالیف از عبدالرحمٰن شاد نے 2006ء شائع کی۔ دوسو ستاسی صفحات کی کتاب قبیلہ انصار کی برصغیر میں آمد اور تلہ گنگ میں آباد دیگر قبائل کے تاریخی حالات پر مشتمل ہے۔ صفحہ 117 پر تحریر ہے'' تحصیل تلہ گنگ کے موضو ڈھلی کے ایک بزرگ الٰہی بخش بیان کرتے ہیں کہ ہمارا قبیلہ ڈھلی میں آباد ہونے سے پہلے موضع لاوا کے قریب ''کنڈ'' کے مقام پر آباد تھا۔ اعوان قبیلہ وادی سون سکیسر سے آ کر لاوہ میں آباد ہوا'' صفحہ 121 پر درج ہے'' علاقہ ونہار (چکوال) میں بار بار قطب شاہ مرحوم کی آمد سینہ بہ سینہ آنے والی روایات کے مطابق سلطان محمود غزنوی کی فتح سومنات کے بعد ہوئی بابا مرحوم اپنے بیٹوں کے ساتھ اس علاقے پر قابض ہوئے اس علاقے میں مزمل علی کلگان اور عبداللہ گولڑہ کی اولاد آباد ہے۔ اس سلسلے میں امام محمد حنفیہؒ کی اولاد میں سے کچھ افراد سفر کی کڑیاں اٹھائے ہوئے ہرات پہنچے اور وہاں اقامت اختیار کی اس زمانہ میں امیر سبکتگین غزنی میں سربراہ حکومت تھا۔ علویوں کے ایک بزرگ عطاء اللہ نے امیر سبکتگین کے لشکر میں سپہ سالار کے منصب پر فائز ہو کر اکثر جہادوں میں دادِ شجاعت دی اس لیے ان کو غازی کے نام سے نوازا گیا۔ آپ ایک بہادر سپہ سالار ہونے کے علاوہ عابد و زاہد اور متقی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تین فرزند عطا کیے میر ساہو، میر قطب حیدر اور میر سیف الدین میر ساہو افواج غزنی کے سپہ سالار تھے ان کی اہلیہ بی بی ستر معلٰی، سلطان محمود کی حقیقی ہمشیر تھیں۔ صفحہ 142 پر درج ہے:۔ ''سلطان محمود غزنوی کے دور مسعود میں یہ علاقہ اسلام کے دامن رحمت سے مستفیض ہوا۔ حضرت قطب شاہ

صاحب مسلمانوں کی ایک عظیم جماعت کے ساتھ دریائے اٹک عبور کر کے براستہ راولپنڈی چکوال کی طرف تشریف لائے شدید جنگ میں راجہ مل کو شکست کا سامنا کرنا پڑا''

تبصرہ کتاب ہذا سے بھی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ کی تصدیق ہوتی ہے نیز انساب کی قدیم کتب کے مطابق عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی نسبت سے یہ قبیلہ قطب شاہی علوی اعوان کہلایا اور منبع الانساب فارسی 830 ہجری و دیگر سے ان کے شجرہ نسب اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شرکت کی بھی تصدیق ہوتی ہے۔

مقام اہل بیت 2007ء

''مقام اہل بیت'' تالیف از غلام نبی خان تنولی (گاندھیاں) نے جیو پرنٹنگ پریس مانسہرہ سے 2007ء میں شائع کی جس کے صفحہ 12 پر آل ابی طالب کے عنوان سے رقم طراز ہیں۔ بعض طالبیوں کا سلسلہ نسب محمد حنفیہ برادر حسنؑ اور حسینؑ سبطین رسول ﷺ جا ملتا ہے۔ کتاب ہذا میں یہ بھی درج ہے کہ زید بن امام زین العابدینؒ کو کوفہ میں شہید کیا گیا اور اس کے بعد ان کے بیٹے یحییٰ بن زید کو خراسان میں شہید کر دیا گیا۔

تبصرہ: حضرت یحییٰ بن زید بن امام زین العابدین کی والدہ حضرت محمد حنفیہؒ کی پوتی تھیں۔ زید بن امام زین العابدین کی شہادت کے بعد یحییٰ بن زید کے ہمراہ 125 ہجری غزنی و خراسان کی جانب ہجرت کر گئے ان کے ہمراہ ان کے چچا عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ اور ان کے ہمراہ ستر آدمی خراسان کی جانب کوچ کر گئے اور انہوں نے بنی امیہ کے 10 ہزارہ کے لشکر کو شکست دی لیکن بعد میں ایک اور لشکر نے یحییٰ بن زید اور ان کے ساتھیوں کو شہید کر دیا۔

شجرہ نسب قوم قریش بنی ہاشم 2007ء

''شجرہ نسب قوم قریش بنی ہاشم'' مرتبہ ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری الرضوی (بی اے) مدرس جامعہ حیدریہ فضل المدارس بھیائی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر نے بڑے سائز میں 100 صفحات پر مشتمل 2007ء میں شائع کی۔ جس کے صفحہ 34 پر جنڈالہ راولاکوٹ کے قاضی سعید الرحمٰن اعوان کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔ ''قاضی سعید الرحمٰن بن عبدالرحمٰن بن حافظ فقیر محمد بن حافظ رحمت اللہ بن حافظ محمد عظیم بن حافظ گل محمد بن حافظ بخت آور بن حافظ محمد اسماعیل بن حافظ عبدالجلیل بن حافظ عبدالکریم بن حافظ کمال (ان کی حافظ کمال کی اولاد موضع پیل پدھراڑ میں بھی بیان کی جاتی ہے حاشیہ ص 33) بن حافظ کشال بن حافظ فیروز بن حافظ عبدالوالی بن حافظ جلال دین بن شاہ حشمت بن شاہ عظیم بن شاہ حسام بن شاہ عیش بن شاہ غفور بن شاہ عقوب بن شاہ یعقوب بن شاہ عقیل بن شاہ زبیر بن قطب شاہ بن الف شاہ از اولاد حضرت ابوالقاسم امام محمد الاکبر عرف امام حنیف رحمۃ اللہ علیہ''

تبصرہ: قاضی سعید الرحمٰن اعوان مع قدیم ریکارڈ 2004ء میں راقم کے پاس تشریف لائے تھے آپ

گورنمنٹ ٹیچر اور امام مسجد کے فرائض بھی انجام دے چکے ہیں آپ کے خاندان کا شجرہ نسب راقم کی تالیف ''تحقیق الانساب'' جلد اوّل 2007ء کے صفحات 284 و 504 وغیرہ پر درج ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔

وادی کاغان 2007ء

''وادی کاغان'' تاریخ۔لوگ۔ثقافت۔سیاحت 2007ء میں منصف خان سحابؔ نے شائع کی جس کے صفحہ 139 پر رقم طراز ہیں:۔''اعوان'' محمد بن الحنفیہ بن علی کی اولاد ہیں اور محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان آئے اور اعوان کا خطاب پایا۔میر قطب شاہ ان کے مورث اعلیٰ ہیں جن کا سن وفات 431ھ ہے اور ان کا مدفن غزنی ہے''۔

تبصرہ: منصف خان سحابؔ کی تحقیق کے مطابق بھی اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہیں۔

حیات فقیہ زمان 2007ء

''حیات فقیہ زمان'' تالیف از الحاج حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری، رضوی نے 2007ء مکتبہ اعلاحضرت دربار لاہور سے شائع کی جس کے باب 1 میں فقیہ زمان ابوالمظفر مفتی غلام جان ہزاروی کے خاندان کے حوالہ سے تحریر ہے:۔''مفتی صاحب کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہ کے توسط سے حضرت سیّدنا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے، آپ کے اجداد میں میر قطب شاہ نامی ایک بزرگ گزرے ہیں جنہوں نے ہندوستان پر حملے کے وقت سلطان محمود غزنوی کی امداد فرمائی تھی۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق بھی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہے۔

انوار ولایت شمسیہ بموسوم افکار لدنیہ عرفانیہ حصہ اول و دوم 2007ء

''انوارِ ولایت شمسیّہ'' بموسوم افکار لدینہ حصہ اوّل و دوئم حالات و تعلیمات حضرت شیخ المشائخ عارف باللہ خواجہ شمس الدین نقشبندی سید پوریؒ آزاد کشمیر، حبیب الرحمٰن حبیب گاؤں گیروال ڈڈیال، تحصیل و ضلع مانسہرہ نے 2007ء میں راولپنڈی سے شائع کی 400 صفحات پر مشتمل کتاب کے صفحہ 102 پر حضرت خواجہ شمس الدین سید پوریؒ کے عنوان آپؒ کے شجرہ نسب کے متعلق یوں درج ہے:۔''شجرہ نسب امام حنیف (محمد حنفیہؒ) پسر حضرت علیؓ سے جا ملتا ہے آپ کے آبا و اجداد کئی پشتوں سے عالم چلے آئے تھے۔آپؒ کا مسکن اور جائے پیدائش آزاد کشمیر ضلع مظفر آباد ہے''

تبصرہ: حضرت خواجہ شمس الدین سید پوریؒ قطب شاہی علوی اعوان کا شجرہ نسب راقم کی کتب ''تحقیق الانساب'' اور ''مختصر تاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹری'' میں درج ہے جس کے مطابق یہ خاندان اعوان ہے اور حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہے۔اسی شاخ سے محمد ایوب اعوان حسن آباد مظفر آباد ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں۔

تحقیق الانساب مشہور بہ تاریخ اقوام 2007ء

''تحقیق الانساب'' راقم (محمد کریم خان علوی قادری شادو آل قطب شاہی اعوان) کی تالیف ہے اس پر جناب محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے تبصرہ کرتے ہوئے اسے ماہنامہ اعوان اسلام آباد میں شائع کیا اور اس کو اپنی معروف تالیف تاریخ علوی اعوان، اشاعت 2009ء میں شائع کیا ہے من وعن شائع کیا جاتا ہے:۔

''ادارہ تحقیق الاعوان آزاد کشمیر'' کے چیف آرگنائیزر محمد کریم خان اعوان نے ''تحقیق الانساب'' مشہور بہ تاریخ اقوام لکھ کر کمال کر دیا۔ مجھے یہ کتاب دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ادارہ تحقیق الاعوان کو محمد کریم اعوان جیسے جانشین عطا فرمائے ہیں جو اس ادارہ کو ان شاء اللہ العزیز تا دیر زندہ و جاوید رکھیں گے۔محمد کریم خان اعوان کا تعلق سنگولہ سے ہے اور یہ وہی شخصیت ہے جس نے سنگولہ کے مقام پر ایک جلسہ عام میں مجھ ناچیز کو سات گز کی دستار، گل زمان قاصد کے ہاتھوں سے پہنائی جو آزاد کشمیر کے نمائندہ کی حیثیت سے اس جلسہ میں موجود تھے۔سنگولہ کے سات حرف، سات گاؤں اور سات نمبردار اور سات گز کی پگڑی......محبت حسین اعوان کیلئے یقیناً ایسا تحفہ تھا جو میں نے اس وصیت کے ساتھ محفوظ کر دیا کہ میرے مرنے پر یہی دستار جو سنگولہ والوں نے آزاد کشمیر کے اعوانوں کی طرف سے میرے سر پر سجائی ہے، میرے مرنے کے بعد اسے ہی میرا کفن بنا دیا جائے اور یہ بات میں نے اُس کپڑے پر تحریر کر دی ہے۔

محمد کریم خان اعوان ایک تحریک کا نام ہے جس کا مقصد اعوانانِ آزاد کشمیر و پاکستان کی بقاء و سربلندی کیلئے ہمیشہ کیلئے جاری و ساری ہے، یہ کتاب اسی تحریک کی ایک کڑی ہے۔اس کتاب تحقیق الانساب میں نا صرف اعوان قبیلہ کی تاریخ مرتب کی گئی ہے بلکہ آزاد کشمیر میں بسنے والے دیگر قبائل کی تاریخ بھی دے دی گئی ہے۔اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ محمد دین فوق کے بعد محمد کریم خان اعوان نے قبائلی تاریخ کے کام کو آگے بڑھانے میں زبردست کاوش کی ہے۔

اعوان تاریخ کے حوالے سے مؤلف نے لکھا ہے کہ کشمیر میں آباد علوی اعوان محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں اور اس میں کوئی دو رائے نہیں ہوسکتی۔علوی اعوانوں کی یہی درست تاریخ ہے کہ پاک و ہند و کشمیر کے علوی اعوان محمد الاکبرؒ (محمد حنفیہ) بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں۔

تاریخ وادی چھچھ اور اقوام چھچھ 2007

''تاریخ وادی چھچھ اور اقوام چھچھ'' تالیف از منظور اعوان نے مثال پبلشرز رحیم سینٹر پریس مارکیٹ فیصل آباد سے 2007ء میں شائع کی جس کے صفحہ 133 پر تحریر ہے:۔''سید سالار میر حیدر قطب شاہ کی اولاد پورے برصغیر میں آباد ہے جو اعوان قوم کے نام سے پہچانی جاتی ہے''۔صفحہ 136 پر لکھتے

ہیں:۔"عربی النسل قطب شاہ کے ساتھ چونکہ محمود غزنوی کی قریبی رشتہ داری بھی تھی کہ قطب شاہ کے بڑے بھائی میر ساہو سالار کی بیوی محمود غزنوی کی ہمشیرہ تھیں"۔صفحہ 149 پر رقم طراز ہیں:۔"ہمارا دعویٰ ہے بل کہ اعوانوں کا اجماع اسی دعوے پر ہے کہ اعوان ایک قوم ہے جس کا سلسلہ نسب قطب شاہ سے ہوتا ہوا محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ سے جاملتا ہے"۔

تبصرہ: "تاریخ وادی چھچھ اور اقوام چھچھ" کے مصنف نے کتاب ہذا میں واضح طور پر تحریر کیا ہے کہ برصغیر کے اعوان عربی النسل ہیں اور سالار ساہو غازی اور میر قطب حیدر شاہ بھائی تھے اور سلطان محمود غزنوی کی ہمشیرہ سالار ساہو کی بیوی تھیں اور اعوان قوم کا سلسلہ نسب قطب شاہ سے ہوتا ہوا محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ سے جاملتا ہے۔یہی درست اور مبنی بر حقائق تاریخ ہے انساب کی قدیم کتب سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

سلطان الشہداء(2008ء)علی گڑھ بھارت

"سلطان الشہداء" تالیف از انجینئر محمد سمیع الدین 2008ء میں علی گڑھ سے شائع ہوئی۔سلطان الشہداء سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان ہیں آپ کتاب ہذا کے ص 12 پر رقم طراز ہیں"آپ کے والد بزرگوار کا نام سالار ساہوؒ المخاطب بہ پہلوان لشکر اور والدہ کا نام ستر معلیٰ تھا جو سلطان محمود غزنوی کی حقیقی بہن تھیں۔سلسلہ نسب اس طرح ہے:والد بزرگوار:سالار ساہوؒ بن عطااللہؒ بن طاہر غازی بن طیب غازیؒ بن محمد غازیؒ بن عمر [علی] غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی[عون عرف قطب غازی] بن عبدالمنان[علی] بن محمد حنفیہؒ بن سیّدنا حضرت علیؓ۔والدہ ماجدہ:ستر معلیٰ بنت سلطان سبکتگین بن جوقان بن قراالحکم بن قزل ارسلان بن قرامان بن فردیز بن یزدجرد بن شیرویہ بن فردیز خسرو بن ہرمز بن کسرا" کتاب ہذا میں جن جن علاقوں اور قبیلوں سے سالار مسعود غازیؒ کی جنگیں ہوئیں ان کا ذکر بھی تفصیل سے کیا ہے کتاب 300 صفحات پر مشتمل ہے۔

تبصرہ: کتاب سلطان الشہداء کے مولف نے خود زمینی حقائق کا مشاہدہ کرتے ہوئے اور قدیم کتب، روایات اور گزٹیئر اور نقشہ جات اور سالار مسعود غازیؒ اور ان کے ساتھی شہداء کے مزارات کی تصاویر اور جنگی نقشہ جات بھی شامل کتاب کیے ہیں۔اور یہ ثابت کیا ہے کہ سالار مسعود غازیؒ سلطان الشہداء ہندوستان ہیں اور آپ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے ہیں آپ کا مزار مبارک بہڑائچ بھارت میں مرجع خلائق عام ہے آپؒ کا شجرہ کتاب ہذا میں درج ہے آپؒ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

تذکرہ السادات انوار الجمان 2008ء

"تذکرہ السادات انوار الجمان" تالیف از سیّد انور حسین شاہ گیلانی قادری ترتیب و تدوین سیّد محبوب علی شاہ گیلانی، اسد محمود پرنٹنگ پریس گوالمنڈی راولپنڈی سے جولائی 2008ء میں شائع کی جس کے صفحہ 229 پر لکھتے ہیں حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام سے نسل چلی وہ سیّد کہلاتی ہے اور حضرت

محمد حنفیہؓ،حضرت عباس علم دارؓ اور حضرت عمر الاطرفؑ سے جو اولاد چلی وہ علوی کہلاتی ہے ان کی اولادوں کے شجرہ جات بھی درج کیے جاتے ہیں۔شجرہ جات:سعید الدین سالار مسعود غازی بن شاہو غازی بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن سید غازی بن آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی بن محمد الاکبر المعروف محمد حنیف بن علی المرتضیٰؓ۔

تبصرہ: جیسا کہ نسب قریش عربی، منبع الانساب فارسی وغیرہ سے یہ تصدیق ہوا کہ عون بن علی بن محمد حنفیہ کی اولاد بنی عون اور قطب شاہی اعوان ہے مولف کتاب ہذا نے بھی انہی کتب سے استفادہ کرتے ہوئے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب درج کیا ہے

"تذکرہ مشائخ سندھ 2009ء"

"تذکرہ مشائخ سندھ" تالیف از مولانا ڈاکٹر حق نواز اعوان 2009ء میں شائع کی جس کے صفحہ 385 پر رقم طراز ہیں:۔"تمام اعوان متفق ہیں کہ وہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند سیدنا محمد اکبرؒ(محمد حنفیہؒ) کی اولاد سے ہیں آپ کا یہ صاحبزادہ آپ کی بیوی سیدنا خولہ بنت جعفر بن بکر بن وائل جو بنو حنیفہ قبیلے سے تھیں، جنگ یمامہ کے قیدیوں میں آئیں۔سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا دور خلافت تھا۔آپؓ نے انہیں سیدنا علیؓ کے نکاح میں دیا۔سیدہ خولہ کے بطن سے آپ کا ایک فرزند پیدا ہوا جو تاریخ میں محمد حنفیہؒ کے نام سے مشہور ہے۔محمد حنفیہؒ کی پشت میں قطب حیدر شاہ علویؒ ایک بزرگ ہو گزرے ہیں جو کہ محمود غزنوی کے دور میں افغانستان کے راستے ہند میں داخل ہوئے آپ کا قبیلہ قطب شاہی اعوان کہلاتا ہے"۔

تبصرہ: مولانا ڈاکٹر حق نواز اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی مرکزی ریسرچ کونسل کے سینٹرل ایگزیکٹو ممبر بھی ہیں آپ معروف محقق و تاریخ دان کی تحقیق میں بھی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ از اولاد حضرت محمد الاکبر المعروف حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

اقوام پاکستان کا انسائیکلو پیڈیا 2009ء

"اقوام پاکستان کا انسائیکلو پیڈیا" انجم سلطان شہباز نے اگست 2009ء میں زائد پرنٹرز لاہور سے شائع کی جس کے صفحہ 799 تا 837 پر مختلف کتب کے حوالے سے بہت سی روایات پیش کی ہیں۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اور انھوں نے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں حصہ لیا۔

مختصر تعارف قبیلہ علوی اعوان (اعوان تاریخ کے آئینے میں) 2009ء

مختصر تعارف قبیلہ علوی اعوان (اعوان تاریخ کے آئینے میں) کتابچہ تالیف از ملک شوکت حسین علوی چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے 2009ء میں گل اعوان پرنٹرز بلیو ایریا اسلام آباد

سے شائع کیا جس کے صفحہ 13 پر عبداللہ گولڑہ علوی، محمد شاہ کندلان، مزمل شاہ علوی، جہان شاہ علوی، زمان علی شاہ علوی، فتح علی شاہ علوی، نادر علی شاہ علوی، کرم علی شاہ علوی، بہادر علی شاہ علوی، محمد علی شاہ علوی، نجف علی شاہ علوی پسران حضرت میر قطب شاہ علوی بن حضرت غازی عطا اللہ علوی تا حضرت محمد حنفیہ علویؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ شجرہ درج کیا ہے۔صفحہ 15 پر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی مطبوعات درج ہیں۔آخر میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے اغراض ومقاصد درج ہیں۔

دہمتوڑ تاریخ کے آئینے میں 2009ء

''دہمتوڑ تاریخ کے آئینے میں'' حافظ محمد عثمان جدون نے 2009ء میں طاہر پرنٹنگ پریس ایبٹ آباد سے شائع کی۔اعوان قبیلہ کے حوالے سے رقمطراز ہیں'' مولوی عثمان صاحب فاضل دیو بندی کی تحقیق کے مطابق 13 صدی کے وسط میں اپنے وطن غور سے پنجاب اور ہزارہ میں آ کر آباد ہوئے بعض اقوام ان کو غوری قوم کا حصہ سمجھتی تھیں۔سلطان محمود غوری[سلطان محمود غزنوی] نے جب ہندوستان فتح کر لیا اور کھوکھروں سے علاقے خالی کروانے شروع کر دیئے تو اعوانوں کو بکھر سے لیکر اٹک تک آباد کیا چنگیزی مغلوں کے حملوں کے وقت اس علاقہ کے آوان[اعوان] محفوظ علاقوں مثلاً ایبٹ آباد اور اس کے ملحقہ علاقوں میں آ کر آباد ہوئے۔جب تیموری فوج ہزارہ میں داخل ہوئی تو اس وقت 1398ء میں آوان[اعوان] قوم ہزارہ میں آباد تھی''۔

تبصرہ: مولف نے درست تجزیہ نہیں کیا سلطان محمود غوری نے ہندوستان فتح نہیں کیا بلکہ سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان فتح کیا تھا اور اعوان سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں رہے۔انگریز تاریخیں وبندوبست وگزیٹئر سے بھی یہ تصدیق ہوتا ہے کہ اعوان سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد میں رہے۔یعنی 13 صدی کا وسط نہیں بلکہ گیارہویں صدی کے شروع میں ہند آئے۔یہ بات درست ہے کہ تیموری فوج 1398 میں جب ہزارہ میں داخل ہوئی تو اعوان موجود تھے جس کی تصدیق حضرت بابا سجاولؒ کی پیدائش 1312ء اور ان کے فرزند حضرت بابا شادمؒ کا پکھلی ہزارہ سے حضرت شاہ ہمدانؒ کے ہمراہ 1387ء میں کشمیر جانا تصدیق ہوتا ہے۔واضح ہو کہ اعوان عون قطب شاہ بن علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں'' نسب قریش'' عربی،''تہذیب الانساب'' عربی،''منتقلۃ الطالبیہ'' عربی،'' لباب الانساب''عربی،''منبع الانساب'' فارسی وغیرہ کے مطابق اعوانوں کا بنی عون ہونا، ہند آنا اور سلطنت غزنویہ کے ساتھ منسلک رہنا اور جہاد ہند میں ہونا اور حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہونا مندرجہ بالا کتب سے تصدیق ہوتا ہے۔

تحقیق عزیز افغاناں 2009ء

تحقیق عزیز افغاناں تالیف از عزیز الرحمٰن خان نے بیلہ نور شاہ مظفر آباد سے 2009ء میں شائع کی جس کے صفحہ 204 پر رقم طراز ہیں:۔قدیم دستاویزات میں لفظ اوان ملتا ہے۔''تحقیق الاعوان'' کے بیان کے مطابق

اصل لفظ''اعوان'' ہے۔اعوان قوم کے اکثر افراد دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ حضرت قطب شاہ جو غزنی دور میں حاکم ہرات تھے بلند پایہ مبلغ دین بھی تھے۔غزنی حملوں کے زمانے میں اعوان لوگ ترک فوج شامل ہوئے تھے مقامی لوگ انہیں بھی ترک کہنے لگے اُس وقت ہندی لوگ سب کو ہی ترک سمجھنے لگے تھے خود اعوان میں سے کچھ لوگ اپنے ناموں کے سامنے ترک لکھتے تھے۔''

تبصرہ: کتاب ہذا کے مولف کے مطابق اعوان سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ ہندوستان آئے۔یہ بات بھی درست ہے کہ بہت سے علوی اپنے نام کے ساتھ ترک بھی لکھتے تھے جیسے خواجہ احمد یسوی پیر ترکستان، خواجہ شمس الدین علوی ترک وغیرہ۔ترک بطور سکونت لکھتے تھے جیسے پنجاب کا رہائشی پنجابی، کشمیر کا کشمیری وغیرہ۔

علوی سے اعوان تک

''علوی سے اعوان تک'' کتابچہ صاحبزادہ ملک عبدالحفیظ علوی اعوان جنرل سیکرٹری تنظیم الاعوان ٹیکسلا نے شائع کیا ہے اس پر سن اشاعت درج نہ ہے اور ملک عبدالحفیظ علوی بھی چند سال قبل وفات پا گئے تھے۔صفحہ 4 پر تحریر ہے:۔''پاک و ہند کی غیور قوم قطب شاہی اعوان کے جدامجد حضرت قطب شاہ کا سلسلہ نسب نو واسطوں سے شیر خدا حضرت علیؓ کے صاحبزادے حضرت امام ابن حنفیہؒ تک پہنچتا ہے۔حضرت امام محمد ابن حنفیہ کے دو بیٹے تھے بڑے کا نام عبدالمنان[علی] اور چھوٹے کا نام عبدالفتاح تھا۔حضرت قطب شاہ بڑے بیٹے کی اولاد سے ہیں''۔

وادی سون سکیسر (تاریخ تہذیب وثقافت) 2010ء

''وادی سون سکیسر''(تاریخ تہذیب وثقافت) تالیف از محمد سرور خان اعوان 2010ء میں شائع کی جس کے صفحہ 103 پر چوتھا باب تاریخ اعوانان کے حوالے سے رقم طراز ہیں''اعوان قبیلہ پر لکھی جانے والی اردو کتابوں کا ماخذ''میزان قطبی''،''میزان ہاشمی'' اور'' خلاصۃ الانساب'' نام کی تین کتابیں ہیں یہ صرف دو صدی پہلے لکھی گئی ہیں اور آج کل ناپید ہیں۔مزید برآں برصغیر پاک و ہند کی تاریخ پر لکھی جانے والی کسی قدیم کتاب میں اس قبیلہ کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔لہذا قبیلہ کی تاریخ لکھتے وقت صدری روایات کا سہارا لینا پڑتا ہے۔۔مزید لکھتے ہیں کہ وادی سون اعوانوں کا پہلا مسکن ہے اور پھر مختلف اسباب واحوال کے تحت یہ لوگ ہوشیار پور ہزارہ کشمیر اور ملک کے دوسرے حصوں میں جا کر آباد ہوتے رہے''۔صفحہ 104 اعوان حضرت عباس کی اولاد ہیں۔صفحہ 105 عون بن یعلی جو علی بن قاسم عبدالعلی عبدالرحمٰن ابراہیم اور قطب شاہ کے نام سے بھی معروف ہیں۔صفحہ 106 میر قطب حیدر اور قطب شاہ ناموں کی دو الگ الگ شخصیتیں ہیں جنہیں ملک شیر محمد اور خواص خان نے ایک شخص بنانے کی سعی لا حاصل کی۔میر قطب حیدر نامی شخص کو سالار ہونے پر مانک پور کا حاکم مقرر کیا تھا وہ 424 ہجری میں سالار مسعود غازی کی سعادت کرتے ہوئے بہرائچ میں شہید ہوا۔

تبصرہ: مولف موصوف نے تین جعلی وفرضی کتب کے حوالے سے لکھا ہے جس پر موصوف ہی کی اسی

حوالے سے لکھی جانے والی تاریخ اعوان الانساب الابرار فی آلِ عباس علم دار 2008ء پر تبصرہ کیا جا چکا ہے مزید یہ کہ مولف خود بیانی ہیں کہ برصغیر پاک و ہند کی تاریخ پر لکھی جانے والی کسی قدیم کتاب میں اس قبیلہ کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا اس حد تک درست ہے کہ میزان قطبی، میزان ہاشمی وخلاصۃ الانساب کا حوالہ صرف اور صرف مولوی نورالدین سلیمان نے دیا ہے اور اس کے بعد جتنے بھی شجرات و کتب اعوانوں کا غازی عباس علم دارؒ کی اولاد ہونے کے حوالے سے لکھی گئیں ان میں ''زادلاعوان'' و''باب الاعوان'' اور''میزان قطبی''اور ''میزان ہاشمی'' اور''خلاصۃ الانساب'' کے حوالے دیئے گئے ہیں۔موصوف کے مطابق آخرالذکر کتابیں 200 سال پرانی ہیں جب کہ بعض ان میں سے''خلاصۃ الانساب'' کوعلامہ حلی کی یعنی آٹھویں صدی ہجری کی لکھ چکے ہیں اور لیکن ایک بات سب میں مشترک ہے کہ کسی کے پاس بھی نہ تو کوئی کتاب موجود ہے اور نہ ہی ان کے موقف کی تصدیق''زادالاعوان''و''باب الاعوان'' کی اشاعت سے قبل کی کسی کتاب سے ہوتی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب کے مولف خود ہی اقرار کرتے ہیں کہ اعوانوں کی تاریخ کا تذکرہ کسی بھی قدیم کتاب سے نہیں ملتا اس لئے صدری روایات کا سہارا لینا پڑتا ہے۔موصوف کا یہ جملہ خواس بات کی نفی کرتا ہے کہ''میزان قطبی''،''میزان ہاشمی''و''خلاصۃ الانساب'' نامی کتب کا کوئی وجود نہیں۔ جہاں تک صدری روایات کا تعلق ہے وہ بھی حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ہیں جس کی تصدیق خود مولوی نورالدین خود کرتے ہیں ''اعوانواں کا بہت بڑا طائفہ اپنے آپ کو حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد بیان کرتا ہے''۔علاوہ ازیں تاریخ اقوام پونچھ میں بھی اعوانان سنگولہ وغیرہ نے مولف تاریخ اقوام پونچھ کو حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ہونے کی شہرت بلدی کے شواہد پیش کیے کہ صرف پونچھ ہی کی سرزمین پر چارسو سال سے ان کی روایت یہ ہے کہ وہ اعوان ہیں اور حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؑ کی اولاد سے ہیں مولف اقوام پونچھ نے اہل سنگولہ کا موقف درست تسلیم کرتے ہوئے پونچھ کے اعوانوں کو حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد لکھا۔مزید یہ کہ محترم سرور اعوان صاحب ضیائے سون میں بھی اس بات کا اظہار کر چکے ہیں کہ یہ تحقیق کی جائے کہ اعوان حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں یا حضرت عباس علم دارؒ کی یا عمر الاطرفؒ کی۔جس سے یہ تصدیق ہوا کہ صدری روایات حضرت غازی عباس علم دار کی نہیں تھیں اگر ایسا ہوتا تو سرور اعوان صاحب بھی تحقیق کی دعوت نہ دیتے اور خدا بخش اعوان''یادگار اسلاف''میں یہ نہ لکھتے کہ قطب شاہ سے اوپر شجرہ اختلافی ہے اس لئے وہ متروک کرتے ہیں۔اور حضرت علامہ یوسف جبریل یہ نہ لکھتے کہ 1923ء سے پہلے اعوانوں کی صرف ایک ہی روایت حضرت محمد حنفیہؒ کی تھی۔ یہ وادی سون سکیسر کی صورت حال ہے۔باقی مولوی حیدر علی لدھیانوی نے 1896ء میں''تاریخ علوی''، حضرت محمد حنفیہ والی رایت کی بنیا د پر ہی تالیف فرمائی۔ درست بات یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔

محمود غزنوی 2010ء

''محمود غزنوی'' تالیف از ستار طاہر مطبوعہ ایچ۔ایس۔آفسیٹ پریس نئی دہلی، پبلشر عاکف بک ڈپو کے صفحہ 91 پر درج ہے:۔''سپہ سالار مسعود غازی ہندوستان کے قلب میں تشریف لانے والے تھے''۔

تبصرہ: کتاب ہذا سے بھی یہ تصدیق ہوا کہ مسعود بن سلطان محمود غزنوی اور سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی جو امیر محمود از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ کے نام سے بھی مشہور ہیں دو الگ الگ شخصیات ہیں۔

اعوان تاریخی پس منظر 2010ء

''اعوان تاریخی پس منظر'' از تالیف ملک عبدالعزیز اعوان نے کتاب ساز پبلی کیشنز دریا آباد راولپنڈی سے 2010ء میں شائع کی جس کے صفحہ 200 پر اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔''قطب شاہ غازی الہراتی جداعلا بن میر عطااللہ غازی بن میر الطاہر غازی بن میر الطیب غازی بن محمد غازی بن عمر غازی بن آصف غازی بن بطل غازی بن عبدالمنان علوی بن عون علوی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؑ''۔

تبصرہ: مولف کتاب ہذا نے تاریخی کتب کے حوالے سے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج کیا۔انساب کی قدیم کتب سے بھی یہ تصدیق ہوتا ہے کہ اعوان، عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؑ کی اولاد ہیں۔

شیخ حلیمؒ چشتی مسعودی 2010ء

''شیخ حلیمؒ چشتی مسعودی مدنی انصاری اور بارہ شہداء دیپال پور تالیف زبیر احمد گلزار نے صابری پبلی کیشنز کلس شریف بہلوال سرگودھا سے 2010ء میں شائع کی جس کے صفحہ 41 پر حضرت غازی سالارؒ کے حالات زندگی کا خاکہ یوں پیش کیا ہے:''حضرت غازی مسعود سالار ولادت 21 رجب 405ھ 1015ء اجمیر میں ہوئی۔القابات میاں غازی، بالا پیر، سلطان الشہداء، سید الشہید۔والد کا نام غازی ساہو سالار (مزار سترکھ ضلع بارہ بنکی)۔والدہ کا نام ستر معلیٰ دختر سبکتگین ہمشیرہ سلطان محمود غزنوی۔دادا کا نام عطااللہ۔والد کے بھائی غازی سالار سیف الدینؒ روضہ بہرائچ، سالار ملک قطب حیدرؒ (قطب شاہ)۔شہادت 14 رجب 424ھ/ 10 جون 1034ء روضہ مبارک بہرائچ [بھارت]۔

تبصرہ: مندرجہ بالا کوائف کے مطابق سالار مسعود غازی قطب شاہ علوی اعوان از اولاد عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔سلطان محمود غزنوی کے بھانجے ہیں اور 424ھ میں شہید ہوئے مزار مبارک بہڑائچ انڈیا میں ہے۔

تاریخ عباسیہ جلد اوّل 2010ء

''تاریخ عباسیہ'' جلد اوّل تالیف از ریاض الرحمٰن ساغر گاؤں بڑی بیک وادی کھلانہ ضلع ہٹیاں بالا آزاد کشمیر نے 2010ء میں شائع کی۔کتاب ہذا کے حصہ دوم صفحہ 304 پر سردار ضراب خان عباسی کی کشمیر آمد

کے عنوان سے رقم طراز ہیں:۔ ''قطب شاہ حضرت حنیفؒ بن علیؓ کی اولاد سے تھے۔ان کی نسل کو اعوان قطب شاہی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔''مرات سلاطین'' جلد اوّل کی رو سے 136ھ میں ہرات قبیلہ عباسیہ کے زیر اثر آیا تو قطب شاہ والئی ہرات اور سردار ضراب خان عباسی حاکم صوبہ کے بلند مقام پر فائز ہوئے۔ایک روایت ہے کہ اس دور میں حاکم کشمیر والئی ہرات کے زیر اثر تھا۔لیکن جب وہ سرکشی اور بغاوت پر آمادہ ہوا تو قطب شاہ نے حاکم کشمیر کی بغاوت کو کچلنے کے لیے حاکم صوبہ سردار ضراب خان عباسی کو کشمیر پر لشکر کشی کا حکم دیا''۔

تبصرہ: مولف کتاب ہذا کے مطابق'' 136ھ میں ہرات قبیلہ عباسیہ کے زیر اثر آیا تو قطب شاہ والئی ہرات اور سردار ضراب خان عباسی حاکم صوبہ کے بلند مقام پر فائز ہوئے''۔نیز'' آئینہ قریش'' اور'' عباسی شمالی پاکستان'' میں بھی یہی روایت درج ہے کہ ''قطب شاہ والئی ہرات نے ضراب خان کو کشمیر بھیجا تھا۔یہ قطب شاہ حضرت امام حنیفؒ بن علی کیؓ اولاد سے تھے ان کی نسل سے اعوان قوم قطب شاہی اعوان مشہور ہیں''۔عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ 125ھ میں اپنے بھتیجے یحیٰی بن زید بن امام زین العابدینؑ کے ہم راہ خراسان، غزنی و ہرات کی جانب ہجرت کر گئے تھے۔مولف کا یہ کہنا قطب شاہ 136 ہجری میں والئی ہرات تھے درست معلوم ہوتا ہے مناقب سلطانی میں بھی حضرت سلطان باہوؒ کے اجداد کا تذکرہ قطب شاہ ہرات سے بیان کیا گیا ہے۔

تذکرہ اولیاء کشمیر تالیف سیّد زاہد حسین نعیمی 2011ءء

''تذکرہ اولیاء کشمیر'' تالیف از سیّد زاہد حسین نعیمی جس کے ص 403 پر درج ہے''بابا اسماعیلؒ کا تعلق اعوان قبیلے سے ہے۔آپ کے آبا و اجداد صدیوں پہلے برصغیر پاک و ہند میں آئے۔پھر وہاں سے مانسہرہ پھر مانسہرہ سے کشمیر میں داخل ہوئے۔بابا اسماعیل خان کے آباواجداد بابا سجاول خان رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔بابا سجاول خان کا بیٹا شاد المعروف سادم خان علاقہ پکھلی ہزارہ سے براستہ مظفر آباد ضلع پونچھ کے علاقہ سنگولہ پہنچے اور یہاں ہی مستقل قیام کیا۔بابا سادم خانؒ کے دو بیٹے حمید اللہ عرف بڈھا باباؒ اور عبداللہ عرف کہانی بابا ہوئے۔سادم خان جو ہزارہ میں شاد (شادم) مشہور ہیں جبکہ سنگولہ میں سادم خان مشہور ہیں۔بڈھا بابا کا بیٹا بہرام خان تھا جن کا مزار چوڑوٹ متصل سنگولہ میں ہے بہرام خان کے تین بیٹے سیٹ خان، اسماعیل خانؒ اور جمال خانؒ تھے اسماعیل خانؒ اور جمال خانؒ کے مزارات بمقام ناڑے سنگولہ میں ہیں جب کہ سیٹ خان کا مزار پیرستان تحصیل اوڑی مقبوضہ کشمیر میں ہے۔تذکرہ اولیاء کشمیر کے ص 405 کے مطابق آپؒ صاحب کرامت بزرگ اور ولی کامل ہو گزرے ہیں۔جواب بھی عوام علاقہ میں سینہ بہ سینہ روایات مشہور ہیں۔آپؒ کا مزار جس مقام پر ہے اسے ناڑے کہا جاتا ہے ناڑے پہاڑی زبان میں ''چشمے'' کو کہتے ہیں۔بتایا جاتا ہے یہاں پانی نہ تھا بابا اسماعیل خانؒ کی کرامت سے ایک نہیں بلکہ سات پانی کے چشمے پھوٹ پڑے اس لحاظ سے یہ جگہ ہی ناڑے شریف کے نام سے مشہور ہو گئی۔تذکرہ اولیاء کشمیر کے ص

406 کے مطابق بہرام خان کی قبر چوڑوٹ متصل سنگولہ اور اس کے فرزند اسماعیل خان و جمال خان کی قبر موضع ناڑے علاقہ سنگولہ اور سیٹ خان کی قبر پیرستان تحصیل اوڑی میں واقع ہے۔۔بابا اسماعیل خان رحمۃ اللہ علیہ کی قبرانور سے ایک قدیمی درخت جس کی موٹائی تین گز (میٹر) سے زائد ہو گی اس نے زیارت پر سایہ کر رکھا ہے۔یہاں سے لوگ لکڑی وغیرہ کاٹیں تو نقصان ہوتا ہے۔آپ کا عرس آپ کی اولاد کچھ عرصہ سے بڑی دہوم دہام سے کرتی ہے ہر سال 14، 15 مئی کو عرس ہوتا ہے''

تبصرہ: تذکرہ اولیاء کشمیر کے مولف سید زاہد حسین نعیمی پونچھ کے معروف قبیلہ سادات گردیزیہ کے چشم و چراغ ہیں تاریخ سادات گردیزیہ پونچھ کے مطابق آپ کا شجرہ نسب یوں ہے:۔سیّد زاہد حسین شاہ بن سید منیر حسین شاہ بن سید الف شاہ بن سید شیر شاہ بن سید حسین شاہ بن سید عظمت شاہ بن شرف علی شاہ بن سید خوشحال شاہ بن سید نصر شاہ بن سید عادل شاہ بن سید دھیرہ شاہ بن سید مالک شاہ بن سید احمد شاہ بن سید نظام شاہ بن سید منور شاہ سچیار بن سیع نور محمد شاہ گردیزی بن سید محمد شاہ گردیزی بن سید عبدالصمد گردیزی بن سید احمد شاہ گردیزی بن سید شاہ محمد یوسف شاہ گردیزی بن سید ابوبکر عبداللہ گردیزی بن سید شاہ قسور گردیزی بن سید ابوعبداللہ بن سید احمد بغدادی بن سید علی بن سید عیسیٰ بن سید حسین قطع بن سید موسیٰ بن سید عبداللہ بن سید حمزہ داعی بن سید ابوشفاء یوعم بن حضرت احمد شعرانی بن علی عریض بن حضرت امام جعفر صادقؑ بن بن حضرت امام باقرؑ بن حضرت امام زین العابدینؑ بن حضرت امام حسینؑ بن حضرت امام علی علیہ السلام۔موصوف نے تذکرہ اولیائے کشمیر کی تالیف سے قبل سنگولہ کے قطب شاہی علوی اعوان اولیائے کرام حضرت بابا محمد اسماعیلؒ و حضرت بابا جمالؒ ابنان حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرامؒ بن حمید اللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت بابا سادمؒ بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کے مزارت پر حاضری دی اور عینی شاہدین سے حالات معلوم کر کے قلمبند کیے۔خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی اعوان حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ہیں۔

عرفان سرور 2011ء

''عرفان سرور'' کے مولف صاحبزادہ پروفیسر قاری محمد مشتاق انور بانی ادارہ صوت القرآن (کالج قراۃ) جو ہر آباد خوشاب خانقاہ عالیہ حضرت باوا جی غلام سرور قادری نوراللہ مرقدہ للّہ شریف ضلع جہلم نے 2011ء میں شائع کی کتاب ہذا پیکر مہر و مروت حضرت باوا جی میاں غلام سرور قادری للّٰہی رحمتہ اللہ کی عظیم شخصیت، خدمات اور حیات و تعلیمات نیز آپ کے فرمودات پر مبنی ہے۔کتاب ہذا کے صفحہ 23 تا 32 پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کا تعارف ہے۔قبیلے کا تاریخی پس منظر کے حوالہ سے رقم طراز ہیں:۔''حضرت باوا جی میاں غلام سرور قادری للّٰہی رحمتہ اللہ علیہ باب مدینۃ العلم حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے فرزند ارجمند، بازوئے شمشیر زن، ''ابوالقاسم'' امام محمد حنفیہ رضی اللہ عنہ معروف بہ امام حنیف رضی اللہ عنہ ''محمد الاکبر'' کی اولاد میں سے ہیں۔آپ کا شجرہ نسب 40 واسطوں سے جناب امیر المومنین سے جا ملتا ہے۔

یہ حضرت امام محمد حنفیہ رضی اللہ عنہ کی ہی کامیاب ترین قائدانہ تحریک اور اہل بیت پاک سے جانثارانہ محبت تھی کہ جس کے نتیجے میں قاتلان امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے سر قلم کر کے سید الساجدین سیدنا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کیے گئے۔ وجہ تسمیہ خاندان کے حوالے سے رقم طراز ہیں: مورخین اس قبیلے کو ''سادات علوی'' کے نام سے موسم کرتے ہیں واضح رہے کہ یہ اصطلاح امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی غیر فاطمی اولاد کیلئے بعض کے ہاں مستعمل ہے جب کہ برصغیر پاک و ہند میں لفظ ''سیّد'' صرف اور صرف سرکار دو عالم ﷺ کی لکت جگر نور نظر حضرت سیّدہ کائنات جناب خاتون جنت رضی اللہ عنہا و قیامت تک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے لیے ہی مختص ہے۔

تبصرہ: صاحبزادہ پروفیسر قاری محمد مشتاق انور معروف شخصیت اور حضرت غلام سرور قادری للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ہیں آپ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے چشم و چراغ ہیں آپ نے کتاب ہذا میں اعوانوں کی درست تاریخ بیان کی یہی اعوانوں کی تاریخ ہے کہ وہ قطب شاہی علوی اعوان ہیں اور حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں حصہ لیا۔ آپ نے اپنے اجداد کی سینہ بہ سینہ تاریخ ''عرفان سرور'' میں رقم کر کے حق ادا کر دیا یہی حق اور سچ ہے۔

ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آباد جنوری 2011ء

''ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل''، اسلام آباد چیف ایڈیٹر ملک اورنگزیب اعوان، ایڈیٹر عمر ذکا اعوان ایگزیکٹو ایڈیٹر اے۔ جے اعوان جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 4 جنوری 2011ء کے صفحہ 15 پر مضمون بہ عنوان ''قطب شاہی علوی اعوان از اولاد محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) مشہور بہ اعوان تاریخ کے آئینے میں'' از قلم محمد کریم خان اعوان مظفر آباد شائع ہوا۔ نیز تسلسل کے ساتھ ہر شمارہ میں قسط وار بھی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ شائع ہوتی رہی۔

تبصرہ: ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آباد کے چیف ایڈیٹر معروف صحافی ملک اورنگزیب اعوان مرحوم تھے آپ اس سے قبل روزنامہ مسلم، روزنامہ نوائے وقت، روزنامہ پاکستان، روزنامہ مرکزی میں بطور سرکولیشن منیجر فرائض سرانجام دے چکے تھے۔ ماہنامہ اعوان اسلام آباد کے ایڈیٹر کے طور پر بھی طویل عرصہ تک خدمات سرانجام دیں مرکزی تنظیم الاعوان پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل اور سیکرٹری اطلاعات کے عہدوں پر بھی متمکن رہ چکے تھے۔ ملک گیر تحقیقی دورے بھی کیے حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی اولاد سے تھے برٹ مانسہرہ کے سکونتی تھے آپ کئی بار سنگولہ راولاکوٹ کا دورے بھی کیے۔ آپ کے پاس ملک بھر اور خاص طور پر ہزارہ کے شجرات تھے جو آپ نے برائے اشاعت راقم کو مہیا کیے۔ آپ ہی کے توسط سے راقم نے معروف نسب دان بابائے اعوانان ہزارہ ملک میر افضل اعوان سابق ناظم یونین کونسل پاوہ ساکن کاکوٹ سے رابطہ ہوا اور ان کے پاس دستیاب قدیم شجرات جو سب کے سب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کے تھے حاصل کرتے ہوئے ''تحقیق الانساب'' مشہور بہ تاریخ اقوام وقبائل کی جلد اوّل و دوم میں 2007ء و 2013ء میں شائع کیے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

جنت سے عروج عباسیہ تک 2011ء

''جنت سے عروج عباسیہ'' تک کے مولف نعیم احمد عباسی ہیں انھوں نے 2011ء میں شائع کی جس کے صفحہ 302 پر لکھتے ہیں ''قطب شاہ والی ہرات حضرت حنیف بن علی کی اولاد سے تھے ان کی نسل کو اعوان قطب شاہی پکارا جاتا تھا''۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق ''اعوان'' قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہے۔

پیغام آشنا 2011ء

''پیغام آشناسہ'' ماہی شمارہ 45 اپریل تا جون 2011ء مدیر اعلا شہاب الدین درائی، سفارت اسلامی جمہوریہ ایران اسلام آباد سے شائع ہوا جس کے صفحات 185 تا 196 پر مولانا محمد شفیع قریشی تیرہویں صدی ہجری میں پنجاب کے ایک نامور عالم، مدرس، مجاہد، مصنف، شاعر و کاتب کے عنوان سے ایک تحقیقی مقالہ راجہ نور محمد نظامی بھوئی گاڑ صفحہ 185 پر رقم طراز ہیں:۔ اسی بھوئی گاڑ تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک میں پنجاب کے ایک نامور عالم، مدرس، مصنف، شاعر، کاتب اور مجاہد آزادی مولانا قاضی حکیم محمد شفیع قریشی تیرہویں صدی ہجری کے شروع میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شجرہ نسب چند پشت تک اس طرح ہے۔ محمد شفیع بن حافظ شیخ احمد بن محمد عباس بن سنت بن عبدالوہاب بن عبدالعزیز بن عثمان بن ابراہیم بن محمد غازی بن آصف غازی تا حضرت امام محمد حنفیہ بن حضرت امیر امومنین علی المرتضیٰؓ سے جا ملتا ہے۔

تبصرہ: مولانا محمد شفیع قریشی ہاشمی قطب شاہی علوی اعوان کا شجرہ نسب از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ درج ہے۔

انوار رحمت بیکراں (2012ء)

''انوار رحمت بیکراں'' کے مولف الحاج محمد خورشید علوی ص 677 پر شجرہ نسب یوں لکھتے ہیں ''قطب حیدر شاہ بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر غازی بن آصف غازی بن بطل غازی بن عبدالمنان غازی بن ابوالقاسم محمد الاکبر محمد حنفیہ بن حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔''

تبصرہ: ''انوار رحمت بیکراں'' کے مولف الحاج محمد خورشید علوی ہیں آپ حضرت بابا سجاول علوی قادری کی اولاد سے تھے مرحوم اوگی مانسہرہ کے رہائشی تھے آپ نے ''انوار سیریز'' کتب تالیف فرمائی ہیں اور ان کی تعداد 50 ہے ان کتب میں آپ دینی، دنیاوی، سیاسی سماجی اور بین الاقوامی حالات پر لکھتے رہے ہیں انوار رحمت بیکراں میں آپ نے اپنے قبیلہ کا مندرجہ بالا شجرہ نسب قلم بند فرمایا ہے جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شرکت کے لیے آیا اور محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہے۔

ڈائریکٹری اعوان برادری 2012ء

''ڈائریکٹری اعوان برادری'' تحریر و تحقیق و مرتب کنندہ حاجی ملک محمد نوید اعوان جنرل سیکرٹری تنظیم اعوان برادری رجسٹرڈ یکہ توت پشاور سے شائع کی جس کے صفحہ 8 پر قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یوں تحریر ہے:۔''سالار ساہو، قطب حیدر شاہ و سالار سیف الدین پسران عطا اللہ بن طاہر بن طیب بن محمد بن عمر یا اسیدن بن آصف بن بطل یا بطال بن عبدالمنان بن عون عرف سکندر بن محمد عرف زبیر بن علی بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔

جواہر الاعوان (2012ء)

''جواہر الاعوان'' تالیف از ملک شاہسوار علی ناصر ساکن اراڑہ (نلی) ضلع خوشاب اس کے علاوہ کئی کتب کے مصنف ہیں آپ نے ''جواہر الاعوان'' 2012ء میں تالیف فرمائی۔ آپ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کو حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ہونا درست سمجھتے ہیں۔ جواہر الاعوان ص 18 پر تحریر ہے ''مولف باب الاعوان وزاد الاعوان مولوی نور الدین نے اعتراف کیا کہ ''میزان قطبی''، ''میزان ہاشمی'' اور ''خلاصۃ الانساب'' فرضی و خیالی کتابیں تھیں حکیم غلام نبی کے کہنے پر ہم نے اعوانوں کو حضرت محمد بن حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کے بجائے حضرت عباس علمدارؒ بن حضرت علیؓ سے ملا دیا حوالہ کی کتابوں کے نام اور اقتباسات خود وضع کرنے پڑے''۔

تبصرہ: ملک شاہسوار علی ناصر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع خوشاب کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کا تعلق خوشاب سے ہے آپ نے ملک شیر محمد اعوان مولف ''تاریخ الاعوان'' و ''تذکرۃ الاعوان'' سے کالاباغ میں ملاقات بھی کی اور سینہ بہ سینہ روایات بھی سنیں آپ درجنوں کتب کے مصنف ہیں ''جواہر الاعوان'' میں آپ نے اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے درج کیا ہے۔

اعوان کی مختصر تاریخ 2012ء

''اعوان کی مختصر تاریخ''، تحریر، تحقیق و ترتیب عبدالمجید اعوان نے 2012ء میں پشاور شہر سے شائع کی کتاب کے شروع میں شجرہ نسب میر قطب حیدر بن عطا اللہ غازی بن میر طاہر غازی بن میر طیب غازی بن میر محمد غازی بن میر عمر غازی بن میر آصف غازی بن میر بطل یا بطال غازی بن عبدالمنان بن عون عرف سکندر بن محمد عرف زبیر بن علی بن محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علیؓ بن ابی طالب تحریر ہے۔

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ اعوانوں کا شجرہ نسب میر قطب حیدر حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ سے ملتا ہے۔

حافظان سیر ملوال (ہزارہ ڈویژن) 2013ء

''حافظان سیری ملوال'' (ہزارہ ڈویژن) تاریخ و شجرہ نسب تالیف از محمد رشید علوی سن اشاعت 2013ء صفحات 160 کالج روڈ لاہور سے شائع کی۔ مولف کتاب ہذا کے صفحہ 15 پر رقم طراز ہیں:۔''اعوان کی وجہ تسمیہ یہ بتائی جاتی ہے کہ سبکتگین اور سلطان محمود غزنوی کے دور میں ان جنگی معرکوں میں علویوں

نے بھرپور مدد کی تو سلطان سبکتگین نے خوش ہو کر انہیں اعوان کا خطاب دیا۔ سلطان محمود غزنوی نے اپنے دور حکومت میں اس خطاب کی تجدید کی اور یوں اعوان کا لفظ علویوں کے لئے مخصوص ہو گیا۔ جو آج تک قائم و دائم ہے۔ حضرت علیؓ کے فرزند حضرت محمد حنفیہؒ کی پشت سے سالار قطب حیدر شاہ تھے ان کی اولاد قطب شاہی اعوان کہلاتی ہے''۔

تبصرہ: مولف رشید علوی حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے فرزند حضرت بابا نیلؒ کی اولاد سے ہیں کتاب ہذا میں آپ نے حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی سوانح عمری بھی درج کی ہے اور اپنے اجداد کے شجرات بھی تحریر کیے ہیں۔ موصوف نے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی قدیم روایات قلم بند کی ہیں جس کے مطابق ''اعوان'' قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

شجرہ نسب خاندان کھوکھر 2013ء

''شجرہ نسب خاندان کھوکھر'' تالیف از حاجی قاری محمد منشاء شہزاد علوی نے 2013ء میں شائع کی جس کے صفحہ 54 پر درج ہے:۔اعوان کا مطلب معاون و مددگار ہے۔ روایات کے مطابق سلطان محمود غزنوی کے ساتھ دینے پر قطب شاہ اور ان کی اولاد نے اعوان کا لقب پایا۔ صفحہ 55 پر لکھتے ہیں ''غازی عطا اللہ شاہ کے تین بیٹے میر ساہو، میر قطب حیدر اور میر سیف الدین تھے میر قطب حیدر علوی بعد ازاں قطب شاہ اعوان کے مورث اعلیٰ ہیں۔ صفحہ 56 اعوانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت قطب شاہ نے سلطان محمود کے ہمراہ ہندوستان کی مہم میں حصہ لیا غلط ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عون کی تاریخ پیدائش 1028ء ہے جب کہ سلطان محمود غزنوی نے 1030ء میں وفات پائی۔ صفحہ 66 پر تحریر ہے:۔ میزان مطبوعہ بیروت، میزان ہاشمی و خلاصۃ الانساب مطبوعہ مصر میں لکھا ہے:۔''عون بن یعلی پیدائشی نام ہے ولادت عون کی 385ھ میں ہوئی اور وفات 522ھ میں تاریخ الخلفاء یعلی جن کو قاسم بھی کہتے ہیں حضرت عون کے والد تھے۔ صفحہ 95 پر کھوکھر قطبی علوی سیالوی کے حوالے سے شجرہ نسب حضرت خواجہ سید شمس الدین سیالوی تا قطب شاہ 40 پشت اور حضرت علیؓ تک 50 درج ہے۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں اعوانوں کی قدیم روایات بیان کی گئی ہیں کہ اعوانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ ہندوستا کی مہم میں حصہ لیا ت۔ جس کے غلط ہونے کی دلیل یہ دی ہے کہ عون کی پیدائش 1028ء یعنی 419ھ ہے جب کہ مولف نے خود ہی صفحہ 66 پر عون کی ولادت 385 ہجری تحریر کی ہے جس سے یہ معلوم ہوا کہ محض مفروضوں پر کہانی بنائی گئی ہے۔ موصوف نے جن تین کتب کا حوالا دیا ہے ان کا کوئی وجود نہیں اور نہ ہی تاریخ الخلفاء میں عون اور اس کے والد کا نام یعلی درج ہے۔ صدیوں پرانی قدیم روایت کے کہ اعوان سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ ہندوستان آئے درست اور مستند روایت ہے اور اس روایت کی تصدیق انساب کی قدیم کتب جن کا تذکرہ قبل ازیں کیا جا چکا ہے سے ہوتی ہے کہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ قطب شاہ نہیں بلکہ قطب شاہی لشکر آیا اور لشکر کے سپہ سالار، سالار ساہو غازی، سالار مسعود غازی، قطب حیدر غازی وغیرہ تھے اور یہ سب عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے۔

قبائل اور ذاتیں تحقیق 2013ء

''قبائل اور ذاتیں''، تحقیق از خادم حسین خادم جنوری 2013ء شاہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان سے شائع کی گئی۔ کتاب ہذا میں اعوان قبیلہ کے حوالہ سے درج ہے کہ ''اعوان قبیلہ ایک عربی اور علوی قبیلہ ہے۔ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صاحبزادے حضرت عون کی اولاد ہیں۔ جھنگ کے مشہور ولی اللہ'' حضرت سلطان باھوؒ'' کا تعلق اسی قبیلہ سے ہے۔ صفحہ 85 پر قطب شاہ غزنی کا ذکر ہے اور مزید درج ہے:۔'' **اعوان ایک مسلمان قبیلہ ہے اور اعوان حضرت عون کی اولاد کہا جاتا ہے''۔**

تبصرہ: درست بات یہ ہے کہ'' اعوان''علی کے فرزند عون کی اولاد سے ہی ہیں لیکن یہ ''علی''، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نہیں بل کہ ان کے پوتے ''علی'' ہیں یعنی عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔ جس کی تصدیق ک کتاب ''نسب قریش'' عربی 200ھ وغیرہ سے ہوتی ہے۔

پوٹھوہار نامہ 2013ء

''پوٹھوہار نامہ'' پروفیسر راجا حافظ امجد منہاس نے 2013ء میں تالیف کی جس کے صفحہ 155 پر اعوان کے حوالے سے درج ہے کہ ''ان کو حضرت عباس اور حضرت عون کی نسبت سے عون عباسی اور حضرت علی نسبت سے عون علوی کہا جاتا ہے۔ حضرت عون کا لقب قطب شاہ تھا۔ آپ وقت کے قطب تھے اور محمود غزنوی کے ہمراہ ہندوستان آئے۔۔ مزید لکھتے ہیں کہ حضرت عون کے ایک لڑکے کا نام عبداللہ المعروف علی گوہر یا گواڑ یا گوہر شاہ تھا آپ کی اولاد گولڑہ اعوان یا گواڑ کہلاتی ہے۔ گولڑہ شریف (اسلام آباد) کا قصبہ آپ ہی کے نام سے ہے۔ عون عرف قطب شاہ کی کی دوسری بیوی راجا کھوکھر کی بیٹی زینب تھی۔۔۔ اعوان راولپنڈی، اسلام آباد، جہلم، اٹک اور چکوال میں بہ کثرت آباد ہیں۔ کلیام شریف اور گولڑہ شریف اور نون ان کے مشہور قصبات ہیں۔

تبصرہ: اس حد تک درست ہے کہ قطب شاہی اعوان سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ ہندوستان آئے۔ عون عرف قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت حنفیہ کی اولاد سے بنی عون اور اعوان اور قطب شاہ غازی کی نسبت سے قطب شاہی کہلائے۔

تحقیق الانساب مشہور بہ تاریخ اقوام وقبائل (2013)

''تحقیق الانساب'' جلد دوم (راقم) مولف محمد کریم خان اعوان کی تالیف ہے جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے اور صفحہ 93 پر سالار مسعود غازی کے حوالہ سے درج ہے کہ آپ کا اصل نام سالار مسعود غازیؒ تھا آپؒ کو دہلی اور اس کے نواحی علاقے میں پیر سلیم کہتے ہیں خراسان میں رجب سالار اور بعض مقامات پر آپؒ کو غازی میاں، بالی میاں، بالا پیر کہتے ہیں آپؒ کے والد ماجد کا نام سید سالار ساہوؒ (برادر حقیقی قطب حیدر شاہ غازی جد اعلیٰ علوی اعوان) ہے۔ آپؒ کی والدہ ماجدہ بی بی ستر معلیٰ سلطان سبکتگین کی صاحبزادی اور سلطان محمود غزنوی کی حقیقی بہن

تھیں جو پارسائے وقت اور عرفان شریعت میں یکتائے روزگار تھیں۔ سالار مسعود غازیؒ کی ولادت اتوار کے دن صبح صادق کے وقت یکم شعبان 405ھ میں شہر متبرک دارالسلام اجمیر شریف بھارت میں ہوئی۔ ہندوستان جیسے کفر والحاد کی خاردار جھاڑیوں میں زندگی کا راستہ ہموار کرنے کے لئے جن سورماؤں کے قدم پہنچے ان میں سالار مسعود غازی کا نام ہنوز روشن وتابندہ ہے۔ آپؒ کی پیدائش سے قبل ہی مقدس ارواح ورجال الغیب نے نشان دہی کردی تھی آپؒ کی شکل و شباہت سے عکس جمال مصطفوی ﷺ اور مرتضوی جاہ و جلال عیاں تھا۔ جس خانوادے کا خمیر عشق ومستی کے جذبہ سے لبریز ہو اس کے چشم وچراغ کا کیا کہنا۔ کہتے ہیں کہ جب آپ چار سال چار ماہ چار دن کے ہوئے تو رسم بسم اللہ خوانی کا شان دار اہتمام کیا گیا۔ دور اندیش اور مستقبل شناس باپ نے سیّد ابراہیمؒ بارہ ہزاری کو آپ کی تعلیم وتربیت کے لئے مقرر کیا بیش قیمت زر و جواہر کا شان دار نذرانہ استاد محترم کو پیش کیا گیا۔ سالار مسعود غازیؒ نے صرف نو سال کی عمر شریف میں تمام علوم باطنی و ظاہری میں کمال حاصل کیا۔ جوان ہوتے ہی راجگان ہند کے خلاف جہاد میں کود پڑے بے شمار معرکوں میں فتوحات حاصل کیں''۔ راقم مولف نے جب تحقیق الانساب جلد اوّل اور دوم تالیف کیں اس وقت راقم کے پاس قدیم عربی انساب کی کتب نسب قریش، تہذیب الانساب، منتقلۃ الطالبیہ ومنبع الانساب فارسی وغیرہ دستیاب نہ تھیں۔ کتاب ہذا میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے علاوہ تین درجن سے زائد قبائل کے شجرہائے نسب وتاریخی احوال درج ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اعوان قبیلہ حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

تاریخ سوہن راجپوت: گوت پنوار 2013ء

''تاریخ سوہن راجپوت'' گوت پنوار عبداللہ عباس سوہن نے 2013ء میں راولپنڈی سے شائع کی جس کے صفحہ 178 تا 181 پر اعوان قبیلہ از اولاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حوالے سے آوان، اہوانہ، اوانہ پر بحث کرتے ہوئے مختلف قبائل کی ہم نام گوتوں کا تقابل پیش کرتے ہوئے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔ صفحہ 180 پر رقم طراز ہیں:۔ ''قطب حیدر شاہ غازی ملک، سالار سیف الدین غازی، سالار ساہو غازی و سالار مسعود غازی شہید کی زیر قیادت علویوں کی کثیر تعداد نے جہاد ہند میں حصہ لیا اور سلطان سبکتگین و سلطان محمود غزنوی سے اعوان کا خطاب حاصل کیا۔ صفحہ 181 پر مختلف تاریخی کتب کا حوالہ دیتے ہوئے قطب حیدر شاہ بن عطا اللہ غازی تا حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب تک شجرہ نسب درج ہے۔

تبصرہ: تاریخ ہذا کے مطابق بھی اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

روزنامہ پردیس اسلام آباد اشاعت خاص 6 اپریل 2014ء

''روزنامہ پردیس'' اسلام آباد ایڈیٹر و پبلشر یاسر ملک نے اعوان کنونش منعقدہ 6 اپریل 2016ء بہ مقام شکر پڑیاں اسلام آباد اشاعت خاص کے موقع پر دو مکمل سامنے والے اور پیچھے والے رنگین صفحات تنظیم الاعوان پاکستان اور تاریخ کے حوالے سے شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کیا۔ ''تنظیم الاعوان پاکستان'' کروڑوں

اعوانوں کی نمائندہ تنظیم ہے ۔''اعوان'' کے لفظی معنی مددگار کے ہیں یہ خطاب سلطان سبکتگین اور سلطان محمود غزنوی نے محمد الاکبرؓ (محمد حنفیہ) بن حضرت علیؓ کی پشت سے عطا اللہ اوران کے فرزندوں سالار ساہو اور سالار قطب حیدر شاہ (غازی ملک) کو عطا کیا (تحریر ملک شاہد اعوان)۔

تبصرہ: اعوان کنونشن کے موقع پر ''روزنامہ پردیس اسلام آباد'' نے اشاعت خاص میں تنظیم الاعوان پاکستان اور قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ میں یہ واضح کیا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے اوراس قبیلہ نے سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ جہاد ہند میں حصہ لیا واضح ہو کہ عون قطب شاہ غازی کی اولاد سے قطب شاہی لشکر سلطان محمود غزنوی کے ساتھ تھا۔

ہندوستان کے مسلمان فاتح وتاجدار 2014ء

''ہندوستان کے مسلمان فاتح وتاجدار'' تالیف از سیّد محمد عمر شاہ نے 2014ء میں عمر سنز لاہور سے شائع کی جس کے صفحہ 47 پر سپہ سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کے عنوان میں رقم طراز ہیں:۔''آپؒ کا یہاں بہ غرض جہاد تشریف لانا اور بہرائچ میں شہادت پانا اس قدر شہرت پذیر ہے کہ بچہ بچہ آپ کے اسم گرامی سے واقف ہے اور اودھ کے بہت کم مقام ایسے ہیں جہاں آپ کے ساتھی جہاد کرنے نہ گئے ہوں۔ چوں کہ آپ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے۔14 رجب [424ھ] دن آپؒ نے شربت شہادت پیا۔ راجہ شہر دیور [سہل دیو] کا تیر حضرت سالار مسعود غازی کے لگا تھا۔ سپہ سالار مسعود غازی اوران کے واقعات اگر چہ کسی مستند اور قابل وثوق تاریخ میں نہیں ملتے مگر اس نام کے ایک زبردست اور بہادر حملہ آور کے ہونے اوران کے بہرائچ میں آ کے شہید ہونے کا واقعہ متواترات میں سے ہے جو کسی تاریخی ثبوت کا محتاج نہیں۔

تبصرہ: سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا تذکرہ سینکڑوں کتب میں درج ہے جو شامل کتاب ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ سالار مسعود غازی عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان غازی بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے 424 ہجری کو بہرائچ میں شہید ہوئے۔ (بحوالہ منبع الانساب فارسی 830ھ، مرات مسعودی 1037ھ، مرات الاسرار 1045ھ وغیرہ)

تاریخ لاہور کا انسائیکلو پیڈیا ''تحقیقات چشتی'' 2014ء

تاریخ لاہور کا انسائیکلو پیڈیا ''تحقیقات چشتی'' تالیف از نور احمد چشتی الفیصل ناشران لاہور نے 2014ء میں شائع کی جس کے صفحہ 821 پر درج ہے:۔''ودرس مذکور قرآنی بہ بھرائچ مزار سلطان الشہداء سالار مسعود غازی قدس سرہ فرستادہ پنج قاری موظف بہ تلاوت گردایندہ''

مختصر ترین تاریخ حضرت سلطان باہوؒ (وشجرہ ہائے خانوادہ حضرت سلطان باہوؒ) 2014ء

''مختصر ترین تاریخ حضرت سلطان باہوؒ (وشجرہ ہائے خانوادہ حضرت سلطان باہوؒ) تالیف از ڈاکٹر سلطان الطاف علی اعوان از اولاد حضرت سلطان باہوؒ دربار عالیہ حضرت سلطان باہوؒ جھنگ شریف نے 2014ء میں شائع کی صفحہ 6 پر خانوادہ اور حالات کے عنوان سے رقم طراز ہیں:۔''حضرت سلطان العارفین

کا سلسلہ نسب امیر زبیر ابن امیر المومنین حضرت علیؓ تک پہنچتا ہے آپؒ کے اجداد سانحہ کربلا کے بعد ہمدان اور پھر خراسان کو مہاجرت کر گئے چوتھی صدی ہجری میں آپ کے جد بزرگ حسین شاہ ہرات میں حکمران تھے جن کی اولاد چار پشتوں تک ہرات غور اور غزنین میں حکمرانی کرتے رہے۔ حملہ تاتار کے دوران چھٹی صدی میں اس خاندان کے افراد سندساگر کو ہجرت کر گئے اوران کی پانچ پشتوں نے سون سکیسر میں زندگی گزاری''۔

تبصرہ: حضرت پروفیسر ڈاکٹر پیر سلطان الطاف علی اعوان صاحب ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے سرپرست اور درجنوں کتب کے مصنف ہیں۔ آپ نے 2014ء میں تنظیم الاعوان پاکستان کے زیر اہتمام رائٹرز کانفرنس میں اپنا موقف جاندار طریقے سے پیش کیا کہ حضرت سلطان باہوؒ حضرت غازی عباس علم دار کی اولاد سے نہیں تھے۔ تنظیم الاعوان پاکستان کے زیر اہتمام قائم ''اعوان بک بورڈ'' اور ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے زیر اہتمام قائم ''تحقیق الاعوان بک بورڈ'' اور ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی مرکزی ریسرچ کونسل کے ایگزیکٹو ممبر بھی ہیں۔

حیات شیخ احمد 2014ء

''حیات شیخ احمد'' (سوانح حیات) تالیف از ڈاکٹر امام حسن الدین ہاشمی نے ناشر ایمان پبلیکیشنز کلیفورنیا امریکہ سے 2014ء بہ مطابق 1435ھ جو 144 صفحات پر مشتمل ہے جس کے صفحہ 5 پر خاندانی پس منظر کے عنوان سے رقم طراز ہیں:۔''حافظ شیخ احمد صاحب کا نسبی تعلق امیر المومنین علی المرتضیٰ شیر خدا ہے۔ آپ مولا علی کے فرزند حضرت امام ابوالقاسم محمد حنفیہؒ کی اولاد سے تھے۔ آپ کے بزرگ چوتھی صدی ہجری کے آخر میں بغداد سے افغانستان منتقل ہوئے۔388ھ میں جب سلطان محمود غزنوی نے غزنی کا اقتدار سنبھالا تو اس کے ہاں بغداد سے غزنی آجانے والوں میں امام ابوالقاسم محمدؒ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے یہ تین اہم افراد بھی شامل تھے۔ محمود جو تاریخ میں سالار ساہو کے نام سے مشہور ہیں۔ محمد قطب الدین جو تاریخ میں قطب شاہ کے نام سے مشہور ہیں اور سیف الدین۔ ان میں سالار ساہو عمر کے اعتبار سے بڑے تھے یہ تینوں آپس میں سگے بھائی تھے ان میں محمد قطب الدین عرف قطب شاہ حضرت حافظ شیخ احمد کے جد امجد تھے۔ سلطان محمود ان حضرات کی خاندانی عظمت سے آگاہ تھا۔ اس نے انہیں بہت عزت واہمیت دی۔ اور پھر انہیں اپنی افواج کا اہم رکن بنالیا۔ خصوصاً محمود المعروف سالار ساہو کو اپنی افواج کا سپاہ سالار بنا دیا اوران سے اپنی بہن ستر معلٰی کی شادی کردی۔405ھ میں ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام مسعود رکھا گیا۔ سالار ساہو کے یہ اکلوتے صاحبزادے بعد میں سالار مسعود غازی کے نام سے مشہور ہوئے۔ مزید صفحہ 25 پر حافظ شیخ احمد کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔''شیخ احمد بن محمد عباس بن سنتہ اللہ بن عبدالوہاب بن عبدالعزیز بن علی احمد بن امان اللہ بن ابراہیم بن محمد غازی بن آصف غازی بن اویس بن محمد توگان بن پھاگانی بن سریال بن کنگ بیگ بن منگتان بن جہجہان بن سام بن کیکیان بن محمد کندلان بن قطب الدین [قطب شاہ] از اولاد ابوالقاسم محمد [محمد حنفیہؒ] بن امیر المومنین علیؓ

تبصرہ: یہی روایت قدیم انساب کی کتب سے درست تصدیق ہوئی کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شریک رہے۔ علاوہ ازیں کتاب ہذا میں حضرت شیخ احمد کی سوانح عمری نیزان کی اولاد کا احوال بھی درج ہے۔ حضرت شیخ احمد کی چوتھی پشت میں مولف کتاب ہذا ڈاکٹر حسن الدین ہاشمی بن فریدالدین بن احمدالدین بن امیر حمزہ بن شیخ احمد بن محمد عباس ہیں۔ کتاب ہذا کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کی 124 کتب اردو، عربی اور انگریزی میں ہیں جن کی فہرست کتاب کے صفحہ 140 تا 144 پر دی گئی ہے۔ موصوف کا تعلق بھوئی حسن ابدال سے ہے لاس اینجلس، امریکہ میں قیام پذیر ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔

تاریخ نیازی قبائل اردو طبع ہفتم (2014ء)

تاریخ نیازی قبائل اردو طبع ہفتم اگست 2014ء محمد اقبال خان نیازی تاجہ خیل نے شائع کی جس کے ص 1162 تا 1179 پر قطب شاہی اعوان قبیلہ کو محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد تحریر کیا ہے۔ اور ص 1175 پر میر قطب حیدر شاہ علوی اعوان عرف غازی ملک، سالار سیف الدین غازی و سالار ساہو رشاہو غازی ابنان ابو علی عرف عطا اللہ شاہ بن میر طاہر غازی بن طیب غازی بن میر محمد غازی بن میر سیدن شاہ یا میر عمر غازی بن میر آصف بن عون عرف سکندر۔ عبدالمنان۔ بطل یا بطال بن محمد عرف زبیر بن علی بن محمد الاکبر (محمد بن حنفیہ) بن حضرت علیؓ درج کیا ہے۔

تبصرہ: نیازی صاحب نے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کو علی بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج کیا اور یہی درست حقیقت ہے۔

سوانح حیات ملک قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ اعوان (2014ء)

"سوانح حیات ملک قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ اعوانؒ" 2014ء حافظ ریاض سیالوی نے تالیف کی جس کے ص 26 پر ملک امجد حسین علوی چیئرمین تنظیم الاعوان پاکستان کا شجرہ نسب یوں درج ہے۔

"ملک امجد حسین علوی بن ملک اقبال حسین بن ملک شاہراہ بن ملک مقرب خان بن ملک فتح خان بن ملک میرن خان بن ملک محمد یار بن ملک برخوردار بن ملک اسلام بن ملک بھائی خان بن ملک گوہر بن ملک اللہ یار بن ملک جیون بن ملک حیدر خان بن ملک اللہ جوایا بن ملک پروچ (فیروز) بن ملک برخوردار بکھو بن ملک غازی کان گاجی بن ملک قیصر خان کبیر بن ملک ڈھیر وڈھیر بن ملک جہان خان جھام بن ملک خنجر علی بن ملک مہر علی بھرتھ بن حضرت ملک مانک بن ملک رحمان ریکھی بن ملک بدیع الزمان بن ملک عالم دین سگھو بن ملک شاہ محمد کندلان بن حضرت ملک قطب شاہؒ بن غازی عطا اللہ بن غازی طاہر بن غازی طیب بن غازی محمد بن غازی عمر بن ملک آصف بن غازی بطل بن غازی عبدالمنان بن حضرت محمد بن حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ"۔

تبصرہ: "سوانح حیات ملک قطب حیدر شاہ" المعروف قطب شاہ اعوانؒ 2014 تنظیم الاعوان پاکستان

نے شائع کی۔ کتاب ہذا ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان و مرکزی تنظیم الاعوان پاکستان کے مشترکہ اعوان بک بورڈ جس کے چیئرمین جناب امجد حسین علوی اور راقم (محمد کریم خان اعوان وائس چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان و رکن اعوان بک بورڈ) سے منظور شدہ ہے۔

خلاصہ اجلاس:

اجلاس میں صوبیدار محمد ریاض چشتی قادری مولف معارف الاعوان کی جانب سے قطب شاہی علوی قبیلہ کے دو قطب شاہ کا نظریہ پیش کیا۔ 1۔ قطب شاہ غزنوی (قطب حیدر شاہ غازی علوی) بن عطا اللہ غازی از اولاد حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ 2۔ قطب شاہ بغدادی بن یعلی از اولاد حضرت عباس علم دارؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ اور ان کے بقول دونوں قطب شاہ کا شجرہ نسب درست اور مستند ہے۔ (بحوالہ معارف الاعوان)

لیکن شرکائے کانفرنس نے قطب شاہ غزنوی (قطب حیدر شاہ علوی) بن عطا اللہ غازی از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حد تک درست تسلیم کیا۔ راقم (مولف) نے قطب شاہی اعوانوں کا حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہونا، اعوان اور قطب شاہی کہلانے کی وجہ تسمیہ اور اعوانوں کا ہند آنا، اعوانوں کا سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شرکت کرنا اور اعوانوں کی شہرت بلدی از اولاد حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ پر دلائل دیئے۔ مندرجہ بالا کی تصدیق بذیل کتب سے بھی ہوتی ہے:۔ "نسب قریش" عربی 200ھ، "تہذیب الانساب" عربی 449ھ، "منتقلۃ الطالبیہ" عربی 471ھ، "لباب الانساب" عربی 565ھ، "تاریخ بیہقی" فارسی 421ھ، "منبع الانساب" فارسی 830ھ، تاریخ محمودی 421ھ "اردو ترجمہ "مرات مسعودی" فارسی 1037ھ اور "مرات الاسرار" فارسی 1065ھ۔ حافظ ریاض سیالوی جو کہ ان ہی دنوں میں ہندوستان کا تحقیقی دورہ مکمل کر کے تشریف لائے تھے نے مانک پور، بہڑائچ وغیرہ کی شہرت بلدی کے حوالہ سے بیان کیا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہے۔ انھوں نے ہندوستان میں اعوانوں کے قدیم شجر ہائے نسب اور بہڑائچ، مانک پور کے علاقوں کے زمینی حقائق اور قطب حیدر شاہ علوی المعروف قطب شاہ (ثانی) کے مزار کی تصاویر اور دیگر معلومات شرکاء اجلاس کو مہیا فرمائیں اور بھارت کے معززین کے فون نمبر بھی مہیا کیے تا کہ شرکائے کانفرنس حافظ ریاض سیالوی کی معلومات کی تصدیق کر سکیں۔ جناب امجد حسین علوی نے شرکائے اجلاس کو پیش کش کی کہ جو بھی بھارت فون پر وہاں کے معززین سے بات کر کے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے تو فون پر بات کر سکتے ہیں۔ لیکن شرکائے اجلاس میں سے کسی نے بھی بھارت بات کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی جس سے عیاں ہوا کہ سب نے حافظ ریاض سیالوی کی تحقیق کو درست تسلیم کیا۔ یعنی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔ کتاب ہذا کا خلاصہ یہ ہے کہ اعوان حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ہیں۔

تاریخ خاندان عباسیہ (معہ شجرہ) ودیگر قبائل 2014ء

''تاریخ خاندان عباسیہ'' (معہ شجرہ) ودیگر قبائل کشمیر، مری، ہزارہ، کہوٹہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مصنف محمد بشیر عباسی ہیں جو 2014ء المنیب پرنٹرز راولپنڈی سے شائع کی جس کے صفحہ 82 پر تحریر ہے:۔'' پہاڑی علماء کا نسب نامہ اعوان قطب شاہی (امام محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ) سے بتایا جاتا ہے۔ جو مذہبی فرائض کی سرانجام دہی کی مناسبت سے درست ثابت ہوتا ہے۔ ہر عمل کی بنیاد اس کی اصل کے مطابق ہوتی ہے''۔

تبصرہ: پہاڑی علماء کا نسب نامہ نہیں بل کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا نسب نامہ حضرت حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔

اعوان خبر نامہ 2014ء

جناب امجد حسین علوی چیئرمین تنظیم الاعوان پاکستان جو'' اعوان خبر نامہ'' کے چیف ایڈیٹر بھی ہیں ''اعوان خبر نامہ'' کے صفحہ 2 پر ملک شاکر بشیر اعوان صدر تنظیم الاعوان پاکستان، ملک امجد حسین علوی چیئرمین تنظیم الاعوان پاکستان وحضرت شیخ المشائخ پیر عبدالمجید پیر آف دیول شریف وغیرہ کا شجرہ نسب بھی درج ہے:۔'' ملک امجد حسین علوی بن ملک اقبال حسین بن ملک شاہراہ بن ملک مقرب خان بن ملک فتح خان بن ملک میرن خان بن ملک محمد یار بن ملک برخوردار بن ملک اسلام بن ملک بھائی خان بن ملک گوہر بن ملک اللہ یار بن ملک جیون بن ملک حیدر خان بن ملک اللہ جوایا بن ملک پروچ (فیروز) بن ملک برخوردار بکھو بن ملک غازی کان گاجی بن ملک قیصر خان کبیر بن ملک ڈھیر ودھیر بن ملک جہان خان جھام بن ملک خنجر علی بن ملک مہر علی بھرتھ بن ملک مانک بن ملک رحمان ریکھی بن ملک بدیع الزمان بن ملک عالم دین سگھو بن ملک شاہ محمد کنڈان بن ملک قطب حیدر شاہ علوی بن عطاللہ غازی بن حضرت طاہر بن حضرت طیب غازی بن حضرت شاہ محمد غازی بن حضرت عمر غازی بن حضرت ملک آصف غازی بن حضرت بطل غازی بن حضرت عبدالمنان غازی بن حضرت محمد بن حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔ ملک شاکر بشیر [صدر تنظیم الاعوان پاکستان] بن ملک بشیر بن ملک کرم بخش بن ملک مولا بخش بن ملک مہر بخش بن ملک چوغطہ بن ملک مست بن ملک نواب بن ملک عظمت بن ملک لعل بن ملک منگا بن ملک مرزا بن ملک کمال بن ملک جیون بن ملک حیدر خان بن حضرت اللہ جوایا۔۔ باقی اوپر درج کیا جاچکا ہے۔اسی صفحہ پر حضرت شیخ المشائخ پیر عبدالمجید پیر آف دیول شریف کا نسب نامہ یوں درج ہے:۔ پیر روح الحسنین معین بن حضرت شیخ المشائخ پیر عبدالمجید پیر آف دیول شریف بن محمد عبداللہ بن ملک فقیر محمد بن ملک ہاشم خان بن ملک شیر محمد خان بن ملک اشرف خان بن ملک سلطان خان بن ملک نواب خان بن ملک شیر مار خان بن ملک نور خان ملک احمد خان بن ملک شیر دست بن ملک لال خان بن ملک میان خان بنب ملک مست خان بن حضرت اللہ جوایا۔ حضرت

اللہ جوایا تا حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک وہی شجرہ ہے جو جناب امجد حسین علوی چیئرمین تنظیم الاعوان پاکستان وچیئرمین اعوان بک بورڈ کا ہے۔

تبصرہ: ''اعوان خبر نامہ'' کے چیف ایڈیٹر امجد حسین علوی چیئرمین تنظیم الاعوان پاکستان نے ملک شاہ محمد کنڈان بن قطب حیدر شاہ علوی کی اولاد کا شجرہ نسب ''اعوان خبر نامہ'' میں شائع کیا۔ مندرجہ بالا شجرہ نسب کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔ جناب امجد حسین علوی نے تنظیم الاعوان پاکستان کے پلیٹ فارم سے تحقیق کے میدان میں زبردست کام کیا۔ آپ نے رائٹرز کانفرنس منعقد کروائی اور اعوان بک بورڈ بھی قائم کیا۔ بک بورڈ کی منظوری سے آپ نے ''سوانح حیات ملک قطب حیدر شاہ'' تالیف کروائی یہ آپ کی عمدہ کاوش اور عظیم کارنامہ ہے۔ علاوہ ازیں خبر نامہ میں ملک شاکر بشیر اعوان صدر تنظیم الاعوان پاکستان اور حضرت شیخ المشائخ پیر عبدالمجید پیر آف دیول شریفؒ کا شجرہ نسب بھی حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک درج ہے۔

خطاب مشوانی 2014ء

''خطاب مشوانی'' تالیف از عمر خطاب مشوانی پرنسپل(ر) نے 2014ء میں شائع کی جس کے صفحہ 359 تا 369 پر اعوانوں کا احوال لکھا ہے۔ یہ کہ اعوان قطب شاہ غزنوی از اولاد محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔

تاریخ ہزارہ 2014ء

''تاریخ ہزارہ'' تالیف از منصف خان سحاب نے 2010ء میں تالیف کی اور 2014ء میں شائع کی جس کے صفحہ 73 پر رقمطراز ہیں:۔'' اعوانوں کا سلسلہ نسب حضرت حنیف صاحبزادہ حضرت علیؓ سے ملتا ہے۔ جب ترک فوجیں 1398ء ہزارہ میں داخل ہوئیں تو اعوان ہزارہ میں موجود تھے۔ بابا سجاول اورنگ زیب کے دور میں یہاں آئے جلال بابا کے پکھلی فتح کرنے سے قبل بابا سجاول نوکوٹ سے کھرکوٹ چلے گئے تھے۔ ان کی زیارت کھرکوٹ میں تھی۔ تربیلہ بند کی وجہ سے زیر آب آنے کی وجہ سے ان کا جسد خاکی 23 جولائی 1974ء کو مانسہرہ کے قریب دفن کیا گیا اور اس جگہ کا نام سجاول شریف رکھا گیا۔ ان کی سات سو ذیلی شاخیں ہیں قطب شاہی اعوان، گولڑہ اعوان، زیادہ مشہور ہیں۔ دیگر شاخیں بدن، برشین، بگوال، پٹ چال، جرل، چوہان شادو آل، کڑیال، کلگان کھوکھر ومرجان ہیں۔ ہزارہ میں گوجروں کے بعد سب سے بڑی قوم ہے۔ یہ نہایت چاک وچوبند چست و چلاک لوگ ہیں۔ ہری پور میں سکندر پور کے قاضی عبدالغفار، مانسہرہ میں میر عالم خان اعوان بڑی مشہور شخصیات گزری ہیں اس قوم پر بڑی کتابیں تصنیف ہوئی ہیں۔''

تبصرہ: کتاب ہذا میں درست تاریخ بیان کی گئی ہے کہ اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔ البتہ بابا سجاول اورنگزیب کے دور میں ہزارہ نہیں آئے بل کہ بابا سجاول کی پیدائش ہزارہ میں 1312ء کتب تاریخ میں تحریر ہے اور ان کے فرزند حضرت بابا شادم خانؒ، حضرت شاہ ہمدانؒ کے ہمراہ 1387ء میں کشمیر گئے تھے اور آپ کی تدفین ثانی 23 جولائی نہیں بل کہ 2 اگست 1974ء ہے۔

شجرہ نسب السادات نقوی البخاری برادران اولاد شاہ سید احمد قتال 2014ء

شجرہ نسب السادات نقوی البخاری برادران اولاد شاہ سید احمد قتال تحریر سیّد نائب حسین نقوی ساکن ریچھ مار سیّداں یونین کونسل پنج کوٹ تحصیل پہٹکہ نصیرآباد ضلع مظفرآباد 2014ء میں مرتب کیا گیا جس کے صفحہ 9 پر درج ہے:۔ از بطن خولہ بنت جعفر بن قیس الحنفی محمد ابوالقاسم (محمد الحنفیہ مورث اعلیٰ اعوان علوی خاندان) اسے محمد الاکبر بھی کہتے ہیں۔ صفحہ 10 پر رقم طراز ہیں:۔ ''شجرہ نسب اعوان قطب شاہی: محمد الحنفیہ''۔

تبصرہ: شجرہ نسب السادات نقوی البخاری برادران اولاد شاہ سید احمد قتال تحریر از سیّد نائب حسین نقوی فدا حسین نقوی صدر مرکزی انجمن جعفریہ ٹکیاں سیّداں مظفرآباد ساکنان ریچھ مار سیّداں یونین کونسل پنج کوٹ تحصیل پہٹکہ نصیرآباد نے خورشید پرنٹنگ پریس بنک روڈ مظفرآباد سے 2014ء میں شائع کیا شجرہ ہذا 102 اور 14 صفحات کل 126 صفحات پر مشتمل ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ ابوالقاسم محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ مورث اعلا قطب شاہی اعوان علوی خاندان ہیں۔ اور یہی انساب کی قدیم کتب اور روایات سے تصدیق ہوتا ہے۔

تاریخ قطب شاہی علوی اعوان (2015ء)

''تاریخ قطب شاہی علوی اعوان'' تالیف از ملک مشتاق الٰہی اعوان ساکن مردوآل وادی سون سکیسر اور (راقم مولف کتاب ہذا) محمد کریم خان اعوان آف وادی سنگولہ راولاکوٹ آزاد کشمیر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے سنگولہ پبلشرز لاہور سے ستمبر 2015ء میں شائع کی کے صفحہ 06 پر شجرہ نسب یوں درج ہے ''عبداللہ گولڑہ، محمد شاہ کندلان، مزمل علی کلگان، دریتیم جہاں شاہ، زمان علی کھوکھر، فتح علی، محمد علی، نادر علی، بہادر علی، کرم علی و نجف علی پسران سالار قطب حیدر غازی علوی (قطب شاہ ثانی) بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ اوّل) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔'' عنوانات کتاب:۔ صفحہ 19 قطب شاہی علوی اعوان اور انگریز مولفین۔ صفحہ 24 اعوان کی وجہ تسمیہ۔ صفحہ 28 مختصر خلاصہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ۔ ص 29 حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ کی ازواج اور اولاد۔ ص 70 عون قطب شاہ غازی کی اولاد برصغیر پاک و ہند و مصر میں۔ ص 72 ''بنی عون'' اور عون قطب شاہ غازی کا ذکر مستند کتب میں۔ ص 74 ''منبع الانساب'' فارسی میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ۔ ص 78 قدیم مستند ''نسب قریش'' عربی / ''منبع الانساب'' فارسی اور حقیقت حال۔ ص 78 سالار ساہو غازی سپہ سالار غزنوی فوج۔ ص 80 ملک قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی اور عبداللہ کا ذکر۔ ص 84 سالار مسعود غازی (قطب شاہی علوی اعوان) اور ان کے ساتھی شہداء کا ذکر۔ ص 90 قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی عسکری خدمات۔ ص 95 تا 153 اردو ترجمہ مرات مسعودی فارسی۔ ص 154 تا 200 فارسی متن مرات

مسعودی۔ ص 201 تا 423 عکسی نقول دراصل نسخہ مرات مسعودی فارسی۔

تبصرہ: تاریخ قطب شاہی علوی اعوان (راقم) محمد کریم اعوان ساکن اعوان منزل دبن، وادی سنگولہ راولاکوٹ آزاد کشمیر اور جناب ملک مشتاق الٰہی اعوان ساکن مردوآل، وادی سون سکیسر کی مشترکہ تالیف ہے۔ کتاب ہذا میں اعوان تاریخ کا اہم ماخذ مرات مسعودی فارسی 1037ھ تالیف عبدالرحمٰن چشتی علوی عباسی کے مخطوطے کی عکسی نقول، فارسی متن اور اس کا اردو ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ کتاب ہذا جناب محبت حسین اعوان کی سرپرستی میں تالیف ہوئی جناب ملک مشتاق الٰہی اعوان وادی سون سکیسر کی 40 سالہ اور راقم کی 30 سالہ تحقیق کا نچوڑ ہے جس میں انساب کی قدیم ترین کتب کے اقتباسات اور عکسی نقول سے بھی یہ واضح کیا گیا ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے اور جو سینہ بہ سینہ روایات صدیوں سے چلی آ رہی ہیں درست ہیں۔'' اس کے علاوہ ''مرات مسعودی'' فارسی ''نسب قریش'' عربی 200ھ، ''المعقبون'' عربی 277ھ، ''تہذیب الانساب'' عربی 449ھ، ''منبع الانساب'' فارسی 830ھ، ''عمدۃ الطالب'' عربی، ''بحرالانساب'' عربی 900ھ، ''مرات الاسرار'' 1065ھ''، المعقبین'' عربی وغیرہ کے متعلقہ صفحات کی عکسی نقول بھی شامل کتاب ہیں۔ جناب ملک مشتاق الٰہی اعوان کی نشاندہی پر راقم نے منب''ع الانساب فارسی'' و دیگر انساب کی عربی و فارسی کتب حاصل کیں جن سے یہ تصدیق ہوا کہ ''عون قطب شاہ غازی'' بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کے نام کی نسبت سے ''اعوان'' قبیلہ دوسری صدی ہجری کی کتاب ''نسب قریش'' عربی اور چھٹی صدی ہجری کی کتاب ''المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب'' کے مطابق ''بنی عون'' ہے اور برصغیر پاک و ہند میں عون سے اعوان مشہور ہوا اور اسی عون کا عرف قطب شاہ غازی ہونے کی وجہ سے یہ قبیلہ قطب شاہی کہلایا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہونے کی نسبت سے ''علوی'' بھی مشہور ہے۔ جس کی تصدیق درجنوں انساب کی کتب سے بھی ہوتی ہے جن کے اقتباسات شامل کتاب ہیں اور الحمدللہ تمام حوالہ جاتی کتب دستیاب بھی ہیں۔

مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری اردو (2015ء)

''مختصر تاریخ علوی اعوان'' مع ڈائریکٹری تالیف از محمد کریم خان اعوان (راقم مولف)، ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے سنگولہ پبلشرز لاہور سے اگست 2015ء میں شائع کی کتاب ہذا میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی مختصر تاریخ انساب کی قدیم ترین کتب کے عین مطابق مرتب کی گئی ہے۔ نیز ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے 3000 معاونین خصوصی و معاونین کے موبائل نمبرز و شجرات درج ہیں۔ صفحہ 4 پر قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔ ''عبداللہ گولڑہ، محمد شاہ کندلان، مزمل علی کلگان، دریتیم جہاں شاہ، زمان علی کھوکھر، فتح علی، محمد علی، نادر علی، بہادر علی، کرم علی نجف علی پسران سالار قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ (ثانی) بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی

بن محمد اشھل (محمد آصف غازی) بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

تبصرہ: کتاب ہذا راقم مولف کی تالیف ہے جس میں انساب کی قدیم ترین کتب کے حوالہ جات کے مطابق مختصر تاریخ و شجرہ درج ہے جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب شاہ بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

تھکیال راجپوت تاریخ کے آئینے میں 2015ء

''تھکیال راجپوت تاریخ کے آئینے میں'' تالیف از نذیر احمد خان عسکری 2015ء میں شائع کی جس کے صفحہ 345 پر شجرہ نسب یوں درج ہے:۔مزمل علی کلگان بن قطب شاہ غازی ملک بن سالار عطا اللہ بن طاہر غازی بن طیب غازی بن سالار محمد غازی بن سالار عمر (شاہ علی غازی) بن سالار آصف غازی بن سالار بطل غازی (عون قطب شاہ غازی) بن علی عبدالمنان غازی بن عون عرف سکندر بن محمد عرف زبیر بن علی بن محمد حنفیہؒ''۔

تبصرہ: مولف کتاب ہذا نے شجرہ نسب ''تاریخ علوی اعوان'' اور ''سلسلۃ الاعوان'' سے نقل کیا ہے۔ 2015ء میں منبع الانساب فارسی 830 ہجری دستیاب ہوئی جس میں محمد آصف غازی کے والد کے نام بطل غازی کے بجائے عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ درج ہے۔منبع الانساب کے دستیابی کے بعد شجرہ نسب میں دو ناموں کی درستی کر دی گئی تھی۔

قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی مختصر تاریخ و برصغیر پاک و ہند آمد 2015ء

''قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی مختصر تاریخ'' و برصغیر پاک و ہند آمد 30 صفحات پر مشتمل بڑے حجم (سائز) کاغذ پر تاریخی کتاب چہ بابائے اعوانان ہزارہ ماہر انساب ملک میر افضل اعوان سابق ناظم یونین کونسل پاوہ و چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان (ضلع ایبٹ آباد) نے مفاد عامہ کے لیے ترتیب دیا۔آپ کے والد محترم حاجی سمندر خان اعوان بھی ماہر انساب تھے ہزارہ کے زیادہ تر شجرات آپ ہی نے مرتب کیے تھے جنہیں ملک میر افضل اعوان صاحب نے از سر نو مرتب کرتے ہوئے ''تحقیق الانساب'' جلد اول و دوم میں شائع کروایا اور ان کی عکسی نقول بھی کتابچہ ہذا میں شامل کی ہیں جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔صفحہ 8 پر آپ کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔ ملک میر افضل اعوان از اولاد حضرت بابا سجاول تا قطب حیدر شاہ علوی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''

نسبت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم 2015ء

نسبت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم تالیف از صاحبزادہ حضرت پیر از ہر بکوٹی قادری چشتیؒ (پوتا حضرت فقیر اللہ بکوٹیؒ اعوان) طبع اول 2006ء و طبع دوم 2015 کے صفحہ 295 پر سیّدہ سے غیر سیّد کا نکاح کے حوالے سے یوں لکھتے ہیں ''آل قریش ہندوستان نے اپنے امتیاز نسلی کو مخلوط کر دیا یعنی ہم ڈھونڈ قریشی، یا قریشی یا اعوان قطب شاہی نے یا اوروں نے دوسری قوموں یعنی غیر کفواء سے مساوی طور پر ناطہ رشتہ کر لیے ہیں اس سبب سے ہم لوگوں نے شرف زائل کر دیا ہے اور ہمارے سیّد قریشیوں نے اس امتیاز کو باقی اور برقرار رکھا ہوا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ سادات کرام بھی ہم میں مخلوط ہو کر اس قومی بزرگی اور برتری کو کھو بیٹھیں''۔

عرفان کرم جلد اوّل 2015ء

''عرفان کرم'' جلد اول حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین حنفی القادری کی سوانح حیات ہے اور ترتیب و تدوین پروفیسر محمد اقبال مجددی۔کتاب ہذا جون 2015ء میں طفیل اینڈ سنز اردو بازار لاہور سے شائع کی۔قبلہ عالم منگانوی رحمۃ اللہ علیہ کے آباواجداد (مختصر تعارف و حالات) میں اولاد جناب عون قطب شاہ کے عنوان سے صفحہ 245 پر درج ہے:۔''تاریخی واقعات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت عون قطب شاہؒ نے صرف ایک ہی شادی کی تھی جس سے دو بیٹے عبداللہ گولڑہ اور محمد کندلان پیدا ہوئے ان دو کے علاوہ جن حضرات کو آپؒ کی اولاد ظاہر کیا گیا ہے وہ دراصل قطب شاہ غزنوی بن عطا اللہ کی اولاد تھے''۔

سوانح حیات فخر کشمیر پیر غلام دستگیر القادری 2015ء

''سوانح حیات فخر کشمیر پیر غلام دستگیر القادری''، محترم پروفیسر ڈاکٹر پیر سلطان الطاف علی اعوان نے 2015ء میں شائع کی آپ حضرت سلطان باہوؒ کی اولاد سے ہیں اور ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے سرپرست اور سینٹرل ایگزیکٹو کونسل اور تحقیق الاعوان بک بورڈ کے رکن بھی ہیں۔آپ کے بھائی حضرت پیر غلام دستگیر القادریؒ نے جہاد آزادی کشمیر 48-1947 میں حصہ لیا اور عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے حکومت آزاد کشمیر نے انہیں فخر کشمیر کا اعزاز عطا فرمایا۔صفحہ 41 پر آپ نے شجرہ نسب یوں تحریر فرمایا ہے:۔''سلطان نور حسین، سلطان غلام دستگیر القادری، سلطان غلام باھوؒ سلطان عمر دراز، سلطان محمد اشرف و سلطان الطاف علی (مصنف کتاب ہذا) پسران سلطان محمد نواز بن سلطان نور محمد بن سلطان غلام رسول بن سلطان غلام میراں بن سلطان ولی محمد بن سلطان نور محمد بن سلطان محمد حسین بن سلطان ولی محمد بن سلطان العارفین سلطان باھوؒ (قدس سرہ العزیز)۔صفحہ 43 پر لکھتے ہیں کہ ''یاد رہے حضرت سلطان باھوؒ قدس سرہ، کا سلسلہ نسبی امیر زبیر ابن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے جو علوی ہاشمی اعوان قبیلہ سے برصغیر پاک و ہند کے معروف ولی اللہ ہوئے ہیں (تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب مرات سلطانی تصنیف ڈاکٹر سلطان الطاف علی)۔

تبصرہ: امیر زبیر المعروف امام حنیف بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے۔مزید مناقب سلطانی ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت سید سالار مسعود غازی، مراۃ مسعودی، علوی اور اعوان 2015ء

''حضرت سید سالار مسعود غازی، مراۃ مسعودی، علوی اور اعوان'' ابوالعمار بلال مہدی نے 39 صفحات پر ایک مقالہ 26 جون 2015ء میں تحریر کیا تھا جس کی نقل انہوں نے راقم کو بھی ارسال کی تھی جس کے صفحہ 2 پر تمہید کے عنوان سے لکھتے ہیں:۔''لفظ ''اعوان'' عربی لفظ ہے جس ''عون'' کی جمع ہے اور اس لفظ کا لغوی مطلب ''مددگار، معاون'' کی تحقیق کرنی ہوگی اور اس کا صحیح ماخذ تلاش کرنا ہوگا تا کہ آئندہ آنے والی نسلیں تذبذب کا شکار نہ ہو جائیں''۔

صفحہ 33 پر رقم طراز ہیں:۔''ملک السادات سید سالار مسعود غازیؒ: فیروز شاہ تغلق کے دور میں انہوں نے راجہ ماندہا تا چانی جو کھٹوٹ کا راجہ تھا باغی ہو گیا اور مسلمانوں پر ظلم کے ہاتھ دراز کیے۔ایک مسلمان لڑکی کو زبردستی اٹھوالیا۔فیروز شاہ تغلق کو اس کے جاسوس نے اطلاع دی اس نے سید سالار مسعود غازی کو ان کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔اس نے راجہ کو قتل کر کے کھٹوٹ کا نام غازی پور اور اس کا حاکم مقرر ہوا اس نے گردونواح کے علاقے فتح کیے۔فیروز شاہ تغلق کی طرف سے ملک السادات سالار غازی کا خطاب ملا یہ جنگ 730ھ میں ہوئی''۔

تبصرہ: مقالہ نگار نے لفظ ''اعوان'' کی تحقیق کے حوالے سے اور سالار مسعود غازی کو سلطان محمود غزنوی کے دور کے بجائے فیروز شاہ تغلق کے دور کی شخصیت قرار دیا ہے جو کہ بذیل حوالہ جات کے مطابق درست نہیں ہے۔

1۔ لفظ ''اعوان'' کے حوالے سے کتاب ہذا میں ''اعوان کی وجہ تسمیہ'' بیان کی گئی ہے کہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ''نسب قریش'' 200ھ اور ''المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب'' عربی 656ھ میں عون بن علی کی اولاد ''بنی عون'' تحریر ہے اور عون عربی زبان کا لفظ ہے ''عون'' کی جمع ''اعوان'' ہے۔ملاحظہ ہو اصل عربی عبارت:۔''**وولدعون بن علی بن محمدبن علی بن ابی طالب: محمداً؛ ورقیه؛ وعلیة بنی عون**'' اور معجم البلدان والقبائل الیمنیہ عربی جلد دوم کے ص 1145 پر بھی آل عون: کے عنوان میں درج ہے قبیلہ من'' آل محمد وآل علی وآل عون''۔یعنی عون کی اولاد، آل محمد (محمد بن علی کی اولاد) وآل علی (علیؓ بن ابی طالب کی اولا یعنی ''علوی'')۔اور عون کے سات پڑپوتے تھے جن میں سے پانچ کے ہند آنے کی تصدیق انساب کی قدیم کتب سے ہوتی ہے۔

2۔ مقالہ نگار نے ''سالار مسعود غازی'' بن سالار ساہو غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کو ''سید السادات امیر الامرا سید مسعود ملک السادات غازی'' (مدفون غازی پور) بن سید جلال الدین بن سید عبدالوحید بن سید عبدالحمید بن سید حسین بزرگ بن کہکن بن سید سلیمان کفرشکن سپہ سالار بن سید زید شہید المعروف سید شاہ زید سالار لشکر بن سیادت پناہ امیر الامرا سید احمد زاہد سیانوی سپہ سالار سلطان محمود غزنوی بن امیر

الامرا سید حمزہ بن سید ابو علی المعروف سید ابوبکر علی بن سید عمر الاعلی بن سید محمد توختہ بن سیادت پناہ مخدوم امیر سید احمد توختہ مدفون لاہور بہ نسل امام زادہ سید حسین اصغر محدث بن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام بن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت علیؓ دونوں کو ایک ہی شخصیت سمجھ لیا جو کہ درست نہیں ہے۔اوّل الذکر سالار مسعود غازی جو سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور 424ھ میں شہید ہوئے اور مزار مبارک بہڑائچ میں مرجع خلائق عام ہے جب کہ آخر الذکر سید السادات امیر الامرا سید مسعود ملک السادات غازی 730ھ میں فیروز شاہ تغلق کے دور حکومت میں شہید ہوئے قبر ان کی غازی پور انڈیا میں ہے۔مقالہ نگار نے سید مسعود کو سالار مسعود غازی لکھا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔مزید یہ کہ تاریخ فیروز شاہی جو فیروز شاہ تغلق کے دور میں سید ضیاء الدین برنی نے تحریر کی میں سالار مسعود غازی کے حوالے سے تحریر ہے:۔''سلطان محمد شاہ تغلق بعداز فارغ فتنه عین الملک از بنگرمئو عزیمت بطرف بہرائچ نمودوسپه سالار مسعود غازی را که از غزاۃ سلطان محمود سبکتگین بودزیارت کرد ومجاوران روضه او زرها وصدقات بسیار داده

''ترجمہ: سلطان محمد شاہ تغلق فتنہ عین الملک سے فراغت کے بعد بانگرمئو سے بہڑائچ تشریف لائے جہاں سالار مسعود غازی جو سلطان محمود غزنوی کے غازیوں میں سے تھے کی قبر کی زیارت کی اور مجاوران روضہ وفقرا کو بہت سے صدقات سے نوازہ۔

خلاصہ یہ ہے کہ سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان از اولاد عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور 424ھ کو شہید ہوئے آپؒ کا مزار مبارک بہڑائچ انڈیا میں ہے جب کہ مسعود ملک السادات بن سید جلال الدین حضرت امام حسینؓ کی اولاد سے ہیں اور دونوں الگ الگ شخصیات ہیں مزید صفحہ 127 و 175 ملاحظہ کیجئے۔

مشاہیر سون جلد اوّل 2015ء

''مشاہیر سون'' جلد اوّل 2015ء فیض الاسلام پرنٹنگ پریس راولپنڈی سے شاہ دل نے شائع کی جس کے صفحہ 102 پر تحریر ہے:۔''حضرت غازی عباس علم دارؒ کی اولاد یہاں آئی اور یہاں عون بن یعلیٰ کے ۲ بیٹوں عبداللہ گولڑہ اور محمد کندلان کی اولاد بھی وادی سون اور دامن کوہ خوشاب وتلہ گنگ، کلر کہار کے علاوہ ملک کے کئی دوسرے علاقوں میں آباد ہیں جب کہ حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے قطب حیدر شاہؒ، سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ بسلسلہ جہاد وارد ہوئے آپ کے 9 بیٹے تھے جن کی اولادیں برصغیر پاک و ہند کے مختلف علاقوں میں بکثرت موجود ہیں۔عباسی علوی اعوان قوم کے جدامجد حضرت عون قطب شاہؒ صوفی و درویش انسان تھے۔بغداد میں وفات پائی آپؒ کا مزار مقابر قریش کاظمین شریف بغداد میں واقع ہے''۔

علامہ یوسف جبریلؒ مدھوال اعوان سرپرست ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان، والدمحترم شوکت محمود اعوان جنرل سیکرٹری ادارہ تحقیق الاعوان کے حوالے سے صفحہ 139 تا 144 پر تذکرہ کیا گیا ہے:۔''علامہ محمد یوسف کی پیدائش 17 فروری 1917ء میں کھبیکی وادی سون سکیسر میں ہوئی۔آپ بے مثال یادداشت کے

مالک تھے۔صفحہ 141 پر لکھتے ہیں:۔''سائنس کی تاریخ فلسفے کی تاریخ دینا کی مختلف قوموں کی سیاسی اور ادبی تاریخیں پڑھیں۔جملہ مذاہب کو تقابلی نظریہ سے جانچا تہذیبوں کے تجزیے کیے قرآن حکیم کا خصوصی مطالعہ کیا۔یہ جدوجہد 1982ء تک جاری رہی۔نتیجے میں چودہ جلدیں قرآن حکیم کے لفظ حطمہ کی انگریزی تفسیر اور اتنی ہی جلدین اردو میں لکھ دیں۔صفحہ 214-213 پر علامہ یوسف جبریل کے فرزند شوکت محمود اعوان جنرل سیکرٹری ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:۔''حضرت علامہ یوسف جبریلؒ کے صاحبزادے شوکت محمود اعوان 11 نومبر 1953ء کو نواب آباد[کھبیکی] میں پیدا ہوئے۔آپ نے گریجویشن مکمل کر کے ملازمت اختیار کی۔علامہ یوسف جبریلؒ ایک محقق اور جہد مسلسل میں رہنے والے درویش تھے چنانچہ شوکت محمود اعوان کو ایک درس گاہ گھر میں ہی مل گئی۔ادارہ تحقیق الاعوان سے منسلک ہوئے جنرل سیکرٹری کے عہدے تک پہنچے۔شوکت محمود اعوان نے وہ کام کیا جس کے لیے تمام مصنفین، محققین اور اعوان قوم کو ان کا شکر گزار ہونا چاہیے۔شوکت محمود اعوان نے اعوان قوم سے محبت کا عملی نمونہ عرصہ 40 سال سے تاریخ کے بچے کچے اوراق جمع کر کے دیا۔شوکت محمود اعوان نے سیکڑوں نایاب کتب جمع کیں اور انہیں حاصل کرنے کے لیے ملک کے طول وعرض میں سفر کیئے۔اس کے علاوہ اعوان ڈائریکٹری کی ترتیب، اعوان گوتیں اور ملک سرور اعوان کی کتب کے علاوہ بہت سارے مصنفین کی کتب کی تحقیق واشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا''۔

تبصرہ: ''مشاہیر سون'' میں درج مندرجات اس حدتک درست ہیں کہ قطب حیدر شاہؒ، سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ بسلسلہ جہاد وارد ہند ہوئے اور حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے تھے جس کے ماخذ دستیاب ہیں۔دو قطب شاہ کا نظریہ موصوف وغیرہ کی ذاتی اختراع ہے اس کا کوئی حوالہ کسی بھی قدیم کتاب میں دستیاب نہیں ہے ان کے اس نظریے کی نفی ''شجرات اقوام'' فارسی تالیف از میاں محمد مستقیم اعوان 1257ھ سے بھی ہوتی ہے جس کے صفحہ 38 پر تحریر ہے:۔''حضرت قطب شاہ ھفت فرزندان ماندند دو نزدیک پدر در ھرات ماندند یکی شاہ توری و دیگر سید جوجی وپنج فرزندان درین ولایت آمدند در عھد سلطان محمود برائی نصرت او بعد ازین در ملک پنجاب ماندند تفصیل پنج فرزند کندان وجھان شاہ و کلکان وکولر و کھوکھر۔کندان و جھان و کلکان این ھر سہ یک مادر اندو کندان این ھردو از شکم یک مادر اندو کولر و کھوکھر این ھردو از شکم کیک مادراند''۔یعنی قطب شاہ کے سات فرزند طوری، جاجی، کندلان، جہاں شاہ، کلگان، گولڑہ و کھوکھر سلطان محمودغزنوی کے عہدمیں ملک پنجاب آئے''۔اس کے علاوہ موصوف نے عون قطب شاہ کا 520ہجری کو ہند آنا اور تبلیغ کر کے واپس بغداد جانا لکھا ہے اور ان کو عباسی علوی اعوان قوم کا جد امجد لکھا ہے۔اس کا ثبوت تو وہی دے سکتے ہیں کہ ''عباسی علوی اعوان قوم'' کون سی ہے؟۔ہم جس قبیلہ کی بات کرتے ہیں وہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے اور عون کا عرف قطب شاہ

غازی تھا جو عون قطب شاہ غازی کے نام سے بھی مشہور ہوئے ان کی اولاد قطب شاہی علوی اعوان کہلاتی ہے اس کے حوالے کے طور پر درجنوں قدیم کتب کے حوالہ جات کتاب ہذا میں دیے جا چکے ہیں ''مشاہیر سون'' میں حضرت علامہ یوسف جبریلؒ سرپرست ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان و مصنف ''مختصر تعارف علوی اعوان قبیلہ'' از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ، شوکت محمود اعوان جنرل سیکرٹری ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان مصنف ''قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ تاریخ کے آئینے میں'' (10 جلدیں)، ملک محبوب الرسول قادری چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع خوشاب، شاکر بشیر اعوان صدر تنظیم الاعوان پاکستان اور امجد حسین علوی چیئر مین تنظیم الاعوان پاکستان کا بھی ذکر ہے جو ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی تحقیق سے متفق ہیں کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہے۔

فیضان قطب شاہ (جد اعلیٰ قطب شاہی اعوان) 2016ء

''فیضان قطب شاہ'' تالیف از صاحبزادہ پیر محمد نعیم علوی چشتی گولڑوی المعروف پیر ثناء دھا نے 2016ء تحریر کی جو ابھی مسودہ کی صورت میں ہی موجود ہے۔اور عنقریب 1100 کی تعداد میں شائع کرنا چاہتے ہیں کتاب ہذا 200 صفحات پر مشتمل ہے۔موصوف ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سرگودھا ڈویژن کے چیف آرگنائزر بھی ہیں اس کے علاوہ درجنوں مذہبی وسماجی تنظیموں سے بھی وابستہ ہیں آپ نے رئیس مدرسہ (پرنسپل) کے عہدہ سے فراغت پائی۔صفحہ 3 تا 7 حرف آغاز کے عنوان سے لکھا ہے جس کا مختصر خلاصہ یہ ہے:۔

''راقم گولڑہ شریف سے بیعت ہے اور سلسلہ قادریہ چشتیہ سے منسلک ہے۔ہمارے قدیم خانقاہی سلسلہ میں ہمارا شجرہ نسب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے حضرت محمد حنفیہ رحمتہ اللہ علیہ سے صدیوں سے چلا آرہا ہے اور ہمارے اجداد سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شامل رہے ہیں۔مزید لکھتے ہیں راقم کا نسب نامہ مختصر تاریخ علوی اعوان کے صفحہ 144 پر اس طرح لکھا ہے۔''محمد نعیم چشتی پیر ثناء دھا و فہیم پسران محمد یوسف چشتی گولڑوی بن حضرت حافظ محمد رفیق چشتیؒ بن حضرت فضل دین بن حاجی احمد بن حضرت گل محمد بن حضرت محمد قائم دین بڑے قاضی دائیول شریف بن قبلہ کونین حضرت محمد خوشحال (دائیوال) بن حضرت عنایت اللہ (خانقاہ معلیٰ دائیوال شریف) بن حضرت سبز علی بن حضرت ہدایت اللہ بن حضرت نور محمد بن حضرت خیر محمد بن حضرت عبدالکریم بن حضرت محمد ثنا اللہ المعروف سلطان مخدوم مٹھہ وادی کٹھہ شریف (جد امجد ثناء دھا گوت) بن حضرت صاحب شاہ بن حضرت سلطان شاہؒ بن حضرت معمور شاہ بن حضرت محمود شاہ بن حضرت اسماعیل شاہ بن حضرت نور شاہ بن حضرت حاجی شاہ بن حضرت جوگی شاہ بن حضرت دیو کلاں شاہ بن حضرت ترکھو شاہؒ بن حضرت مدھو شاہؒ بن حضرت نور شاہ بن حضرت بدھو شاہ بن حضرت دادا گولڑہ بن قطب شاہ بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد) بن عون قطب شاہ غازی لقب بطل غازی (جد اعلی قطب شاہی اعوان) بن علی بن حضرت محمد حنفیہ المعروف امام حنیفؒ بن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ''۔

تبصرہ: صاحبزادہ حضرت پیر نعیم علوی چشتی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور رئیس مدرسہ (پرنسپل) کے عہدہ سے فراغت پائی۔ آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف آرگنائزر بھی ہیں آپ نے شب و روز کی کوشش سے موضع للّہ شریف، بیربل شریف، دائیوال شریف و کندوال، کٹھہ شریف میں آباد قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کے شجرات حاصل کرتے ہوئے انہیں کتابی صورت میں قلم بند کیا۔ یقیناً یہ بہت بڑی خدمت ہے۔ پیر صاحب اس عمر میں بھی خدمت خلق سے سرشار ہیں۔

تاریخ خلاصۃ الاعوان 2016ء

''تاریخ خلاصۃ الاعوان''، محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے 2016ء میں شائع کی کتاب ہذا کی تالیف و تحقیق میں ملک مشتاق الٰہی اعوان ساکن مردوآل وادی سون سکیسر، محمد کریم خان اعوان ساکن اعوان منزل دبن وادی سنگولہ آزاد کشمیر، شوکت محمود اعوان واہ کینٹ نے معاونت کی۔ کتاب ہذا میں گزشتہ 120 سال سے اعوان قبیلہ کی تاریخ پر اٹھائے گئے سوالات کے جوابات نہایت ہی مدلل انداز میں قدیم عربی و فارسی کتب کے حوالہ جات دیئے گئے ہیں جس کے مطابق ''حضرت قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی'' کا شجرہ نسب ''منبع الانساب'' فارسی 830ھ وغیرہ کے حوالہ سے یوں درج ہے'' سالار قطب حیدر شاہ علوی ابن عطا اللہ غازی ابن طاہر غازی ابن طیب غازی ابن شاہ محمد غازی ابن شاہ غازی ابن آصف غازی ابن عون عرف قطب غازی ابن علی عبدالمنان ابن محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) ابن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

تبصرہ: تاریخ خلاصۃ الاعوان 2016ء محبت حسین اعوان نے شائع کی کتاب ہذا میں اب تک قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ پر اٹھائے گے تمام سوالات کے مدلل جوابات دیئے گئے ہیں اور انساب کی قدیم کتب کے حوالہ سے تصدیق شدہ شجرہ نسب بھی دیا گیا ہے اور قدیم انساب کی کتب کے متعلقہ اقتباسات بھی شامل کیے گئے ہیں مختصر یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔

ضرب مدار 2016ء

''ضرب مدار'' تالیف از مولانا قیصر رضا حنفی مداری نے اپریل 2016ء میں المجمع المداری جھراؤں شریف پوسٹ سواڈ انڑ ضلع سدھارتھ نگر یوپی بھارت نے شائع کی کے صفحہ 46-45 پر سلسلہ مداریہ کے خلفا کے 25 نام درج ہیں جن میں شمارہ 17 پر حضرت سید سالار مسعود غازی بہرائچی، شمارہ 18 سالار ساہو غازی و شمارہ 19 پر حضرت سکندر دیوانہ کے اسماء گرامی ہیں واضح ہو کہ یہ تینوں قطب شاہی علوی اعوان از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔

ماہنامہ شعوب کراچی اپریل۔جون 2016ء

''ماہنامہ شعوب'' کراچی، چیف ایڈیٹر محبت حسین اعوان ہیں شمارہ اپریل۔جون 2016ء جس کے صفحہ 8-7 پر قطب شاہی علوی اعوان تاریخ کے آئینے میں تحقیق ملک مشتاق الٰہی اعوان آف مردوال وادی سون سکیسر حال کراچی کا مدلل مضمون شائع ہوا اور شجرہ نسب یوں تحریر ہے:۔'' سالار ساہو غازی، سالار سیف الدین غازی و سالار قطب حیدر غازی بن شاہ عطا اللہ غازی بن شاہ طاہر غازی بن شاہ محمد طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ [علی] غازی بن محمد آصف غازی بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

تبصرہ: ماہنامہ شعوب کراچی کے چیف ایڈیٹر محبت حسین اعوان ہیں آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیئرمین بھی ہیں اور ملک مشتاق الٰہی اعوان ساکن مردوال وادی سون سکیسر جو ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ کے رکن بھی ہیں۔ تاریخ قطب شاہی علوی اعوان جو 2015ء میں تالیف کی گئی تھی آپ اس کے معاون مولف بھی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب شاہ بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ہے۔

مشاہیر علمائے سرحد 2016ء

''مشاہیر علمائے سرحد'' تالیف از ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمننے 2016ء میں القادر پرنٹنگ پریس کراچی سے شائع کی جس میں مولانا غلام یحییٰ ہزاروی کے عنوان سے درج ہے:۔ آپ 1873ء کو ''مورکلاں''، تحصیل ایبٹ آباد، ضلع ہزارہ میں مولانا عبدالرحمٰن ''اخوان زادہ'' کے گھر پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب قطب شاہی توسط سے محمد بن حنفیہ بن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ سرکاری کاغذات میں ''قطب شاہی اعوان'' کا اندراج موجود ہے''۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق بھی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ سے ملتا ہے۔

اسلام کا داعی 2016ء

''اسلام کا داعی'' تالیف از میاں عبدالودود اعوان نے 2016ء میں شائع کی یہ الحاج پیر عبدالرحمٰن نقشبندی توحیدی کی سوانح حیات ہے جس کے صفحہ 12 پر درج ہے۔ پیر عبدالرحمٰن نقشبندی کا شجرہ عبداللہ گولڑہ سے قطب شاہ ۔قطب شاہ سے حضرت امام حنیف سے ہوتا ہوا حضرت علیؓ سے جاملتا ہے۔ اعوان کا لقب کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ جب محمود غزنوی جہاد کی غرض سے ہندوستان آئے تو ان کے ساتھ عرب سے ایک لشکر علویوں کا بھی آیا۔ علوی عربی النسل لوگ تھے۔ محمود غزنوی نے علویوں کو عون کا لقب دیا۔ عون کا مطلب ہے ''مددگار'' عون سے اعوان لکھا جانے لگا۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں قطب شاہ کو حضرت امام حنیف کی اولاد لکھا ہے اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ علوی لشکر کے طور پر ہند آنا بیان کیا ہے۔ اور یہی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی درست تاریخ ہے۔

خاموش فلاح کار 2016ء

''خاموش فلاح کار'' (محمود الحق علوی کی داستان ایثار) 2016ء میں اسلم بزمی نے تالیف کی اور مطبع ورڈ میٹ، اسلام آباد سے شائع کی۔ کتاب ہذا پر تبصرہ کرنے والوں میں معروف ایٹمی سائنس دان اور محسن پاکستان جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان، معروف مصنف پروفیسر فتح محمد ملک، لیفٹیننٹ جنرل (ر) فیض علی چشتی، احسن اقبال، سینٹر ایس ایم ظفر، سید خورشید احمد شاہ، پروفیسر عبدالقیوم قریشی، حامد میر و ڈاکٹر ریاض احمد ریاض وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

پیش نامہ معروف ایٹمی سائنس دان محترم ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے لکھا ہے صفحہ 11 پر رقم طراز ہیں:۔ محمود الحق علوی آج کے دور میں ایک عدیم المثال انسان تھے جنہوں نے کئی دہائیوں سے اپنی صلاحیتوں، توانائیوں اور مالی وسائل کا ایک کثیر حصہ خدمت خلق کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ وہ اپنے مخصوص درویشانہ انداز میں خاموشی کے ساتھ بلا امتیاز مذہب، رنگ و نسل بھلائی کے نت نئے کاموں میں متحرک اور سرگرم رہنے کے عادی تھے۔ علوی صاحب تمام عمر ''نیکی کر دریا میں ڈال'' کے فلسفے پر کاربند رہے۔ تعریف و تحسین کی خواہش انسانی فطرت کا خاصہ ہے مگر علوی صاحب خوستائی تو کجا دوسروں کی زبان سے بھی اپنے بارے میں حرف تعریف سننے کے روادار نہ تھے۔ اگرچہ ان کے جذبہ خدمت سے فیض یاب ہونے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے مگر وہ اپنے سخاوت اور مہربانیوں کو گمنامی کی حد تک عوام الناس سے اوجھل رکھنے میں بدرجہ کمال کامیاب رہے۔ ان کا یہی وصف انہیں دوسرے مخیرّ اور انسان دوست شخصیات سے ممتاز کرتا ہے۔

بچپن و لڑکپن کے عنوان سے صفحہ 29 پر تحریر ہے ''محمود الحق علوی 1937ء میں جالندھر سے سات میل کے فاصلے پر واقع کھامبرہ نامی گاؤں میں ایک **معزز اعوان خاندان میں پیدا ہوئے۔ روایت کے مطابق اعوان کا سلسلہ نسب خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجھہ سے جا ملتا ہے۔** افغان تاریخ دانوں کے مطابق ہرات شہر کے باسی قطب شاہ، محمود غزنوی کے دور میں فوج میں ملازم تھے۔ ان کا تعلق بنو ہاشم کے خانوادہ اور پیغمبر آخر الزماں محمد رسول اللہ ﷺ کے عم زادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تھا۔ قطب شاہ اور ان کے چھ بیٹوں نے گیارہویں صدی میں محمود غزنوی کی فتوحات میں اہم کردار ادا کیا۔ چنانچہ ان خدمات کے اعتراف میں محمود غزنوی نے قطب شاہ کو ''اعوان''، جس کے معنی ''مددگار'' ہیں، کا خطاب عطا کیا۔ بعد ازاں ان کے بیٹوں نے بھی ''اعوان'' کا لفظ بطور کنیت اختیار کر لیا۔'' صفحہ 29 علوی صاحب کے والد عبداللہ خان، جنہیں اہل خانہ ''باؤ جی'' کے نام سے پکارتے تھے متحدہ ہندوستان میں تعمیرات کے محکمے میں SDO کے عہدہ پر فائز تھے۔۔۔ محمود الحق کم سنی میں انتہائی سادہ، حلیم الطبع اور منکسر المزاج تھے۔ بچپن کی شرارتوں سے دور ہمیشہ خائف اور دبے دبے رہتے۔ والدین کا بے حد احترام کرتے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد عبداللہ خان اپنے خاندان کے ساتھ پاکستان منتقل ہو گئے۔ خانگی زندگی کے حوالے سے صفحہ 34 پر درج ہے:۔ محمود الحق علوی نے دو شادیاں کیں۔ ماشاء اللہ ان کی دونوں بیگمات بقید حیات ہیں۔ ان کی پہلی بیوی نے دو بیٹوں عرفان الحق اور علی حیدر کو جنم دیا جبکہ دوسری کے بطن سے سات بچے، رافیلہ ناز،

عائشہ، رابعہ، عاصمہ، مریم، علی رضا اور علی عمر پیدا ہوئے۔

تبصرہ: محترم محمود الحق علوی خدمت خلق کے انتہائی درج پر فائز تھے۔ آپ کی تمام اولادیں بھی قابل ذکر ہیں۔ کئی بار محترم ڈاکٹر علی رضا علوی صاحب صدر علی ٹرسٹ سے ملاقات ہوئی موصوف انتہائی مہمان نواز، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار اعلیٰ اوصاف اور عمدہ خوبیوں کے مالک ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے والد محترم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم محمود الحق علوی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ جناب محمود الحق علوی مرحوم سے راقم کو کئی بار سفر کرنے اور اجلاسوں میں مل بیٹھنے کا موقع ملا ان سے بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔ آپ تنظیم الاعوان پاکستان اور ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے بھی سرپرست اعلیٰ تھے اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔

نیلاب و کھٹر 2016ء

''نیلاب کھٹر'' تالیف از محمد عمران خان کھٹر نے 2016ء میں شائع کی جس میں مختلف مصنفین کے شجرہ جات پیش کرتے ہوئے صفحہ 113 پر لکھتے ہیں:۔ تمام تر تحریر بالا شجرہ جات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کہ ان بزرگوں نے بڑی محنت اور لگن سے مرتب کیے ہوں گے مگر ناچیز کی تحقیق کے مطابق درست شجرہ نسب یہ ہے۔ میر سالار ساہو، میر قطب حیدر غازی و سالار سیف الدین ابنان عطا اللہ غازی بن میر طاہر غازی بن میر طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن میر عمر غازی بن میر آصف غازی بن عبدالمنان بن محمد الاکبر ملقب بہ محمد حنفیہ بن حضرت علی اسد اللہ الغالب''۔

تبصرہ: مولف نے کتاب ہذا میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا درست شجرہ درج کیا ہے۔

ذکرِ عارفؒ 2016ء

ذکرِ عارفؒ (استاد القراء حضرت قاری محمد عارف حسین کی حیات و خدمات اور نگارشات کا حسین مرقع) تالیف از پروفیسر حافظ قاری بشیر حسین حامد 2016ء میں مکتبہ حامدیہ نواں شہر۔ ایبٹ آباد سے شائع ہوئی کے صفحہ 138 پر میرے والد ماجدؒ کے عنوان میں تحریر ہے ''حضرت والد صاحب کی پیدائش 1946-06-10 کو بمقام گاؤں بانڈہ پھگواڑیاں (ایبٹ آباد) میں ہوئی۔ نسب محمد حنفیہؒ کے واسطہ سے حضرت علی کرم اللہ وجھہ سے ملتا ہے''۔

تبصرہ: مولف نے اعوانوں کو حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجھہ کی اولاد سے تحریر کیا ہے۔

عارف سیمابی کی علمی و ادبی خدمات مقالہ برائے ایم فل اردو (سیشن 2014ء۔2016ء)

عارف سیمابی کی علمی و ادبی خدمات مقالہ برائے ایم فل اردو (سیشن 2014ء۔2016ء) سرگودھا یونیورسٹی، مقالہ نگار ارشاد اختر زیر نگرانی ڈاکٹر رحمت علی شاد اسسٹنٹ پروفیسر (شعبہ اردو) گورنمنٹ فریدیہ پوسٹ گریجویٹ کالج پاک پتن۔ مقالہ ہذا میں پروفیسر عارف سیمابی کی علمی و ادبی خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ صفحہ 180 پر حضرت علامہ یوسف جبریلؒ کے حوالے سے یوں تحریر ہے:۔ ''علامہ یوسف جبریلؒ 1917ء میں موضع کھبیکی، ضلع خوشاب، وادی سون سکیسر میں پیدا ہوئے۔ سیاحت زمانہ اور دینی و دنیوی علوم کی تحصیل کے بعد سیاسیات حاضرہ، ایٹم بم کی تباہ کاریوں، اسلام کے معاشی نظام پر دسترس کے بعد اپنے مخصوص اور بلند آہنگ شعری لب و لہجے کی تشکیل کے جملہ مدارج و مراحل طے کیے۔ اس موضوع کا اختتام محمد عارف سیمابی کچھ

یوں کرتے ہیں: ''علامہ یوسف جبریلؒ ایک مردِ حر اور مرد درویش تھے۔انہوں نے اپنی شاعری میں مردِ مومن کا نیا تصور اجاگر کیا جس میں وہ آج کے پر آشوب عہد کو بیدار کرنے کے لیے سعی پیہم میں مصروف نظر آتے ہیں''۔

صفحہ 133 پر جناب محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے حوالے سے یوں درج ہے: ''ملک محبت حسین اعوان ایک مایہ ناز محقق اور بصیرت افروز دانش ور ہیں جنہوں نے اعوان قبیلہ کی تاریخ پر مبسوط کام کیا ہے، جو ان کی عرق ریزی اور شبانہ روز محنت کا نتیجہ ہے۔تاریخ الانساب اور بالخصوص اعوان کاری سے متعلق معلومات کے شعبے ملک محبت حسین اعوان کے بلند پایہ علمی ذوق کے آئینہ دار ہیں''۔

تبصرہ: علامہ یوسف جبریلؒ معروف تحقیق دان و ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے سرپرست تھے۔آپ نے بے شمار کتب تالیف کیں جن میں ''علوی اعوان قبیلہ مختصر تعارف'' اور THE MIRACLE OF THE HOLY QURAN 2015 دونوں میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد میں درج کیا ہے۔حضرت علامہؒ کے فرزند شوکت محمود اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے جنرل سیکرٹری ہیں آپ نے بھی ''قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ'' کے عنوان سے دس جلدیں تالیف کی ہیں۔

انوار مسعودی 1437ھ

''انوار مسعودی'' تالیف از مسعود ملت حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ محمد علی مسعودی نے مسعودیہ رضویہ نے دار التحقیق والتصنیف والتالیف مسعودی منزل محلّہ نور الدین چک نزد عیدگاہ درگاہ شریف بہرائچ سے 1332 ہجری میں شائع کی اور اس کی دوسری اشاعت 1437ھ میں کی۔

کتاب ہذا کے صفحہ 11 تا 93 پر تاثرات قلم بند ہیں جن میں درجنوں ممتاز مذہبی رہنما محقق، پی ایچ ڈی ڈاکٹر صاحبان، مفتی صاحبان، معروف علمائے کرام و مشائخ شامل ہیں۔

انوار مسعودی کے صفحہ 133 پر شجرہ نسب یوں قلم بند ہے:۔سلطان الشہداء سالار مسعود غازی بن حضرت سالار شاہو غازی بن حضرت عطاء اللہ غازی بن حضرت طاہر غازی بن حضرت طیب غازی بن حضرت آصف غازی بن حضرت بطال غازی بن حضرت عبد المنان غازی بن حضرت امام محمد بن حنفیہ غازی بن امیر المومنین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہم اجمعین۔شجرہ نسب حضرت عبد الرحمٰن چشتیؒ نے تاریخ محمودی وغیرہ کے حوالے سے لکھا ہے۔ہم نے جب شجرہ ہذا سے متعلق قدیم کتب انساب سے تصدیق حاصل کرنا چاہی تو الحمدللہ درست پایا جس کی وضاحت قبل ازیں ''نسب قریش'' عربی 200ھ ''تاریخ محمودی'' 424ھ اردو ترجمہ و ''منبع الانساب'' فارسی 830ھ کی جا چکی ہے اقتباسات و تبصرہ جات ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔

مختصر تاریخ قبیلہ اعوان 2017ء

''مختصر تاریخ قبیلہ اعوان'' تالیف از ملک محمد انور نے مونال پبلی کیشنز راولپنڈی سے شائع کی کے صفحہ 62 پر قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یوں درج کیا ہے:۔''عبد اللہ گولڑہ، محمد کندلان، مزمل علی کلگان، جہاں شاہ دریتیم، زمان علی کھوکھر، فتح علی المعروف کلدان، محمد علی المعروف چوہان، نادر علی، بہادر علی و

کرم علی پسران سالار قطب حیدر شاہ غازی۔سالار ساہو غازی، سالار قطب حیدر شاہ غازی و سالار سیف الدین غازی پسران عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ[علی] غازی بن محمد آصف غازی عون قطب غازی بن علی عبد المنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔158 پر حضرت بابا سجاولؒ کے عنوان سے لکھتے ہیں'' آپ مزمل علی کلگان کی اولاد سے ہیں ہزارہ ڈویژن اور کشمیر میں آپ کی اولاد آباد ہے کھیال اور شدوال اعوان ان کی اولاد سے ہیں۔مزید لکھتے ہیں کہ 50 سال کی عمر میں انہوں نے ہجرت ثانی فرمائی اور پکھل کے گاؤں شادوکنڈ کو بھی خدا حافظ کہا اور ہری پور کے موضع کھر کوٹ میں قیام فرمایا اور پھر وہاں ہی مدفون ہوئے۔1974ء میں بابا سجاول کے جسد خاکی کو کھر کوٹ سے موضع شہلیہ (سجاول شریف) مانسہرہ منتقل کیا گیا اس وقت شہلیہ کے خوانین جو اعوان ہیں مزار کے متولی ہیں''۔صفحہ 108 پر آپؒ کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔''بابا شادم بن بابا سجاول بن پیو بن مہیا پال بن کالا بن کابل بن سانس[حسین، سینہ] بن کرم علی (خلیل) بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی ملک''۔

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ ''علوی اعوان قبیلہ'' عون قطب شاہ غازی بن علی بن حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ہے۔

حالِ سفر از فرش تا عرش 1987ء تا 2017ء

''حالِ سفر'' پروفیسر باغ حسین کمالؔ کی تالیف ہے پہلی اشاعت 1987 اور 2017ء کو اکتیسواں اشاعت شائع کیا۔2017 کے کی اشاعت کے صفحہ 134 پر رقم طراز ہیں:۔حضرت امام محمد حنفیہؒ کی بارہویں پشت سے عون قطب شاہ رحمتہ اللہ علیہ ہوئے۔صفحہ 140 پر مولف لکھتے ہیں:۔''میرا شجرہ نسب خاندان بھٹی راجپوت سے ہے۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق عون قطب شاہ محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے۔کتاب ہذا میں یہ بھی درج ہے کہ کہوٹ قریش حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔کہوٹ قریش کا تعلق خواجہ احمد یسوی پیر ترکستان از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ سے ہے۔جاوید احمد کہوٹ کی کتاب کہوٹ نامہ میں ان کا شجرہ نسب موجود ہے۔

تذکرہ مانکیال اکوزئی یوسف زئی (2017)

''تذکرہ مانکیال اکوزئی یوسف زئی'' تالیف از مولانا مفتی عنایت الرحمٰن ہزاروی (2017ء) کے صفحہ 34 پر قطب حیدر شاہ غازی علوی قطب شاہی بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اشہل) بن عون قطب غازی بن علی عبد المنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ درج ہے''۔

تبصرہ: کتاب ہذا مولانا مفتی عنایت الرحمٰن ہزاروی نے 2017ء میں شائع کی اگرچہ یہ کتاب انہوں نے اپنے قبیلہ ''مانکیال اکوزئی یوسف زئی'' پر تالیف فرمائی ہے۔کتاب ہذا کے مطابق بھی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔

تذکرہ خانوادہ خان جہان لودی 2017ء

''تذکرہ خانوادہ خان جہان لودی'' تحقیق و تالیف از اثر جان، عامر پرنٹ اینڈ پبلشرز پشاور 2017ء میں شائع ہوئی کے صفحہ 119 پر اعوان کے عنوان سے یوں درج ہے:۔''گوجروں کے بعد بغدادہ میں سکونت اختیار کرنے والی دوسری گوت اعوان ہے۔ مقامی طور پر''گڈبانہ'' کہلاتے ہیں۔ان کا محلّہ صوابی روڈ پر برلب سڑک (وسطی محلّہ) گڈبانو چم کے نام سے معروف ہے''۔

شجرہ نسب خواجہ خیلی سرخیلی سواتی 2017ء

''شجرہ نسب خواجہ خیلی سرخیلی سواتی'' تالیف حاجی تاج محمد خان خواجہ خیلی بفہ نے 2017ء میں شائع کی۔اعوان کے عنوان میں رقم طراز ہیں:۔''اعوانوں کا سلسلہ نسب حضرت حنیف صاحبزادہ حضرت علی سے جاملتا ہے۔جب ترک فوجیں 1398ء میں ہزارہ میں داخل ہوئیں تو اعوان ہزارہ میں موجود تھے۔بابا سجاول اورنگزیب کے دور میں یہاں آئے۔سید جلال بابا کے پکھلی فتح کرنے سے پہلے یہاں موجود تھے۔اور بابا سجاول نوکوٹ سے کھرکوٹ چلے گئے تھے۔ان کی زیارت کھرکوٹ میں تھی تربیلہ ڈیم (بند) کیوجہ سے اسے خطرہ لاحق ہوا۔تو ان کے جسد خاکی کو وہاں سے نکال کر مانسہرہ کے قریب [شہلیہ] دفن کیا۔اور اس کا نام سجاول شریف رکھ دیا گیا۔ان کی 700 ذیلی شاخیں ہیں قطب شاہی، اعوان، گولڑہ زیادہ مشہور ہیں''۔

تبصرہ: اعوانوں کی درست تاریخ بیان کی گئی ہے البتہ حضرت بابا سجاولؒ اورنگزیب کے دور میں نہیں بلکہ امیر تیمور کے ہم عصر تھے حضرت بابا سجاولؒ 1312ء میں پیدا ہوئے اور 1412ء سو سال کی عمر میں وفات پائی۔

تاریخ القریش (تحقیق مزید) موسوم بہ برصغیر کے عرب نسب دان 2017ء

''برصغیر کے عرب نسب دان'' کے مولف صاحبزادہ شہزادہ اعجاز سمبڑ یالوی ہیں 2017ء میں القریش پبلی کیشنز اردو بازار لاہور سے شائع کی۔کتاب ہذا کے ادوار اشاعت طبع اوّل 1928ء، طبع دوم 1963ء، طبع سوم 1990ء اور طبع چہارم 2017ء درج ہیں۔جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کتاب ہذا میں مولف نے اپنے والد کی کتاب تاریخ القریش ہی کو از سر نو مرتب کیا ہے۔کتاب ہذا کے مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مولف نے کتاب ہذا زیادہ تر سنی سنائی باتوں کی بنیاد پر لکھی ہے۔موصوف صفحہ 278/16 پر رقم طراز ہیں:۔''سنگولے قریشیوں کے مورث اعلیٰ بابا ڈوڈھا خان ہے۔بابا ڈوڈھا خان عبادت گزار تھے اور سنگولہ میں آکر آباد ہوئے۔سنگولہ میں علم دین کی شمع روشن کی اور علاقہ کی نسبت سے آپ کا وصفی نام''بابا سنگولہ'' معروف ہوا اور اسی نام سے آپ کی اولادوں کی پہچان ہوئی۔گویا''سنگولہ'' باقاعدہ ایک قوم بن گئی۔۔۔سنگولہ قریشی زیادہ تر راولاکوٹ میں آباد ہیں۔راولاکوٹ کی بنیاد کسی قطب شاہی بزرگ نے رکھی تھی۔۔۔ڈھوڈا خان سنگولہ کی اولادوں سے ان کے مورثان کے نام سے جو گوتیں کشمیر میں آباد ہیں ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں۔جبوتہ قریشی، جموں آل، کوڑ آل، موطو آل، بلند آل، ہنسو آل، بچا آل، نیکا آل، کمال آل، جلال آل، غازی آل''۔

تبصرہ زیر تبصرہ کتاب کے مندرجہ بالا مندرجات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ڈھوڈا خان کے نام پر نہ کوئی گوت ہے نہ قوم اور نہ ہی شاخ اور نہ ہی آج تک اس علاقے میں کسی نے دعویٰ کیا۔اور موصوف نے جو گوتیں درج کی ہیں ان میں جبوتہ قریشی اور جلال آل کا بھی کوئی وجود نہیں ان کے علاوہ جو دیگر گوتیں لکھی ہیں وہ سب کی سب حضرت بابا سجاول علوی قادری کی اولاد سے ہیں۔حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی اولاد قطب شاہی اعوان از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہے جن کی آبادی سنگولہ، بن بیک، باغ، اوڑی مقبوضہ کشمیر میں تقریباً 40 ہزارہ ہے قریب ہوگی سنگولہ کے بانی حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے پڑپوتے حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرامؒ بن حمید اللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت بابا سادم خان تھے انہوں نے تقریبا 600 سال قبل غیر آباد علاقے اور اجاڑ جنگل کو آباد کیا۔حضرت بابا ابراہیم خان المعروف بابا بہرام کی نویں پشت 1909 بکرمی میں حضرت بابا تاج محمد خان بن بابا آفتاب المعروف تابو بن مومن خان بن کالا خان بن کلو خان بن محمود خان بن گوہراج خان بن فیروز خان بن حضرت بابا اسماعیل خان بن بابا بہرام گزرے ہیں۔بابا تاج محمد جب 1909 بکرمی میں سنگولہ کے پہلے نمبردار بنے تو انھوں نے عوام علاقہ کو سہولت باہم پہنچانے کے لیے لوہے کے اعلا کاری گر خیر محمد کو سنگولہ میں آباد کیا آپ کے دو فرزند تھے فقیر محمد و ڈھوڈا خان ان دونوں کی اولاد سنگولہ میں آباد ہے جو بمشکل 12 سے پندرہ گھرانوں پر مشتمل ہے اور سب کے سب قریشی کہلاتے ہیں۔جب کہ سنگولہ والے ابتدائی بندوبست میں''اعوان'' درج ہیں۔موصوف نے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ بن بیک کی گوتوں کو ڈھوڈا خان کی اولاد سے درج کر دیا جب کہ ڈھوڈا خان کا زمانہ انیسویں صدی کا آخر بنتا ہے۔ڈھوڈا خان اور فقیر خان دونوں کی اولاد سے کوئی گوت وغیرہ نہیں ہے ان کی اولاد سے چند گھرانے ہیں جن کی شہرت بلدی قریشی ہے اور قریشی ہی کہلاتے ہیں۔محکمہ مال کے ابتدائی بندوبست میں ان کا پیشہ درج ہے۔راقم مولف نے بذریعہ واٹس ایپ مولف موصوف کو کتاب ہذا میں درج غلطیوں کی نشان دہی کی تھی موصوف کی صحت خراب ہے اور دوبئی میں ہیں اور انھوں نے درستی کا وعدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

سلسلہ مداریہ 2017ء

''سلسلہ مداریہ'' مولانا قیصر رضا علوی حنفی مداری کی تالیف ہے فروری 2017ء میں المجمع المداری جھراؤں شریف پوسٹ سواڈانڑ ضلع سدھارتھ نگر یو پی بھارت سے شائع کی گئی کے صفحہ 273 پر حضور سیدنا سالار مسعود غازی قدس سرہ کا شجرہ مداریہ کے عنوان سے تحریر ہے:۔''کتاب کنز السلال فی مجمع الافاضل'' کے مصنف حضور سیدنا شیخ سید علاؤالدین المسعودی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مذکورہ کتاب کے اندر سرکار غازی میاںؒ کا شجرہ مداریہ درج فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ناظرین کرام آپ کو باخوبی معلوم ہے کہ شہزادہ مولیٰ علی سیدنا سالار مسعود غازی قدس سرہ کی شخصیت پورے عالم اسلام میں ایک ایسے روشن و تابناک مینار کی حیثیت رکھتی ہے

جو اپنی مثال فقط آپ ہے آپ کی خدمات جلیلہ سے پورے عالم اسلامی کی گردنیں زیر بار ہیں ولایت و بزرگی میں بھی آپ کو ایسے اعلاو افضل و اکمل مقامات حاصل ہیں کہ ان ک ادراک بڑے بڑے اہل اللہ کی پہنچ سے باہر ہے اکابرین وسلاطین سب ہی آپ کے دربار میں فیض یاب ہونے کے لئے قطار در قطار حاضر ہوئے ہیں۔

تبصرہ: حضرت سید سالار مسعود غازیؒ، سید بدیع الدین احمد قطب المدار بانی سلسلہ مداریہ کے خلفا میں سے ہیں۔سلسلہ مداریہ کے بانی حامل مقام صمدیت قطب وحدت، ملک العارفین حضور پرنور سیدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار قدس سرہ العزیز یکم شوال المکرّم بروز دوشنبہ ۲۴۲ ہجری میں ملک شام کے شہر حلب میں پیدا ہوئے آپؒ والد کی جانب سے حسینی اور والدہ کی جانب سے حسنی ہیں اس طرح آپؒ نجیب الطرفین سید آل رسول ہیں۔آپ کا نسب نامہ پدری یوں ہے: حضرت سید بدیع الدین احمد ابن حضرت قدوۃ الدین علی حلبی ابن حضرت سید بہاوالدین ابن سید ظہرالدین احمد ابن سید اسماعیل ابن سیدنا امام جعفر صادق ابن سیدنا امام محمد باقر ابن سیدنا امام زین العابدین ابن سیدنا امام حسین شہید کربلا ابن سیدنا علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم ورضی اللہ عنہم۔

جھوجھہ اور مراۃ مسعودی 2017ء

''جھوجھہ اور مراۃ مسعودی'' تالیف وتدوین از زبیر احمد گلزاری عقیلی ہاشمی جھوجھہ 2017ء میں شائع ہوئی۔کتاب ہذا کے صفحہ 15 پر موصوف رقم طراز ہیں''راقم الحروف کی دلچسپی''مراۃ مسعودی'' سے اس لئے ہے کہ میرا قبیلہ جھوجھہ سالار مسعود غازی کے لشکر میں غزنی سے ہند آیا تو فطری بات ہے کہ مجھے ان کی ذات سے اُنس ہے۔پہلے تو صرف جھوجھہ ''مرات مسعودی'' میں تلاش کرتا رہا اور چونکہ اس میں جھوجھہ کو بھی ترک لکھ دیا گیا''۔ مزید صفحہ 124 پر لکھتے ہیں کہ''مراۃ مسعودی'' و''مراۃ الاسرار'' میں جھوجھہ کا ذکر نام لے کر موجود نہیں بل کہ سب قبیلوں کو رواجاً ترک لکھا گیا۔جب کہ اس زمانہ میں ''مسلمان'' کے لئے لفظ''ترک'' رواجاً استعمال ہوتا تھا''۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں ''مرات مسعودی'' فارسی 1037ھ کے مندرجات پر بحث کی گئی ہے۔مرات مسعودی کے مندرجات سے اختلاف کیا جاسکتا ہے۔مگر ہمارا موضوع سالار مسعود غازیؒ کا شجرہ نسب ہے اور ان کا شجرہ نسب منبع الانساب فارسی 830ھ سمیت درجنوں کتب میں موجود ہے۔غلطیوں سے مبرا تو صرف قرآن مجید فرقان حمید ہی ہے۔

احوال تلہ گنگ 2017ء

''احوالہ تلہ گنگ'' ہمدم کامی کی تالیف ہے جو 2017ء ایف آئی پرنٹرز راولپنڈی سے شائع ہوئی کے صفحہ 976 پر حضرت قطب شاہ غزنوی اور ان کے رفقاء (اعوانوں کا پہلا لشکر) کے عنوان سے قمطراز ہیں:۔''متفق علیہ تاریخی روایت ہے کہ اعوان لوگوں کے آبا واجداد سلطان محمود غزنوی کی سپاہ کے ساتھ بطور سپاہی اور جرنیل آئے۔فتح ہندوستان میں انہوں نے سلطان کی جی بھر کر معاونت کی۔جس کی وجہ سے سلطان نے انہیں اعوان ہونے کا لقب دیا۔زیادہ تر اعوان لوگ اپنا جدامجد حضرت قطب شاہ کو بتاتے ہیں اور ان کا سلسلہ نسب حضرت علیؓ کی غیر فاطمی اولاد سے جوڑتے ہیں لیکن ان کی اس بات میں مورخین کو اختلاف

ہے کچھ حلقوں کا کہنا ہے کہ اعوان عربی النسل نہیں بلکہ عجمی النسل ہیں اور کچھ حلقوں کا کہنا ہے کہ وہ سپاہی جو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ شریک جہاد رہے سلطان کے سترہ حملوں میں اس سے ساتھ رہے ان حملوں میں شریک اس کے اکثر سپہ سالار اور سپاہی بجائے افغانستان جانے کے مختلف اوقات میں پنجاب میں آباد ہوتے رہے انفرادی طور پر اور جھتوں کی شکل میں بھی کہ جن کا زیادہ تر اجتماع اتفاق سے وادی سون سکیسر اور درہ کالا باغ کی طرف ہوا۔یہ سب لوگ اعوان کہلائے۔مزید اسی صفحہ پر لاوہ وسنگولہ کے حوالے سے تحریر ہے''تاریخ علوی اعوان'' از محبت حسین اعوان کے مطابق لاوہ اور آزاد کشمیر کے شہر سنگولہ میں ایک اتفاقیہ مماثلت پائی جاتی ہے۔لاوہ کا پرانا نام لوح والا تھا۔پھر اس کا نام علاول والا پڑا اور آخر اس کو لاوہ کہا جانے لگا۔یہ قصبہ آزاد کشمیر کے ایک قصبہ سنگولہ (راقم مولف کا گاؤں) سے مماثلت رکھتا ہے۔لوح والا کے سات حروف ہیں اور سینگولہ [سنگ اولہ] کے بھی سات حروف ہیں۔لاوہ کے سات نمبردار ہیں سینگولہ کے بھی سات نمبردار ہیں۔لاوہ صرف اعوانوں کی ملکیت ہے۔سنیگولہ بھی اعوانوں کی ملکیت ہے۔لاوہ میں 99 فیصدی اعوان آباد ہیں۔جب کہ سینگولہ میں بھی 99 فیصدی اعوان آباد ہیں۔لاوہ کے لوگ قطب حیدر شاہ کے بیٹے عبداللہ گولڑہ جبکہ سینگولہ کے اعوان مزمل علی کلغان کی اولاد ہیں۔جو صدیوں سے ایک ہی جگہ آباد چلے آرہے ہیں''۔صفحہ 978 پر درج ہے''ایک قطب شاہ اعوانوں کے جدامجد اپنے والد[بھائی] حضرت میر ساہو کے ہمراہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ آئے جو اس کی فوجوں کے سپہ سالار تھے۔تاریخ میں ایک اور قطب شاہ کا نام بھی ملتا ہے یہ قطب شاہ بغدادی شہاب الدین غوری کے زمانے میں آئے۔یہ قطب شاہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے تھے''۔صفحہ 980 پر تحریر ہے''اعوان لوگ اس اعوان دستہ یا لشکریوں کی اولاد بھی ہیں نہ کہ صرف ان کے اس وقت کے سپہ سالار حضرت قطب شاہ کی''۔

تبصرہ: مولف کتاب ہذا ہمدم کامی کا یہ فرمانا اس حد تک درست ہے کہ اعوان لوگوں کے آبا واجداد سلطان محمود غزنوی کی سپاہ کے ساتھ بطور سپاہی اور جرنیل آئے۔اور حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں۔مزید یہ کہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ قطب شاہ نہیں بلکہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا لشکر تھا جو عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جاچکا ہے کہ عون قطب شاہ غازی کے سات پڑپوتے تھے جن میں سے پانچ کے ہند آنے کی تصدیق انساب کی قدیم کتب سے ہوتی ہے۔قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے چند قابل ذکر سپہ سالاروں میں سالار ساہو غازی، سالا قطب حیدر غازی، سالار سیف الدین غازی، سالار مسعود غازی، سالار نصر اللہ غازی سالار ملک حیدر غازی کے نام بتائے جاتے ہیں۔واضح ہو کہ'' قطب شاہی علوی اعوان لشکر'' تنخواہ دار نہیں تھا بل کہ فی سبیل اللہ کے طور پر شامل جہاد تھے۔اس طرح قطب شاہی علوی اعوان وہی کہلانے کے حق دار ہیں جو عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں''۔قطب شاہ بغدادی کا جو حوالہ دیا جاتا ہے دراصل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دور میں دارالحکومت کوفہ عراق تھا اور عون قطب شاہ غازی از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ خود بھی یحییٰ بن زید کے ہمراہ عراق سے ہجرت کر گئے تھے۔

بزم حیات 2017ء

''بزم حیات'' تالیف از مشتاق احمد جوش نے 2017ء میں شائع کی۔ جس کے صفحہ 351 پر مزمل علی کلگان کی اولاد کے عنوان سے سنگلور، نور پور نکراں، ڈنگہ کوٹ، نڑاٹ، پوٹھہ، سہوتر، ڈربنگ، میرا جانگی، جھنڈگراں ونکر فتوٹ کے علاقوں کے لوگ اعوان کہلانا لگ گئے جب کہ محکمہ مال میں یہ ''میر'' درج ہیں۔ مزید کتاب ہذا کے صفحہ 436 پر برصغیر پاک و ہند میں آباد علوی اعوان کا شجرہ نسب سالار میر قطب حیدر شاہ کے عنوان سے یوں درج کیا ہے:۔ ''میر سالار ساہو، میر قطب حیدر شاہ (غازی ملک) و سالار سیف الدین پسران عطا اللہ غازی بن میر طاہر غازی بن میر طیب غازی بن میر محمد غازی بن میر عمر غازی بن میر آصف غازی بن میر بطل یا بطال غازی بن عبدالمنان بن عون عرف سکندر بن محمد عرف زبیر بن علی بن محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن حضرت علیؓ بن ابی طالب''۔ صفحہ 437 پر مولف بزم حیات نے اپنا مختصر شجرہ نسب یوں درج کیا ہے مشتاق احمد جوش بن محمد آمین بن حیدر علی بن جمد علی کلگان۔

تبصرہ: ''بزم حیات'' میں مولف نے گردش ایام، تعلیمی سفر، سرکاری ملازمت، خطابات تعلیم و تعلّم ڈائری کے اوراق، شخصیات۔ مضامین۔ کالم۔ یادرفتگان آئینہ جیسے عنوان تخلیق فرمائے ہیں۔ موصوف نے حلقہ کھاوڑہ مظفر آباد کے مندرجہ بالا موضعاجات میں آباد لوگ جو قطب شاہی علوی اعوان ہیں کے اعوان ہونے پر اعتراض کیا کہ اس خاندان نے کبھی اعوان نہیں کہلایا اور یہ محکمہ مال میں اعوان درج نہیں اور اس خاندان کی معروف شخصیت جسٹس محمد اکرم اپنے نام کے ساتھ راجا لکھتے تھے۔ اس حوالے سے اس خاندان کے اورنگزیب اعوان ماہر مضمون (ریٹائرڈ) مولف ''سلسلۃ الاعوان'' 2003ء وعظمت حسین اعوان ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر، معروف جرنلسٹ محمد عمر اعوان (معروف جرنلسٹ ساکن کنیاں ضلع جہلم ویلی)، عنصر محمود اعوان ایڈووکیٹ (نکر فتوٹ حال اسلام آباد) وحسین احمد مدنی اعوان (میرا جانگی) سے استفسار کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ ان کا خاندان محکمہ مال میں ابتدائی بندوبست سے ''اعوان'' درج ہے اور محکمہ مال کی نقل بھی مہیا کی جس کے مطابق یہ خاندان اعوان ہے۔

علاوہ ازیں میر، راجا، ملک، خان، سردار، چودھری، قاضی، ملاں اور جوش وغیرہ کسی خاص قبیلہ کے ساتھ مخصوص نہیں بل کہ جس علاقہ میں جو معزز سمجھا جاتا ہے وہاں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ نیز اس خاندان کا شجرہ نسب سلسلۃ الاعوان 1950ء، معروف محقق ایم خواص خان گولڑہ اعوان نے ''تحقیق الاعوان'' 1966ء کے صفحہ 297 پر احوال مع گوت ہاملیال، پائیال، نیکال وبدھال درج کی ہیں۔ تاریخ علوی اعوان، تحقیق الانساب جلد اوّل ودوم، تھکیال راجپوپ میں بھی اس خاندان کی گوتیں وشجرہ نسب مکمل درج ہے جو کتاب ہذا میں بھی درج ہے۔

راقم مولف کی تحقیق میں اورنگزیب اعوان وغیرہ کا موقف اور ریکارڈ درست اور واضح ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مشتاق احمد جوش، اورنگزیب اعوان، عظمت حسین اعوان، محمد عمر اعوان، عنصر محمود اعوان ایڈووکیٹ و حسین احمد مدنی کے مطابق بھی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔

مدرک الطالب فی نسب آل ابیطالب 2017ء

''مُدرک الطالب'' فی نسب آل ابیطالب، سید قمر عباس ہمدانی الاعرجی نے 2017ء میں کریم پبلی کیشنز لاہور سے شائع کی جس کے صفحہ 15 پر ترتیب طبقات النسابین کے عنوان سے درج ہے:۔ ''ترتیب اولاد محمد ابن حنفیہ: اوّل علی بن محمد دوئم جعفر بن عبداللہ بن جعفر بن محمد حنفیہ''۔ صفحہ 456 پر درج ہے:۔ بقول جمال الدین ابن عنبہ محمد حنفیہؒ کی اولاد دو پسران سے باقی رہی (1) جعفر الاصغر (2) علی''۔ صفحہ 458 پر المعقبون جلد 3 صفحہ 394 کے حوالے سے اعقاب علی بن محمد حنفیہؒ بن امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے حوالے سے یوں رقم طراز ہیں:۔ ''اول عون بن علی بن حنفیہؒ آپ کی اولاد سے ایک فرزند محمد اشھل تھے جنکی والدہ مہدیہ بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمد بن مسلمہ الانصاری تھیں ان میں اشھل بن عون بن علی کے فرزند علی تھے جن کی والدہ صفیہ بنت محمد بن حمزہ بن معصب بن زبیر بن عوام تھیں ان کے سات فرزند (1) علی (2) موسیٰ (3) حسن (4) عیسیٰ (5) احمد (6) محمد اور (7) حسین''۔

صفحہ 477 پر لکھتے ہیں ہمارے ہاں پاکستان میں اولاد علیؑ ہونے کا دعویٰ دار سادات کے علاوہ اعوان قبیلہ ہے جن کے نسب کی روایت میں بھی شدید اختلاف ہے۔ کچھ محمد حنفیہ بن علی اور کچھ عباس بن علیؑ کی نسل ہونے کے دعویٰ دار ہیں لیکن ان دونوں کی اولاد کا ہندوستان آنا ثابت نہیں ہوتا [محمد حنفیہؒ کی اولاد کا ہند آنا انساب کی قدیم کتب سے ثابت ہے۔ حوالہ: المعقبون عربی، تہذیب الانساب عربی، منتقلۃ الطالبیہ عربی، منبع الانساب فارسی، المشجر الوافی عربی وغیرہ] اور نہ ہی شجروں کی روائتیں درست ثابت ہوتی ہیں۔ تاہم اعوان قبیلہ اپنی خصوصیات کے اعتبار سے منفرد ہے اور ان کی شہرت بلدی بھی قدیم زمانے سے علوی قبائل کی ہی ہے''۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں درج مندرجات کے حوالے سے بھی حضرت محمد حنفیہؒ کے دو فرزندان ''علی'' اور ''جعفر'' کی اولاد ہونا تصدیق ہو چکا۔ ان دونوں کی اولاد کا ہند آنا اور ''بنی عون'' اور عون عرف قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ بھی ''مدرک الطالب'' کی حوالہ جاتی کتب سے تصدیق ہو چکا۔ نیز اس حوالے سے ''مدرک الطالب'' کے مصنف محترم سیّد قمر عباس ہمدانی صاحب سے مورخہ 10 نومبر 2018ء کو محترم طارق محمود اعوان مرحوم (چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان) کی رہائش گاہ واقع چوڑ راولپنڈی میں تفصیلی گفتگو ہوئی اور اہم تحقیقی امور پر تبادلہ خیال ہوا اور ہم نے ''قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ'' کے انساب کے حوالے سے قدیم ریکارڈ انہیں ملاحظہ کروایا اور عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد کا ''بنی عون'' کہلانا قطب شاہی کہلانا اور ہند آنا کے حوالے سے بھی دستاویزات پیش کیں۔ محترم قمر عباس ہمدانی صاحب نے اعتراف کیا کہ ان سے سہواً غلطی ہوئی ہے اور وہ آئیندہ اشاعت میں درستی کر دیں گے۔ مولف نے ''مدرک الطالب'' کے صفحہ 456 پر جمال الدین ابن عنبہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ محمد حنفیہؒ کی اولاد دو پسران سے باقی رہی (1) جعفر الاصغر (2) علی۔ مزید ''المعقبون'' کے حوالہ سے ''بنی عون'' یعنی عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد کا شجرہ نسب تحریر کیا ہے۔ نسب قریش عربی، المعقبون عربی اور منتقلۃ الطالبیہ عربی اور تہذیب الانساب اور منبع الانساب کے مطابق بھی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا عون کی

اولاد کی وجہ سے ''بنی عون'' درج ہونا، عون بن علی کا عرف قطب شاہ کی وجہ سے قطب شاہی کہلانا اور اور ''عون'' کی اولاد کا ہند آنا بھی مندرجہ بالا کتب سے تصدیق ہوتا ہے۔ مزید مولف کی تالیف ''روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب'' 2019ء بھی ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ''قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ'' عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے اور مندرجہ بالا کتب سے اس کی تصدیق ہوتی ہے اور ان کے ہند آنے کی تصدیق بھی قدیم انساب کی عربی و فارسی کتب سے ہوتی ہے۔ مزید یہ کے موصوف نے کتاب ہذا کے صفحہ 4 پر مقبول النسب کے حوالے سے یوں تحریر کیا ہے:۔ ایسا نسب جو نسابین کے نزدیک ثابت ہو لیکن بعض نے انکار کیا ہو تو ایسوں کو مقبول النسب کہیں گے۔

سالار مسعود غازی تاریخ کے آئینے میں 2017ء

''سالار مسعود غازی تاریخ کے آئینے میں'' راقم مولف (محمد کریم خان اعوان) نے 2017ء میں ترتیب دی تھی۔ کتاب ہذا بڑے سائز کے 82 صفحات پر مشتمل ہے جس امیں قدیم عربی و فارسی کتب کے اقتباسات اور ان کتب کی عکسی نقول بھی شامل کی گئی ہیں نیز ''مرات الاسرار'' فارسی 1045ھ میں سالار مسعود غازی کے تذکرہ میں لکھے جانے والے 16 صفحات کی عکسی نقول شامل کرتے ہوئے اس کا فارسی متن اور اس کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔

تبصرہ: سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے عظیم سپوت تھے اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے 424ھ میں شہید ہوئے۔ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

قطب شاہی علوی اعوان بٹ گرام تاریخ کے آئینے میں 2017ء

''قطب شاہی علوی اعوان بٹ گرام تاریخ کے آئینے میں'' ترتیب و تدوین مختصر خان اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے 2017ء میں لیگل سائز کاغذ اور 68 صفحات پر مشتمل ہے شائع کی۔ جس میں بٹگرام کے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے شجرات شامل ہیں۔ صفحہ 3 پر درج ہے:۔ مختصر خان اعوان از اولاد عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ غازی علوی از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہے۔

آئینہ اعوان (2018ء)

''آئینہ اعوان'' ملک عظیم ناشاد اعوان نے 2018ء میں شائع کی کے صفحہ 16 پر شجرہ اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یوں درج ہے ''سالار ساہو غازی، سالار قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ و سالار سیف الدین غازی پسران عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اسھل) بن عون قطب غازی لقب بطل غازی (جد اول قطب شاہی علوی اعوان) بن علی عبدالمنان بن

حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

تبصرہ۔ ملک عظیم ناشاد جو کہ چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان و سینٹرل ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ بھی ہیں۔ کتاب ہذا میں اہم معلومات کو یک جا کر کے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔

متنازعہ تاریخ الھاشمی العباسی کا تاریخی و تحقیقی جائزہ 2018ء

''متنازعہ تاریخ الھاشمی العباسی'' کا تاریخی و تحقیقی جائزہ تالیف از اخلاق حسین علوی، نے 2018ء میں شکریال اسلام آباد سے شائع کی۔ صفحہ 6 پر مولف نے اپنا شجرہ نسب یوں شائع کیا ہے: ''اخلاق حسین علوی بن لعل حسین علوی بن عبداللہ علوی بن نور جمال علوی بن قاسم علوی بن تاج محمد بن روح اللہ علوی بن سیف الدین علوی بن مومن شاہ بن پونون شاہ بن ہمان شاہ بن حسو شاہ بن قیوم شاہ بن غنی پیر۔ غنی پیر و دھنی پیر بن پیر مانک شاہ بن پیر قائم شاہ بن پیر امانت شاہ بن پیر حسین شاہ بن شام شاہ بن جمعہ شاہ بن شاہ زمان بن زبیر شاہ بن زمان علی شاہ بن مزمل علی کلگان۔ مزمل علی کلگان، عبداللہ گولڑہ، محمد کندلان، کرم علی، دریتیم جہاں شاہ زمان علی وغیرہ پسران سالار قطب حیدر غازی بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن محمد آصف غازی (محمد اسھل) بن عون قطب شاہ غازی (جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؓ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ سے ملتا ہے۔

ضلع خوشاب تاریخ، ثقافت، ادب 2018ء

''ضلع خوشاب تاریخ، ثقافت، ادب'' (پنجابی) امتیاز حسین امتیاز نے مئی 2018ء میں پاکستان پنجابی ادبی بورڈ لاہور سے شائع کی۔ کتاب کے صفحہ 148 پر انور بیگ اعوان کے حوالے سے لکھتے ہیں:۔'' انور بیگ اعوان دی تحقیق موجب قطب شاہ اعوان دے چھیں پتراں دے ناں انج ہن۔ گوہر شاہ، کلغان شاہ، چوہان شاہ، کھوکھر شاہ، طوریٰ شاہ تے جھجھ شاہ۔ گوہر شاہ یاں عبداللہ گولڑہ، وادی سون وچ اباد ہویا، جیہوں دادا گلڑ اوی آکھیا ویندا اے۔ دادا گولڑے دی ہی اولاد وادی سون وچ آباد ہے۔ کلغان کالا باغ دے نیڑے آباد ہویا۔ چوہان شاہ نے دریائے سندھ دے نیڑے تیڑے پہاڑی علاقہ وسایا جیہاں دے آل دوال کھوکھر شاہ جاوسیا۔ طوریٰ شاہ تے جھجھ شاہ ہوری صوبہ سرحد وچ ونج دے۔ صفحہ 151 پر لکھتے ہیں:۔ ''حضرت قطب شاہ علوی قادری 419ء [358] بغداد وچ جمے۔ 556ھ [424] ھ وچ وفات ہوئی۔۔۔ ایہناں نوں اعوان دا خطاب سلطان محمود غزنوی نے دتا ہا۔

خلاصہ: کتاب ہذا میں درج روایات بندوبست کے دوران اعوان بزرگوں کی بیان کردہ روایات ہیں جو گلوسری آف ٹرائبز، پنجاب کاسٹس وغیرہ میں بھی درج ہیں جس کے مطابق اعوان اس قطب شاہ کی اولاد ہیں جو

سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شامل رہا۔جس کی تصدیق انساب کی قدیم کتب سے بھی ہوتی ہے کہ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کی اولاد بنی عون،قطب شاہی کہلاتی ہے اوران کی اولاد سے سالار ساہو غازی،سالار سیف الدین غازی وسالار قطب حیدر غازی وسالار مسعود غازیؒ قطب شاہی علوی اعوان لشکر میں تھے جس نے سلطان محمود غزنوی کی قیادت میں جہاد ہند میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

تاریخ قوم طاہر خیلی (اتمان زئی مندڑ) 2018ء

"تاریخ قوم طاہر خیلی" (اتمان زئی مندڑ) تالیف از صابر علی خان طاہر خیلی نے طبع اول 2007ء اور طبع دوم 2018ء میں شائع ہوئی ۔صفحہ 123 پر آوان و اعوان قبیلہ کے حوالے سے یوں تحریر ہے"قدیم دستاویزات میں لفظ آوان ملتا ہے لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اصل لفظ اعوان ہے۔۔۔اس قوم کا دعویٰ ہے کہ وہ حضرت قطب شاہ بابا حاکم ہرات کی اولاد ہیں"۔

تبصرہ: اصل لفظ اعوان ہی ہے جو"عون" کی جمع ہے اورعون سے مرادعون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔یہ قبیلہ ہرات،خراسان،غزنی اور ہندوغیرہ میں مصروف جہاد رہا ہے اور یہ قبیلہ سلطنت غزنویہ کے ساتھ بھی منسلک رہا ہے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ قطب شاہی علوی اعوان لشکر بھی شریک رہا ہے۔اگر چہ حاکم ہرات ہونے کی تصدیق کسی مستند کتاب سے نہیں ہوسکی ۔البتہ سلطنت غزنویہ سے منسلک ہونے کی تصدیق" لباب الانساب" عربی 565ھ سے ہوتی ہے اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان اور سالار ساہو غازی قطب شاہی اعوان کی تصدیق منبع الانساب فارسی 830 ہجری سے واضح ہے۔

تاریخ بڈھیال اور اعوانوں کا پس منظر

تاریخ بڈھیال اور اعوانوں کا پس منظر تالیف از ملک محمد غوث صفحہ 68 پر لکھتے ہیں:۔اعوانوں کی اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ تلہ گنگ،خوشاب اور کالاباغ کے اعوان حضرت قطب شاہ کی اولاد ہیں جن کا سلسلہ نسب حضرت علیؓ سے جا کر ملتا ہے اسی لیے انہیں قطب شاہی اعوان کہا جاتا ہے۔اکثریت کو اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ حضرت قطب شاہ کی اولاد ہیں جو امیر ساہو کمانڈر انچیف افواج غزنوی کے چھوٹے بھائی تھے امیر ساہو کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ سلطان محمود غزنوی کے بہنوئی بھی تھے۔اعوانوں کے درمیان شجرہ ہائے نسب میں جو اختلاف ہیں ان کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے اول جو نسب نامے بیان اور روایات کیے گئے روسائے کالاباغ کی لائبریریوں میں محفوظ ہیں اس کے مطابق اعوان حضرت علی کے بیٹے حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ہیں۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ کی مختلف روایات بیان کی گئی ہیں کتاب ہذا کے مطابق اکثریت کو اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ حضرت قطب شاہ کی اولاد ہیں جو امیر ساہو کمانڈر انچیف افواج غزنوی کے چھوٹے بھائی تھے امیر ساہو کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ سلطان محمود غزنوی کے بہنوئی بھی

تھے۔یہی درست تاریخ ہے جس کی اب قدیم عربی و فارسی ماخذ کتب بھی دستیاب ہو چکی ہیں جن کے اقتباسات قبل ازیں درج کیے جا چکے ہیں کہ یہ قبیلہ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔عون کی نسبت سے اعوان اور قطب شاہ کی وجہ سے قطب شاہی کہلاتا ہے۔

احسن التواریخ سنبھل

"احسن التواریخ سنبھل"، انجمن ترقی ہند نے شائع کی کتاب ہذا میں کے صفحہ 24 پر درج ہے کہ "مولانا مفتی محمد عبدالسلام قدس اللہ العزیز کے زبان و بیان مبارک سے یہ قصہ اس طرح پایہ تحقیق کو پہنچا ہے کہ بعد تسخیر حضرت سلطان الشہداء سیّد سالار مسعود غازی رضی اللہ عنہ کی صرف قلعہ سنبھل میں آبادی رہ گئی تھی باقی شہر ویران ہو کر سالہا سال تک جھاڑ جھکاڑ کا بن بنا رہا۔۔"۔وجہ تسمیہ لفظ ترک کے عنوان سے صفحہ 62 پر تحریر ہے کہ" ہندوستان میں جو مسلمان بغرض فتوحات اسلامی داخل ہوئے تو قدیم زمانے کی کتابوں اور نیز اہل ہنود معمر اشخاص کی بول چال اور محاورہ کی گفتگو سے ثابت ہوا کہ سرزمین ہند میں آنے والے مسلمان اہل ہند کے محاورے میں لفظ ترک کے ساتھ تین معنی کے اعتبار سے کہلائے گئے۔اوّل تو عام اہل اسلام خواہ کسی قوم کے کسی قبیلہ کے جتھے سے ہوں ابتدائے حال میں لفظ ترک کے ہی لقب سے مشہور ہوئے۔دوسرے یہ کہ فوجی جوان بغیر تفریق قوم و مذہب خواہ کسی گروہ کے ہوں اہل ہند میں ترک مشہور ہوئے۔تیسرے یہ کہ ترکستان اور روم کے مسلمان ترک قوم یہی ہندوستان میں باعتبار قوم کے ترک کہلائے لہذا یہ پچاس مواضعات و مقامات صدر کے ترک اکثر قرائین کے اعتبار سے وہی اولاد ترک مذکورین ہیں جو حضرت سیّد سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ بغرض جہاد فی سبیل اللہ آئے تھے اور بعد فتح سنبھل سیّد سالار مسعود غازی نے انجام دیئے"

تبصرہ: کتاب ہذا سے واضح ہوا کہ ہندوستان میں جتنے بھی مسلمان فتوحات اسلامی کے لئے آئے خواہ ان کا تعلق کسی بھی قبیلہ سے تھا وہ ترک ہی کہلائے۔اسی طرح سیّد سالار مسعود غازی،حضرت عون بن علی بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں وہ بھی بعض مقامات پر ترک و افغان درج ہیں۔اسی طرح خواجہ احمد یسویؒ پیر ترکستان اور خواجہ شمس الدین ترک حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہی اولاد سے ہیں اور وہ بھی ترک مشہور ہوئے۔یعنی بلحاظ سکونت جیسے پنجاب میں رہنے والا پنجابی، کشمیر میں رہنے والے کشمیری ،سندھ میں رہنے والا سندھی اور پاکستان میں سکونت پذیر ہونے کی وجہ سے پاکستانی۔خواہ ان کا تعلق کسی بھی قبیلہ یا خاندان سے ہو بوجہ سکونت ہی پکارے جاتے ہیں۔

تحقیق القریش وسوانح حیات حضرت میاں عطامحمد چھیارہ شریف

"تحقیق القریش و سوانح حیات حضرت میاں عطامحمد چھیارہ شریف" تالیف از محمد ریاض عباسی، ناشر مونال پبلیکشنز راولپنڈی، اسٹاکسٹ احمد بک کارپوریشن اقبال روڈ راولپنڈی میں اعوان کے عنوان سے تحریر ہے:۔"اکثر و بیشتر ماہرین انساب و محققین اس بات پر متفق ہیں کہ اعوان خاندان کا سلسلہ نسب قطب شاہ سے شروع ہوا جو اپنا شجرہ نسب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی غیر فاطمی اولاد سے ظاہر کرتے ہیں"۔

مختصر ترین تاریخ علوی اعوان قبیلہ

''مختصر ترین تاریخ علوی اعوان قبیلہ'' لیگل سائز کاغذ 20 صفحات پر مشتمل کتاب جو ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے وادی سون کے چیف آرگنائزر جی ایم اعوان (ڈھلی) ساکن کھبیکی وادی سون کی تالیف ہے۔ جس میں علامہ یوسف جبریلؒ و ملک مشتاق الٰہی اعوان مردوال کی تحقیق کی تائید کرتے ہوئے قدیم روایات اور قدیم کتب کے حوالے سے اپنا شجرہ نسب یوں درج کیا ہے:۔''جی ایم اعوان (ڈھلی) بن رسالدار محمد نواز بن ملک اللہ داد بن ملک اللہ یار بن ملک معمور (ڈھلی) بن ملک سیدا بن ملک رحمت بن ملک باز بن ملک وریام بن ملک ویرو بن ملک جھنگی بن ملک حکیم بن ملک رجاوا بن ملک حاجی بن ملک کھلچی بن جھام بن ملک نڈھا بن ملک گوندل بن ملک ربیعہ بن ملک ویتو بن ملک جوگی بن ملک دیو بن ملک ترکھو بن ملک پیر مدھو بن ملک طور بن ملک حسن دوست بن احمد علی مشہور بدرالدین بن عرف بدھو بن ملک عبداللہ گولڑہ بن سالار قطب حیدر غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ''۔

سرحد پاکستان کا ثقافتی انسائیکلوپیڈیا

''سرحد پاکستان کا ثقافتی انسائیکلوپیڈیا'' ایگزیکٹو ایڈیٹر/پبلیشر زاُکسی مفتی، ایڈیٹر سیّد محمد علی، لوک ورثاء اسلام آباد اور الفیصل ناشران، لاہور سے شائع کی گئی۔ ہزارہ۔۔۔اعوان کے عنوان سے صفحہ 230 پر تحریر ہے:۔''اعوان اپنے آپ کو عرب سے آئے ہوئے باشندے کہتے ہیں اور انھوں نے چوں کہ اسلامی لشکر کی کفار کے مقابلے میں مدد کی اس لئے یہ اعوان ٹھہرے جو کہ جمع ہے عون کی یعنی ''مدگار معاون'' ان کا خیال یہ بھی ہے یہ قطب شاہ کی اولاد سے ہیں جو کہ حضرت علیؓ کی ایک زوجہ کے بطن سے تھے۔ سید قطب شاہ عون ہرات کے حکمران تھے اور جب امیر سبکتگین نے برصغیر کی طرف راجا جے پال کے خلاف پیش قدمی کی تو سید قطب شاہ نے ان کی اعانت کی سید قطب شاہ عون نے 1039ء میں وفات پائی اور غزنی میں مدفون ہیں ان کی اولاد میں سے گوہر شاہ سکیسر کے نزدیک مقیم ہوا۔ کلان شاہ مزمل علی (کلگان) دھن کوٹ کالا باغ میں مقیم ہوا۔ چوہان، دریائے سندھ کے پہاڑوں میں مقیم ہوا۔ کھوکھر جسے محمد شاہ بھی کہتے ہیں چناب کے علاقے میں مقیم ہوا۔ توری وجھاج تیرا وغیرہ میں مقیم ہوئے۔

تبصرہ: قطب شاہی اعوان، عون قطب شاہ بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔ جیسا کہ مولف نے بیان کیا کہ اعوان ''عون'' کی جمع ہے اور اعوانوں نے سبکتگین اور سلطان محمود غزنوی کی اعانت کی۔ عون بن علی کی نسبت سے ''بنی عون'' کہلائے اور بنی عون سے ''اعوان'' اور ''عون'' کے عرف قطب شاہ کی وجہ سے قطب شاہی کہلائے۔

روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب 2019ء

''روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب'' 2019ء تالیف از سیّد قمر عباس اعرجی حسینی ہمدانی نے نومبر 2019ء کو شہباز فاؤنڈیشن فیصل آباد نے شائع کی جس کے صفحہ 628 پر حضرت محمد حنفیہ بن امیر المومنین

علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے عنوان میں بذیل پسران درج کیے ہیں:۔''حسن، جعفر اکبر، علی اکبر، علی اصغر، عبدالرحمٰن، طالب، عون اکبر، عون اصغر، عبداللہ اکبر، عبداللہ اصغر، حمزہ، ابراہیم، جعفر اصغر اور قاسم۔ ان میں عبداللہ اصغر، طالب، عبدالرحمٰن، علی اصغر کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی''۔ صفحہ 629 پر رقم طراز ہیں:۔''بقول ابن عنبہ [مولف عمدۃ الطالب] کہ محمد حنفیہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (1) علی (2) جعفر الاصغر''۔

تبصرہ: مولف نے حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دو بیٹوں علی اور جعفر الاصغر سے اولاد جاری ہونا عمدۃ الطالب کے حوالے سے تحریر کیا ہے۔ علی اور جعفر الاصغر کی اولاد عمدۃ الطالب کے علاوہ ''نسب قریش''، ''المعقبون''، ''تہذیب الانساب''، ''منتقلۃ الطالبیہ''، ''بحر الانساب''، ''منبع الانساب'' وغیرہ میں ان کی اولاد کا ہند آنا بھی تحریر ہے۔ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ''بنی عون'' سے اعوان کہلائی اور عون کے عرف قطب شاہ غازی کی وجہ سے قطب شاہی کہلائی۔ ہند میں چوں کہ ''بنی عون'' المعروف قطب شاہی اعوانوں کا کردار اہم تھا جس کی وجہ سے جعفر الاصغر بن حضرت محمد حنفیہؒ اور عمر الاطرفؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولادیں آپس میں باہمی رشتہ داری اور علوی ہونے کے سب ہی قطب شاہی اعوان مشہور ہو گئے جب کہ درست بات یہ ہے کہ صرف عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد قطب شاہی اعوان ہے جس کی تصدیق درجنوں کتب سے ہوتی ہے۔ جب کہ باقی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام اور ان کی اولاد ہونے کے سبب ''علوی'' ہیں۔

علامہ قاضی عبدالحق ہاشمیؒ اور تاریخ علمائے بھوئی گاڑ 2019ء

''علامہ قاضی عبدالحق ہاشمیؒ اور علمائے بھوئی گاڑ'' تذکرہ نگار شہزادہ قاضی عرفان الحق نیئر، تقدیم نگار فضیلۃ الشیخ حضرت سیّد صابر حسین شاہ بخاری قادری، ترتیب و تدوین ظفر محمود قریشی، ناشر ادارہ اسلاف شناسی، برہان شریف ضلع اٹک پنجاب نے 2019ء میں شائع کی جس کے صفحہ 81 پر ابوالحقائق حضرت علامہ قاضی عبدالحق ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ یوں درج ہے:۔ عبدالحق بن محمد دین بن نیاز علی بن میاں ولی بن عبدالمجید بن نور حسین بن ہاشم علی بن فیض بخش بن حسین احمد بن قاضی عبدالوہاب (میانہ موہڑہ تحصیل گوجر خان) بن عبدالعزیز بن علی احمد بن امان اللہ بن ابراہیم بن محمد غازی بن آصف غازی بن اویس بن محمد توگان بن پھاگانی بن سریال بن کنگ بیگ بن منگتان بن جھجہان بن سام بن کیکیان بن محمد کندلان بن قطب الدین [قطب شاہ] از اولاد ابوالقاسم محمد [محمد حنفیہؒ] بن امیر المومنین علی بن ابی طالب''

تبصرہ: قاضی عبدالحق ہاشمی کا تعلق بھی شیخ احمد کے خاندان سے ہے جن کا شجرہ نسب ''حیات شیخ احمد'' میں دیا گیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ قطب شاہی قبیلہ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔

حیات مستعار 2019ء

''حیات مستعار'' تالیف ملک شاہ محمد اعوان ساکن کورڈہی وادی سون سکیسر ضلع خوشاب نے 2019ء میں شائع کی موصوف نے صفحہ 221-220 پر اپنا اور اپنے خاندان کا مختصر شجرہ نسب تحریر کیا ہے جو

9 پشتوں تک درج ہے۔قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ کے حوالے مختلف مصنفین کی آرا نقل کرتے ہوئے صفحہ 218 پر رقم طراز ہیں:۔''اس ضمن میں آخری اور وزن دار بات یہ ہے کہ اعوان دراصل ایران، عراق اور افغانستان کے موجودہ ممالک کی اقوام ہیں۔سلطان محمود غزنوی کے اکثر و بیشتر حملوں میں جو کہ موصوف نے ہندوستان پر کیے تھے یہ قوم اس کے ساتھ رہی۔قطب شاہ نامی ایک سرکردہ شخصیت سلطان محمود غزنوی کے سپہ سالاروں میں صف اوّل کی شخصیت تھی اور ڈاکٹر رشید نثار صاحب کے قول کے مطابق قطب شاہ نامی جنرل کے کہنے پر ہی سلطان محمود غزنوی نے سومنات کا بت توڑا تھا۔ورنہ ہندوراجاؤں اور پروہتوں کی بھاری پیش کش پر سلطان محمود غزنوی بت نہ توڑنے پر رضامند ہو گیا تھا۔بابا قطب شاہ کا یہ قول آج بھی اعوان قوم کے لئے باعث صد افتخار ہے کہ''سلطان آپ بت فروش نہ بنیں بلکہ بت شکن بنیں''۔سلطان کی افغانستان واپسی پر بابا قطب شاہ کو کالا باغ کے مقام پر ایک بہت بڑی جاگیر عطا کر دی گئی۔بعدازاں ان کی اولاد ضلع پنڈی، ضلع اٹک، خوشاب اور سرگودھا، ہزارہ حتیٰ کہ کشمیر تک پھیلتی چلی گئی یا بہ وجہ نقل مکانی یا حصول روزگار پھیلتی رہی۔اس نام کی مناسبت سے اعوان قوم کے افراد قطب شاہی اعوان کہلاتے ہیں''۔

تبصرہ: کتاب ہذا سے بھی سلطان محمود غزنوی والی روایت کی تائید ہوتی ہے۔

اودھ آئینہ ایام میں 2019ء

''اودھ آئینہ ایام میں'' سید امجد حسین نے 2019ء میں مرتب کی اور محکمہ اطلاعات ورابطہ عامہ اتر پردیش لکھنو بھارت سے شائع کی جس کے صفحہ 85 پر سید سالار مسعود غازی کے حوالے سے تحریر ہے:۔

سلطان محمود غزنوی کے عہد حکومت میں ایک نوجوان صالح اور ممتاز بزرگ سید سالار مسعود غازی کے غیر معمولی کارناموں، ان کی انسانیت نوازی کے اعلانمونے، مظلوموں کے حق میں ظالموں سے جہاد کرنے اور جام شہادت نوش کر کے اسی سرزمین میں آسودہ خواب ہونے کی ایک ناقابل فراموش داستان حقیقت بھی جڑی ہوئی ہے۔صفحہ 6 8 پر درج ہے ۔مستند تاریخی حوالوں کے بموجب سید سالار مسعود غازی 21 رجب 405ھ کو سلطان محمود غزنوی کے قلعہ اجمیر کی تسخیر کے دوران عالم وجود میں آئے۔آپ کا اصلی نام امیر مسعود ہے والد صاحب سالار ساہو کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں جن کا مزار ستر کھ بارہ بنکی میں ہے جو سلطان محمود غزنوی کے بہنوئی اور ان کی فوج کے سپہ سالار تھے۔14 رجب 424ھ کو بہرائچ میں شہید ہوئے۔حضرت سید سالار مسعود غازی کا سلسلہ نسب حضرت محمد بن حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔

رحیل کارواں (تاریخ پختون، شعروادب اور ثقافت تحقیق کے آئینے میں) 2019ء

''رحیل کارواں'' (تاریخ پختون، پختو، پختونولی، شعروادب اور ثقافت تحقیق کے آئینے میں) امین یوسف زئی نے فروری 2019ء میں شائع کی۔مولف نے دیگر اقوام کے علاوہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ بٹ گرام کی تاریخ

بھی صفحہ 434 تا 438 لکھی ہے جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یوں ہے''قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اسھل) بن عون قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق بٹ گرام میں آباد قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

اعوان شخصیات ہزارہ 2019ء

''اعوان شخصیات ہزارہ'' 2019ء نوجوان محقق ملک عظیم ناشآد اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان وسنٹرل ایگزیکٹو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل و تحقیق الاعوان بک بورڈ نے تالیف کی ہے جس کے صفحہ 46 پر بابا سجاول علوی قادری کا تذکرہ کیا ہے اور شجرہ نسب یوں درج ہے''حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن حضرت بابا پیو (بہیو، بہیا) بن حضرت بابا موپال المعروف مہیا بابا (مہتاب) بن حضرت بابا کالا بن حضرت بابا کابل بن حضرت بابا سانس (حسین) بن حضرت بابا کرم علی المعروف کلی یا کھلی بن حضرت مزمل علی کلگان علوی بن حضرت قطب حیدر شاہ غازی علوی (قطب شاہ ثانی) بن حضرت عطااللہ غازی بن حضرت طاہر غازی بن حضرت طیب غازی بن حضرت محمد غازی بن حضرت علی شاہ غازی بن حضرت محمد آصف غازی (محمد اسھل) بن حضرت عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ اوّل) بن حضرت علی عبدالمنان غازی بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن حضرت علیؓ''

تبصرہ: کتاب ہذا میں ملک عظیم ناشآد اعوان نے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ، ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے عہدیداران کا تعارف و شجرہ ہائے نسب کے علاوہ ہزارہ ڈویژن کی شخصیات کا مختصر تعارف اور شجرہ جات درج کیے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اعوان، عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کے نام کی نسبت سے یہ قبیلہ دوسری صدی ہجری کی کتاب''نسب قریش'' عربی اور چھٹی صدی ہجری کی کتاب''المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب'' کے مطابق''بنی عون'' ہے اور برصغیر پاک و ہند میں عون کی جمع اعوان سے مشہور ہوا اور اسی عون کا عرف قطب شاہ غازی کی وجہ سے یہ قبیلہ قطب شاہی بھی کہلاتا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہونے کی نسبت سے''علوی'' بھی مشہور ہے۔

تبصرہ: تاریخ ہذا میں درست نشان دہی کی گئی ہے کہ''اعوان'' حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ جہاد ہند میں آئے ہیں۔حضرت بابا سجاولؒ کی پیدائش 1310ء سہری مسانہ ہزارہ میں پیدا ہوئے اور 1410ء کو فوت ہوئے آپؒ کا مزار اول کھر کوٹ میں تھا تربیلا ڈیم کی وجہ سے تدفین ثانی 02 اگست 1974ء کو سجاول شریف مانسہرہ میں ہوئی۔

گلدستہ اعوان 2019ء

''گلدستہ اعوان'' (مختصر تاریخ اعوان، تنظیم الاعوان و ادارہ تحقیق الاعوان) تالیف از محمد عظیم ناشاد اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان و نائب صدر تنظیم الاعوان یوتھ خیبر پختون خوا و صدر بزم مصنفین ہزارہ نے اس کتاب کو 2019ء میں تین ہزار کی تعداد میں ڈاکٹر محمد اقبال اعوان صاحب چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان صوبہ خیبر پختون خوا کے تعاون سے شائع کیا۔ اس مختصر سے کتاب چہ میں سمندر کو کوزے میں بند کیا گیا ہے اس کے صفحہ 2 پر محمد عظیم ناشاد کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ تک درج ہے۔ صفحہ 3 پر مختصر تاریخ، علوی سے بنی عون اور بنی عون سے قطب شاہی علوی اعوان تک قدیم کتب کے حوالے سے ضبط تحریر میں کی گئی ہے صفحہ 4 پر تنظیم الاعوان کا قیام اور مرکزی عہدیدران اور صفحہ 5 تا 13 تک تنظیم الاعوان ضلع مانسہرہ کے ضلعی، تحصیل، شہر و یونین کونسل کے عہدیداران کی تفصیل ہے اور صفحہ 14 پر الاعوان بابا سجاول ڈیجیٹل کتب خانہ مانسہرہ کا قیام اور احوال صفحہ 15 پر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان (رجسٹرڈ) کے اغراض و مقاصد اور عہدیداران درج ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ نسب قریش عربی، تہذیب الانساب عربی، منتقلة الطالبیہ عربی، لباب الانساب عربی کے حوالے سے تحریر ہے کہ اعوان، عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔ سالار مسعود غازی (شہید 424ھ) قطب شاہی علوی اعوان سلطان محمود غزنوی کے بھانجے اور عون عرف قطب غزی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ کی آٹھویں پشت میں سے ہیں۔ اور قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی کے گیارہ فرزند عبداللہ گولڑہ، محمد شاہ کندلان، مزمل علی کلگان، در یتیم جہاں شاہ، زمان علی کھوکھر، فتح علی، نادر علی، بہادر علی، کرم علی، نجف علی قدیم نسب ناموں اور تاریخی کتب میں درج ہیں۔

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ فی نسب آل عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ ہے۔

فیضان شیخ القرآن 2019ء

''فیضان شیخ القرآن'' تالیف از پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی 2019ء میں وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ سے شائع ہوئی جس کے صفحہ 63 پر درج ہے:۔ ''حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب والد ماجد کی طرف سے حضرت محمد حنفیہؒ کے ذریعے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جبکہ والدہ کی طرف سے حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔

تبصرہ: آپ کا تعلق اعوان قبیلہ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہے۔

برسین ماضی، حال اور مستقبل کے تناظر میں 2020ء

''برسین ماضی، حال اور مستقبل کے تناظر میں'' اعزازی کپتان دوست محمد اعوان کی تالیف ہے ستمبر 2020ء میں شائع کی۔ ''برسین میری نظر'' میں مقدمہ کے عنوان میں مفتی تنویر احمد اعوان نے بہت ہی خوبصورت انداز میں صفحہ 4 تا 8 پر قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ بیان کی ہے۔ صفحہ 5 پر رقم طراز

ہیں ''حضرت محمد حنفیہؒ کے پوتے عون عرف قطب غازی تھے ان کی اولاد حضرت علیؓ کے نام کی وجہ سے علوی، عون کی نسبت سے بنی عون اور اعوان کہلاتی ہے۔ عون کے عرف کی وجہ سے قطب شاہی بھی مشہور ہے۔ مزید صفحہ 6 پر لکھتے ہیں ''حضرت قطب حیدر شاہ علوی کی 8 ویں پشت میں مشہور صوفی بزرگ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن پیو شاہ بن مہتاب (مہیا بابا رمہاپال) بن کالا بن کابل بن حسین (سینہ) بن خلیل (کلی) بن مزمل علی کلگان گزرے ہیں۔ آپؒ کا مزار مبارک ''کھرکوٹ'' ہری پور میں تھا لیکن بہ وجہ تربیلا ڈیم کی تعمیر آپؒ کا جسد خاکی صحیح سلامت 2 اگست 1974ء میں 550 سال کے بعد سجاول شریف مانسہرہ منتقل کیا گیا۔۔ مزید لکھتے ہیں آپ کے پانچ صاحبزادے حضرت بابا شہباز المعروف شادم خانؒ عرف شادہ بابا (جدامجد شادد آل و سادو آل ہزارہ و کشمیر)، حضرت سلیمان خان المعروف انب خانؒ، حضرت عماد المعروف نیلم یا نیلسی، حضرت الیاس عرف بابا سپالؒ و حضرت تاج گوہر (لاولد) تھے''۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق بھی ''اعوان'' حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔

حضرت جانشین شیخ القرآن (سوانح وخطبات گولڑہ شریف) 2020ء

''حضرت جانشین شیخ القرآن (سوانح وخطبات گولڑہ شریف)'' تالیف از پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی نے مکتبہ چشتیہ غفوریہ مہر آباد شریف وزیر آباد سے 2020ء میں شائع کی جس میں پس منظر کے عنوان سے تحریر ہے:۔ ''گلستان حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب متعدد واسطوں سے حضرت محمد حنفیہ رضی اللہ عنہ کے ذریعہ حضرت علی المرتضٰی سے جاملتا ہے۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق بھی حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

اعوان قبائل 2020ء

''اعوان قبائل'' کامران اعظم سدہدروی نے 2020ء میں مرتب کی ہے جس کے صفحہ 133 پر منبع الانساب فارسی 830ھ کے مطابق لکھتے ہیں:۔ ''حضرت شاہ ابوالقاسم محمد حنیف بن علی المرتضٰی بن ابی طالبؓ، محمد حنفیہ کے نام سے مشہور ہیں آپ کے تین صاحب زادے ابو ہاشم، علی عبدالمنان و جعفر تھے۔ حضرت علی عبدالمناف [منان] کے ایک صاحب زادے عون عرف قطب غازی تھے۔ حضرت عون عرف قطب غازی کے ایک صاحب زادے آصف غازی تھے اور آصف غازی کے ایک صاحبزادے شاہ [علی] غازی تھے۔ شاہ [علی] غازی کے فرزند شاہ محمد غازی کے ایک صاحب زادے سید طیب غازی تھے جن کے صاحبزادے سید طاہر غازی تھے سید طاہر غازی کے ایک صاحب زادے سید عطا اللہ غازی تھے اور ان کے صاحبزادے سید ساہو غازی ہیں۔ سید ساہو غازی کی شادی سلطان محمود غزنوی کی ہمشیرہ سے ہوئی ان کے صاحب زادے سعید الدین سالار مسعود غازی تھے۔

تبصرہ: موصوف نے کتاب ہذا میں مختلف کتب کے اقتباسات درج کیے ہیں منبع الانساب فارسی

830 ہجری کے علاوہ دیگر عربی و فارسی کتب کے حوالہ جات بھی درج ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اعوان عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں بنی عون سے اعوان اور عون کے عرف قطب شاہ غازی کی نسبت سے قطب شاہی کہلاتے ہیں اور سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان ، سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے۔اس کے علاوہ بھی موصوف نے دیگر کتب کے اقتبا سات درج کیے ہیں لیکن مستند حوالہ جات دستیاب نہیں اور نہ ہی مولف موصوف نے اس حوالے سے کوئی تحقیق کی ہے۔ البتہ موصوف نے ''اقوام سندھ'' جوانہوں نے 2021ء میں تالیف کی ہے اور کتاب ہذا میں بھی شامل ہے میں تحریر کیا ہے کہ اعوان سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہند آئے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد آئی تھی۔

کلگانانِ چھتر دومیل 2020ء

''کلگانانِ چھتر دومیل''(اعوان مقیم چھتر دومیل کا تحقیقی جائزہ) تالیف از سالک محبوب اعوان نے 2020 میں شائع کی جس کے صفحہ 84-85 پر قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔''سالار ساہو غازیؒ، سالار قطب حیدر شاہ غازیؒ (قطب شاہ ثانی) و سالار سیف الدین غازیؒ پسران عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علیؓ بن حضرت ابوطالب''۔

تبصرہ: کلگانانِ چھتر دومیل ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان مظفر آباد ڈویژن کے چیف آرگنائزر پروفیسر سالک محبوب اعوان ایم فل ، ایم ایڈ نے تالیف کی ہے۔مصنف کا تعلق چھتر مظفر آباد کے معزز قطب شاہی اعوان گھرانے سے ہے آپ مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ علوی غازی کی اولاد سے ہیں اور آپ کا خاندان بھی اہل علاقہ میں کلگان مشہور ہے جب کہ محکمہ مال کے ابتدائی بندوبست جو ڈوگرہ عہد حکومت میں ہوا تھا میں بھی ''کلگان'' درج ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ کتاب ہذا کے مطابق بھی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ ''عون قطب شاہ غازی''بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔

رودادِ اکابر و مشاہیر 2020ء

''رودادِ اکابر و مشاہیر'' تالیف از امین یوسف زئی نے فروری 2020ء میں شائع کی جس کے صفحہ 211 تا 215 پر مختصر خان اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ساکن بٹ گرام و ڈاکٹر شاہد اقبال قطب شاہی علوی اعوان کا مکمل شجرہ نسب عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے درج ہے۔صفحہ 214 پر قبیلہ اعوان کا تاریخی پس منظر کے عنوان حوالے سے رقم طراز ہیں:۔تحقیق

الاعوان ادارہ کی مساعی سے مرتب اور دیگر مستند کتب کے حوالہ سے محولہ ہے کہ بنو ہاشم سے علوی، علوی سے بنی عون، بنی عون سے اعوان اور اعوان سے قطب شاہی اعوان کے سلسلہ تک متفق علیہ امر ہے کہ یہ قبیلہ عون کی وجہ سے اعوان کہلاتے ہیں۔لفظ عون کی جمع اعوان ہے جو علوی اور بنی عون کہلاتی تھی بنی عون ، آل عون سے مراد قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ ہے۔اس لیے یہ لوگ اعوان مشہور ہوئے جو محمد الحنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد میں سے ہیں۔عون بن علی کی اولاد عرب میں حضرت علیؓ کی وجہ نسبت سے علوی اور عون کہلاتی تھی اور جو ہند کی جانب آئے اعوان کہلائے''۔

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ہے۔

تذکرہ اولیائے ہزارہ جلد اوّل 2020ء

''تذکرہ اولیائے ہزارہ'' جلد اوّل، محمد عظیم ناشاد نے 2020ء میں تالیف فرمائی۔کتاب ہذا میں مولف نے دیگر اولیائے کرام کے علاوہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے درجنوں اولیائے کرام کا تذکرہ بھی کیا ہے جن میں حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ، حضرت بابا شادمؒ، حضرت سلطان باہوؒ، حضرت عبدالرحمٰن چھوہرویؒ ، حضرت امیر اکرم اعوان وغیرہ قابل ذکر ہیں اور ان سب ہی اولیائے کرام کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ سے جا ملتا ہے۔کتاب ہذا کے صفحہ 5 دیباچہ میں مولف کا شجرہ نسب بھی حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ تک درج ہے۔

تبصرہ: مولف کتاب ہذا محمد عظیم ناشاد اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے مرکزی چیف آرگنائزر ہیں آپ اعلا تعلیم یافتہ محقق ہیں آپ نے دیگر کتب کی طرح کتاب ہذا میں بھی انساب کی قدیم ترین کتب کی روشنی میں اعوان اولیائے کرام کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے درج کیا ہے۔

شجرہ نسب قطب شاہی اعوان 2020ء

''شجرہ نسب قطب شاہی اعوان'' تالیف از ملک توقیر محمد اعوان مکان نمبر 135 رحیم ٹاؤن شکریال راولپنڈی نے جون 2020ء میں شائع کی جس کے صفحہ 20 پر شجرہ نسب یوں درج ہے:۔''عبداللہ گولڑہ بن میر قطب شاہ غازی بن میر شاہ عطاءاللہ غازی بن شاہ طاہر غازی بن شاہ طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن عمر شاہ غازی بن شاہ ملک آصف غازی بن شاہ بطل غازی بن عبدالمنان بن عون بن محمد بن علی بن امام محمد الاکبر (امام محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ''۔

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔جیسا کہ قبل ازیں منبع الانساب فارسی 830ھ کے صفحہ 103 کے حوالے سے لکھا جا چکا ہے کہ شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب شاہ غازی (لقب بطل غازی) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پانچویں پشت میں سالار مسعود غازی جو سلطان محمود غزنوی کے بھانجا تھے نے قطب شاہی علوی اعوان لشکر کے ساتھ جہاد ہند میں حصہ لیا۔

قدیم تہذیبیں اور اقوام ہزارہ 2020ء

''قدیم تہذیبیں اور اقوام ہزارہ'' الحاج جہانزیب خان سواتی کی تالیف ہے مکتبہ جمال لاہور نے 2020ء میں شائع کی جس کے صفحہ 163-139 میں اعوان قبیلہ کے عنوان سے تحریر ہے مختصراً اقتباس یوں ہے:۔''اعوان یا آوان محمد الاکبر بن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پشت میں قطب شاہ کی اولاد اعوان یا آوان قبیلہ اور گوت سے مشہور ہوئی ہے۔علوی محمود غزنوی کے دور میں ہندوستان میں داخل ہوئے''۔

تبصرہ: الحاج جہانزیب خان سواتی نے کتاب ہذا میں میں درست تاریخ بیان کی گئی ہے اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے دور میں بہ غرض جہاد ہندوستان آئے۔موصوف نے کتاب ہذا میں ہزارہ کے قابل ذکر خاندانوں کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

ذکر اولیائے ہزارہ 2021ء

''ذکر اولیائے ہزارہ'' حافظ سجاد قاسمی موضع پانو ڈھیری تحصیل وضلع مانسہرہ حال امام مسجد علی المرتضیٰ سرائے صالح ہری پور نے 2021ء میں شائع کی۔کتاب ہذا میں درجن سے زائد اعوان اولیائے کرام کا ذکر ہے جن میں حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ، حضرت بابا شادمؒ، حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہرویؒ، حضرت محمود الرحمٰن چھوہرویؒ، صاحبزادہ طیب الرحمٰن چھوہرویؒ، پیر فقیر اللہ بکوٹیؒ، مولانا قاضی نور عالمؒ، حضرت بابا مولانا کامل دین (مجذوبؒ)، عبدالرحیم نقشبندی، حضرت مولانا قلندر صاحب المعروف ساہڑی والی سرکارؒ، صاحبزادہ عبدالحیؒ، حضرت شیخ القرآن مولانا عبدالغفور ہزارویؒ، خواجہ فضل الرحمٰن بھیرویؒ، نور محمد نقشبندی، پیر لعل صاحب، سائیں علی محمد، سالار غازی قلندری، محمد نور خان، غلام رسول، عبدالشکور ہزاروی، میر ولی احمد مجذوب وعلی محمد سرکارؒ وغیرہ کا تذکرہ ہے اوران سب کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔

تبصرہ: نوجوان محقق حافظ سجاد قاسمی نے شب وروز کی محنت وکوشش سے بعد از تحقیق کتاب ہذا تالیف کی ہے۔مولف کی تحقیق کے مطابق بھی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے درست ہے۔

بلاں ناڑ کی بخشال علوی اعوان برادری

''بلاں ناڑ کی بخشال علوی اعوان برادری'' (پلندری آزاد کشمیر) کے مولف ایم نعیم اقبال علوی نقشبندی ہیں آپ کے چچا عبدالحمید شاہین علوی نقشبندی سیکرٹری حکومت آزاد کشمیر کے عہدہ جلیلہ پر متمکن تھے فراغت کے بعد اس وقت کے وزیر اعظم آزاد کشمیر جناب سردار عتیق احمد خان کے ہمراہ بطور میڈیا ایڈوائزر بھی فرائض سرانجام دے چکے ہیں آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی سینٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے رکن بھی ہیں صفحہ 11 پر مولف کتاب ہذا کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔ایم نعیم اقبال علوی نقشبندی بن عبدالمجید خان نقشبندی۔عثمان غنی خان، عبدالمجید خان نقشبندی، عبدالحمید شاہین نقشبندی علوی، عبدالحکیم، ایم عنایت اللہ

پسران حضرت غلام مصطفیٰ بن مولانا علی بہادر خان علوی چشتی بن حضرت محمد بخشؒ بن فوجدار بن بدو خان بن قادر خان بن ڈیڈو خان بن جتو خان بن لودی خان بن حیات خان بن نادر خان بن ناصر خان بن تاج خان بن عاد خان بن دلہب خان بن کالا خان بن قادر خان بن نور خان بن بیر خان بن گلاب علوی بن نواب علوی بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ بن میر عطا اللہ شاہ غازی بن میر طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن عمیر شاہ غازی بن ملک آصف غازی بن شاہ بطل غازی بن عبدالمنان بن محمد الحنفیہ علوی بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابو طالب بن عبدالمطلب۔

موضع رحم کوٹ تاریخ کے آئینے میں 2021ء

علامہ مفتی عنایت الرحمٰن ہزاروی جو کئی کتب کے مصنف ہیں نے 2021ء میں ''موضع رحم کوٹ تاریخ کے آئینے میں'' بھی تالیف فرمائی۔اعوان قبیلہ کے نسب کے حوالے سے صفحہ 245 پر رقم طراز ہیں:۔

''بہر حال میرے نزدیک اعوان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند محمد الاکبر مشہور بہ محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں اور اس قبیلے پر متعدد کتب رسائل تحریر ہو چکے ہیں یہ بڑی بہادر قوم ہے۔اس قوم کے ایک عظیم سپہ سالار جناب مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم بھی جہاد ہند میں شریک تھے اور عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔اعوان مشائخ عظام میں حضرت بابا سجاول علوی قادری ہزارویؒ، حضرت سلطان باہوؒ، حضرت خواجہ شمس الدین سیالویؒ، حضرت عبدالرحمٰن چھوہروی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین قابل ذکر ہیں''۔

تبصرہ: علامہ مفتی عنایت الرحمٰن ہزاروی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ معروف محقق اور بزم مصنفین ہزارہ کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں آپ نے کہیں کتب تالیف فرمائی ہیں ''تاریخ مانکیال اکوزئی'' اور ''موضع رم کوٹ تاریخ کے آئینے میں'' قابل ذکر ہیں۔اعوان قبیلہ کا شجرہ یوں درج ہے:''مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم''۔

مشاہیر بہرائچ کا اجمالی تعارف 2021

مشاہیر بہرائچ کا اجمالی تعارف تالیف از جنید احمد نور ادبی میراث نے 2021ء میں شائع کی جس میں سید سالار مسعود غازی کے حوالے سے یوں درج ہے:۔پورا نام: حضرت سید سالار مسعود غازی، القاب غازی میاں، بالے میاں، بالا پیر۔نام والد حضرت سید سالار ساہو غازی۔نام والدہ:۔بی بی ستر معلیٰ (بہن سلطان محمود غزنوی)۔تاریخ ولادت 21 رجب المرجب 405ھ (بعض کتابوں میں 21 شعبان 405ھ

لکھا ہے)۔جائے ولادت اجمیر (ہندوستان) تاریخ شہادت 14 رجب المرجب 424ھ مطابق 15 جون 1033ء جائے شہادت: بہرائچ (اودھ) اتر پردیش۔جائے مدفن:۔درگاہ شریف بہرائچ۔سید سالار مسعود غازی کے علاوہ حضرت سید سالار سیف الدین غازی، حضرت سید ابراہیم شہید، حضرت رجب سالار المعروف بہ ہٹیلہؒ، حضرت سکندر دیوانہ شہید، قاضی شمس الدین بہرائچی، سید افضل الدین ابوجعفر امیر ماہ بہرائچی، سید اجمل شاہ بہرائچی، مخدوم سید بڈھن شاہ بہرائچی، شیخ فیروز شہید، سید سلطان بہرائچی کا احوال مفصل درج ہے۔

تبصرہ: کتاب ہذا سے بھی یہ تصدیق ہوا کہ سالار مسعود غازی کے والد کا نام سالار ساہو غازی اور والدہ کا نام ستر معلیٰ تھا 424 ہجری کو شہید ہوئے اور مزار مبارک بہرائچ بھارت میں مرجع خلائق عام ہے۔

خاندان سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ 2021ء

''خاندان سیدنا علی المرتضیٰ عنہ'' کے مصنف معروف مذہبی سکالر شارح بخاری مفتی محمد فیاض چشتی صاحب ہیں کتاب ہذا پروگریسو بکس لاہور نے شائع کی ہے۔ماشاءاللہ مبارک باد کے مستحق ہیں کتاب کے صفحہ 721 پر رقم طراز ہیں ''محمد الاکبر کے ایک پوتے کا نام عون تھا جو علی بن محمد الاکبر بن علیؓ کے بیٹے تھے ان سے آگے نسل چلی ہے اسی عون کا لقب سکندر ثانی ہے جیسا کہ مرات مسعودی میں ہے''۔

تبصرہ: مفتی محمد فیاض چشتی صاحب نے درست فرمایا۔عون بن علی بن محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد کتاب نسب قریش عربی میں بنی عون درج ہے جیسا کہ قبل ازیں کتاب نسب قریش عربی کے عنوان میں لکھا جا چکا ہے۔منبع الانساب فارسی 830ھ میں اسی عون بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ کا عرف قطب شاہ غازی درج ہے جو بنی عون اور قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے جد امجد ہیں۔

کاروانِ علوی 2021ء

''کاروانِ علوی'' تالیف از محمد مدثر علوی چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع مانسہرہ 2021ء میں شائع کی جس کے صفحہ 10 پر قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یوں تحریر ہے: ''عبداللہ گولڑہ، محمد کندلان، مزمل علی کلگان، دریتیم جہاں شاہ، زمان علی کھوکھر،، فتح علی، محمد علی، نادر علی، بہادر علی، کرم علی و نجف علی پسران سالار قطب حیدر غازی بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ غازی بن آصف غازی بن عون قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن حضرت علی مرتضیٰؓ''۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق بھی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔

قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ 2021ء

''قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ'' (تاریخ شجرہ جات نسب و گوتیں) 2021ء کھبیکی وادی سون سکیسر کے عظیم سپوت حضرت علامہ یوسف جبریلؒ اور ملک شوکت محمود اعوان کی کاوشوں سے 10 جلدوں پر مشتمل پرانی کتب اور مستند مواد pdf کی صورت میں شائع کیں۔کتاب ہذا میں وادی سون سکیسر کے اعوان قبائل اور گوتوں کی

خصوصی تفصیل موجود ہے۔جلد اوّل کے پیش لفظ میں صفحہ 5 پر رقم طراز ہیں:۔''شوکت محمود اعوان، ملک خالد محمود اعوان وملک طاہر محمود اعوان پسران حضرت علامہ محمد یوسف جبریلؒ بن ملک محمد خان بن ملک فتح خان بن ملک گھیبہ بن ملک اللہ یار (جداعلیٰ اللہ یار آل گوت) بن ملک عالم شیر (المعروف ملک شیر) بن ملک اعظم بن ملک دریا بن ملک طیب (تجب) بن ملک محمدی بن ملک کمالدین بن ملک بابو بن ملک بھٹی بن ملک موروثی بن ملک اپیلو بن ملک حاجی بن ملک کھلچی (خیرالدین) بن ملک نظام الدین (جھام) بن ملک نڈھا بن ملک گوندل (گوند علی) بن ملک ربیعہ (ربیع، ربی، ملک رب نواز) بن ملک دیتو (عبدالواحد ولایت علی) بن ملک جوگی (جگت علی) بن ملک دیو (کبیر احمد) بن ملک ترکھو (محمد تقی سالار عرف ترکھو) بن ملک پیر مدھو (مدد علی) بن ملک طاہر علی عرف طور بن احمد علی لقب بدرالدین عرف بدھو بن ملک عبداللہ گولڑہ بن حضرت قطب حیدر شاہ غازی علویؒ بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔مزید لکھتے ہیں راقم کو 1992ء میں جتنے بھی شجرات دستیاب ہو چکے تھے ان کا مسودہ ترتیب دے دیا تھا لیکن بہ وجہ تحقیق فوری طور پر شائع نہ ہو سکے تھے۔اب وہ تمام مواد کمپیوٹر سے ضائع ہو گیا اس طرح اس میں ترمیم کی جانا ممکن نہیں ہے۔جیسے ملک طاہر علی عرف طور، پیر مدھو اور حسن دوست (سندروج) یہ تینوں بھائی تھے اور احمد علی لقب بدرالدین عرف بدھو کے بیٹے ہیں لیکن 1992ء میں یہ ملک طاہر علی عرف طور بن حسن دوست لکھے گئے تھے جس کی اب درستی کر دی گئی ہے لہذا آئندہ جہاں کئی بھی ملک طور بن حسن دوست لکھا ہوا نظر آئے تو اس کے بجائے ملک طور بن احمد علی لقب بدرالدین عرف بدھو بن ملک عبداللہ گولڑہ لکھا اور پڑھا جائے۔راقم نے مناسب سمجھا کہ ہزاروں صفحات کی کمپوزنگ از سر نو کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔راقم عمر کے اس حصے میں پہنچ چکا ہے جہاں پہلے جیسے محنت و مشقت ممکن نہ ہے۔اس لیے راقم نے طویل سوچ و بچار کے بعد فیصلہ کیا کہ جو کچھ جیسا بھی ہے اور جس حالت میں بھی ہے اسے مفاد عامہ کے لیے سماجی روابط کے ذریعہ دوسروں تک پہنچایا جائے تا کہ لوگ اپنے اسلاف کے شجرات و تاریخ سے واقف ہو سکیں۔راقم کی کتب 10 جلدوں پر مشتمل ہیں۔جلد 1۔قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ قدیم انساب کی عربی و فارسی کتب کی روشنی میں۔جلد 02۔ ،جلد 03 جلد 04 ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے مخلصین کے شجرہائے نسب پر مشتمل ہیں۔جلد 05۔شجرہائے نسب و گوت ہا سریل نمبر 01 تا 12۔جلد 06۔شجرہائے نسب و گوت ہا سریل نمبر 13 تا سریل نمبر 25۔ جلد 07 شجرہائے نسب و گوت ہا سریل نمبر 26 تا سریل نمبر 35۔ جلد 08۔شجرہائے نسب و گوت ہا سریل نمبر 37 تا سریل نمبر 50۔ جلد 09 شجرہائے نسب و گوت ہا سریل نمبر 51 تا 61 اور جلد 10 متفرق شجرات و آرٹیکلز۔

تبصرہ: شوکت محمود اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے بانی جنرل سیکرٹری ہیں آپ کے والد محترم حضرت علامہ یوسف جبریلؒ کھبیکی وادی سون سکیسر کی معروف شخصیت ماہر انساب، تاریخ دان و محقق تھے اور اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے۔شوکت محمود اعوان نے وادی سون سے متعلق اور قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سے متعلق معلومات اپنے والد محترم سے ورثا میں ملیں۔نیز جناب محبت حسین اعوان کے ساتھ ملک کے طول عرض کے تحقیقی دورجات

کیے ملک بھر سے حاصل ہونے والے شجرات کو محفوظ کیا اور مسودہ جات تیار کیے ۔1992ئسے ان شجرات کو کمپوز کرنے کا عمل شروع کیا اور کچھ شجرات تاریخ علوی اعوان 1999ء میں جناب محبت حسین اعوان صاحب نے شائع کیےاور جو شائع ہونے سے رہ گئے تھے وہ آپ نے ان کو 10 جلدوں میں ترتیب دے کران کی pdf بنا کر مفاد عامہ کے لیے وقف کیا ہوا ہےاور انہیں مختلف واٹس ایپ گروپوں میں اگہی کے لیے بھیجتے رہتے ہیں۔عنقریب ان تمام جلدوں کی اشاعت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ایک وسیع کتب خانہ گھر میں قائم کیا ہے راقم مولف (محمد کریم علوی قادری) نے بھی آپ کے کتب خانہ سے استفادہ کیا۔آپ کی اور جناب محبت حسین اعوان کی کوششوں سے ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ایک تناور درخت بن چکا ہے جس کی وجہ سے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ محفوظ ہوچکی ہے۔مختصر خلاصہ یہ ہے کہ آپ کے والد محترم نے اور آپ نے اور آپ کے دیگر ساتھیوں ملک مشتاق الٰہی اعوان مردوال وادی سون، جی ایم اعوان کھبیکی وادی سون، مولا بخش اعوان کھبیکی وادی سون نے وادی سون کی قدیم روایات کو عام کیا کہ وہ حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں آئے تھے جس کی مزید تصدیق کتاب وادی سون کے مصنف احمد غزالی وغیرہ نے بھی کی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔

تذکرہ امیریہؒ 2021ء

''تذکرہ امیریہؒ'' تالیف از سید محبوب علی شاہ گیلانی نے حاجی منیر پرنٹرز، لاہور سے 2021ء میں شائع کی۔کتاب ہذا کے صفحہ 312 پر حوالہ جاتی کتب میں شمارہ 7و8 میں درج بحر الجمان تالیف سیّد محبوب شاہ داتا جو اسی گیلانی خاندان کے چشم و چراغ تھے درج ہے۔صفحہ 307 پر مصنف کتاب ہذا سید محبوب علی شاہ گیلانی کا شجرہ نسب حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی سے ہوتا ہوا حضرت امام حسنؓ بن حضرت علیؓ تک یوں درج ہے۔''سید محبوب علی شاہ گیلانی بن حاجی سید محمد یوسف شاہ گیلانی بن میر جی سید گل بادشاہ گیلانی بن سید شہاب الدین احمد عرف نکڑا شاہ بن سید قطب عالم پوہارویؒ بن سید اسحاق شاہ پوہاروی بن حضرت سید زین العابدین گیلانیؒ بڑے صاحب بن سید حسن بادشاہ پشاوری بن سید عبداللہ شاہ صحابی بن سید محمود الحموی بغدادی بن حضرت سید عبدالقادر ثانی بن سید عبدالباسط بنب سید شاہ حسین بن سید احمد شاہ عمانیؒ بن سید شرف الدین ابی قاسم بن سید شاہ شرف الدین یحییٰ ثانیؒ بن سید بدرالدین حسنی بغدادی بن سید علاؤالدین علی بن سید شمس الدین محمد بن سید شرف الدین یحییٰ قطبؒ بن سید شاہ شہاب الدین احمد بن سید میر محی الدین (بی نصر محمد) بن سید عماد الدین (صالح ابی نصر) بن سید تاج الدین عبدالرزاقؒ بن حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بن سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوست بن سید عبداللہ جیلیؒ بن سید یحییٰ زاہدؒ بن سید شمس الدین محمد زکریا بن سید ابوبکر داؤد طائی بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ صالح بن سید عبداللہ المحض بن سید امام مثنیٰ بن حضرت امام حسنؓ بن حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم''

تبصرہ: ''تذکرہ امیریہ'' کے مولف سید محبوب علی شاہ گیلانی اس سے قبل ''حضرت سیّد زین العابدین گیلانی بڑے'' بھی تالیف فرما چکے ہیں۔اسی خاندان کی معروف شخصیت سید محبوب شاہ مولف بحر الجمان کے

صفحہ 136-135 پر قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کا شجرہ نسب لکھ چکے ہیں جس میں سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان اور حضرت بابا سجاول علوی قادری کا شجرہ نسب بھی تحریر کیا ہے۔نیز مولف تذکرہ امیریہ سید محبوب علی شاہ گیلانی راقم مولف کی تالیف حضرت بابا سجاول علوی قادری تاریخ کے آئینے میں کے صفحہ 135-134 شمارہ 42 پر تبصرہ فرما چکے ہیں جس کے مطابق حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ قطب شاہی اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا مانسہرہ 2021ء

''انسائیکلوپیڈیا مانسہرہ''، سراج احمد تنولی نے 2021ء شائع کی جس کے صفحہ 150 پر درج ہے:۔

س۔ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کا تعلق کس قبیلے سے تھا اور مزار کہاں ہے؟

ج۔ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سے اور مزار سجاول شریف میں ہے۔

صفحہ 182 پر معروف محقق ایم خواص خان گولڑہ اعوان کے حوالہ سے درج ہے۔

س۔ خواص خان کب اور کہاں پیدا ہوئے؟۔

ج۔ مانسہرہ کے ایک گاؤں ہیراں میں 1908ء کو۔

س۔ ان کی مقبول کتب کے نام کیا ہیں؟۔

ج۔ تحقیق الاعوان، تذکرہ سادات حسنی گیلانی، اشاریہ تفسیر مواہب الرحمٰن، تذکرۃ سلمان فارسی، دیوان راجا بابا، سوانح سید جلال بابا، تذکرہ مجاہدین ہند، شعرائے پکھل، سدگل، تذکرۃ المجاہدین ہزارہ اور گوہر نایاب [تذکرہ علمائے ہزارہ]۔

صفحہ 193 پر محمد عظیم ناشادؔ (چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان) کے حوالے سے درج ہے:۔

س ۔ محمد عظیم ناشاد اعوان کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

ج۔ 7 فروری 1974ء کو ہڑیالہ ٹاؤن شپ مانسہرہ میں۔

س۔ آپ کی مطبوعہ کتب کون سی ہیں؟ ج۔آئینہ اعوان، اعوان شخصیات ہزارہ جلد اول، گلدستہ اعوان اور تذکرہ اولیائے ہزارہ جلد اول اس کے علاوہ ایک درجن سے زائد غیر مطبوعہ کتب بھی ہیں۔

تبصرہ: کتاب ہذا سے ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی تحقیق کی تائید ہوتی ہے۔

تاریخ حیدر آل (ضلع میانوالی) 2021ء

''تاریخ حیدر آل''(ضلع میانوالی) تہذیب وثقافت مع شجرہ جات تحقیق وترتیب حاجی تاج محمد (حیدر آل) اعوان ،نظر ثانی محمد رفیع آبی۔عاصم بخاری۔صادق حسین شاہ، صفحات 2 6 2 ہیں نومبر 2021ء کو ایم۔ارسلان پبلیکیشنز ملتان نے شائع کی۔کتاب ہذا کے صفحہ 57 پر موصوف نے شجرہ نسب ملک شیر محمد خان اعوان آف کالا باغ کے حوالے سے یوں درج کیا ہے:۔عبداللہ گولڑہ، محمد کندلان، مزمل علی کلگان، جہاں شاہ دریتیم، زمانی علی کھوکھر، نجف علی، فتح علی، محمد علی، نادر علی، بہادر علی وکرم علی پسران میر قطب

شاہ۔میر قطب شاہ، میر ساہو سالار و میر سیف الدین پسران شاہ عطاءاللہ غازی بن شاہ میر طاہر غازی بن شاہ طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ عمر غازی بن جعفر ثانی آصف شاہ غازی بن عبداللہ راس المذری شاہ بطل غازی بن جعفر اوّل بن ابوالقاسم محمد المعروف حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔صفحہ 159 پر مولف کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔''تاج محمد بن مولوی خان محمد بن عبدالرحمٰن بن وریام بن نظام بن احمد بن اکبر بن رحمٰن بن مہروان بن احمد بن سرور بن جیون بن شہابت بن دھڑائی بن حیدر (جد حیدر آل)۔

صفحہ 250 پر حیدر (جد حیدر آل) سے اوپر یوں درج ہے:۔صدیق یا صادق (جدامجد صدقال)، حیدر (جدامجد حیدر آل)، سانگا (سنگا آل) و بچہ (بچیال) پسران ملک ممن بن ملک لنگر بن ملک رائی بن ملک رکھا بن رنباز بن ملک بندے علی بن اولیا بن مہر علی بن بندے علی گوہر شاہ بن کرم علی (خلیل رکھلی) بن مزمل علی کلگان بن میر قطب شاہ (سالار قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف) شاہ عطاءاللہ غازی ۔

تبصرہ: تاریخ حیدر آل (ضلع میانوالی) کے مولف نے شجرہ نسب کی صدیوں پرانی قدیم روایت لکھی ہیں جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔ شجرہ ہذا ''منبع الانساب'' فارسی 830 ہجری کے صفحہ 103 پر یوں درج ہے:۔''سعید الدین سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن آصف غازی بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''

اقوام سندھ 2021ء

''اقوام سندھ'' کامران اعظم سوہدروی کی تالیف ہے 2021ء میں تخلیقات لاہور نے شائع کی۔اعوان کے عنوان میں لکھتے ہیں:۔''(علوی قطب شاہی) اعوان۔۔۔معاون، سے مشتق ہے یعنی مددگار۔لیکن اس کے ماخذ کے حوالے سے مختلف روایات بیان کی جاتی ہیں ایک روایت کے مطابق اعوان (جو عرب ماخذ کے دعویٰ دار ہیں) قطب شاہ کی اولاد ہیں۔اور ہندوستان میں حملہ آور ہونے والی مسلمان افواج کے ساتھ بطور معاون آئے۔کپورتھلہ میں ایک اور روایت سادات ثابت کرتی ہے کہ جنہوں نے عباسیوں کی مخالفت کی اور بھاگ کر سندھ آ گئے۔بالآخر وسبکتگین کے حلیف بنے جس نے انہیں اعوان کا خطاب دیا۔لیکن اس قبیلہ کے بارے میں بہترین بیان یہ ہے کہ اعوان یقیناً عرب ماخذ رکھتے ہیں اور قطب شاہ کی نسل سے ہیں۔لیکن کہا جاتا ہے کہ وہ ہرات پر حکومت کرتا تھا اور ہندوستان پر محمود غزنوی کے حملے کے وقت اس کے ساتھ مل گیا اس کے بیٹوں میں سے چھ ساتھ آئے، گوہر شاہ یا گورار جو سکیسر کے نزدیک آباد ہوا، کلان شاہ (کلغان) جودھن کوٹ (کالاباغ) کے قریب آباد ہو''۔

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ اعوان محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں سبکتگین اور محمود غزنوی کے ساتھ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد آئی۔عون کی اولاد بنی عون اور اعوان اور عون کا عرف قطب شاہ ہونے کی وجہ سے قطب شاہی بھی کہلاتے ہیں۔

ضلع بونیر کی وادیاں (ماضی اور حال کے آئینے میں) 2021ء

''ضلع بونیر کی وادیاں'' (ماضی اور حال کے آئینے میں) تالیف حیدر علی اخوند خیل کی اشاعت دوم مکتبہ جمال لاہور نے 2021ء میں شائع کی جس کے صفحہ 177 پر درج ہے:۔''حضرت نوحؑ کے پوتے حضرت یافث کے بیٹے کا نام بھی ''اوان'' تھا۔جہاں تک اعوان کا تعلق ہے یہ عون کی جمع ہے اور عون مددگار کے معنی میں مستعمل ہے۔اسلامی لشکر کے برصغیر میں داخل ہونے پر کئی قبائل نے جمع ہو کر اسلامی سپاہ کی مدد کی جن میں سید خاندان بھی تھے ان کے بزرگ کا نام سید قطب شاہ تھا اس کی اولاد ہزارہ اور جنوب کے پہاڑی علاقوں میں پھیل گئی اور قطب شاہی اعوان کے نام سے پہچانی جانے لگی''۔صفحہ 179 پر تحریر ہے کہ جمہور مورخین کی رائے یہ ہے کہ اعوان نسل کا تعلق حضرت علیؓ کے بیٹے محمد حنفیہؒ سے ہے۔صفحہ 437 پر درج ہے''ملا تور بابا ایلئی کے باشندہ تھے۔ایلئی گاؤں کے جنوب میں ڈگر جانے والی جرنیلی سڑک کے بائیں جانب زیتون کے گھنے قبرستان میں مدفون ہیں۔اصل میں پاپین سید ہیں آپ کی اولاد یاتوڑہ اور کوہے نامی دیہاتوں میں ہیں''۔ملا تور بابا کا شجرہ نسب یہ ہے۔نعمت ولی (964-1044 ہجری) بن عزیز احمد شاہ و ملا محمد تور پسران محمد قریش ابن میاں درویش ابن عبدالمنان ابن میاں جوہر ابن پیر طاہر ابن زین العابدین ابن محمد آمین ابن شاہ مرسلین ابن محمد صادق ابن اخون رحمت ابن محمد بلقی ابن محمد ساقی ابن سلطان جعفر بخاری ابن ناصر شاہ ابن مرتضٰی ابن سید محمود ابن شاہ ولی ابن تقی شاہ ابن نقی شاہ ابن عبدالہادی بن سید ہشام (حق بان) از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

تبصرہ: قطب شاہی علوی اعوان، اوان بن یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے نہیں بل کہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔انساب کی قدیم ترین عربی و فارسی کتب کے مطابق عون کی اولاد ''بنی عون''، بنی عون سے اعوان اور عون کے عرف قطب شاہ غازی کی وجہ سے قطب شاہی کہلاتی ہے۔قطب شاہی لشکر نے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں عظیم کارہائے نمایاں انجام دیے۔

اللہ جل جلالہ کے قرآنی اوصاف 2021ء

''اللہ جل جلالہ کے قرآنی اوصاف''ڈاکٹر محمد داؤد اعوان وائس چانسلر پریسٹن یونیورسٹی نے جمع و ترتیب کرتے ہوئے 2021ء میں شائع کی جس کے صفحہ xxiv پر عرفان رضوی صاحب نے بہ عنوان ''اعوانانِ پاکستان کی ایک معتبر اور علامہ روزگار ہستی عالی جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد داؤد اعوان صاحب لا زالت شوس فضائلہ'' کے عنوان سے رقم طراز ہیں:۔''(محمد داؤد اعوان) کے والد محترم جناب نور عالم اور داد جناب عبید اللہ قطب شاہی عالم دین تھے اور حضرت بابا سجاول صاحب علیہ الرحمہ کے بیٹے شادم خان کی اولاد ہونے کی وجہ سے شدوال اعوان کہلاتے تھے۔

تبصرہ: کتاب ہذا محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد داؤد اعوان صاحب نے بذریعہ کوریئر سروس مورخہ 17 فروری 2021ء کو ارسال فرمائی 860 صفحات پر مشتمل خوبصورت جلد کے ساتھ ڈاکٹر صاحب نے قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہوئے ''اللہ تعالیٰ کے فرامین'' کے ضمن میں متعلقہ آیات کریمہ کو بڑی عمدگی سے پیش کیا ہے۔ ماشاءاللہ بہت عمدہ کتاب ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ یہاں ہمارا موضع ''علوی اعوان قبیلہ'' ہے۔ڈاکٹر صاحب اور راقم مولف کی ایک ہی شاخ شادو آل قطب شاہی علوی اعوان ہے۔ ہزارہ میں بابا سجاول علوی قادری کے بیٹے حضرت بابا شادم کی اولاد شادو آل اور کشمیر

میں سادو آل کہلاتی ہے۔ڈاکٹر صاحب کا مختصر احوال راقم نے ''تحقیق الانساب مشہور بہ تاریخ اقوام و قبائل جلد دوم کے صفحہ 181 و182 پر تحریر کیا ہے ۔ ڈاکٹر صاحب نے کتاب ہذا پر تقریظ بھی لکھی ہے جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔

ہزارہ کے دیہات تاریخ کے آئینے میں 2021ء

''ہزارہ کے دیہات تاریخ کے آئینے میں'' 2021ء تالیف از محمد عظیم ناشاد اعوان گندہارا ہندکو اکیڈمی پشاور جس کے صفحہ 181 پر سجاول شریف کے عنوان سے درج ہے:۔''سجاول شریف مانسہرہ کا نام ہزارہ کے نامور ولی حضرت بابا سجاولؒ سے منسوب ہے۔حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کا شمار قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے ان اوّلین اولیائے کرام میں ہوتا ہے جو موجودہ پاکستان میں مدفون ہیں آپؒ کا خاندان بھی انہی خانوادوں میں سے تھا جو کالا باغ کے مالک و رئیس تھے اور عون بن علی بن محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے یہ خاندان شروع میں حضرت علیؓ کی اولاد ہونے کی نسبت سے علوی اور عون کی اولاد ہونے کی وجہ سے بنی عون اور عون کا عرف قطب شاہ کی وجہ سے قطب شاہی کہلاتا چلا آرہا ہے۔حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کا شجرہ نسب یوں ہے'' حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن حضرت بابا پیو (بہیو، بہیا) بن حضرت بابا موپال المعروف مہیا بابا بن حضرت بابا کالا بن حضرت بابا کابل بن حضرت بابا سائس، حسین المعروف حسینہ بن حضرت بابا کرم علی المعروف کلی یا کھلی بن حضرت مزمل علی کلگان علوی بن حضرت قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی بن حضرت عطا اللہ غازی بن حضرت طاہر غازی بن حضرت طیب غازی بن حضرت محمد غازی بن حضرت علی شاہ غازی بن حضرت محمد آصف غازی (محمد اسھل) بن حضرت عون عرف قطب شاہ غازی لقب بطل غازی (جد امجد قطب شاہی علوی اعوان) بن حضرت علی عبدالمنان غازی بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ہے۔

سجاول آل ہزارہ و کشمیر جلد اوّل و دوم 2021ء

''سجاول آل ہزارہ و کشمیر''، نورالرحمٰن اعوان بن کوٹ اوگی نے نومبر 2021ء میں تالیف کی جس میں حضرت بابا سجاول علوی قادری کی اولاد جو ہزارہ اور کشمیر میں آباد ہے کے شجرہ ہائے نسب کے علاوہ دیگر اعوان قبائل کے شجرہائے نسب درج ہیں ۔تعارف میں آپ نے اپنا شجرہ نسب یوں تحریر کیا ہے:''نورالرحمٰن بن سبز علی بن سید نور بن برکات بن ناصر بن سرانداز بن فتح محمد بن میاں داد بن خیر بن شکرم بن پینیدا بن داؤد بن درویش بن نور خان بن عبداللہ عرف کہانی بابا بن شادم خان بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''

تاریخ کوہسار کے عباسی 2022ء

''تاریخ کوہسار کے عباسی'' تالیف از محبت حسین اعوان،ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے 508 یونی شاپنگ سینٹر عبداللہ ہارون روڈ صدر کراچی سے 2022ء میں شائع کی جس کے صفحہ 293 پر ضراب خان عباسی ہرات میں کے عنوان سے رقم طراز ہیں:۔''مختلف جگہوں پر بغاوتوں کی وجہ سے عباسی

حکومت مذہبی جماعتوں کے خلاف ہوگئی اور یہ لوگ سمٹتے سماتے ملک کی سرحدی علاقوں کی طرف ہجرت کر گئے ۔ایک گروہ عطا اللہ غازی علوی کے ساتھ ہرات پہنچ گیا۔سبکتگین کی حکومت تھی عطا اللہ غازی علوی کی رسائی سبکتگین تک ہوگئی اس کے ساتھ اس کے تین بیٹے سالار ساہو غازی (محمود)، سالار قطب حیدر غازی (قطب شاہ) اور سالار سیف الدین غازی کے علاوہ مختلف قبیلوں کے لوگ جن میں ضراب خان عباسی بھی شامل تھا عطا اللہ غازی کے حمائیتوں کی حیثیت سے ہرات پہنچے۔سلطان سبکتگین نے اپنی بیٹی ستر معلیٰ کا رشتہ عطا اللہ غازی کے بڑے بیٹے سالار ساہو غازی کے ساتھ کر دیا اس طرح ان کی رشتہ داری بھی قائم ہوگئی۔

تبصرہ: مندرجہ بالا اقتباس سے بھی یہ تصدیق ہوتی ہے کہ سالار ساہو غازی، سالار قطب حیدر شاہ غازی علوی (قطب شاہ) و سالار سیف الدین علوی پسران عطا اللہ غازی سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں رہے اور سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے از اولاد عون قطب شاہ بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

مجلس اعوان 2022ء

''مجلس اعوان''، نسیم حسن اعوان نے 2022ء میں شائع کی جس کے صفحہ 15 پر قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یوں تحریر ہے:۔''سالار مسعود غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

تبصرہ: نسیم حسن اعوان بزم مصنفین ہزارہ کے عہدیدار اور معروف صحافی ہیں کتاب ہذا آپ کی اہم کاوش ہے ۔ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے بھی بہت سے ساتھیوں کا احوال درج ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ ''قطب شاہی اعوان'' عون بن علی بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔

دنیا اک گورکھ دھندہ 2022ء

دنیا اک گورکھ دھندہ، ملک اکبر نے 2022ء میں شائع کی جس کے صفحہ 8 پر درج ہے:۔''آپ کا تعلق موڑ بفہ خورد مانسہرہ کے اعوان (اعوان محمد الحنفیہ بن حضرت علی المرتضیٰؓ کی نسل سے ہیں) قبیلہ سے ہے''۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق بھی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہے۔

تاریخ بنو عون المعروف اعوان قطب شاہی 2022ء

''تاریخ بنوعون'' المعروف اعوان قطبب شاہی تالیف عاطف محمود اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے ترتیب دی ہے ۔صفحہ 4 پر فہرست مضامین میں یوں درج ہے:۔ حصہ اوّل ۔ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر خیر البشر حضرت محمد ﷺ تک ۔حصہ دوم خلفائے راشدین رضوان اللہ علیم اجمعین ۔حصہ سوم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے لیکر بنی عون تک ۔حصہ چہارم بنی عون سے اعوان تک ۔حصہ پنجم شجرہ نسب۔صفحہ 5 پر آپ کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔''عاطف محمود اعوان بن خضر حسین بن محمد افسر بن فرمان علی بن محمد بخش بن قادر بخش بن ملاں بن سبحان بن منگو خان بن نیاز محمد بن شیر محمد بن درگئی بن بگھا بن نذر محمد بن

سلطان گونگا عرف بابا کہکا بن سلطان غوث بن سلطان چنگا بن سلطان کڑکا بن سلطان اجل بن اندوخان بن درجو خان بن گاہر خان بن بدلیس خان بن بہادر خان بن حسن دوست بن احمد علی بن عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد) بن عون قطب شاہ غازی لقب بطل غازی (جداعلی قطب شاہی اعوان) بن علی بن حضرت محمد حنفیہ المعروف امام حنیفؒ بن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ''۔

تبصرہ: ماشاء اللہ آپ نوجوان محقق ہیں اور انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب کے علاوہ قدیم وجدید تاریخ کا وسیع مطالعہ رکھتے ہیں اور آپ نے کتاب کا نام ہی ''عون'' بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کی نسبت سے ''تاریخ بنوعون'' تجویز کیا ہے۔کتاب ہذا میں آپ نے اپنی شاخ کے گولڑہ اعوان کلرسیداں کے مفصل حالات اور شجرات تحریر کیے ہیں۔قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ ازاولاد عون قطب شاہ غازی بن علی بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نسب وتاریخ میں ملکہ حاصل ہے۔ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے لیے قیمتی اثاثہ ہیں۔کتاب ہذا کی تالیف میں ان کا راقم الحروف سے بھرپور قلمی، علمی وتحقیقی تعاون رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت اور علم میں اضافہ فرمائے۔

ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں

''ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں'' تالیف ازمولانا قاضی محمد اظہر مبارک پوری نے مکتبہ عالیہ لاہور سے شائع کی کے صفحہ 228 پر درج ہے:۔''مسعودی نے 303ھ میں شہر منصورہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادوں عمر بن علیؓ و محمد بن علیؓ [محمد حنفیہؒ بن علی] کی اولاد سے ایک بڑی تعداد کی خبر دی ہے''۔

تبصرہ: کتاب ہذا میں بھی حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد کا ہند آنا درج ہے۔

تذکرہ معاصرین جلد 4

''تذکرہ معاصرین'' جلد 4 تالیف از مالک رام صفحہ 291 پر شاداب اورنگ آبادی، ابومہدی احمد علی، شیخ کے حوالے سے رقم طراز ہیں:۔احمد علی شاداب سادات علوی کے ایک خاندان کے چشم و چراغ تھے ان کا سلسلہ نسب حضرت محمد بن حنفیہؒ کے واسطے حضرت علیؓ سے جاملتا ہے۔پہلے یہ خاندان عرب فاتحین کے ساتھ ایران پہنچا اور وہاں سے سلطان محمود غزنوی کے جلوس میں ہندوستان آ گیا۔اس عہد میں تین بزرگوں نے اپنی روحانی اور مادی فتوحات کے باعث خاص شہرت حاصل کی: سالار ساہو، سالار مسعود غازی، سالار داؤد۔احمد علی شاب حضرت سالار داؤد کی نسل سے تھے۔''

تبصرہ: کتاب ہذا میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے معروف سپہ سالار سالار ساہو غازی و سالار مسعود غازی و سالار داؤد کا ذکر ہے جو حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان آئے تھے۔

سرزمین پوٹھوہار

''سرزمین پوٹھوہار'' پروفیسر کرم حیدری کی تالیف ہے۔آپ کا تعلق بھی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سے تھا کتاب ہذا میں مسلمانوں کی آمد کے حوالے سے اور خطہ پوٹھوہار کا احوال تفصیل سے کیا ہے۔صفحہ 60 پر پروفیسر صاحب رقم طراز ہیں:۔''سلطان محمود کے بہنوئی سالار ساہو نے اجمیر پر اسلامی علم لہرایا اور اسی سالار ساہو کے بیٹے سالار مسعود غازی نے راجا ماہی پال کو شکست دے کر دہلی پر قبضہ کرلیا سالار ساہو غازی نے اپنی فتوحات کا سلسلہ برابر جاری رکھا حتی کہ وہ بہرائچ کے مقام پر راجپوت راجاؤں کے ایک بہت بڑے متحدہ لشکر کے خلاف لڑتے ہوئے شہید ہوا۔سالار مسعود غازی کی شہادت کے بعد دہلی اور اس کے پرے کے علاقے مسلمانوں کے قبضے سے نکل گئے۔البتہ پنجاب بدستور غزنوی سلطنت میں شامل رہا۔سلطان نے لاہور کے مقام پر اپنا ایک نائب مقرر کیا۔۔۔صفحہ 62 پر یوں تحریر ہے:۔''سلطان کا ایک جرنیل سالار عطااللہ غازی بڑا پرجوش مسلمان مجاہد تھا اس جرنیل کے بیٹے سالار ساہو اور سالار قطب شاہ اور ان کے خاندان کے دوسرے ہزاروں جوان سلطان کی مہمات میں ہمیشہ شریک رہے۔جب پوٹھوہار اور پنجاب کے علاقے مفتوح ہو کر غزنوی حکومت میں شامل ہوئے تو سالار قطب شاہ نے اس علاقے میں مستقل قیام کیا اور تبلغ اسلام کی اجازت مانگی۔اجازت ملنے پر قطب شاہ اور اس کے ساتھی دریائے سندھ کے کنارے کالا باغ کے مقام پر قیام پذیر ہوئے۔اس علاقے کے راجپوت راجاؤں کو ان کی آمد ناگوار گزری۔چنانچہ سب سے پہلے دھنکوٹ کے راجا کلک نے قطب شاہ پر حملہ کیا۔لیکن شکست کھائی اور کچھ عرصے بعد حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔راجا کی پیروی میں اس کی رعایا کے ہزاروں آدمیوں نے اسلام قبول کیا۔اس کے بعد قطب شاہ کو کئی دوسرے ہندو راجاؤں سے نبرد آزما ہونا پڑا۔لیکن یکے بعد دیگرے ان راجاؤں نے بھی شکستیں کھائیں اور قطب شاہ اور اس کے ساتھی فراغت اور اطمینان سے اپنے تبلغی کاموں میں مصروف ہوئے ان لوگوں کی پرجوش کوششوں سے رفتہ رفتہ تمام پوٹھوہار حلقہ بگوش اسلام ہو گیا اور بت پرستوں کا یہ دیس آفتاب توحید کی کرنوں سے منور ہو گیا۔

تبصرہ: پروفیسر کرم حیدری معروف محقق تھے آپ ''اعوان بک بورڈ'' کے رکن بھی تھے مندرجہ بالا اقتباسات سے یہ تصدیق ہوا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہند آیا ہندو راجاؤں کے خلاف جہاد کیا اور بہت سے علاقہ جات فتح کرنے کے بعد یہاں قیام کیا۔

اقوام پنجاب

''اقوام پنجاب'' انجم سلطان شہباز نے بک کارنر پرنٹرز جہلم سے شائع کی گئی جس کے صفحہ 606 پر اعوان کے عنوان کے حوالے سے لکھتے ہیں ''اعوان'' کا مطلب معاون و مددگار ہے اور آوان کا مطلب محافظ ہے روایات کے مطابق سلطان محمود غزنوی کا ساتھ دینے پر قطب شاہ اور ان کی اولاد نے اعوان کا لقب پایا''۔مزید صفحہ 611 پر شجرہ نسب یوں لکھتے ہیں:۔ابی یعلی لقب بن حضرت عطااللہ شاہ غازی بن حضرت شاہ طاہر غازی بن حضرت شاہ طیب غازی بن حضرت شاہ بطل غازی بن حضرت شاہ عبدالمنان غازی بن حضرت امام محمد الحنفیہ بن حضرت علیؓ۔انہوں نے والئی ہرات حضرت قطب شاہ علوی اعوان کو مورث اعلیٰ

قوم اعوان قرار دیا ہے اوران کے گیارہ فرزندان عبداللہ گولڑہ، محمد شاہ کندلان، مزمل علی کلگان، جہان شاہ علوی، زمان علی۔۔کی اولاد کو اعوان لکھا ہے"۔

تبصرہ: مختصر خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہیں۔

تاریخ طورو

"تاریخ طورو سرزمین علوم" (بخارا ثانی) دوسری اشاعت مع نقوش طورو تحریر و تحقیق: شیر فرزند بن شہزادہ (مرحوم)۔ کتاب ہذا میں سن اشاعت اور پریس کا نام درج نہیں ہے راقم کو اس کی pdf کاپی دستیاب ہوئی ہے جس کے صفحہ 56 پر قوم آوان (اعوان) کے حوالے سے درج ہے کہ دنیا کی قدیم ترین قوموں میں سے ایک قوم ہے۔اس کا اصلی وطن عیلام ہے۔ جسے آج کالخوزالسنان کہا جاتا ہے۔ یہ صوبہ ایران کے جنوبی مغربی علاقے پر مشتمل ہے۔۔۔اوان یافث بن نوحؑ کے بیٹے کا نام تھا۔ برصغیر کے نامور مورخ فرشتہ کی تاریخ بصیرت قابل داد ہے۔ کہ اس نے اوعان اور افغان میں خط امتیاز کھینچ رہا ہے وہ لکھتا ہے اوغان نام کا ایک قبیلہ ہے۔ جو فاغان سے مشابہت رکھتا ہے۔ "اعوان تو" کے نام کا ایک قبیلہ آج ترکستان میں موجود ہے۔۔۔امیر تیمور کے حملہ ہند کے وقت 1398ء میں دریائے سندھ کے اس طرح ایراب نامی قلعہ پر لشکر اوغان کا قبضہ تھا۔ اوراس کے بھائی کا نام موسیٰ خان اوعان تھا۔ بعد میں اس قلعہ کو دھنکوٹ اور دینکوٹ کا نام دیا تھا۔اب اسے کالاباغ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔امیر تیمور ہی کے لشکر میں ایک الیاس اعوان عالمی بھی تھا جو مرٹھ کے قلعہ میں سرنگ لگانے والوں میں شامل تھا۔لودہی (1516-1448) میں جلال خان کالہی کا گورنر تھا۔ اس کے بادشاہ نے کالپی کی حکومت جلال خان سے لیکر فیروز اعوان کو دے دیا اور وہ اس شہر کا حکمران ہوگیا۔انگریزی دور میں قانونی ضرورت کے تحت آوان۔اعوان قوم کی تاریخ پر متعدد کتابیں اور کتابچے لکھے گئے ہیں۔۔مزید صفحہ 58 پر درج ہے۔ یہ قوم محمد حنفیہؒ کے توسط سے حضرت علیؓ تک پہنچتی ہے۔ موجودہ دور میں پاکستان میں قوم آوان (اعوان) کی آبادی 75لاکھ سے تجاوز ہے۔اور سارے صوبوں بہ شمول آزاد کشمیر میں بھی یہی قبیلہ پایا جاتا ہے۔۔مبصرین کے نزدیک ان کی پانچ سو سے زیادہ گوتیں ہیں۔لیکن ہمیشہ اپنے آپ کو اعوان قطب شاہی ہی بتاتے ہیں۔

تبصرہ: "تاریخ طورو" کے مولف نے اعوان قبیلہ کے حوالے سے جو مندرجات قلم بند کیے ہیں۔ نوح علیہ السلام کے پوتے اوان سے کی اولاد بیان کرتے ہیں اور صفحہ 58 پر لکھتے ہیں کہ یہ قوم محمد حنفیہؒ کے توسط سے حضرت علیؓ تک پہنچتی ہے درست بات یہی ہے کہ اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں۔ دوسری صدی ہجری کی کتاب "نسب قریش" عربی میں عون بن علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد "بنی عون" لکھی ہے۔اور یہی عبارت ساتویں صدی ہجری کی کتاب "المنتخب فی نسب قریش وخیارلعرب" عربی میں بھی درج ہے۔ علاوہ ازیں عون بن علی کا عرف قطب شاہ غازی ہے جس کی تصدیق "منبع الانساب" فارسی 830ہجری، "بحرالجمان" 1332ھ، "تحقیق الاعوان" 1966ء، "تاریخ علوی اعوان" 1999ء و2009ء سے بھی ہوتی ہے۔عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی نسبت سے یہ قبیلہ قطب شاہی علوی اعوان کہلاتا ہے۔ مزید تصدیق کے لیے "المقبون" عربی 277ھ، "تہذیب الانساب" عربی 449ھ، "منتقلۃ الطالبیہ" عربی 471ھ کا مطالعہ

بھی کیا جاسکتا ہے جس کے مطابق عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کے سات پڑپوتے تھے جن میں سے پانچ محمد، احمد، حسن، حسین وعیسیٰ پسران علی بن محمد بن عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہند آئے اور لباب الانساب عربی 565ھ کے مطابق الحسین، القاسم، منصور، حمزہ، عبدالمالک پسران علی بن حسین بن علی بن محمد بن عون بن علی بن محمد حنفیہؒ سلطنت غزنویہ کے ساتھ منسلک تھے۔ واضح ہو کہ مندرجہ بالا بنی عون، اعوان جو عون کی نسبت سے اعوان اور قطب شاہ کے نام کی مناسبت سے قطب شاہی اور حضرت علیؓ کی اولاد ہونے کی نسبت سے علوی ہوئے یعنی قطب شاہی علوی اعوان یہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی مختصر ترین تاریخ ہے۔

چوں کہ اوان بن یافث بن نوح علیہ السلام کی کوئی بھی روایت اعوانوں نے بیان نہیں کی۔ ہاں پروفیسر انور بیگ اوان نے پہلے حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے لکھا اور بعض میں اوان بن یافث کی روایت کو آعوان تاریخ (تاریخ چہ) کا نام دیا ممکن ہے انور بیگ کا تعلق یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہوا ہو چوں کہ وہ اپنے نام کے ساتھ بیگ بھی لکھتے تھے اور بیگ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے ترک اور مغلوں کی گوت ہے۔قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی شاخ سے ایران وعراق وغیرہ میں کوئی بھی آباد نہیں ہے ہاں عون بن علی بن محمد حنفیہ کی اولاد سے علی بن علی وموسیٰ بن علی کی اولاد مصر میں آباد ہونا کتبمیں درج ہے جو بنی عون وعلوی ہے۔اور برصغیر پاک وہند میں آباد اعوان اپنا شجرہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک صدیوں سے محفوظ رکھے ہوئے ہیں جس کی تصدیق انساب کی درجنوں قدیم عربی وفارسی کتب سے بھی ہوتی ہے۔

تذکرہ مشائخ عظام (خیبر پختون خوا) 2022ء

تذکرہ مشائخ عظام (خیبر پختون خوا) تالیف محمد عظیم ناشاد اعوان زیر اشاعت ہے جس کے صفحہ 130 پر درج ہے:۔

"حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن حضرت بابا پیو (بھیو، بہیا) بن حضرت بابا موپال المعروف مہیا بابا بن حضرت بابا کالا بن حضرت بابا کابل بن حضرت بابا سانس، حسین المعروف حسینہ بن حضرت بابا کرم علی المعروف کلی یا کھلی بن حضرت مزمل علی کلگان علوی بن حضرت قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی بن حضرت عطااللہ غازی بن حضرت طاہر غازی بن حضرت طیب غازی بن حضرت محمد غازی بن حضرت علی شاہ غازی بن حضرت محمد آصف غازی (محمد اسھل) بن حضرت عون عرف قطب شاہ غازی لقب بطل غازی (جدامجد قطب شاہی علوی اعوان) بن حضرت علی عبدالمنان غازی بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔

سراڑ تاریخ کے آئینے میں 2022ء

"سراڑ تاریخ کے آئینے میں" تالیف از ڈاکٹر محمد نذیر اعوان نے 2022ء میں مرتب کی ہے جس کے صفحہ 6 پر شجرہ نسب یوں تحریر ہے: "ڈاکٹر محمد نذیر بن محمد سعید بن شیر ولی بن ستار محمد بن گل شیر بن شیر جنگ بن جمعہ خان بن قائم خان بن ولی داد بن روپ بن حسین بن کاچی خان بن کوتل بن بالا بن معدین بن صغیر بن پیر دین محمد المعروف دھنی پیر بن پیر مانک شاہ بن پیر امانت شاہ بن پیر حسین شاہ بن پیر شام شاہ بن جمعہ شاہ بن

شاہ زمان بن زبیر شاہ بن زمان شاہ بن مزمل علی کلگان بن سالار قطب حیدر غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد اسھل المعروف محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی المعروف قطب شاہ اول بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب''۔

تبصرہ: ڈاکٹر محمد نذیر اعوان مظفر آباد کی معروف سیاسی وسماجی شخصیت ہیں آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف آرگنائزر بھی ہیں۔ کتاب ہذا کے مطابق بھی اعوان حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہیں۔

پنجابی مطبوعات (کتب)

جنگ نامہ زیتون پنجابی 1274ھ

''جنگ نامہ زیتون'' پنجابی تالیف از امیر بخش، حمید بک ڈپو اردو بازار لاہور سے 1274 ہجری میں شائع ہوئی۔ چند شعر برائے ملاحظہ پیش خدمت ہیں:۔

کل حقیقت نبیؐ نوں دیوے علیؓ سنا　　خیبر کیتا فتح سی جیونکر شیر خدا
نالے بی بی حنف دا دسے سب احوال　　سن کے ہویا خوش سی حضرت نبیؐ کمال

تبصرہ: جنگ نامہ زیتون پنجابی کا جھوٹا افسانہ ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی تاریخی حوالہ جات سے ان واقعات کی تصدیق ہوتی ہے۔

قصہ بھوجوال ملک مبارخان قطب شاہی قوم اعوان پنجابی

''قصہ بھوجوال'' قدیم پنجابی مخطوطہ ملک مبارخان قطب شاہی قوم اعوان از حاجی لعل محمد قوم اعوان نے مرتب کیا ہے۔ مخطوطہ میں تاریخ درج نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ یہ کب تحریر کیا گیا صفحہ 23 پر لکھتے ہیں:۔

نسے تے دھسے نوں جانئی ہاں دھنی جنہان خاص مقام ہے جی
مڈھوں شاہ حنیف دے پوترے ہین قطب شاہ دی ایہہ سنتان ہے جی
خیبر شاہ ولایت نوں جتیا سی ہو یا اتوتوں خاندان ہے جی
شیخ منصیا اہل قریش ہیگے پیرزادیاں دے نال شان ہے جی
ویکھ کے بیٹھ ساناؤمہ ہاں ہور دھنی سون دی گل ساری
گھر نسے دے لاڈلی کتیاسی چوری نال زنانیاں رکھ پالی

زمانہ قدیم کے ایک مداح میاں منجھن نام میراثی کا مشہور ہے چند اشعار یہاں پیش خدمت ہیں۔

سور سچا سبحان۔ اکھ توں منجھناں　　عرب داسلطان ، آہا قطب شاہ
کرمار وحیران، چا کڈھے ہرات　　گھن ڈولا اگوں آن، ملیا ہارون
پنج پتر قطب شاہ دے ہراتوں آئے　　چوہان چڑھیا نیلاب تے ہند سندھ دہائے
کلگان چڑھیا دھنکوٹ تے سر پہاڑ اٹھائے　　گڑھ کرانے کھوکھر چڑھیا بھر آچوکائے
کنڈان چڑھیا جھناں تے نگاری دھائے　　سون سکیسر گوڑا گھڑیال و کائے

تبصرہ: قصہ بھوجوال میں درج بالا پنجابی اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ ''قطب شاہی اعوان قبیلہ کی ابتدا شاہ

حنیفؒ کے پوتے قطب شاہ سے ہے یعنی عون قطب شاہ بن علی بن امام حنیفؒ بن حضرت علیؓ۔ میاں منجھن کے اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ یعنی خدا تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد منجھن کہتا ہے کہ قطب شاہ عرب کا بادشاہ تھا اس نے ہرات پر چڑھائی کی، وہاں کے صاحب تخت ہارون نامی نے اس کو اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔ چناں چہ ہرات سے قطب شاہ کے پانچ بیٹے ہندوستان میں آئے چوہان نے نیلاب اور سندھ پر قبضہ کلگان نے دھن کوٹ اور پہاڑی علاقوں پر قبضہ کیا کھوکھو نے قلعہ کرانے پر کنڈان نے جھناں اور گولڑہ نے وادی سون سکیسر پر۔

اعوان کاری (پنجابی) 1987ء

''اعوان کاری'' تالیف از پروفیسر شاہین ملک نے پنجابی زبان میں پاکستان پنجابی ادبی بورڈ لاہور کے تعاون سے 1978ء میں شائع کی۔ یہ کتاب اعوان قبیلہ کی تاریخ، زبان، ثقافت رہن سہن پر بحث کرتی ہے۔ اس کتاب کے صفحہ 15 تا 48 پر اعوان تاریخ کے بارے میں تفصیلات درج ہیں۔ صفحہ 19 پر درج ہے:۔ ''اعواناں نی تاریخ: ایہہ گل تاں پکی پیڈی اے جے اعوان صدیاں توں لون آلیاں پہاڑیاں وچ وسنے آنے ون۔ ان کتھوں آئے۔ اِتھوں نے اولاد ہن یا باہروں آئے۔ باہروں عرب وچوں اَئے تاں کیں دی اولاد ہن؟ حضرت عباسؒ نی یا محمد حنفیہؒ نی یا عمر الطراف نی۔ بہوں سارے اجیہے سوال ہن جیہناں نی تاریخ نے ورقے وقت نی دھوڑ وچ دفن تھی گئے ہن۔ ہن اس معمے آں حل کرن لگیے تاں ہک وکھری کتاب نی لوڑ ہے تاں وی سوفی صد جواب وت نہیں لبھنا۔ اتھے کجھ تاریخ داناں، کھوجیاں تے لکھاریاں نے حوالے دتے وِنین۔

صفحہ 42 پر شجرے:۔ سارے اعوان آپنے آپ حضرت علیؓ نی اولاد منین، کُجھ ملک اکھوینن، کُجھ چودھری اعوان تے کجھ علوی۔ حضرت میر قطب حیدر المشہور قطب شاہ بن عطاللہ غازیؒ بن شاہ طاہر غازیؒ بن شاہ طیب غازیؒ بن شاہ محمد غازیؒ بن شاہ عمر غازی سید ملک آصف غازیؒ بن شاہ بطل غازیؒ بن شاہ عبدالمنان غازی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ بن ابی طالب''

تبصرہ: مولف کتاب ہذا نے عمدہ طریقہ سے اعوان قبیلہ کی تاریخ تحریر کی ہے۔ اس معاملے کو سلجھانے کے لیے کوششیں ہوتی رہی ہیں کہ اعوان قبیلہ چوں کہ عربی النسل ہے اور اس کی تصدیق انساب کی قدیم عربی کتب سے ہی قابل قبول ہوسکتا ہے جہاں ان کا ہند آنا، اعوان کہلانا، قطب شاہی کہلانا اور اس قبیلہ کی جو شہرت بلدی ہے یعنی قدیم روایات ان کی تصدیق انساب کی قدیم عربی کتب سے اور ہند آنے کے بعد ہند کی قدیم عربی و فارسی کتب سے بھی تصدیق ہونے کی صورت میں ہی شجرہ نسب درست تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

الحمدللہ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان واحد رجسٹرڈ ادارہ ہے جو 1975ء سے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ ونسب کی ماخذ کتب کی تحقیق میں مصروف ہے ادارہ کے زمہ داران کی شب و روز کی کوششوں سے انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب ادارہ کے پاس موجود ہیں جن سے یہ تصدیق ہوتا ہے کہ ''عون''، بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ''عون'' کے نام کی نسبت سے ''بنی عون'' اور ہند

میں آنے کے بعد ''بنی عون'' سے ''اعوان'' کہلائے اور ''عون'' کا عرف قطب شاہ ہونے کی وجہ سے قطب شاہی بھی مشہور ہوئے اور ہند آنے اور سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ جہاد ہند میں حصہ لینے کی تصدیق بھی دوسری صدی ہجری کی کتاب ''نسب قریش'' عربی، پانچویں صدی ہجری کی کتاب ''تہذیب الانساب'' عربی، ''منتقلة الطالبیہ'' عربی، چھٹی صدی ہجری کی کتاب ''لباب الانساب'' عربی نویں صدی ہجری کی ''کتاب بحر الانساب'' عربی اور نویں صدی ہجری کی کتاب ''منبع الانساب'' فارسی، گیارہویں صدی ہجری کی کتب ''مرات مسعودی'' فارسی، ''مرات الاسرار'' فارسی اور چوتھی صدی و پانچویں صدی ہجری کی کتب ''تاریخ بیہقی'' اور تاریخ محمودی فارسی کے اردو ترجمے کے علاوہ درجنوں کتب سے یہ تصدیق ہوتا ہے کہ ''عون'' بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ہند آئی، عون کی نسبت سے ''اعوان'' اور عرف قطب شاہ [عون قطب شاہ] کی وجہ سے قطب شاہی کہلائی۔ منبع الانساب فارسی 830 ہجری میں سالار مسعود غازی جو عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد سے تھے اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجا تھے گیارہ پشتوں تک شجرہ نسب بھی درج ہے اور یہ بھی درج ہے کہ اکثر سادات اشراف سالار مسعود غازی کے ساتھ ہندوستان آئے۔ اوپر بیان کی گئی عربی و فارسی کتب کے اقتباسات اوران پر تبصرہ کیا جا چکا ہے ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

لہندی شعر رِیت (اعوان کاری۔۔دوجی جلد) 1987ء

لہندی شعر رِیت (اعوان کاری۔۔دوجی جلد) تالیف از پروفیسر شاہین ملک، پاکستان پنجابی ادبی بورڈ لاہور نے 1987ء میں شائع کی پوکھُو کے عنوان میں رقمطراز ہیں:۔ ''تاریخی طور تے کوئی پکا پیڈھا ثبوت نہ لبھّن دے باوجود میں اعواناں دے اس دعوے نُوں رد نہیں کر سکدا کہ ''ایہہ قطب شاہی نسل حضرت علی کرم اللہ وجہہ دی اولاد ہن۔''

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق قطب شاہی اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں مزید تبصرہ قبل ازیں ''اعوان کاری'' میں کیا جا چکا ہے کہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد قطب شاہی اعوان ہے۔

پشتو مطبوعات

تاریخ داعوانا نو پشتو 2019ء

''تاریخ داعوانا نو'' تالیف از نہار اعوان نے پشتو زبان میں اعوانوں کی پہلی تاریخ 2019ء میں شائع کی جس کے صفحہ 147 پر شجرہ نسب یوں درج ہے ''سالار قطب حیدر غازی زوے دعطا اللہ غازی زوے دطاھر غازی زوے داصف غازی زوے دعون عرف قطب غازی لقب بطل غازی جد اعلی قطب شاھی علوی اعوان زوے دعلی عبدالمنان زوے دمحمد الاکبر محمد حنفیہؒ زوے دحضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

تبصرہ: تاریخ داعوانا نو، نہار اعوان نے مردان سے شائع کی کتاب ہذا میں منبع الانساب فارسی 830ھ و دیگر کتب کے حوالے سے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ، عون قطب شاہ بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے درج ہے۔

سندھی مطبوعات (کتب)

سندھ جا اسلامی درسگاہ سندھی 1982ء

''سندھ جا اسلامی درسگاہ''، محمد جمن تالپوری نے 1982ء میں تالیف کی اور حکومت سندھ نے سردار پریس، حیدرآباد سے سندھی زبان میں شائع کی جس کے صفحہ 257 پر تحریر ہے کہ کلہوڑہ دور حکومت میں افغانستان کے مشہور شہر جلال آباد سے ہجرت کر کے ایک بزرگ حضرت حاجی فقیر اللہ علوی شکارپور میں آئے۔ حضرت حاجی فقیر اللہ علوی سن گیارہ سو ہجری میں پیدا ہوئے اور شکارپور میں وفات پائی۔ جہاں ان کا مزار ہے اور دور دور سے عقیدت مند نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ حضرت حاجی فقیر اللہ علوی کا شجرۂ نسب اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ ''حضرت حاجی فقیر اللہ علوی بن میر عبدالرحمان بن میر شمس الدین بن امین شاہ بن جودھن بن مہدی شاہ بن انس شاہ بن محمد الاکبرؒ (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علیؑ''۔ (تاریخ علوی اعوان)

تبصرہ: انس شاہ حضرت محمد حنفیہؒ کے بیٹے کا نام نہ تھا تاہم کچھ ناموں کی کمی ہے روایت حضرت محمد حنفیہؒ کی درج کی ہے تاہم یہ بات تحقیق طلب ہے کہ حضرت محمد حنفیہؒ کے بیٹے جعفر الاصغر کی اولاد سے ہیں یا علی عبدالمنان کی دونوں کی اولاد کا ہند آنا قدیم انساب کی کتب سے تصدیق ہوتا ہے۔

انگریزی مطبوعات (کتب)

YADNAMA ABU ALFAZL BAIHAQI 1350 AD

Yad Nama Abu Al-Fazal Baihaqi published on 1350 AD On Page 44 mentioned as:- Baihaqi is quite correct in stating that prior to Ahmed -i- Yenaltagin,s time no Muslim conquerer had ever reached Benares. In the Ain-i-Akbari(30) it is stated that Mahmud of Ghazna twice visited Benares in 410(1019) and 413(1022). But this seems quite impossible, (31)although local tradation says (32) that this monarch overthrew Raja Barnar, the Chauhan. Legend also connects Benares with the expedition of Saiyid Salar Masud Ghazi, a general of Mahmud's army who is buried at Bahraich in the Uttar Pradesh. It seems that he is incursion and that of Ahmad b. Yenaltagin have been confused. Further, it is also curious that popular belief should assign Muslim governers of Benares and its Muslim settlement even to the days of Kanuaj Kings.

تبصرہ: یادنامہ ابوالفضل بیہقی کے مطابق سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کی فوج کے جنرل تھے جو بہرائچ اتر پردیش بھارت میں مدفون ہیں۔

HISTORY OF THE AFGHANS 1828

History of the Afghans translated from the persian of Neamet Ullah by Bernhard Dorn, Ph.d for M.R.A.S.M.T.C. and Professor of Oriental Literature in the Imperial Russian, University of Kharkot printed for the Oriental Translation Fund London 1828 AD on page 66 about Salar Masud Ghazi given as :- He abolished, as an innovation, the annual procession of the spear of Masood Ghazi Salar to Behraij, and prohibited women from visiting place of pilgrimage.

تبصرہ: کتاب ہذا لندن سے شائع ہوئی جس میں سالار مسعود غازی کا تذکرہ۔

CHRONICLES OF OONAO A DISTRICT IN OUDH 1862

The Chronicles of Oonao a District in Oudh by Charles Alfred Elliott printed at the Allahabad Mission Press 1862 on page 99 mentioned as:- The Maommadeans of Aseewun are an off-shot from Suffeepore in the inhabitants of which place found there the tombs of those followers of Salar Masood who had been killed in the fight of Bareethana.

تبصرہ: کتاب ہذا 1862ء میں شائع ہوئی۔ سالار مسعود غازی کے مقبرہ کا تذکرہ ہے جو شہید ہوئے تھے۔

REPORT OF THE REVISION OF SETTLEMTNT 1873

Report of the Revision of Settlement of the Bharaich District Oudh Edited by Major Edgar Cibson Clark, Printed by Oudh Govt. Press Lucknow 1873 on page 20 and Sr. No.15 mentioned about Salar Masud Gghazi as under:-"Syad Salar Masud Ghazi was the son of Salar Sahu one of the General of Sultan Mahmud and of Sitr Mualla, own sister of that conqueror. He was born in the 1015 A.D.

تبصرہ: ریوائزڈ رپورٹ بندوبست 1873ء بہڑائچ ضلع اودھ میں سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان شہید 424ھ کے حوالے سے درج ہے کہ سپہ سالار سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کی بہن ستر معلیٰ اور سالار ساہو کے فرزند تھے جو 1015ء کو پیدا ہوئے تھے اور 1034ء کو شہید ہوئے جن کا مزار بہڑائچ میں ہے۔

PUNJAB GAZETTEER BANNU DISTRICT 1874 AD

The Gazetteer of the Bannu District 1874 AD Compiled and published under the authority of PUNJAB GOVERNMENT mantioned on page 73 about Awans as:-"There were at the Settlement Census of 1873, in round numbers 13,000 Awans in the cis-Indus portion of the district, all of whome were residents of the Mianwali tahsil, about 2,500 west of the Salt Range, and the remaining 10,500 east of it in the Pakhar ilaka." On page 88 mentioned as:-**"Awans have owned the Pakhar tract since, it is alleged, the time of Sultan Mahmud**. It is divided into five large and two small villages. The rights of the Kalabagh Chief in Masan and Niki are described at pages 152-3 Mr. Thorburn's report." On page 72 mentioned about Jats as:-"The term Jat is commonly used in Bannu to apply to all Musalman culltivators who are not Pathans, Biloches, Sayads, or Koreshis, and often includes Awans as that Rajputs, so that the figures cannot be taken separately.

تبصرہ: بنوں گزیٹیئر کا خلاصہ یہ ہے کہ بنوں کے اعوان اس خطے میں سلطان محمود غزنوی کے دور سے مالک چلے آرہے ہیں۔ لہذا تصدیق ہوا کہ اعوان حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند کی غرض سے آئے۔

TAJ-UL-IKBAL TARIKH BHOPAL 1876 AD

Taj-ul-Ikbal Tarikh Bhopal or History of Bhopal by H.H.The Nawab Shahehan Begam of Bhopal translated by H. C. Barstow, Published by Calcutta Thacker, Spink and Co.on 1876 on page 82 mentioned about Salar Masud Ghazi as"Where a bloody battle between Salar Masud Ghazi and Hindus had once before taken place.

تبصرہ: تاریخ ہذا کلکتہ بھارت سے شائع ہوئی کے مطابق سالار مسعود غازی اور ہندوؤں میں خون ریز جنگ ہوئی۔

GAZETTEER OF THE PROVINCE OF OUDH VOL-I 1877

Gazetteer of the Province of Oudh V-I, A to G Lucknow printed by Oudh Government Press 1877 A.D. on page 111 mentioned about Salar Masud Ghazi as under:- "Sayyad Salar Masaud was the son of Salar Sahu, one of the generals of Sultan Mahmud and of Sitr Mualla, own sister of that conqueror. He was born in the year 1015 A.D., and passed his in youth in the field, accompanying his father and his uncle in the victorious comaigns which time after time laid waste the north-west of India and made Mahmud its master, though not its possessor. When he was sixteen years of age he was advised by his uncle to quit the army for a time until the enmity which the Sultan's marked preference for him and even for his counsels had excited in the nobles of the Court had subsided, and Sayyad Salar, inspired by martial and religious fevour, begged tobe allowed to carry the sword and Islam into the interior of Hindustan. On pgae 112 mentioned as:- "The Raes of country who were at first daunted by the presence of the young warrior gradually took heart and assumbled in force on the banks of the river Kosala. This was probably the Kauriala in the direction of which stream the Hindus would naturally retire before a foe advancing from Ajodhya. Masud defeated them there, time after time, until the arrival of Sohar-Deo or Suhel-Deo in the unbelivers camp turned the tide of battle in their favour., They now closed in on Masaud's quarters at Bahraich, and on the 18th day of the month Rajjab-ul-Murajjab in the year 424 H.= 1034 A.D., the Prince of Martyrs with all his followers.The soldier saint was buried by some of his servants in the spot which he had chosen for his resting place, and tradition avers that his head rests on the image of that sun the sowship of which he gave his life to overthrow". On pages 379-380 mentioned as:- "The Raja of Kanauj to suppress the

Bhars, and Sah Deo, brother of Raja Judhishthir, the celebrated king of Ajodhyuan. Probably the first tradition is the true one. It early came into the possession of the Muhammadans, being attacked from Satrikh by the lieutenants of Sayyad Masaud Ghazi and his father, Sahu Salar. But they seem top have been defeated, and the tombs of Sayyads Jamal and Kamal are still pointed out on the top of an elevated site in the village, which must have then, as in later times, formed the fort. After the Death of Sahu Salar and slaughter of Masaud Ghazi at Bahraich, Hazrat Shah Wesh was left to contend against the infidels, and, aided by one Amir Hazrat Husen from Baghdad, he attacked the Bhars and drove them out of Bhitauli to the west of Dewa, where he entrenched a camp: all opposition seems then to have ceased,.Hazrat married his son Yousuf Zia-ud-din to the daughter of Shah Wesh, and returned to his native country. Some says he was a qazi in Masaud Ghazi's army.On page 462 mentioned about Malik Qutab Haider as:-Whereupon Sayyad Salar at once despatced two sardars, Malik Qutab Haidar and Malik Immam-ud-din, with a force to avenge the deed. An engagement took place in which Malik Qutab Haider lost his life, and in which, though attended with heavy losses on both sides, victory did not declare plainly for either party.

تبصرہ: صوبہ اودھ کے گزیٹئر سے یہ بھی تصدیق ہوا کہ سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے جنرل سالار ساہو قطب شاہی علوی اعوان اور ستر معلیٰ کے فرزند تھے جو 1015ء میں پیدا ہوئے۔قطب شاہی علوی اعوان لشکر کے ساتھ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شامل ہوئے اور عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے سالار مسعود غازی نے اپنے دو سردار ملک قطب حیدر اور ملک امام الدین لشکر کے ساتھ مانک پور روانہ کیے شدید جنگ ہوئی ملک قطب حیدر شہید ہوئے جنگ کا فیصلہ نہ ہو سکا آپؒ کے بھتیجے سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان رجب المرجب 424ھ بمطابق 1034ء کو بہڑائچ بھارت میں شہید ہوئے۔

THE GARDEN OF INDIA 1880 AD

The Garden of India Chapters on Oudh History and Affairs by H.C. Irwin, B.A. Oxon., BCS published by London W,. H. Allen & Co., 13 Waterloo Place, pulbished to the India Office 1880 on page 68 about Salar Masud Ghazi as under:- Syed Salar Masud was born at Ajmair, in the year 405 Hijri=1014 A.D.His father, Salar Sahu, was a general in the Ghaznavid army, and his mother was sister of Sultan Mahmud himself.

On page/69 mentioned as:- Satrikh is nearly half-way between Bahrach on the north, and Karra and Manikpur on the south. The chiefs of the last two places now sent an embassy, with presents, to advise Mas'ud to retire., The urged, was undoubtedly the fact, that he had no manner of business there, that the country had been theirs from time immemorial, and that it had been spared by Sultan Mahmud himself, who had penetrated on one occasion as far as Kanauj. On page 70 mentioned as:-He was soon after joined by his father, from Kahuize, near Kashmir. Spies were captured on the Sarju or Ghaghra river, who were conveying letters from the Rais of Karra and Manikpur to those of Bahraich. calling on the latter to fall on the Musalmans from the north, while the former attacked them from the south. Masud, having ascertained by means of his own spies that the chiefs of Karra and Manikpur were quite unprepared to resist an attack, despatched his father against them. Salar Sahu took them by surprise, destroyed their forces, "putting thousands of unbelievers to the sword," and sent the two chiefs themselves in chains to Mas'ud, who passed them on to Saif-ud-din at Bahraich. Sahu returned in triumph, leaving Malik Abdullah in charge of Karra, and Kutb-Haidar[Qutab Haider Shah Alvi Gazi Qutubshahi Alvi Awan] at Manakpur. He[Masud] had reached Bahraich on the

17th of the month Shaban, 423 Hijri==1032 A.D., and shortly after his arrival heard of the death and burial at Satrikh of his father, where at he wept bitterly , and remarked that he now knew what it was to be an orphan. On Page/72 mentioned as On thge 18th and 19th of the month Rajjabb ul Murajjab 424 Hijri, continuous fighting went on. Two thirds of what remained of the Musalmans were slain, and among them Saif-ud-din[qutubshahi alvi awan]. The bodies of the faith fulwere cast into the surajkund, "in the hope that through the odour of their martyrdom the darkness of unbelief might be expelled from that spot"--which strikes one as being a slightly equivocal aspiration. Masud then "remounted his mare of sacred blood," charged the enemy, and put them to light. But Sohail Deo, and a few others who had reserved their troops, attacked the body guard, which was all that now left to him, and on Sunday, the 20th of Rajjab 424 Hajri = 14th June 1033 A.D., at the hour of evening prayer, a chance arrow pierced the main artery in the arm of the Prince of the Faithful. His sun-like countenance immediately become pale as the moon. Repeating the text in praised of martyrdom, he dismounted, was carried under his favourite mahva tree, and there expired.

تبصرہ: دی گارڈن آف انڈیا کے مندرجہ بالا مندرجات کا خلاصہ یہ ہے کہ اعوانوں کا لشکر سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شامل رہا۔لشکر کے نمایاں سپہ سالاروں میں سالار ساہو غازی، سالار قطب حیدر شاہ غازی، سالار سیف الدین غازی و سالار مسعود غازی قابل ذکر گزرے ہیں مانک پور فتح ہونے کے بعد اس کے حاکم سالار قطب حیدر شاہ علوی المعروف قطب شاہ مقرر ہوئے اور کڑہ کے حاکم عبداللہ مقرر ہوئے۔رجب 424 ہجری کو ہندو راجاؤں سے خون ریز جنگ ہوئی جس میں قطب شاہی علوی اعوان لشکر کے قابل ذکر سپہ سالار قطب حیدر شاہ غازی علوی، سالار سیف الدین علوی اور سالار مسعود غازی کے ہمراہ تقریباً سب ہی لشکر شہید ہو گیا۔مندرجہ بالا عبارت کی تصدیق سے یہ واضح ہو جانا چاہیے کہ اعوانوں کی صدیوں پرانی روایات درست اور مبنی بر حقائق ہیں۔

IMPERIAL GAZETTEER OF INDIA VOL-VII 1881

The Imperial Gazetteer of India Volume -VII by W.W.Hunter, C.I.E. Published by Trubner & Co. London, 1881 AD mentioned on page 216 about Salar Masud Ghazi as:- When Sayyad Salar,the famous Musalman fanatic and conqueror, occupied Bahrraich with his invading force.

تبصرہ: کتاب ہذالندن سے 1881ء میں شائع کی گئی جس میں سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان جن کا مزار بہرائچ انڈیا میں ہے کا بہرائچ پر قبضہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

PUNJAB CASTS 1881 A.D.

پنجاب کاسٹس از سر ڈیبزل ابٹسن 1881ء کی مردم شماری نتائج کا اردو ترجمہ ذاتیں کے صفحہ 389 تا398 پر اعوان قبیلہ کے حوالہ سے درج ہے:۔''میں نے اعوانوں میں ان سب کو بھی شامل کیا ہے جنہوں نے خود کو قطب شاہی بتایا۔ وہ خود کو غزنی کے قطب شاہ کی نسل سے قرار دیتے ہیں جو حضرت علیؓ کی کسی دوسری بیوی کی اولادوں میں سے تھا نہ کہ حضرت فاطمہؓ کی۔قطب شاہ تقریباً 1035ء میں ہرات سے آکر پشاور کے نواح میں رہائش پذیر ہوا۔اس کے بعد سے وہ کوہستان نمک میں پھیل گئے اور اپنے آزاد قبیلے تشکیل دیئے جن میں سے کالا باغ کا سردار بطور قبائلی سربراہ تسلیم کیا گیا۔

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق بھی قدیم روایت کے مطابق قطب شاہ غزنوی حضرت علیؓ کی غیر فاطمی اولاد سے ہیں جو 1035ء میں ہرات سے پشاور کے نواح میں رہائش پذیر ہوئے۔جیسا کہ گلوسری آف ٹرائبز اور پنجاب چیفس کے تبصرہ میں بیان کیا جا چکا ہے کہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ قطب شاہ نہیں بل کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا لشکر تھا جو عون قطب شاہ بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھا۔

THE LEGENDS OF THE PUNJAB 1883

The Legends of the Punjab by Captain R. C. Temple, Bengal Staff Corps Publised by Bombay Education Society's Press LONDON on October 1883 mentioned on page no.98-109 as :- [Fair of the Flags, which is held in honor of Mas'ud Salar Ghazi, the great Saint of Bahraich, and now Patron Saint of the inhabitants of the British Cantonments in Northern India. Salar Ghazi, Bare Miyan, Bale Miyan or Mas'ud Salar Ghazi, as he is

variously called, was the son of Sahu Salar and nephew of Mahmud of Ghazni. He was fanatically opposed to Hinduism, and was killed when only 19 at Bahraich in Awadh, in an outbreak caused by his fanaticism on 15th June 1033 A.D. Vernacular accounts of this celebrated bero are to be found in the Persian work Mirat-i-Masudi by Abdu'r -Rehman Chishti and in the Urdu abstract of the same entitled Khulasa Tawarikh-i-Mas'udai by Sayyid Akbar Ali]

تبصرہ: کتاب ہذالندن سے 1883 میں شائع ہوئی جس کے صفحہ 98 تا109 پر شاعری میں احوال بیان کیا گیا ہے ۔ خلاصہ یہ ہے ہے کہ معروف صوفی بزرگ حضرت سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان سالار غازی، بڑے میاں، بالے میاں اور مسعود سالار غازی کے ناموں سے شہرت رکھتے ہیں آپ سالار ساہو غازیؒ کے فرزند اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے۔واضح ہو کہ تاریخ وانساب کی سینکڑوں کتب کے مطابق سالار مسعود غازی کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔منبع الانساب فارسی 830ھ ودیگر کے مطابق سالار مسعود غازی عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان غازی بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔عون کی اولاد ''بنی عون''، ''اعوان'' اور ''قطب شاہی علوی اعوان'' درج ہے۔

GAZETTEER OF THE GUJRAT DISTRICT 1883

The Gazetteer of the Gujrat District 1883 mentioned on page 110 as:-"The Awans tehmselves say they are descended from Qutab Shah, and through him, from Ali, the Prophet's son-in-law. They came from Herat with Muhammud of Ghazni. By him they were settled round about Sakesar."

تبصرہ: گجرات گزیٹیئر میں اعوانوں کے حوالے سے درست روایات تحریر کی ہیں کہ وہ قطب شاہ از اولاد حضرت علیؓ کی اولاد ہیں جو ہرات سے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ آئے اور سکیسر اور گردونواح میں آباد ہوئے۔انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب اور قدیم روایات کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ ''عون قطب شاہ'' بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔عون قطب شاہ غازی کی آٹھویں پشت میں سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے جن کا مزار بہڑائچ بھارت میں مرجع خلائق عام ہے۔

THE LAND OF FIVE RIVERS & SINDH 1883 AD

The Land of five Rivers and Sindh 1883 by David Ross,C.I.E., F.R.G.S. London Chapman and hall, limited, Henrietta Street, Vovent Garden, 1883 on page 205 mentioned about Deoband:- to fall before the famous Musalman saint, Salar Masaud Ghazi.

تبصرہ: کتاب ہذا لندن سے 1883ء میں شائع ہوئی اس میں درج ہے کہ دیوبند سے پہلے مشہور صوفی بزرت سالار مسعود غازی کا مزار ہے۔

GAZETTEER OF JHANG DISTRICT 1883-84

Gazetteer of Jhang Distric 1883-84 Compiled and published under the Authority of the Punjab Government on page 59 mentioned about Khokhars as:-The Khokhars derive their decent from Qutab a descendant of Ali, the son-in-law of the prophet. They apparently came from Aribia in the train of the first Muhammadan invaders.

تبصرہ: گزیٹیئر ہذا کے مطابق اس ضلع کے کھوکھر، قطب شاہ کی اولاد ہیں جو عربی النسل اور حضرت علیؓ کی اولاد سے تھے۔ اور سلطان محمود غزنوی جب ہند پر حملہ آور ہوئے تو قطب شاہی لشکران کے ساتھ شامل ہوگیا۔ واضح ہو کہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ایک قطب شاہ نہیں تھا بل کہ قطب شاہی لشکر تھا جو سالار مسعود غازی، سالار ساہو غازی، سالار قطب حیدر شاہ غازی، سالار سیف الدین غازی اور سالار نصر اللہ غازی جیسے سپہ سالاروں پر مشتمل تھا یہاں یہ تذکرہ کیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کھوکھر راجپوت بھی ہیں اور کھوکھر قطب شاہی۔ جو کھوکھر زمان علی بن قطب حیدر شاہ علوی از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اور مستند شجرہ نسب رکھتے ہیں وہ ''کھوکھر قطب شاہی علوی اعوان'' ہیں۔

GAZETTEER OF SHAHPUR DISTRICT 1883-84

Gazetteer of Shahpur District Compiled and published under the Authority of the Punjab Government 1983-84 mentioned on page 47 as "The Awans and Khokhars both claim to be descended from Qutab Shah, who is himself said to have been a descendent of Ali, the son-in-law of Muhammad[PBUH]. The date of immigration of the farmer tribe is not known

تبصرہ: گزیٹئر ضلع شاہ پور [موجودہ ضلع خوشاب] کے مطابق اعوان قطب شاہ از اولاد حضرت علیؓ داماد رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں وہ کوہستان نمک میں کب آئے انہیں معلوم نہیں۔ جب کہ بنوں گزیٹئر و دیگر حوالہ جات سے یہ تصدیق ہوتا ہے کہ اعوان سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان آئے اور عون قطب شاہ بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اور عون قطب شاہ کی اولاد کا ہند آنا تہذیب الانساب عربی، منتقلۃ الطالبیہ عربی و منبع الانساب فارسی و دیگر سے تصدیق ہوتا ہے۔

REVISED SETTLEMENT DISTRICT SHAHPUR 1886 AD

Revised Settlement District Shahpur published on 1866 AD mentioned as "The claim of descent from Qutb Shah, who himself said to have been descendent of Hazarat Ali son of Hazrat Abu Talib by wives other than Hazrat Fatima daughter of Hazrat Muhammad (P.B.U.H)".

تبصرہ: ریوازڈ سٹلمنٹ ضلع شاہ پور 1886ء کے مطابق اعوان اس قطب شاہ کی اولاد ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے۔ جیسا کہ قبل ازیں مختلف تبصرہ جات میں تحریر کیا جا چکا ہے کہ عون قطب شاہ غازی بن علی عبد المنان بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں رہی قطب شاہی اعوان کہلاتی ہے۔

PANJAB NOTES AND QUERIES, APRIL 1886 AD

Panjab Notes & Queries, April 1886 AD Edited by Captain R.C.Temple on page 118 mentioned about "Awans" as "Awans: Of the interesting class of the Awans, there is a strong colony in the Hoshiarpur District. The legend there is , that the tribe is descended from one Qutb Shah, of Muhammad's apostles or emissaries.

تبصرہ: مندرجہ بالا پراگراف سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ قطب شاہ کی اولاد سے اعوان ہوشیار پور میں آباد ہوئے۔ قطب شاہ محمود کے ایلچی تھے۔

THE GAZETEER OF INDIA VOL-1, 1887

The Gazeteer of India Country and People Volume one Printed by Government of India Press, Faridabad 1887 mentioned as:- The death anniversaries (urs) of saints have also been festive occasions, the most famous being those of

Shaikh Muinud-din-Chishti, Syed Salar Masud Ghazi, Shaikh Nizamuddin Auliya, Shaikh Alauddin Sabir in North India, Shaikh Gesu-daraz Banda Nawaz at Gulbarga.

تبصرہ: گزیٹیئر ہذا کے مطابق مشہور و معروف صوفی بزرگ معین الدین چشتی، سالار مسعود غازی، نظام الدین اولیاء، علاؤ لدین صابر اور گیسو دراز بندہ نواز گلبرگہ کی برسیاں /عرس کا اہتمام ہر سال کیا جاتا ہے۔

NOTES ON AFGHANISTAN & BALUCHISTAN 1888

Notes on Afghanistan and part of Baluchistan, Geographical, Ethnographical, and Historical by Major H. G. Raverty 1888 on page 377 as:-"The claim of the Awans Malik[Kalabagh] to be descended from one Qutab Shah whom they manage to connect with the family of the Khalifa Ali[RA]." On page 378 mentioned as:-"The present man, Malik Muzafar Khan, Khan Bahadur, is a lineal descendant of one Kalgan, who, in the commencement of the eleventh century, came down in the train of Sultan Mahmud of Ghazni."

تبصرہ: کتاب ہذا میں صفحہ 377 و 378 پر کالا باغ کے نواب ملک مظفر خان کے حوالے سے تحریر کیا کہ وہ قطب شاہی اعوان اور مزمل علی کلگان کی اولاد سے ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے اور گیارہویں صدی عیسوی میں سلطان محمود غزنوی کے ساتھ کالا باغ آئے تھے۔ نواب ملک مظفر خان نے اعوان قبیلہ کی درست تاریخ بیان کی۔ قدیم روایات اور انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب سے بھی تصدیق ہوتا ہے کہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد بنی عون، آل عون اور قطب شاہی اعوان مشہور ہے۔ عون قطب شاہ غازی کی اولاد سے سالار مسعود غازی جو سلطان محمود غزنوی کے بھانجے بھی تھے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں قطب شاہی اعوانوں لشکر کے ساتھ آئے قابل ذکر سپہ سالاروں میں سالار ساہو غازی، سالار قطب حیدر شاہ غازی، سالار سیف الدین غازی، سالار مسعود غازی تھے۔

A HAND BOOK FOR TRAVELLERS IN INDIA 1889

A handbook for travellers in India Burma and Ceylon including the provinces of Bengal, Bombay, and Madras the Punjab, North-West Provinces, Rajputana, Central Provinces, Mysore, etc. the native states, Assam and Cashmere published by Calcutta: Thacker, Spink, & Co.1889 on page 193 mentioned

about Makbrah of Salar Masud Ghazi as under:- The Jumma Masjid is said to have been built in 1019 by Hasan Mahdi, Vazir of Mahmud Ghaznavi, and was repaired by Humayun. The Makbarah of Salar Masaud Ghazi is attributed to Kutbudin Aibak in1191.

تبصرہ: کتاب ہذا میں بھی درج ہے کہ جامع مسجد 1019ء میں تعمیر کی گئی اور سالار مسعود غازی کا مقبرہ قطب الدین ایبک نے 1191ء میں بنوایا۔

THE MONUMENTAL ANTIQUITIES: OUDH 1891

The Monumental Antiquities and Inscriptions, of the North - Western Provinces and Oudh by A. Fuhrer, Ph. D. in London 1891 on page 317 mentioned as:-In the Mirat-i-Masaudi it is reccorded that druing the reign of Sultan Mahmud Ghaznavi, Manikpur was attacked by detachment of the army sent by Mahmud under his brother-in-law, Salar Shau, and his nephew, Salar Mas'ud, to invade Audh in A.D.1040. An engagement took place on the land now known as mauza Chaukaparpur, formerly a part of Manikpur, in which Malik Qutab Haider, one of Salar Masaud's sardars, lost his life, whose tomb is still pointede out.

تبصرہ: کتاب ہذا لندن سے 1891ء میں شائع کی گئی اس کے مولف پی ایچ ڈی ڈاکٹر تھے جنہوں نے مرات مسعودی کے حوالے سے لکھا ہے کہ سالار ساہو غازی سلطان محمود غزنوی کے بہنوئی تھے اور سالار مسعود غازی بھانجے تھے اور ملک قطب حیدر جو سالار مسعود غازی کے سرداروں میں سے ایک تھے نے چوکہ پور جو مانک پور کا حصہ ہے میں جام شہادت نوش کیا۔

GLOSSARY OF TRIBES & CASTES 1892 A.D.

Glossary of the Tribes and Castes of the Punjab & North West Frontier Province Based on the Census Report for the Punjab 1883 by late Sir DENZIL EBBETSON,K.C.S.I., and the Census Report for the Punjab, 1892 AD, by the Hon. Mr. E.D.Mac

LAGAN,C.S.I., & compiled by H. A. ROSE VOL-II,1911 AD,page No.26 as appended below:-"Awans, who claim Arab origin, are descendants of Qutb Shah, himself descended from Ali, and were attached to the Muhammadan armies which invaded as auxiliaries, whence their name. In Kapurthala a more precise version of their legend makes them Alwi Sayyids, who opressed by the Abbassides, sought refuge in Sindh; and eventually allied themselves with Sabuktagin, who bestowed on them the title of Awan. But in the best available accounts of the tribe the Awans are indeed to be of Arabian origin and descendants of Qutb Shah, but he is said to have ruled Herat and to have joined Mahmud of Ghazni when he invaded India. With him came six of many sons: Gauhar Shah or Gorrara, who settled near Sakesar: Kalan Shah or Kalgan who settled at Dhankot (Kalabagh): Chauhan who colonised the hills near the Indus: Khokhar or Muhammad Shah who settled on the Chenab: Tori and Jhajh whose deseendants are said to be still found in Tirah and elsewhere...As claiming descent from Qutb Shah the Awans are often called Qutb-shahi, and sometimes style themselves Ulvi(Alvee). List of Awan sub-clause mentioned as: Bagwal, Bajra, Biddar, Chandhar, Gorare, Harpal, Jajkhuh, Jand, Jhan, Khambre,

Kalgan, Malka, Mandu, Mangar, Mirza, Pappan, Ropar,etc. Glossary of the Tribes and Castes Vol-I on page 594 mentioned as:-"The ziarat of Kharkot is the shrine of Baba Sajalif [Sajawal] of the Awan Qutb -Shahi tribe whose native place was in the Awan-Kari, whence he went to Pakhli, but not finding it to his liking he flung his horse's reins which fell at Kharkot and then took up his abode there and was buried there on his death. People assemble there every Thursday in order to secure male issue".

تبصرہ: مندرجہ بالاعبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ ''اعوان قبیلہ'' صدیوں پرانی روایات کے مطابق قطب شاہ

غزنوی کی اولاد ہے جو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں رہے واضح ہو کہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ قطب شاہ نہیں بل کہ قطب شاہی لشکر تھا جو عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے۔ یعنی سالار ساہو غازیؒ، سالار قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی، سالار سیف الدین غازی اور سالار مسعود غازی وغیرہ۔ گولڑہ، محمد شاہ، مزمل علی کلگان، زمان علی کھوکھر اور چوہان وغیرہ سب قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ غزنوی کی اولاد سے تھے۔ جلد اوّل میں حضرت بابا سجاول قطب شاہی اعوان کے مزار اوّل کھر کوٹ کا احوال درج ہے۔

THE NUMISMATIC CHRONICLE 1893 AD

The NumismaticChronicle, and Journal of the Numismatic Society, Edited by Sir John Evans, K.C.B., D.C.I., LL.D & Barclay V. Head, D.C.L., PH.D., and Herbert A. Grueber, F.S.A. Third Series-Vol.XIII London 1893 on page 109 mentioned about Malik Shahu Ghazi Qutabshahi Alvi Awan as follow:- Even no late as the begining of the eleventh century Mahmud of Ghazni gave his sister in marriage to Malik Shahu, the Chief of the Afghan of Zabulistan. He became the father of the Salar Masaud Ghazi.

تبصرہ: کتاب ہذا لندن سے 1893ء میں ہوئی جس میں درج ہے کہ گیارہویں صدی عیسوی کے آغاز میں محمود غزنوی نے اپنی بہن کی شادی ملک شاہو سے کی جو زابل افغانستان سے تھے اور سالار مسعود غازی کے والد تھے۔

AGAINST HISTORY, AGAINST STATE 1893 AD in 1893 published by Columbia University New York, the writer mentioned on page 264 mentioned as:- Maulvi Mir Mahbub Ali Mewath attributes Meo conversion to Sayyid Salar Masud Gkhazi, popularly known as Ghazi Miyan, and to Hazrat Muhbab bin Abi Safra who came to India(from 44 to 225 H.) and "did jihad against the kuffar [infidels] so that the Hindus gradually accepted one God." Haibur Rehman Khan Mewati also suggests that it took several centuries to convert the Meos.

تبصرہ: کتاب ہذا کولمبیا یونیورسٹی نیویارک امریکہ سے شائع ہوئی کے مطابق سید سالار مسعود غازی جو غازی میاں کے نام سے مشہور ہیں۔

GAZETTEER OF RAWALPINDI DISTRICT 1893-94

Gazetteer of the Rawalpindi District Revised Edition 1893-94 Compiled and published under the Authority of the Punjab

Government on page 102 as "The History of the Awan tribe has been already given in the Settlement Reprts of the Shahpur and Jhelum districts and Griffin's Punjab Chiefs.They are numerically very important in this district, and are to be found in every tahsil, but are strongest in tahsil Pindigheb, in the north-east, round Jand, and in the Jandal ilaka. The Awans of that tract belong chiefly to the Qutabshahi Division. Awans, as a rule, will not give their daughters in marriage to any but Awans. The Golras, who own a number of villages in Rawalpindi tahsil, north-east of Rawalpindi, including the will-known village of Golra, are Awans.The principal branches of the Awans found in this district are Qutabshahi, Bugdial, Cheehi, Sadqal, Saidan, Qureshi.On page 112 mentioned as :- Khattars always claim to be descended from the same stock as Awans, i.e. from Qutab Shah, supposed to have come into India with Mahmud of Ghazni.

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ اعوان قبیلہ کی تاریخ شاہ پور و جہلم اضلاع کی سٹیلمنٹ رپورٹوں میں پہلے ہی دی جاچکی ہے راولپنڈی کے اعوان مرکزی طور پر قطب شاہی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں گولڑے راولپنڈی تحصیل کے شمال مشرق میں متعدد دیہاتوں گولڑہ شریف وغیرہ کے مالک ہیں۔مرکزی شاخوں میں قطب شاہی، بگدیال، چھی، صدقال، سیدن، قریشی۔نیز کھٹڑ بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ بھی قطب شاہ کی اولاد سے ہیں جو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ بھارت آیا۔

NORTH INDIAN NOTES & QUERIES VOL-IV 1894

North Indian Notes and Queries Vol-IV May 1894 Edited by William Crooke, B.A., Member, Asiatic, Society of Bangal, and Folklore Society, Bangal Civil Service on page 25 Sr.No.50 mentioned about "Awan" as:- Jalundhar: The Awan Tribe:- The Awans are all Muhammadans. They say their ancestor was one Kutb Shah, a Sheikh of Iran, whose four sons accompanied Mahmud of Ghazni in his first expedition to India in 1002 A.D., and settled in the present Rawalpindi, Jhelam and Jhang Districts. Twenty years later, in obedience to a fresh summons, they accompanied the king on a fresh expedition

still further to the east, and were left by him to preserve the conquests he had made in this direction... The Awans of this district says that Kutb Shah was Sheikh Aliwi,and that his descendants were known as Aliwan, and in process of time this name became converted into Awan. W. E Purser, Settlement Repart, p.78

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی لشکر سلطان محمود غزنوی کے پہلے حملے 1002ء میں ہند آئے۔ راولپنڈی، جہلم و جھنگ کے اضلاع کے مطابق قطب شاہ حضرت علیؓ کی اولاد سے تھے وقت گزرتے گزرتے علوی سے اعوان ہوگئے۔یعنی عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ابتداء میں علوی اور عون کی اولاد کی وجہ سے بنی عون اور بنی عون سے اعوان اور عون قطب شاہ غازی کی نسبت سے قطب شاہی کہلاتے ہیں۔

CHIEF AND LEADING FAMILES IN RAJPUTANA 1894

Chief and Leading Families in Rajputana by C. S. Bayley 1894, Govt. Printing Press, Calcuta, India on page 63, sr.152 mentioned about " Massood" as under:- The Pergunnah of Massooda is said to have derived its name from Masud Ghazi, a son of Salar Sahu, who in the time of Sultan Mahmood founded a town and called it in after the name of his son.

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق پراگنہ مسعودہ کو سلطان محمود غزنوی نے سالار ساہو کے بیٹے سالار مسعود غازی جو سلطان محمود غزنوی کے بھانجا تھے کے نام سے آباد کیا۔

GAZETTEER OF THE SIALKOT DISTRICT 1894-95

Gazetteer of the Sialkot District 1894-95 by Captain J. R. Dunlop Smith, I.C.S.,Settlement Collector, Revised Edition Compiled and published under the Authority of the Punjab Government, mentioned on page 79 as:- The Awans occupy a strip of country stretching from Maharajke in Zafarwal, due to West, into Gujrat. They are practically all Muhammadans and agriculturists.

تبصرہ: سیال کوٹ گزیٹیئر کے مطابق اعوان سب کے سب مسلمان اور زراعت پیشہ ہیں۔

GAZETTEER OF SHAHPUR DISTRICT 1897

Gazetteer of Shahpur District by J. Wilson, I.C.S., Deputy Commissioner & Settlement Collector, Revised Edition 1897 Compiled and published under the Authority of the Punjab Government, mentioned on page 103 as:- North of the Thal come the very compact, tribe of the Awans, who hold practically the Shahpur district, and the greater portion of the plain lying at its foot. They own all but one of the Khushab Salt range villages, and four-fifths of the cultivated area of that circle. They are essentially the tribe of the Salt Range in this neighbourhood and extend north and west into the Jhulam and Rawalpindi districts. A number of them are also scattered as tenants in the villages across the Jhelum, and they own 5 villages and 11,743 acres in the Shahpur tahsil. They are distinctly a peasant tribe, and although they claim to be descended from Alif Shah, known also as Qutab Shah, and though him from Ali, son-in-law of the Prophet[PBUH].

تبصرہ: ریوائزڈ ڈسٹرکٹ گزیٹئر شاہ پور 1897 ء کا خلاصہ یہ ہے کہ اعوان کوہستان نمک خوشاب کے مالک ہیں ان کا کہنا ہے کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ داماد رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے قطب شاہ بن الف شاہ[علی شاہ] کے نام سے جانے جاتے ہیں کی اولاد ہیں۔ واضح ہو کہ قطب شاہ بن الف شاہ (عون قطب شاہ بن علی شاہ) قدیم روایات کے مطابق حضرت امام حنیفؒ جو محمد حنفیہؒ اور محمد الاکبرؒ کے نام سے بھی مشہور ہیں کی اولاد ہیں (تحقیق الاعوان صفحہ 149 تا 155 شمارہ شجرہ نمبر 1,17,18,21,29 و تاریخ علوی اعوان)۔ علاوہ ازیں انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب سے بھی قطب شاہی اعوان قبیلہ از اولاد عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے تصدیق ہوتا ہے۔

GAZETTEER OF PESHAWAR 1897-98

گزیٹیئر ہذا کا اردو ترجمہ یاسر جواد نے کیا ہے الفیصل ناشران لاہور نے جولائی 2020ء میں شائع کیا جس میں ہندکی کے عنوان سے رقم طراز ہیں:۔ ہندکی کاشت کاروں کی اکثریت خود کو اعوان کہلاتی ہے۔ اعوانوں کے متعلق ضلع جہلم کے گزیٹیئر میں تفصیل سے بات کی گئی ہے۔ گزیٹیئر ہذا میں تحصیل پشاور، نوشہرہ، صوابی کے علاوہ چارسدہ، مہمند، امازئی وغیرہ میں اعوانوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔

A HAND BOOK FOR THE USE OF VISITORS 1899

A Handbook for the use of Visitors to Seringaptatam,by V.C. Subbaraya Moodeliar, Station Master, S.M.R. Printed by Thompson and Co., at the "Minfrva" Press, Popham's Broadway 1899 mentioned about the tomb of Salar Masud Ghazi as:-Here is also the tomb of Shah Salar Masaud Ghazi.

تبصرہ: سالار مسعود غازی کے مقبرہ کے حوالے سے تحریر ہے۔

THE OUDH CASES VOL-III 1900 AD

The Oudh Cases Vol-III O, udh Lal Bagh, Publised by Spankie, A. J. Co on 1900 AD on Page 352 mentioned as:-This suit relates to the offerings made by pilgrims at the shrine at Bahraich of a Mohomedan soldier saint, known as Hazrat Syed Masud Salar Ghazi, where there is an annual mela or fair lasting for about a month. He was killed at Bahraich in the year 424 Hijri(1034 A.D). An account of his life and death will be found in the report of the last settlement of the Bahraich District , page 201, and the same account will be found in Vol.I, Gazetteer of the Province of Oudh, page 111. The shrine till the year 1886 appears to have been superintended by persons known as Khadims or Mullas. In that year the Local Government directed the Deputy Commissioner of the Bahraich District to assume charge of the shrine, and appointed a committee to manage its affairs"

تبصرہ: کتاب ہذا لاباغ اودھ بھارت سے شائع ہوئی۔ خلاصہ یہ ہے کہ معروف صوفی بزرگ حضرت سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کے مزار پر زائرین حاضری دیتے ہیں جہاں ہر سال میلہ کا انعقاد ہوتا ہے سالار مسعود غازی کی شہادت 424 ہجری بہ مطابق 1034ء کو بہرائچ میں ہوئی تھی ان کی زندگی اور شہادت کا تذکرہ رپورٹ بندوبست ضلع بہرائچ بھارت میں درج ہے۔ سالانہ میلہ کی دیکھ بھال کمیٹی کرتی ہے۔

JEHLUM GHAZATT 1904 A.D.

Jehlum Ghazatt 1904 AD part "A" on page 100 mentioned as:-"The Awan themselves always state that they

have been Muslaman "from the begining"; and are of Arabian origin and descended from one Qutab Shah, and through him Hazrat Ali[RA], the son-in-law of the Prophet: and that Qutab Shah ruled in Herat, but joined with his followers, Mahmood Ghazni in his invasion of Indus receiving the name of Awan or "Helper." With Qutab Shah were six of his many sons: Gaur Shah[Golra] , who settled near Mount Saksesar; Kalan Shah Kalgan, who settled at Dhankot(Kalabagh); Chohan, who colonized the hills near the Indus; Khokhar, or Muhammad Shah, who went on to the country about the Chenab; and Tori and Jhajh, who remained in the trans-border countery".

تبصرہ: جہلم کے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ نے اپنے جدامجد قطب شاہ کا ذکر ہرات سے کیا ہے اور عبداللہ گولڑہ سکیسر میں آباد ہوئے۔کلان شاہ یعنی کلغان دہن کوٹ کالاباغ ، چوہان دریائے سندھ کی پہاڑیوں میں،کھوکھر یا محمد شاہ چناب کے کنارے قیام پذیر ہوئے۔توری اور جاجی کی اولاد تیراہ ونواح میں آباد ہوئے۔خلاصہ یہ ہے کہ ہرات وغزنی وغیرہ میں عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے اور وہاں سے بہ غرض جہاد ہند سلطان محمود غزنوی کے ساتھ آئے۔ نیز بندوبست جہلم 80-1874 سے بھی مندرجہ بالا مندرجات کی تصدیق ہوتی ہے۔

HOSHIARPUR DISTRICT GAZETTEEER 1904

Hoshiapur District Gazetteer 1904 on Page 61 mentioned as:-The Awans inhabit the high level plain near Mukerian, where they hold a barah, and are found scarcely anywhere else in the District. They are indolent and poor cultivators and a good deal in debt. All profess the Muhammadan religon.

تبصرہ: ہوشیار پور گزیٹیئر کے مطابق اعوان کاشتکار اور مذہب اسلام کے پابند ہیں۔

LUDHIANA DISTRICT GAZETTEEER 1904

Ludhiana District Gazetteer 1904 on Page 63 mentioned about "Awans" as:-The Awans, 4,580, are said to be a race of foreigners, who came with the first Muhammadan invaders from beyond the Indus. The tribe holds some ten or twelve

large villages round about Ludhiana situated in the low-land and in the Dhaia.The Awans are all Muhammadans. They are very fair cultivators, but do not depend entirely on agriculture, and are always ready to turn their hands to anything. The Awans are very strict Muhammadans, and says their prayers regularly. Very many of them have received a religious education and are Maulvis.

تبصرہ: لدھیانہ گزیٹیئر کے مطابق اعوان ابتدائی مسلمان فاتحین کے ساتھ ہند آئے۔اعوان تمام کے تمام مسلمان ہیں۔نماز کے سختی سے پابند ہیں مذہبی تعلیم کے حامل مولوی بھی ہیں۔خلاصہ یہ ہے اعوانوں میں کوئی غیر مسلم نہیں ہے اور یہ عہد اسلام سے ہی مسلمان عربی النسل ہیں۔جیسا کہ انساب کی قدیم عربی وفارسی کتب کے علاوہ انگریزی کتب، دیگر گزیٹیئر اور قدیم روایات سے یہ تصدیق ہوتا ہے کہ اعوان قبیلہ ''بنی عون'' سے اعوان اور عون قطب شاہ غازی کے نام کی مناسبت سے قطب شاہی اعوان اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام کی اولاد ہونے کی وجہ سے ''علوی'' بھی کہلاتے ہیں یعنی عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ہیں۔

HAZARA GAZETTEERS: VOLUME I. A 1907 AD

Gazetteer of the Hazara District, 1907 compiled and Edited by H.D.Watson C.S. settlement Officer mentioned on page 30 as:-"The Awans: The awans are scattered about the District, and mixed up with other tribes in a bewildeering fashion. They number 90,474 in all, and are usually a sturdy, well- behaved lot, and excellent agriculturalists. Most of them are Qutabshahis; other leading sections are Khokhars and Chuhans. The most prominent family is that of the Qazis of Sikandarpur, who are Golra Qutab-shahis. Their head is Qazi Fazl Ilahi, the grandson of Qazi Abdul Ghafur, who was Major Abbott's man. He has a jagir of over 2,000 rupees, and is a Municipal Commissioner of Haripur. Another leading member of the family is Qazi Abdullah Jan, Sub-Registrar of Haripur, whose father, Khan Sahib Qazi Mir Alam, was a well-known Extra-Assistant Commissioner, and, after his retirement, was

made an Honorary Magistrate with first-class powers.

تبصرہ: ہزارہ گزیٹئر کے مطابق اعوان تمام ضلع میں پھیلے ہوئے ہیں۔دوسرے قبائل کے ساتھ آباد ہیں ان کی تعداد 90474 ہے۔یہ توانا، خوش اخلاق اور عمدہ کار ہوتے ہیں۔ان میں زیادہ تر قطب شاہی ہیں۔سب سے اہم خاندان سکندر پور قاضیوں کا ہے ان کا تعلق گولڑہ قطب شاہی اعوان سے ہے۔گلوسری آف ٹرائبز میں حضرت بابا سجاول علوی قادری قطب شاہی اعوان کے مزار کا احوال بھی ہے جو بیان کیا جاچکا ہے۔قاضیان سکندر پور سے تعلق رکھنے والے پروفیسر بشیر احمد سوز چالیس کے قریب کتب کے مصنف ہیں جن میں قطب شاہی اعوان قبیلہ کے شجرات کے حوالے سے ''متاع رفتہ'' قابل ذکر ہے جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔سوز صاحب ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی مرکزی ریسرچ کونسل اور بک بورڈ کے اگزیکٹو ممبر بھی ہیں۔

SAFINA-E-BAKSHISH

Safina-e-Bakshish written by Taajush Shari'ah Mufti Akhtar Rada Khan was the Grand Mufti of India and one of the most influential Muslims of the modern era with millions of followers and devotees. The said book subject Poetry/General /Poetry /Subjects & Themes/Inspirational & Religious.On page 109-11 about Salar Masud Ghazi few lines mentioned as:-

Hazrat Masud-e-Ghazi Akhtar -e- Burj-e-Huda
Bai Kasonn ka Hamnwa Woh Salikon Ka Muqtada
Allah Allah Yai Nasib-e-Akhtar-e-Shirin Sukhan
Faiz-e-Moula Sai Hai Woh Salar Ka Midhar Sara

تبصرہ: کتاب سفینہ بخشش میں سالار مسعود غازی کی شان میں اشعار درج ہیں۔

GAZETTEER OF THE ATTOCK DISTRICT PART A1907

Gazetteer of the Attock District Part A published by Punjab Government in 1907 mentioned about Awans on Page 67 as:-The Awans, who make up almost a third of population, are for the most important. The Awan country centres round the western Salt Range, extends into the adjoining portions of Mianwali, Shahpur and Jhelum districts, and includes Kalabagh on the west bank of the Indus, the seat of the head

of all the Awans,in this district they appear in every Tehsil. The own practically the whole of Tallagang, the centre of Pindigheb Tehsil in a strip from the Soan to the Kala Chitta, about a quarter of the total tahsil area. Tallagang Tahsil and the central tract of Pindigheb are so essentially Awankari. The orign of the Awans is one of the battle-grounds of Punjab ethnology. Their own story is that they are of Arab origin, being descended from one Qutab Shah of Ghazni, who ruled at Herat, but joined Mahmud Ghaznavi in his invasion of India, and received from him the name of Awan or "Helper." Qutab Shah, according to the Awan account, was descended from Ali, the son-in-law of the Prophet[PBUH], but by a wife other than Fatima. Qutab Shah sons spread over the country to the east and south. Gauhar Shah or Gorrara settled near Sakesar; Kalan Shah, or Kalghan, at Dhankot(Kalabagh): Chohan colonised the hills near the Indus; Khokhar, or Muhammad Shah, went on to the country about the Chenab; and Tori and Jhajh remained in the trans-border country, where their descendants are said still to live in Tirah and elsewhere. All acknowledge the Chief of Kalabagh as the head of the tribe.

تبصرہ: مندرجہ بالا اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ ضلع کے تمام قبائل میں اعوان اکثریت میں ہیں اعوانوں کے علاقے کا مرکز کوہستان نمک کے مغربی علاقوں کے گرد ہے میانوالی، شاہ پور اور جہلم کے اضلاع کے ملحقہ علاقوں تک پھیلے ہوئے۔اعوانوں کے ماخذ کے حوالے سے اعوان بیان کرتے ہیں کہ وہ عربی النسل ہیں قطب شاہ کی اولاد سے ہیں جو حضرت علیؓ کے بیوی فاطمہ الزہرہؓ کے علاوہ دوسری بیوی کی اولاد سے ہیں۔اعوان شروع ہی سے مسلمان ہیں ان کا ابتدائی قیام پشاور کے نزدیک تھا لیکن قطب شاہ کے بیٹے مشرق وجنوب کی طرف تمام علاقوں میں پھیل گئے۔گولڑہ سکیسر میں آباد ہوا کلان شاہ یا کلگان دھن کوٹ (کالا باغ) میں اور چوہان نے دریائے سندھ کے نزدیکی پہاڑوں کو آباد کیا کھوکھر یا محمد شاہ چناب کے علاقوں میں اور طوری اور جاجی سرحد کے آر پار علاقوں میں آباد ہوگئے۔تمام اعوان کالا باغ کے سربراہ کو اپنا سربراہ (چیف) مانتے ہیں۔

گزیٹئیر ہذا میں اعوانوں نے صدیوں پرانی روایات کے مطابق اپنے قبیلہ کی درست تاریخ بیان کی۔انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب سے بھی یہ تصدیق ہوتا ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب

شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔عون کی اولاد بنی عون، آل عون اور بنی عون سے ''اعوان'' اورعون کے عرف قطب شاہ غازی کی نسبت سے قطب شاہی بھی کہلاتی ہے۔لباب الانساب عربی 565ھ،منبع الانساب فارسی 830 ہجری سے سلطنت غزنویہ اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہند آنے کی تصدیق ہوتی ہے اور تہذیب الانساب عربی 449ھ،منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ، المعقبون عربی وغیرہ سے عون قطب شاہ غازی کی اولاد ہند آنے کی تصدیق بھی ہوتی ہے۔

THE PUNJAB CHIEFS 1899 AND1909 A.D.

The Punjab Chiefs Revised Edition by Sir Lepel H. Griffin,K.C.S.I. and of "Chiefs and Families of Note in the Punjab" by Colonel Charles Francis Massy, Indian Staff Corps Revised and corrected, under the orders of the Punjab Government By W.L. Conran & H.D.Craik Indian Civil Service 1st Ed.1909 AD, Reprinted on 1993 AD and Second Impression 2004 AD from SANG-E-MEEL PUBLICATIONS, LAHORE VOLUME II on page 264 mentioned about "Awans" as:- "Qutab Shah, who may have lived about the beginning of the eleventh century, and who probably came to India with one of the invadin armies of Sultan Mahmud Ghazanvi. His nine sons were named Torai, Jaji, Afik,Dusa, Kalgan, Khandan, Khokhar, Golra and Chohan. The first two remained in Afghanistan, and Afik and Dusa were killed in battle, living no issue. From Khokhar have descended the Khokhars of Hafizabad in the Gujranwala District, in no way connected with the Khokhars of Pind Dadan Khan, who are of Rajput descent. Malik Ata Muhammad Khan of Kala Bagh(Nawab of Kala Bagh) as:-Kala Bagh, the home for generations of the local Awan Maliks, is one of the most ancient towns in this part of the Punjab. On page 268 mentioned as: "The Awans are widely scattered through out the Punjab. Thickest in Rawalpinhdi and Jhelum, they are numerous in Shahpur and Layyah, and even stretch across the Indus. There are many Awan villages in Gujrat and Sialkot, and a few in Amritsar and

Jullundur. But all branches of the tribe are unanimous in stating that they originally came from the neighbourhood of Ghazni to India; and all trace their genealogy to Hazrat Ali, the son-in-law of the Prophet." On page 292 mentioned as "Kala Bagh, the Home for generations of the local Awan Maliks, is one of the most ancient towns in this part of the Punjab. The Awan Maliks are said to have come here about three centuries ago. They at first squatted on the barren rock of Dang Kho, a natural fortress a short distance above stream from Kala Bagh. Band Ali, grandson of Shaikh Adu, the first Awan settler, took possession of the salt-mines and established himself as chief in these parts, controlling the ferry, levying taxes on salt and alum, and taking tribute from the Bhangi Khel Khataks occupying the hills north of Kala Bagh.

تبصرہ: مندرجہ بالا انگریزی اقتباسات کا خلاصہ یہ ہے کہ اعوان حضرت قطب شاہ غزنوی از اولاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔اس قبیلے کے لوگ اپنے آپ کو قطب شاہی اعوان کہتے ہیں۔یہ سلسلۂ کوہ نمک کا بڑا اور سردار قبیلہ ہے۔جہلم سے لے کر سندھ تک اس قبیلے کے لوگ اکثریت میں آباد ہیں جبکہ برصغیر پاک و ہند کے تقریباً ہر ضلع میں ان کی مختصر آبادیاں موجود ہیں۔چکوال، پنڈ دادن خان، دریائے ستلج کے کناروں پر جھنگ اور ملتان میں اعوان بڑے قبیلے کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔کالا باغ کے نوابان کا تذکرہ ہے جو قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے چیف تھے۔جیسا کہ گلوسری آف ٹرائبز کے تبصرہ میں ذکر کیا جاچکا ہے کہ ''اعوان قبیلہ'' کی صدیوں پرانی روایات کے مطابق وہ قطب شاہی اعوان ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں رہے واضح ہو کہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ قطب شاہ نہیں بل کہ قطب شاہی لشکر تھا جو عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے۔عون کی اولاد ہند آئی اور سلطنت غزنویہ سے منسلک رہی (بحوالہ نسب قریش عربی، تہذیب الانساب عربی، منتقلۃ الطالبیہ عربی، لباب الانساب عربی، تاریخ بیہقی فارسی، تاریخ محمودی فارسی و منبع الانساب فارسی وغیرہ) یعنی سالار ساہو غازیؒ، سالار قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی، سالار سیف الدین غازی اور سالار مسعود غازی وغیرہ سب قطب شاہی علوی اعوان تھے اور عبداللہ گولڑہ، محمد شاہ، مزمل علی کلگان، زمان علی کھوکھر اور چوہان وغیرہ سب قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ غزنوی کی اولاد سے تھے۔

ENCYCLOPEDIA OF RELIGON & ETHICS 1917 AD

Encyclopedia of Religion and Ethics Edited by James

Hastings with the assistance of John A. Selbie,M. A., D.D. and Louis H. Gray, M.A.,Ph.D. sometime in Indo-Iranian Languages in Columbia University, New York volume IX 1917 on page 600 given as follow:- Practically all the lists in the United Provinces and Bangal are headed by Ghazi Miyan, who has some pretensions to be regarded as a historical personage. His history is found in the Mirat-i-Masudi,of whcih an abstract has been given by J. Dowson(H. M. Elliot, Hist. of India, London, 1869, ii. 513ff.; cf.NINQ ii.109). Dowson calls the book a historical romance. In fact and fiction are freely migled, and the great actions and exploits of other men are appropriated, without scruple, to the hero of the tale. The conqueror, Mahmud of Ghazni(A.D.997 or 998-1030), it is said, learning of an attack by the Hindu infidels on a division of his forces,sent his nephew, Salar , in command of force to relieve them. After waging successful war upon the infidels, he was finally slain near Bahraich in Oudh(A.D.1034).On page 604 mentioned as:- A similar cult of a headless champion of the faith in that of the famous Ghazi Salar, or Ghazi Miyan, the historical Salar Masaud Ghazi, nephew of Mahmud of Ghazni who was killed in A.D.1033. His headless body is buried at Bahraich, and his shrine is a place of pilgrimage. He is worshipped in the Punjab principally in the south-west (cf.above P.600).

تبصرہ: کتاب ہذا ایم اے، پی ایچ ڈی کے حامل تحقیق دانوں کی نگرانی میں کولمبیا یونیورسٹی نیویارک امریکہ سے 1917ء میں شائع ہوئی۔اس میں مرات مسعودی کو بطور حوالہ پیش کیا خلاصہ یہ ہے کہ سالار مسعود غازی جو سلطان محمود غزنوی کے بھانجے ہیں 1033ء میں شہید ہوئے اور جسد خا کی برائچ میں دفن کیا گیا اس جگہ مزار ہے

جہاں زائرین حاضر ہوتے ہیں۔

GAZETTEER OF MULTAN 1923-24

گزیٹیئر ہذا میں کھوکھر کے عنوان سے درج ہے۔کھوکھر خود عموماً اپنا نسب ایک قطب شاہ نامی شخص سے جوڑتے ہیں جو محمود غزنوی کے ہمراہ غزنی سے سکیسر آیا اور اعوانوں کو بھی اسی کی اولاد بتایا جاتا ہے۔

تبصرہ: درست بات یہ ہے کہ قطب شاہی اعوان لشکر سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ ہندوستان آیا جو عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے تھے۔

GAZETTEER OF THE MONTGOMERY DISTRICT

Gazetteer of the Montgomery District mentioned on page 69:- They claim descent from Ali, the son-in-law of Muhammad [PBUH], and say they are called Awan because they were helpers(Awan) of Hussain[RA] in his struggle with Yazid.

تبصرہ: گزیٹیئر ہذا کے مطابق اعوان حضور نبی کریم ﷺ کے داماد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیوں کہ انہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مل کر یزید کے خلاف کاروائیاں کیں تھیں جس کی وجہ سے انہیں مددگار کہا جانے لگا۔خلاصہ یہ ہے کہ حضرت امام حسینؓ کے حکم پر ان کے سب ہی بھائیوں نے لبیک کی حضرت غازی عباس علم دار اور دیگر کربلا میں شہید ہو گئے حضرت محمد حنفیہؒ نے حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے بعد قاتلین حسینؓ سے بھرپور انتقام لیا اور حضرت محمد حنفیہؒ کے پوتے کا نام عون بن علی تھا جو عون قطب شاہ غازی کے نام سے بھی مشہور تھے ان کی اولاد دوسری صدی ہجری کی کتاب نسب قریش عربی وغیرہ میں ''بنی عون'' کہلائی اور جب ''بنی عون'' نے ہند ہجرت کی تو ہند میں ان کی اولاد ''بنی عون'' سے اعوان اور عون قطب شاہ غازی کی نسبت سے قطب شاہی علوی اعوان کہلائی۔

AN ARBIC HISTORY OF GUJRAT 1928 AD

An Arbic History of Gujrat (Indian Text Series) by Abdullah Muhammad bin Omar Al-Makki, Al-Asafi, Ulughkhani Edited from the unique and autograph copy in the Library of the Calcutta Madrasah by Sir E. Dension Ross, C.I.E. vol-III, London John Murray, Albemarle Street, Published for the Govt. of India 1928 on index page mentioned as :-"SALAR MASUD, one of Mahmud Sabuktagin's generals buried in Bahraich, his tomb visited by Muhammad Tughluq. p.870". On page 870 mentioned about Salar Masud Ghazi as:-

''ثم نھض من بنکر موالی بھرائج۔وزار سالار مسعود الشھید احد غزہ السلطان محمود سبکتگین۔''

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق سالار مسعود غازی محمود بن سبکتگین کی فوج کے سالار تھے بہرائچ میں دفن ہیں۔

MARTYRDOM IN ISLAM 1966

Martyrdom in Islam by David Cook, Publised by Cambridge University Press, New York in 1966 on page 77 mentioned as:- According to the legends developed by the Chishti Sufi order, Salar Mas'ud was a descendent of [Ali RA]and had noble status. He was educated by a famous scholar, Sayyid Ibrahim Bara Hazari, and although he fought in the wars of Mahmud of Ghazna, he was replied by the slaughter at Somnath. After it,Salar Masud is said to have gone to Ajmer, which serveral hundred years later became the home of the founder of the Sufi Chishti order Mu'inal-Din Chishti, and preached Islam in the region He then went on beyond Delhi to the region of Bahraich, where he attracted a large number of Sufis and warriors, and fought against the local Hindu rulers, During one of those battles in 1033(when he was just nineteen years old), he was killed."

تبصرہ: کتاب ہذا کیمرج یونیورسٹی پریس نیویارک سے شائع کی گئی خلاصہ یہ ہے کہ سالار مسعود غازی حضرت علیؓ کی اولاد سے تھے اور چشتیہ سلسلہ کو متعارف کروایا نیز سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ جہاد میں حصہ لیا۔ بہرائچ اتر پردیش میں مقامی ہندوؤں کے ساتھ جنگ میں 1033 ہجری میں 19 سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

SAMBHAL: A HISTORICAL SURVEY 1971 AD

Sambhal:A Historical Survey by M.I. Gupta, Published 1971 on page 9 mentioned about Salar Masud Gazi Qutub Shahi Alvi Awan as follow:- "Syed Masud Ghazi, son of Sultan Mehmud's sister, reached Sambhal with a large army via Multan, Meerut and Puranpur(Amroha) and fought a bloody battle in which thousands of soldiers on each side lost their lives. Finaly the Fort of Sambhal was stormed and Chauhan had to leave Sambhal through and underground route in order

to save his life."

تبصرہ: مندرجہ بالا عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ سالار مسعود غازی، سلطان محمود غزنوی کی بہن کے بیٹے تھے بہت بڑے لشکر کے ہمراہ براستہ ملتان، مریٹھ، پورن پور (امروہہ) کے علاقوں میں خون ریز جنگیں کیں دونوں جانب سے ہزاروں فوجی مارے گئے۔ آخرکار سنبھل کا راجہ چوہان اپنے جان بچا کر سنبھل سے فرار ہوا۔

PERSIAN LITERATURE VOL-1 PART-2 1972

Persian Literature A Bio-Bibliographical Survey Vol-1 part-2 by C. A. Storey published by LUZAC & COMPANY, LONDON on page no.1060 Sr.64 mentioned about Salar Masud Ghazi Qutab Shahi Alvi as:-"Qissah(Halat) i Salar Masud i Ghazi1 "a fiction of the wildest character"(Rieu), being one from of the legend of Salar Masud(cf.p.1006 supra):1In the B.M.MS.the title is given as Halat i Saiyaid Salar Masud Ghazi. The attribution of the title Saiyid to Salar Masud is perhaps due to a confusion with Saiyid Masud Ghazi, the founder of Ghazipur, who is said to have died in 767/1365-6.".

تبصرہ: کتاب ہذا لندن سے شائع ہوئی۔ جس میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ غازی پور کے بانی سیّد مسعود غازی تھے۔ راقم نے تذکرہ مشائخ غازی پور 2001ء کو کتاب ہذا میں شامل کرتے ہوئے یہ واضح کیا ہے کہ سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان جو کہ حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے تھے اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے 1034ء میں شہید ہوئے۔ جب کہ سیّد مسعود ترمذی از اولاد حضرت امام حسینؓ بادشاہ محمد بن تغلق کے عہد 1330ء کو غازی پور کے فاتح کی حیثیت سے آئے اور غازی پور کی بنیاد رکھی دونوں کے درمیان تقریباً 300 سال کا فرق ہے۔

UTTAR PRADESH DISTRICT GAZETTEERS

Uttar Pradesh Disitrict Gazetteers: Pratagarh (India) 1980 mentioned on page 328 about Malik Qutab Haidar Qutabshahi Alvi Awan as "There is another tomb in Chaukpparpur (Manikpur India) said to be that of Malik Qutab Haidar, a sardar of Saiyid Salar Masud."

تبصرہ: کتاب ہذا میں بھی سالار مسعود غازی کے چچا ملک قطب حیدر کے مزار چون کا پر پور مانک

پورا انڈیا کی نشان دہی کی گئی ہے کہ سالار مسعود غازی کے ایک سردار ملک قطب حیدر تھے۔

THE GOLARA FAMILY OF HAZARA 1985

The Golara Family of Hazara by Sabiha Shaheen (A thesis submitted to the University of Peshawar in partial fulfilment of the requirement for the Degree of Master of Arts in Pakistan Studies mentionbed about CONCLUSION on page 80 as :-" This thesis is an attempt at tracing the origin and history of the Golra family of the Awan tribe. The roots of the family have been traced back to the Arabs and it has been established that it is in the direct line of descent from Muhammad Ibn-al-Hanfiya bin Hazrat Ali.

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق قطب شاہی اعوان میر قطب حیدر شاہ کی اولاد سے ہیں جن کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ علاوہ ازیں قاضیان (گولڑہ اعوان) سکندر پور ہری پور، گولڑہ نوکوٹ، ایبٹ آباد، گولڑہ مانسہرہ و گردونواح، نوکوٹ، پکھل و یلی کے گولڑہ قطب شاہی علوی اعوان خاندان کے شجرات اور مفصل حالات درج ہیں۔ محترمہ صبیحہ شاہین صاحبہ نے درجنوں کتب کے حوالے سے یہ ثابت کیا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے اور یہی صدیوں پرانی روایات ہیں اور انساب کی قدیم کتب سے بھی تصدیق ہوتا ہے۔

ENCYCLOPEDIA OF INDIAN LITERATURE 1987 AD

Encyclopedia of Indian Literature by Amaresh Datta printed by Sahitya Akademi, 1987 on page 544 mentioned about Biography of Salar Masud Ghazi as under:- Aza Nama-e-Masood(1976) is the biography of Syed Salar Masood Ghazi written by Inayat Hussain.

تبصرہ: کتاب ہذا میں سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کی سوانح عمری کا تذکرہ ہے۔

CRIMINAL GODS & DEMON DEVOTEES 1989

Criminal Gods and Demon Devotees Essays on the Guardians of Popular Hinduism Edited by Alf Hiltebeitel Published by State University of New York Press, Albany 1989 on page 255 mentioned about Salar Masud Ghazi Qutab Shahi Alvi Awan

as follows:- The most prominent figure associated with the Panchon Pir in the Uttar Pradesh/Bihar/Bangal area is Ghazi Miya(gazi miya) said to be Salar Mas'ud, the nephew of Mahmud of Ghazni. Legend hasit that the hero became a martyr at the young age of nineteen when he "led an expedition into Oudh and was killed in battle at Bahraich in A.D.1034."7 There is evidence in the late 13th and early 14th centuries of the great popularity of the legends of Salar Mas'ud, and the repaid growth of the cult centered at his tomb in Bahraich, in what is now Uttar Pradesh. The next several centuries witnessed the expansion of the institutions surrounding the hero. In the late 19th and early 20th centuries, eyewitness reports of Europeans portray the tomb of Ghazi Miya[Salar Masud Ghazi] at Bahraich as a major pilgrimage center with an annual fair which drew 50,000 to 100,000 pilgrims-both Hindu and Muslim-from all over India. Replicas of the Bahraich tomb were to be found in other North Indian cities and towns, serving as localized centers of the cult. In addition to the pilgrimage and tomb-centered worship which continues to this day,the Panchon Pir are worshiped in the homes of low caste Hindus as family deities. Writers have described the household shrines from the Panjab to Bangal as consisting of (1) a small, earthen mound topped by a spear, trident, or hand-shaped price of iron, (2) five wooden pegs, or (3) replicas of Muslims graves or tombs. Daily, weekly and annual worship is performed in the usual manner for household deities, often assisted by a Muslim Dafali,the hereditary priest of Ghazi Miya[Salar Masud Ghazi Qutabshahi Alvi Awan]. Although the influence of the Arya Samaj and corresponding Muslim fundamentalist movements have brought about a decline in

the whorship of Ghazi Miya, certain Hindu castes (most conspicuously the Dopms in Banaras) continue to attend the local and Bahraich tombs of Muslim martyrs and saints-whether or not they are included in the Panchon Pir-remains a visible phenomenon.

تبصرہ: کتاب ہذا اسٹیٹ یونیورسٹی نیویارک پریس نے شائع کی۔مندرجہ بالا اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ اترپردیش وغیرہ کے علاقوں میں سالا مسعود غازی، غازی میاں کے نام سے جانے جاتے ہیں جو سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور اودھ کے معرکہ میں 1034ء میں شہید ہوئے۔سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا مزار بہت بڑا مرکز ہے جہاں ہر سال عرس کے موقع پر ایک لاکھ تک ہندو اور مسلمان زائرین کا اجتماع ہوتا ہے جو زیارت کے لیے آتے ہیں۔

SUFI HEIRS OF THE PROPHET 1998 AD

Sufi Heirs of the Prophet , The Indian Naqshbandiyya and the Rise of the Mediating Sufi Shaykh by Arthur F. Buehler, Studies in Comparative Religion, Frederick M. Denny, Series Editor published in Columbia, University of South Carolina press 1998 on page 203 mentioned about Salar Masud Ghazi as follow:- The Dargah of Sayyad Salar Masud Ghazi in Bahrich Legend , Tradation & Reality"

تبصرہ: کتاب ہذا کولمبیا یونیورسٹی نیویارک پریس سے شائع کی گئی جس میں سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کی درگاہ واقع بہرائچ انڈیا کے قابل ذکر ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔

ENCYELOPAEDIA OF INDIAN WOMEN 2003 AD

Encyelopaedia of Indian Women through the ages vol-2 by Simmi Jain published in 2003 Delhi India on page 238 about Salar Masud Ghazi mentioned as follow:- A great victor, Salar Masud Ghazi, son of the sister of Mahmud Ghaznavi, was the commander -in- Chief of latter's soldiers. He visited India one or two years before Mahmud Ghaznavi's death and stationing at Satrakh, fought many battles with Hindu kings but finally, he died during fighting and was buried in Bahraich (in the 'sube' of

Oudh), a large town on the banks of the revier Sarju. On Page 360 mentioned as:- After the death of Salar Masud Ghazi, his soldiers were scattered in different parts of India and fought against Rajas. The places where they fought battles and died, are called 'Ganj-i-Shahidan'. In memory of these soldiers fairs have been held every year in different parts of India, as Kara Manakpur, Ghazipur, Siwan(Bihar), Maner. The fairs known as "Ghazi Miyan ka Mela," were attended by men, women, and children with great enthusiasm and delight.

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق عظیم فاتح سالار مسعود غازی، سلطان محمود غزنوی کی بہن کے بیٹے اور سپہ سالار تھے آپؒ نے اپنے قطب شاہی علوی اعوان لشکر کے ہمراہ ہندو راجاؤں سے بہت سی جنگیں کیں اور بہت سے علاقے فتح کیے آپؒ کی جائے شہادت کو گنج شہیداں کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ہر سال آپؒ کے لشکر کی یاد میں میلہ لگتا ہے جس میں بھارت کے مختلف علاقوں کڑا، مانک پور، غازی پور، سوہان (بہر) مانر وغیرہ سے لوگ شرکت کرتے ہیں یہ میلہ غازی میاں کے نام سے معروف ہے۔

THE KINGDOM OF AWADH 2003

The Kingdom of Awadh, Its History, Polity and Administration, A Mittal Pulication by S. N. Singh 2003 on page 22 mentioned about Salar Masud Ghazi(Qutabshahi Alvi Awan) as under:-" It is said that with one boot in history and one in myth, Syed Salar Masud Ghazi's tomb in Bahraich, in northeast Awadh is a famed pilgrimage site for both Hindus and Muslims. Ghazi Baba's stature equals that a Hercules or other such figures of Western and Semitic lands.11 Ghazi Baba's ambivalent position as conqueror and a saint, someone who subdued the indigenous population yet won them over with devotion and heroism, is typical of Awadh."

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا مقبرہ اودھ کے شمالی مشرقی سمت بہرائچ بھارت میں مرجع خلائق ہے۔

SUFIS: CLASSICS-I 2006

SUFIS: CLASSICS-I by Hamid Afaq Qureshi, published by New Royal Book Co.Luckow, India in 2006 mentioned on page 43-44 about Sayyed Salar Masud Ghazi kja Tarikhi Aastana: Ek Purani Kitab ki Roshni main as:-The genealogy of Sayyad Salar, in which the genealogical descent has been depicted by making a tree. It merges with Hazrat Muhammad b Hanfiya by Hazrat Ali Muruza Karam Allah Wajho through 12 descents.

تبصرہ: صوفی کلاسک میں سالار مسعود غازی کے احوال میں بحث کی گئی ہے ۔موصوف کے مطابق سالار مسعود غازی سید نہیں تھے ۔سید حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کی اولاد ہے جب کہ سالار مسعود غازی عون بن علی بن محمد الحنفیہؒ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔صوفی کلاسک کے مولف خیال ظاہر کرتے ہیں کہ سالار مسعود غازی کے لشکر کو ترکان بہادر کہا گیا ہے ۔خواجہ احمد یسوی پیر ترکستان اور خواجہ شمس الدین ترک دونوں حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کی اولاد سے تھے بوجہ سکونت ترک کہلائی۔جیسے ہم ہندوستان سے تشریف لانے والوں کو ہندوستانی کہتے ہیں۔کشمیر کے باشندوں کو کشمیر اور پنجاب کے باشندوں کو پنجابی خواہ ان کا تعلق کسی بھی قبیلہ سے۔خلاصہ یہ ہے کہ بنی عون،عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ منبع الانساب فارسی 830 ہجری کے مطابق عبدالمنان کا پورا نام علی عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی ہے اور علی عبدالمنان کے فرزند عون عرف قطب شاہ غازی جن کا لقب بطل غازی ہے ان کے فرزند محمد آصف غازی تھے۔یعنی سالار مسعود غازی،عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد سے تھے۔

Foundation of the Composite Culture in India 2007

The Foundation of the Composite Culture in India by Malik Mohamed published by Aakar Books Dehi in 2007 on page 341 mentioned as under:-"The cult which has grown up around Salar Masud or Ghazi Miyan gives evidence not only of a process of Islamisation having taken place among the North Indian lower casts and of the existence of an Islamic folk religion, but also of the continuity of pre-Islamic and Hindu influences.The central festival which draws between 50,000 and 100,000 devotees from all parts of Northern India takes place on the first Sunday in the month of Jeth".

تبصرہ: خلاصہ یہ ہے کہ سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تہوار ہر سال جیٹھ کے پہلے اتوار کو منعقد ہوتا ہے جس میں پچاس ہزار سے ایک لاکھ تک زائرین ہندو و مسلمان شرکت کرتے ہیں۔

ORIGINS & HISTORY OF JATS & OTHER TRIBES OF INDIA

Origins and History of Jats and other Allied Nomadic Tribes of India **2008** by B.S.Najjar, published by ATLANTIC Publishers & Distributors (P) Ltd opp Rajouri Garden, New Delhi on page 324 mentioned about **"THE AWANS"** as:- The History of the Awan tribe is given in the Gazetteers of the Shahpur and Jhelum districts and in Griffin's Punjab Chiefs. Although Awans are in these districts numerically and administratively important there is no Awankari or purely Awan tract such as exists in the adjoining districts of Jhelum and Attock.

تبصرہ: کتاب ہذا میں اعوان قبیلہ سے متعلق تحریر ہے کہ شاہ پور، جہلم اعوان کاری اور اٹک میں آباد ہیں۔

PARTISANS OF ALLAH JIHAD IN SOUTH ASIA 2008

Partisans of Allah Jihad in South Asia by Ayesha Jalal, Printed in the United States of America(Library of Congress) on page 325 sr.no.34 writes as:-The most famous warrior saint is Sayyid Salar Masud Ghazi, who lived during the Ghaznavid period; he is said to have conquered areas east and west of Awadh and was killed in a battle in Bahraich.

تبصرہ: کتاب ہذا امریکہ سے شائع ہوئی کے مطابق بھی معروف صوفی بزرگ سید سالار مسعود غازی جو غزنوی دور میں ہندوستان آئے انہوں نے اودھ میں بہرائچ کے مقام پر جام شہادت نوش کیا۔

MARTIAL RACES OF UNDIVIDED INDIA 2009 AD

Martial Races of Undivided India by Vidya Prakash Tyagi, Published in 2009 in India by Kalpaz Publications Delhi on page 197 to 201 at serial no.11 mentioned about Awans in detailed from which few paragraphs given below as :- Awan,a

community of Arab ancestry, living predominatly in Zamindar western and central parts of Punjab,Pakistan.The Awans the subscribe to the belief that they are the descendents of fourth Caliph, Ali (though the bulld of those belonging to community are not Shias), and as such, a number adopt the title, Alvi - particularly those who migrated from East Punjab to Pakistan - although not all of those who refer to themselves as Alvi's are Awans. Origin & History : Most Awans maintain that they are descended from an individual named Qutab Shah, a ruler of Herat and a general in the army of Mahmud of Ghazni, who himself was a Hashemite descendent of the Prophet Muhammad's cousin and son-in-law, Ali (but by a wife other than the Prophet's daughter, Fatimah). It is asserted that Qutb Shah and six of his sons accompanied and assisted Mahmud in his early eleventh century conquests of what today from parts of Afghanistan, Pakistan and Northern India. It is claimed that in recognition of their services and valour, Mahmud bestowed upon Qutab Shah and his sons (who, as per traditions, settled primarily in the Salt Range) the title of Awan, standing for "helper". History holds that Qutab Shah and his sons married local women who converted to Islam from Hinduism. Qutab Shah's sons are said to have settled different areas of the Punjab and to a lesser extent , what now Gauhar constitutes parts of the North West Frontier Province; Shah or Gorrara, settled near Sakesar, Kalan Shah or Kalgan, settled in Kalabagh, Chauhan colonized the hills close to the Indus, Mohammad Shah or Khokhar, settled by the Chenab,and Tori and Jhajh settled in Tirah. On page 200 also show Awan population in the table below :-

Area	Populations
Punjab	2,807,000
North West Frontier(KPK)	1,616,000
Sindh	52,000
Balochistan	15,000
India	150,000
Source:	Joshua Project, 2008
Kashmir(Approx)	(Source Karim) 110,000
Populations of Awans (Paksitan, India & Kashmir)	4,750,000

تبصرہ: کتاب میں اعوان قبیلہ کے حوالے سے جو تاریخ درج کی ہے اس کے مطابق اعوان چوتھے خلیفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد سے ہیں اور اس قطب شاہ کی اولاد ہیں جو حاکم ہرات رہا اور سلطان محمود غزنوی کی فوج کا سالار تھا قطب شاہ اور ان کے بیٹوں نے مقامی ہندو عورتوں کو مسلمان کر کے ان سے شادیاں کیں۔قطب شاہ کے بیٹوں میں سے گوہر شاہ یا گورار سکیسر کے قریب آباد ہوا، کلان شاہ یا کلغان کالاباغ میں قیام پذیر ہوا، چوہان وادی سندھ کی پہاڑیوں میں اور محمد شاہ اور کھوکھر چناب کے ساتھ آباد ہوئے طوری و جاجی تیرہ میں آباد ہوئے۔مزید یہ کے جدول میں اعوانوں کی آبادی کا پھیلاؤ دکھایا گیا ہے۔کشمیر میں اعوانوں کی آبادی کا اوسط راقم مولف نے ایک لاکھ دس ہزار لکھا ہے۔اس طرح ہندوستان و پاکستان بشمول کشمیر قطب شاہی اعوانوں کی آبادی کا اوسط تخمینہ 2008ء تک تقریباً 4,750,000 بنتا ہے۔آبادی کروڑوں میں ہونا درست نہیں ہے۔

BANARAS MAKING OF INDIA'S HERITAGE CITY 2009

Banaras Making of India's heritage city by Rana P.B.Singh published from Newcastle UK 2009 on page 319 mentioned about The Ghazi-miyan ka Mela as under:- "The Ghazi-miyan ka Mela ("the fair of Ghazi-miyan") is a Muslim festival, but celebrated on the first Sunday of the Hindu month of Jyeatha near the replica-tomb of Syed Salar Masud Ghazi,known as Ghazi-miyan,ajdacent to the Bakaria Kund near the City Railway Station. He was the nephew of Mahmud of Ghaznavi, who invaded and plundered most of the important cities of north India during early 11th century Ghazi Miyan came with him as young soldier, and in1033 was killed by the joint armies

of Kalchuri King Gangeya Deva of Central India and King Sunaladeva of Bahraich."

تبصرہ: کتاب ہذاانگلستان سے شائع ہوئی جس کے مطابق سالار مسعود غازی کا میلہ مسلمانوں کے تہوار کے طور پر بنایا جاتا ہے یہ میلہ جیٹھ کے پہلے اتوار کو منعقد ہوتا ہے جس میں ہندواور مسلمان دونوں شرکت کرتے ہیں سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے آپؒ 1033ء میں ہندوراجاؤں کی مشترکہ فوج سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے

BADRI NARAYAN FASCINATING HINDUTVA 2009

Badri Narayan Fascinating Hindutva Saffron Politics and Dalit Mobilisation by Badri Narayan published in 2009 by Sage Publications India Pvt Ltd New Delhi on page 84 mentioned about Salar Masud Ghazi Qutabshahi Alvi Awan in details few lines given here for reference:- Ghazi Mian, whose actual name was Salar Masood and who was the nephew of Mahmood Ghaznavi.

تبصرہ: کتاب ہذاکے مطابق غازی میاں کا اصل نام سالار مسعود تھا جو سلطان محمود غزنوی کے بھانجا ہیں

STAGES OF LIFE 2011

Stages of Life Idian Theatre Autobiographics by Kathryn Hansen published by Anthem Press London UK 2011 on page 285 mentioned as fellows:- "Both communities, Hindus and Muslims, participate in it. The area has a temple dedicated to Chandi Devi as well as Saint's tomb. The saint's death anniversary and the goddess's festival occur at the same time. The temple is dedicated to Nauchandi, a manifestation of the goddess Chandi, and the Shrine is that of the Muslim saint Bala Mian, aka Syed Salar Masood Ghazi.

تبصرہ: کتاب ہذالندن سے شائع ہوئی۔اس میں درج ہے کہمعروف صوفی بزرگ سالار مسعود غازی کے مزار پر ہر سال میلہ لگتا ہے۔

THE MILLENNIAL SOVEREIGN 2012

The Millennial Sovereign by A Azfar Moin Published by Columbia University Press, New York 2012 on page 106

mentioned about Syed Salar Masud Ghazi(Qutabshahi Alvi Awan) few lines given here for your kind ready reference as under:- A vivid example in this regard is that of a legendary Muslim saint Sayyid Salar Mas'ud Ghazi, the epitome of popular sainthood in northern India. The fact that Salar Ghazi was a figment of collective imagination was no impediment either to the popularity of his shrine, which has existed at least since the fourteenth century, when Ibn Battuta visited the place and found it too crowded for comfort, or to his fame as a spiritually gifted nephew and warrior of the first Turkish conqueror of India. Mahmud of Ghazna(d.1026). This imaginary warrior saint became so famous that the elite hagiographic Sufi tradition later adopted him as a bonafide saint and gave him a proper lineage and history in a text called Mirat-iMas'udi(The Mirror of Mas'ud, c.1611). Indeed, as the first saintly conqueror of Hindustan,Salar Ghazi's personality was cast in a messianic image in this Persian-language hagiography, which compared his visage and attributes to that of Jesus. However, as Shahid Amin has shown, the bardic traditions surrounding Salar Ghazi portrayed him in a manner a great deal more concreate and complex. "While acknowledging his role as a founding Muslim warrior and conqueror, the bards also assigned to him the qualities of a local Indic hero, of a good descended to earth. In this popular version, the Muslim saint fights on the side of good and dies the death of an Indic epic warrior in battle as a virgin on his wedding day. Salar Ghazi embraces martyrdom, according".

تبصرہ: کتاب ہذاکولمبیا یونیورسٹی پریس نیویارک امریکہ سے شائع ہوئی ۔خلاصہ یہ ہے کہ سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان محمود غزنوی کے ساتھ 1026ء میں ہندوستان آئے آپؒ کا شجرہ نسب مرات مسعودی میں درج ہے۔

HADRAT SULTAN BAHOO 2013 AD

Proceedings of the Seminar Intellectual Dimensions of HADRAT SULTAN BAHOO held on May 7, 2013 compiled by : Sahibzada Sultan Ahmed Ali, published by MUSLIM Institute Islamabad-London mentioned on page 1 as:-"During the reign of Indian Mughal Emperor Shah Jahan, in 1629 a son was born to the pious and righteous castellan of Shorkot, Sheikh Hafez Bazaid Muhammad(RA) known as Awan. The boy was named as Bahoo - following his mother's (Bibi Rasti RA) spiritual revelation through drem-whom the world currently knows with the title of Sultan-ul-Arifeen(King of the Gnostics) and the name of Hadrat Sultan Bahoo(RA).

تبصرہ: مندرجہ بالا اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سے تھا۔ انساب کی کتب سے یہ تصدیق ہوتا ہے کہ اعوان قبیلہ ''عون بن علیؓ'' کی نسبت سے پہلے بنی عون، بنی عون سے اعوان اور عون بن علی کے عرف قطب شاہ کی وجہ سے قطب شاہی کہلایا۔

PILGRIMS & PILGRIMAGES AS PEACEMAKERS 2013

Pilgrims and Pilgrimages as Peacemakers in Christianity, Judaism and Islam Edited by ANTON M. PAZOS, Institute first pulished 2013 by Ashgate Publishing & Published 216 by Routledge, New York USA on page no. 156 mentioned about saints as follow:-Mir Mah lived the tomb of the warrior-saint (ghazi) Salar Masud in Bahraich, in an eonvironment saturated with the symbolism of holy war and martyrdom. "He narrates that once a Hindu army raided Bahraich, killing serveral Sufis in the hospice and wounding Mir Mah himself. It is noted that, "The Hindu-Muslim cult of Ghazi Miyan[Salar Masud Ghazi) merely confirm that Islamic proselytism has succeed through a judicious blend of violent imposition of symbolic(architectural) structures and syncretising accommodation that operates on the common ground occupied by both religions".

تبصرہ: کتاب ہذا نیویارک امریکہ سے شائع ہوئی جس میں سالار مسعود غازی کا تذکرہ ہے۔

THE MIRACLE OF THE HOLY QURAN 2015

Gabriel,s Extinguishing the Atomic Hell Series, The Mircacle of the Holy Quran Predicts, Characterizes, and Averts the Atomic Hell Book 1 by Yousaf Gabrile 1980, Edited by Khalid Malik, published by Balboa Press, A Division of Hay House, 1663 Liberty Drive, Bloomington IN47403 USA 2015 mentioned on page 637 Family Tree of the Author as:- "Muhammad Yousus("Allama Muhammad YOUSUF GABRIELL") Son of Muhammnad Khan son of Fath Khan s/o Ghaibah son of Malik Allah Yar s/o Aalim Sher("Malik Sher") son of Malik Azam s/o Durya s/o Najab(Tayyab) son of Muhammadi s/o Kamal Din s/o Baaboo s/o Bhai s/o Mauroosi s/o Ipeeloo s/o Haji s/o Khhilchi s/o Jhaam s/o Naddhaa s/o Gondal s/o Rabbee s/o Deenoo s/o Jogee s/o Dayyou s/o Trikh-hoo s/o Muddhoo s/o Toor s/o Buddhoo s/o Gauhar Shah(Gor-raa) s/o Meer Qutab Haider("Qutab Shah") s/o Atta-Ullah Ghazi s/o Shah Tahir Ghazi s/o Shah Tayyub Ghazi s/o Shah Muhammad Ghazi s/o Shah Umar Ghazi(Ali) s/o Syed Malik Asif Ghazi s/o Shah Battal Ghazi(Aon Qutab Shah Ghazi) s/o Shah(Ali) Abdul Manan Ghazi s/o Abul-Qasim Muhammad Hanfia s/o Hazrat Ali Ibn Abu Taalib s/o Abdul Mutlib"

تبصرہ: حضرت علامہ یوسف جبریلؒ ساکن کھبیکی وادی سون سکیسر کی تالیف ہے امریکہ سے شائع ہوئی۔ جس میں مولف کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک درج ہے۔

MONTHLY AL-AWAN ISLAMABAD SEPTEMBER 2017

Monthly Al-Awan Islamabad,Vol-I, serial no.2,September 2017 on page 8 mentioned about History of Awan Tribe by Tariq Bin Abdur Razzaq Awan as:-"The Awan claim to Arab ancestry. According to Rose not only are the Awans of Arabian origin, he also accepted that they are indeed the descendants of Qutab Shah. Tracing their lineage to Ali RA, in Rose's view, the Awans were Alvi Syeds who assisted Subktageen in his Indian

adventure, for which he bestowed the title of Awan on them, meaaning "assistant". The majority of his descendants came to refer themselves as Qutab Shahi Awan (and most Awans are able to trace their family trees to Qutab Shah). A number of Awan villages are exist next to Lahore along the Indo-Pak border where many Awans settled after migrating from East Punjab in 1947 following partion. Many Awans from East Punjab also migrated to and settled in Faisalabald. Many Awans, primarily from East Punjab, prefer writing Alvi or Alavis with their name to pronounce their ancestry from Ali ibn Talib, the son in law of the Prophet[PBUH]. Tracts in regions such as Attock, Jhelum, Sargodha and Mianwali so heavily populated by Awans that they long been referred to as "Awankari". Pre-Partition, an Awankari existed in Jalandhar and in Awan Bara in Hoshiarpur. Though these areas are their ancestral homelands and many own farms and other property there. Numerous Awans live in the major cities of Pakistan such as Lahore, (where a section of the Awan tribe has established a settlement, aptly named Awan Town), Islamabad[Rawalpindi] and Karachi. The Awan treibe is also to be found in great numbers in the Khgyber Pakhtoonkha Proovince, Particularly in Hazara Division, Peshawer valley and the districts of Nowshera, Kohat, Abbottabad, Haripur, Manshera[Sajawl Shrif] Bannu and Swat. A smaller portion of the tribe resides in Azad Kashmir[Awan Patti, Singola and three Divisions Muzaffarabad, Poonch & Mirpur) and to a lesser extent also present in the Pakistani provinces of Sindh and Balochistan. In addition, Awans also be found in Afghanistan and some parts of India.

تبصرہ: تنظیم الاعوان پاکستان کے زیرِاہتمام شائع ہونے والے اس رسالہ میں مضمون نگار نے مختلف مصنفین کے حوالے سے یہ واضح کیا کہ اعوان عربی النسل اور حضرت علی کی اولاد سے جو قطب شاہ تھے اس کی اولاد ہیں۔ جس نے سبکتگین کی مدد کی تھی۔ انساب کی قدیم کتب سے یہ تصدیق ہوتا ہے کہ بنی عون سے اعوان

اور اعوان سے قطب شاہی علوی اعوان کہلائے اور عون قطب شاہ بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہونا تصدیق ہوتا ہے۔

HISTORY OF MEWAT 2017 AD

History of Mewat by Dr.Aijaz Ahmad published by Alina Books Delhi (India)2017 on page 85 sr.22 mentioned about Syed Salar Masood Ghgazi as :- "Syed Salar Masood was the son of Satar Ma,ali the sister of Mahmud Ghaznavi. His father Sahu bin Ataullah Ghazi was the governor of Ajmair. Salar was born in 405 Hijri. in Ajmer. He fought many battles with Indian Rajas of Delhi, Kannauj, Kara, Manakpur etc. According to the local traditions he owned 989 forts. He was also reputed Sufi saint. His tomb is in Bahraich(U.P.India) where both the Hindus and Muslims comes to pay him respects. In Mewat area also he is loved and respected even today".

تبصرہ: مندرجہ بالا پراگراف سے یہ تصدیق ہوا کہ سالار مسعود غازی، ستر معلیٰ کے فرزند تھے جو سلطان محمود غزنوی کی بہن تھیں سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کے والد سالار ساہو بن عطا اللہ غازی اجمیر کے گورنر تھے۔ سالار مسعود غازی 405 ہجری میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے دہلی، کنوج، کڑا، مانک پور وغیرہ کے ہندو راجاؤں سے بہت سی جنگیں لڑیں مقامی روایات کی تصدیق کے مطابق 989 قلعے فتح کیے آپؒ معروف صوفی بزرگ گزرے ہیں آپؒ کا مزار بہرائچ بھارت میں مرجع خلائق ہے جہاں ہندو اور مسلمان زیارت کے لیے آتے ہیں اور اہل میوات آج تک قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

IT'S NOT JUST ACADEMIC! 2018

It's Not Just Academic! Essays on Sufism and Islamic Studites by Carl W. Ernst First published in 2018 by SAGE Publication Inc. California, USA mentioned about Salar Masud Ghazi as:- "Saint Worship in Indian Islam: The legend of the Martyr Salar Masud Ghazi Ritual and Religion among Muslims in India, Imtiaz Ahmed (Delhi: Manohar,1981), pp.143-61.The festival of Salar Mas'ud is celebrated according to to Hindu solar-lunar calendar, unlike the Sufi death anniversaries discussed below, which follow the Islamic lunar calendar. The participation of both Muslims and non-Muslims in such festivals suggests that

widely differing interpretations of this ceremony coexist at same time".

تبصرہ: کتاب ہذا بھی کیلیفورنیا امریکہ سے شائع ہوئی کے مطابق صوفی بزرگ سالار مسعود غازی کی برسی ہر سال بنائی جاتی ہے جس میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں بھرپور شرکت کرتے ہیں۔

DASTAN-E-AWADH 2018

Dastan-e-Awadh A Momentous Journey from Faizabad to Lucknow by Rakesh Bhasin, Published by Chennai India 2018 mentioned about Salar Masud Ghazi as under:-"In Bahraich, Asaf-ud-Daula first paid obeisance at the tomb of the celebrated saint Ghazi Sayyed Salar Masud. Sayyed Salar Masud Ghazi was the nephew of Sultan Mahmud Ghaznavi. He was merely eleven years old when he took part in invasion of Somnath Temple by his uncle. While Mahmud Ghaznavi returned to Ghazni, Masud stayed back for propagation of Islam.(Tomb was built by Firoz Shah Tughlaq, one of Saint Salar Masud's great admirer and devotee).

تبصرہ: سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے سلطان محمود غزنوی غزنی چلے گئے تھے اور سالار مسعود غازی اشاعت اسلام کے لیے ہندوستان میں ہی رہی۔

POPULR RELIGION & FOLK-LOVE OF NORTHERN INDIA

Popular Religion and Folk-Love of Northern India Vol-I by W.Crooke Place of Publication: Frankfurt am Main, Germany on 2018 AD on page 262 described about Ghazi Miyan(Salar Masud Ghazi Qutub Shahi Alvi Awan) mentioned as:- The whole worship centres round Ghazi Miyan. His real name was Sayyid Salar Masaud, and he was nephew of Sultain Mayhmud of Ghazni. He was born in 1015 A.D., was leader of one of the early invasions of Oudh, and is claimed as one of the first martyrs of Islam in India. He was killed in battle with Hindu of Bahraich in 1034 A.D. Close to the battle-field was a tank with an image of the sun on its banks,a shrine sacred in the eyes of all Hindus. Masaud, whenever he passed it, was want to say that he wished to have this spot for a dwelling -

place,and whould, if it so pleased God, through the power of the spirtual sun,destroy the worship of the material. He was, it is said, buried by some of his followers in the place which he had chosen for his resting-place, and tradition avers that this head rests on the image of the sun, the worship of whcih he had given his life to destroy.

تبصرہ: کتاب ہذا میں درج مندرجات کا خلاصہ یہ ہے کہ غازی میاں کا اصل نام سید سالار مسعود تھا 1015ء میں پیدا ہوئے ۔سب سے پہلے اودھ پر قبضہ آپ ہی نے کیا تھا کہا جاتا ہے کہ آپؒ اولین شہدائے اسلام بھارت ہیں آپؒ بہرائچ کی جنگ میں 1034ء کو شہید ہوئے

ERRORLESS UPPSC 2010-19

Errorless UPPSC General Studies Prelim 2011 solved papers published by disha publication on page 34 sr.no.148 mentioned as :- (a) Sayyed Salar festival is celebrated in Bahraich every year. Hindus and Muslims celebrate this festival together at the tomb of Sayyed Salar. Ghazi Salar Masud or Ghazi Miyan was a semi-legendary Muslim figure from India. By 12th century, he had become reputed as a warrior, and his tomb (Dargah) is at Bahraich, Uttar Pradesh, India, which is now a place of pilgrimage.

تبصرہ: کتاب ہذا میں درج ہے کہ سید سالار مسعود غازی کا میلہ ہر سال بہرائچ میں ہوتا ہے۔

HdO ISLAM IN SOUTH ASIA 2020 AD

HdO Islam in South Asia by Jamal Malik Boston,2020 AD on page 315 mentioned about Salar Masud Ghazi as:- This naturally led to objections from waqifs, as in the case of the "management of the Saiyid Salar Endowment in Bahraich". These discussions lingered on until 1914.Furthermore, emphasis was to be placed on the public welfare aspect of awaqaf which became a proven device for abandoning the category of family endowments- awqaf ahli." U.P.State Archives, Managar, Lucknow, Govt. of U.P., General Administration Dept-1893. File No.360C; 77/ogir; January

1913. A Proceeding Nos.113-117"Saiyid Salar Endowment, Bahraich". On Sayyid Salar Masud (d.1034) and his shrine, see M. Garcin de Tassy: The Legend of the Martyr Salar Masud Ghazi, in: I- Ahmad(ed.): Ritual and Religon among Muslims of the sub-continent, Lahore1985" PP.143-161; also Tahir Mehmud: "The Dargha of Sayyid Salar Masud in Bahraich: Legend. Tradition and Reality" ; and I.H Siddiqui:"A Note on the Dargah of Salar Masud in Bahraich in Light of the Standard Historical Sources", Inc Troll(ed.): Muslim Shrines in India, pp.24-43-44-49: Shahid Amin: Conquest and Community. The Afterlife of Warrior Saint Ghazi Miyan.Chicago2016.

تبصرہ: کتاب ہذا 1893ء، 1913ء 1914ء کی کتب کے حوالے سے درج ہے کہ سالار مسعود غازی 1034ء میں شہید ہوئے اوران کا مزار بہرائچ بھارت میں ہے۔

DECEPTIVE MAJORITY DETAILS 2021

Deceptive Majority Details, Hinduism, and Underground Religion by Joel Lee printed by CAMBRIDGE UNIVERSITY PRESS UK 2021 on page 57 regarding Salar Masud Gazi(Alvi Awan) as :- Ghazi Miyan, that is, Sayyid Salar Masud, the eleventh century Ghaznavid prince buried at Bahraich in UP.

تبصرہ: کتاب ہذا کیمرج یونیورسٹی برطانیہ سے شائع ہوئی جس کے مطابق سالار مسعود غازی گیارہویں صدی عیسوی کے غزنوی شہزادوں میں سے تھے جو بہرائچ اتر پردیش بھارت میں دفن ہیں۔

THE ENCYCLOPEDIA OF ISLAM NEW EDITION

The Encyclopedia of Islam New Edition Vol-vi, by E.J. Brill Leiden Edited by C.E. Bosworth, E. van Donzel, W.P. Heinrichs and CH. Pellat, London on page No.783 mentioned about Salar Masud Ghazi as under:- "MASUD", SAYYID SALAR, called GHAZI MIYAN, a legendary hero and martyr of the original Muslim expansion into the Gangetic plain of India. He is alleged to have been the son of a sister of Sultan Mahmud of Ghazna[q.v.], to have been born at Ajmair[q.v.] in

405/1014, and to have been killed in battle against Hindu idlaters, aged 19, in 424/1033. His tomb is on a pre-Muslim sacred site in Bahraich, in sub-Himalayan plain of northern Uttar Pradesh, and in the centre of a widespread cult. The Hero-cult was well-established by the bigning of the 8th/14th century,and is succinctly described by Ibn Battuta. The Sultan Muhammad b. Tughluk and Firuz Shah Tughluk visited the tomb. The procession of the hero's size ("lance". a tall fltted pole) was prohibited b Sultan Sikandar Lodid(d.923/1517) but remains a highlight of the annual festival.

تبصرہ: کتاب ہذا کے مطابق بھی سالار مسعود غازی 424ھ بہ مطابق 1033ء ہندوؤں سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے ابن بطوطہ کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔

LIFE AND MISSION OF MOULANA MUHAMMAD ILYAS

Life and Mission of Moulana Muhammad Ilyas on page 26 about Syed Salar Masud Ghazi writes as:- "In Shab-i-Barat, the banner of Syed Salar Masud Ghazi is worshipped in all Meo villages."

تبصرہ: مندرجہ بالا اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ شب برات کے موقع پر میو کے سب گاؤں میں سالار مسعود غازی کے بینرز لہرائے جاتے ہیں۔

UNIVERSAL'S GUIDE TO ALL INDIA BAR EXAMINATION

Universal's Guide to All India Bar Examination on page 1230 mentioned about Dargah of Salar Masud Ghazi as :-In some cases, the courts have amply explained the nature of dargahs, Mujawars and Khaddams claim right to act as caretakers at the darghas, some of the famous darghas in the country are those of Khawaja Moinuddin Chishti (AJmair), Haji Waris Ali Shah(Dewa, Barabanki), Syed Salar Masood Ghazi (Bahraich), Nizamuddin Aulia(Delhi), Shaikh Salim Chisti(Fatehpur Sikri) and Shaikh Sabir (Kalyar).

تبصرہ: ملک (ہندوستان) کی معروف درگاہوں میں خواجہ معین الدین چشتیؒ، حاجی وارث علی شاہ، سید سالار مسعود غازی بہرائچ، نظام الدین اولیاء و سلیم چشتی قابل ذکر ہیں۔

SHIA SECTS(Kitab Firaq al-Shi'a)

Shi'a Sects(Kitab Firaq al-Shi'a) by Abu Muhammad al-Hassan ibn Musa Al-Nawbakhti Translated, introduced and annotated by Abbas K. Kadhim, Published by ICAS Press on page 80 mentioned about Awan bin Ali bin Muhammad Hanafiyya as under:-"Ali whose mother is Ulayyah bt. Awn b. Ali b. Muhammad b.al-Hanafiyya."

تبصرہ: کتاب ہذا میں علیہ بنت عون بن علی بن محمد حنفیہ درج ہے۔ کتاب نسب قریش عربی 200ھ اور المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب عربی کے مطابق بھی عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کے فرزند محمد و علیہ کو "بنی عون" تحریر کیا گیا ہے۔ بنی عون سے اعوان اور عون قطب شاہ کی وجہ سے یہ قبیلہ قطب شاہی ہے۔

THE HERITAGE OF ALVI AWAN(QUTAB SHAHI AWAN)

The Heritage of Alvi Awan(Qutab Shahi Awan)2022 by Mahmood Khan, Manchester,UK mentioned lineage(family tree) of Qutab shahi Alvi Awan on page 08 as :- "Salar Qutab Haider Shah Gazi(Qutab Shah-II) son of Ataullah Gazi s/o Tahir Gazi s/o Tayyub Gazi s/o Shah Muhammad Gazi s/o Shah Ali Gazi s/o Muhammad Asif Gazi s/o Aon Qutab Shah Gazi-I s/o Ali Abdul Manan s/o Muhammad Hanfia s/o Hadrat Ali RA". On page 133 mentioned as below:- "1.Awans are of Arabic origin; 2.They came to India with the ruler of Herat Qutab Shah as part of the Sultan Mahmood Ghazni contingency; 3,Their lineage directly linked to Mohammad Akbar Al -Hanafiyya; 4.The evidence substantiating with Abbas Alamdar son of Ali Karam Allah Wajhu, is not credible, and no authentic. It appears it orchestrated later with other motives; 5.Awan are the most research tribe.

تبصرہ: کتاب ہذا محمود خان اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان UK نے تالیف کی ہے موصوف نے انساب وتاریخ کی درجنوں کتب کے تقابلی جائزہ کے بعد کتاب ہذا تحریر کی جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب شاہ بن علی عبد المنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔

ترکی مطبوعات(کتب)

ISLAMIZATION & SACRED LINEAGES IN CENTRAL ASIA

Islamization and Sacred Lineages in Central Asia - The Legacy of Ishaq Bab in Narrative and Genealogical Traditions Volume 1(Turkish Source) Edited by Devin DeWeese and Ashirbek Muminov Texts, Translations into Russian and English, Commentaries,and Indices by Devin DeWeese, Ashirbek Muminov, Durbek Rahimjanov, and Shavasil Ziyadov Appendix by Alfrid Bustanov, Almaty-Bloomingtron Daik-Press 2013 On page 510 mentioned about Pattal Ghazi(Aon Qutab Shah Ghazi) as below:- "Muhammad-i-Hanafi was son of 'Ali al-Murtaza, peace be upon him. Muhammad -i- Hanafi had two sons. The name of the first was 'Abd al-Fattah' and the name of the second was 'Abd al-Mannan[Ali]'. Pattal Ghazi[Aon Qutab Shah Ghazi] was a son of 'Abd al-Mannan' , God's mercy be upon him. He eradicated the Christians of Rum and died in a holy war (ghazat) against them. On page 519 mentioned as:.

"قال اللہ تبارک وتعالی و ما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نینک اوغلی محمد حنفی تورور محمد حنفی نینک ایکی اوغلی بار ایردی بری نینک آتی عبدالفتاح ایردی و بری نینک آتی عبدالمنان ایردی عبدالمنان نی اوغلی پتال [عون قطب شاہ غازی] رحمۃ اللہ علیہ روم تر سالاری برلا غزتدا قالدی روم تر سلارینی ھلاک قلیدی"۔

تبصرہ: مندرجہ بالا ترک (ترکی) مخطوطہ انگریزی وترکی کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت علی المرتضٰیؓ کے فرزند محمد حنفیہؒ کے فرزند عبدالفتاح اور عبدالمنان تھے (منبع الانساب فارسی 830ھ کے مطابق علی عبدالمنان ہے)۔ علی عبدالمنان کے فرزند بطل غازی (منبع الانساب کے مطابق عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ) تھے عون قطب شاہ غازی لقب بطل غازی نے روم کے عیسائیوں کے خلاف جنگ کی اور شہید ہوئے۔ عبدالفتاح کی اولاد سے خواجہ احمد یسوی پیر ترکستان اور خواجہ شمس الدین ترک قابل ذکر ہیں نیز تاریخ کھوٹ قریش تالیف جاوید احمد کھوٹ کے مطابق کھوٹ قریش عبدالفتاح (جعفر الاصغر) بن محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں۔

فرانسسی مطبوعات (کتب)

JOURNAL ASIATIQUE TOME-VIII, PARIS-1831 AD

Nouvea Journal Asiatique , OU Recueil De Memoires, D'extratts Et Notices Tome Viii, Paris 1831 AD mentioned on page 211 as:-Les lignes qui precedent estblissent que Salar Macoud Gazi autrement dit Gazi Mian(lequel etait proche parent, c'est a-dire neveu (4), du sultan Mahmoud, est deux personnages que portent specialement Le titre de (mot persan qui signifie chef, captitaine), Le seul qui soit repute saint.

تبصرہ: کتاب ہذا پیرس فرانس سے 1831ء میں شائع ہوئی۔ فرانسسی زبان میں ہے راقم فرانسسی زبان سے واقف نہ ہے البتہ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے دور میں آئے اور جو لشکر کے چیف کیپٹن تھے۔

MEMOIRE SUR DES PARTICULARITES PARIS

Memoire Sur Des Particularites De La Religiion Musulmane Dans Linde, Depres Les Ouvrages Hindoustani, Par M,. Garcin De Tassy. Paris, De L'imprimerie Royale. M.DCCC.XXXI. mentioned on page 80 as:-Nouvea Journal Asiatique , OU Recueil De Memoires, D'extratts Et Notices Tome Viii, Paris 1831 AD mentioned on page 211 as:-Les lignes qui precedent estblissent que Salar Macoud Gazi autrement dit Gazi Mian(lequel etait proche parent, c'est a-dire neveu (4), du sultan Mahmoud, est deux personnages que portent specialement Le titre de (mot persan qui signifie chef, captitaine), Le seul qui soit repute saint. En effet, il y a dans le text deux mots differens pour exprimer les tombeaux respectifs de ces deux personnages pour le premier et pour le second: or ce dernier mot nest employe uen parlant dut tombeau d'un saint, ainsi quon l'a vu dans observations ".

تبصرہ: مندرجہ بالا اقتباس بھی فرانسسی زبان میں ہے۔خلاصہ یہ کہ سپہ سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر حملوں میں شریک رہے اور فاتح کہلائے اور شہید ہوئے ان کا مزار مبارک بہرائچ میں ہے۔

چند غیر مستند اور فرضی مطبوعات (کتب)

زاد الاعوان 1905ء و باب الاعوان 1923ء

''زاد الاعوان اور باب الاعوان'' دونوں کتب مولوی نور الدین بن حاجی نور محمد ساکن کفری سون سکیسر تحصیل و ضلع خوشاب کی تصنیف و تالیف ہیں۔ زاد الاعوان، 1905ء میں اور باب الاعوان 1923ء میں حکیم غلام نبی اعوان نے اعوان منزل، موچی دروازہ، لاہور سے شائع کیں۔

زاد الاعوان کے صفحہ 16 پر لکھا ہے:۔''قوم اعوان کے لوگ اکثر پیشہ کھیتی کیاری کا رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو قوم اعوان کسب دار کا شتکار زمیندار مقرر کرتے ہیں۔ یہ کسب بعد عون قطب شاہ ان میں آیا ہے۔ جبکہ علاقہ ہند میں آئے اور پہلے ثابت نہیں ہوا ہے اور کچھ لوگ نسب کے اعوان ہیں مگر کسب سفید بافی و موچی دصباغی و درو گری و آہنگری و معماری وغیرہ کرنے سے اسی کسب کے نام سے مشہور ہیں چنانچہ علاقہ آوان قاری میں بہت لوگ ہیں جن کا نسب اعوان ہے اور مشہور درودگر یا آہنگر یا معمار یا بافندہ وغیرہ اور نسب کے لحاظ سے اعوان کی کفو بہت کسب دار ہیں۔''

''زاد الاعوان'' کے ص 120 پر رقم طراز ہیں ناظرین پر واضح ہو کہ ہاشم شاہ علوی اپنی کتاب ''میزان ہاشمی'' چھاپہ مصری میں یہ اعتراض کر کے جواب دیتے ہیں کہ صاحب ''میزان قطبی'' نے لکھا ہے کہ روس الملوک سلطان محمود بن سبکتگین غزنوی کو انہوں نے اعانت دی جب کہ وہ بلاد ہند جہاد کفار کے واسطے غزنی ملک سے چڑھ آیا تھا اور اس سبب سے اعوان مشہور ہوئے پس اس سے اولاد قطب شاہ کی صحبت سلطان کے ساتھ ثابت ہوئی۔ اس سبب سے اعوان مشہور ہوئے۔

زاد الاعوان صفحہ 64 پر تحریر ہے کہ ''اور سالار مسعود کے جدامجد اس سلسلے سے عبدالمنان ہیں کہ سالار ساہو بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر [علی] غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی [عون عرف قطب شاہ غازی لقب بطل غازی] بن عبدالمنان [علی] بن محمد حنفیہؒ بن علی اسداللہ الغالب۔ سالار مسعود نے بارہویں پشت میں جلوہ فرمایا۔ مزار آپ کا بہڑائچ میں ہے اور ستر معلّٰی والدہ ماجدہ مسعود کی خواہر سلطان محمود ہیں'' زاد الاعوان کے صفحہ 66 پر لکھتے ہیں'' واضح ہو کہ سالار ساہو کا ایک ہی فرزند تھا جو لا ولد فوت ہوا اور محمد حنفیہؒ کی اولاد علوی جو ہمراہ ساہو کے ہند میں آئی تھے ان کی اولاد اب تک ہند میں ہے لیکن وہ اپنے آپ کو حنیف شاہی کہلاتے ہیں قطب شاہی نہیں کہلاتے''۔

زاد الاعوان کے صفحہ نمبر 75 پر لکھا ہے:۔ اور نام والدہ عبیداللہ کا سکینہ ہے وہ دختر عبداللہ بن عباسؓ بن عبدالمطلب کی ہاشمیہ سے ہے۔ زادہ الاعوان کے ص 78 پر حسن بن عبیداللہ کی والدہ کا نام مریم دختر علی بن عبیداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب درج ہے۔ زاد الاعوان کے صفحہ نمبر 80 پر لکھا ہے:۔ ''حمزہ بیٹا حسن علوی کا ہے اور والدہ اس کی رقیہ دختر جعفر کی تھی''۔ زاد الاعوان کے صفحہ 81 پر جدول کی شکل میں شجرہ نسب دیا ہے جس کے مطابق ''رقیہ بی بی دختر جعفر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؓ بن حضرت علیؓ لکھا ہے''

باب الاعوان کے صفحہ 77 پر لکھتے ہیں کہ ''ایک بڑے طائفہ اعوان کا یہ دعویٰ چلا آتا ہے کہ قطب شاہ

مورث بزرگ اعوان کا شجرہ نسب حضرت امام محمد حنفیہ سے ملتا ہے اور حنفی علوی نسب سے ہیں'' "باب الاعوان صفحہ 79 پر قطب حیدر شاہ غازی علوی کا شجرہ نسب یوں تحریر ہے:''ملک قطب حیدر شاہ جد اعوان بن الف شاہ بن حبیب شاہ بن امان شاہ بن زبیر شاہ بن طیب شاہ بن محمد شاہ بن عمر[شاہ] بن ملک آصف غازی بن بطل غازی بن عبدالمنان بن محمد حنفیہ بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔اس میں جو قطب حیدر شاہ آیا ہے یہ وہ ہے جس کا ذکر زادالاعوان میں کیا گیا ہے یہ حضرت مسعود سالار غازی بن امیر ساہو علوی نائب سلطان محمود غزنوی سے ہے "باب الاعوان کے صفحہ 93 پر رقم طراز ہیں:''عون بن یعلیٰ کے حسب ذیل نام مشہور ہوئے۔علی بن قاسم و عبدالعلی وعبدالرحمٰن وابراہیم وقطب شاہ''۔باب الاعوان کے صفحہ 119 پر لکھتے ہیں:۔

''اور بعض اہل نسب محمود علی فرزند عباس بن علی کا روایت کرتے ہیں اور قطب شاہ جد اعلیٰ اعوان کا یہ نسب نامہ لاتے ہیں۔**قطب شاہ بن عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن مظفر شاہ بن انور شاہ بن کمال الدین بن محمود علی بن حضرت عباس بن حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔**

اور بعض نساب نے عباس کا بیٹا حسن بیان کیا ہے اور قطب شاہ کو اس کی اولاد سے بتایا ہے۔شجرہ یہ ہے:۔**قطب شاہ بن عقیل بن حمید الدین بن اسمٰعیل بن محمد بن قاسم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن الحسن بن العباس بن علی بن ابی طالب۔**

اور بعض **قطب الدین قطب شاہ بن شاہ قمیل بن شاہ حیدالدین بن شاہ اسماعیل بن شاہ محمد بن قاسم علی بن محمد عباس بن علی العریض بن محمد حمزہ بن محمد زبیر بن محمد بن عباس بن علی بن ابی طالب۔**

اور بعض نساب **عباس بن عبدالمطلب عم رسول** ﷺ بیان کرتے یہ بھی محقق نہ ہونے کی وجہ سے متروک کیا گیا''

تبصرہ: ''زادالاعوان'' کے ص 120 پر رقم طراز ہیں ناظرین پر واضح ہو کہ ہاشم شاہ علوی اپنی کتاب میزان ہاشمی چھاپہ مصری میں یہ اعتراض کر کے جواب دیتے ہیں کہ صاحب میزان قطبی نے لکھا ہے کہ روس الملوک سلطان محمود بن سبکتگین غزنوی کو انہوں نے اعانت دی جب کہ وہ بلاد ہند جہاد کفار کے واسطے غزنی ملک سے چڑھ آیا تھا اور اس سبب سے اعوان مشہور ہوئے پس اس سے اولاد قطب شاہ کی صحبت سلطان کے ساتھ ثابت ہوئی۔اس سبب سے اعوان مشہور ہوئے۔

''زادالاعوان'' کے صفحہ نمبر 75 پر لکھا ہے:۔اور نام والدہ عبیداللہ کا سکینہ ہے وہ دختر عبداللہ بن عباسؓ بن عبدالمطلب کی ہاشمیہ سے ہے۔جب کہ قدیم کتب انساب میں شجرہ نسب یہ درج ہے:۔
1۔نسب قریش عربی (156۔236 ہجری) کے ص 79 پر درج ہے''وولد العباس بن علی بن ابی طالب: عبیداللہ، وامہ: لبابۃ بنت عبیداللہ ابن العباس بن عبدالمطلب''۔2۔المعارف (213۔286 ہجری) کے ص 217 پر درج ہے''عبیداللہ۔امہ: لبابہ بنت عبیداللہ ابن عباس'' مندرجہ بالا کتب سے یہ تصدیق ہوا کہ مولوی نورالدین مرحوم نے جو شجرہ نسب درج کیا انساب کی کتب میں درج نہ ہے۔

''زادہ الاعوان'' کے ص 78 پر حسن بن عبیداللہ کی والدہ کا نام مریم دختر علی بن عبیداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب درج ہے۔جب کہ کتاب نسب قریش کے ص 79 پر لکھا ہے''والحسن بن عبیداللہ، وفیہ العقب؛ وامہ:

ام ولد۔المعقبین کے ص 102 پر بھی حسن کی والدہ کا نام ام ولد ہے۔المجدی ص 436 کے مطابق الحسن کی والدہ کا نام ام ولد ہے۔اور المعارف (213۔286 ہجری) کے ص 217 پر درج ہے''وحسنا، لام وولد۔'' مندرجہ بالا کتب سے یہ تصدیق ہوا کہ حسن بن عبیداللہ کی والدہ کا نام ام ولد ہے اور مولوی نورالدین نے جعلی کتب کا حوالہ دے کر ان کی والدہ کا نام مریم دختر علی بن عبیداللہ درج کیا ہے جو کہ من گھڑت بے بنیاد اور ان کی ذاتی سوچ پر مبنی ہے۔

''زادالاعوان'' کے صفحہ نمبر **80** پر لکھا ہے:۔ **حمزہ بیٹا حسن علوی کا ہے اور والدہ اس کی رقیہ دختر جعفر کی تھی اور صفحہ 81 پر جدول کی شکل میں جو شجرہ نسب دیا گیا ہے اس کے مطابق رقیہ بی بی دختر جعفر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؓ بن حضرت علی ہے۔جب کہ قدیم کتب انساب میں شجرہ نسب یہ درج ہے:۔کتاب نسب قریش کے صفحہ نمبر 79 پر لکھا ہے''وحمزہ ابن حسن؛ امھم: ام الحارث بنت الفضل بن عباس بن ربیعۃ بن الحارث ابن عبدالمطلب'' کتاب المعقبین عربی کے صفحہ نمبر 103 پر یہی شجرہ نسب والدہ حمزہ بن حسن لکھا ہے۔مندرجہ بالا اقتباسات سے یہ تصدیق ہوا کہ مادری شجرات انساب کسی بھی قدیم کتاب سے تصدیق نہیں ہوتے۔**

''المعقبون'' عربی (214۔277 ہجری) جلد سوم ترتیب المھدی الرجائی الموسوی کے ص 411 پر حمزہ بن حسن کے چار فرزند ابو محمد علی، ابو محمد القاسم، محمد اور الحسن درج ہیں۔جبکہ نسب کی کسی بھی کتاب میں حمزہ کے فرزند جعفر نامی نہ ہیں۔اور مولوی نورالدین صاحب زادہ الاعوان کے ص 47 پر میزان ہاشمی و میزان قطبی کے حوالہ سے حمزہ کا فرزند جعفر لکھ کر ان کی والدہ کا نام زنیب بنت علی بن حسین بن موسیٰ بن ابراہیم بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن محمد بن علی بن حسین لکھتے ہیں۔اور دوسری جگہ مولوی نورالدین صاحب باب الاعوان کے ص 122 پر جعفر بن حمزہ کے بجائے جعفر بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی درج کرتے ہوئے والدہ کا نام زینب بنت علی کی جگہ ام کلثوم بنت حسن بن حسین بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ درج کیا ہے۔مندرجہ بالا قدیم حوالہ جات سے یہ تصدیق ہوا کہ مادری و پدری شجرات غلط اور ذاتی سوچ پر مبنی ہے۔مندرجہ بالا قدیم کتب کے حوالا جات سے یہ واضع ہوا کہ مولوی نورالدین سلیمانی پٹھان مرحوم نے زادالاعوان میں جس طرح عبیداللہ بن عباسؑ، حسن بن عبیداللہ اور حمزہ بن حسن کی والدہ کے شجرات غلط اور بے بنیاد اور فرضی لکھے ہیں اس سے یہ تصدیق ہوا کہ ''زادالاعوان'' اور ''باب الاعوان'' میں درج شجرہ نسب عون بن یعلی تا حضرت عباس علم دارؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ، غلط، بے بنیاد، من گھڑت اور فرضی ہیں۔

مولوی نورالدین سلیمانی کو اعوانوں نے جو قدیم شجرات حنفی و عباسی برائے اشاعت پہنچائے وہ سب کے سب موصوف نے غلط قرار دے کر ایک نیا شجرہ تین جعلی و فرضی کتب ''میزان قطبی''، ''میزان ہاشمی'' اور ''خلاصۃ الانساب'' تخلیق کرتے ہوئے کے شامل کتاب کیا یہاں تک کہ انہوں نے عباسی شجرہ نسب کے چند دعویٰ داروں کا شجرہ نسب بھی تسلیم نہیں کیا۔(بحوالہ باب الاعوان صفحہ 119)۔
بعض نو مولود عباسی اعوان آج جس شجرہ نسب کے دعویٰ دار بنتے ہیں نہ تو اس کی شہرت بلدی تھی اور نہ ہی یہ شجرہ نسب کسی نے مولوی نورالدین کو پیش نہیں کیا بلکہ اس کے خالق مولوی نورالدین ہیں جو انہوں نے تین فرضی و جعلی کتب ''میزان قطبی''، ''میزان ہاشمی'' اور ''خلاصۃ الانساب'' کے حوالے سے تالیف کیں۔

یعنی ایک ایسا شجرہ متعارف کروایا جس کا زادالاعوان و باب الاعواں کی اشاعت سے قبل وجود نہ تھا۔ جس کی نہ تو شہرت بلدی تھی اور نہ ہی کسی میراثی کے ریکارڈ میں تھا اور نہ ہی کوئی اس کا دعویٰ دار تھا۔ مولوی نورالدین سلیمانی پٹھان کے متعارف کردہ شجرہ نسب کو اپنانے والے حضرات کو چاہیے کہ وہ سب سے پہلے تین جعلی وفرضی کتب کا سراغ لگائیں اگر ان کے بقول وہ موجود ہیں تو سامنے لائیں بصورت دیگر ان کی نہ قدیم روایت ہے اور نہ ہی جعلی کتب ان کے پاس موجود ہیں۔

قدیم روایات کی تصدیق:

اعوان قبیلہ کی قدیم روایات اگرچہ درجنوں عربی و فارسی اور انگریزی کتب میں درج ہیں جن کا تذکرہ کتاب ہذا میں مع اقتباس کیا جاچکا ہے۔ یہاں تک کہ خود مولوی نورالدین ''باب الاعوان'' کے صفحہ 77 پر لکھتے ہیں کہ:۔

''ایک بڑے طائفہ اعوان کا یہ دعویٰ چلا آتا ہے کہ قطب شاہ مورث بزرگ اعوان کا شجرہ نسب حضرت امام محمد حنفیہ سے ملتا ہے''۔ (باب الاعوان ص 77)

مندرجہ بالا اقتباسات کا خلاصہ یہ ہے کہ 1200 سالہ قدیم وصدیوں پرانی تحریری و زبانی روایات کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا یہ دعویٰ چلا آرہا ہے کہ وہ قطب شاہی اعوان ہیں اور حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔ اعوانوں نے اپنے خاندانی شجرات مولوی نورالدین مولف ''زادالاعوان و باب الاعوان'' تک پہنچائے جو سب کے سب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے درج تھے۔ مولوی نورالدین نے یک جنبش قلم یہ کہہ کر شامل کتاب نہ کیے کہ حضرت محمد حنفیہؒ کے کسی بیٹے کا نام عبدالمنان نہیں ہے اور زبیر حضرت علیؓ کے کسی فرزند کا نام نہ تھا۔ اور یہ کہ قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ 419ھ میں پیدا ہوئے اور دو سال کا آدمی کیوں کر سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد کرسکتا ہے اور قطب حیدر شاہ غازی جو سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ آیا ان کی اولاد اب تک ہند میں موجود ہے لیکن وہ قطب شاہی نہیں بلکہ حنیف شاہی کہلاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

حالاں کہ ''زاد الاعوان'' کے صفحہ 64 پر خود مولوی نورالدین نے سالار مسعود غازیؒ تا حضرت محمد حنفیہؒ تک مکمل شجرہ نسب تحریر کیا ہے جس کا اقتباس کتاب ہذا میں شامل ہے مولوی نورالدین نے اس شجرہ کو درست تسلیم کرتے ہوئے یہ اعتراض کیا کہ یہ قبیلہ ''حنیف شاہی'' ہے قطب شاہی نہیں جب کہ ''منبع الانساب'' فارسی 830ھ تالیف سید معین الحق جھونسوی نے صفحہ 103 پر قطب شاہی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب واضح لکھا:۔ ''سالار مسعود غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے''۔

''باب الاعوان'' کے صفحہ 93 پر فرضی عون کے چھ نام ملاحظہ ہوں ''عون بن یعلی، علی بن قاسم وعبدالعلی وعبدالرحمٰن و ابراہیم و قطب شاہ'' غور کیجئے کہ اگر ایک عون کے چھ نام بقول مولوی نورالدین ہو سکتے ہیں تو ''عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی'' ''علی عبدالمنان'' ''زبیر بن علی'' پر

اعتراض کیوں کر ہوسکتا ہے؟ واضح ہو کہ عرب میں نام، عرف، کنیت اور لقب لازمی ہوتے ہیں۔ لحاظہ ایک شجرہ نسب میں علی بن محمد حنفیہؒ، دوسرے میں عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ اور تیسرے میں زبیر بن محمد حنفیہؒ درج تھے تو یہ کوئی اچھنبے کی بات نہیں تھی۔ ایک شجرہ نسب میں نام دوسرے میں کنیت اور تیسرے میں عرف بھی تو ہوسکتا ہے جس طرح سید معین الحق جھونسوی نے عون کا عرف قطب شاہ غازی لکھا ہے اور مرات مسعودی میں لقب بطل غازی تو اس پر کچھ نادان دوست اگر اعتراض کریں تو انہیں باب الاعوان میں درج فرضی ''عون'' کے چھ تراشے ہوئے نام کیوں کر نظر نہیں آئے۔

خلاصہ بحث:

درست بات یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ جو کہ محکمہ مال کے کاغذات میں ''آوان'' یا ''اعوان'' درج ہے حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے جس کی تصدیق خود مولف نے بھی کی ہے کہ ایک بڑے **طائفہ اعوان کا یہ دعویٰ** ہے کہ وہ **حضرت محمد حنفیہؒ** کی اولاد سے ہے۔ حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ہونے کی روایات کی تصدیق قدیم کتب انساب سے بھی ہوتی ہے۔ عون بن علی بن محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ''بنی عون'' اور قطب شاہی کہلانا اور ہند آنے کی تصدیق بھی کتب انساب سے ہوتی ہے۔ اور منبع الانساب فارسی 830 ہجری کے صفحہ 103 کے مطابق علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کے فرزند عون عرف قطب غازی تھے اور ان کی اولاد سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ جہاد ہند میں شریک رہی ہے۔ اور سالار مسعود غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ، سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے۔ اور قطب حیدر المعروف قطب شاہ 419ھ میں نہیں بلکہ 358ھ میں پیدا ہوئے یہاں یہ بھی واضح ہو کہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ قطب شاہ نہیں بلکہ قطب شاہی تھے یعنی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا لشکر تھا جس کے نمایاں سپہ سالاروں میں سالار محمود المعروف سالار ساہو غازی، قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ ثانی، سالار سیف الدین اور سالار مسعود غازی وغیرہ تھے اس لیے یہ کہنا کہ قطب شاہ 419ء میں پیدا ہوئے اور دو سال کا آدمی جہاد کیسے کرسکتا ہے درست نہ ہے درست بات یہ ہے کہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ قطب شاہی لشکر تھا جو عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھا۔

علاوہ ازیں حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ کی اولاد سے عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد دوسری صدی ہجری کی کتاب ''نسب قریش'' عربی، تیسری صدی ہجری کی کتاب ''المعقبون'' عربی، پانچویں صدی ہجری کی کتب ''تہذیب الانساب'' عربی، ''منتقلۃ الطالبیہ'' عربی چھٹی صدی ہجری کی کتاب ''لباب الانساب'' عربی، ساتویں صدی ہجری کی کتاب ''المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب'' اور نویں صدی ہجری کی کتاب ''منبع الانساب'' فارسی و ''بحر الانساب'' عربی سے تصدیق ہوتی ہے اور ان کے علاوہ درجنوں کتب سے علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد کا ہونا، ان کی اولاد کا ہند آنا، ان کی اولاد کا ''بنی عون''

اور اعوان کہلانا ، قطب شاہی کہلانا بھی تصدیق ہوتا ہے اس کے باوجود چندلکیر کے فقیر بن کر مولوی نورالدین سلیمانی کی متعارف کردہ جعلی وفرضی کتب'' میزان قطبی''، ''میزان ہاشمی'' اور'' خلاصۃ الانساب'' کے وجود کے قائل ہیں ۔اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔

انوارالاعوان 1934ء

''انوارالاعوان''، مولانا محمد نور عالم بشیر ریٹائیرڈ ہیڈ ماسٹر نے 1934ء میں لاہور سے شائع کی۔ کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ'' اعوان'' حضرت عباس علم دار بن حضرت علیؓ کی اولاد سے تھے۔کتاب کے ماخذ ''میزانِ قطبی''، ''میزان ہاشمی'' اور'' خلاصۃ الانساب'' اور مولوی نور الدین کی کتب زاد الاعوان اور باب الاعوان ہیں۔

تبصرہ ''زادالاعوان'' و باب الاعوان'' پر تبصرہ کیا جاچکا ہے۔کتاب ہذا بھی زادلاعوان و باب الاعوان کے حوالے سے لکھی گئی ہے۔جب کہ انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب کے مطابق'' قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ'' عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے

تاریخ اعوان الانساب الابرار فی آلِ عباس علم دار 2009ء

'' تاریخ اعوان'' الانساب الابرار فی آلِ عباس علم دار تالیف از محمد سرور خان اعوان کو محمد فیصل نے آر۔آر پرنٹرز سے چھپوا کر 2009ء میں شائع کی۔کتاب ہذا کی اشاعت سے قبل مولف کا انتقال ہو چکا تھا۔ 260 صفحات پر مشتمل کتاب کے صفحہ 163 پر یوں تحریر ہے :۔طویل سوچ و بچار کے بعد ہمارا خیال ہے کہ عبداللہ گورڑہ اور محمد کندلان اور زمان علی محسن ،مزمل علی شاہ اور دریتیم جہاں شاہ ،عون بن یعلیٰ المعروف قطب شاہ کے بیٹے ہیں اور ان کا سلسلہ نسب حضرت عباس علم دار بن علیؓ بن ابی طالب سے ملتا ہے۔جبکہ مزمل علی کلغان ، زمان علی ، دریتیم نجف علی ، فتح علی ، محمد علی ، نادر علی ، بہادر علی اور کرم علی میر قطب حیدر کی اولاد ہیں اور ان کا سلسلہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن علیؓ بن ابی طالب سے ملتا ہے۔صفحہ 210 پر موصوف نے سلطان محمود کے ایک فرضی حوالہ سے علامہ ابو منصور حسن بن یوسف علی کی کتاب'' خلاصۃ الانساب'' (جس کا کوئی وجودنہیں ہے) کے دسویں باب کے حوالے سے شجرہ نسب حضرت غازی عباس علم دارؒ سے جوڑا ہے۔مزید صفحہ 229 تا 240 پر ساتواں باب قائم کر کے اس میں حضرت عباسؒ بن علیؓ تک ملنے والے شجرہ جات تحریر کیے ہیں۔اور آٹھویں باب کے صفحہ 241 تا 248 پر محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ تک ملنے والے شجرہ جات لکھے ہیں۔

کتاب ہذا کے صفحہ 247 پر شمارہ نمبر 27 پر قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یوں درج کیا ہے:۔''سعید الدین سالار مسعود غازی بن شاہو غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن سید شاہ غازی بن آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بابا بن علی بن محمد اکبر بن حضرت علی بنو علویہ'' (شجرہ از کتاب سید محبوب شاہ داتہ والا)۔

تبصرہ: مولف نے بھی میزان قطبی ، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب کا حوالہ دیا ہے موصوف کا یہ فرمانا کہ اعوانوں کا شجرہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے درست ہے اور اس کے قدیم ترین حوالہ جات انساب کی قدیم ترین کتب میں دستیاب ہیں جو کتاب ہذا میں بھی درج ہیں لیکن مولف کا یہ تحریر کرنا کہ

طویل سوچ و بچار کے بعد ہمارا خیال ہے کہ عبداللہ گورڑہ اور محمد کندلان اور زمان علی محسن ،مزمل علی شاہ اور دریتیم جہاں شاہ ،عون بن یعلیٰ المعروف قطب شاہ کے بیٹے ہیں درست نہیں ہے یہاں مولف نے ذاتی خیال ظاہر کیا ہے تاریخ ذاتی خیالات سے نہیں لکھی جاتی بل کہ حوالہ جات کے مطابق لکھی جاتی ہے۔انساب کی کسی بھی قدیم کتاب سے ان کے ذاتی خیال کی تصدیق نہیں ہوتی۔

محترم ملک محمد سرور خان اعوان کا ایک اور مضمون اسی سے متعلق'' ضیائے سون'' نامی مجلّہ میں شائع ہو چکا ہے جو کتاب ہذا میں شامل ہے ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔جہاں تک علامہ حلی کی کتاب خلاصۃ الانساب کا تعلق ہے ان کی کتاب'' خلاصۃ الانساب'' نہیں ہے بل کہ'' خلاصۃ الاقوال'' ہے اور'' خلاصۃ الاقوال'' سے ان کے موقف کی نفی ہوتی ہے۔ہاں صفحہ 247 شمارہ نمبر 27 پر درج شجرہ نسب'' منبع الانساب'' فارسی 830 ہجری میں سید معین الحق جھونسوی میں درج ہے اور اسی شجرہ نسب کو تاریخ بحرالجمان میں سید محبوب شاہؒ نے درج کیا ہے نیز سید محمد شاہ گوڑی سیداں مظفر آباد کشمیر نے 1917ء میں اور خواص خان گولڑہ اعوان نے'' تحقیق الاعوان'' 1966ء میں اور محبت حسین اعوان نے'' تاریخ علوی اعوان'' 1999ء اور 2009ء اور راقم مولف کی تالیف'' تاریخ قطب شاہی علوی اعوان'' اور دیگر بہت سے مصنفین نے شجرہ ہذا درج کیا ہے۔لہذا تصدیق ہوا کہ'' قطب شاہی علوی اعوان'' قبیلہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے اور عون کی وجہ سے اعوان اور عون کا عرف قطب شاہ کی نسبت سے قطب شاہی کہلایا۔

حضرت ام البنین سلام اللہ علیہا 2013ء

''حضرت ام البنین'' سلام اللہ علیہا تالیف از سید ابوالحسنین وزیر حسین علوی نے 2013ء میں شائع کی ۔صفحہ 165-164 پر'' اعوان'' کے حوالے سے یوں تحریر کیا ہے'' اعوان'' اصل میں'' آل عون'' (عون کی اولاد) تھا جیسا کہ کتاب'' معجم البلدان والقبائل' کے صفحہ 1145 پر'' آل عون قبیلہ من آل محمد ﷺ وآل علی''۔'' آل عون'' آل محمد ﷺ اور آل علی علیہ السلام'' کا قبیلہ ہے جو غالباً مرورِ زمانہ کے ساتھ آل عون سے'' اعوان'' کی صورت میں کثرت سے استعمال ہونے لگا ہے''۔صفحہ 247 پر رقم طراز ہیں'' مرحوم عبدالرحمٰن چشتی کا تاریخ مسعودی میں بنایا ہوا خیالی شجرہ جس کا ماقبل کسی معتبر کتاب میں کوئی حوالہ نہیں ملتا''۔ مزید اسی صفحہ پر لکھتے ہیں مذکورہ کتاب (زادالاعوان اور باب الاعوان) کے مولف مولوی نورالدیں سلیمانی مرحوم مسلک اہلسنت کے ایک جید عالم دین تھے موضع کفری کے امام جمعہ جماعت تھے نیز سلسلہ نقشبندیہ کے پیر طریقت تھے ایسی شخصیت کو کسی قوم کی نسبی تاریخ میں غلط بیانی کی کیا ضرورت پڑی ہے''۔

تبصرہ: موصوف نے بھی زادالاعوان و باب الاعوان کے حوالے دیے ہیں نیز موصوف نے غلط ترجمہ کرتے ہوئے آل محمد سے مراد محمد ﷺ درج کیا ہے جب کہ آل محمد ﷺ کی اولاد صرف سادات فاطمین ہیں جو حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے ہیں نہ کے دیگر ازواج کی اولاد۔یہاں آل محمد سے مراد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند محمد الاکبر ہیں یعنی محمد بن علیؓ (حضرت حنفیہؒ) ہیں۔ عون بن علی بن محمد بن علیؓ کی اولاد دوسری صدی ہجری کی کتاب نسب قریش عربی کے صفحہ 77 پر اور ساتویں صدی ہجری کی کتاب المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب عربی کے صفحہ 26 پر'' بنی عون'' درج ہے اور عون کی جمع اعوان ہے اور عون

کی اولاد ''آل عون''، ''بنی عون'' اور منبع الانساب فارسی 830ھ کے صفحہ 103 پر عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ درج ہے جس سے مراد قطب شاہی اعوان ہے۔ موصوف نے کیا علوی سادات ہیں؟ میں دو قطب شاہ کا نظریہ پیش کیا تھا۔ جس پر مفصل تبصرہ کیا جا چکا ہے۔

موصوف کو عبدالرحمٰن چشتیؒ جو حضرت غازی عباس علم دارؒ کی اولاد سے تھے مرات مسعودی، مرات الاسرار کے علاوہ دیگر درجنوں کتب کے بھی مصنف تھے اور انہوں نے ''مرات مسعودی'' فارسی 1037ھ اور ''مرات الاسرار'' فارسی 1045ھ میں آج سے 400 سال قبل جو قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب لکھا وہ ان کو خیالی نظر آ رہا ہے جب کہ اس کی تصدیق مندرجہ ذیل کتب ''تاریخ محمودی'' (فارسی) 424ھ تالیف ملا محمد، اور ''منبع الانساب'' (فارسی) 830ھ تالیف سید معین الحق جھونسوی، ''مرات مسعودی'' 1037ھ و ''مرات الاسرار'' (فارسی) 1045 ہجری تالیف از حضرت عبدالرحمٰن چشتیؒ سے ہوتی ہے جن کے مطابق سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ [علی رعمر] غازی بن محمد آصف غازی بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شجرہ نسب درج ہے۔ آپ بتائیے جس شجرہ نسب کے آپ دعویٰ دار ہیں کیا وہ زادالاعوان و باب الاعوان سے پہلے کی کسی عربی و فارسی کتاب میں درج ہے؟ یقیناً درج نہیں ہے۔ آپ کے بقول مولوی نورالدین کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ وہ غلط بیانی کرتے۔ تو گزارش یہ ہے کہ آپ ہی کے مسلک کے معروف شیعہ عالم دین علامہ سید نجم الحسن کراروی نے ''ذکر العباس'' میں آپ کا موقف مسترد کیا ہے۔ صفحہ 332 پر واضح طور پر لکھ چکے ہیں کہ ''اعوان' حضرت غازی عباس علم دار کی اولاد سے نہیں ہیں۔ ان کے علاوہ ملا محمد کو ہزار سال پہلے، سید معین الحق جھونسویؒ کو 600 سال پہلے عبدالرحمٰن چشتیؒ کو 400 سال پہلے اور علامہ سید نجم الحسن کراروی کو 70 سال پہلے کیا ضرورت پڑی تھی کہ وہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے لکھ کر غلط بیانی کرتے۔ کیا ان سب سے ہم نے لکھوایا تھا؟۔

درست بات یہ ہے کہ جس شجرہ نسب کی زبانی اور تحریری روایت صدیوں سے چلی آ رہی ہو اور انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب سے بھی تصدیق ہوتی ہو وہی درست اور مستند ہے نہ کہ جعلی و فرضی حوالہ جات والا۔ آپ ایران میں اعلیٰ عہدے پر تعینات ہونے کے باجود ایران کے کتب خانوں سے کوئی قدیم حوالہ نہ حاصل کر سکے اور نہ ہی آپ کو میزان قطبی اور میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب مل سکیں۔ آپ نے بغیر کسی مستند حوالے کے ایران، عراق یا سعودی عرب سے شائع ہونے والی عربی و فارسی کتب میں اپنے ذاتی اثر رسوخ سے، یا زر کی لالچ دے کر، یا سینکڑوں کتب خریدنے کی یقین دہانی کروا کر شائع تو کروالیں۔ تو کیا ایسی کتب کے مستند ہونے کا دعویٰ قابل قبول ہوسکتا ہے۔ ایسا ہرگز کوئی تسلیم نہیں کرے گا۔ ہم عربی النسل ہیں اور جس دور یا زمانہ میں ہند آنے کا دعویٰ کیا جائے اسی زمانہ یا اسی صدی کی عرب کے نسابہ کی کتب میں آپ کا ہند ہجرت کرنا تحریر ہو تو تب ہی قابل قبول ہوگا نہ کہ آج۔ حضرت عبدالرحمٰن چشتیؒ نے ''مرات الاسرار فارسی'' میں آغاز اسلام تا 1045 ہجری مشائخ عظام و بزرگوں کا تذکرہ کیا تھا۔ کیا وجہ ہے کہ انہوں نے اور کسی اور نے جید ''قطب الہند عون بن یعلیٰ'' (فرضی جعلی) کا تذکرہ کیوں نہ کیا۔ مزید یہ کہ کتاب ''ام البنین'' کے

مولف نے اب ''خلاصۃ الانساب'' تالیف از علامہ حلی کے بجائے نئی ''خلاصۃ الانساب'' تالیف نجف کرمانی کا دعویٰ کر دیا کہ اس میں ان کا نسب اور احوال موجود ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ ''میزان قطبی''، ''میزان ہاشمی'' کی طرح نئی مجوزہ کتاب خلاصۃ الانساب نجف کرمانی بھی کسی نے نہیں دیکھی صرف اس کا نام سن کے انہوں نے فرض کر لیا کہ اس میں ان کا شجرہ موجود ہوگا یہ ہے ان کا تحقیقی معیار۔ مزید یہ کہ موصوف کا شجرہ نسب کتاب ''حقیقت الاعوان'' تالیف از صوبیدار رفیق علوی (راولپنڈی) 2002ء کے صفحہ 111 وغیرہ پر ان کے بچوں سے حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک درج ہے اور اب موصوف نے ''ام البنین'' کے صفحہ 177 پر بہت سے ناموں کے ردوبدل کے ساتھ بغیر کسی حوالے کے اپنا شجرہ نسب حضرت غازی عباس علم دارؒ سے جوڑ دیا۔ یہ ہے ان کی تحقیق۔

موصوف نے 2001ء کیا علوی سادات ہیں؟ میں واضح طور پر بقول ان کے میزان قطبی کے مطابق لکھا ہے۔ اور صاحب میزان قطبی نے لکھا ہے کہ حضرت محمد حنفیہ کی اولاد سے میر قطب حیدر شاہ نے اپنے لشکر کے ہمراہ سلطان محمود بن سبکتگین کی مدد کی تو اس نے آپ کو ''اعوان'' یعنی مددگار کا خطاب دیا'' قطب حیدر علوی تا محمد حنفیہؒ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب درج کیا ہے اور اب بغیر کسی مستند حوالہ کے اپنے ہی تحقیق کو جعلی قرار دے دیا یہ ہے ان کی تحقیق۔

معارف الاعوان 2013ء

''معارف الاعوان''، ابوحسان محمد ریاض چشتی قادری کی تالیف ہے انہوں نے 2013ء میں فیض الاسلام پرنٹنگ پریس راولپنڈی سے شائع کی۔ صفحہ 148 پر قطب شاہ غزنوی کا درست شجرہ کے عنوان سے یوں لکھتے ہیں:۔ سالار محمود عرف سالار ساہو یا شاہو، سالار قطب حیدر و سالار سیف الدین پسران عطاءاللہ بن طاہر بن طیب بن محمد بن عمر بن آصف بن بطل بن عبدالمنان بن ابوعبدالمنان بن جعفر الاصغر بن محمد اکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت امیر المومنین علی شیر خداؑ۔

صفحہ 157 پر عون قطب شاہؒ بن یعلیٰ از اولاد حضرت عباس علم دارؒ بن امیر المومنین حضرت علیؑ۔

صفحہ 158 پر حرف آخر کے عنوان سے لکھتے ہیں:۔ 'تمام تر بحث کو سمیٹتے ہوئے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جن اعوان قبیلوں کا شجرہ نسب حضرت عبداللہ گولڑہ اور محمد کندلانؒ بن عون قطب شاہ بغدادی تک پہنچتا ہے وہ شہید وفا ساقی اہل بیت اطہار حضرت عباس علمدارؒ بن امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہیں اور جن اعوان قبیلوں کا شجرہ نسب زمان علی کھوکھر، احمد علی عرف دریتیم لقب جہاں شاہ، مزمل علی کلگان، نجف علی، فتح علی، محمد علی چوہان، نادر علی عرف عثمان، کرم علی عرف رائوف اور بہادر علی عرف صالح تک پہنچتا ہے وہ محمد حنفیہؒ بن امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہیں''۔

تبصرہ: موصوف نے بھی کتاب ہذا میں زادالاعوان و باب الاعوان وغیرہ کے حوالے دیے ہیں۔ دو قطب شاہ کے نظریے کے مندرجہ بالا دونوں شجرات میں بغیر کسی حوالہ کے چند اضافی نام ڈال دیئے گئے ہیں۔ اگرچہ مولف نے اختلافات کو ختم کرنے کے لیے دو قطب شاہ کا نظریہ پیش کیا لیکن بغیر کسی مستند حوالے کے کیوں کر قبول کیا جا سکتا ہے۔ نیز اس نظریہ سے اس لیے بھی اختلاف کیا جاتا ہے کہ ابتدائی بندوبست میں ''قطب

شاہی علوی اعوان قبیلہ'' کے معززین نے صرف ایک ہی قطب شاہ کا نظریہ پیش کیا کہ وہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں آیا اور اس کے چھ بیٹے گولڑہ، کلگان، محمد شاہ، کھوکھر، چوہان، طوری وجاجی۔ اس کی تصدیق گلوسری آف ٹرائبز اینڈ کاسٹ میں یوں درج ہے: اردو ترجمہ ''اعوان یقیناً عرب ماخذ رکھتے ہیں اور قطب شاہ کی نسل سے ہیں۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ وہ ہرات پر حکومت کرتا تھا اور ہندوستان پر محمود غزنی کے حملے کے وقت اس کے ساتھ مل گیا۔ اس کے بیٹوں میں سے چھ ساتھ آئے: گوہر شاہ یا گورارا جو سکیسر کے قریب آباد ہوا؛ کلان شاہ یا کلگان جو دھن کوٹ (کالاباغ) کے قریب آباد ہوا؛ چوہان جس نے دریائے سندھ کے قریب پہاڑیوں کو بسایا۔ کھوکھر یا محمد شاہ جو چناب کے کنارے مقیم ہوا؛ توری اور جھجھ جن کی اولادیں اب بھی تیراہ اور گردونواح میں آباد بتائی جاتی ہیں''۔

قلمی کتاب شجرات اقوام جو 1257ھ کی تالیف ہے اور کتاب ہذا میں زیر تبصرہ کتب کے صفحہ 37 پر سات بیٹے قطب شاہ غزنوی کے ساتھ آئے۔ طوری، جاجی، کندان، جہان شاہ، کلگان، گولڑہ، کھوکھر۔ اور زیادہ تر قطب شاہی اعوان گولڑہ، کندان، کلگان، جہان شاہ، کھوکھر سے ہی اپنا شجرہ نسب ملاتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں کتاب ہذا کی اصل فارسی عبارت:۔

''قصہ اعوان کہ از اولاد حضرت علیؑ شیر خدا ہستند۔ بفرمان اعوان یعنے یاری دہ یاری دہندہ است و این خطاب بوقت سلطنت بادشاہ سلطان محمود غزنوی کہ بآن نصرت پیران حضرت قطب شاہ کردند ملک کوہستان و ہنداستان گرفتند بندہ از روئی نصرت ایشانرا اعوان خطاب دادہ شد''۔ صفحہ 38 پر لکھتے ہیں ''حضرت قطب شاہ ہفت فرزندان ماندند دو نزدیک پدر در ہرات ماندند یکی شاہ توری و دیگر سید جوجی و پنج فرزندان درین ولایت آمدند در عہد سلطان محمود برائی نصرت او بعد ازین در ملک پنجاب ماندند تفصیل پنج فرزند کندان و جہان شاہ و کلکان و کولر و کھوکہر۔ کندان و جہان و کلکان این ہر سہ یک مادر اند و کندان این ہر دو از شکم یک مادر اند و کولر و کھوکہر این ہر دو از شکم کیک مادر اند''۔ صفحہ 39 پر تحریر ہے:۔ ''این قوم اعوان ماندند تا لاتعداد و لاتحصی شدند و در زمان سلطان محمود بادشاہ غزنوی راہمی پیش آمد و بنابر از حضرت قطب شاہ را طلبداشت و از یشان مدد طلبید ایشان پنج فرزند خود را حکم کرد و بر کفار کوہستان این ملک فرستاند چون این ملک رز یر کردند و مسلط شدند ہمین جاء سکونت کرفتندو''۔

مندرجات بالا اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہ ایک ہی تھے جو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہند آئے اور ان کے سات بیٹے تھے نیز المعقبون عربی جلد سوم، تہذیب الانساب عربی 449ھ، منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ، منبع الانساب فارسی 830ھ جیسی قدیم کتب انساب سے صرف حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد کا ہند آنا ثابت ہے۔ کتاب نسب قریش عربی 200ھ سے یہ بھی تصدیق ہوا کہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد بنی عون، اور عون کی جمع اعوان ہے اور منبع الانساب فارسی 830ھ سے اسی عون کا عرف قطب شاہ غازی بھی تصدیق ہوا جس سے یہ بات پائیہ ثبوت کو پہنچی کے ''عون'' کی نسبت سے ''اعوان'' اور عون کے عرف قطب شاہ غازی کی مناسبت سے قطب شاہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام کی وجہ سے علوی ہیں اور قدیم کتب انساب میں صرف عون قطب شاہ غازی بن علی بن حضرت محمد حنفیہؒ حضرت

علی کرم اللہ وجہہ کی ہی تصدیق ہوتی ہے جب کہ مندرجہ بالا انساب کی کتب میں عون بن یعلیٰ یا عون قطب شاہ بن یعلی کا ذکر تک نہیں ہے۔ لہذا دو قطب شاہ کے نظریہ سے اتفاق ممکن نہیں ہے۔

عمدۃ الاعوان 2020ء

''عمدۃ الاعوان'' کے صفحات 160 ہیں شاہ دل اعوان نے 2020ء میں فیض الاسلام پریس راولپنڈی سے شائع کی قبل ازیں'' تحفۃ الاعوان'' بھی تالیف کر چکے ہیں اس پر بھی تبصرہ کیا جا چکا ہے۔ کتاب ہذا کے صفحہ 50 پر عبیداللہ بن عباس علم دارؒ کی والدہ کے شجرہ کے حوالے سے لکھتے ہیں ''نام والدہ عبیداللہ کا سکینہ ہے وہ دختر عبداللہ بن عباسؓ بن عبدالمطلب کی ہاشمیہ سے ہے''۔ صفحہ 52 پر حسن بن عبیداللہ کی والدہ کے شجرہ کے حوالے سے لکھتے ہیں ''اور نام اس کی والدہ کا مریم ہے کہ دختر تھی علی بن عبیداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب'' صفحہ 53 پر حمزہ بن حسن کی والدہ کے شجرہ نسب کے بارے میں یوں لکھا ہے'' والدہ اس کی رقیہ دختر جعفر بن الحسن مثنیٰ بن حسن بن علی۔ بحوالہ میزان قطبی، وصاحب میزان ہاشمی وصاحب خلاصۃ الانساب مطبوعہ بیروت ومصر۔ صفحہ 64 پر عون قطب شاہ کے حوالے سے لکھتے ہیں ''علی بن قاسم وعبدالعلی وعبدالرحمٰن وابراہیم وقطب شاہ کی پیدائش 419ھ بیان کی گئی ہے۔ آپ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کے خلفا میں سے تھے اور بحکم شیخ وادی سون تشریف لائے'' صفحہ 65 پر کتاب الشجرۃ الزکیہ کے صفحہ 599 کے حوالے سے عون بن یعلیٰ کی اولاد عوان و (آل عون)۔۔۔ لذریۃ العباس بن امیر المومنین درج ہیں۔ صفحہ 67 پر درج ہے:۔ ''یہاں اعوانوں کے عباسی النسل ہونے کے ثبوت میں علامہ ابومنصور حسن بن یوسف کی کتاب ''خلاصۃ الانساب'' کے دسویں باب کا اردو ملخص پیش کرتے ہیں جس سے اعوانوں کے اصل پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ صفحہ 69 پر عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مزار کے حوالے سے لکھتے ہیں:۔ ''ایک اور عون حضرت محمد حنفیہؒ کے پوتے ہو گزرے ہیں جن کا مزار مشرقی تبریز آزربائیجان میں ہے۔ بعض عاقبت نااندیش اس عون بن علی بن محمد [محمد حنفیہؒ] بن علیؓ کو جدامجد اعوان کا دعویٰ کر رہے ہیں حالا آں کہ سر سلسلۃ العلویہ کے مطابق ان کی نسل منقرض ہوگئی واللہ اعلم۔ صفحہ 107 پر حضرت بابا سجاولؒ (مولف کے جدامجد) کا شجرہ نسب حضرت عباس بن حضرت علیؓ شیر خدا سے لکھا ہے۔ صفحہ 126 پر تحریر ہے کتاب چہ تاریخ قوم اعوانان حاجی محمد اسحاق بن وزیر علی مولوی حیدر علی لدھیانوی کا حقیقی چچازاد بھائی وزیر علی اعوان خود کو حضرت عباسؒ کی اولاد سے لکھ رہے ہیں اور وہی شجرہ مولوی حیدر علی لدھیانوی نے کہیں اور کیسے جا جوڑا؟'' صفحہ 143 پر علوی، عباسی حکمران اور سلطان محمود غزنوی کے عنوان سے لکھتے ہیں ''سلطان محمود غزنوی بغداد کے عباسی خلفاء کے قریب متصور ہوتے تھے اور عباسی قبیلہ علویوں کے خون کا پیاسا تھا۔ اب یہ بات سمجھ سے باہر ہے کہ عباسیوں کا سکہ چلانے والے حکمران کی حمایت میں علوی ان کے دربار میں کیسے آئیں گے''۔ اور کس حوالے سے قطب شاہ علوی نائب سلطان محمود غازی غزنوی صوبہ لاہور لکھا حالانکہ اس زمانے میں کسی قطب شاہ کا حوالہ نہیں ملتا جو سلطان محمود غزنوی کے لشکر سے ہو''۔

تبصرہ: ''عمدۃ الاعوان'' میں بھی ''تحفۃ الاعوان'' کی طرح جعلی اور فرضی کتب کے حوالے سے ''اعوان'' قبیلہ کے صدیوں پرانے شجرہ نسب کو بدلنے کی ناکام کوشش کی گئی ''خلاصۃ الانساب'' از علامہ

حلی کا حوالہ دیا گیا ہے۔جس کا کوئی وجود نہیں موصوف نے مارچ 2016ء میں ''تحفۃ الاعوان'' میں لکھا تھا کہ'' خلاصۃ الانساب'' مل گئی ہے بہت جلد پاکستان میں دستیاب ہوگی۔ کتاب ہذا میں بھی'' خلاصۃ الانساب'' کا فرضی حوالہ دیا ہے۔اب کی بار موصوف خلاصۃ الانساب کی دستیاب گول کر گئے کہ کتاب اب کہاں تک پہنچی کیا پیدل آ رہی ہے؟۔موصوف نے'' خلاصۃ الانساب'' و دیگر دو جعلی کتب کا ایک بار پھر حوالہ دے کر عبیداللہ بن عباسؓ، حسن بن عبیداللہ و حمزہ بن حسن کا شجرہ نسب مادری (والدہ کا) لکھ دیا جو من گھڑت و بے بنیاد ہے یہی ان کے کے من گھڑت شجرہ کے رد کے لیے کافی ہے۔درست بات یہ ہے ک عبیداللہ کی والدہ کا نام سکینہ نہیں بلکہ لبابہ بنت عبید اللہ تھا۔(بحوالہ نسب قریش عربی (156۔236ہجری)۔حسن کی والدہ کا نام ام ولد تھا (بحوالہ: کتاب نسب قریش کے ص 79)۔حمزہ کی والدہ کا نام رقیہ دختر جعفر بن الحسن مثنیٰ بن حسن بن علیؓ نہیں بلکہ مریم دختر ام الحارث بنت الفضل بن عباس بن ربیعۃ بن الحارث ابن عبدالمطلب ہے۔

جعلی کتب کے حوالے سے فرضی عون قطب شاہ کے چھے نام تحریر کیے گئے ہیں جی ہاں فرضی لکھے گئے یہ چھے نام 1۔عون بن یعلیٰ ،2۔علی بن قاسم و3۔عبدالعلی و4۔عبدالرحمٰن و5۔ابراہیم و6۔قطب شاہ بہ قول ان کے تین کتب [جعلی]''میزان قطبی''،''میزان ہاشمی'' و''خلاصۃ الانساب'' میں لکھے ہیں۔ ایران سے ''نقد زادالاعوان'' کے نام سے بھی یہ تین کتب جعلی قرار دی جا چکی ہیں۔الشجر ۃ ذکیہ کے حوالے سے گزارش خدمت ہے کہ یہ ایک پاکستانی جو مدینہ میں مقیم تھا کے تحریری خط اور انٹرنٹ کے حوالے سے تحریر ہے۔حوالہ جاتی خط میں لکھا ہے کہ وہ سلطان محمود بن سبکتگین کے لشکر کے ساتھ ہند آئے نہ کہ قطب الہند بن کر غوث پاک کے دور میں۔درست بات یہ ہے کہ سلطنت غزنویہ کے ساتھ جو قطب شاہی لشکر جہاد ہند کی غرض سے ہندوستان آیا وہ عون قطب شاہ بن علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے جس کی تصدیق انساب کی قدیم کتب سے بھی ہوتی ہے۔مزید یہ کہ کتاب ہذا میں کوئی نئی بات نہیں۔لہذا ''تحفۃ الاعوان'' پر کیا جانے والا تبصرہ ہی کافی ہے مزید بحث وقت کا ضیاع ہے۔ نیز موصوف نے خود ہی تسلیم کیا ہے کہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ جدامجد قطب شاہی علوی اعوان کا مزار تبریز آزربیجان کی پہاڑیوں پر ہے۔اور درجنوں کتب میں صدیوں پہلے معروف نسابہ نے عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد کیسے لکھ دی موصوف کو چاہیے اگر وہ نسب پر کام کر رہے ہیں تو نسابہ کی قدیم ترین کتب میں سے کم از کم دوسری صدی ہجری کی کتاب ''نسب قریش'' دیکھ لیتے ،تیسری صدی ہجری کی کتاب ''المعقبون''،''تہذیب الانساب'' عربی 449 ہجری،''منتقلۃ الطالبیہ'' عربی 471 ہجری،''لباب الانساب'' عربی 565ھ، اور ''المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب'' و'' منبع الانساب'' فارسی 830 ہجری ،''بحرالانساب'' عربی 900ھ (جس کا حوالہ شجرۃ الذکیہ میں بھی دیا ہے) کے علاوہ درجنوں کتب موجود ہیں جن میں عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ''محمدی علوی''، ''بنی عون''،'' آل عون''،''قطب شاہی علوی اعوان''، و'' علوی'' وغیرہ کے عنوان سے موجود ہے۔

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے شجرہ کے حوالے سے عرض ہے کہ درجنوں مصنفین گزر رے ہیں اور موجود ہیں اور ان کی اولاد سے بھی بہت سے مصنفین گزر رے ہیں اور موجود بھی ہیں اور راقم مولف

خود حضرت بابا سجاول علوی کی اولاد اور شادو آل گوت سے تعلق رکھتا ہے۔ بابا صاحبؒ کی اولاد سے کسی بھی مصنف نے آج تک یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ یا اس کا خاندان حضرت غازی عباس علم دارؒ کی اولاد سے ہے بل کہ صدیوں سے ہماری شہرت بلدی حضرت محمد حنفیہؒ سے ہے۔(بحوالہ: گلوسری آف ٹرائبز اینڈ کاسٹس، بحرالجمان، تاریخ اقوام پونچھ، تحقیق الاعوان، مراۃ التواریخ الاعوان، بابا قاسمؒ، تاریخ ہزارہ، تاریخ علوی اعوان، نسب الصالحین، اعوان مشائخ عظام، حقیقت الاعوان ، سادات علوی اعوان مشائخ، تحقیق الانساب، مختصر تاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹری، آئینہ اعوان، اعوان شخصیات ہزارہ، کاروان علوی، گلدستہ اعوان، تذکرہ اولیائے ہزارہ، ذکر اولیائے ہزارہ ہفت روزہ نشیمن، ماہنامہ اعوان، ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آباد، ماہنامہ شعوب کراچی وغیرہ)۔

موصوف کا یہ کہنا کہ سلطان محمود غزنوی نے چونکہ خلافت بنو عباس کو تسلیم کر لیا تھا اور عباسی قبیلہ علویوں کے خون کا پیاسا تھا علوی سلطان محمود غزنوی کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتے تھے۔یہ سے مفروضے ہیں۔ قدیم تاریخ و انساب کی کتب سے یہ تصدیق ہوتا ہے کہ ''علوی'' سلطنت غزنویہ سے منسلک رہے ہیں۔تاریخ بیہقی جلد اوّل صفحہ 27 پر سالار علویان و نقیب علویان کے علاوہ کئی علویوں کے نام موجود ہیں جو سلطنت غزنویہ کے ساتھ جہاد ہند میں شریک رہے۔نیز'' تاریخ محمودی'' فارسی کا اردو ترجمہ،''لباب الانساب'' عربی 565ھ کے صفحہ 727 پر عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد کا سلطنت غزنویہ سے منسلک ہونا درج ہے اس کے علاوہ ''منبع الانساب'' فارسی 830ھ تالیف سید معین الحق جھونسوی اور دیگر درجنوں کتب میں بھی درج ہے کہ سالار مسعود غازی جو سلطان محمود غزنوی کے بھانجا تھے اور اکثر سادات اشراف ان کے ہمراہ ہندوستان آئے۔

صفحہ 125 پر جس وزیر علی نامی آدمی کو مولوی حیدر علی لدھیانوی کا چچازاد بھائی لکھ کر مولوی حیدر علی اعوان پر تنقید کی گئی ہے ان کے لیے صرف اتنا ہی کہوں گا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناؤں کی معافی مانگیں۔فرضی تاریخ قوم اعواناں (دو ورق کی فوٹو کاپیاں) کو مولوی حیدر علی سے منسوب کرتے ہوئے جھوٹی اور من گھڑت کہانی بنا کر گمراہ کن پروپگنڈا کیا گیا۔دو ورق کو تاریخ قوم اعواناں لکھنا تو گناہ ہے ہی لیکن اس سے بڑا گناہ عظیم یہ ہے کہ اسی فوٹو اسٹیٹ کے صفحہ 2 پر درج عبارت کے چند جملے ملاحظہ ہوں'' تاریخ ''قوم آوان زادالاعوان و باب الاعوان سے واضح ہو سکتا ہے ان میں مفصل حال درج ہے۔اسی صفحہ پر مزید لکھا ہے 5 دسمبر 1947ء بروز جمعہ بوقت صبح کو جما لپور چھوڑا گیا اور پاکستان کے مختلف اضلاع میں آباد ہوئے۔اس ورق کے آخر میں درج ہے ''مرتبہ: وزیر علی سارجنٹ درجہ اوّل پولیس تھانہ کھنہ ماہ دسمبر 1881ء'۔یعنی مرتبہ کنندہ 1881ء اور واقعات 1947ء۔اس کے بعد حاجی اسحاق (فرضی بھتیجا مولوی حیدر علی) کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔حاجی محمد اسحٰق بن وزیر علی بن حیدر علی بن نادر علی بن ملائم خان بن رحمت اللہ بن احمد شاہ بن بیتل خان بن مجاہد خان بن حبیب خان پتی حبیب از اولاد مزمل علی کلغان بن عون عرف قطب شاہ۔

مولوی حیدر علی لدھیانوی کا شجرہ نسب ملاحظہ ہو'' حیدر علی بن محمد بخش بن اللہ دتا بن یوسف علی بن جان محمد بن رحمت علی بن برانی شاہ بن رحمٰن علی بن غازی الدین بن محمد رضا بن محمد روف بن محمد لطیف بن ملک

محمد بن ملک علی بن دریائی علی بن بجاز علی بن امیر جہاں شاہ ناصر بن میر قطب حیدر بن عطااللہ بن میر طاہر غازی بن میر طیب غازی بن میر محمد غازی بن عمر غازی بن آصف غازی بن بطل غازی بن عبدالمنان بن عون بن محمد حنفیہؒ بن مرتضیٰ علی علیہ السلام بن ابی طالب بن عبدالمطلب (بحوالہ تاریخ علوی 1896ء صفحہ 2 و تاریخ حیدری 1327ھ صفحہ 66 ")۔ مندرجہ بالا کے تقابلی جائزہ کے بعد عیاں ہوا کہ ان دونوں شجرات میں کوئی ایک نام بھی مشترک نہیں حاجی اسحاق، مولوی حیدر علی کے بھتیجے کیسے ہو گئے اور مولوی صاحب نے اس فرضی وزیر علی کے شجرہ سے کیسے استفادہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔

موصوف نے صفحہ 158 پر جعلی عکسی تصویر اور جعلی شجرہ نسب پیوست کیا ہے۔ یہ بھی تین جعلی کتب کا تسلسل ہے۔ اگر اس میں کوئی حقیقت ہوتی تو انساب کی درجنوں کتب میں تذکرہ ہوتا اور کتاب کا نام، مصنف کا نام، سن اشاعت اور مقام اشاعت بھی ہوتا۔ بہ قول ان کے ان تین کتب کا وجود ہے تو سامنے لائیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے یہ تینوں کتب پانچ لاکھ میں خرید نے کا اشتہار دے رکھا ہے زیر تبصرہ کتاب کو مسترد کرنے کے لیے یہی کافی ہے کہ اس کے مولف نے اپنا ذاتی شجرہ از خود "منظر سون"، "معارف الاعوان" اور "تحفۃ الاعوان" میں درجنوں نام بغیر کسی حوالے کے تبدیل کرتے ہوئے من پسند شجرہ ترتیب دے کر شائع کیا۔ حیرت کی بات ہے کہ اپنی ہی تالیف کی گئی تین کتب میں اپنا شجرہ ہر بار مختلف شائع کرنے والے حضرت عبدالرحمٰن چشتی علوی عباسی از اولاد حضرت غازی عباس علم دارؒ کی چار سو سال سے قبل تالیف فرمائی گئی کتاب مرات مسعودی پر اعتراض جو لوگ ابھی تک اپنے شجرہ نسب کی تحقیق نہیں کر سکے وہ اعوان قبیلہ کا نسب دان کہلائے سوالیہ نشان ہے؟ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے آمین۔ مندرجہ بالا بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مولوی نورالدین سلیمانی پٹھان نے تین جعلی کتب "میزان قطبی"، "میزان ہاشمی" و "خلاصۃ الانساب" کے حوالے سے اعوانوں کا شجرہ نسب تبدیل کرنے کی ناکام کوشش کی اور جب حوالہ جاتی کتب طلب کی گئیں جو نہ تو مولوی نورالدین مہیا کر سکے اور نہ ہی ان کے پیروکاروں میں سے آج تک کوئی پیش کر سکا۔ الغرض مولوی نورالدین سلیمانی نے از خود پیر غلام دستگیر نامی کے سامنے یہ اقرار کیا کہ ان تین کتب کے حوالے فرضی تراشے گئے ہیں تصدیق کے لیے "تذکرہ الاعوان" تالیف ملک شیر محمد خان ساکن کالاباغ ملاحظہ فرمائیں۔

مولف 2016ء میں تحفۃ الاعوان کے صفحہ 55 پر لکھتے ہیں:۔ حال ہی میں بھارت کے دارالحکومت نئی دہلی کے میوزیم میں بھی "خلاصۃ الانساب" کی موجودگی کی تصدیق ہو گئی ہے۔ جو جلد پاکستان میں دستیاب ہوگی۔ سیریل نمبر 759، ٹائٹل خلاصۃ الانساب (علامہ حلی)، اکونٹ نمبر 862' اور عمدۃ الاعوان میں بات گول کر گئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مولوی نورالدین سے تا حال نہ حوالہ ملا نہ کوئی کتاب پیش کر سکے۔ لہذا تصدیق ہوا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ "عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ " کی اولاد سے ہے جو عون کی وجہ سے بنی عون، عون آل اور اعوان اور عون کے عرف قطب شاہ کی وجہ سے قطب شاہی اور حضرت علیؓ کے نام کی نسبت سے علوی ہے۔

خلاصہ: غیر مستند، فرضی مطبوعات (کتب) اور ان کے حوالہ سے لکھنی جانے والی کتب پر تبصرہ

جیسا کہ قبل ازیں واضح کیا گیا کہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آل "بنی عون"، "عون آل" ہے۔ جس کا ثبوت انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب سے ثابت ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہونے کی نسبت سے "علوی" ہے۔ عون کی اولاد "بنی عون" کہلائی اور بنی عون سے اعوان اور چوں کہ عون کا عرف قطب شاہ غازی تھا اس وجہ سے آپؒ کی اولاد "قطب شاہی علوی اعوان" بھی کہلاتی ہے۔ اس حوالہ سے چند غیر مستند اور فرضی مطبوعات کے عنوان سے گزشتہ صفحات پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے کہ ان فرضی اور غیر مستند کتب کے حوالے سے تالیف کی جانے والی کتب کے قابل اعتراض اقتباسات پر تبصرہ بھی کیا جا چکا ہے۔ ان کتب میں بنیادی کتب "زادالاعوان" و "باب الاعوان" ہیں جو تین غیر مستند اور فرضی مطبوعات "میزان قطبی"، "میزان ہاشمی" اور "خلاصۃ الانساب" کے حوالے سے تالیف کی گئیں ہیں اور قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بجائے بغیر کسی قدیم حوالے کے حضرت عباس علم دارؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جوڑ دیا گیا۔ جب کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی شہرت بلدی صدیوں سے حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد چلی آ رہی تھی اور یہی انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب سے بھی تصدیق ہوتا ہے اور خود مولوی نورالدین مرحوم نے بھی اس روایت کا اعتراف کیا تھا۔ اب لکھنے اور لکھانے والے دونوں اس دنیا میں نہیں رہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اس کے بعد بھی ان کے چند پیروکار مکھی پہ مکھی مارے جا رہے ہیں نہ ان میں سے کسی نے مندرجہ بالا تینوں کتب دیکھی اور نہ ہی نسابہ نے ان کتب کا تذکرہ کیا۔ اب جو بھی کتاب ان تینوں فرضی، غیر مستند و جعلی کتب کے حوالے سے لکھی گئی یا لکھی جائیں یا حوالے دیے جائیں ان کو کیوں کر تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

وادی سون سکیسر اعوان کاری اور پنجاب بھر میں اعوانوں کی شہرت بلدی یہ ہے کہ وہ حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان آئے ہیں۔ راقم مولف نے خود شوکت محمود اعوان، پیر نعیم چشتی، طارق محمود اعوان کے ہمراہ مختلف علاقوں کا دورہ کیا محققین سے ملاقات کی جن میں سید سعید احمد ہمدانی پرنسپل ڈگری کالج نوشہرہ قابل ذکر ہیں نیز اس امر کی تصدیق برصغیر پاک و ہند میں انگریز دور میں جب بندوبست آراضی ہوا اور ہر قبیلہ سے اس کا شجرہ نسب و تاریخ پوچھی گئی اس حوالے سے علوی اعوان قبیلہ نے جو موقف پیش کیا وہ انگریزوں نے گزیٹئیر اور بندوبست اور تاریخ کی کتب میں درج کیا ان کتب کی فہرست طویل ہے جو کتاب ہذا میں شامل کرتے ہوئے ان پر تبصرہ بھی کیا گیا ہے۔ ان کتب کا خلاصہ یہ ہے کہ "اعوان" حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ دیگر ازواج کی اولاد ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں آئے اور اس موقف کی تصدیق انساب کی قدیم ترین کتب سے بھی ہوتی ہے۔ انساب کی کتب سے

حضرت عباس علم دارؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے حضرت عبدالرحمٰن چشتی عباسی علوی معروف عالم دین اور صوفی بزرگ گزرے ہیں، ''مرات مسعودی'' فارسی 1037 ہجری، ''مرات الاسرار'' فارسی 1045 ہجری کے علاوہ درجنوں کتب تالیف فرما چکے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان عباسی علوی ہے (مرات الاسرار فارسی 1045ھ)۔ حضرت محمد حنفیہؒ کے فرزند جعفر الاصغر اور علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد بھی ہند آئی اور عمر الاطرف بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد بھی ہند آئی۔ جہاں تک ''بنی عون'' قطب شاہی اعوان قبیلہ کا تعلق ہے وہ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔ دیگر علوی جو نسبی لحاظ سے ''بنی عون'' یا ''قطب شاہی'' یا ''اعوان'' نہیں تھے لیکن علوی ہونے اور باہمی رشتہ داری کی وجہ سے ان میں ضم ہو گئے جس کی وجہ سے وہ بھی قطب شاہی علوی اعوان ہی مشہور ہو گئے جب کہ وہ اعوان اور قطب شاہی علوی اعوان نہیں ہیں بل کہ وہ نسبی طور پر علوی، عمری، عباسی ہیں۔ چند لوگ جو حضرت عباس علم دارؓ کی اولاد ہونا بیان کرتے تھے اب وہ بھی کتب میں اور عام تحریر میں علوی، عباسی لکھنا شروع ہو گئے ہیں غالباً ان کو احساس ہو چکا ہے کہ وہ غلطی پر ہیں۔

کتاب ہذا کے صفحہ 38 پر نسابہ کے اوصاف و نسب کی اقسام کے حوالے سے درج ہے ''چوں کہ نسابہ کے نزدیک ایسا نسب جو نسابین کے نزدیک ثابت ہو لیکن بعض نے انکار کیا ہو تو ایسوں کو مقبول النسب کہیں گے نیز کسی بھی نسب کے ثبوت کے لیے لازمی ہے کہ یہ نسب قدیم مصادر العربیہ کی روشنی میں ثابت ہوتا ہو یعنی شجرہ جس امام علیہ السلام کی نسل سے منسوب کیا جا رہا ہے کتب الانساب میں ان اشخاص کا ذکر موجود ہو''۔ زیر تحقیق نسب نامہ عون بن یعلیٰ مندرجہ بالا اصول کے مطابق تصدیق نہیں ہوتا مزید اس حوالہ سے یہ بھی گزارش ہے کہ جس ''عون بن یعلیٰ'' کو غوث پاک کا خلیفہ ظاہر کیا جا رہا ہے اور ان کا بغرض تبلغ ہند آنا بیان کیا جا رہا ہے اور ان سے قادریہ سلسلہ کی اشاعت کی بھی بات کی جا رہی ہے اور قطب شاہی اعوانوں کا جد بھی ظاہر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے میں سے کوئی بھی بات انساب کی کتب سے تصدیق نہیں ہو رہی ہے۔ یعنی انساب کی کسی بھی قدیم عربی و فارسی کتاب کے مطابق عون بن یعلیٰ نامی کوئی بھی شخص نہ تو حضرت غازی عباس علم دارؓ کی اولاد سے گزرا ہے اور نہ ہی عون بن یعلیٰ نامی کوئی بھی آدمی ہند آیا اور نہ ہی بغداد میں ان کا تذکرہ ہے تصدیق کے لیے منتقلۃ الطالبیہ عربی اور مہاجران آل ابی طالب ملاحظہ کیجئے حضرت ابوطالب کی اولاد نے جہاں اور جس مقام پر ہجرت کی کتاب ہذا میں درج ہے۔ الحمدللہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کا بنی عون، آل عون، قطب شاہی کہلانا اور عون بن علی کی اولاد کا ہند آنا منتقلۃ الطالبیہ عربی، تہذیب الانساب عربی، کتاب نسب قریش عربی، منبع الانساب کے علاوہ درجنوں کتب سے تصدیق ہوتا ہے ان کتب کے اقتباسات، صفحہ نمبر، مولف کا نام اور سال تالیف کتاب ہذا میں درج کیا جا چکا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو بھی کتب ''میزان قطبی''، ''میزان ہاشمی'' اور ''خلاصۃ الانساب'' کے حوالے سے تالیف کی گئی ہیں یا زاد الاعوان و باب الاعوان کے حوالے سے مرتب کی گئی ہیں وہ سب کی سب ''غیر مستند اور فرضی مطبوعات'' ہیں چوں کہ میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب کا اس دنیا میں نہ وجود تھا اور نہ ہے جب ان کتب کا وجود ہی نہیں ہے تو ان کے حوالے سے لکھی جانے والی کتب بھی غیر مستند، فرضی، من گھڑت، جعلی اور بے بنیاد ہیں۔

مستند عربی و فارسی کتب کے مطابق اعوانوں کی تاریخ
قطب شاهی علوی اعوان فی نسب آل محمد حنفیہؒ

مختصر ترین تاریخ قطب شاہی اعوان کے حوالے سے قبل ازیں تحریر کیا جا چکا ہے۔ بہت سی لغات عربی، فارسی و اردو میں العون، عون، اعوان کے معنی مددگار کے لکھے گئے ہیں۔ ''عون'' کی جمع ''اعوان'' ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹی کا نام اعوان تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے کا نام بھی آوان بن یافث تھا۔ کچھ لوگ اعوانوں کا انتساب ان ہی سے بیان کرتے ہیں لیکن یہ درست نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو اعوان دنیا کی آبادی کا تیسرا حصہ ضرور ہوتے اور دنیا کے کونے کونے میں ہوتے مگر ایسا نہیں ہے اعوان جہاں بھی ہیں وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہونا بیان کرتے ہیں۔ انساب کی قدیم ترین کتب سے ثابت ہے کہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آل بنی عون، عون آل ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہونے کی نسبت سے ''علوی'' ہے۔ عون کی اولاد ''بنی عون'' کہلائی اور بنی عون سے اعوان اور چوں کہ عون کا عرف قطب شاہ غازی تھا اس وجہ سے آپؒ کی اولاد ''قطب شاہی علوی اعوان'' بھی کہلاتی ہے۔

121 ہجری میں حضرت زید بن حضرت امام زین العابدینؓ بن حضرت امام حسین علیہ السلام کو بنی امیہ کے کارندوں نے کوفہ میں شہید کر دیا تھا۔ زید شہید کی اہلیہ محترمہ ریطۃ بنت ابی ہاشم عبداللہ غازی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ تھیں۔ یعنی عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کے رشتہ میں زید چچازاد بھائی اور بہنوئی بھی تھے۔ حضرت زید شہید کے ہمراہ 40 ہزار آدمی تھے جیسے ہی ہشام کا لشکر گراں مقابلے پر آیا مخلص اصحاب و انصار مارے گئے صرف 88 آدمی رہ گئے جس میں 33 عزیز و اقارب تھے جن میں عون بن علی (جد بنی عون) بھی تھے۔ حضرت زید اور ان کے ساتھی زخموں سے چور چور ہو چکے تھے ایک تیر آپ کی پیشانی پر آ لگا اور جام شہادت نوش کیا یوسف بن عمر نے سر کاٹ کر ہشام کے پاس بھیج دیا۔ زید بن علی اور عون بن علی (جد بنی عون) کی قبریں تبریز کی پہاڑی پر بیان کی جاتی ہیں ایک اور روایت میں عون بن علی (عون قطب شاہ غازی) کی قبر غزنی روایت کی جاتی ہے۔ حضرت زید کی شہادت کے بعد جب ان کے بیٹے یحییٰ بن زیدؒ کی زندگی کو بنو امیہ سے شدید خطرہ لاحق ہوا تو انہوں نے 125 ہجری کو کوفہ سے ہرات جوزجان و نواحی خراسان و غزنی کی جانب ہجرت کی۔ آپ کے ہمراہ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کے علاوہ خاندان کے طرف داروں کی ایک جماعت تھی ''تاریخ طبری'' میں 70 تعداد بیان کی گئی ہے۔

کتاب نسب قریش عربی تالیف لابی عبداللہ 200ھ کے صفحہ 77 اور کتاب المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب عربی تالیف الشیخ الامام الحافظ ابی عبداللہ بن عیسیٰ 656 ہجری کے صفحہ 26 پر عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ''بنی عون'' درج ہے اور منبع الانساب فارسی تالیف سید معین الحق جھونسوی 830 ہجری کے مطابق عون کا عرف قطب غازی تھا اور ان کے والد علی کا پورا نام علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ ہے۔ تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی تالیف ابی الحسن محمد بن ابی جعفر 449ھ کے صفحہ 274-273، منتقلۃ الطالبیہ عربی تالیف ابی اسماعیل ابراہیم بن ناصر ابن طباطبا 471ھ کے صفحہ 352-303، المعقبون من آل ابی طالب عربی السید مہدی الرجائی الموسوی 1427ھ جلد سوم صفحہ 393 کے مطابق عون بن علی بن محمد حنفیہ کے پوتے علی کے سات بیٹوں میں سے پانچ عیسیٰ بن علی، حسین بن

علی، حسن بن علی، محمد بن علی، احمد بن علی بن محمد اشھل (محمد اصف غازی) کی اولاد کا ہند میں آنا درج ہے اور دو بیٹوں علی بن علی و موسیٰ بن علی کی اولاد مصر و روم وغیرہ میں آباد ہونا درج ہے۔ جب کہ منبع الانساب فارسی میں عون عرف قطب غازی (جدامجد قطب شاہی علوی اعوان) کے پوتے شاہ علی غازی کے دو فرزند محمد غازی و احمد غازی کی اولاد کا تذکرہ موجود ہے۔ محمد غازی کی اولاد سے سالار مسعود غازی جو سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور سالار ساہو بن عطا اللہ غازی نے جہاد ہند میں عظیم کارہائے نمایاں انجام دیے۔ جن کا احوال کتاب ہذا میں دی گئی کتب سے واضح ہے۔

منبع الانساب فارسی کے مطابق اکثر سادات اشراف سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی (آپ کا نام امیر محمود، سالار داؤد اور سپہ سالار غازی بھی اکثر کتب میں درج ہے) کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے۔ اور علی بن الحسین بن علی بن محمد اشھل (محمد آصف) بن عون بن علی بن حضرت محمد حنفیہؒ کے فرزندان کا تذکرہ لباب الانساب (عربی (565ھ ص 727 میں درج ہے نیز تاریخ بیہقی تالیف خواجہ ابوالفضل محمد بن حسین بیہقی 470-385 ہجری جلد اوّل ص 57 پر درج عبارت ''قاضی ورئیس وخطیب ونقیب علویان وسالار علویان وسالار غازیان'' کا تذکرہ موجود ہے جس کے مطابق سلطنت غزنویہ کے ساتھ قاضی القضاء رئیس، خطیب نقیب وسالار سب کے سب علوی تھے۔ اور تاریخ بیہقی جلد دوم میں سالار ساہو غازی کا تذکرہ امیر محمود اور سپہ سالار غازی کے نام سے درج ہے۔ نیز ابتدائی بندوبست کے اعوان قبیلے کے معززین نے حکام بندوبست کے سامنے یہ تاریخ بیان کی کہ ہم قطب شاہ کی اولاد ہیں جو سلطان محمود غزنوی ساتھ ہرات وغزنی سے آیا تھا جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھا بل کہ گلوسری آف ٹرائبز میں محمد بن علیؓ یعنی محمد حنفیہؒ کی اولاد لکھا۔ اعوان قبیلے کی تمام بیان کردہ روایات جو بندوبست رپورٹس اور گزیٹئرز میں درج ہیں کے مطابق قطب شاہ (قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ 358ھ۔424ھ) سلطان محمود غزنوی کے ساتھ آیا نہ کہ حضرت غوث پاک (470ھ۔561ھ) کے خلیفہ قطب الہند بن کر۔ آج بھی ہندوستان بھر کے اعوان قبیلے سے یہ پوچھا جائے کہ آپ کے اجداد کس کے ساتھ تو فوراً جواب آئے گا کہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ آئے۔ کسی بھی نسب کی عربی وفارسی کتاب میں حضرت محمد حنفیہؒ کے چھوٹے بھائی حضرت غازی عباس علم دارؒ کی اولاد میں عون بن علی یا عون بھی یعلی نام کی کوئی بھی شخصیت نہیں گزری اور نہ ہی عرب نسابہ تذکرہ کیا۔ ابوطالب بن عبدالمطلب کی اولاد دنیا بھر کے جن ملکوں میں ہجرت کر گئی اس کی نشان دہی ''منتقلة الطالبیہ عربی 471ھ'' میں کی گئی ہے۔ اس کتاب میں صرف عون قطب غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد کا ہند آنے کا ذکر موجود ہے۔ لہذا یہ تصدیق ہوا کہ ''اعوان'' عون قطب غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔ قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ کا تذکرہ مرات مسعودی 1037ھ، مرات الاسرار 1045ھ، گزیٹئرز، گلوسری آف ٹرائبز، زاد لاعوان، باب الاعوان تاریخ علوی، تاریخ حیدری، تاریخ الاعوان، حقیقت الاعوان، تذکرۃ الاعوان، تحقیق الاعوان وغیرہ میں درج ہے اور واضح ہو کہ یہ تمام کتب ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے قیام 1975ء سے قبل کی تصانیف ہیں۔

بنو ہاشم، بنی ہاشم و ہاشمی کی وجہ تسمیہ:

بنو ہاشم سے مراد آل حضرت علیؓ، آل حضرت جعفرؓ آل، حضرت عقیلؓ پسران ابوطالب و حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب۔ ان پر زکواۃ، صدقہ الفطر اور دیگر صدقات واجبہ احادیث کی روشنی میں حرام

ہیں۔ بنو ہاشم کے کچھ دیگر خانوادے بھی ہیں لیکن حرمت صدقہ کا حکم صرف مذکورہ بالا حضرات اور ان کی اولاد کے ساتھ ہی مختص ہے۔ بنو ہاشم کے لیے صدقات فرضیہ کی حِلّت کے حوالے سے ''فتاویٰ مہریہ'' از حضرت پیر مہر علی شاہ گیلانی قدس سرہ العزیز کے صفحہ 30 پر بنو ہاشم کے لیے صدقات لینا جائز قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں اسلامی نظریاتی کونسل آزاد کشمیر نے بھی ایک حکومتی نوٹیفکیشن کے تحت قرار دیا ہے کہ اب بنو ہاشم (سیّد، **اعوان عباسی**) عارضی طور پر دوسرے مستحقین زکواۃ کی طرح زکواۃ فنڈ سے مالی امداد پانے کے مستحق ہوں گے۔ واللہ العالم (مزید تفصیل کے لیے کتاب ہذا کا صفحہ 36 ملاحظہ فرمائیے)۔

علوی کی وجہ تسمیہ:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابوطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم کی اولاد ''علوی'' کہلاتی ہے۔ جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اولاد ''صدیقی'' اور حضرت عمر فاروقؓ کی اولاد ''فاروقی'' کہلاتی ہے اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ''علوی'' کہلاتی ہے۔ نیز حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پوتے عون بن علی کی اولاد ''بنی عون''، ''اعوان'' اور قطب شاہی بھی کہلاتی ہے۔ نیز حضرت غازی عباس علم دارؒ کی اولاد علوی اور علوی عباسی کہلاتی ہے اور حضرت عمر الاطرف کی اولاد علوی اور ''عمری علوی'' بھی کہلاتی ہے۔ المختصر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جملہ اولاد ''علوی'' ہی ہے جو آگے ہزاروں شاخوں میں منقسم ہے۔

سیّد کی وجہ تسمیہ:

سیّد کے لغوی معنی ''سردار'' و ''پیشوا'' کے ہیں۔ عرف عام میں سیّد اس شخص کو کہتے ہیں جو بلاواسطہ حضور نبی کریم ﷺ کی اولاد ہو یا حضور ﷺ کی صاحبزادیوں کی اولاد ہو چوں کہ جملہ صاحبزادگان بچپن میں وصال فرما چکے تھے۔ اور صاحبزادیوں میں سوائے حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے کسی کی نسل نہیں چلی اس لیے ''سیّد'' اولادِ حسنین کریمین کے ساتھ خاص ہے اور ان کی اولاد بطور قبیلہ ''سیّد'' ہے اور ''سیّد'' تمام قبائل سے بلندتر و بزرگی وفضیلت والا قبیلہ ہے۔ یعنی برصغیر پاک و ہند میں حسنین کریمین کی اولاد بطور قبیلہ ''سیّد'' مشہور و معروف ہے۔ جیسا کہ ''اعوان'' علوی ہیں اور بطور قبیلہ ''اعوان'' ہیں اور اعوان کا مطلب معاون و مددگار ہے اب ہر معاون و مددگار تو ''اعوان'' نہیں ہو سکتا اس کے لیے ''عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ '' کی اولاد ہونا ضروری ہے۔ لہذا بطور قبیلہ کے ''سیّد'' حسنین کریمین علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

بنی عون کی وجہ تسمیہ:

عون بن علی بن محمد الحنفیہؒ کی اولاد ''بنی عون'' انساب کی قدیم عربی کتب میں درج ہے۔ کتاب نسب قریش عربی (236-156ھ) کے ص 77 پر اور کتاب المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب عربی (656ھ) کے صفحہ 26 پر درج ہے ''وولد عون بن علی بن محمدبن علی بن ابی طالب: محمداً؛ ورقیه؛ وعلیة بنی عون'' نیز معجم البلدان والقبائل الیمنیہ جلد دوم کے ص 1145 پر بھی آل عون: کے عنوان میں درج ہے قبیلہ من ''آل محمد وآل علی وآل عون''۔ یعنی عون کی اولاد، آل محمد (اولاد محمد بن علی) وآل علی (علیؓ کی اولاد یعنی ''علوی'')۔ بنی عون یعنی عون کی اولاد۔ انساب کی عربی کتب میں ''عون'' بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ''بنی عون'' درج ہے۔ ''بنی عون'' سے ''اعوان'' اور عون کا عرف قطب شاہ غازی کی وجہ سے قطب شاہی کہلائے۔

اعوان کی وجہ تسمیہ:

جیسا کہ درج کیا جاچکا ہے کہ انساب کی قدیم کتب میں عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد بنی عون درج ہے۔ عون عربی زبان کا لفظ ہے ''عون'' کی جمع ''اعوان'' ہے جس کے معنی معاون ومددگار کے ہیں۔ بنی عون سے اعوان ہوگیا مزید یہ روایت بھی بیان کی جاتی ہے کہ عوانوں کے لشکر نے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں بھرپور معاونت ومدد کی تو سلطان محمود غزنوی نے ان کی فتوحات پر خوش ہوکر ''عون'' یعنی ''اعوان'' کا خطاب دیا جو پہلے ہی بنی عون کہلاتے تھے۔

قطب شاہی اعوان کی وجہ تسمیہ:

'قطب'' کے معنی سردار قوم۔ اعلیٰ و برگزیدہ کے ہیں۔ منبع الانساب فارسی 830 کے ص 103 پر عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کا عرف قطب غازی درج ہے۔ جس کی وجہ سے عون قطب شاہ غازی کہلائے عون کا لقب بطل غازی مرات مسعودی میں تحریر ہے، بطل بھی عربی نام ہے جس کے معنی نامور، ہیرو، بہادر، غازی کے ہیں۔ عون بن علی بن محمد الحنفیہؒ کا عرف قطب شاہ غازی تھا جس کی وجہ سے ''عون قطب شاہ غازی'' مشہور ہوئے اسی نام کی وجہ سے آپ کی اولاد قطب شاہی اعوان کہلاتی ہے۔ عون قطب شاہ بن علی ''بنی عون'' اور قطب شاہی اعوان قبیلہ کے جدامجد ہیں جو حضرت محمد حنفیہؒ کے پوتے تھے جن کی اولاد سلطان محمود غزنوی کے ساتھ قطب شاہی لشکر کے طور پر جہاد میں شامل تھے۔

قدیم قلمی شجرہ نسب مرسلہ حضرت علامہ مفتی سید نصیرالحسن علوی ضلع فیض آبا (بھارت) دو سید اسرار احمد علوی ضلع بستی یوپی (بھارت) کے مطابق عطاللہ غازی بن کے پانچ فرزند سید امیر نصراللہ غازی، سالار ساہو غازی ونورالدین المعروف ملک قطب حیدر، سید سیف الدین سرخرو وسید عبداللہ المعروف ملک حیدر تھے۔ امیر نصراللہ غازی کی اولاد کتاب ہذا میں درج کی جاچکی ہے۔ سالار ساہو غازی کے فرزند سالار مسعود غازی لاولد شہید ہوئے ملک قطب حیدر شاہ علوی غازی کی اولاد بھارت اور پاکستان میں آباد ہے۔ سید سیف الدین سرخرو کی اولاد چھ پشت تک درج ہے اور سید عبداللہ المعروف ملک حیدر کی اولاد شجرہ ہذا میں پانچ پشت تک درج ہے۔ ان میں ملک قطب حیدر شاہ غازی علوی کو زیادہ شہرت ہوئی جس کی وجہ سے آپ قطب شاہ (ثانی) مشہور ہوئے۔ جب کہ عون قطب شاہ بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ قطب شاہ اوّل جدامجد قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ مشہور ومعروف گزرے ہیں۔

ملک کی وجہ تسمیہ:

بیان اللسان عربی اردو ڈکشنری میں ''ملک'' کے معنی بادشاہ، کسی جماعت یا ملک کا صاحب حکم واختیار شخص کے ہیں۔ جسٹس پیر کرم شاہ الازہریؒ ضیاء القرآن جلد اوّل میں سورہ المائدہ کی آیت 20 کی تفسیر میں ملک کے حوالے سے رقم طراز ہیں ''حضرت زید بن اسلمؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد بھی روایت فرمایا ہے جس کے پاس رہنے کے لیے گھر اور خدمت کے لیے خادم ہو وہ ملک ہے (ابن جریر)۔'' برصغیر پاک وہند میں ''ملک'' کا خطاب سلطان محمود غزنوی نے ان سرداروں کو دیا جو جہاد فی سبیل اللہ کی غرض سے مع لشکر اس کے ساتھ شامل ہوئے ان میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے ملک ساہو غازی (ملک محمود)، ملک قطب حیدر علوی، ملک سید فخر الدین شہید علوی و ملک افضل علوی

قابل ذکر ہیں۔ نیز مرات مسعودی فارسی 1030 ہجری کے مطابق عون قطب شاہ غازی کے فرزند ملک آصف غازی کے نام کے ساتھ ملک تحریر ہے اور ملک قطب حیدر کو مانک پور اور ملک عبداللہ کو کڑا کا حاکم بھی لکھا گیا ہے۔ اس طرح قطب شاہی اعوان قبیلہ میں ''ملک'' لکھنے کا رواج عام ہوا۔ علاوہ ازیں بلبن علاؤالدین خلجی اور محمد تغلق کے عہد میں فوج کے دس ہزاری منصب دار کو ملک کہا جاتا تھا، سرخیل، سپہ سالار، امیر اور ملک کے عہدے تھے۔

غازی وسپہ سالار کی وجہ تسمیہ:

غازی اس شخص کو کہتے ہیں جو جہاد فی سبیل اللہ میں رہا ہو یعنی بلا معاوضہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلا ہو۔ اور سپہ سالار کے حوالے سے اوپر بیان کیا گیا ہے کہ سرخیل، سپہ سالار، امیر اور ملک غزنی، خلجی و تغلق دور کے عہدے بھی تھے۔ سبکتگین، سلطان محمود غزنوی وغیرہ کی افواج میں بہت سے سپہ سالار گزرے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں افواج کے کئی سپہ سالار ہوتے تھے۔ ہر لشکر کا الگ سپہ سالار مقرر کیا جاتا ہے۔ اور بے شمار لشکر ہندوستان کے مختلف علاقوں میں بھیجے جاتے تھے۔ اس طرح سالار ساہو غازی، سالار قطب حیدر شاہ غازی، سالار سیف الدین غازی، سالار مسعود غازی وغیرہ بھی لشکر کے سپہ سالار تھے۔ واضح ہو کہ بنی عون وعلوی لشکر سلطان محمود غزنوی کی باقاعدہ فوج کے تنخواہ دار ملازم نہیں تھے بل کہ یہ بلا معاوضہ جہاد میں شامل تھے مرات مسعود فارسی ومرات الاسرار فارسی ص 42 پر سالار ساہو غازی کو بطور سپہ سالار درج کیا ہے اور ''افغانستان در مسیر تاریخ'' کے صفحہ 108 پر سلطنت غزنویہ کے پانچ سپہ سالاروں کے نام درج ہیں۔ 1۔ امیر یوسف بن محمود سپہ سالار، 2۔ علی تذیپ سپہ سالار، 3۔ ارپاق سپہ سالار، 4۔ غازی سپہ سالار، 5۔ احمد نیالتگین سالار ہند۔ مندرجہ بالا مندرجات سے معلوم ہوا کہ غزنوی فوج کا سپہ سالار ایک نہیں بل کہ زیادہ تھے۔

بنی عون (قطب شاہی علوی اعوان) کا ہند آنا

عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ''بنی عون'' انساب کی قدیم ترین کتب میں درج ہے۔ تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی 449 ھجری کے مطابق علی بن علی، موسیٰ بن علی والحسن بن علی کی اولاد مصر وروم میں ہونا بیان کی گئی ہے۔ منتقلۃ الطالبیہ (عربی) 471ھ کے ص 331 کے مطابق الحسن بن علی کا بھی ذکر ورود ہند ہوا ہے۔ اس طرح تہذیب الانساب 449 ھ منتقلۃ الطالبیہ 471ھ کے مطابق علی بن محمد بن عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کے پانچ بیٹے عیسیٰ بن علی، احمد بن علی، محمد بن علی والحسین بن علی والحسن بن علی کی اولاد ہند میں آباد ہے وہ سب کی سب قطب شاہی اعوان ہیں۔ تہذیب الانساب ومنتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ، کے علاوہ المعقبون جلد سوم اور منبع الانساب فارسی 830ھ سے بنی عون (اعوانوں) کی ہند آنے کی تصدیق ہوتی ہے اور شجرہ نسب بھی درج ہے۔ منبع الانساب میں محمد غازی واحمد غازی پسران شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد درج ہے محمد غازی کی اولاد سے سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی کو سلطان محمود غزنوی کا بھانجا درج کیا گیا ہے۔ اور سلطان محمود غزنوی کی وفات 421 ھجری میں ہوئی اور سالار مسعود غازی (قطب شاہی علوی اعوان) کی شہادت 424 ھجری میں ہوئی اور ان کے چچا قطب حیدر شاہ غازی علو 424ھ میں شہید ہوئے قبر مانک پور (انڈیا) میں ہے۔

حضرت سیّد نا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجهه الكريم

(جدامجد سادات حسنی، حسینی، علوی وقطب شاہی اعوان)

آپؓ کا نام علی کنیت ابوالحسن وابوتراب القاب حیدر کرار، اسداللہ المرتضیٰ ہیں۔اس امام ہادی انام ابولائمۃ العظام کے محاسن وفضائل لکھنے کے لئے دفتر درکار ہیں۔آپؓ کے والد محترم حضرت ابوطالب مکہ کے نہایت ذی اثر بزرگ تھے۔ نبی کریم ﷺ نے آپ ہی کی آغوش شفقت میں پرورش پائی۔والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھا۔آپؓ داماد رسول ﷺ بھی تھے۔آپؓ کی ولادت 13 رجب 30 عام الفیل (مطابق تقریباً 600ء) خانہ کعبہ میں ہوئی۔حضرت خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے آپؓ نے اسلام قبول کیا۔ 2ھ حضرت فاطمہؓ سے نکاح ہوا۔آپؓ نے غزوہ تبوک کے سوا تمام غزوات میں شرکت فرمائی۔ جنگ بدر اور احد میں تلوار حیدری اس انداز سے چلی کہ دشمن کی فوج میں صف ماتم بچھ گئی۔ فتح خیبر کے موقع پر نبیؐ نے حضرت علیؓ کو علم (جھنڈا) عطا کیا۔یہود کا سردار مرحب آپؓ کے ساتھ مقابلے میں مارا گیا اور آپؓ فاتح خیبر کہلائے۔آپؓ علم وعقل اور بہادری میں یکتا تھے۔ بیک وقت شیر خدا اور باب العلم کا خطاب پایا۔آپؓ کے شاندار کارنامے نسب ہجرت، بدر، اُحد، خندق، صلح حدیبیہ خیبر وحنین کے واقعات مشہور ہیں۔قرآن مجید میں سب سے زیادہ آیتیں آپؓ کی شان میں اتری ہیں۔تاریخ الخلفاء میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ لکھتے ہیں آپؓ نے رسول اللہ سے 586 حدیثیں روایت کی ہیں اور آپؓ سے آپ کے بیٹوں حسنین کریمینؓ، محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) وغیرہ اور کئی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اور تابعین روایت کرتے ہیں۔حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد ماہ ذی الحجہ 35ھ خلیفہ ہوئے 17 رمضان 40ھ کو اشقی الناس ابن ملجم کے ہاتھ سے کوفہ میں زخمی ہو کر شہید ہوئے۔حضرت سیدہ فاطمہؓ بنت رسول ﷺ کی زندگی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دوسری شادی نہیں کی۔حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد آپؓ نے متعدد شادیاں کیں اور اُن سے نہایت کثرت کے ساتھ اولادیں ہوئیں آپؓ کی ازواج واولادیں بذیل تھیں:۔

1۔ حضرت فاطمہؓ کے بطن سے حسنؓ، حسینؓ اور محسنؓ اور لڑکیوں میں زینبؓ الکبریٰ اور ام کلثوم الکبریٰ پیدا ہوئیں۔محسنؓ نے بچپن ہی میں وفات پائی۔آپؓ کی اولاد سادات فاطمیہ، سادات حسنی وحسینی سیّد کہلاتی ہے۔

2۔ حضرت خولہ بنت جعفر بن قیس کا تعلق بنوحنفیہ قبیلہ سے تھا ان کے بطن سے محمد بن علی المعروف محمد حنفیہؒ تھے۔آپؒ کی اولاد علوی، بنی عون، قطب شاہی اعوان وہاشمی بھی کہلاتی ہے۔

3۔ حضرت ام البنین بنت حزام کے بطن سے عباس علم دارؒ، جعفر، عبداللہ اور عثمان پیدا ہوئے یہ سب کربلا میں شہید ہوئے۔حضرت عباس علم دارؒ کی اولاد علوی عباسی وہاشمی کہلاتی ہے ہند میں آپؒ کی اولاد سے حضرت دانیال اور ان کی اولاد سے حضرت عبدالرحمٰن چشتی العلوی العباسی مولف مرات مسعودی فارسی 1037ھ و مرات الاسرار فارسی 1045ھ قابل ذکر ہیں مرات الاسرار میں آپؒ کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔عبدالرحمٰن بن عبدالرسول بن قاسم بن شاہ بدھ بن میاں شیخ بن میاں دانیال ثانی بن بدرالدین بن معین الدین بن قطب بن فرید بن نظام بن نصیرالدین بن دانیال عرف مولانا عود بن میر بدرالدین بن حسن بن فضیل ثالث بن

عبداللہ بن عباس ثانی بن یحییٰ بن فضیل ثانی بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی کرم اللہ وجہہ ہے۔

4۔ حضرت اسماء بنت عمیس سے یحییٰ اور محمد الاصغر پیدا ہوئے۔

5۔ حضرت امامہ بنت ابی العاص۔یہ حضرت زینبؓ کی صاحبزادی اور رسول اللہ ﷺ کی نواسی تھیں ان سے محمد اوسط ہوئے۔

6۔ حضرت لیلیٰ بنت مسعود کے بطن سے عبیداللہ اور ابوبکر پیدا ہوئے جو کربلا میں شہید ہوئے۔

7۔ حضرت صہبا ام حبیب بنت ربیعہ یہ ام ولد تھیں ان سے عمر اور رقیہ پیدا ہوئیں۔حضرت عمر الاطرف کی اولاد علوی، ہاشمی وعمری کہلاتی ہے۔

8۔ حضرت اُم سعید بنت عروہ ان کے بطن سے اُم الحسن اور رملہ کبریٰ پیدا ہوئیں۔

9۔ حضرت محیات بنت عمروالقیس سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جو بچپن ہی میں فوت ہوگئیں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا امام حسنؓ 15 رمضان المبارک 3 ھجری، حضرت سیّدہ فاطمہؓ کے بطن سے پیدا ہوئے۔آپؓ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے جدامجد حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) کے بڑے بھائی تھے۔شکل وصورت میں حضور ﷺ سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔آپؓ بڑے حلیم طبع، صلح جو اور سخی تھے۔جنگ وجدال سے نفرت کرتے تھے۔امیر المومنین حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد۔9 رمضان المبارک 40ھ آپؓ کو خلیفہ منتخب کرلیا گیا تقریباً چالیس ہزار سے زیادہ آدمیوں نے آپؓ کی بیعت کی۔3 ربیع الاول 49ھ مدینہ میں انتقال فرمایا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید الشہداء امام حسینؑ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔آپؑ 3 شعبان 4 ہجری مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔آپؓ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے جدامجد حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کے بڑے بھائی تھے۔10 محرم 61 بہ عمر 57 سال بہ مقام کربلا میں 72 جان نثاروں کے ہمراہ جام شہادت نوش فرمایا۔واقعہ کربلا قلم بند کرنے کے لیے دفتر درکار ہیں

حضرت عباس علم دارؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت عباس علمدارؒ 26 ہجری میں پیدا ہوئے۔قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے جدامجد حضرت محمد حنفیہؒ کے چھوٹے بھائی ہیں آپؒ کی والدہ کا نام حضرت اُم النبین ہے۔کربلا میں حضرت امام حسینؓ نے سب سے بڑا علم (جھنڈا) آپ کو عنایت فرمایا تھا اس لیے آپ کو علم دار کہا جاتا ہے۔آپ امام حسینؓ کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے۔عمدۃ الطالب کے مطابق آپ کی نسل مکہ، مدینہ، مصر، بصرہ، یمن، سمرقند، طبرستان، اردن، حائر ومیاط، کوفہ، قمر، یمن، آمل، شیراز، آذربیجان جوجان، مصر وغیرہ میں موجود ہے۔عبدالرحمٰن چشتیؒ نے حضرت عباس علم دارؒ کی اولاد جو ہند میں آئی ان کے مفصل حالات ''مرات الاسرار'' میں قلم بند کیے ہیں۔

حضرت عمر الاطرف بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت عمر الاطرف کی والدہ ماجدہ کا نام صہبا (ام حبیب) بنت ربیعہ ہے آپؒ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے جدامجد حضرت محمد حنفیہؒ کے چھوٹے بھائی تھے۔المجدی عربی ودیگر کے مطابق

جعفر الملک الملتانی بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن حضرت عمر الاطرفؒ کی اولاد سندھ، ملتان، ہند، خراسان، مصر، شام، یمن، کرمان، فارس و ہرات وغیرہ میں آباد ہے۔

حضرت خولہؒ بنت جعفر بن قیس والدہ حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

طبقات ابن سعد جلد سوم حصہ پنجم و ششم کے ص 125، البدایہ والنھایہ تاریخ ابن کثیر و تاریخ مکہ المکرّمہ جلد اوّل ص 248 کے مطابق حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) کی والدہ خولہ بنت قیس تھیں ان کا نسب یوں ہے "خولہ بنت جعفر بن قیس بن مسلمہ بن عبید بن ثعلبہ یربوع بن ثعلبہ بن الدول بن حنفیہ بن لجیم بن صاحب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط بن ھنب بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان کا تعلق قبیلہ بنو حنیف سے تھا اسی نسبت سے محمد الاکبرؒ، محمد حنفیہؒ مشہور ہوئے۔ آپ کی اولاد علوی، بنی عون، قطب شاہی اعوان اور ہاشمی مشہور ہے۔

حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علیؓ

(جد امجد قطب شاہی علوی اعوان)

حضرت محمد الاکبر (حنفیہؒ)، حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ سے عمر میں چھوٹے اور حضرت عباس علم دارؒ اور حضرت عمر الاطرفؒ سے بڑے تھے۔ تاریخ ابن کثیر جلد پنجم ص 50 کے محمد بن علی بن ابی طالب کا لقب ابوالقاسم اور ابوعبداللہ بھی تھا اور کنیت کے اعتبار سے ابن الحنفیہ کہلاتے تھے۔ آپ 16ھ میں پیدا ہوئے۔ اور 81 ہجری میں وفات پائی جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ نہج البلاغہ ترجمہ رئیس احمد جعفری کے ص 158 کے مطابق جنگ جمل کے موقع پر جب اپنے لشکر کا پرچم امیر المومنین علیؑ نے اپنے صاحبزادے محمد بن حنفیہ کو عطا فرمایا تو کہا "**تزول الجبال ولا تزل عض علیٰ ناجذک اعر اللہ جمجتک تدفی الارض قدمک ارم ببصرک اقصی القوم۔ وغض بصرک واعلم ان النصر من عند اللہ سبحانہ۔** اے بیٹے پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائیں، مگر تم اپنی جگہ سے جنبش نہ کرنا۔ اپنے دانتوں کو مضبوطی سے، ایک دوسرے میں پیوست رکھنا۔ اپنا کاسہ سر خدا کو عاریت دے دو۔ زمین میں اپنے پاؤں میخ کی طرح جما دینا۔ تمھاری نگاہوں کی زد، دشمن کے لشکر کی آخری صف پر رہے اپنی نظر جھکائے رکھنا اور اے بیٹے اس بات پر ایمان محکم رکھو کہ فتح و فیروزی صرف خدا کی طرف سے ہے۔ یہ الفاظ امیر المومنین نے اس وقت ارشاد فرمائے تھے، جب جنگ جمل کے موقع پر آپ نے لشکر کا پرچم، اپنے فرزند دل پسند حضرت محمد بن حنفیہؒ کو عطا فرمایا تھا، اور کوئی شبعہ نہیں، باپ کی نصیحت بیٹے نے دل سے قبول کی اور میدان جنگ میں وہ کارنامے انجام دیے کہ بے ساختہ احسنت و مرحبا کی صدائیں بلند ہونے لگیں، زور بازو سے حیدر اور ذوالفقار علی کا نمونہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ حضرت محمد بن حنفیہ حضرت علی کے صاحبزادے تھے لیکن سیّدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے نہیں، بلکہ حضرت خولہ دختر

جعفر بن قیس (یکے از قبیلہ بنو حنیف) کے بطن سے! حضرت فاطمہ جب تک زندہ رہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کوئی دوسرا عقد نہیں فرمایا۔ حضرت فاطمہؓ کے وصال کے بعد آپ نے دوسری شادیاں کیں چناں چہ خولہ کے بطن سے محمد (محمد حنفیہ) پیدا ہوئے جو سعادت، شجاعت، شرافت اور زہد و عبادت میں اپنے قابل نازش خاندان کے قابل فخر سپوت تھے، حسنین علیہما السلام بھی آپ پر ہمیشہ شفقت کرتے رہے اور جب تک زندہ رہے، بھائیوں (حسنؑ و حسینؑ) کی چاکری کو اپنا قابل فخر سرمایہ سمجھتے رہے۔ امیر المومنین علیؑ اکثر جنگوں اور معرکوں میں آپ کو بھیجا کرتے تھے اور حضرات حسنین علیہما السلام کو یہ کام نہیں سونپتے تھے، ایک مرتبہ کسی نے یہ سوال آپ سے کیا، تو کتنا بلیغ جواب دیا۔ فرمایا! **لا تھما کانا علینیہ وکنت یدیہ فکان یقیٰ عینیہ بیدیہ**، یعنی حضرات حسنین علیہما السلام، امیر المومنین علیؑ کی دو آنکھوں کی حیثیت رکھتے تھے اور میں ان کا ہاتھ تھا، لہذا آنکھوں کو ہاتھ سے بچاتے تھے ان الفاظ سے جہاں حضرت علی کے جذبہ کی ترجمانی ہوتی ہے وہاں خود حضرت محمد حنفیہ کی سعادت بھی کس طرح جھلک رہی ہے! خود امیر المومنین علیؑ نے بھی اس سوال پر جنگ صفین کے موقع پر روشنی ڈالی تھی، عین اس وقت جب کہ جنگ زور و شور سے جاری تھی آپ کو اگر فکر تھی، تو بس حسنؑ و حسینؑ کی بار بار با آواز بلند آپ فرماتے تھے، املکوا عنی ھذین الفتیینا خاف ان ینقطع بھما نسل رسول اللہ ﷺ، یعنی ان دونوں لڑکوں (حسنؑ و حسینؑ) کو روکے رہ، جنگ کے میدان میں نہ کودنے دو، میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ جنگ کے میدان میں کود پڑیں۔ جام شہادت نوش کریں اور اس طرح نسل رسول ﷺ منقطع ہو جائے۔

مروج الذہب و معادن الجواہر (تاریخ المسعودی) حصہ دوم کے ص 350 کے مطابق حضرت علیؓ نے اپنے بیٹوں حسنؓ و حسینؓ و محمد حنفیہؒ کو بلایا اور حسنؓ و حسینؓ کو قریب بلا کر درج ذیل وصیت فرمائی "خدا کی واحدنیت کا لحاظ رکھتے ہوئے ہمیشہ تقویٰ و طہارت پر قائم رہنا، دنیا تم سے کھنچے تو تم بھی اس سے کھنچے رہنا، دنیا کی کوئی شے تمھیں نہ ملے تو اس کی پرواہ نہ کرنا، ہمیشہ حق بات کہنا، یتیموں پر رحم کرنا، کمزوروں کی مدد کرنا، ظالموں کے دشمن اور مظلوموں کے مددگار رہنا اور دنیا کی طرف سے ملامت کی پروانہ کرنا" اس کے بعد محمد حنفیہ کی طرف نگاہ اٹھا کر بولے:۔ "تم نے حسن و حسین کے حق میں میری وصیت سنی؟ پھر فرمایا تمہارے لیے بھی میری یہی وصیت ہے اس کے علاوہ یہ کہ اپنے بھائیوں کی عزت و حرمت کا ہمیشہ خیال رکھنا، ان کا ہر حکم ماننا، ان کے حکم کے خلاف کوئی کام نہ کرنا" پھر حسنؓ و حسینؓ سے فرمایا! "تمھارے لیے بھی میری اس بھائی کے حق میں یہی وصیت ہے کہ اس کا ہمیشہ خیال رکھنا یہ تمھاری تلوار اور تمہارے باپ کا بیٹا ہے اس کا ہمہ وقت خیال رہے"۔ محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) عبداللہ بن زبیرؓ کی قید میں بھی رہے مختیار ثقفی نے انہیں رہا کروایا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا 81ھ میں انتقال ہوا جنت البقیع میں دفن ہیں اس کے علاوہ شام اور طائف بھی جائے مدفن بیان کیے جاتے ہیں لیکن درست بات یہی ہے کہ آپ کی قبر جنت البقیع میں ہے۔ حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بہت بہادر اور جری تھے آپ نے جنگ جمل و جنگ صفین وغیرہ میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے جن کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

جنگ جمل: حضرت عثمانؓ کی شہادت کے دوسرے دن اکثر صحابہ کرامؓ نے حضرت علیؓ سے بیعت کی۔ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے بیعت نہ کی بلکہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو ساتھ لے کر بصرہ پہنچے اور حضرت عثمانؓ کے خون کا مطالبہ کیا۔ حضرت علیؓ کو یہ خبر ملی تو آپ بھی عراق تشریف لے گئے اور بصرہ کے مقام پر حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت علیؓ کا آمنا سامنا ہوا اور یہاں جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں حضرت عائشہؓ اونٹ پر سوار تھیں۔ اس لئے اس جنگ کو جنگ جمل کہتے ہیں۔ محمد الاکبرؒ اپنے والد محترم جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جانب سے جنگ جمل میں شریک تھے اور آپ کی فوج کے علم دار تھے۔ آپؒ نے بہادری کے وہ جوہر دکھائے کہ تاریخ میں ان کا نام بہادروں کی فہرست میں شامل ہے۔ تاریخ طبری ترجمہ اردو نفیس اکیڈمی۔ کراچی کی جلد سوم کے حصہ دوئم میں لکھتے ہیں کہ عمرو نے ابوالحسن عبداللہ القریش، یونس بن راقم، علی بن عمرو اسکندری زید بن حساس کے واسطہ سے محمد الاکبرؒ کا بیان نقل کیا ہے کہ جمل کے روز میرے والد نے لشکر کا جھنڈا مجھے عنایت کیا اور فرمایا! آگے بڑھو میں برابر آگے بڑھتا رہا۔ لیکن جب میرے آگے نیزے اور سنانیں آڑے آگئیں تو میں رک گیا۔ آواز آئی آگے بڑھو، میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو کہنے والے میرے والد (حضرت علی کرم اللہ وجہہ) تھے۔ جنگ کے دوران آپ کے ہاتھ میں حضرت علیؓ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ''بیٹے پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو ٹل جائے لیکن تم نے اپنی جگہ سے نہیں ٹلنا۔ اپنی ڈاڑھی کو مظبوطی سے دباؤ، اللہ عزوجل کے حوالے اپنی کھوپڑی کردو، زمین میں اپنے قدم گاڑ دو، قوم کی آخری صف کی طرف نگاہ رکھو، آنکھ نیچی کرلو، تمہیں یقین ہونا چاہئے کہ نصرت اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے۔ چاروں طرف سے تیروں کی بارش ہوگی بیٹے آگے بڑھو، جاندار نیزہ زنی کا ثبوت دو، اپنے بابا جیسی نیزہ زنی کروتا کہ تیری تعریف ہو۔ جب تک جنگ بھڑکائی نہ جائے اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

جنگ صفین: جنگ صفین حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے درمیان صفین کے مقام پر 37ھ میں ہوئی۔ لڑائی کئی روز تک جاری رہی آخر کار عمرو بن العاصؓ کے مشورے سے حضرت امیر معاویہؓ کی فوج نے قرآن نیزوں پر اٹھا کر قرآن پر فیصلے کے لئے صدا بلند کی۔ چنانچہ جنگ رک گئی۔ فیصلے کے لئے حکم مقرر ہوئے۔ حضرت علیؓ کی جانب سے ابوموسیٰ اشعریؓ اور حضرت معاویہؓ کی جانب سے عمرو بن العاصؓ حکم مقرر ہوئے۔ 38ھ کو فیصلے کا اعلان ہوا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے حضرت علیؓ کو خلافت سے معزول کرنے کا اعلان کیا۔ جبکہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے ابوموسیٰ اشعریؓ کے فیصلے کی تائید کرتے ہوئے حضرت امیر معاویہؓ کو خلافت پر فائز کرنے کا اعلان کیا جسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مسترد کر دیا۔ طبقات ابن سعد سے منقول ہے کہ حضرت علیؓ کی پیادہ فوج پر اس جنگ میں حضرت عمار بن یاسر افسر تھے جبکہ علم فوج حضرت محمد الاکبرؓ کے ہاتھ میں تھا۔ اس جنگ میں محمد الاکبرؓ نے شجاعت و جرأت کے بے مثال کارنامے انجام دیئے۔

''تاریخ طبری'' اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی کی جلد سوم کے حصہ دوئم میں درج ہے کہ جنگ کے

چوتھے روز محمد الاکبرؒ ایک زبردست لشکر لے کر نکلے۔ ان کے مقابلے پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ لشکر لے کر آئے اور محمد الاکبرؒ کو مقابلے کی دعوت دی۔ جسے محمد الاکبرؓ نے قبول کرلیا اور ان کے مقابلے کے لئے نکلے۔ حضرت علیؓ کی ان دونوں پر نظر پڑی تو فوراً اپنی سواری کو حرکت دی اور محمد الاکبرؓ کو آواز دی اور ٹھہرنے کا حکم دیا۔ وہ ٹھہر گئے پھر حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ بھی حضرت علیؓ کے احترام میں مقابلے سے ہٹ گئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے بیٹے محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کو بار بار میدان کارزار میں بھیجتے تھے اور حسنینؓ کو اپنے پاس روکے رکھتے تھے۔ کسی نے محمد الاکبرؓ سے پوچھا کیا وجہ ہے تمہیں جنگ میں بار بار بھیجا جا رہا ہے اور حسنینؓ کو روک کر رکھا جاتا ہے تو حضرت محمد الاکبرؒ نے جواب دیا کہ میرے والد کا یہ فعل بالکل درست اور بجا ہے کیونکہ میں ان کا دایاں ہاتھ ہوں اور حسنینؓ ان کی آنکھیں ہیں لہٰذا وہ اپنی آنکھوں کو اپنے بازوؤں کی حفاظت میں رکھ رہے ہیں۔ اسی مؤلف نے مناقب خوارزمی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ شامی فوج سے ایک پہلوان کریب نامی نکلا جس نے پے در پے حضرت علیؓ کی فوج کے تین جوان شہید کئے۔ پس حضرت علیؓ خود آگے بڑھے اور اس کا کام تمام کیا اور پھر اپنے فرزند محمد الاکبرؓ سے فرمایا ''بیٹا میدان میں جاؤ اور جو بھی پہلوان کے خون کا بدلہ لینے کے لئے بڑھے اس کو تہ تیغ کردو۔ چناں چہ محمد الاکبرؒ کھڑے ہوگئے اور یکے بعد دیگرے سات پہلوانوں کو جو بدلہ لینے کے لئے میدان میں باری باری نکلے تھے تہ تیغ کر دیا۔

حضرت محمد الاکبر اور رومی پہلوان: امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں بادشاہ روم نے دو پہلوان حضرت امیر معاویہؓ کے دربار میں بھیجے ایک پہلوان بہت قد آور لمبا تھا اور دوسرا زور آور پہلوان تھا۔ امیر معاویہؓ نے قد آور پہلوان کے مقابلے میں قیس بن سعدؓ کو منتخب کیا اور زور آور پہلوان کے مقابلے کے لئے انتخاب ہوا۔ جب زور آور پہلوان محمد الاکبرؓ کے مقابلے میں آیا تو آپ نے اسے کہا تو بیٹھ جا میں تجھے اٹھاتا ہوں۔ وہ بیٹھ گیا آپ نے اسے آسانی سے اٹھالیا۔ پھر آپ بیٹھ گئے اور اسے کہا کہ وہ انہیں اٹھائے۔ مگر پہلوان انہیں نہ اٹھا سکا۔ وہ کھڑا ہوگیا۔ آپ نے اسے ہاتھ کے زور سے بٹھا دیا۔ اب آپ کھڑے ہو گئے مگر وہ پہلوان آپ کو نہ بٹھا سکا۔ اس طرح آپ کی طاقت کا چرچا دور دور تک پھیل گیا۔

محمد الاکبرؓ اور قافلہ اہل بیت: علامہ حسین بخش، اصحاب الیمین میں بروایت فرسان الہیجا ناسخ اور ومعہ ساکبہ کے حوالے سے لکھتے ہیں ''مدینہ میں محمد الاکبرؓ کو قافلہ اہل بیت کی واپسی کی اطلاع ملی تو محمد اٹھ کر جلدی سے باہر نکلے معلوم ہوا حضرت امام حسینؓ شہید ہو گئے۔ محمد الاکبرؓ نے ایک سرد آہ کھینچی اور بے ہوش ہو کر گر گئے اور جب ہوش میں آئے تو پوچھا۔ اے برادر زادہ تم پر کیا گزری؟ پس حضرت سجاد بیان کرتے جاتے تھے اور محمد الاکبرؓ روتے جاتے تھے آخر واپس روانہ ہو گئے۔ کہتے ہیں آپ نے پوچھا تھا کہ میرے بھائی عباسؓ کہاں ہیں؟ تو حضرت سجاد نے جواب دیا وہ بھی مارے گئے۔ پھر فرداً فرداً دیگر جوانان بنی ہاشم کے متعلق پوچھا اور آپ کے جواب میں ان کی شہادت بیان کرتے رہے۔

محمد الاکبرؒ اور مختار ثقفی 66ھ: مختار ثقفی بنی ہوازن کے قبیلہ ثقیف سے تھا۔ اس کے والد کا نام ابوعبیدہ تھا جو بہادر اور جری شخص تھا۔ یکم ہجری میں پیدا ہوا اور 67 ہجری میں پر جوش زندگی گزار کر اس دنیا سے رخصت ہوا۔ مختار ثقفی اس لئے مشہور و معروف ہے کہ اس نے قاتلان حسینؓ و اہل بیت سے چن چن کر بدلہ لیا اور انہیں قتل کیا۔ اس کے اس قتل و غارت کی وجہ سے مختار کے بارے میں متضاد روائتیں اور خبریں بیان کی جاتی ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ اہل بیت کا اتنا خیر خواہ نہ تھا بلکہ وہ شہدائے کربلا کے خون کا بدلہ لینے کی آڑ میں اقتدار حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن دوسرا طبقہ اس کا نام انتہائی ادب و احترام سے لیتا ہے اور اسے شہدائے کربلا کے خون کا بدلہ لینے پر حق بجانب سمجھتا ہے اور اسے اہل بیت کا محب تسلیم کرتا ہے۔ بہر حال ہمیں صرف محمد الاکبرؒ اور اس کے درمیان معاملات کو زیر بحث لانا اور بیان کرنا مقصود ہے تاکہ محمد الاکبرؒ کے مکمل حالات کا احاطہ کیا جا سکے۔

نسب قریش، تہذیب الانساب، منتقلۃ الطالبیہ، کتاب فی نسب قریش و خیار العرب، عمدۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب و منبع الانساب فارسی اور دیگر کتب کے مطابق آپؒ کے تین فرزندوں ابو ہاشم عبداللہ، جعفر و علی (علی عبدالمنان) سے نسل چلی۔

اعقاب علی بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

انساب کی قدیم عربی کتب میں آپؒ کا نام علی درج ہے اور منبع الانساب فارسی میں علی عبدالمنان بھی تحریر ہے اور آپ کے چھوٹے بھائی علی اصغر بھی تھے جو بچپن میں ہی لاولد فوت ہوئے۔ انساب کی اکثر کتب میں علی درج ہے۔ المجدی میں درج ہے:۔ ''**وولد محمد بن علی ابی طالب علیه السلام، وامه الحنفيه ، اربعة وعشرين ولادا، منهم البنات: بريكة، وام سلمة، وحمادة، وعلية، واسماء وام القاسم ، وجمانة وام ابيها، ورقيه، ريطة۔ ومن الرجال وهم: الحسن، وجعفر الاكبر، وعلى الاكبر، وعلى، وعبدالرحمن، وطالب، وعون الاكبر، وعون، وعبدالله الاكبر وعبدالله، وحمزة، وابراهيم، والقاسم، وجعفر الاصغر۔ واما عبدالله الاصغروعون الاصغر و طالب وعبدالرحمن وعلى الاصغر فدرجوا**''۔ المجدی میں آپ کے پندرہ فرزند الحسن، وجعفر الاکبر، وعلی الاکبر، وعلی، وعبدالرحمٰن، وطالب، وعون الاکبر، وعون، وعبداللہ الاکبر و عبداللہ، وحمزۃ، وابراہیم، والقاسم، وجعفر الاصغر لکھے ہیں جن میں سے پانچ فرزند عبداللہ الاصغر وعون الاصغر وطالب وعبدالرحمٰن وعلی الاصغر لاولد ہوئے۔ منبع الانساب فارسی میں درج ہے'' **واورا سه پسر بودمد ابوالهاشم وعلی عبدالمنان و سیدجعفر**'' انساب کی دیگر کتب میں آپ کا نام علی درج ہے جب کہ مرات مسعودی فارسی میں صرف عبدالمنان لکھا ہے منبع الانساب سے یہ تصدیق ہوا کہ آپ کا نام علی عبدالمنان تھا۔ نسب قریش عربی کے مطابق علی کے چھ فرزند فرزند عون [عون قطب شاہ غازی]، حسن، عبیداللہ، عبداللہ، محمد الاکبر و محمد الاصغر تھے۔

اعقاب عون (عون قطب شاہ غازی)

بن علی بن محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

آپؒ کا نام عون اور عرف قطب شاہ غازی اور لقب بطل غازی ہے۔ عون قطب شاہ غازی کے نام سے زیادہ شہرت پائی۔ انساب کی اکثر کتب میں عون لکھا ہے اور شجرہ نسب عون بن علی بن محمد (حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تحریر ہے۔ نسب قریش عربی 200ھ کے صفحہ 77 پر درج ہے:۔ **وولد عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب: محمداً؛ ورقيه؛ وعلية بني عون، وامهم: مهدية بنت عبدالرحمن بن عمر بن محمد بن مسلمة الانصاری۔ فولد محمد بن عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب: عليا؛ وحسنة؛ وفاطمة؛ وامهم: صفية بنت محمد بن مصعب بن الذبير**''۔ اور یہی عبارت المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب 656 ہجری کے صفحہ 26 پر بھی درج ہے ان دونوں کا اردو ترجمہ اس طرح ہے:۔

''عون'' (جدامجد بنی عون و اعوان) بیٹے ہیں علی کے اور علی بیٹے ہیں محمد (محمد حنفیہ) کے اور محمد (حنفیہ) فرزند ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرزند ہیں ابوطالب کے۔ عون کے بیٹے محمد اور بیٹیاں رقیہ و علیہ تھیں جن سے ''بنی عون'' قبیلہ کی بنیاد قائم ہوئی۔ ان کی والدہ مہدیہ بنت عبدالرحمٰن بن عمر بن محمد بن مسلمہ الانصاری تھیں۔ اور معجم البلدان والقبائل الیمنیہ عربی جلد دوم کے ص 1145 پر بھی آل عون: کے عنوان میں درج ہے قبیلہ من'' آل محمد و آل علی و آل عون''۔ یعنی عون کی اولاد، آل محمد (محمد بن علی کی اولاد) و آل علی (علیؓ بن ابی طالب کی اولا یعنی ''علوی'')۔

منبع الانساب فارسی تالیف از سیّد معین الحق جھونسوی، بحر الجمان تالیف از سید محبوب شاہ داتا مانسہرہ ''انساب علویہ'' تالیف از سیّد محمد شاہ گوڑی سیداں مظفر آباد، تحقیق الاعوان تالیف از خواص خان، تاریخ علوی اعوان تالیف از محبت حسین اعوان اور راقم کی کتب سمیت بہت سی کتب میں میں ''عون'' کا عرف قطب غازی تحریر ہے۔ عون قطب شاہ غازی کا نام مرات مسعودی، زاد الاعوان، باب الاعوان، تاریخ حیدری، حقیقت الاعوان سو سوال سو جواب وغیرہ اور علوی اعوان قبیلہ کے نسب خوان مولوی ملنگ علی کے قدیم ریکارڈ میں بطل غازی لکھا ہے۔ اس طرح پورا نام عون عرف قطب شاہ غازی لقب بطل غازی ہوا۔ 121 ہجری میں اپنے چچا زاد بھائی زید بن امام زین العابدینؓ بن امام حسینؑ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بنی امیہ کی حکومت نے کوفہ میں شہید کر دیا تھا۔ زید شہید کی اہلیہ محترمہ ریطتہ بنت ابی ہاشم عبداللہ غازی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ تھیں۔ 125 ہجری کو عون قطب شاہ غازی، یحییٰ بن زید (جو کہ رشتہ میں عون قطب شاہ غازی کے بھانجے و بھتیجے بھی تھے) کے ساتھ کوفہ و بغداد سے خراسان، غزنی و ہرات کی جانب ہجرت کر گئے تھے۔ خراسان میں موجودہ افغانستان، ایران و بلوچستان شامل تھے موجودہ خیبر پختون خوا، میانوالی، اٹک بھی اس کا حصہ تھے۔

تاریخ ابن خلدون حصہ دوم صفحہ 698، البدایہ والنہایہ تاریخ ابن کثیر جلد دہم صفحہ 1، تاریخ طبری جلد پنجم صفحہ 69-267 میں یحییٰ بن زید شہید کا احوال درج ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہشام کی وفات تک یحییٰ بن زید حریش بن عمرو بن داؤد کے پاس بلخ میں مقیم رہے اس کے بعد یحییٰ بہیق (سبزوار) پہنچے بہیق خراسان کی آخری سرحد اور قومس سے خراسان کے شہروں میں سب سے زیادہ نزدیک واقع ہے۔ یحییٰ بن زیدؒ کے ہمراہ 70 آدمی تھے جو سب بنی ہاشم تھے اور چند ایک ان کے قریبی رشتہ دار تھے۔ یحییٰ شہید کا ننھیال بھی حضرت محمد حنفیہؒ کا خاندان تھا۔ ان 70 آدمیوں نے بصر بن سیار کی طرف سے بھیجے گئے دس ہزار آدمیوں کو شکست فاش دی اور ان کے امیر کو قتل کر دیا اور ان سے بہت سے اموال چھین لیے پھر ان کے پاس ایک اور لشکر آیا جس نے یحییٰ کو بھی شہید کر دیا اور ان کا سر کاٹ لیا اور اس کے سب اصحاب کو بھی قتل کر دیا۔ عون بن علی اور زید بن علی کے مزارات تبریز کی پہاڑی پر ایک ساتھ ہونا بیان کیے جاتے ہیں۔ عون قطب شاہ غازی ہی کے نام کی وجہ سے آپ کی اولاد ''اعوان''، ''بنی عون'' اور ''قطب شاہی اعوان'' کہلاتی ہے۔ مزید معلومات کے لیے اعوان کی وجہ تسمیہ وغیرہ ملاحظ فرمائیں۔ عون قطب شاہ غازی کی شہادت 125 ہجری ہے۔ آپؒ کے فرزند محمد تھے جو محمد اشہل، محمد اسہل، اشہل البقیع اور محمد آصف غازی بھی لکھے گئے ہیں اور محمد آصف غازی کے علاوہ دو بیٹیاں رقیہ و علیہ بھی تھیں جو ''بنی عون'' اور بنی عون سے اعوان اور عون کے عرف قطب شاہ غازی کی نسبت قطب شاہی علوی اعوان کہلائے۔ عون کا شجرہ نسب یہ ہے ''عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ''۔

کتاب ہذا میں درج سینکڑوں قدیم عربی اور فارسی کتب کی تصدیق کے باوجود کچھ لوگ قطب شاہی علوی اعوان کو اور عباسی علویوں کو ایک ہی قبیلہ سمجھتے ہیں اور ایران سے اور سعودیہ وغیرہ سے جدید شائع ہونے والی کتب میں زر کثیر خرچ کر کے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت غازی عباس علم دارؒ کی اولاد سے لکھواتے ہیں اور ہمارے بہت سے بھائی جو شجرہ نسب عربی و فارسی میں لکھا دیکھ کر اسے درست سمجھتے ہیں ایسے حضرات سے گزارش خدمت ہے کہ آپ صرف فارسی اور عربی عبارت نہ دیکھیں بل کہ تحقیق کریں کہ انساب کی کس کتاب کے حوالے سے لکھا ہے کتاب کا نام، مصنف کا نام، کب شائع ہوئی اور کس شہر یا ملک سے شائع کی گئی۔ ہم نے دوسری صدی ہجری سے تا حال سینکڑوں عربی و فارسی کتب سے یہ واضح کیا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ ''عون قطب شاہ غازی'' یعنی عون بن علی بن حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ہے نہ کہ حضرت غازی عباس علم دارؒ حالاں کہ دونوں بھائی اور ایک باپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں لیکن واضح حوالہ ہی درست تسلیم کیا جائے گا نہ کہ فرضی و جھوٹی کتب اور من گھڑت قصے کہانیاں کے حوالے۔

اعقاب محمد اشہل بن عون بن علی بن محمد الاکبر (حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

تاریخ قطب شاہی علوی اعوان کے صفحہ 47 کے مطابق عون قطب غازی بن علی بن محمد الاکبر کی شادی مہدیہ بنت عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمد بن مسلمہ الانصاری کے ساتھ ہوئی تھی جن کے بطن سے

محمد (آصف غازی)، رقیہ اور علیہ پیدا ہوئے''۔ رقیہ کی شادی عبداللہ بن داؤد بن حسن بن حسنؓ بن علیؓ بن ابی طالب سے ہوئی تھی۔ کتاب نسب قریش عربی (156ھ۔234ھ) کے صفحہ 77 اور کتاب المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب عربی 656ھ کے صفحہ 26 پر درج ہے:۔ ''وولد عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب: محمد اور قیہ وعلیہ بنی عون'' ان دونوں انساب کی کتب کی مندرجہ بالا عبارت سے یہ تصدیق ہوا کہ عون جو عون قطب غازی کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپؒ کی اولاد عرب میں ''بنی عون'' مشہور تھی جیسا کہ او پر نسب قریش اور المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب کے حوالے سے درج ہے۔ مولوی ملنگ علی مرحوم ساکن گفانوالہ چکوال کے قدیم ریکارڈ اور مرات مسعودی فارسی 1037 ہجری، زاد الاعوان / باب الاعوان اور تاریخ حیدری کے علاوہ دیگر کتب میں علی جن کا پورا نام علی عبدالمنان تھا کے فرزند بطل غازی [عون قطب شاہ غازی] اور بطل غازی کے فرزند آصف غازی درج ہیں۔ منبع الانساب فارسی 830 ہجری تالیف سید معین الحق جھونسوی اور بحر الجمان 1917ء تالیف سید محبوب شاہ داتا کے مطابق عون عرف قطب غازی کے فرزند محمد آصف غازی ہیں۔ محمد اشہل المعروف محمد آصف غازی کی زوجہ محترمہ صفیہ بنت محمد بن حمزہ بن مصعب بن زبیر بن عوام تھی۔ کتاب نسب قریش، المعقبین، تہذیب الانساب عربی، منتقلہ الطالبیہ، مہاجران آل ابی طالب، بحر الانساب عربی وغیرہ میں محمد حنفیہ کے فرزند علی اور علی کے فرزند عون اور عون کے فرزند محمد اسہل درج ہیں جب کہ منبع الانساب فارسی و بحر الجمان میں عون کے فرزند محمد آصف غازی لکھے ہیں جس سے یہ تصدیق ہوا کہ محمد اسہل اور محمد اشہل اور محمد عسل اور محمد آصف غازی سے مراد ایک ہی شخص یعنی محمد آصف غازی ہے۔ لہٰذا مندرجہ بالا کتب کے تقابلی جائزہ کے بعد شجرہ نسب یوں ہے محمد آصف غازی (محمد اسہل / محمد اشہل / عسل) بن عون قطب شاہ غازی لقب بطل غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ اور ان کے فرزند علی المعروف شاہ غازی تھے۔

اعقاب علی بن محمد اشہل بن عون بن علی بن محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

آپؒ کا علی ہے اور شاہ غازی کے نام سے شہرت رکھتے ہیں آپؒ کے والد محمد اشہل المعروف محمد آصف غازی تھے۔ منبع الانساب فارسی 830 ہجری و تاریخ بحر الجمان میں شاہ غازی نام درج ہے اور ان کے فرزند شاہ محمد غازی لکھے ہیں جب کہ بحر الانساب اور منتقلۃ الطالبیہ و تہذیب الانساب اور المعقبون میں محمد بن علی بن محمد اشہل بن عون بن علی بن محمد حنفیہ تحریر ہے علاوہ ازیں کتاب المشجر الوافی عربی تالیف السیّد حسین ابوسعیدۃ الموسوی جلد 11 صفحہ 14 پر اعقاب عون بن علی بن محمد ابن الحنفیہ کے فرزند محمد الملقب بہ (اشہل البقیع) اور ان کے فرزند علی (عقبہ فی مصر والھند) جو بصرہ میں تھے ان کے سات فرزند علی (اولاد مصر)، بقیہ بالھند موسیٰ اولاد مصر، الحسن، عیسیٰ، احمد، محمد والحسین درج ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ منبع الانساب میں کاتب سے اصل نام علی لکھنا رہ گیا ہے یعنی شاہ علی غازی نام ہے شاہ اور غازی منبع الانساب میں ہر آدمی کے نام کے ساتھ لکھا ہے جس سے یہ

تصدیق ہوا کہ شاہ غازی نہیں بلکہ شاہ علی غازی نام ہے اور دیگر انساب کی کتب میں بھی محمد بن علی بن محمد اشھل درج ہے۔اس طرح آپؒ کا شجرہ نسب یوں ہے ''شاہ علی غازی بن محمد اشھل المعروف محمد آصف غازی بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب'' شاہ علی غازی کے سات فرزند شاہ محمد غازی، شاہ احمد غازی، الحسین، عیسیٰ، الحسن، موسیٰ وعلی تھے۔اوّل الذکر پانچ کی اولاد ہند میں آباد ہے اور آخر الذکر دو کی اولاد مصر وروم میں آباد ہے۔

اعقاب محمد بن علی بن محمد اشھل بن عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

آپ کا نام انساب کی زیادہ تر کتب میں محمد درج ہے جبکہ منبع الانساب فارسی میں دو بھائیوں شاہ محمد غازی وشاہ احمد غازی درج ہے جب کہ دیگر انساب کی کتب میں آپ کے مزید پانچ بھائیوں کے نام درج ہیں جو اوپر بیان کیے جا چکے ہیں آپ کے والد کا نام ''علی'' انساب کی کتب میں درج ہے جبکہ منبع الانساب میں شاہ غازی بن محمد آصف غازی درج ہے۔تہذیب الانساب عربی 449ھ، منتقلة الطالبیہ عربی، المعقبون عربی ومنبع الانساب فارسی وبحر الانساب عربی کے مطابق محمد بن علی، احمد بن علی، الحسین بن علی، عیسیٰ بن علی، الحسن بن علی کی اولاد ہند میں جبکہ، موسیٰ بن علی وعلی بن علی کی اولاد مصر اور روم میں آباد ہے یہ سات بھائی شاہ علی غازی کے فرزند ہیں اور قطب شاہی علوی اعوان ہیں ان کا شجرہ نسب یوں ہے ''محمد، احمد، الحسین، عیسیٰ، الحسن، موسیٰ وعلی پسران شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ'' ہے۔ محمد بن علی کا نام منبع الانساب میں شاہ محمد غازی ہے جب کہ انساب کی دیگر کتب میں محمد بن علی درج ہے۔شاہ محمد غازی کے فرزند طیب غازی تھے۔لباب الانساب عربی 565ھ وتاریخ قطب شاہی علوی اعوان کے مطابق الحسین، القاسم، منصور، حمزہ وعبدالملک پسران علی بن حسین بن محمد بن عون قطب غازی بن علی عبالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا سلطنت غزنویہ ودیوان غزنی سے منسلک ہونا درج ہے۔شاہ محمد غازی کے فرزند طیب غازی تھے۔

اعقاب طیب غازی بن محمد بن علی بن محمد اشھل بن عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

طیب غازی، شاہ محمد غازی کے ہاں پیدا ہوئے منبع الانساب، بحر الجمان، تاریخ علوی اعوان، تاریخ حیدری، تاریخ علوی اعوان وتاریخ قطب شاہی اعوان وغیرہ میں طیب غازی بن شاہ محمد غازی نام لکھا ہے۔اس طرح ان کا پورا شجرہ نسب یہ ہے طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد اشھل بن عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد الاکبر بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ'' طیب غازی کے فرزند طاہر غازی تھے۔

اعقاب طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد بن علی بن محمد اشھل بن عون بن علی بن محمد حنفیہؒ

طاہر غازی بن طیب غازی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے چشم وچراغ تھے آپ کا شمار بغداد کے اماموں اور علماء میں ہوتا تھا402 ہجری میں فاطمیوں کے نسب کے سلسلہ میں بغداد کے اماموں اور علماء کا ایک

اجلاس ہوا جس میں آپؒ نے بھی شرکت کی تھی۔البدایہ والنھایة عربی جلد 11 کے صفحہ 372 پر درج ہے:۔''**فی سنة اثنین و اربعمائة، وقد کتب خطه فی المحضر خلق کثیر، فمن العلویین: المرتضیٰ والرضی وابن الازرق الموسوی، وابوطاھر بن ابی الطیب، ومحمد بن محمد بن عمروبن ابی یعلی**''۔ شجرہ نسب:۔طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد اشھل بن عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد الاکبر بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔طاہر غازی کے فرزند عطااللہ تھے جب کہ نصر اللہ غازی (لاولد) وحیات اللہ ونوراللہ بھی روایت کیے جاتے ہیں۔مولوی حیدر علی اعوان نے ''تاریخ حیدری'' 1909ء کے صفحہ 7 پر عطااللہ غازی کے تین فرزند سالار ساہو غازی، سالار قطب حیدر غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی وسالار سیف الدین غازی تحریر کیے ہیں۔تاریخ صالحین بہرائچ (انڈیا) 1990ء کے مطابق طاہر غازی کے دو فرزند عطااللہ اور نوراللہ تھے اور نوراللہ کے فرزند قطب شاہ یعنی قطب حیدر علوی تھے لیکن کسی بھی روایت یا کتاب کا حوالہ نہیں دیا لہٰذا تاریخ حیدری کی روایت قدیم ہے۔علاوہ ازیں قدیم قلمی شجرہ نسب مرسلہ اسرار احمد ہاشمی گورکھ پور انڈیا کے مطابق نورالدین المعروف سالار قطب حیدر شاہ غازی کے والد کا نام عطااللہ غازی ہے نورالدین قطب حیدر شاہ ہی کا نام ہے محترم صدیق حسن صاحب نے ان کا والد سمجھ لیا۔

اعقاب عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد بن علی بن محمد اشھل بن عون بن علی

عطااللہ غازی معروف شخصیت گزرے ہیں۔منبع الانساب فارسی، مرات مسعودی، تاریخ علوی اعوان، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان اور تاریخ خلاصة الاعوان کے مطابق آپ کا شجرہ نسب یوں ہے ''عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد اشھل بن عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد الاکبر بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔قدیم شجرہ نسب مرسلہ سید اسرار احمد ہاشمی گورکھ پور انڈیا کے مطابق عطااللہ غازی کے پانچ فرزند سالار نصر اللہ غازی، سالار ساہو غازی (سالار داؤد رمحمود)، نورالدین المعروف قطب حیدر شاہ غازی علوی وسالار سیف الدین علوی وعبداللہ المعروف ملک حیدر ہیں۔

اعقاب سالار نصر اللہ غازی بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی (ہاشمی، سید علوی ومسعودی)

شجرہ نسب مرسلہ علامہ مفتی سید نصیر الحسن علوی ضلع فیض آباد وسید اسرار احمد علوی ضلع بستی یوپی انڈیا کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دسویں پشت میں سیّد امیر نصر اللہ غازی (ہاشمی، سید علوی ومسعودی خاندان یوپی انڈیا)، سید ساہو سالار غازی (آپؒ کے اکلوتے فرزند سید سالار مسعود غازی شادی سے قبل ہی شہید ہو گئے تھے اولاد نہیں چلی)، سید قطب حیدر غازی (اولاد ہندوستان و پاکستان)، سید سیف الدین غازی (اولاد ہندوستان میں) وسید عبداللہ المعروف ملک حیدر (اولاد ہندوستان) ابنان عطااللہ غازی بن

طاہر غازی بن طیب غازی بن عمر[علی] غازی بن محمد غازی بن محمد آصف بن بطال غازی[عون قطب شاہ غازی] بن[علی] عبدالمنان بن حضرت محمد حنیف بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تھے۔سید امیر نصر اللہ غازی کی بارہویں پشت میں حضرت سیّد مولائی حسن غازیؒ بن سید گل حسنؒ گزرے ممتاز عالم دین وقت وقابل ذکر شخصیت گزرے ہیں حضرت سید مولائی حسن غازیؒ نے تاریخ محمودی فارسی سے حضرت سید سالار مسعود غازی سے متعلق تذکرہ حاصل کر کے اس کا اردو ترجمہ 895 ہجری میں کیا۔

آپؒ کے دو فرزند سید چاند محمد غازی و سید گل محمد غازی تھے۔سید چاند محمد غازی کے دو فرزند نور محمد غازی و یار محمد غازی تھے سید نور محمد غازی کی آٹھویں پشت میں سید نظام الدین و سید حسرت علی پسران سید عیدن بخش عرف جگنو میاں تھے۔سید نظام الدین غازی کے دو فرزند سید عبدالرحیم غازی و سید نجیب اللہ غازی تھے سید عبدالرحیم غازی کے چار فرزند سید انور علی، سید نور العین محمد جمعراتی، سید ظہیر احمد و سید صغیر احمد تھے۔سید انور علی کے چار فارزند سید شہزاد احمد، سید جواد احمد، سید نثار احمد و سید اشتیاق احمد اور ایک بیٹی ہیں سب کی نسل جاری ہے۔سید نور العین جمعراتی کے فرزند کاتب سید ابرار احمد مسعودی الغزنوی ہیں نسل جاری۔سید ظہیر احمد کے دو فرزند سید اسرار احمد مسعودی و سید ارشاد احمد ہیں سید اسرار احمد مسعودی راقم الحروف چیئر مین ورلڈ اسلامک اسپریچول آرگنائزیشن کے طور پر کام کر رہا ہوں میرے بڑے والد سید نور العین جمعراتی نے آخری وقت میں تاریخ محمودی جس میں سید سالار مسعود غازی والے حصے کا اردو ترجمہ قلمی جو حضرت سید مولائی حسنؒ نے کیا تھا ہمیں دے گئے تھے اس کو اپنے ساتھیوں علامہ مفتی سید نصیر الحسن علوی وغیرہ کے ساتھ مل کر از سر نو کتابت کروا کر شائع کروایا اس کے علاوہ حضرت سید سالار مسعود غازی کے تذکرہ کے حوالے سے بہت سی کتب کی اشاعت کی ہے راقم الحروف کے تین فرزند سید اشفاق احمد، سید ثاقب احمد، سید آصف احمد اور بیٹیوں میں شبانہ خاتون، فرحانہ خاتون و ثناء خاتون ہیں۔سید ارشاد احمد کے دو فرزند سید دلشاد احمد و سید ابوشاد احمد اور بیٹی رہنما خاتون ہیں۔سید صغیر احمد کے چار فرزند غلام غوث، سید جاوید احمد، سید جنید احمد و سید محمد کیف پانچ بیٹیاں ہیں۔سید نجیب اللہ غازی کے فرزند سید نعیم اللہ غازی (لاولد) تھے۔سید حسرت علی کے فرزند عبدالغفور تھے ان کے فرزند سید زین اللہ تھے۔سید زین اللہ کے چھ فرزند بخش احمد، عزیز احمد، عتیق احمد، صدیق احمد، مشیر احمد و نشیم احمد سب کی نسل جاری ہے۔

چاند محمد غازی کے فرزند دوم یار محمد غازی کی گیارہویں پشت میں حضرت علامہ مولانا حافظ وقاری مفتی ڈاکٹر حکیم سید نصیر الحسن نوری میاں بن حضرت علامہ مولانا حافظ و قاری مفتی ڈاکٹر حکیم سید ظہیر الحسن مدنی میاں بن سید محمد سلیمان غازی بن سید علاوالدین غازی بن سید ارمان غازی بن سید شہاب الدین غازی بن سید میاں دین غازی بن سید سالار بخش غازی بن سید مدار بخش غازی بن سید عیدن بخش غازی بن سید لعل محمد غازی قابل ذکر معروف عالم دین ہیں۔

سید مولائی حسن غازی کے فرزند دوم سید گل محمد غازی تھے جن کی پندرہویں پشت میں سید محمد ثقلین بن سید ریاض احمد بن سید شہاب الدین بن سید نصر الدین بن سید ذکریا عرف جکڑی بن سید باب اللہ عرف ببو میاں

بن سید عبدالرحمٰن بن سید مہتاب علی بن سید دلدار علی بن سید شجاعت علی بن سید کمال الدین بن سید شرف الدین بن سید مدار بخش بن سید الٰہی بخش ہیں۔

شجرہ نسب: سیّد اسرار احمد مسعودی بن سید ظہیر احمد بن سید عبدالرحیم عرف مہنگی بن سید نظام الدین عرف جگن بن سید عیدن بخش عرف جگنو میاں بن سید امام الدین غازی بن سید صلاح الدین غازی بن برکت اللہ غازی بن سید سیف اللہ غازی بن سید حسام الدین غازی بن سید شمس الدین غازی سید نور محمد غازی بن سید چاند محمد غازی بن سیّد مولائی حسن غازی بن سید گل حسن غازی بن سید شاہ محمد غازی بن سید ذکر اللہ غازی بن سید سعد اللہ غازی بن سید عبداللہ غازی بن سید مبارک غازی بن سید اسلم غازی بن سید مکرم مکی غازی بن سید صدیق غازی بن سید ظہیر فرزانہ غازی بن سید سکندر دیوان (عرف بابا برہنہ) بن سید امیر نصر اللہ غازی بن سید عطا اللہ غازی بن سید طاہر غازی بن سید طیب بن سید محمد غازی بن سید عمر غازی بن سید محمد آصف غازی بن سید بطال بن سید عبدالمنان بن سید محمد حنیف بن سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تھے۔

حضرت سالار ساہو غازیؒ (امیر محمود، سالار داؤد) بن عطا اللہ غازی

آپؒ کا نام حضرت سالار ساہو غازی، امیر محمود اور شاہو غازی، سالار داؤد وغیرہ بھی درج ہیں۔ منبع الانساب فارسی کے مطابق آپؒ عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ساتویں پشت میں گزرے ہیں۔حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ کے پوتے عون عرف قطب غازی کی وجہ سے آپؒ کا قبیلہ عون کی وجہ سے بنی عون و اعوان اور قطب غازی کی وجہ سے قطب شاہی مشہور ہے۔مزید تفصیل حضرت عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان کے عنوان میں ملاحظہ فرمائیے۔کتاب نسب قریش عربی منبع الانساب فارسی و حضرت باباسجاول علوی قادری تاریخ کے آئینے میں اور دیگر کتب میں آپؒ کا شجرہ نسب یوں درج ہے ''سالار ساہو غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت امام حنیفؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

لباب الانساب عربی 565ھ کے مطابق بھی سالار ساہو غازی کا خاندان سلطنت غزنویہ سے منسلک رہا ہے۔تاریخ بیہقی میں سالار ساہو غازی المعروف امیر محمود کا تذکرہ سردار گروہ خاص سلطان محمود غزنوی اور نقیب علویان و سالار علویان و سالار غازیان جیسے الفاظ سے درج ہے۔گارڈن آف انڈیا کے مصنف ایچ سی اروِن نے آپ کے کارہائے نمایاں بطور جنرل افواج سلطان محمود غزنوی کے درج ہیں۔مرات مسعودی اور مرات الاسرار و گارڈن آف انڈیا و دیگر کے مطابق سالار ساہو غازیؒ کی شادی سلطان محمود غزنوی کی ہمشیرہ ستر معلیٰ سے ہوئی تھی جن کے بطن سے سلطان الشہداء سالار مسعود غازی کی ولادت 21 شعبان 405 اجمیر شریف میں ہوئی تھی۔نیز سالار ساہو غازی کی دو بیٹیاں یادگار بانو و نور بی بی تھیں۔کتاب انوار قم کے مولف سید صغیر حسن تقوی کے مطابق یادگار بانو کی شادی میر سید عبداللہ زر بخش سبزواری رضوی (جد اعلیٰ رضوی سادات

سبزواری) کے ساتھ ہوئی تھی۔ میر سید عبداللہ زربخش سبزواری رضوی 1034ء میں شہید ہوئے آپؒ کا مزار مبارک امیتھی متصل لکھنو(انڈیا) میں ہے آپؒ کی اولاد انڈیا کے علاقوں زید پور، امروہہ، عبداللہ پور،، بہادر پور ریاست الور، کراروی ضلع الہ آباد، محمود پور، جون پور، عثمان پور، گجرات وغیرہ میں آباد ہے اور اب ان کی اولاد زیادہ تر کراچی، نواب شاہ، خیر پور، لاہور، راولپنڈی وغیرہ میں آباد ہے۔

سالار ساہو غازی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے چشم و چراغ وغزنوی فوج کے جنرل بھی تھے انہوں نے اپنے بھائیوں سالار قطب حیدر غازی، وسالار سیف الدین غازی اور فرزند سلطان الشہداء سالار مسعود غازی اور دیگر ساتھیوں کے ہمراہ جہاد ہند میں عظیم کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ سلطان محمود غزنوی نے اجمیر کی ریاست آپ کے حوالے کی تھی جس کا ذکر مرات مسعودی کی داستان اوّل میں موجود ہے۔ قنوج کے والی جے پال کے ساتھ جنگ میں سالار ساہوؒ نے بطور معظم سپاہ کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیے۔ ایچ سی ارون کی کتاب گارڈن آف انڈیا کے صفحہ 70 پر بھی آپ کا تذکرہ نمایاں ہے۔

مرات مسعودی ومرات الاسرار وتاریخ قطب شاہی علوی اعوان وگارڈن آف انڈیا وغیرہ کے مطابق سپہ سالار سالار ساہو اور بہت سے بڑے بڑے امیران وترکان بہادر پہلوان لشکر (سالار ساہو کا لشکر) کے قریبی رشتہ داروں میں سے تھے جس جانب بھی سلطان کا لشکر جاتا ملک گیر فتح حاصل ہوتی فتح تردد اور جانبازی پہلوان لشکر کے قریبی رشتہ داروں یعنی قطب شاہی علوی اعوانوں کی وجہ سے ممکن ہوتی۔ غرض کہ سلطان محمود غزنوی کے تقریباً سب ہی حملوں میں سالار ساہو غازی اوران کے ساتھی پیش پیش رہے۔ سالار ساہوؒ نے مانک پور اور کڑہ فتح کرنے کے بعد اپنے بھائی ملک قطب حیدر (قطب شاہی علوی اعوان) کو مانک پور کا حاکم مقرر فرمایا اور اپنے بھتیجے ملک عبداللہ کو کڑہ کا حاکم تعینات کیا۔ اور خود ستر کھ واپس چلے گئے۔

سلطان محمود غزنوی کی بہنیں

انوار مسعودی صفحہ 47 پر بہقی، گردیزی اور عبدالقادر بدایونی کے حوالے سے درج ہے کہ محمود غزنوی کی ایک بہن کا نام ا۔ بی بی کالجی تھا جن کی شادی پولیٹیکل اتحاد کی خاطر ابوالعباس ابن مامون خوازم شاہ کے ساتھ ہوئی ۲۔ محمود کی بہن کا نکاح ابوالحرث احمد بن محمد کے بیٹے ابونصر کے ساتھ کیا گیا تھا (تاریخ ابن خلدون حصہ ششم اردو ترجمہ صفحہ 681) جو خاندان بنی فریغون سے تھا یہ وہی ہے جس کو بہقی نے امیر گوزگانان فریقون لکھا ہے نیز طبقات ناصری میں درج ہے کہ سبکتگین نے اپنی بیٹیوں میں سے ایک کو احمد کے بیٹے ابونصر محمد کے عقد میں دیا۔۔ ۳۔ بہقی (صفحہ ۱۲۔۱۳۶) سے معلوم ہوتا ہے محمود کی ایک بہن باالفاظ دیگر مسعود غزنوی کی ایک پھوپھی جن کا نام حرہ ختلی تھا جیسا کہ بہقی نے لکھا ہے ان کے تعلقات محمود کے جانشین مسعود غزنوی سے اچھے نہ تھے۔ ۴۔ سبکتگین کی دختر غزالہ معروف خولہ کی شادی امیر الامرا سیادت پناہ سید احمد زاہد سیانوی رئیس ترمذ سپہ سالار سے ہوئی تھی جس کے بطن سے تین فرزند سید زید شہید المعروف سید شاہ زید سالار لشکر، سید حامد جد سادات انبالہ وغیرہ و سید حسین

بزرگ جد سادات کوٹاہہ وغیرہ (بحوالہ انوار سادات)۔ ۔۵۔ منبع الانساب فارسی 830ھ کے صفحہ 103 پر ''سید شاہو غازی از ہمشیرہ سلطان محمود غزنوی کتخدا بودند او یک پسر بود حضرت سید سعید الدین سالار مسعود غازی'' یعنی سالار ساہو غازی علوی کے نکاح میں آئیں جن کے بطن سے سالار مسعود غازی شہید 424ھ ہیں (بحوالہ منبع الانساب فارسی 830ھ، مرات مسعودی فارسی 1037ھ ومرات الاسرار فارسی 1045ھ)۔ اس طرح سبکتگین کی پانچ دختران کے حوالے اوپر دیئے جا چکے ہیں مندرجہ بالا حوالہ جات سے تصدیق ہوتا ہے کہ سبکتگین کی ایک سے زائد یعنی کم از کم پانچ بیٹیاں تھیں۔

حضرت سلطان الشہداء سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی (قطب شاہی علوی اعوان)

آپؒ کا اصل نام سعید الدین سالار مسعود غازیؒ تھا آپؒ کو دہلی اور اس کے نواحی علاقے میں پیر سلیم کہتے ہیں خراسان میں رجب سالار اور بعض مقامات پر آپؒ کو غازی میاں، بالی میاں، بالا پیر کہتے ہیں آپؒ کے والد ماجد کا نام سید سالار ساہوؒ اور امیر محمودؒ مشہور ہے۔ آپؒ کی والدہ ماجدہ بی بی ستر معلیٰ سلطان سبکتگین کی صاحبزادی اور سلطان محمود غزنوی کی حقیقی بہن تھیں جو پارسائے وقت اور عرفان شریعت میں یکتائے روزگار تھیں۔ سالار مسعود غازیؒ کی ولادت اتوار کے دن صبح صادق کے وقت یکم شعبان 405ھ میں شہر متبرک دارالسلام اجمیر شریف میں ہوئی۔ ہندوستان جیسے کفر والحاد کی خاردار جھاڑیوں میں زندگی کا راستہ ہموار کرنے کے لئے جن سورماؤں کے قدم پہنچے ان میں سالار مسعود غازی کا نام ہنوز روشن وتابندہ ہے۔ آپؒ کی پیدائش سے قبل ہی مقدس ارواح ورجال الغیب نے نشاندہی کردی تھی آپؒ کی شکل وشباہت سے عکس جمال مصطفوی ﷺ اور مرتضوی جاہ وجلال عیاں تھا۔ جس خانوادے کا خمیر عشق ومستی کے جذبہ سے لبریز ہو اس کے چشم و چراغ کا کیا کہنا۔ کہتے ہیں کہ جب آپ چار سال چار ماہ چار دن کے ہوئے تو رسم بسم اللہ خوانی کا شاندار اہتمام کیا گیا۔ دوراندیش اور مستقبل شناس باپ نے سیّد ابراہیمؒ بارہ ہزاری کو آپ کی تعلیم وتربیت کے لئے مقرر کیا بیش قیمت زر و جواہر کا شاندار نذرانہ استاد محترم کو پیش کیا گیا۔ سالار مسعود غازیؒ نے صرف نو سال کی عمر شریف میں تمام علوم باطنی وظاہری میں کمال حاصل کیا۔ جوان ہوتے ہی راجگان ہند کے خلاف جہاد میں کود پڑے بے شمار معرکوں میں فتوحات حاصل کیں۔ علاوہ ازیں راجگان میں رائے رائب، رائے سائب، رائے ارجن، رائے بھیکن، رائے کنک، رائے کلیان، رائے سکرد، کرن، بیربل، سری پال، ہرپال، رائے نرکھو، جودہاری وغیرہ سے زبردست معرکہ ہوا سلطان الشہداء کا لشکر تعداد میں بہت کم تھا لیکن آپؒ کے لشکر اور آپؒ نے بڑی جوانمردی وبہادری سے دشمن کا مقابلہ کیا اور انہیں بھاری نقصان پہنچایا آخری معرکہ کے دوران ایک تیر آپؒ کے گلے مبارک میں آلگا جس کی وجہ سے آپؒ نے اوّل وقت عصر روز یکشنبہ (اتوار) بتاریخ 14 رجب المرجب 424ھ بمطابق 1033ء کو جام شہادت نوش فرمایا۔ آپؒ کا مزار مبارک بہرائچ شریف ہندوستان میں مرجع خلائق عام ہے۔ شہادت کی تاریخ پر ہر سال میلہ لگتا ہے ۔۔ ہر سال تقریباً ایک

لاکھ کا اجتماع ہوتا ہے جس میں 75 ہزار کے قریب ہندو ہوتے ہیں'' کہا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے عرس سے بھی زیادہ تعداد میں لوگ برائے حصول فیوض و برکات حاضری دیتے ہیں۔ آپ کے حسن اخلاق اور تبلیغی کوششوں سے بے شمار کفار حلقہ بگوش اسلام ہوئے جس کی تفصیل کتاب سلطان الشہداءؒ میں درج ہے۔ ''میو'' قبیلہ خود بیانی ہے کہ وہ سالار مسعود غازیؒ سے متاثر ہو کر اسلام میں داخل ہوئے۔ جیسا کہ مرات مسعودی میں نقل ہے کہ سالار مسعود غازی کا طرز حکمرانی ہمدردانہ اور انصاف پسندانہ تھا جسے ہندو بھی پسند کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ سالار مسعود غازیؒ اور ان کے ہزاروں شہداء کی قبریں آج بھی صحیح سلامت ہیں اگر ان کا طرز عمل غیر مسلموں سے اچھا نہ ہوتا تو وہ ان کی قبروں کو بھی مسمار کر دیتے۔ آپؒ کا مزار مبارک بہڑائچ میں مرجع خلائق عام ہے سلطان فیروز شاہ تغلق نے آپ کا مزار مبارک تعمیر کروایا۔

سلطان الشہداء سالار مسعود غازیؒ کا شجرہ نسب درجنوں کتب میں درج ہے جن میں منبع الانساب فارسی 830ھ، مرات مسعودی فارسی 1037ھ، مرات الاسرار فارسی 1045ھ، بحر الذخار فارسی، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان اور حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں وغیرہ میں یوں درج ہے ''سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت امام حنیفؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔ پشتو ڈکشنری ریاض المحبت تالیف محبت خان (1805ء) کے مطابق سالار ساہو زابل کے سردار تھے اور ان کا ایک ہی لڑکا (سالار مسعود غازی) پیدا ہوا جس کی قبر بہڑائچ میں ہے۔ سالار ساہو غازی قطب شاہی علوی اعوان تھے۔ افغان سردار سے مراد افغانستان میں سکونت کی وجہ ہے۔ مرات مسعودی، مرات الاسرار، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان وسلطان الشہداء وحضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں کے مطابق سالار ساہو بن عطا اللہ غازی کا مزار سترکھ انڈیا میں مرجع خلائق عام ہے۔

اعقاب حضرت قطب حیدرشاہ غازی علوی

المعروف قطب شاہ ثانی (قطب شاہی علوی اعوان)

قطب حیدرشاہ غازی علوی 358 ہجری کو افغانستان کے مشہور شہر ہرات میں پیدا ہوئے۔ اور 1033ء بمطابق 424 ہجری ماہ رجب میں شہید ہوئے۔ قطب حیدر کے مختلف القابات قطب غازی، ملک غازی، سالار غازی، ملک حیدر، قطب شاہ وغیرہ ہیں۔ تاریخ حیدری تالیف مولوی حیدر علی کے صفحہ 9 کے مطابق قطب حیدرشاہ، عطا اللہ غازی کے فرزند ہیں ملک قطب حیدرشاہ علوی کے دیگر دو بھائی سالار ساہو غازی اور سالار سیف الدین غازی تھے۔ مراۃ مسعودی میں سالار مسعود غازی کے حوالہ سے درج ہے کہ ان کے چھوٹے چچا سالار سیف الدین تھے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے ان کے بڑے چچا قطب حیدرشاہ غازی ہی تھے جو صدیوں پرانی سینہ بہ سینہ روایات کے مطابق عطا اللہ غازی کے فرزند بیان کیے گئے ہیں اور

مولوی حیدر علی نے بھی تاریخ حیدری میں قطب حیدرشاہ کو عطا اللہ غازی کا فرزند لکھا ہے۔ جیسا کہ مرات مسعودی میں درج ہے'' پہلوان لشکر (سالار ساھو) در ساعت نقارہ فرمودسوار شد سلطان الشہدا رادرسترکھ کذاشتہ خود بدولت واقبال شب درمیان برسر کفار نکونسار رسید وازانجادوفوج کرد یکفوج بجانب کرہ ویک بطرف مانکپور ترکان بہادر بسرعت تمام ہر دو مقام ھا را کرد کردند کافران بجنک درآمدند فاما لشکر اسلام قوی آمدہزاران کفار رادرتہ تیغ آوردہ ہر دورایان رازندہ کرفتہ بخدمت پہلوان لشکر آوردند ہمان وقت طوق در گلوی انہاانداختہ روانہ بجانب سترکھ کردسالارمسعود رانوشت کہ حرامخوارنراخوب بطریق نکاھدارید۔ سالارمسعود انہارادربہرائچ پیش سالار سیف الدین فرستاد۔ القصہ پہلوان لشکر کرہ و مانکپور رابخاك برابرساخت واموال و اسباب وبندی بیشمار بدست لشکریان افتاد۔بعدازان ملک عبداللہ راجو رادر کرہ گذاشت و ملک قطب حیدر رادرمانکپور گذاشتہ خود باشوکت و حشمت در سترکھ آمد۔'' سلطان الشہداءؒ کے مولف انجینئر محمد سمیع الدین (علیگ) ص164 پر ڈسٹرکٹ گزیٹئر پرتاپ گڑھ ص193 تا196 وص145 تا146 کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں'' دریائے گنگا کے کنارے، الہ آباد، رائے بریلی اور پرتاب گڈھ سے تقریباً 58 کلومیٹر فاصلے پر واقع ایک پرانا قصبہ ہے۔۔ کہتے ہیں کہ اس کو قنوج کے راجہ بالہ دیو کے سب سے چھوٹے لڑکے مانا دیو نے آباد کیا تھا اور اس کا نام مانپور رکھا تھا۔ بعد میں راٹھور خاندان نے قنوج ہی کے راجہ رائے جے چند کے سوتیلے لڑکے مانک چند نے اس کا نام تبدیل کر کے مانک پور کر دیا تھا۔ قصبے کے شمال میں شہنشاہ شاہجہاں کی تعمیر کرائی ہوئی ایک چھوٹی سی مسجد واقع ہے۔ گیارہویں صدی عیسوی میں سالار ساہوؒ نے رایان کڑا اور مانک پور کی ریشہ دوانیوں کا قلع قمع کرنے کی غرض سے دونوں علاقوں کا محاصرہ کر کے ان کو فتح کر لیا اور دونوں رایان کو ہتھکڑیاں لگا کر سترکھ روانہ کر دیا۔ بعد میں قطب حیدرؒ کو مانک پور کا حاکم مقرر کرتے ہوئے سالار ساہوؒ واپس سترکھ تشریف لے گئے۔ بعد میں قطب حیدرؒ کو شہید کر دیا گیا۔ ان کا مزار شریف چوکا پار پور جو مانک پور کا ہی ایک حصہ ہے میں مرجع خلائق ہے''۔ ملک عبداللہ کڑا کے پہلے مسلمان حاکم (راجہ) تھے اس لئے انہیں راجو بھی کہا جاتا ہے۔ سلطان الشہداء کے ص165 کے مطابق سالار ساہوؒ نے قصبہ کڑا کا محاصرہ کر کے اور یہاں کے راجہ کو شکست دے کر ملک عبداللہ کو یہاں کا حاکم مقرر کر دیا تھا۔ بستی میں حاجی جمال شہیدؒ اور دیگر متعدد شہداء کے مزارات واقع ہیں۔ سوانح حیات قطب حیدرشاہ کے مطابق آپ بلخ کے حاکم بھی تھے۔ آئینہ اودھ کے مولف عبدالرحمٰن ص36 پر لکھتے ہیں کہ ''سید سالار ساہو غازی خود جانب کڑہ اور مانکپور گئے اور وہاں کے راجاؤں کو بعد شکست دینے کے زندہ گرفتار کیا اور دونوں شہروں کو پھر تاخت و تاراج کیا اور ملک قطب حیدر کو حاکم مانک پور اور عبداللہ کو حاکم کڑہ مقرر کر کے سترکھ واپس آئے''

مرات مسعودی فارسی کے مطابق سالار ساہو غازی کے فرزند سلطان الشہداء سالار مسعود غازی تھے اور لاولد شہید ہوئے اور سالار سیف الدین غازی بھی لاولد شہید ہوئے اس طرح ان تینوں بھائیوں میں

قطب حیدر شاہ غازی علوی ہی صاحب اولاد ہوئے آپ قطب شاہی تھے اور قطب شاہی سے قطب شاہ مشہور ہوئے۔منبع الانساب فارسی کے مطابق عون عرف قطب غازی تھے جس کی وجہ سے ان کی اولاد قطب شاہی کہلاتی ہے اس طرح عون عرف قطب غازی قطب شاہ اوّل اور قطب حیدر شاہ علوی المعروف قطب شاہ ثانی تھے اور قطب حیدر شاہ غازی علوی قطب شاہ ثانی، سالار ساہو غازی، سالار سیف الدین غازی، سالار مسعود غازی اور ان کے ساتھ ان کے خاندان کے دیگر علویوں کا لشکر تھا ان میں کچھ ترک بھی تھے لیکن یہ لشکر جو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ تھا یہ قطب شاہیوں کا لشکر تھا۔قطب حیدر شاہ غازی بھی 424 ہجری کو مانک پور میں شہید ہوئے آپ کا مزار مبارک مانک پور میں مرجع خلائق عوام ہے۔آپؒ کا شجرہ نسب یہ ہے:۔

”سالار قطب حیدر غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اشہل) بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ اول) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب“۔

تحقیق الاعوان، تاریخ علوی اعوان، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان اور دیگر میں قطب شاہ کے گیارہ فرزند عبداللہ گولڑہ، محمد شاہ کندلان، مزمل علی کلگان، دریتیم جہاں شاہ، زمان علی کھوکھر، فتح علی، محمد علی، نادر علی، بہادر علی (طوری)، کرم علی، نجف علی (جاجی) درج ہیں۔سیّد محمد شاہ گوڑی سیداں مظفر آباد کشمیر نے قطب شاہ بابا بادشاہ بن عطااللہ غازی کے زوجہ اوّل سے نو فرزند مزمل علی کلگان، کندلان، گولڑہ، کھوکھر جہاں شاہ اور زوجہ دوم سے اوضبک، صدت، قسمت اور عرب درج کیے ہیں۔جب کہ نوگراں ہٹیاں بالا وبٹلیاں سے دستیاب قدیم قلمی نسب ناموں میں 1۔جہان، 2۔کھوکھر، 3۔گولڑہ، 4۔کندلان، 5۔مزمل علی کلگان، 6۔بہادر علی طوری، 7۔نجف علی جاجی، 8۔نادر علی صدت، 9۔فتح علی اوضبک، 10۔قسمت، 11۔عرب سلیمان، 12۔دریتیم، 13۔محمد علی، 14۔کرم علی بھی درج ہیں۔گلوسری آف ٹرائبز میں گولڑہ، کندلان (محمد شاہ)، کلگان، جہاں شاہ، کھوکھر اور چوہان کے علاوہ جاجی اور طوری بھی درج ہیں۔حقیقت الاعوان سوسوال سو جواب کے مولف صوبیدار محمد رفیق علوی نے سالا میر قطب شاہ بن میر عطااللہ غازی علوی کے 9 فرزند سالار عبداللہ گوہر علی گولڑہ، محمد شاہ کنڈان لقب گل محمد (کندلان)، صدف علی صدف، زمان علی شاہ، سالار مزمل علی کلگان، جہاں شاہ المعروف دریتیم، نجف علی جاجی، بہادر علی ازبق المعروف طلحہ ومحمد علی درج کیے ہیں اس طرح کچھ نام یعنی صدف علی یا نادر علی صدت، نجف علی جاجی، فتح علی اوضبک بہادر علی ازبق المعروف طلحہ تحقیق طلب ہیں ان کی اولاد کے شجرات راقم کی نظر سے نہیں گزرے۔

مندرجہ بالا مندرجات سے یہ تصدیق ہوا کہ سالار قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی عون قطب شاہ غازی کی اولاد سے قطب شاہی اعوان تھے اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ایک قطب شاہ نہیں تھا بل کہ قطب شاہی لشکر تھا جس کے نمایاں سپہ سالاروں میں سالار ساہو غازی، سالار قطب حیدر شاہ غازی، سالار نصر اللہ، سالار سیف الدین، عبداللہ المعروف ملک حیدر اور سالار مسعود غازی سب کے سب قطب

شاہی علوی اعوان تھے۔ان میں سے قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی کے گیارہ فرزند عبداللہ گولڑہ، محمد شاہ کندلان، مزمل علی کلگان، دریتیم جہاں شاہ، زمان علی کھوکھر، فتح علی، محمد علی، نادر علی، بہادر علی (طوری)، کرم علی، نجف علی (جاجی) بہت سے نسابہ نے لکھے ہیں جن میں ”شجرات اقوام فارسی“ تالیف از میاں مستقیم اعوان نے 1257ھ کے مطابق حضرت قطب شاہ ہرات سات بیٹے تھے دو شاہ طوری وسید جاجی ہرات ہی میں رہے اور پانچ فرزند ہند میں سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں رہے اور بعد میں پنجاب میں آباد ہوئے۔پانچ فرزندان کنڈان، جہاں شاہ (دریتیم)، کلکان (مزمل علی)، گولڑہ (عبداللہ)، کھوکھر (زمان علی) تھے۔کنڈان، جہاں شاہ وکلکان یہ تینوں ایک والدہ کے بطن سے تھے جبکہ گولڑہ وکھوکھر ایک والدہ کے بطن سے تھے۔مولوی ملنگ علی کے قدیم ریکارڈ میں بھی مندرجہ بالا از اولاد قطب حیدر شاہ از اولاد حضرت محمد حنفیہ تحریر ہیں۔اب یہ کہنا کہ قطب شاہ غزنوی اور قطب شاہ بغدادی الگ الگ شخصیت تھے درست نہیں ہے۔درست بات یہ ہے کہ عون قطب شاہ غازی عراق سے غزنی خراسان وغیرہ ہجرت کر گئے تھے عون قطب شاہ غازی ہی قطب شاہ بغدادی اور قطب شاہ غزنی ہیں اور قطب شاہی اعوان سلطنت غزنویہ کے ساتھ شامل رہے جیسا کہ لباب الانساب عربی 565ھ میں درج ہے کہ:۔”فصل فی ذکر السادات والاشراف الذین یاخذون الارزاق وریوع (فی جمیع النسخ :کانوا)الاوقاف من دیوان غزنه ونواحیهاء باهتمام نقیب النقباء ابی محمدالحسن بن محمدالحسینی ۔اولاد محمدبن الحنفیه: علی بن الحسین، وابناء الحسین بن علی، والقاسم بن علی،ومنصوربن علی وحمزه بن علی وعبدالملك بن علی و سکینه بنت علی و رسیة بنت علی“۔خلاصہ یہ ہے کہ کتاب ہذا میں ان سادات کرام کی فیصل قائم کی گئی جو سلطنت غزنویہ واطراف میں میں عاملین پر امیر مقرر کیے گئے تھے ان میں ابی محمد الحسن بن محمد الحسینی ۔الحسین، القاسم، منصور، حمزہ، عبدالمالک، سکینہ ورسیتہ ۔یہ اولاد علی بن حسین بن علی بن محمد بن عون بن علی بن محمد حنفیہؒ تھے۔یعنی سلطنت غزنویہ کے ساتھ حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد رہی ہے اور منبع الانساب فارسی کے مطابق سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور اکثر سادات اشراف ان کے ہمراہ ہندوستان آئے۔قطب شاہی اعوان قبیلہ کی تمام بیان کردہ روایات جو بندوبست رپورٹس اور گزیٹئرز میں درج ہیں کہ وہ قطب شاہ (قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ) کی اولاد ہیں جو ہرات وغزنی سے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ آئے۔اور قطب شاہ، حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے۔انساب کی کسی بھی قدیم کتاب میں حضرت غازی عباس علم دارؒ کی اولاد ہونا اور حضرت غوث پاکؒ کا خلیفہ یا قطب الہند بن کر آنا تو دور کی بات ہے حضرت غازی عباس علم دار کی اولاد میں عون بن علی یا عون بھی یعلی نام کی کوئی بھی شخصیت نسابہ نے نہ لکھی اور نہ ہی ان کے ہند آنے کا تذکرہ کیا۔منتقلۃ الطالبیہ عربی 471 میں تالیف کی گئی جس سے ہند آنا صرف اور صرف محمد حنفیہؒ کی اولاد اور خاص طور پر عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ثابت ہے ۔لہذا یہ تصدیق ہوا کہ ”قطب شاہی علوی اعوان“ عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

اعقاب حضرت عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ غازی علوی (قطب شاہی علوی اعوان)

تحقیق الاعوان، حقیقت الاعوان فی آل حبیب الرحمٰن، تاریخ علوی اعوان، حقیقت الاعوان سو سوال سو جواب، تحقیق الانساب جلد اول و دوم، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان، مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری، اعوان شخصیات ہزارہ، حضرت بابا سجاول تاریخ کے آئینے میں، گلدستہ اعوان، کاروان علوی، کلگان چھتر دومیل کے علاوہ درجنوں کتب میں عبد اللہ گولڑہ، سالار قطب حیدر شاہ کے بیٹے درج ہیں۔ گوہر علی، گوہر شاہ، گواڑہ و گولڑہ یہ سب آپؒ ہی کے نام ہیں آپ کی والدہ بی بی عائشہ ہرات کے سادات حسینی سے بیان کی جاتی ہیں۔عبداللہ گولڑہ کا اصل نام گوہر علی تھا، جو بعد میں گولڑہ کے نام سے مشہور و معروف ہوا۔ گولڑہ کی وجہ تسمیہ کے بارے میں مختلف آراء ہیں جو یہ ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ گوہر علی کا رنگ بہت وسفید تھا جس کی وجہ سے لوگ انہیں گورا کہتے تھے اور بعد میں بوجہ ہنود ہند کی حقارت کے گورہ سے گولڑہ مشہور ہو گئے۔ دوسرا قول حقیقت الاعوان کے مؤلف نے لکھا ہے کہ چونکہ گوہر علی میدان حرب کا ایک بڑا ماہر تھا بایں وجہ جب وہ ہنود کے مقابلے پر میدان حرب میں آتا تھا تو تب ہنود اس کی دہشت سے کانپتے تھے اور بوجہ حد ومخالفت اس کے نام گوہر علی کو ترک کر کے صرف گوہر کو لقب تصغیر (یعنی کہ رائے ہندی والف مقصورہ) کے ساتھ گوہرڑا کہتے تھے پس یہی وجہ ہے کہ وہ گوہرڑا کے نام سے مشہور ہوا۔لفظ گولڑہ صدیوں سے بولا اور لکھا جاتا ہے۔ جو ''اعوان'' کی ایک گوت کے نام سے مشہور و معروف ہے اور سرکاری کاغذات میں اس کا اندراج اس طرح ہے کہ بعض جگہوں پر گورڑہ اور بعض جگہوں پر گولڑہ لکھا ہوا ہے مگر زیادہ تر گولڑہ ہی لکھا اور پکارا جاتا ہے۔کئی ایک مقامات بھی گولڑہ کے نام سے مشہور ہیں جن میں گولڑہ شریف اسلام آباد مشہور و معروف ہے۔عبد اللہ گولڑہ کی اولاد سے مشہور و معروف مصنفین و محققین و تحقیق دان پیدا ہوئے۔

1۔حضرت علامہ یوسف جبریل ساکن کھبیکی وادی سون سکیسر مولف'' علوی اعوان قبیلہ'' و درجن سے زائد کتب 2۔بابائے اعوانان ہزارہ ایم خواص خان آف ہیڑاں مانسہرہ ہزارہ مولف تحقیق الاعوان وغیرہ 3۔محبت حسین اعوان آف بیروٹ چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان و مولف، تاریخ علوی اعوان ایڈیشن 1999 و 2009، اعوان تاریخ کے آئینے میں، اعوان اور اعوان گوتیں و تاریخ خلاصۃ الاعوان وغیرہ 4۔پروفیسر ڈاکٹر پیر سلطان الطاف علی اعوان ساکن دربار عالیہ جھنگ شریف (از اولاد حضرت سلطان باھوؒ) آپ چالیس سے زائد کتب کے مصنف/مولف ہیں۔5۔پروفیسر بشیر احمد سوز ساکن سکندر پور ہری پور حال مقیم ایبٹ آباد جو تین درجن سے زائد کتب متاع رفتہ (تواریخ ہزارہ ایک نظر میں) وغیرہ آپ کا خاندان چیف آف اعوان بھی ہے۔6۔حاجی ملک جہانداد آف نالیاں پلندری آزاد کشمیر مولف نسب الصالحین وغیرہ 7۔ حافظ ریاض سیالوی آف گوجرانوالہ مولف تاریخ قطب شاہی اعوان وسوانح حیات قطب حیدر شاہ علویؒ 8۔ملک شاہسوار علی ناصر ساکنہ خوشاب مولف جواہر الاعوان و دیگر 9۔ملک مشتاق الٰہی اعوان ساکن مردوال وادی سون سکیسر معروف تحقیق دان و مولف تاریخ قطب شاہی علوی اعوان۔10۔شوکت محمود اعوان ساکن کھبیکی وادی

سون سکیسر مولف قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ (10 جلدیں pdf)، 11۔پیر نعیم علوی چشتی جوہر آباد خوشاب مولف فیضان قطب شاہ، 12 ۔ملک محبوب الرسول قادری مولف سوانح حیات حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؓ و دیگر وغیرہ، 13۔میجر ریٹائرڈ امیر افضل خان اعوان ساکن مصطفیٰ آباد وادی سون سکیسر مولف حضور پاک ﷺ کا جلال و جمال، 14۔عاطف محمود اعوان ساکن کلر سیّدان راولپنڈی مولف تاریخ بنو عون المعروف اعوان قطب شاہی، 15۔مختصر خان اعوان بٹگرام مولف قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ 16۔جی ایم اعوان ڈھلی کھبیکی وادی سون سکیسر وغیرہ جنہوں نے قبیلہ کی عزت ناموس کے تحفظ کے لئے قلم اٹھایا اور اعوانوں کو ایک متفقہ تاریخ دی کہ قطب شاہی اعوان حضرت محمد حنفیہؓ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں۔عبداللہ گولڑہ کی اولاد سے بے شمار اولیاء کرام و مشائخ گزرے ہیں آپؒ کی اولاد پاکستان، ہندوستان و کشمیر میں آباد ہے۔

اعقاب حضرت محمد شاہ کندلان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی

نام محمد کندلان ، بعد میں کنڈان بھی مشہور رہوا، گل شاہ محمد شاہ، گل محمد اور سالار محمد زنگی بھی آپ ہی کے نام بتائے جاتے ہیں ۔آپ کی اولاد سے صاحبزادہ پیر روح الحسنین معین علوی پیر آف دیول شریف، ملک شاکر بشیر اعوان صدر تنظیم الاعوان پاکستان اور امجد حسین علوی چیئرمین تنظیم الاعوان پاکستان و چیف ایڈیٹر اعوان خبرنامہ اسلام آباد و عبدالحفیظ علوی ٹیکسلہ مولف علوی اعوان قبیلہ قابل ذکر ہوئے۔

اعقاب حضرت مزمل علی کلغان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی (قطب شاہی علوی اعوان)

تحقیق الاعوان، تاریخ علوی اعوان و تحقیق الانساب کے مطابق مزمل علی (معروف بہ کلگان) میر قطب شاہ کا تیسرا بیٹا ہے۔اس کی والدہ کا نام زینب تھا۔کلگان کی وجہ تسمیہ مختلف مسطور ہیں۔ایک یہ ہے کہ کلک ایک شہر کا نام تھا جو کہ شمالی کوہستان نمک میں واقع ہے اور مزمل علی چونکہ وہیں پیدا ہوئے تھے اس لئے وہ کلغان کے نام پر مشہور ہوئے۔ دوسری وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ کلغان کی ماں چونکہ کلغانیہ یعنی کہ شہر کلگ کی تھی اس لئے وہ اپنی ماں کلغانیہ کی طرف منسوب ہو کر کلغان کے نام پر مشہور ہوئے۔تاریخ الاعوان میں تحریر ہے کہ وہ چونکہ ہمیشہ اپنی دستار میں کلغی لگا کر رکھتے تھے۔اس وجہ سے وہ کلغان کے نام پر مشہور ہوئے۔پس کلگان، کلکان، کلغان، گلغن اور کلغن وغیرہ ایک ہی شخص مزمل علی کلغان کے نام ہیں۔ایک اور روایت کے مطابق مزمل علی، کلک نامی شہر میں پیدا ہوا تھا اور اس کے القابی نام دو تھے۔ ایک کلگان اور دوسرا کلغان اور وہ صوبہ بہار سے قلعہ دین کوٹ میں آئے۔تاریخ الاعوان میں لکھا ہے کہ کلگان قلعہ دین کوٹ جو کہ کالا باغ سے جانب مشرق بفاصلہ چار کوہ دریائے سندھ کے کنارے میں سر بفلک پہاڑ پر تھا، میں آئے اور وہاں انہوں نے آ کر مستقل سکونت اختیار کی۔قلمی کتاب انساب الاعوان نوشتہ میر نتھو میں لکھا ہے کہ ''بعدہ' پھر وہ تلونڈی کے قریب تھانسیر کی ایک بستی تراوڑی نامی (معروف بہ ترائن) کے میدان میں ہنود سے جہاد کرتے ہوئے تلوار سے زخمی ہوا اور اس کے ساتھی اس کو وہاں سے لدھیانہ میں لے کر آئے اور وہیں وہ شہید ہوا او پھر وہیں اس کا مزار بھی ہے اور سال بہ سال ایک بڑا عرس اس کے مزار پر ہوتا ہے۔'' مزمل علی کلگان کی اولاد کالا باغ کے کنارے ڈھنکوٹ میں مستقل سکونت پذیر ہوئی اور وہاں سے کچھ لوگ ہجرت کر کے پاکستان کے مختلف علاقوں ہزارہ، پنجاب اور آزاد

کشمیر میں جا کر آباد ہوئے۔ پنجاب (انڈیا) کے ایک شہر انبالہ میں بھی مزمل علی کلگان کی اولاد آباد ملتی ہے۔ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بھی مزمل علی کی اولاد سے ہیں آپ کا مزار سجاول شریف مانسہرہ میں ہے۔

مزمل علی کی اولاد سے بذیل قلمکار و تحقیق دان حضرات پیدا ہوئے:۔ 1۔ ملک شیر محمد خان اعوان آف کالا باغ مولف تاریخ الاعوان و تذکرۃ الاعوان، 2۔ ڈاکٹر داؤد اعوان وائس چانسلر پرسٹن یونیورسٹی مانسہرہ مولف اعوان ڈائریکٹری، 3۔ ڈاکٹر ممتاز منگلوری مصنف نصابی بیورو، 4۔ صوبیدار محمد رفیق اعوان ساکنہ چکوال مولف حقیقت الاعوان، 5۔ راقم مولف محمد کریم علوی قادری (قطب شاہی علوی اعوان شادو آل) ساکن اعوان منزل دبن سنگولہ آزاد کشمیر مولف تحقیق الانساب جلد اول و دوم، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان، مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری، حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں، قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ مصنفین کی نظر میں (زیر طباعت)، سنگولہ تاریخ کے آئینے میں (زیر طباعت)، تحقیق الانساب جلد سوم (زیر طباعت)، 6۔ الحاج محمد خورشید علوی آف ہزارہ حال کلفٹن کراچی مولف انوار رحمت العالمین ﷺ، انوار مصباح ارض و سماء، انوار رحمت بیکراں، انوار صبح درخشان، بکھرے بکھرے شہپارے، انوار بشیر و نذیر و سراج منیر (انوار سیریز 50 کتب)، 7۔ عظیم ناشاد اعوان ساکنہ مانسہرہ مولف آئینہ اعوان، اعوان شخصیات ہزارہ، تذکرہ اولیائے ہزارہ، ہزارہ کے دیہات تاریخ کے آئینے میں (زیر طباعت)، بابا سجاول علوی (زیر طباعت)، اعوان ہزارہ میں (زیر طباعت)، 8۔ ملک عارف فضل داد کاکوٹی مولف سلسلۃ الاعوان، 9۔ ملک اورنگزیب اعوان و محمد فاروق اعوان مظفر آباد مولف سلسلۃ الاعوان، 10۔ ملک اورنگزیب ایڈیٹر ماہنامہ اعوان اسلام آباد و چیف ایڈیٹر ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آباد، 11۔ میر افضل اعوان مولف شجرہائے نسب ہزارہ، 12۔ اخلاق حسین علوی (راولپنڈی) مولف تاریخ علوی، 13۔ ڈاکٹر محمد اقبال اعوان گلاب آباد مانسہرہ مولف گلدستہ اعوان، 14۔ گلزار اعوان مصنف انساب الاقوام، 15۔ سالک محبوب اعوان، 16۔ محمد مدثر علوی (مانسہرہ) مولف کاروان علوی، 17۔ عبداللہ جان اعوان (اسلام آباد) مولف شجرات قطب شاہی اعوان و ایگزیکٹو ایڈیٹر ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آباد، 18۔ شوکت حسین علوی مولف علوی اعوان، 19۔ بلال موسیٰ خان اعوان۔ مندرجہ بالا کی تحقیق کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے۔

حضرت زمان علی کھوکھر بن قطب حیدر شاہ غازی علوی

نام زمان علی تھا ننھیال کھوکھر قبیلہ تھا اس لیے کھوکھر مشہور ہوئے آپ کی اولاد پاکستان و آزاد کشمیر میں کثیر تعداد میں موجود ہے۔

حضرت دریتیم جہاں شاہ بن قطب حیدر شاہ غازی علوی

آپ کی اولاد سے مولوی حیدر علی اعوان مولف تاریخ علوی اعوان و تاریخ حیدری، اور بابا ہاشم مولف حقیقت الاعوان فی آل حبیب الرحمٰن، مرزا مظہر جان جاناں معروف گزرے ہیں کے مطابق بھی ”اعوان“ حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان
کے چند مخلصین اور ان کے خاندان کا احوال

ضلع اسلام آباد:

اسلام آباد میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے ساتھ وابستہ عہدیداران میں عبداللہ جان اعوان (آبپارہ اسلام آباد) ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے مرکزی چیف آرگنائزر ہیں۔ ملک محمد رفیق اعوان ایڈووکیٹ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع اسلام آباد کے چیف آرگنائزر ہیں۔ سندھ ہاؤس سے ملک طاہر اعوان، سوہان اسلام آباد سے ملک صغیر احمد اعوان نمبردار، ملک رشید اعوان، ملک حفیظ اعوان، ملک حسنین علی، ملک اقبال اعوان، ملک نسیم حسن اعوان، ملک غلام مصطفیٰ اعوان، سجاد نعیم اعوان، ملک زاہد ایوب اعوان و ملک فضل الٰہی اعوان قابل ذکر ہیں۔

ملک جہانداد اعوان (چیف کوآرڈینیٹر سنگھر یال) بن اللہ داد بن قائم خان بن برخوردار بن گل شیر بن ہست خان بن دین دار بن لقمان بن سرمست بن نور محمد بن عالمشیر عرف عالو بن کالو بن نادر بن بہادر بن صفی بن سنگھر بن مصری بن مرزا بن حبیب بن لقمان بن داؤد بن بیرو بن جند بن سلطان ارجن بن گاموں بن غلام علی بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ۔

سوہاں اسلام آباد:

تحقیق الانساب جلد اول ص 105 پر سہار خان کی اولاد کا کچھ حصہ درج ہے۔ نمبردار صغیر احمد اعوان کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ جس نے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا تھا کی شاخ گوت بدر سے تعلق رکھنے والے سہار خان قطب شاہی علوی اعوان نے سوری خان کے لوگوں کو تقریباً پندرہ پشت پہلے مار بگایا اور خود اس جگہ پر قبضہ کر لیا اور یہ علاقہ سہار خان کے نام کی وجہ سے ہی بعد میں سوہان مشہور ہوا۔ سہار خان کے دو فرزند سنان قلی و صبور تھے۔ سنان قلی کے دو فرزند رحم قلی لاولد اور امیر قلی ہوئے۔ امیر قلی کے فرزند سرور قلی تھے سرور قلی کے دو فرزند دولو لاولد و سبحان قلی تھے۔ سبحان قلی کے فرزند مہر قلی تھے ان کے چار بیٹے بہالو، ماطم، راطم اور حاطم تھے۔ ماطم کے چار فرزند ماہر، مست لاولد، کیمان لاولد اور ہست تھے۔ ہست کے پانچ فرزند فجو یا قجو، ملی، رسمت، بہادر و بخش تھے۔ فجو کے فرزند مسرت مفرور ہوئے۔ ملی کے دو فرزند سلطان و بندو تھے۔ رسمت خان اس موضع کے سب سے پہلے نمبردار ہوئے ان کے فرزند علی گوہر نمبردار تھے ان کے فرزند محمد علی نمبردار تھے ان کے فرزند عبدالغنی نمبردار تھے ان کے تین فرزند نمبردار محمد صغیر احمد اعوان، حفیظ احمد اعوان و محمد رشید اعوان ہیں۔ نمبردار محمد صغیر احمد اعوان قابل ذکر شخصیت ہیں اس خاندان کا شجرہ نسب محکمہ مال انہوں نے ہی حاصل کیا ان کے تین فرزند حسنین علی، شعیب علی و احمد علی ہیں۔ حفیظ احمد اعوان کے دو فرزند قاسم علی و حمزہ حفیظ ہیں۔ محمد رشید اعوان کے دو فرزند احسن غنی و عبداللہ غنی ہیں۔ بہادر کے دو فرزند مندا و سرفراز (لاولد) ہوئے۔ مندا کے فرزند فضل دین ہوئے ان کے فرزند اقبال ہیں اور اقبال کے دو فرزند محمد تاج و محمد رفیق ہیں۔ بخش کے تین فرزند راجو، باز و منو ہوئے۔ بہالو کے فرزند نور قلی تھے ان کے فرزند ستار قلی تھے ان کے فرزند ذوالفقار تھے ان کے فرزند جنگ باز تھے ان کے فرزند جعفر نامعلوم مقام

کی طرف ہجرت کر گیا۔ ماہر بن ماطم کے فرزند غلام تھے ان کے فرزند وزیر تھے ان کے دو فرزند نادر و معزاللہ تھے۔ صبور کے فرزند عالم تھے ان کے تین فرزند درویش، حیات و عبداللہ تھے۔ درویش کے دو فرزند نظام و رحیم داد تھے۔ نظام کے دو فرزند صمند و حس قلی تھے۔ رحیم داد کے دو فرزند رسمت و بودہا تھے۔ رسمت کے فرزند حقتو لاولد تھے بودہا کے تین فرزند دادن، نور ماہر و وریام تینوں مفرور ہوئے۔ حیات کے فرزند کوہر ملک تھے۔ عبداللہ کے دو فرزند امیر قلی و محمد قلی تھے۔ امبر قلی کے دو فرزند اعظم قلی و مراد قلی تھے۔ اعظم قلی کے تین فرزند شرف، عالم و قیصرایا فقیرا تھے۔ شرف کے فرزند ولی تھے۔ عالم کیت تین فرزند کرم داد، رحیم داد و اہلو تھے۔ قیصرہ کے دو فرزند لاہو و بودھا تھے۔ مراد قلی کے فرزند خیرا تھے ان کے دو فرزند اللہ داد (مفرور) و ولی داد تھے۔ ولی داد کے تین فرزند خدا بخش، کرم بخش و قادر بخش تینوں کئی مفرور ہو گئے۔ محمد قلی کے فرزند مندا تھے ان کے فرزند حکمداد تھے ان کے دو فرزند ولی داد و سعید اللہ تھے۔ ولی داد کے فرزند نورہ تھے۔

صوبہ پنجاب:

مختصر تاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹری میں پنجاب کے چیف کوآرڈینیٹرز و کوآرڈینیٹرز کے شجرہ ہائے نسب و رابطہ نمبرز درج ہیں۔ ان کے علاوہ تاریخ علوی اعوان، حقیقت الاعوان، تحقیق الانساب جلد اوّل و دوم و قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ (10 جلدیں) وغیرہ میں میں پنجاب کے مختلف اضلاع میں آبا اعوان قبائل کے شجرہ ہائے نسب شامل ہیں۔ پنجاب کے چند چیف کوآرڈینیٹرز میں اٹک: ملک فاروق اعوان، ملک غلام ربانی، شعر اقبال ٹیپو، حاجی سلیمان، اوکاڑہ: افتخار جمیل، بہاول پور: عبدالقیوم ایڈووکیٹ، حافظ نصر اللہ، بہاول نگر: ملک شکیل حسن، بھکر: غلام رسول ملک، خورشد حسن، پاک پٹن: طاہر حمید، جہلم: غلام جیلانی، علی رضا اعوان ایڈووکیٹ، ملک اصغر علی، جھنگ: داؤداافضل، چکوال: آفتاب احمد ملک، کلر کہار: حاجی محمد افضل، تلہ گنگ: حاجی جہانداد، حافظ آباد: ملک مسرور انور اچھرال، محمد اسلم اعوان ایڈووکیٹ، خانیوال کبیر والا: منور جاوید اسلم، خوشاب تحصیل قائدآباد: عماد احمد، فاروق اعظم اعوان، مولانا شوکت حسین سندرالوی، کھبیکی وادی سون: جی ایم اعوان (ڈھلی)، مولا بخش، خوشاب شہر: خالد جاوید، راولپنڈی: حماد طارق روپڑ، ملک فضل الرحمٰن، کہوٹہ: کیپٹن ملک فضل داد، ملک فیصل اعوان اڈیالہ، ملک اخلاص گوجر خان، مری: ٹھیکیدار الحاج ملک شوکت حسین علوی، حکیم ملک وحید، رحیم یار خان: محمد ایوب، سرگودھا سٹی: عطاالرسول شاکر کنڈان، محمد الطاف، شیخوپورہ: ظفر علی، گجرات ملکہ کھاریاں: طارق مصطفیٰ، ملک محمد اقبال، حاجی شبیر حسین، ملک عبدالرزاق بھگوال کھاریاں، سیال کوٹ: پروفیسر غلام مرتضٰی تابانی، حاجی ملک اکبر، فیصل آباد: ظہور الدین ملک، ڈاکٹر مشبر حسین ملک، لاہور: علامہ غلام شبیر، مفتی عبدالرشید علوی، عبدالرشید علوی، ملک مظفر، طارق مسعود، میاں والی: حاجی تاج محمد حیدر آل اعوان، ڈی ایم اعوان، محمد عارف، ممتاز اعوان، ملتان: حکیم زادہ محبوب اعوان، محمد سلیم جامی، محمد طارق اعوان، بورے والا: ملک فاروق احمد اعوان ایڈووکیٹ۔ کوٹ ادو و قاضی فیاض الحسن اعوان وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

ضلع خوشاب:

معروف نسب دان حضرت علامہ یوسف جبریلؒ کا تعلق وادی سون سکیسر کھبیکی سے تھا آپ درجنوں کتب کے مصنف تھے۔ دو کتب علوی اعوان قبیلہ مختصر تعارف اور The Mircacle of the Holy

Quran میں بعد از تحقیق آپؒ نے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ہی درست اور مستند اور صدیوں پرانی قدیم روایات کے عین مطابق قرار دیا۔ آپ کی دونوں کتب پر کتاب ہذا میں تبصرہ کیا جا چکا ہے۔ حضرت علامہ یوسف جبریلؒ کے فرزند شوکت محمود اعوان سیکرٹری ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے بھی نسب کی تحقیق پر اپنے والد بزرگوار کے کام کو مزید آگے بڑھایا اور ''قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ'' کے عنوان سے 10 جلدیں تالیف کیں۔ وادی سون سکیسر مردوآل کے معروف تحقیق دان اور ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے سیکرٹری مالیات مشتاق الٰہی اعوان، ملک فتح خان مرکزی چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ساکن اچھالی وادی سون سکیسر، جی ایم اعوان ڈھلی چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل نوشہرہ ساکن کھبیکی، مولا بخش اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ساکن کھبیکی وادی سون کے علاوہ سینکڑوں نوجوان اپنا خاندانی شجرہ نسب ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے پاس رجسٹرڈ کروا چکے ہیں جو قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ جلد سوم و جلد چہارم میں شامل کیے جا چکے ہیں اور چند ایک کوآرڈینٹرز ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے شجرات ان کی بھرپور خواہش پر کتاب ہذا میں بھی شامل کیے جاتے ہیں۔ ''یادگار اسلاف'' تالیف از خدا بخش اعوان کھبیکی، ''تاریخ علوی اعوان'' تالیف از محبت حسین اعوان ایڈیشن 1999ء و ''قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ'' 10 جلدیں تالیف از شوکت محمود اعوان کے مطابق ''قطب شاہ کی دسویں پشت میں ملک گوندل (گوند علی) گزرے ہیں جن کے تین فرزند سلطان جموں، ملک وڈھا و ملک نڈھا تھے سلطان جموں کی اولاد مظفر آباد، ارجہ باغ اور بیروٹ ایبٹ آباد میں آباد ہے۔ ملک نڈھا کے چار فرزند ملا، نظام الدین (جھام)، لدے (لودہی) و رانسی تھے۔ نظام الدین کے تین فرزند حاجی، احمد و علی محمد تھے۔ حاجی کے دو فرزند اپلو (پیلو) و میر احمد تھے۔ ملک نڈھا کی دسویں پشت میں اعظم خان (اعظم آل)، عظمت خان (عظمت آل) و برخوردار خان پسران دریا خان بن طیب (تاجاب رتجب) بن محمدی بن بابا کمال دین بن بابو بھئی بن مورثی بن اپیلو بن حاجی بن کھلچی (تچلی) بن نظام الدین (جھام) بن ملک نڈھا تھے۔

اعظم خان نو فرزند بڑا شیر شاہ، چھوٹا شیر شاہ، صالت (سالت)، بازا (رضا)، نواب، سرخرو، سپارس (سپارز)، شیر و شمس تھے۔ بڑا شیر شاہ کے فرزند نور خان (نور خنال) تھے نور خان کی تیسری پشت میں ملک مظفر خان (ذیلدار کھبیکی) بن شاہ محمد بن خدا بخش قابل ذکر شخصیت گزرے ہیں حقیقت الاعوان تالیف از صوبیدار محمد رفیق علوی کے صفحہ 175 کے مطابق مورخہ 3 جولائی 1926ء کو جابہ کے مقام پر معتبر روساء اعوان قوم کے اجلاس کی صدارت کی اور اس اجلاس میں مولوی ملنگ علی گفا نوالہ چکوال کا ریکارڈ درست تسلیم کیا گیا جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔ ملک مظفر خان ذیلدار کی چوتھی پشت میں ملک سرفراز خان بن ملک سجاد احمد سابق وائس چیئرمین یوسی کھبیکی بن خدا بخش بن شاہ محمد قابل ذکر شخصیت ہیں۔ چھوٹا شیر شاہ کے چار فرزند علاول خان، مرزا خان، میر باز و خنجر خان تھے۔ نواب خان کے دو فرزند لال و کمال تھے۔ سپارس کے پوتے گلن بن حست کی اولاد گلنال (گرنال) کہلاتی ہے۔ شیر کے فرزند اللہ یار کی اولاد اللہ یار آل ہے۔ عظمت خان بن دریا خان کی اولاد عظمت آل کہلاتی ہے۔ برخوردار خان کے فرزند

خان محمد کی اولاد خانال کہلاتی ہے۔نظام الدین (جھام) کے دوفرزند کھلچی ودپچی تھے کھلچی کے چارفرزند حاجی، احمد، علی محمد ومیر احمد تھے حاجی کے دوفرزند اپیلو ومیر احمد تھے اپیلو کی چوتھی پشت میں یعقوب وکمال دین پسران بابو بن بھئی بن مورونٹی تھے۔یعقوب کے پوتے سخی محمد (جدامجد سخیال) بن غلام حسین تھے۔کمال دین کے تین فرزند احمدی، محمدی وفتح خان (فتو) تھے۔محمدی کے دوفرزند طیب (تجب) ورجب (رجب آل) تھے۔طیب (تحب) کے دوفرزند دریا خان وخان بلاقی (بلاقی آل) تھے دریا خان کے تین فرزند اعظم، عظمت وبرخوردار تھے۔

ملک حاجی بن کھلچی کی نویں پشت میں ملک معمور (ڈھلی) بن ملک سیدا بن ملک رحمت بن ملک باز بن ملک وریام بن ملک ویرو بن ملک جھنگی بن ملک حکیم بن ملک رجاوا کی اولاد قطب شاہی اعوان ڈھلی شاخ سے معروف ہے ملک معمور (ڈھلی) کی چوتھی پشت میں جی ایم اعوان ڈھلی (کھبیکی) بن رسالدار محمد نواز بن ملک اللہ داد بن ملک اللہ یار ہیں۔جی ایم اعوان ڈھلی قدآور شخصیت کے مالک ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل نوشہرہ کے چیف آرگنائزر ہیں خدمت خلق کا بھرپور جذبہ رکھتے ہیں۔"مختصر ترین تاریخ علوی اعوان قبیلہ" آپ ہی نے تالیف کی ہے۔مولا بخش اعوان بن خدا بخش بن گل محمد بن فلک شیر بن مقرب خان بن نور خان بن مرزا خان بن چھوٹا شیر شاہ (جدامجد شیر شا آل) ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کھبیکی وادی سون سکیسر کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں آپ نے کھبیکی کے نوجوانوں کو متحرک کیا جس کی وجہ سے آج سینکڑوں کی تعداد میں نوجوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سے منسلک ہیں جن میں سے چند ایک کے شجرات بذیل ہیں۔

ملک محمد فیصل، ملک محمد دلاور وملک محمد یاسین پسران ملک عطا محمد بن غلام محمد بن ملک شیر محمد بن محمد یار بن شمشیر بن ملک اگر بن ملک ہیتم بن ملک سخی (سخی آل سکھیال) بن غلام حسین بن یعقوب۔شکور احمد بن منظور الٰہی بن عطا محمد بن ملک شیر محمد بن محمد یار (سخی آل)۔گل محمد بن شیر محمد بن علی محمد بن شاہ محمد بن عزت خان (عزت آل) بن ملک خیرن بن ملک شہادت بن ملک رحمٰن ملک سخی (سخی آل سکھیال)۔فتح شیر، محفوظ احمد وفاروق احمد پسران محمد شیر بن نجیب اللہ بن کریم اللہ بن جہان خان بن خان محمد بن ملک شہادت (سخی آل سکھیال)۔شکیل احمد وغلام احمد پسران عطا محمد بن میاں محمد بن سیف اللہ بن محمد بن خان محمد بن ملک شہادت (سخی آل سکھیال) عرفان احمد وارسلان احمد بن منصب خان بن فتح محمد بن علی محمد بن محمد بن نور خان بن اللہ یار بن محمد خان بن صاحب خان بن جہان خان بن اللہ یار بن خان بلاقی (بلاقی آل)۔آفاق احمد بن خالد محمود بن محمد شیر بن فلک شیر۔ملک وقار احمد، ملک ابرار احمد وملک زبیر احمد پسران ملک شمشیر علی بن محمد شیر بن نور محمد بن نور خان بن اللہ یار (بلاقی آل)۔عنصر محمود بن فتح شیر بن سرور خان بن نور خان بن سلطان احمد (خورے) بن غلام نبی بن شاہ نواز بن سرخرو خان بن خان بلاقی (بلاقی آل)۔ملک فضل بن جعفر بن گل خان بن جہان خان بن اللہ یار (بلاقی آل)۔شاہ زیب ایوب بن محمد ایوب بن غلام محمد بن محمد یار بن نور خان بن فتح شیر بن خیر محمد (خیر آل) بن پہاڑ خان بن ابو (عبداللہ) بن سید اللہ بن رجب خان (رجب آل)۔ہمایوں اسلم بن محمد اسلم بن غلام حسین بن غلام محمد بن غلام احمد بن ملک احمد بن ملک معمور (ڈھلی) بن ملک سیدا بن رحمت بن باز بن وریام بن ویرو بن جھنگی بن حکیم بن رجاوا بن باخو بن میر احمد بن ملک حاجی بن کھلچی۔محمد ریاض بن ملک سرفراز بن ملک سرخرو بن

ملک اللہ یار بن ملک معمور (ڈھلی)۔محمد فیاض، محمد اقبال، محمد الیاس ومحمد رضوان پسران ملک نواز خان بن ملک سرخرو بن ملک اللہ یار (ڈھلی)۔ملک کرم الٰہی گاڑھا بن احمد خان بن سرور خان بن عالم خان بن فتح خان بن محمد خان بن سلطان بن مواز بن پناہ بن رجب (رجب آل)۔روحان انجم، حافظ نعمان انجم وذیشان انجم پسران خدا بخش بن میاں محمد بن سردار علی بن ہمت بن خیر محمد (خیر آل) بن پہاڑ (رجب آل)۔

فضل کریم بن محمد خان بن فتح خان بن باز خان بن مکھانہ خان بن نور خان بن مرزا خان (شیر شاہ آل)۔عنصر محمود وتصور محمود پسران شاہ محمد لسی بن علی محمد بن فتح محمد بن بہاوالا (لسی آل) بن جہان خان بن نور محمد بن صاحب بن خوشحال بن اسحاق بن داؤد بن ملوک بن ہست بن معمور بن میر احمد بن ملک حاجی۔محمد عمران، محمد رضوان، محمد عرفان، بلال احمد پسران محمد ممتاز، محمد خان وظفر اقبال پسران شیر باز بن فلک شیر بن محمد خان بن فتح شیر بن کھیرن خان بن حاکم خان بن پہاڑ خان بن عظمت خان (عظمت آل)۔فرحان احمد وافتخار احمد پسران غلام محمد بن میاں محمد بن نوردین بن عالم خان بن خان بیگ بن صاحب خان بن عظمت خان (عظمت آل)۔نعمان احمد بن افتخار احمد بن غلام محمد (عظمت آل)۔عبدالرحمٰن بن محمد افضل بن دوست محمد بن محمد خان بن وساوا خان (وساوآل) بن حاکم خان بن پہاڑ خان بن عظمت خان (عظمت آل)۔وقار الحسن بن محمد امیر بن فتح خان بن دوست محمد بن وساوا (وساوال) بن حاکم بن پہاڑ (عظمت آل)۔وقاص محمود وناصر محمود پسران شیر افضل۔شیر افضل وسلطان محمود پسران علی محمد۔علی محمد، میاں محمد ومحمد امیر، عطا محمد پسران محمد شیر۔محمد شیر واحمد یار پسران احمد خان۔احمد وعالمشیر پسران باغ علی۔باغ علی وستار محمد پسران میر باز بن حاکم بن پہاڑ بن عظمت خان (عظمت آل)۔حسن علی بن محمد علی بن محمد اسلم بن شیر باز بن شیر محمد بن محمد خان بن واسوا خان (عظمت آل)۔احمد مشتاق ونعمان مشتاق پسران مشتاق احمد بن سردار علی بن احمد خان بن محمد خان بن خالق داد بن محمد خان بن وساوا خان (وسوآل) بن حکیم خان بن پہاڑ خان (عظمت آل)۔شاہ ویز وشازیب پسران ناصر محمود بن شیر افضل بن علی محمد۔قیصر محمود واظہر محمود پسران سلطان محمود بن علی محمد۔شریف ومولا بخش پسران محمد امیر بن خدا بخش بن عالم شیر بن باغ علی۔سجاد احمد بن محمد خان بن شیر باز، محمد فیضان بن ظفر اقبال بن شیر باز شیر باز، گل شیر ومحمد شیر پسران فلک شیر۔محمد عرفان ومحمد عمران پسران محمد اسلم بن ملک اللہ داد برخا بن ملک محمد خان بن ملک مواز بن ملک سوہنا بن برخوردار بن رحمت بن ملک لالہ بن دھیرو بن ملک بخشو بن ملک اکو (اکو آل برخے) بن میر میر احمد بن ملک حاجی۔عثمان سکندر بن خالق داد بن اللہ داد برخا بن ملک محمد خان (اکو آل برخے)۔محمد خاور بن محمد ریاض بن ملک شیر باز برخا بن ملک محمد خان بن ملک مواز (اکو آل برخے)۔

خالد محمود بن میاں محمد بن دوست محمد بن گل محمد بن فتح خان بن اللہ یار بن سیدا بن خان ملک بن فتح خان بن علی خان بن عبدالرشید بن پیر بخش بن وہاب بن جان محمد بن صادق بن خندو بن شیخ احمد بن قاسم علی بن دوست محمد بن اسماعیل بن لدھا (لدیال) بن ملک نڈھا بن ملک گوند علی گوندل۔جنید احمد ومحمد اسامہ پسران محمد ریاض ومحمد اعجاز شہید 71ء۔محمد ریاض بن شیر شاہ بن علی محمد۔علی محمد، شیر محمد ونور محمد پسران سلطان احمد بن زمان (زمہ) (لدیال)۔ملک محمد احسن اختر بن امیر عبداللہ۔امیر عبداللہ وعبدالرحمٰن پسران شیر محمد بن سلطان احمد۔پرویز اختر وجاوید اختر پسران

عبدالرحمٰن ۔غلام احمد بن شمشیر علی بن کریم اللہ ۔کریم اللہ ، امیر عبداللہ و شیر محمد پسران نور محمد بن سلطان احمد۔ناصر محمود اعوان بن دوست محمد بن محمد شیر بن عالم شیر بن فتح شیر بن نور خان بن مرزا خان بن شیر شاہ (شیر شاہ آل)۔ملک عدنان، ملک خدا بخش و ملک عمران پسران شاہ محمد بن شیر محمد بن باز خان بن مکھانہ خان بن نور خان بن مرزا خان بن شیر شاہ (شیر شاہ آل)۔محمد شہباز بن غلام محمد بن شیر محمد بن باز خان۔محمد سلیمان بن گل شیر بن فلک شیر بن عالم شیر بن فتح شیر بن نور خان بن مرزا خان بن شیر شاہ (شیر شاہ آل)۔محمد رضوان بن عطا محمد۔عطا محمد، محمد ریاض، شیر افضل، شاہ محمد، شیر شاہ و خدا بخش پسران لعل خان۔لعل خان نور محمد پسران شیر باز بن فتح خان بن مغل خان (مغل آل) بن نور خان بن مرزا خان (شیر شاہ آل)۔مختیار احمد بن میاں محمد بن فتح شیر بن فتح خان بن مغل خان (مغل آل/شیر شاہ آل)۔فرحت عباس و محمد آصف پسران فتح شیر بن محمد شیر بن احمد خان بن خان بیگ بن مغل خان (مغل آل/شیر شاہ آل)۔محمد ایوب و محمد علی پسران محمد اسلم بن غلام محمد بن میاں محمد بن سرخرو بن شاہ میر بن بابا بخش (گنا) بن نوازش بن شاہو بن عیسیٰ بن حسن بن حبیب بن بابو بن راجو بن سید اللہ (سید اللہ آل/سیدل آل) بن دلچی بن نظام الدین (جھام)۔صفدر عباس قاضی بن محمد ارشد بن نور عالم بن بہاول دین بن عالم دین بن محمد عارف بن میر عبداللہ بن قاضی نور محمد بن قاضی حافظ جنید (جوند) بن محمد صادق بن حاجی بن سلام دین بن حبیب بن طوہر بن رکن دین بن علی محمد (علوال) بن ملک کھلچی۔توقیر احمد بن کریم بخش بن فتح شیر بن مولا بخش بن رحیم بن علی گوہر بن سگھر (سگھر ال) بن اکر بن بڈھا بن لطب بن عنایت بن قائم بن کمال دین بن بابو بن بھئی۔ڈی ایم اعوان بن اورنگزیب بن احمد خان بن دوست محمد بن فتح خان بن محمد خان بن قطب خان (قطب آل) بن خان بن امیر بن لالہ بن کالا بن منوں بن میاں بن بسیا (بسیا آل) بن اپیلو بن ملک حاجی۔ملک اختر بن شیر باز بن شیر محمد بن احمد خان بن لعل بیگ بن گلن (گلنال/گرنال) بن ہست بن سپارس بن اعظم بن دریا خان بن طیب بن محمدی۔ذوہیب شہزاد بن شہزاد۔شہزاد، فیصل شہزاد و عمران شہزاد پسران غلام محمد بن میاں محمد بن علی محمد میاں لعل بن سلطان بن ملاح بن گل محمد بن حسن بن خیر محمد (خیرے) بن نتھے بن عمر بن شادی بن بھوئے بن ملا (ملا آل) بن نڈھا بن گوند علی گوندل۔ارحم عمران و صائم علی عمران پسران عمران شہزاد بن غلام محمد (ملا آل)۔بجیل و سعد پسران اصغر محمود۔اصغر محمود، محمد سلیم و اورنگزیب پسران فیروز بن محمد شیر بن بہاول بخش بن اولیاء بن احمد بن خان محمد (خان آل) بن برخوردار بن دریا۔بلال بن صفدر حیات بن بشیر عالم بن علی محمد بن گمن بن خیر محمد بن ملا بن کمال علی بن سولہ (پھلا) بن رکن دین بن شہاب الدین بن میاں عیسیٰ (عیسیٰ آل) بن کمال دین بن معمور بن میر احمد بن حاجی۔

عیسیٰ آل شاخ سے ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان وادی سون سکیسر کھبکی کے سرپرست کرنل نذیر عالم اعوان قابل ذکر شخصیت ہیں۔شجرہ نسب مرسلہ کرنل نذیر عالم اعوان و تاریخ علوی اعوان ایڈیشن 2009ء کے صفحہ 430 کے مطابق میاں عیسیٰ (جد عیسیٰ آل) کی 8ویں پشت میں نور محمد، میاں احمد، خیر محمد و محمد پسران فتح محمد بن خان محمد بن یار محمد بن شفیع بن مقیم بن اللہ داد بن میر عبداللہ گزر رے ہیں۔نور محمد کے فرزند قطب تھے ان کے تین فرزند میاں محمد، عالم دین و علی احمد تھے میاں محمد کے دو فرزند کرنل نذیر عالم اعوان و سلطان عالم ہیں کرنل نذیر عالم اعوان تحقیق سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں آپ کے چار فرزند محمد بشیر عالم (مرحوم)، ڈاکٹر محمد احسان، تنویر احمد و سعید احمد ہیں۔عالم دین کے فرزند نذیر عالم (لاولد) ہیں۔علی احمد کے دو فرزند نور محمد و محمد امیر ہیں۔میاں احمد کے دو فرزند فتح شیر و مرتضٰی ہوئے

فتح شیر کے فرزند بخش ہوئے۔مرتضٰی کے دو فرزند میاں محمد و علی محمد ہوئے میاں محمد کے فرزند عطا محمد ہیں علی محمد کے فرزند ولی محمد ہیں۔خیر محمد کے فرزند میاں احمد تھے ان کے دو فرزند نور محمد و احمد یار تھے نور محمد کے فرزند عطا محمد ہوئے احمد یار کے فرزند فتح محمد ہوئے۔محمد کے فرزند شاہنواز تھے ان کے فرزند میاں احمد ہوئے ان کے دو فرزند علی اکبر و غلام رسول ہیں علی اکبر کے فرزند صدیق ہیں غلام رسول کے دو فرزند محمد اسلم و محمد اکرم ہیں۔

شجرہ نسب: کرنل نذیر عالم اعوان بن میاں محمد بن قطب بن نور محمد بن فتح محمد بن خان محمد بن یار محمد بن شفیع بن مقیم بن اللہ داد بن میر عبداللہ بن میاں عیسیٰ (عیسیٰ آل) بن کمال دین بن معمور بن میر احمد بن حاجی بن ملک کھلچی بن نظام الدین بن ملک نڈھا بن ملک گوندل بن ملک ربیع بن ملک ویتو بن ملک جوگی بن دیو بن ترکھو بن پیر مدھو بن ملک طور بن احمد علی بدھو بن عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ علوی فی نسب آل محمد الحنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

شجرہ نسب: میجر شاہ زیب اعوان بن ملک محمد اکرم اعوان (سیشن جج) بن محمد خان بن حاجی فلک شیر بن محمد خان بن قطب خان بن امیر خان بن محمد بن فتح خان بن علی خان بن عبدالرشید بن پیر بخش بن بھاب منوں بن چانبا بن ثور تک بن کھوندو بن شیخ احمد بن قاسم علی بن دوست محمد (دوسہ) بن اسماعیل بن لدے (لدے آل) بن ملک نڈھا۔

پدھراڑ خوشاب:

تحقیق الانساب جلد دوم ص 151 کے مطابق محمد شاہ کندلان کی 28ویں پشت میں ملک شاکر بشیر اعوان (MNA وصدر تنظیم الاعوان پاکستان) بن ملک بشیر اعوان بن ملک کرم بخش اعوان بن سیٹھ مولا بخش بن مہر بخش بن چوغطہ بن ملک مست بن ملک نواب بن ملک عظمت بن ملک لعل بن ملک منگا بن ملک مرزا بن ملک کمال بن ملک جیون بن ملک حیدر بن حضرت اللہ جوایا بن ملک پیروچ (فیروز) بن ملک برخوردار بن ملک غازی بن ملک قیصر بن ملک ڈھیرو بن ملک جہان بن ملک خنجر بن ملک مہر علی بن حضرت مانک علی بن ملک رحمٰن بن بدیع الدین بن عرف بھیس بن عالم دین عرف سگھو بن محمد شاہ کندلان ہیں۔

موضع منگو آل خوشاب:

شجرہ نسب مرسلہ صوبیدار (ر) ملک محمد اکرم اعوان چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان منگوال ضلع خوشاب و ذوالقرنین اعوان کوآرڈینیٹر موضع منگوال کے مطابق قطب حیدر شاہ غازی المعرف قطب شاہ کی 22ویں پشت میں جہان خان بن جوایا بن رشمد خان بن خان محمد بن اعظم (آجم) بن کشال بن سکھا بن جلال بن حجکا بن ملوک بن ماہمد بن منگو خان (جد منگو آل) بن جسی بن بگدا بن موسیٰ بن کانچل بن پھرن بن شاہ رخ (سورکھ) خان بن سلیمان (سہلا) خان بن مسہفر خان بن سالار عالم دین بن عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ غازی (قطب شاہ) از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن سیّدنا علی المرتضٰیؑ گزر رے ہیں۔جہان خان کے تین فرزند نور خان (نورا)، مہرا خان و پٹھان خان تھے نور خان کی تیسری پشت میں صوبیدار محمد اکرم اعوان بن باز خان بن ماہلا خان ہیں۔مہرا خان کی چوتھی پشت میں ملک ذوالقرنین اعوان و ملک محمد ثقلین اعوان پسران محمد اسلم بن عالم خان بن سردار خان ہیں۔پٹھان خان کی چوتھی پشت میں ملک محمد سعید نمبردار و ملک عبدالمجید نمبردار پسران افضل خان بن سردار خان بن ہیتم خان ہیں۔اعظم (آجم) کے بھائی احمد (اجمد) کی آٹھویں پشت میں ملک شیر باز اعوان بن ملک نواز بن لطیف بن شریف بن عبداللہ بن چراکھ بن نور بن سیدا ہیں۔

دائیوال ضلع خوشاب وللّہ شریف ضلع جہلم وغیرہ

حضرت قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ کی پندرہویں پشت میں حضرت میاں محمد ثناء اللہؒ المعروف مخدوم مٹھہ دربار کٹھہ شریف (جدامجد شاخ ثناء دھا) معروف گزرے ہیں آپ کے دو فرزند میاں عبدالکریمؒ ومیاں محمد عظیم (لاولد) تھے میاں عبدالکریمؒ کے دو فرزند میاں خیر محمد ومیاں جان محمد تھے۔ میاں خیر محمد کی چوتھی پشت میں میاں محمد یوسف (اولاد کہانہ) ومیاں محمد عنایت اللہ (اولاد للّہ شریف) پسران میاں سبز علی بن میاں عنایت اللہ بن میاں نور محمد تھے میاں عنایت اللہ کے چار فرزند میاں محمد خوشحالؒ (اولاد دائیوال)، میاں محمد جمالؒ، محمد کمالؒ (اولاد کندوال) ومحمد مفصال (لاولد) تھے۔ میاں محمد خوشحالؒ کی ساتویں پشت میں صاحبزادہ پیر محمد نعیم چشتی ومحمد فہیم پسران محمد یوسف چشتی گولڑوی بن حضرت حافظ محمد رفیق چشتیؒ بن حضرت فضل دین بن حاجی احمد بن حضرت گل محمد بن حضرت محمد قائم دین (بڑے قاضی دائیول شریف) ہیں صاحبزادہ پیر محمد نعیم چشتی ریٹائرڈ پرنسپل برہان ٹاؤن جوہرآباد ضلع خوشاب میں سکونت پذیر ہیں آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سرگودھا ڈویژن کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کے چار فرزند محمد ریحان قطب زادہ، محمد فرحان قطب زادہ، محمد احسان قطب زادہ و محمد فیضان قطب زادہ ہیں ریحان قطب زادہ کے فرزند حماد قطب زادہ ہیں فرحان قطب زادہ کے فرزند بہاؤالدین ہیں محمد احسان قطب زادہ کے فرزند حسان قطب زادہ ہیں اور پیر صاحب کے نواسے محمد ابوبکر ہیں۔ میاں محمد جمالؒ کے دو فرزند محمد یوسفؒ ومیاں شیر محمد (لاولد) تھے میاں محمد یوسفؒ کی چوتھی پشت میں میاں غلام محمدؒ، میاں غلام احمد و میاں غلام محی الدینؒ پسران نور محمدؒ بن دین محمد بن قائم دینؒ تھے میاں غلام محمد کے تین فرزند محمد بخش (لاولد)، رحیم بخش وکریم بخش (دائیوال) تھے رحیم بخش کے تین فرزند فتح دین، اللہ دین ونظام دین تھے فتح دین کے تین فرزند فضل احمد (لاولد)، نوردین ومحمد دین ہوئے اللہ دین کے دو فرزند شمس الدین (لاولد) وعالیم دین ہوئے عالم دین کے دو فرزند عبدالخالق ومحمد صادق (لاولد) ہیں۔ میاں غلام احمد کے چار فرزند میاں سلطان بخش، میاں امیر بخشؒ، میاں پیر بخش (لاولد) ومیاں بہاول بخشؒ تھے میاں سلطان بخش کے فرزند میاں فیض احمد تھے ان کے چار فرزند میاں تاج دین (کہالہ)، میاں غلام محی الدین، میاں احمد دین (لاولد) ومیاں معظم دین (لاولد) تھے میاں تاج دین کے دو فرزند میاں سلطان بخش ومیاں امیر بخش ہوئے میاں سلطان بخش کے فرزند میاں نذر حسین ہیں میاں امیر بخش کے تین فرزند میاں حافظ محمد اقبال، میاں حافظ خدا بخش ومیاں قادر بخش ہیں۔ میاں امیر بخشؒ کے تین فرزند حکیم ناصر دینؒ، عبدالغفورؒ وحکیم میاں قائم دینؒ تھے۔ حکیم ناصر دینؒ کے فرزند حکیم الحافظ قاری القراء پیر غلام نبی چشتیؒ (سجادہ نشین للّہ شریف) تھے آپؒ کے تین فرزند الحاج حکیم پیر نور حسین چشتی، میاں خادم حسین ومیاں احمد حسین چشتی ہومیوڈاکٹر ہوئے الحاج حکیم پیر نور حسین چشتیؒ (سجادہ نشین للّہ شریف) کے چھ فرزند حاجی نسیم اختر ملک، شبیر احمد، پیر خورشید احمد، ظہیر عباس ملک، پیر محمد عمران حیدر چشتیؒ (سجادہ نشین للّہ شریف) وتوقیر احمد ملک ہیں میاں خادم حسین کے دو فرزند میاں مختار احمد ومیاں بشیر احمد چشتی ہیں۔ ملک میاں احمد حسین چشتی کے دو فرزند میاں افتخار احمد ومیاں ناصر محمود چشتی عرف ناصر شاہ ہیں۔ حکیم میاں قائم دینؒ کے دو فرزند غلام سرور چشتی وغلام جیلانی تھے غلام سرور چشتیؒ کے فرزند صاحبزادہ پروفیسر قاری محمد مشتاق انور قابل قابل ذکر شخصیت ہیں آپ بانی

ادارہ صوت القرآن (کالج قراۃ) جوہرآباد خوشاب خانقاہ عالیہ حضرت باواجی غلام سرور قادری نوراللہ مرقدہ للّہ شریف ضلع جہلم ہیں آپ نے ''عرفان سرور'' کتاب 2011ء میں شائع کی کتاب ہذا پیکر مہر ومروت حضرت باوا جی میاں غلام سرور قادری للّہی رحمتہ اللہ کی عظیم شخصیت، خدمات اور حیات وتعلیمات نیز آپ کے فرمودات پر مبنی ہے اس کے علاوہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی بھی مختصر تاریخ تحریر ہے جس کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہات ہند میں آیا اور حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔ میاں بہاول بخشؒ کے تین فرزند میاں اسماعیل الدین (لاولد)، میاں ضیاء الدین (لاولد) ومیاں عزیز الدین ہوئے میاں عزیز الدین کے چار فرزند میاں غوث محمد، میاں گل محمد، میاں فقیر محمد ومیاں قاضی فضل احمد ہیں۔

شجرہ نسب: میاں افتخار احمد ملک چشتی (ہومیوڈاکٹر وچیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان للّہ شریف) بن میاں احمد حسین چشتی بن غلام نبیؒ بن ناصر الدینؒ بن امیر بخشؒ بن غلام احمدؒ بن نور محمدؒ بن دین محمدؒ بن قائم دینؒ بن محمد یوسفؒ بن محمد جمالؒ بن عنایت اللہ بن سبز علیؒ بن ہدایت اللہؒ بن نور محمدؒ بن خیر محمدؒ بن عبدالکریمؒ بن محمد ثناء اللہ بن صاحب شاہ بن سلطان شاہؒ بن معمور شاہ بن محمود شاہ بن اسماعیل شاہ بن نور شاہ بن حاجی شاہ بن جوگی شاہ بن دیوکلاں شاہ بن ترکھو شاہؒ بن مدھو شاہؒ بن نور شاہ بن بدھو شاہ دین بن عبداللہ شاہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ علوی۔

ضلع اٹک:

ملک منظور اعوان مرحوم چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان قابل ذکر اور جانی پہچانی شخصیت کے مالک تھے آپ کے تین فرزند فاروق عباس (چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع اٹک)، منصور احمد ووقار احمد ہیں۔

راولپنڈی:

ملک تنویر علوی ڈائمنڈ فلور ملز ٹیکسلا کے مالک ہیں نوجوان اور متحرک رہنما ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان راولپنڈی ڈویژن کے چیف آرگنائزر ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ ملک تنویر علوی بن ملک اورنگزیب بن علی گوہر بن بوستان بن ہدایت اللہ بن احمد علی بن ناصر خان بن حسین علی خان بن معراج المعروف موارہ خان بن اچھڑ خان بن بابا دم بن عماد خان نیلم عرف نیل بابا بن حضرت باباب سجاول قادریؒ۔

کلر سیّداں:

عبداللہ گولڑہ کی 13 ویں پشت میں سلطان گونگا عرف بابا کہکا بن سلطان غوث بن سلطان چنگا بن سلطان کڑکا بن سلطان اجل بن اندو خان بن درجو خان بن گاہر خان بن بدلیس خان بن بہادر خان بن حسن دوست بن احمد علی قابل ذکر گزرے ہیں آپ کی اولاد قطب شاہی علوی اعوان گنگا آل گوت سے معروف ہے۔ سلطان گونگا کے فرزند حضرت بابا نذر محمدؒ صوفی بزرگ گزرے ہیں آپ کی 7 ویں پشت میں سبحان وعبدالرحمٰن پسران منگو خان بن خان محمد بن دولت خان بن شیر محمد بن درگئی بن بگھا تھے۔ سبحان کے دو فرزند ملاں وعیسیٰ تھے ملاں کی تیسری پشت میں فرمان علی بن محمد بخش بن قادر بخش بن ملاں گزرے ہیں۔ فرمان علی کے دو فرزند محمد سرور ومحمد افسر تھے محمد سرور کے تین فرزند امانت حسین، برکت حسین وحاجی محمد صابر حسین ہوئے امانت حسین

کے فرزند افتخار احمد ہیں برکت حسین کے دو فرزند احتشام و شارق ہیں حاجی محمد صابر کے چار فرزند غفار احمد، نثار احمد، ذوالفقار احمد و وقار احمد ہیں۔ محمد افسر کے تین فرزند خضر حسین، صوبیدار واجب حسین و محمد فیاض ہیں۔ خضر حسین کے چھ فرزند سعادت حسین، ساجد محمود، راشد محمود، عاطف محمود، محمد عمر و محمد عثمان ہیں سعادت حسین کے دو فرزند طیب حسین و زین حسین ہیں ساجد محمود کے فرزند حسنین محمود ہیں راشد محمود کے دو فرزند احسن محمود و محسن محمود ہیں عاطف محمود اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے مرکزی چیف آرگنائزر، ایگزیکٹو ممبر سینٹرل ریسرچ کونسل ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان و تحقیق الاعوان بک بورڈ ہیں کتاب ہذا کی تالیف میں آپ نے راقم مولف کی بھرپور قلمی معاونت کی اور سینکڑوں نادر کتب کی pdf مہیا کیں تاریخ ہذا سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں تاریخ و علم الانساب کے ماہر ہیں۔ آپ کے تین فرزند محمد اویس، محمد اسماعیل و محمد حمزہ ہیں۔ محمد عمر کے فرزند محمد مصطفیٰ ہیں۔ صوبیدار واجب حسین کے تین فرزند ثاقب محمود، رفاقت محمود و نزاکت محمود ہیں۔ ثاقب محمود کے تین فرزند عبدالصمد، عبدالواسع و عبدالرحمٰن ہیں رفاقت محمود کے دو فرزند عبدالاحد و سمیع اللہ ہیں۔ نزاکت محمود کے فرزند محمد حاذق محمود ہیں۔ عیسیٰ کی 6 ویں پشت میں ساجد محمود، ملک طاہر اعوان (حال مقیم ملائشیا)، ظفر محمود و آصف محمود پسران صوبیدار محمد یاسین بن فضل حسین بن چوہڑو بن خیر محمد بن علی محمد ہیں۔ اسی شاخ سے محمد اخلاص اعوان (چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کلر سیداں راولپنڈی) بن محمد اسحاق بن محمد اصغر بن پینداخان بن باج بن موٹھو بن عبدالرحمٰن بن منگوخان بن خان محمد ہیں۔ اسی شاخ سے ملک فیصل اعوان اڈیالہ راولپنڈی (چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان اڈیالہ) بن ملک محمد بشیر اعوان بن محمد افسر بن اللہ داد بن کرم دین بن فضل دین بن نامدار بن شکرا بن نوروش بن عادل بن صاحب دین بن نور محمد بن بن داتا خان (درگئی) بن بگھا بن نذر محمد بن سلطان گونگا (جد گنگا آل) ہیں۔

چک بیلی راولپنڈی:

مزمل علی کلگان کی 22 ویں پشت میں جمال خان عرف جمالہ بن مرید تھے۔ آپ چکوال کے علاقے موضع نور پور سے ہجرت کر کے گوجر خان ضلع راولپنڈی کے موضع قاضیاں میں آباد ہوئے آپ جانوروں کی تجارت سے منسلک تھے آپ کے دو فرزند غلام محمد اور جلال خان عرف مرزا خان تھے جلال خان اعوان عرف مرزا خان کے فرزند لعل خان اعوان اور دو بیٹیاں تھیں۔ لعل خان کے دو بیٹے مشتاق احمد اعوان اور اشفاق احمد اعوان ہیں۔ اشفاق احمد اعوان کے دو فرزند اشتیاق احمد اعوان اور جاوید احمد اعوان ہیں اشتیاق احمد اعوان 2016ء 32 سال کی عمر میں وفات پا گئے آپ کے دو فرزند کامران احمد اعوان و رضوان احمد اعوان ہیں۔ مشتاق احمد اعوان موضع قاضیاں سے 1983 میں موضع چک بیلی خان تھانہ چونترہ ضلع راولپنڈی میں آباد ہوئے آپ کے چھ بیٹے الطاف احمد اعوان، امتیاز احمد اعوان، محمد بشارت اعوان، طارق محمود اعوان، ریاض احمد اعوان و شمشاد احمد اعوان اور تین بیٹیاں ہوئیں۔ الطاف احمد اعوان کے چار فرزند بلال موسیٰ خان عرف موسیٰ خان اعوان (چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان عراق)، ممتاز خان اعوان، افضال خان اعوان اور عثمان خان اعوان اور دو بیٹیاں ہیں۔ شمشاد احمد اعوان کے فرزند سعد علی و ایک بیٹی ہیں ریاض احمد اعوان کے فرزند ہارون علی اعوان اور دو بیٹاں ہیں۔ طارق محمود اعوان کے دو فرزند بابر خان اعوان و حیدر علی اعوان اور ایک بیٹی ہیں امتیاز

احمد اعوان کے فرزند اویس علی اعوان و دو بیٹیاں ہیں۔

واہ کینٹ:

عبداللہ گولڑہ کی اولاد سے صالح خان قابل ذکر گزرے ہیں ان کے تین فرزند بکہ خان، مسوال خان و گیر خان تھے مسوال خان کی چوتھی پشت میں نظام دین، گل محمد و حیات گل تھے گل محمد کی چوتھی پشت میں سید احمد و احمد شیر تھے سید احمد کے پانچ فرزند کالو، اللہ بخش، مولا بخش، محمد جی و احمد جی تھے کالو کے پانچ فرزند مسکین، فضل کریم، سلیمان، صادق و صابر ہوئے صابر کے دو فرزند سفیر اختر اعوان و رمیز اختر اعوان ہیں سفیر اختر اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان واہ کینٹ کے چیف آرگنائزر ہیں آپ نے دفتر میں لائبریری بھی قائم کی ہے تحقیق سے دلچسپی رکھنے والے حضرات ان کے نادر و نایاب کتب کی عکسی نقول حاصل کرتے ہیں اور دور دراز کے لوگوں کو بذریعہ ڈاک کتب کی عکسی نقول بھیجتے ہیں۔ حق باھوؒ نٹ سروس واہ کینٹ کے مالک ہیں خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، مہمان نواز، اعلیٰ اوصاف اور عمدہ خوبیوں کی حامل شخصیت ہیں آپ کے فرزند زریاب ہیں۔ احمد شیر کے فرزند فضل احمد تھے ان کے چھ فرزند فتح محمد، محمد حسین، میاں احمد، احمد دین، غلام محمد و محمد زمان ہوئے محمد حسین کے فرزند محمد اقبال ہیں ان کے تین فرزند فاروق اعظم، مختار احمد و محمد افضال ہیں مختیار احمد کے فرزند سرمد مختیار ہیں۔

چوہڑ راولپنڈی:

قطب حیدر شاہ علوی کی 22 ویں پشت میں ملک طارق محمود روپڑ اعوان بن حاجی ملک مالک داد بن محمد علی بن فتح محمد بن ملک شیر بن سبحان قلی بن عبدالعزیز بن کرشال بن سرمست خان بن دولت بن ملک جسو بن ملک ماہجی بن ملک لہر بن ملک لادا بن ملک چاندو بن یاسین بن روپڑ بن مہر محمد بن کرم علی بن گاہدی خان بن مزمل علی کلگان۔ طارق محمود اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے مرکزی چیف آرگنائزر و ماہر انساب و گوت ہا تھے زندگی نے وفا نہ کیا اور 25 جولائی 2019ء کو داعی اجل کو لبیک کہا آپ کے تین فرزند ملک احمد علی طارق، ملک جواد علی طارق و ملک حماد علی طارق (چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان راولپنڈی شہر) ہیں۔

ضلع جہلم:

نکا کلاں / نکا خلاص پور جہلم کے رہائشی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے عظیم سپوت میجر محمد اکرم اعوان شہید نشان حیدر کا تذکرہ قبل ازیں جی ایچ کیو سے لکھی جانے والی کتاب پر تبصرہ میں کیا جا چکا ہے۔ مزید معلومات کے لیے تاریخ علوی اعوان و مختصر تاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹری کا مطالعہ فرمائیں۔ تحقیق الاعوان کے صفحہ 381 تا 384 پر اعوان گولڑہ خاندان باغانوالہ ضلع جہلم کے حالات و شجرات درج ہیں صفحہ 383 پر خواص خان گولڑہ اعوان رقمطراز ہیں ''ملک محمد افضل خان کافی تاریخی ذوق رکھتے ہیں۔ ابتداً قطب شاہی اعوانوں کو مثل سابق مصنف باب الاعوان وغیرہ کے عباسؒ علمدار کی اولاد ہی سمجھنے و ٹھہرانے پر سختی سے مصر تھے مگر تبادلہ خیال و افہام و تفہیم کے بعد اپنے عندیہ و نظریہ سے رجوع کر کے اعوان قطب شاہیوں کو محمد حنفیہؒ بہ مشہور امام حنیف کی اولاد تسلیم کیا''۔ کتاب ہذا کے صفحہ 384 پر درج شجرہ نسب کو جدید اندراج کے ساتھ محترم محمد مدثر عباس اعوان

صاحب ارسال فرمایا ہے جس کے مطابق ملک اسلام خان و ملک معظم خان پسران نور محمد بن گھیبا خان بن ملک جعفر خان بن ملک محسن خان بن شہباب الدین گولڑہ بن عبداللہ بن محمود بن طور بن بہادر بن حسن دوست بن احمد علی بن عبداللہ گولڑہ بن میر قطب حیدر المعروف قطب شاہ تھے۔ گھیبا خان کے دو فرزند نور محمد و ملک بھاگ خان تھے۔ ملک معظم خان کی چوتھی پشت میں نوشیروان بن عبداللہ خان بن جعفر خان بن فیض بخش کی اولاد جاری ہے۔ ملک اسلام خان کے دو فرزند ملک شاہ محمد و ملک سموں تھے۔ ملک شاہ محمد کے دو فرزند کھیوا و محمود تھے محمود کی تیسر پشت میں اللہ بخش و مولا بخش پسران خدا بخش بن ودھایا دونوں لاولد گزرے ہیں۔ کھیوا خان کے دو فرزند ویر محمد عرف عبداللہ و شادی تھے ویر محمد عرف عبداللہ کے فرزند غلام محمد تھے ان کے فرزند احمد دین متوفی 1920ء تھے ان کے فرزند محمد دین (متوفی 1976ء)، محمد ابراہیم (متوفی 1984ء)، غلام حسن (متوفی 1990ء) و محمد اسماعیل (لاولد) تھے۔ محمد دین کے پانچ فرزند محمد اسماعیل (متوفی 1994ء)، محمد افضل (متوفی 2016ء)، نذر حسین (متوفی 2014ء)، محمد بشیر (متوفی 1992ء) و محمد اشرف ہوئے۔ محمد اسماعیل کے چار فرزند محبوب عالم، مسعود احمد، خورشید احمد و عبدالغفور ہیں محبو عالم کے تین فرزند ارشد، خال و عنصر ہوئے ارشد کے فرزند مطیع الرحمٰن ہیں مسعود احمد کے فرزند بلال احمد ہیں خورشید احمد کے تین فرزند عقل، عدیل و دلاور ہیں عبدالغفور کے دو فرزند کاشف و احسان ہیں محمد افضل اعوان جن کا تذکرہ خواص خان گولڑہ اعوان نے کیا ہے قابل ذکر شخصیت گزرے ہیں آپ کے فرزند محمد اکرم ہیں جن کے تین فرزند آفتاب علی، طاہر علی و آصف علی ہیں آفتاب علی کے فرزند علی حسن ہیں نذر حسین کے پانچ فرزند خلیل احمد، محمد جمیل، جعفر، مطلوب و طالب ہوئے خلیل احمد کے فرزند راحیل احمد ہیں محمد جمیل کے فرزند محمد رضوان ہیں محمد بشیر کے تین فرزند ذوالفقار علی، افتخار علی و محمد صفدر ہیں ذولفقار علی کے تین فرزند علی عثمان و عمر ہیں۔ محمد ابراہیم کے فرزند محبوب الٰہی (متوفی 2000ء) تھے جن کے چار فرزند مشتاق احمد، محمد شفقت علی، شفیق الرحمٰن و محمد مدثر عباس ہیں مشتاق احمد کے پانچ فرزند معظم علی، ثاقب علی، مبشر علی، جواد علی و حمار علی ہیں محمد شفقت علی کے فرزند محمد فہد علی ہیں شفیق الرحمٰن کے دو فرزند سعد شفیق و احد شفیق ہیں محمد مدثر عباس اعوان تحقیق سے خصوصی دلچپی رکھتے ہیں شجرہ ہذا آپ ہی کی کوششوں سے مرتب ہوا آپ کے فرزند محمد حیدر عباس ہیں۔ غلام حسن کے تین فرزند محمد فاضل (متوفی 2013ء)، محمد نذیر (متوفی 2017ء) و عبدالرحمٰن ہوئے محمد فاضل راولپنڈی آباد ہوئے آپ کے چھ فرزند پرویز احمد، جاوید اقبال، ظفر اقبال، اظہر اقبال، طارق و ندیم ہیں پرویز احمد کے فرزند شعبان ہیں جاوید اقبال کے فرزند حماد ہیں ظفر اقبال کے دو فرزند کامران و حسن ہیں اظہر اقبال کے دو فرزند علی و تابش ہیں طارق کے فرزند حمزہ و اسامہ ہیں ندیم کے دو فرزند عالیان و آفاق ہیں محمد نذیر کے تین فرزند محمد اسلم، غلام شبیر و منیر احمد ہیں محمد اسلم کے تین فرزند طیب علی، عون علی و شعیب علی ہیں منیر احمد کے تین فرزند محسن، آکاش و امان ہیں عبدالرحمٰن کے فرزند محمد سجاد احمد ہیں ان کے دو فرزند زین سجاد و محمد حسین ہیں۔

شادی کی چوتھی پشت میں داؤد ہاشم و فضل جمیل پسران مزمل دین بن محمد دین بن حیات ہیں داؤد ہاشم کے فرزند عبدالقیوم ہیں فضل جمیل کے دو فرزند منیب الرحمٰن و حسیب الرحمٰن ہیں۔ ملک سموں کی پانچویں پشت میں شیر محمد (لاولد)، محمد رمضان، محمد فرمان و محمد زمان (لاولد) پسران نور محمد بن سماں خان بن جوایا بن چن

تھے محمد رمضان کے چار فرزند اکرم، سلیم، حنیف و خالد ہیں محمد فرمان کے فرزند محمد اسلام ہیں
شجرہ نسب: محمد مدثر عباس بن محبوب الٰہی بن محمد ابراہیم بن احمد دین بن غلام محمد بن ویر محمد عرف عبداللہ بن کھیوا بن ملک شاہ محمد بن ملک اسلام خان بن نور محمد بن گھیبا خان بن ملک جعفر خان بن ملک محسن خان بن شہباب الدین گولڑہ بن عبداللہ بن محمود بن طور بن بہادر بن حسن دوست بن احمد علی بن عبداللہ گولڑہ بن میر قطب حیدر المعروف قطب شاہ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

موضع قطب پور اعواناں دا (سابقہ ملیار) تحصیل پنڈ دادن خان:

شجرہ نسب مرسلہ ڈاکٹر عمران حیدر علوی کے مطابق مزمل علی کلگان کی 33ویں پشت میں ملک تاج خان (ملک تاجہ)، کرم علی و محمد سراج پسران ملک راج خان (ملک راجہ) بن ملک مٹھہ خان بن اللہ ھو بن چنن بن جیون بن عزت بن جانی بن علی بن اسحاق بن کشال بن صوبہ بن عبداللہ بن عظیم بن روشن بن حکیم بن گوہر بن کھوجو بن منگو بن عالی بن بلال (بلڑ) بن نیاموں بن بھولا بن آیت محمد بن ولایت (وتھی) بن ماچ بن بدر الدین بن ابراہیم بن کھودیرہ بن عجل بن اودھم بن غلام علی المعروف عدی از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی گزرے ہیں۔ ملک تاج خان کے دو فرزند ملک عیدا خان و محمد یاسین تھے ملک عیدا خان کے دو فرزند ملک عرفان حیدر و ہومیو ڈاکٹر عمران حیدر علی ہوئے ہومیو ڈاکٹر عمران حیدر علوی ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع جہلم کے چیف آرگنائزر ہیں تحقیق سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں موضع قطب پور اعواناں دا میں ذاتی ہومیو کلینک میں پریکٹس کرتے ہیں خدمت خلق کا بھرپور جذبہ رکھتے ہیں آپ کے فرزند محمد فرحان علوی ہیں۔ محمد یاسین کے چار فرزند محمد اسلم، محمد اکرم، انوار یاسین و ابرار یاسین ہیں محمد اسلم کے فرزند ملک عدیل اسلم ہیں محمد اکرم کے تین فرزند عدنان اکرم، نعمان اکرم و حسام اکرم ہیں ابرار یاسین کے فرزند محمد علی حمزہ ہیں۔ کرم علی کے دو فرزند محمد اعجاز و محمد اقبال ہیں۔ محمد سراج کے تین فرزند محمد اقبال ظفر، محمد ریاض و محمد فیاض ہیں۔

کھوجو کی ساتویں پشت میں محمد زمان و محمد رمضان پسران عبداللہ بن قادر بن بشارت بن جانی بن وساوا تھے۔ محمد زمان کے دو فرزند محمد دین و اللہ دتہ تھے محمد دین کے تین فرزند شاہد محمود، عاقب محمود و ثاقب محمود ہیں۔ اللہ دتہ کے تین فرزند شفقت محمود، زاہد محمود و خالد محمود ہوئے زاہد محمود کے دو فرزند ملک محمد نور الحسن و ملک نقیب الحسن ہیں۔ محمد رمضان کے دو فرزند محمد سلطان احمد و امام دین تھے محمد سلطان احمد کے چار فرزند منظور حسین، منیر حسین، الطاف حسین و خرم شہزاد ہیں منظور حسین کے فرزند محمد حسیب ہیں منیر حسین کے دو فرزند حسن علی و حسین علی ہیں الطاف حسین کے دو فرزند غلام عباس و قلب عباس ہیں۔ امام دین کے دو فرزند مشتاق احمد و غلام رضا ہوئے مشتاق احمد کے فرزند محمد ذیشان علی و محمد مصطفیٰ ہیں غلام رضا کے فرزند محمد احمد ہیں۔

چکوال منارہ:

ملک روشن خان بن ملک محمد اسماعیل بن ملک اللہ بخش بن ملک شادی خان بن ملک بخشہ خان بن ملک علول بن ملک عالم خان بن ملک چھٹہ بن ملک شہزادہ بن ملک برخوردار المعروف بکھو بن ملک غازی خان گاجی (گامی) بن ملک قیصر خان کبیر بن ملک ڈھیر ودھیر بن ملک جہان خان جھام بن ملک خنجر علی جھجر بن ملک مہر علی بھرتھ بن حضرت مانک علی بن ملک رحمٰن ریکھی بن ملک بدیع الزماں بن ملک عالم دین سکھو بن ملک محمد شاہ

کنڈان (کندلان) بن حضرت قطب شاہ از اولاد حضرت محمد حنیف۔ ابوالقاسم محمد حنفیہ بن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ملک روشن خان کے دو فرزند ملک شیر محمد و غلام محمد تھے غلام محمد کے دو فرزند قادر بخش و بہادر خان تھے قادر بخش کے فرزند اللہ بخش تھے جن کے تین فرزند ملک عباس خان، شیر بخش و محمد خان تھے ملک عباس خان کے چار فرزند ملک فیروز خان، دوست محمد، غلام محمد و غلام حیدر تھے ملک فیروز خان کے تین فرزند امیر محمد اکرم اعوان، عبدالغفار و عبدالستار ہوئے۔ امیر اکرم اعوان معروف شخصیت گزرے ہیں راقم مولف کو اپنے بھتیجا ذکا اللہ جان مرحوم ڈپٹی سیکرٹری اسٹبلشمنٹ ڈویژن کے ساتھ ان کی محفلوں میں شامل ہونے کا اتفاق ہوا ہے ذکا اللہ جان حضرت اللہ یار اعوان کے مرید تھے ان کی وفات کے بعد حضرت امیر اکرم اعوان کی بیعت کی ان کی وفات کے بعد امیر عبدالقدیر اعوان کی بیعت کی مگر زندگی نے زیادہ مہلت نہ دی اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ حضرت امیر محمد اکرم اعوان کے پانچ فرزند محمد بشیر، محمود احمد، عبدالستار، امیر عبدالقدیر اعوان و عبدالرقیب ہوئے۔ محمد بشیر کے فرزند راحیل ہیں محمود احمد کے دو فرزند طالوت و مربوط ہیں عبدالستار کے دو فرزند شاہ میر خان و شاہ زین خان (مرحوم) ہوئے۔ امیر عبدالقدیر اعوان اعلیٰ خصوصیات کے مالک ہیں بہت دفعہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا آپ کے تین فرزند شہید اللہ، شدید اللہ و نجیب اللہ ہیں۔

جھامرہ، تحصیل کلرکہار ضلع چکوال:

چیف ایڈیٹر اعوان خبرنامہ ملک امجد حسین علوی کے ص 2 و منبع الانساب فارسی کے صفحہ 103 و مختصر تاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹری کے صفحہ 139 تعارف تنظیم الاعوان پاکستان و سوانح حیات مجاہد اسلام حضرت غازی ملک قطب حیدر شاہ علوی المعروف قطب شاہ کے صفحہ 26 پر جناب امجد حسین علوی چیئرمین تنظیم الاعوان پاکستان و چیئرمین اعوان بک بورڈ پاکستان کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔ ملک امجد حسین علوی بن ملک اقبال حسین بن ملک شاہراہ خان بن ملک مقرب خان بن ملک فتح خان بن ملک میرن خان بن ملک محمد یار بن ملک برخوردار بن ملک اسلام بن ملک بھائی خان بن ملک گوہر خان بن ملک اللہ یار (الہو) بن ملک جیون (جون) بن ملک حیدر خان بن حضرت اللہ جوایا بن ملک پروچ (فیروز) بن ملک برخوردار بکھو بن ملک غازی خان گا جی (گامی) بن ملک قیصر خان کبیر بن ملک ڈھیر و دھیر بن ملک جہان خان جھام بن ملک خنجر علی جھجر بن ملک مہر علی بھرتھ بن حضرت مانک علی بن ملک رحمٰن ریکھی بن ملک بدیع الزماں بن ملک عالم دین سکھو بن ملک محمد شاہ کنڈان (کندلان) بن حضرت ملک قطب شاہ حیدر شاہ علوی از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

ملک امجد حسین علوی قابل ذکر شخصیت ہیں آپ تنظیم الاعوان پاکستان کے صدر بھی رہے اس دوران آپ نے ''قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ'' کے لیے بے شمار تحقیقی، سیاسی، سماجی و فلاحی کام انجام دیے سب سے اہم کام آپ نے تنظیم الاعوان پاکستان کے پلیٹ فارم سے ''اعوان بک بورڈ'' قائم کیا جس کا راقم بھی رکن ہے۔ آپ کی زیر صدارت ملک بھر کے تحقیق دانوں نے ''اعوان رائٹرز کانفرنس'' میں شرکت کی اور مسودہ کتاب کا تحقیقی مطالعہ کیا۔ جس کا خلاصہ ''سوانح حیات ملک قطب حیدر شاہ علوی'' کی جلد کی پشت پر جناب امجد حسین علوی نے یوں تحریر فرمایا:۔ ''السلام علیکم۔۔۔ حضرت غازی قطب حیدر شاہؒ کے حوالے سے حافظ محمد ریاض صاحب کی تحقیق ماشاءاللہ بہت

عمدہ ہے۔ انہوں نے خوب محنت کی اللہ تعالیٰ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ تاریخ کا کوئی لفظ آخر نہیں ہوتا کمی بیشی ممکن ہے۔ میں نے 12 اپریل 2014ء کو اعوان رائٹرز کانفرنس بلائی۔ کانفرنس میں علوی اعوان قوم کی تاریخ کے تضاد کے بارے میں غور کیا گیا۔ اعوان بک بورڈ تشکیل دیا۔ کتاب کے مسودہ کی کاپیاں سب کو دیں۔ بک بورڈ کے اراکین نے اپنی اپنی سفارشات ارسال کیں۔ ان کا بہ غور جائزہ لیا گیا۔ حضرت غازی ملک قطب حیدر شاہؒ کی شخصیت کے حوالے سے کوئی تضاد سامنے نہیں آیا۔ مستقبل میں جب کوئی مہربان اعوان قوم کی تاریخ لکھے تو تنظیم الاعوان پاکستان کو باخبر کرے۔ تنظیم الاعوان کی طرف سے اعوان بک بورڈ تشکیل دیا جا چکا ہے۔ بورڈ کی سفارشات کے تناظر میں اعوان قوم کی تاریخ کی طباعت و اشاعت عمل میں لائی جائے گی تاکہ تضادات سے بچا جا سکے۔ وما توفیقی الا باللہ۔ طالب دعا ملک امجد حسین علوی۔ راقم نے بھی کتاب ہذا کی اشاعت سے قبل کتاب کا مسودہ جناب امجد حسین علوی و دیگر تحقیق دانوں کی خدمت میں پیش کیا تبصرہ جات شامل کتاب ہیں۔

نور پور سیتھی:

ملک سہیل اعوان، ملک تحسین اعوان، ملک وسیم اعوان، ملک فہیم اعوان، ملک نعیم اعوان پسران ملک خان بن ہتم خان علوی بن محمد عارف بن محمد یار بن عبداللہ علوی بن گل علوی ہاشمی بن بختاور علوی بن فاضل علوی بن امین ہاشمی بن حبیب علوی بن ملک گلشیر (گجو) بن شیر شابدی بن علی خان علوی بن ملک شہزادہ بن ملک برخوردار بکھو از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

بھلیال کلر کہار:

ملک اشرف اعوان، ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان صوبہ پنجاب کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کا شجرہ نسب یہ ہے۔ ملک اشرف خان اعوان بن منور خان اعوان بن ملک خان بن عالم خان بن خدایار بن اللہ یار بن خیر محمد بن محمود بن واڈا بن بوڑا بن بھونارہ بن آموں بن صلاح بن محمد دین بن ساگو بن جیا بن بھلہ بابا بن ملک ڈھیرو بن جہاں خان (جھام) بن خنجر علی بن مانک علی بن اللہ رکھا (ریکھی) بن بدیع الزمان بن عالم دین بن محمد شاہ کنڈان۔

عبداللہ گولڑہ کی 29 ویں پشت میں مسعود انور، خلیق انور و قیوم انور پسران محمد انور بن محمد خان بن امیر خان بن احمد خان بن فیض علی عرف فیضو بن اصالت بن علی بن فیروز عرف پھروج بن برخوردار عرف بکھو بن دوست محمد بن میاں محمد بن طبع محمد بن عبیک علی بن شجاع الدین سجو بن جان محمد عرف جنڈ بن عتیق بن نزاکت بن رفیع بن ملک نڈھا بن گوند علی عرف گوندل خان بن ملک ربنواز (ربی) بن ملک ویتو (وحید) بن ملک جوگی بن ملک داود (دیو) بن ملک ترکھو بن پیر مدھو بن ملک طور بن احمد علی (بدھو) بن عبداللہ گولڑہ بن سالار قطب حیدر شاہ علوی۔ مسعود انور کے دو فرزند حسن مسعود و حمزہ مسعود ہیں خلیق انور کے دو فرزند ملک معظم خلیق اعوان (چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع چکوال) و ملک مدثر عظیم ہیں قیوم انور کے چار فرزند حیدر قیوم، عاصم رضا وغیرہ ہیں۔

تلہ گنگ: شجرہ نسب مرسلہ ملک غلام عباس کے مطابق گوندل بن ربیع کی بارہویں پشت میں حنیف و اللہ یار پسران محمد یار بن خدایار بن قاسم بن فتح بن لعل بن مہرا بن سلطان بن حنیف بن دتہ بن باجو بن کالو بن گوند علی (گوندل) تھے۔ حنیف کے فرزند محمد تھے جن کے تین فرزند اسد اللہ خان (موضع بھون)، معز اللہ خان (محلّہ

سر پاک چکوال) وعبداللہ خان (لالد) تھے معز اللہ کے فرزند کرم خان المعروف بابا کموں کے تین فرزند منظور حسین، مزمل حسین (لاولد) ومحمد صدیق ہوئے منظور حسین کی بیٹی ممتاز بیگم زوجہ ملک غلام عباس ہیں محمد صدیق کے تین فرزند ملک غلام عباس، غلام اکبر (لاولد) وزوار حسین (لاولد) ہیں ملک غلام عباس کے دو فرزند محمد عمران عباس ومحمد طاہر عباس ہیں محمد عمران عباس کے دو فرزند محمد آدم ومحمد عثمان ہیں۔اللہ یار کے فرزند بڈھا تھے ان کے دو فرزند سلطان خان ومہر محمد (موضع پنجی) تھے ان کے تین فرزند محمد بخش، لعل واللہ بخش تھے۔

گاؤں جھاٹلہ تلہ گنگ وراولپنڈی:

نسب الصالحین صفحہ 365، حقیقت الاعوان ص 188 وتحقیق الانساب جلداوّل ص 347 وغیرہ کے مطابق قطب حیدر شاہ علوی کے پوتے جھاٹلہ بن زمان علی اروند تھے جن کی اولاد جھاٹلہ مشہور ہے۔شجرہ نسب مرسلہ ملک محمد اقبال اعوان آف شالے ویلی قاسم مارکیٹ راولپنڈی کے مطابق ان کا شجرہ نسب یوں ہے:"ملک محمد اقبال اعوان (مرکزی رہنما تنظیم الاعوان پاکستان) بن ملک محمد حسین اعوان (آمد جھاٹلہ گاؤں تلہ گنگ تا قاسم مارکیٹ) بن وہاب المعروف بہاب بن ملک مستا المعروف مستیال بن ملک خلاص بن شیر باز بن ملک اکبر بن شہادت بن حبیب اللہ (بلہال) بن عیسیٰ بن مست علی بن ملک اللہ دتا بن جیوندا بن ملک حبیب بن محمد علی (ہیلو) بن اجمشیر بن ملک مغل بن مولابخش (مول) بن ملک جیک بن ملک جہاں علی جھاٹلہ (مورث اعلا جھاٹلہ اعوان)۔

ضلع میانوالی:

تاریخ علوی اعوان کے ص 627 تا 635 وتحقیق الانساب جلد دوئم ص 222 تا 224 وتاریخ حیدر آل میں ضلع میانوالی کے تاریخی حالات وشجرات درج ہیں۔صدیق یا صادق (جدامجد صدقال)، حیدر (جدامجد حیدر آل)، سانگا (سنگا آل) وبچہ (بچیال) پسران میاں محمد عرف ملک ممن بن ملک لنگر بن ملک رائی بن ملک رکھا بن رنباز عرف رنڑو بن بندے علی بن اولیا بن مہر علی بن بندے علی گوہر شاہ بن کرم علی (خلیل رکھلی) بن مزمل علی کلگان بن میر قطب حیدر شاہ علوی از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ مشہور ومعروف گزرے ہیں۔صدیق یا صادق (جدامجد صدقال) کی 18 ویں پشت میں ملک مظفر خان، ملک اللہ یار خان (لاولد)، ملک اسد خان و ملک اعظم خان (لاولد) پسران ملک امیر محمد خان نواب آف کالا باغ (سابق گورنر مغربی پاکستان وچیف آف اعوانان پاکستان) بن ملک عطا محمد خان بن ملک یار محمد خان بن ملک مظفر خان بن ملک اللہ یار خان بن ملک محمد اعظم خان بن ملک سرخرو بن ملک عظمت بن ملک اللہ یار بن سلیم شاہ بن بندے علی بن ملک ابراہیم بن شیخ اودو (عبداللہ/داؤد) بن یعقوب بن نور بن اللہ یار بن ملک صدیق (جدامجد صدقال) قابل ذکر گزرے ہیں۔شجرہ ہذا چونکہ حاجی تاج محمد اعوان تاریخ حیدر آل میں شائع کیا ہے اور ملک صدیق اور حیدر دونوں بھائی تھے اس لیے یہ شجرہ نسب درست اور مستند ہے۔ملک شیر محمد خان بن ملک سلطان محمد خان بن ملک سکندر خان (صدقال) ساکن کالا باغ مولف تاریخ الاعوان وتذکرۃ الاعوان قابل ذکر شخصیت کا تعلق بھی اسی صدقال شاخ سے ہے جو حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہے۔

حاجی تاج محمد اعوان (حیدر آل) ایم اے تاریخ اور ایم ایڈ چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

ضلع میانوالی نے تاریخ حیدر آل 2021ء میں تالیف کی ہے آپ یکم دسمبر 1963ء کو پیدا ہوئے آپ کے والد محترم امام مسجد بھی تھے۔حاجی صاحب بطور معلم فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ نے محکمہ مال کے ابتدائی بندوبست اور خاندانی شجرات کے تقابلی جائزہ کے بعد مستند شجرہ نسب کتاب ہذا میں شائع کیا بلاشبہ یہ عظیم خدمت ہے۔تاریخ حیدر آل کے صفحہ 159 پر آپ کا شجرہ نسب یوں تحریر ہے۔تاج محمد بن مولوی خان محمد بن مولوی محمد خان بن عبدالرحمٰن بن وریام بن نظام بن احمد بن اکبر بن رحمٰن بن مہروان بن احمد بن سرور بن جیون بن شہابت بن دھڑائی بن حیدر (جدامجد حیدر آل) بن میاں محمد عرف ملک ممن از اولاد حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ۔حاجی تاج محمد کے تین فرزند محمد عقیل، محمد جمیل ومحمد الیاس ہیں محمد عقیل کے دو فرزند محمد دانیال ومحمد انفال ہیں محمد الیاس کے فرزند عمر عباس ہیں۔

قطب حیدر شاہ علوی غازی کی 22 ویں پشت میں ملک محرم خان بن ملک علی خان بن ممد خان عرف ممن خان بن عبداللہ خان بن ولایت کان عرف قنو بن بہاب خان بن غلام محمد گگو بن شیر شاہ بن چن دین بن مہینوال بن بیک بن مہر علی بن رن شینا بن سیف اللہ بن اجن دین بن ممدودھا بن تریڑ بن طاہر علی بن طور بن سید محمود بن بدر الدین بدھو بن عبداللہ گولڑہ تھے۔ملک محرم خان (جدامجد محرمیال گوت) کے فرزند چراغ خان تھے ان کے پوتے سلطان خان بن اللہ یار خان تھے جن کے دو صاحبزادوں ملک احمد یار خان عرف سوہارا وملک اللہ یار خان نے تھوا محرم خان تحصیل تلہ گنگ سے ہجرت کر کے نواں جنڈانوالہ ضلع بھکر میں سکونت اختیار کی اور بعد ازاں ان کی اولاد ضلع میانوالی کے علاقہ میانوالی سٹی، واں بھچراں، شیخالی، پکہ گھنجیرہ، ضلع خوشاب کے علاقہ بلند، رنگ پور وضلع لیہ کے علاقہ فتح پور وتحصیل چوبارہ میں آباد ہوئی۔ملک احمد یار خان کے تین فرزند خمیسہ، محمد محمود ومحمد زمان ہوئے۔خمیسہ کا ایک فرزند محمد المعروف گڈا فقیر ہوا۔محمد محمود کے ہاں نرینہ اولاد نہ ہوئی ومحمد زمان کے چار فرزند میاں محمد اختیار، حافظ میاں احمد دین میروی، محمد سلطان وغلام خواجہ ہوئے۔فقیر میاں محمد اختیار کے دو فرزند حکیم صوفی احمد یار چشتی، فقیر محمد یار میروی ہوئے۔حکیم صوفی احمد یار چشتی کے چار فرزند حکیم محمد الطاف، اللہ یار، محمد مظہر احمد ومحمد افضل ہیں۔اللہ یار کے تین فرزند گلزار احمد، افتخار احمد وملک انوار احمد (پاک نیوی) ہیں۔گلزار احمد کے فرزند ابرار احمد، اسرار احمد ہیں۔افتخار احمد کے فرزند صارب حسین، محمد حسین ومحمد حنان حسین ہیں۔حکیم محمد الطاف کے دو فرزند ملک محمد معین الدین وملک محمد حمزہ ہیں۔محمد مظہر احمد کے تین فرزند محمد مبشر، محمد مدثر ومحمد عبداللہ ہیں۔محمد افضل کے فرزند محمد انیس، محمد احسن، محمد حسیب، محمد واصف واحمد علی ہیں۔فقیر محمد یار میروی کے دو فرزند مولانا عبدالجبار وعبدالستار ہیں مولانا عبدالجبار کے تین فرزند ذوالفقار علی (پنجاب پولیس)، محمد رمضان سیفی ومحمد خان سیفی ہیں۔ذوالفقار علی کے فرزند محمد زین الحسن، محمد نور خان گلزار واحمد حسن ہیں۔محمد رمضان سیفی کے فرزند محمد ارسلان، میاں محمد یار وآحمد یار ماہی ہیں۔محمد خان سیفی کے فرزند محمد سیف الرحمان، محمد عبدالرحمان ومحمد شیر خان ہیں۔عبدالستار کے سات فرزند میاں محمد اختیار، عبدالغفار، محمد اقبال میروی، ظہیر عباس قادری، محمد بشیر احمد، نذیر احمد (محکمہ ہیلتھ پنجاب) ومنیر احمد ہیں۔میاں محمد اختیار کے فرزند شیراز احمد ومحمد تجمل ہیں۔عبدالغفار کے فرزند محبّ اللہ، محمد رحمان، محمد نعمان، محمد یسین ومحمد احمد ہیں۔ظہیر عباس قادری کے فرزند ماجد علی، حسین علی وحسن علی ہیں۔منیر احمد کے فرزند کا نام محمد بلال ہے۔

حافظ میاں احمد دین میروی کے فرزند صوفی محمد حسین میروی وحاجی محمد رمضان میروی ہوئے۔صوفی محمد حسین میروی کے تین فرزند ماسٹر محمد حنیف علوی (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر پنجاب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ)، حاجی محمد یوسف میروی (پاک آرمی) وڈاکٹر مشتاق احمد علوی (پاک فضائیہ) ہوئے ماسٹر محمد حنیف علوی کے پانچ فرزند رشید الرحمان، سعید الرحمان (پاک فضائیہ)، محمد سجاد حسین قادری، غلام عیسیٰ عرف خمیسہ (پاک فضائیہ) وامتیاز حسین

علوی (محکمہ انہار و آبپاشی پنجاب) ہیں۔رشید الرحمٰن کے فرزند امیر حمزہ و محمد افضال ہیں سعید الرحمٰن کے فرزند فیضان حسیب و محمد فرحان عادل ہیں۔محمد سجاد حسین قادری کے فرزند کا نام حسن مصطفی ہے۔امتیاز حسین علوی کے فرزند محمد حارث و فرزام محمود ہیں۔حاجی محمد یوسف علوی میروی کے فرزند کا نام محمد یونس (پاک آرمی) ہے۔محمد یونس کے فرزند محمد طلحہ یوسف و ممریز خان ہیں۔ڈاکٹر مشتاق احمد علوی کے چھے فرزند ممتاز احمد (پاکستان اٹامک انرجی)، ریاض احمد (پاک آرمی)، محمد حسین (پاک فضائیہ)، فیاض حسین (پاک فضائیہ)، ارشاد حسین (پاک آرمی) و امتیاز احمد ہیں ریاض احمد کے فرزند کا نام سرمد حسین ہے فیاض حسین کے فرزند حماد احمد و جواد احمد ہیں ارشاد حسین کے فرزند کا نام فہد حسین ہے۔حکیم حاجی محمد رمضان میروی کے پانچ فرزند ڈاکٹر احمد خان، ماسٹر عزیز الرحمٰن (ایجوکیشن)، فضل الرحمٰن، عتیق الرحمٰن (محکمہ لائیو سٹاک پنجاب) و مجیب الرحمٰن عطاری قادری ہیں۔ڈاکٹر احمد خان کے فرزند محمد امیر حمزہ و محمد یٰسین ہیں۔ماسٹر عزیز الرحمٰن کے فرزند صفی الرحمٰن و سنی الرحمٰن ہیں۔فضل الرحمٰن کے فرزند وہاب رمضان، حسیب عرفان و محمد متین ہیں عتیق الرحمٰن کے فرزند کا نام نجیب الرحمٰن ہے۔

محمد سلطان ولد محمد زمان کے دو فرزند محمد چراغ و محمد حیات ہوئے۔محمد چراغ کے تین فرزند غلام حبیب، محمد رفیق و فضل احمد ہوئے۔غلام حبیب کے تین فرزند محمد شریف، محمد صدیق و عبدالرشید ہوئے۔محمد شریف کے سات بیٹے محمد عباس، قربان علی، مہر علی، شیر علی، ضیاء الحق، فضل الحق و اعجاز الحق ہیں۔محمد صدیق کے پانچ فرزند محمد اسماعیل، محمد رمضان، عطاء الحق، مطیع اللہ و محمد شفیق ہیں۔عبدالرشید کے چار فرزند محمد رمضان، غلام رسول، محمد رضوان و محمد عدنان ہیں۔محمد رفیق ولد محمد چراغ کے دو فرزند عبداللطیف و عبدالرشید ہیں۔عبداللطیف کے دو فرزند ضیاء اللہ و ثنا اللہ ہیں۔ضیاء اللہ کے فرزند محمد رمضان و عابد علی ہیں۔عبدالرشید کے فرزند محمد رفیق، محمد وحید و خواجہ عمر ہیں۔محمد حیات ولد محمد سلطان کے چار بیٹے حاجی محمد نواز، محمد سلطان، محمد رمضان جاوید و بیرسٹر محمد سلیمان جاوید ہوئے۔حاجی محمد نواز کے فرزند کا نام خواجہ عمر (پاکستان ریلوے) تھا۔خواجہ عمر کے فرزند ارسلان مزمل و محمد نعمان عمر ہیں۔محمد سلطان کے دو فرزند پیارا خان و عبدالغفور ہوئے۔پیارا خان کے فرزند محمد علی، شہباز علی، شوکت علی، قربان علی و لیاقت علی ہیں۔عبدالغفور کے فرزند محمد رمضان، محمد عرفان و محمد فیضان ہیں۔محمد رمضان جاوید کے فرزند رضوان الحق و ضیاء الحق ہیں۔رضوان الحق کے فرزند کا نام شاہیر عبداللہ ہے۔بیرسٹر محمد سلیمان جاوید (سینئر سٹیشن ماسٹر، پاکستان ریلوے) کے چار فرزند، عمران جاوید (پاکستان اٹامک انرجی)، کامران جاوید (محکمہ صحت پنجاب)، عدنان جاوید و ذیشان حیات ہیں۔عمران جاوید کے فرزند احمد عمران، ولی عمران و علی عمران ہیں۔کامران جاوید کے فرزند کا نام میلاد احمد رضا ہے۔عدنان جاوید کے فرزند کا نام محمد طلحہ رمضان ہے۔

غلام خواجہ ولد محمد زمان کے پانچ فرزند محمد بخش، حاجی حافظ میاں حامد، نور محمد، فتح محمد و غلام محمد ہوئے۔محمد بخش کے دو فرزند نیاز علی و محمد علی ہوئے۔نیاز علی کے فرزند کا نام محمد رمضان ہے۔محمد رمضان کے فرزند محمد یعقوب، محمد عمران، محمد غفور، محمد اکرام و محمد عرفان ہیں۔محمد یعقوب کے فرزند محمد فرقان و محمد عدنان ہیں۔محمد عرفان کے فرزند کا نام سانول ہے۔محمد عمران کے فرزند کا نام دانش ہے۔محمد علی کے فرزند ٹھیکیدار حاجی علم دین، نذر حسین و ٹھیکیدار غلام علی ہوئے۔حاجی علم دین کے فرزند احمد دین محرم خیل (ر پاک آرمی) و محمد بشیر آسی ہوئے۔احمد دین کے فرزند محمد سجاول، حافظ محمد زین العابدین، احتشام احمد و خان بن احمد ہیں۔محمد بشیر کے فرزند محمد مستان و محمد ذیشان ہیں۔نذر حسین کے فرزند محمد علی، محمد حاجی، محمد شہزاد و محمد شوکت ہیں۔غلام

علی کے فرزند محمد نیاز دل، محمد شہباز و لیاقت علی ہیں۔حاجی حافظ میاں حامد کے سات فرزند الحاج مولانا غلام حسن نقشبندی، حاجی مولانا محمد شریف، فقیر محمد صدیق، حاجی غلام ربانی، حافظ ماسٹر محمد قاسم (ایجوکیشن)، ماسٹر محمد امیر (ایجوکیشن) و حافظ غلام یٰسین ہوئے۔الحاج مولانا غلام حسن نقشبندی کے فرزند قاری عبدالغفور نقشبندی، مولانا حافظ عبدالرؤف نقشبندی و محمد حسن ہوئے۔قاری عبدالغفور نقشبندی کے فرزند محمد ابراہیم، نور احمد، نور محمد و نور الحسن ہیں۔مولانا حافظ عبدالرؤف نقشبندی کے فرزند حافظ احمد حسن، محمود الحسن، نور زمان و احمد رضا ہوئے۔حاجی مولانا محمد شریف کے چھ فرزند عطا محمد، محمد عثمان، محمد سعید، محمد جمیل (محکمہ زکوٰۃ و اوقاف پنجاب)، منیر احمد و محمد احمد ہیں۔عطا محمد کے فرزند کا نام ابوبکر صدیق ہے و محمد عثمان کے فرزند کا نام طٰحہ عثمان ہے۔فقیر محمد صدیق کے فرزند کا نام قاری یار محمد ہے۔قاری یار محمد کے فرزند محمد ایان، محمد ریحان و محمد صیام ہیں۔حاجی غلام ربانی کے فرزند غلام مجتبیٰ و محمد عمران ہیں۔غلام مجتبیٰ کے فرزند احمد بلال، احمد افضال، احمد دانیال و احمد اقبال ہیں محمد عمران کے فرزند محمد ہیں۔ماسٹر حافظ محمد قاسم کے تین فرزند ماسٹر حافظ طاہر عباس (ایجوکیشن)، محمد زبیر و عمر فاروق ہیں۔ماسٹر محمد امیر کے تین فرزند کاشف حسین، راشد حسین (پاک آرمی) و غلام یٰسین ہیں۔

نور محمد ولد غلام خواجہ کے چار فرزند علی محمد، محمد زمان، محمد خان و خمیسہ ہوئے۔علی محمد کے پانچ فرزند احمد خان، صالح محمد، سلطان محمود، خان محمد و عطا محمد ہوئے۔صالح محمد کے فرزند محمد عرفان، احمد خان و شعیب اختر ہیں۔سلطان محمود کے فرزند محمد سلیم و علی محمد ہیں۔محمد سلیم کے فرزند کا نام محمد کمیل ہے۔خان محمد کے فرزند کا نام محمد اویس و صفی اللہ ہیں۔محمد زمان کے تین فرزند محمد عارف، محمد طارق و رضاء المصطفیٰ ہیں۔محمد عارف (پاک فضائیہ) تحقیق سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں آپ کے تین فرزند محمد عاقب وقار، محمد ثاقب وقار و محمد دانیال وقار ہیں محمد طارق کے دو فرزند محمد واحد ہیں و رضاء المصطفیٰ (پاک فضائیہ) کے دو فرزند محمد حسیب و محمد حاشر ہیں۔محمد خان کے چھ فرزند فتح محمد (ر پاک آرمی)، حاجی شیر محمد، ڈاکٹر رضا محمد (پاک آرمی)، علی محمد، صوبیدار دوست محمد و ڈاکٹر ظفر اقبال (پاکستان اٹامک انرجی) ہیں۔فتح محمد کے فرزند آفتاب سہیل، شکیل شہزاد و شرجیل شہزاد ہیں۔حاجی شیر محمد کے فرزند ثقلین مشتاق، محمد مزمل و محمد مدثر ہیں۔ڈاکٹر رضا محمد کے فرزند محمد اویس رضا و محمد عزیر رضا ہیں۔علی محمد کے فرزند علی عباس، محمد شعبان، محمد کامران، ثمر عباس و قمر عباس ہیں۔صوبیدار دوست محمد کے فرزند کا نام محمد عبداللہ ہے . ظفر اقبال کے فرزند محمد حسن علی ھیں۔خمیسہ کے تین فرزند ماسٹر غلام خواجہ (ایجوکیشن)، محمد اسماعیل و ماسٹر ملک غلام رسول (ایجوکیشن) ہوئے۔ماسٹر ملک غلام خواجہ کے فرزند ملک محمد امین فہیم (محکمہ لائیو سٹاک پنجاب)، محمد اسامہ و محمد رمضان ہیں۔ملک محمد اسماعیل کے فرزند ملک محمد توقیر (ریسکیو 1122)، مفتی فیصل منیر قادری، غلام عیسیٰ و محمد یوسف ہیں . ملک محمد توقیر کے صاحبزادے غلام رسول ملک ھیں۔فتح محمد ولد غلام خواجہ کے فرزند شیر محمد کے ہاں چھے فرزند فتح محمد، حافظ نیاز علی، حافظ غلام مصطفیٰ، محمد رمضان، حافظ محمد احسان و محمد اکرام ہوئے۔فتح محمد کے فرزند محمد عامر و محمد حامد ہیں۔حافظ نیاز علی کے فرزند محمد ذیشان، محمد عثمان، شیر محمد و محمد فیاض ہیں۔حافظ غلام مصطفیٰ کے فرزند کا نام حذیفہ مصطفی ہے۔محمد اکرام کے فرزند محمد حسنین و محمد حسین ہیں۔غلام محمد ولد غلام خواجہ کے بیٹے عبدالرزاق کے تین فرزند غلام عباس، محمد ممتاز و محمد افتخار ہیں۔غلام عباس کے فرزند محمد خلاص، محمد رمضان، محمد حمزہ و عبداللہ ہیں۔محمد ممتاز کے فرزند محمد ادریس، محمد جنید، محمد امتیاز و محمد ثاقب ہیں۔

اللہ یار بن سلطان خان کے دو فرزند محمد و غلام محمد تھے۔محمد کے پانچ فرزند سوہارا، جمعہ، دلدار عرف دلو، احمد و طیب ہوئے۔سوہارا کے تین فرزند محرم خان، محمد صابر و عبداللہ ہوئے۔محمد صابر کے فرزند عبدالغفور و محمد ابراہیم ہیں۔عبدالغفور کے بیٹے محمد غضنفر بلال، جلال احمد و محمد یٰسین ہیں۔عبداللہ کے فرزند محمد اسمٰعیل و محمد شریف (پاک آرمی) ہیں۔محمد اسمٰعیل کے فرزند محمد عبیداللہ کے بیٹے کا نام کا نام جلال احمد ھے۔محمد شریف کے فرزند کا نام محمد شاہد ہے۔جمعہ کے فرزند محمد و محمد عظیم ہوئے۔محمد عظیم کے فرزند عبدالکریم، فضل کریم و محمد وزیر ہیں۔عبدالکریم کے فرزند عبدالرحیم، محمد نعیم و محمد سلیم ہیں۔فضل کریم کے فرزند کا نام محمد حماد ہے و محمد وزیر کے فرزند کا نام محمد عرفان ہے۔دلدار عرف دلو کے فرزند جام علی، غلام علی، محمد وریام و غلام محمد ہوئے۔جام علی کے فرزند فتح محمد، شیر محمد، عطا محمد و خان محمد ہوئے فتح محمد کے فرزند محمد الطاف، محمد امتیاز و محمد مشتاق ہیں۔محمد الطاف کے فرزند کا نام عبداللہ ہے۔شیر محمد کے فرزند محمد اعجاز، محمد فیاض و محمد ریاض ہیں۔عطا محمد کے فرزند محمد اکبر، محمد طاہر و محمد زبیر ہیں۔خان محمد کے فرزند محمد شہزاد، محمد فراز و محمد فرحان ہیں۔غلام علی کے فرزند محمد سلطان، جمعہ، احمد خان، محمد خان، عبدالرحمٰن شیر بہادر و محمد سلیمان ہوئے محمد سلطان کے فرزند محمد عزیز و محمد وزیر ہیں۔محمد عزیز کے فرزند کا نام محمد شفقتین ہے۔جمعہ کے فرزند محمد اسلم و محمد نعمان ہیں احمد خان کے فرزند محمد رمضان، محمد کامران، محمد و محمد سلیمان ہیں عبدالرحمٰن کے فرزند محمد عمران، محمد نعمان و محمد عدنان ہیں۔

غلام محمد کے فرزند عطاء اللہ، محمد رمضان، فیض اللہ، محمد روشن، خان محمد، امان اللہ، کبیر اللہ و جہان خان ہوئے۔عطاء اللہ کے فرزند ضیاء اللہ، نصر اللہ و حق نواز ہوئے۔نصر اللہ کے فرزند کا نام سیف اللہ ہے۔محمد رمضان کے فرزند کا نام محمد کامران ہے۔محمد روشن کے فرزند امیر بل، شیر دل، عصمت اللہ، اکرام اللہ و شیر خان ہیں۔فیض اللہ کے فرزند رفیع اللہ، شفاء اللہ، ثناء اللہ و ظہور احمد ہیں۔رفیع اللہ کے فرزند کا نام شفیع اللہ ہے۔خان محمد کے فرزند دلدار، محمد سجاول، سوہارا، جمعہ، محمد، طیب و محمد شہزاد ہیں۔امان اللہ کے فرزند محمد وریام، محمد رضوان و محمد سبحان ہیں۔کبیر اللہ کے فرزند آدم خان و گلاب خان ہیں۔احمد ولد محمد کے فرزند عبدالرحمٰن، محمد عباس، غلام حسین، اللہ یار و محمد خان ہوئے۔عبدالرحمٰن کے فرزند محمد امیر و سید رسول ہیں۔محمد امیر کے فرزند محمد بشیر، عامر شہزاد و غلام شبیر ہیں۔محمد عباس کے فرزند سکندر حیات کے ہاں محمد رمضان و غوث محمد ہوئے۔غلام حسین کے فرزند غلام محمد و شیر محمد ہوئے۔غلام محمد کے فرزند احمد رضا، علی رضا، حسن رضا و محسن رضا ہیں۔شیر محمد کے فرزند عاصم رضا و محمد انس ہیں۔اللہ یار کے فرزند عبدالغفار و ذوالفقار ہیں۔محمد خان کے فرزند محمد اقبال، محمد اکبر و عبدالستار ہوئے۔محمد اکبر کے فرزند خان محمد، محمد صابر و محمد شعبان ہیں۔خان محمد کے فرزند کا نام محمد اسماعیل ہے۔عبدالستار کے فرزند محمد ریاض، محمد فیاض و غلام مصطفیٰ ہیں۔طیب ولد محمد کے فرزند محمد نواز، سلطان محمود، احمد نواز و شیر احمد ہوئے۔سلطان محمود کے فرزند صہیب سلطان، شیر افضل، غلام عباس، خالد محمود و مشتاق احمد ہوئے۔مشتاق احمد کے فرزند محمد شازیب ہیں۔احمد نواز کے فرزند مزمل تیمور، رب نواز، امیر نواز، محمد یاتو رہیں۔امیر نواز کے فرزند آفتاب احمد و مہتاب احمد ہیں۔رب نواز کے فرزند کا نام محمد دانش ہے۔شیر احمد کے فرزند وقاص شاہد و شیر اکمل ہیں۔وقاص شاہد کے فرزند امیر حسن و نبیل حسن ہیں۔شیر اکمل کے فرزند محمد شرجیل، محمد رومان و محمد امجد ہیں۔غلام محمد ولد اللہ یار کے فرزند محمد سردار کے بیٹے محمد رمضان کے چھ فرزند محمد عرف مودا، عبدالرحمٰن، محمد سردار، محمد زمان، احمد یار و محمد یار ہوئے۔محمد سردار کے فرزند غلام مصطفیٰ کے ہاں غلام مرتضیٰ و تیمور مصطفیٰ ہوئے۔محمد زمان کے فرزند محمد اسماعیل، مقصود احمد، محمد رشید و محمد اسحٰق ہوئے۔محمد اسماعیل کے فرزند ندیم احمد، نعیم احمد و سلیم احمد ہیں۔مقصود احمد کے فرزند محمد سعید، محمد حسنین و محمد حسین ہیں۔محمد رشید کے فرزند محمد مجیب الرحمٰن و محمد حفیظ ہیں۔محمد یار کے فرزند محمد توقیر، محمد شکیل، غلام شبیر، حافظ محمد امیر، محمد رمضان و محمد خان ہیں۔غلام شبیر کے فرزند محمد ساجد و محمد فہد ہیں۔حافظ محمد امیر کے فرزند محمد عمار و محمد انیق ہیں۔

سیالکوٹ:

تاریخ علوی اعوان و مختصر تاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹری و تاریخ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے مطابق سیالکوٹ کے اعوان پاکستان کے ہر شعبے میں بڑے بڑے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اور ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ان میں کیپٹن محمد صدیق اعوان، کرنل نصیر احمد، جمال جند، چیئرمین ملک ضیاء الدین احمد، کونسلر ملک محمد یوسف، حاجی ملک بشیر احمد، پروفیسر ملک غلام قمر، پروفیسر ملک محمد انور، ملک فقیر حسین اعوان، ایڈووکیٹ ملک محمد اصغر اعوان ایم پی اے ملک سرفراز احمد ایڈووکیٹ، کمانڈر ملک محمد اکبر، ملک نذر عباس ایڈووکیٹ، کیپٹن محمد حسین، مولوی عمر حیات، ملک امان اللہ، ملک لیاقت حسین وغیرہ قابل ذکر ہیں۔غلام جیلانی ملک (چیف کوآرڈینٹر ادارہ)، ملک محمد انور اعوان روپڑ، ملک خورشید احمد اعوان و ملک محمد ندیم اعوان روپڑ ادارہ تحقیق الاعوان سیالکوٹ کے کوآرڈینیٹرز ہیں۔ملک بابا ہاشم الدین مولف کتاب حقیقت الاعوان موضع سلیم پور کا تعلق بھی سیالکوٹ سے تھا۔پروفیسر غلام مرتضیٰ تابانی سینٹرل ایگریکٹو ممبر ریسرچ کونسل ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان و تحقیق الاعوان بک بورڈ کے علاوہ ملک محمد اکبر قابل ذکر ہیں۔

ضلع شیخوپورہ:

ظفر علی اعوان ساکن ننکانہ (چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان شیخوپورہ ڈویژن) بن کمیر اعوان بن مستا خان بن شاہ محمد (شاموں) بن مکھن بن انعام (نامہ) بن پناہ بن خان (خان ملک) بن یار محمد (یارا) تاج محمد بن جمیل (جیسل) بن ظہور بن جھنڈا ابن مانک بن الیاس بن خالد (خالص) بن پپسن بن حسین بن کرم علی (کلی) بن مزمل علی کلغان۔

مظفر گڑھ (کوٹ ادو):

تاریخ علوی اعوان میں مظفر گڑھ کا مختصر احوال درج ہے۔قاضی مسعود الحسن اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان مظفر گڑھ (کوٹ ادو) کے چیف کوآرڈینٹر ہیں۔کوٹ ادو میں حضرت میاں فتح محمدؒ (لاولد) و میاں نتھا اعوان دونوں بھائی تھے میاں نتھا اعوان کے تین فرزند تاج محمود، نظام الدین و احمد دین تھے نظام الدین کے محمد حسین و میاں محمد حسن تھے میاں محمد حسن کے تین فرزند غلام قادر، احمد حسن و غلام سرور تھے غلام سرور کے فرزند ملک غلام محمد اعوان تھے ان کے پانچ فرزند محمد بخش، شہباز احمد، اعجاز احمد، محمد لطیف و محمد شریف ہیں محمد بخش کے چھ فرزند محمد اعظم، محمد آزاد، محمد عادل، محمد عابد، محمد ساجد و محمد شہزاد ہیں محمد آزاد اعوان، اعوان اتحاد ضلع مظفر گڑھ ہیں ان کے دو فرزند محمد زوہیب آزاد و محمد فیصل آزاد ہیں۔

ضلع گجرات:

موضع ملکہ تحصیل کھاریاں میں قطب شاہی علوی اعوان کی شاخ ملکہ آباد ہے ملکا یا ملکال غالباً ایک ہی گوت ہے۔اس شاخ کا مفصل تذکرہ مختصر تاریخ علوی مع ڈائریکٹری کے صفحہ 155 تا 159 پر دیا جا چکا ہے۔ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف آرگنائزر تحصیل کھاریاں طارق مصطفیٰ اعوان کا شجرہ نسب یوں ہے:۔

طارق مصطفیٰ بن غلام مصطفیٰ بن احمد خان بن فضل احمد بن کالو بن شہباز بن دولہ بن عبداللہ بن مراد بن چھٹا بن

خالق بن امام کہلی بن خلیل بن حاجی بن سگوخان (جدامجد گوت سگو) بن سلسس بن بنی راج بن روتی بن رس بن کہلو بن جند بن بگڑ بن قانج بن مہر بن پہاڑو بن گومال بن ملکہ (ملکا) بن ہیو (سروبہ) بن رخ (مرجان) بن ترہین (برج) بن ابی بن عبداللہ گولڑہ بن سالار قطب حیدر غازی۔ طارق مصطفیٰ کے بھائی زاہد مصطفیٰ اعوان ادارہ تحقیق الاعوان فرانس کے چیف آرگنائزر ہیں۔

ضلع گوجرانوالہ:

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف میڈیا کوآرڈینیٹر قاضی فدالرحمٰن اعوان کا تعلق بھی گوجرانوالہ سے ہے آپؒ کا شجرہ نسب یوں ہے۔ قاضی فداالرحمٰن اعوان بن قاضی عبدالرحمٰن بن میاں شیخ احمد اعوان بن میاں نورمحمد بن سعید احمد (گھیلا کلان راولپنڈی) بن محمد بن بختاور بن مہر محمد عرف مہرا بن فتح شیر بن مراد بن جیون بن شمس بن ملا کالو بن بھیما بن شیان بن شیخ احمد بن لودیئی بن روپئی بن بھولا بن آیت محمد عرف اتھرہ بن لودیئی بن نڈھا عرف وتھی بن ماچ (عرف ماچھ) بن بدرالدین بن ابراہیم بن کھر دیرہ بن عجل بن آدم بن سنت علی (صفت علی) بن مزمل علی کلگان بن سالار قطب حیدر شاہ غازی علوی۔

صوبہ خیبر پختونخوا:

صوبہ ہذا میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف کوآرڈینیٹرز اور کوآرڈینیٹرز کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن میں سے چندایک کے نام یہ ہیں:۔ ایبٹ آباد محمد انور اعوان، ملک عبدالرشید اعوان کاکول، عمر فاروق اعوان کاکوٹ، ملک وسیم اعوان سجی کوٹ، محمد اقبال اعوان کسکی، ماسٹر محمد اسلم نمشیرہ، ماسٹر ہارون بھورج، ملک آصف محمود اعوان کاکوٹ، عبدالودود کوٹلہ ٹھنڈا میرا، ملک حفیظ کاکوٹ، محمد تنویر کسکی، محمد لطیف سپلائی، محمد الیاس کسکی، محمد الیاس ایبٹ آباد۔ مانسہرہ: منصف گل منگلور، ساجد منگلوری، ملک عمر اجمل، محمد سرور جنکیاری، بٹ گرام: حاجی قیصر، حاجی حسن زے، حیات خان، مولانا سیف الرحمٰن، گل زرین، گل باز۔ ہری پور محمد یونس، گلزار خان الولی، ، مولانا ذیشان اعوان قادری رضوی ساکن ہری پور حال کراچی قابل ذکر ہیں۔

ایبٹ آباد:

تاریخ علوی اعوان اور تحقیق الانساب جلد اوّل و دوم میں ایبٹ آباد کے اعوان قبیلہ کے شجرات درج ہیں جو قابل ذکر شخصیت ملک میر افضل اعوان ساکن کاکوٹ چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان ضلع ایبٹ آباد نے درج کروائے تھے۔ قابل ذکر شخصیات میں پروفیسر بشیر احمد سوز، مشتاق احمد غنی سپیکر کے پی کے اسمبلی، ڈاکٹر عدنان بشیر اعوان (صدر تنظیم الاعوان ہزارہ ڈویژن)، گوہر الرحمٰن اعوان جنرل سیکرٹری، مفتی جعفر طیار اعوان (صدر انجمن تاجران ہزارہ ڈویژن)، ملک امجد اعوان ایڈووکیٹ (حویلیاں)، ملک غلام مصطفیٰ اعوان ایڈووکیٹ، قاضی اظہر اعوان ایڈووکیٹ، ملک سعید اعوان ایڈووکیٹ، ملک مسلم اعوان ایڈووکیٹ، ملک سجاول اعوان ایڈووکیٹ، ملک سرور اعوان ایڈووکیٹ، ملک منصف اعوان ایڈووکیٹ، قاضی مبارک اعوان، شاہنواز اعوان ولد غلام حیدر بانڈی ڈھونڈاں، ممتاز اعوان بانڈی ڈھونڈاں، شہزادہ اعوان بانڈی ڈھونڈاں، علی اصغر اعوان حویلیاں، محمود خان اعوان ساکن ایبٹ آباد حال چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان برطانیہ، نسیم حسن اعوان، ملک گلفام

اعوان جنرل سیکرٹری تنظیم الاعوان، مفتی جعفر طیار اعوان صدر انجمن تاجران ہزارہ ڈویژن، قاضی فرحان ہاشمی (جھنگی)، فیضان ایوب ہاشمی، ملک ارشد اعوان پھلکوٹی، ملک تیمور اعوان ناظم کسکی، تنویر اعوان DEO مانسہرہ (کسکی) طارق اعوان DPO بٹگرام (کھنہ) سلطان اعوان ولد علی گوہر بانڈری، اسد اعوان بانڈی ڈھونڈاں۔ ملک شبیر اعوان کے مطابق موہار خورد کی شخصیات میں ملک حاجی جہانداد خان سابق بی ڈی ممبر، ملک ذعفران خان چیئر مین دیسال، ملک کالا خان جنرل کونسلر، ملک صادق خان کسان کونسلر، حوالدار غازی ملک عزیز، بابو محمد رفیق ڈی آر او (ر)، حاجی یوسف انسپکٹر پولیس، حاجی محمد اکرم انسپکٹر پولیس (ر)، عبدالقیوم شہید انسپکٹر پولیس، شہید محمد صدیق انسپکٹر، خواص خان انسپکٹر پولیس، حاجی میاں داد انسپکٹر پولیس، حاجی محمد اشرف۔

شادو آل اعوان پھلڑہ مانسہرہ وایبٹ آباد:

تحقیق الانساب جلد اوّل صفحہ 90-89 کے مطابق حضرت بابا سجاول علوی قادری کی 19 ویں پشت میں مولوی احمد گل، بابا من اللہ و محمد حسین پسران بابا محمد ایاز (مدفون چندوراحاطہ مزار ماں جی) بن قیام الدین بن عبدالحکیم بن شمس الدین بن محمد جسیم بن محمد کسیم بن مخدوم محمد نسیم بن در محمد بن شادی گل بن عنایت اللہ بن بابا حسن بن بابا پیوچر بن بابا سہیل بن منہد علی بن بابا بگ بن بابا ہجرال بن عبداللہ عرف کہانی بابا بن حضرت بابا شادمؒ قابل ذکر گزرے ہیں۔ مولوی احمد گل کے تین فرزند قاضی عبداللطیف، قاضی عبدالرحیم و حکیم محمد مسعود (تینوں ماڑی میں مدفون ہیں) تھے۔ قاضی عبداللطیف کے چار فرزند قاضی عبدالقیوم، قاضی محمد یحییٰ، محمد اسحاق و محمد داؤد تھے۔ قاضی عبدالقیوم کے دو فرزند قاضی محمد فاروق و قاضی محمد صدیق ہیں قاضی محمد فاروق کے دو فرزند عمر فاروق ایڈووکیٹ و شاہ نواز فاروق حال مقیم قلندر آباد ہیں۔ قاضی محمد صدیق کے تین فرزند طاہر صدیق مقیم اسٹریلیا، بلال صدیق و جنید صدیق ہیں۔ قاضی محمد یحییٰ ممتاز عالم دین و خطیب گزرے ہیں آپ کے پانچ فرزند مولوی محمد صالح، قاضی شمس الحق ایڈووکیٹ، قاضی محمد ضیاالحق (لاولد)، قاضی محمد اشرف و قاضی اسرار الحق ہیں۔ مولوی محمد صالح کے تین فرزند محمد عثمان صالح، محمد احسان صالح و محمد طیب صالح ہیں۔ قاضی شمس الحق ایڈووکیٹ قابل ذکر شخصیت ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے مرکزی چیف آرگنائزر ہیں آپ کے تین فرزند محمد نعمان شمس ایڈووکیٹ (لاہور)، محمد لقمان شمس (لاہور) و محمد عمران شمس (کینڈا) ہیں۔ قاضی محمد اشرف (ریٹائرڈ آفیسر) کے چار فرزند محمد زبیر اشرف، ڈاکٹر محمد شعیب اشرف، قاضی محمد عمیر ایڈووکیٹ ایبٹ آباد و قاضی محمد عزیز اشرف ایگری کلچر انجینئر ہیں۔ قاضی اسرار الحق ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ایم اے بی ایڈ، ایل ایل بی شریعہ فارغ التحصیل علوم دینیہ و شرعیہ خطیب جامع مسجد پھلڑہ کے تین فرزند ذوالقرنین اسرار جیالوجسٹ، محمد سہیل اسرار ایجوکیشنسٹ و محمد صہیب اسرار ڈگری ہولڈران چائینز لنگویج ہیں۔ قاضی ابرار داؤد کے تین فرزند عبدالوحید، محمد بابر و محمد نوید ہیں۔

بیروٹ ایبٹ آباد: تاریخ علوی اعوان کے ص 690 سرکل بیروٹ کلاں میں اعوانوں کے چند گھرانے آباد ہیں ان میں دو خاندان نور محمد آل و نیک محمد آل زیادہ مشہور ہیں۔ یہ گولڑہ اعوان ہیں محکمہ مال کے کاغذات میں ان کی قوم اعوان و ذات گوندل آل لکھی ہے تاریخ اقوام پونچھ 1935ء میں اعوانان ارجہ باغ و پچہ شریف

مظفرآباد سے ان کا تعلق بیان کیا گیا ہے۔حافظ جان محمد کی چھٹی پشت میں عبادت حسین،حاجی مشتاق احمد اعوان، حاجی محبت حسین اعوان (معروف محقق ودانشورومصنف و چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان)،شعیب حسین اعوان،عبدالغفوراعوان وخوشنود حسین اعوان پسران محمد عبدالجلیل بن میاں میرحسن بن محمدنوربن قاضی تاج محمد بن قاضی عبدالشکور ہیں۔حاجی مشتاق حسین اعوان قابل ذکر شخصیت ہیں آپ کے طاہرنویداعوان وطاہرعدیل اعوان ہیں عبدالغفوراعوان کے دوفرزند طاہرعلیم وعلامہ طاہرعقیل اعوان ہیں اسی شاخ سے عبیداللہ علوی جرنلسٹ،ڈاکٹرمسعودالرحمٰن اعوان،مولوی شعیب حسین اعوان،محمدعرفان اعوان ریٹائرڈکنٹرولرآف آڈٹ،صوبیدارحاجی نیازحسین،شاہدالاسلام شاعر،محمدطاہرٹیچر،فضل الرحمٰن اعوان،مولاناعبدالہادی ہیں۔

ایبٹ آباد نمبل: شجرہ نسب مرسلہ باسط علی اعوان ساکن نمبل کے مطابق مزمل علی کلگان کی پچیس ویں پشت میں میرحسین، اخلاق احمد، فرمان علی، منظوراحمد و تابعدار پسران امیراللہ بن فقیرمحمد بن محمد بخش بن محمد فیض بن ونگزیب (رنگو) بن شیخ احمد بن رحیم داد بن نظاالدین بن اشرف (شرفو) بن عنایت بن مہر بن جیابن لسوبن جنگ بن مانجی بن جیون بن بگاہ بن دیدار بن لخمیر بن کرم بن ہبت بن بروال بن مست بن عرب بن مزمل علی کلغان بن قطب حیدرشاہ ازاولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔میرحسین کے تین فرزند وقار، دلدار وشکیل ہیں فرمان علی کے چارفرزند مظفر، وقاص، عنصرویاسر ہیں منظوراحمد کے پانچ فرزند جان محمد، احسان محمد، عامر، فیصل وباسط علی ہیں تابعدار کے پانچ فرزند سمیع اللہ، مراد، معین، اکاش وکیف ہیں۔

ضلع بٹ گرام:

اعوان اور گوتیں، مختصرتاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹری، گلدستہ اعوان وکاروان علوی وغیرہ کے مطابق بٹ گرام میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ ازاولاد عبداللہ گولڑہ وحضرت باباسجاول علوی قادریؒ آباد ہے قابل ذکرشخصیات میں مختصرخان اعوان موضع ڈھیری ملنگ خان حال مکڑیاضلع بٹ گرام ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے مرکزی چیف آرگنائزر، مرکزی ریسرچ کونسل کے سینٹرل ایگزیکٹوممبراور تحقیق الاعوان بک بورڈ کے بھی ممبراور تنظیم الاعوان ضلع بٹ گرام کے صدر اومرکزی تنظیم الاعوان پاکستان کے جوائنٹ سیکرٹری بھی ہیں آپ نے بٹ گرام کے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ مرتب کی آپ کا تعلق عبداللہ گولڑہ کی اولاد سے الہ خیلی شاخ سے ہے۔دیگرقابل ذکرشخصیات میں حاجی قیصرخان، اشرف خان اعوان چیف آرگنائزرادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ہزارہ ڈویژن، حسن زے، تاج گل، حیات خان، حاجی سلطان، حاجی گلاب خان، مولاناسیف الرحمٰن وعبدالقیوم وڈاکٹرشاہداقبال علوی وغیرہ قابل زکر ہیں۔

ضلع مانسہرہ:

ضلع مانسہرہ کی قابل ذکرشخصیات میں ڈاکٹرمحمدداؤداعوان، کیپٹن صفدراعوان، ڈاکٹرمحمداقبال اعوان چیف آرگنائزرادارہ تحقیق الاعوان پاکستان خیبرپختون خواوصدر تنظیم الاعوان ضلع مانسہرہ (ملک کرم بخش اعوان گروپ)، حاجی غلام مرتضٰی اعوان چیئرمین، بابرصراف اعوان چیف ایگزیکٹوسپریم کونسل، ملک نذرحسین اعوان ڈب، بصیرخان ایڈووکیٹ شنخل گڑھی، محسن علی خان ایڈووکیٹ جلو، ملک شکیل اعوان صدر تنظیم الاعوان حق باہو گروپ وصدرانجمن

تاجران، عبدالمالک صراف، گلزارخان (جلو) ملک صابراعوان بیلہ، ملک عظیم ناشاداعوان ہڑیالہ، عاصم شہزاد، نورالرحمٰن اعوان چیف کوآرڈینیٹرادارہ تحقیق الاعوان تحصیل اوگی، عطاءالرحمٰن اوگی، عاصم شہزاداعوان (چیف آرگنائزرادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع مانسہرہ) بابوفضل الرحمٰن متیال، حاجی شاہزمان کلس جمال ماڑی، فدامحمد خان جلو، علی اکبراعوان چکیاہ، ملک پرویزاعوان بجنہ، محمد انیس اعوان تمباہ، حاجی داؤداعوان شنکیاری، عبدالمالک صراف بھیرکنڈ، ڈاکٹراعجاز اعوان بھیرکنڈ، پروفیسرعبدالرزاق اعوان پڑھنہ، مظہربشیرصراف، حاجی داؤداعوان شنکیاری، حاجی نورحسین گرلاٹ، محمد نثاراعوان گرلاٹ، ملک عامراعوان لبڑکوٹ، انجینئرمحمدنوازاعوان لمبی ڈھیری، محمد سلیم اعوان لبڑکوٹ، محمد یونس اعوان بفہ میرا، محمد عارف اعوان ملک پور، اعظم خان شہلیہ، مختیاراحمد اعوان اعوان نیوز ایجنسی، حاجی ممتاز اعوان صراف بھیر کنڈ، قاری فیاض الرحمٰن علوی چکیاہ، محمد اقبال اعوان چکیاہ، واجد سلیمان ہڑیالہ، محمد نوازاعوان غازی کوٹ، ملک افتخار ہڑیالہ، قیصراعوان ہڑیالہ، محمد پرویزاعوان ہڑیالہ، محمد خورشید پوڑھا، ملک عرب خان پوڑھا، ملک جمیل اعوان پوڑھا، حاجی لائق محمد خان چھتر، دوست الرحمٰن اعوان اعوان کالونی نیروٹی چھتر، محمد ندیم اعوان ڈب، مظہرنوراعوان مانسہرہ شہر، مولانامحمدانس پڑھنہ، شہبازاعوان عطرشیشہ، ملک سلیم اعوان گڑھی حبیب اللہ، ملک لیاقت اعوان گڑھی حبیب اللہ، عمرخطاب اعوان بکرال سٹی، دوست الرحمٰن نیروٹی چھتر، غلام رسول اعوان اچھڑیاں، ملک شفیق باغوار، عامراعوان نیروٹی، ملک لیاقت اعوان اچھڑیاں، شہزاد اعوان صراف اوگی، ممتاز اعوان صراف بھیرکنڈ، محمد فیصل ہمایوں مانسہرہ، نعیم شام صراف مانسہرہ، ملک عارف لوہار بانڈہ پھاگل، خرم شہزادصراف، خورشیداحمدنازمانسہرہ، عبدالحکیم اعوان ڈھوڈیال، محمد خالد فاروق اعوان دمکاچہ، مولاناعبدالرشید بالاکوٹ، عبدالواحداعوان کھواڑی اڈہ، ملک اسحاق بھونجہ، ملک آصف خان جلو، چیئرمین زاہد خان بہلگ، اشتیاق اعوان میرامجدعلی، مولاناعبدالرشید اعوان دارہ، محمد فیاض اعوان میرامجدعلی، محمد ارشداعوان خاکی، محمد صدیق اعوان خاکی، عبدالغفوراعوان مہانڈری، ملک اشرف اعوان ٹھاکرہ، شفیق اعوان لساں ٹھکرال، محمد بشیر اعوان چڑاچھ بحالی، ملک خالدلطیف ہاتھی میرا، عبدالمجیداعوان لساں ٹھکرال، میرافضل اعوان چکیاہ، غلام مصطفٰی اعوان چکیاہ، ملک شفیع اعوان بیلہ۔محمدارشاداعوان لساں ٹھکرال، ملک نسیم پانوڈھیری، معروف اعوان اوگی، وزیرمحمداعوان بانڈی شنگلی، محمد شوکت اعوان جلو، محمد حنیف اعوان لوہار بانڈہ، محمد اقبال عباسی چوک، حق نوازاعوان عباسی چوک، محمد منیراعوان متیال، طاہراعوان ساون میرا، محمد مسکین اعوان لساں نواب، اظہرصراف محلّہ خانہبادر، محمد حنیف اعوان داتہ، عامرسلطان اعوان داتہ، محمد ساجد منگلوری، محمد امجداعوان جنگلاں، حیدرزمان پیراں، محمد راشداعوان صراف صفدرروڈ، مدثراعوان فوجی فاؤنڈیشن، مولاناشیرازاعوان، محمد واجداعوان بسیاں، صوبیدار اسمعیل پوڑ، طارق محمود بالاکوٹ، محمدظفرگھنول، محمد طاہر اعوان کاغان، محمد نصیراعوان ہمشیریاں، عاشق لالا بھیرکنڈ، منظوراعوان سم الہی منگ، اورنگزیب اعوان سم الہی منگ، یعقوب اعوان بفہ، قاری محمد اکبراعوان ڈھانگری، مولاناسیف الرحمٰن علوی چکیاہ، منظورسرحدی خوشحالہ، محمد سجاد اعوان خوشحالہ، محمد نثاراعوان خوشحالہ، حاجی چن زیب چکیائی، محمد صابراعوان غازیکوٹ، محمد شہاب اعوان ہڑیالہ، محمد شفیع اعوان جبڑ دیولی، محمد صدیق اعوان کالج دوراہا، محمد سعید اعوان داتہ، خضرپاشا مفتی آباد۔محمد شفیق اعوان چھتر، محمد مختیار اعوان چھتر، عارف عظیم اعوان بانڈی شنگلی۔محمد ارشداعوان خاکی، حاجی ریاض اعوان میرامجدعلی، دانش اقبال اعوان مفتی آباد، شجاعت علی اعوان، محمد اقبال اعوان چکیاہ، ڈاکٹرمحمدندیم اعوان اکبرخان روڈمانسہرہ، مظہرمظفراعوان غازیکوٹ ٹاؤن شپ، اخترنعیم اعوان غازیکوٹ ٹاؤن شپ، گرداورمحمد شوکت اعوان جلو، محمد شوکت اعوان بالاکوٹ، مظہرنوراعوان مانسہرہ

شہر، ڈاکٹر مظہر بالاکوٹ، ملک رفاقت حسین اعوان راجوال کاغان، محمد مسکین اعوان لساں نواب، محمد یعقوب اعوان بفہ، محمد اعوان کوٹکے، محمد نزاکت اعوان بحالی لیاقت بشیر اعوان ایڈوکیٹ مانسہرہ،، جلال خان اعوان گڑھی حبیب اللہ، عبد الرشید اعوان دارہ، غلام مصطفے اعوان چکیاہ، آزاد محمد اعوان مدن، حاجی ریاض اعوان گڑھی حبیب اللہ، محمد مشتاق اعوان ٹاؤن شپ، شہزاد صراف بھیر کنڈ، طالع محمد گولڑہ نوکوٹ، محمد فاروق اعوان مراد پور، محمد جاوید اعوان سرور آباد بابو حق نواز اعوان پانو، اورنگزیب اعوان سم الٰہی منگ، محمد جمیل اعوان پوٹھا، محمد فیاض اعوان میرا امجد علی، محمد اقبال اعوان ہیڑاں، ملک محمد اظہر اعوان ہیڑاں، حاجی یوسف اعوان بٹل۔ محمد عارف اعوان ہیڑاں، ملک خالد لطیف ہاتھی میرا، ملک نور السلام مونگن، عاصم صراف مانسہرہ، کیپٹن چن زیب ٹاؤن شپ، محمد ارشد اعوان خاکی، محمد سلیم اعوان شارکولی چھتر، محمد فیاض پلیسر، ریاض اعوان شوکت آباد، ریافت اعوان چھتر شوکت آباد، عبد القیوم اعوان پلیسر، محمد یوسف خان جابہ شوکت آباد، بابو محمد اشرف مہانڈری، عبد الماجد اعوان گاندھیاں، محمد بشیر اعوان چنئی، محمد نثار اعوان خوشحالہ، محمد نعیم اعون خوشحالہ، ملک عمران ہڑیالہ، شفقت اعوان مونگن مچھی پول، شجاع خان شیخل گڑھی، فاروق اعوان لبڑکوٹ، محمد فیاض دارا، ملک شفیع بیلہ مترائیاں، محمد ارشاد لساں ٹھکرال، ملک نسیم پانو، بابا محمد رفیق متھال، معروف اعوان اوگی، شمریز اعوان چکیاہ، محمد ظہیر اعوان منگلور، محمد منیر بہلگ بالا، ملک محمد عرفان ڈھانگری، طارق صراف، عاصم اعوان ناظم سٹی ون، حاجی ریاض اعوان میرا امجد علی، ملک یونس خاکی، قاری زعفران خاکی، قاری محمد صدیق خاکی، محمد نسیم بانڈہ گچھہ، رفیق اعوان بانڈہ گچھہ، شفیق اعوان جبڑ، سلیم اعوان منڈھ گچھہ، منظور احمد پنجول تریڈا، منیر اعوان پنجول تریڈا، مقصود پنجول تریڈا، عثمان اعوان ایڈوکیٹ چکیاہ، ماسٹر مشال اعوان سفیدہ، نمبردار ارشاد اعوان چکیاہ، روشن پلوئی سم، حاجی شاہجہان عطر شیشہ، پرویز اعوان چکیاہ، فدا صراف، قاری عبد الرشید دارہ، ایس ایچ او جاوید اعوان دارہ، انجینئر وحید افضل گولڑہ اعوان (نوکوٹ)، محمد رفیق گولڑہ اعوان ایڈووکیٹ، محمد شکیل اعوان صراف، ماسٹر صدیق اعوان منڈہ گچھہ، ملک فدا اعوان، اظہر اعوان، محمد اقبال اعوان، حق نواز اعوان، سلیم اعوان، ندیم اعوان، محمد ریاض اعوان، محمد نواز اعوان، محمد وحید اعوان، محمد اسلم اعوان، محمد شاہنواز اعوان، محمد سجاد اعوان، ملک ارشد اعوان، ملک جاوید اعوان SHO۔

کھیا آل قطب شاہی علوی اعوان شہلیہ (گدی نشین سجاول شریف) مانسہرہ از اولاد حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں کے مطابق سردار خان کے دو فرزند قمر علی خان و حسین خان تھے قمر علی خان کے فرزند محمد خان تھے ان کے تین فرزند شیر زمان خان، میر زمان خان و جمال خان تھے۔ شیر زمان خان کے چھ فرزند محمد امین خان (لاولد)، میر عالم خان، شریف خان (لاولد)، احمد خان، عباس خان و قلندر خان تھے۔ میر عالم خان کے فرزند حاجی امیر خان ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ تھے ان کے دو فرزند عبد العزیز خان و عزیز محمد خان تھے ان دونوں بھائیوں نے حضرت بابا سجاول علوی قادری کے مزار کے لئے اپنی اراضی وقف کی تھی۔ عبد العزیز خان کے فرزند محمد نسیم خان ہیں ان کے تین فرزند اظہر خان، مظہر خان و زبیر خان ہیں عزیز محمد خان کے دو گلزار احمد خان و نصیر احمد خان ہیں گلزار احمد خان گدی نشین دربار عالیہ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ ہیں آپ کے تین فرزند اعظم گلزار خان (سینئر نائب صدر تنظیم الاعوان ضلع مانسہرہ)، خضر خان و عاصم خان ہیں نصیر احمد کے تین فرزند عبد القادر خان، شیر افگن و مبشر خان ہیں۔ احمد خان کے دو فرزند محمد عمر خان و محمد ایوب خان تھے محمد عمر خان کے دو فرزند محمد اشرف خان و فدا محمد خان تھے محمد اشرف خان کے دو فرزند راشد خان و کاشف خان ہیں فدا محمد خان کے تین فرزند

شاد محمد، محمد آصف خان (سابق ناظم یونین کونسل جلو) و ظہیر خان ہیں۔ شجرہ نسب گلزار احمد خان اعوان گدی نشین دربار عالیہ سجاول شریف بن عزیز محمد بن محمد امیر بن میر عالم بن شیر زمان بن محمد خان بن قمر علی بن سردار خان بن پہی خان بن یاسین (پالس) بن جس خان (حسن) بن بگاہ خان بن چن خان بن حسین خان بن دین خان بن دلیر خان (دہر) بن کھیا بابا بن انب خان بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ۔

بن کوٹ اوگی مانسہرہ:

تاریخ علوی اعوان و حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں کے مطابق حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی 15 ویں پشت میں محمد دین، عبد العزیز، نور الرحمٰن، محمد حبیب، محمد شریف و عبد الطیف پسران سبز علی بن سید نور بن برکات بن بابا ناصر بن سرانداز بن فتح محمد بن میانداد بن خیر بن شکرم بن پینیدا بن داؤد بن درویش بن بابا نور خان بن عبد اللہ عرف کہانی بابا بن بابا شادو (بابا شادم) بن حضرت بابا سجاولؒ ہوئے۔ محمد دین کے فرزند کالو خان ہوئے ان کے چار فرزند نور محمد، میر محمد، مقدر خان و محمد عارف ہوئے نور محمد کے تین فرزند محمد مدثر، محمد مبشر و مزمل احمد ہیں میر محمد کے فرزند جواد میر ہیں عبد العزیز کے فرزند عطاء الرحمٰن ہیں محمد شریف کے تین فرزند جمعہ الرحمٰن، رحمت خان و آفتاب احمد ہیں جمعہ الرحمٰن ڈائریکٹر پی ڈی اے پشاور کے دو فرزند صلاع الدین (بی ایس سی الیکٹرونکس انجینئر) و احتشام الحق ہیں رحمت خان کے تین فرزند مہتاب احمد (DAE)، شہاب احمد و زین العابدین ہیں محمد شریف کے فرزند آفتاب احمد (بی ایس سی الیکٹریکلا نجینئر) ہیں عبد الطیف ایم اے ایم ایڈ ریٹائرڈ پرنسپل کے فرزند محمد ادریس ایم ایس سی جیالوجی امریکن آئل کمپنی میں جیالوجسٹ ہیں ان کے فرزند محمد معظم ہیں۔

نور الرحمٰن اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان تحصیل اوگی کے چیف کوآرڈینٹر ہیں آپ نے ''اعوان قبیلہ'' کے شجرہ جات پر مشتمل دو جلدیں تالیف کی ہیں اعلا اوصاف کے مالک ہیں خدمت خلق کا بھرپور جذبہ رکھتے ہیں آپ کے تین فرزند عنایت الرحمٰن، انیس الرحمٰن (بی بی اے آنرز) و ضیاء الرحمٰن (بی ایس سی انجینئر الیکٹرونکس) ہیں عنایت الرحمٰن (ایم ایس سی جیالوجی ملازم امریکن آئل کمپنی) کے فرزند عاصم ہیں محمد حبیب (ایم ایس سی جیالوجی، ریٹائرڈ جیالوجسٹ امریکن آئل کمپنی) بھی نیک سیرت، خدمت خلق کا عملی جذبہ رکھتے ہیں آپ کے دو فرزند وقاص احمد و اسد علی ہیں غلام علی کے دو فرزند غلام جان و عبد اللہ جان ہوئے غلام جان کے فرزند وزیر الرحمٰن ہیں ان کے فرزند ذیشان ایم اے پرائمری ٹیچر ہیں عبد اللہ جان کے تین فرزند قدر الزمان، محمد عمران و نعیم الرحمٰن (ایم ایس سی کمپیوٹر) ہیں قدر الزمان ریٹائرڈ چیف ورانٹ آفیسر پاکستان ائرفورس کے فرزند فہیم و کامران (بی ایس سی انجنیئر نگ الیکٹرونکس) ہیں محمد عمران ایس ای ٹی بی۔ 17 کے تین فرزند محمد عثمان، محمد اسد و محمد قاسم ہیں نعیم الرحمٰن (ایم ایس سی کمپیوٹر) کے دو فرزند محمد آیان و محمد ہشام ہیں۔ برکات کے فرزند دوم حبیب اللہ کے تین فرزند سائیں عبید اللہ، حیات اللہ و خلیل الرحمٰن تھے سائیں عبید اللہ کے دو فرزند نذیر احمد (لاولد) و بشیر احمد ہوئے بشیر احمد کے چار فرزند محمد زاہد، تنویر احمد، محمد وقاص و محمد کاشف ہیں محمد زاہد کے فرزند آذان ہیں تنویر احمد کے فرزند مکرم ہیں محمد وقاص کے فرزند عبد الاحد ہیں۔

منگلور: محمد ساجد منگلوروی (چیف کوآرڈینٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان منگلور مانسہرہ) بن سید عالم بن محمد حیات بن غلام علی بن فیض علی بن قیام دین بن ملاں مستقیم بن ملاں مصری بن ابراہیم خان بن کالا خان بن اسماعیل خان بن نورسہ خان بن عبد اللہ المعروف ٹھوڈا بابا بن لودہ بابا بن ریشم خان بن بابا طوغان بن عبد اللہ عرف کہانی بابا بن بابا شادم خانؒ۔

تحصیل بالاکوٹ

عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ساتویں پشت میں قطب حیدر شاہ غازی بن عطا اللہ غازی گزرے ہیں۔قطب حیدر شاہ غازی علوی کے فرزند مزمل علی کلگان تھے جن کی بیسویں پشت میں پنوں خان اعوان معروف شخصیت گزرے ہیں۔ پنوں خان کی زیادہ تر اولاد اعوان پٹی میں آباد ہے وپنوآل قطب شاہی علوی اعوان مشہور ہے آپ کے تین فرزند فتح محمد خان، گل محمد خان ونور محمد خان تھے فتح محمد خان تین فرزند فقیر علی، نیاز علی وعلی بہادر تھے علی بہادر کے تین فرزند احمد علی، گوہر علی وفضل دین تھے احمد علی کے پانچ فرزند سید ولی، میر ولی، قمر علی، محمد گل ومحمد علی تھے۔ میر ولی کے دوفرزند محمد نواب وغلام علی تھے محمد نواب کے تین فرزند محمد تراب، محمد خطاب وخانیز مان ہوئے محمد تراب کے دوفرزند محمد ریاض ومحمد ارشد ہیں محمد ریاض کے دوفرزند محمد شاہد ومحمد طاہر ہیں۔محمد خطاب کے چھ فرزند محمد ایوب (لاولد)، عبدالروف، تاج محمد، ماسٹر اصغر علی، محمد شریف وعبدالجلیل ہیں عبدالروف کے تین فرزند اکبر علی، محمد فیاض وعامر علی ہیں۔محمد فیاض کے دوفرزند نعمان علی وعثمان علی ہیں عامر علی کے فرزند بلال علی ہیں تاج محمد کے تین فرزند نیاز محمد، محمد نعیم ورضا محمد ہیں ماسٹر اصغر علی کے دوفرزند ماسٹر اویس علی وجنید علی ہیں ماسٹر اویس علی کے دوفرزند عیسیٰ اصغر علی ومحمد عمیس علی ہیں جنید علی کے دوفرزند اربان اصغر علی وابراہیم اصغر علی ہیں محمد شریف کے چار فرزند عادل شہزاد، امجد فردوس، حاجی مظہر حسین وحاجی ظفر علی ہیں عادل شہزاد کے فرزند حمزہ علی ہیں حاجی مظہر حسین کے دوفرزند عمر ثانی وضیام علی ہیں حاجی ظفر علی کے فرزند عبدالواسع ہیں خانیز مان کے فرزمد جعفر حسین ہیں ان کے تین فرزند عمیر علی، حماد علی ومراد علی ہیں۔

قمر علی خان اعوان: آپ بالاکوٹ وگردونواح کی معروف سیاسی وسماجی شخصیت کے مالک تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں خداداد صلاحیتوں سے نوازہ تھا ہر مکتبہ فکر سے آپ کا رابطہ تھا وسب ہی آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے بے سہارا وغریبوں کے ہمدرد تھے وتمام تر اختلافی امور کو احسن طریقہ سے انجام دیتے تھے جس کی وجہ سے آپ بالاکوٹ وگردونواح میں معتبر جانے جاتے تھے آپ کے چھ فرزند محمد حسین (لاولد)، محمد زمان، غلام سرور، غلام قاسم، میر حسین وشاہ حسین ہیں۔محمد زمان کے تین فرزند حاجی ولی الرحمٰن، حاجی رستم خان وحاجی سائیں خان اعوان ہیں ولی الرحمٰن کے تین فرزند معظم علی، زرغام علی وامیر علی ہیں۔حاجی رستم خان دوفرزند نزاکت علی ولیاقت علی ہیں نزکت علی کے فرزند زید علی ہیں لیاقت علی کے فرزند رومان علی ہیں حاجی سائیں خان اعوان سابق جنرل کونسلر کے چار فرزند محمد صدیق، شفقت حسین، ملک محمد اعظم، حاجی منصف حسین اعوان ہیں محمد صدیق کے تین افنان صدیق، ثوبان صدیق ونعمان صدیق ہیں شفقت حسین کے فرزند محمد آمین ہیں محمد اعظم کے تین فرزند قمر علی، ابوبکر علی وعلی شیر ہیں حاجی منصف حسین اعوان سابق جنرل کونسلر وسابق امیدوار صوبائی اسمبلی بالاکوٹ کے فرزند ذکریا منصف ہیں۔

غلام سرور بن قمر علی خان اعوان کے چھ فرزند نثار احمد، لعل حسین، میاں داد حسین، عبدالرشید، گوہرامان ومحمد فرید ہیں نثار احمد اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان بالاکوٹ کے چیف کوآرڈینٹر ہیں شجرہ ہذا آپ ہی نے شب وروز کی کوششوں سے ترتیب دیا ہے قابل ذکر شخصیت ہیں آپ کے دوفرزند محمد اویس و

سعید احمد وچار دختران ثمینہ نثار، ثوبیہ نثار، رابیہ نثار وفیضہ نثار ہیں۔حضرت بابا سجاول علوی قادری تاریخ کے آئینے میں آپ کا شجرہ نسب یوں درج ہے:۔''نثار احمد اعوان بن غلام سرور بن قمر علی بن احمد علی بن علی بہادر خان بن نیاز علی بن فقیر علی بن فتح محمد بن پنوں خان بن خدابخش بن خدر (خضر) بن محمد خان بن گوگڑ بن پیارا بن باز بن پھولا بن شہد بن مل بن جیا بن دودا بن سدس بن ماچھ بن موسیٰ بن حسن بن جنت (چشت) بن پاؤ بن کھلو بن کرم علی بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی''

لعل حسین کے فرزند عدنان علی ہیں۔میاں داد کے فرزند ھشام علی ہیں۔عبدالرشید کے فرزند عثمان علی ہیں گوہرامان کے آٹھ فرزند احمد علی، عزیز احمد، قاری حماد احمد، جواد احمد، خضر محمود، عبدالستار، اسرار احمد ومحمد طیب ہیں عبدالستار کے فرزند سارم علی ہیں اسرار احمد کے فرزند ثوبان علی ہیں محمد فرید کے دو فرزند منیر احمد وسفیر احمد ہیں منیر احمد کے دو فرزند عبداللہ وسیف اللہ ہیں۔غلام قاسم کے پانچ فرزند محمد بشارت، الطاف حسین، محمد ادریس، محمد آصف وطارق حسین ہیں محمد بشارت کے پانچ فرزند صداقت حسین، محمد سہیل، محمد شعیب، مبارک حسین وصدام حسین ہیں صداقت حسین کے چار فرزند عامر علی، شجاعت علی، جواد علی وولید محمد ہیں الطاف حسین کے تین فرزند لقمان، اعجاز احمد ونیاز حسین ہیں اعجاز احمد کے دوفرزند سیف اللہ وزید اللہ ہیں نیاز حسین کے دوفرزند سلمان وابوبکر ہیں محمد ادریس کے دوفرزند بلال علی وانیس ہیں محمد آصف کے تین فرزند حذیفہ، ظہیر ویاسر حسین ہیں ظہیر کے تین فرزند اذان علی، ظہوار علی ومہر علی ہیں طارق حسین کے دوفرزند اعزاز علی وانیس محمود ہیں۔میر حسین کے پانچ فرزند مشتاق حسین، امتیاز حسین، مختیار حسین وخالد حسین ہیں مشتاق حسین کے تین فرزند اشفاق حسین، وقار حسین ووقاص حسین ہیں وقار حسین کے دوفرزند طلحہ حسین وخظلہ ہیں امیتاز حسین کے دوفرزند عمیر علی ومعصب علی ہیں مختیار حسین کے تین فرزند عبدالسلام، سعد علی وفہد علی ہیں محمد نواز کے دوفرزند سمیع اللہ وابراہیم ہیں خالد حسین کے دوفرزند عبید علی وامیر معاویہ ہیں۔شاہ حسین کے سات فرزند دلدار حسین، مبشر حسین، ملک محمد، ضیاالرحمٰن، جابر حسین، ضیاالحق ومحمد اجمل ہیں مبشر حسین کے فرزند موہن علی ہیں ملک محمد کے فرزند حسین علی ہیں ضیاالرحمٰن کے دو فرزند حسین علی وحسنین علی ہیں ضیاالحق کے فرزند سمیع الحق ہیں

محمد گل اعوان کے چار فرزند محمد جان، غلام حسین، غلام محمد وعبداللہ جان (لاولد) ہوئے محمد جان کے پانچ فرزند مولوی محمد رفیق، محمد شبیر، ماسٹر محمد اسلم، حاحاجی ونگزیب ومحمد اکرم ہیں محمد شبیر کے چار فرزند محمد وقاص، محمد عباس، جواد احمد وفرہان علی ہیں ماسٹر محمد اسلم کے دوفرزند حذیفہ رحمٰن وعبدالوہاب ہیں حاجی ونگزیب کے فرزند بلال ہیں محمد اکرم کے دوفرزند سعد علی ومعاویہ ہیں غلام حسین کے چار فرزند حاجی محمد بشیر، حاجی محمد نسیم، یاسر علی ومحمد عارف ہیں حاجی بشیر جنرل کونسلر کے تین فرزند سجاد علی، سجاول وبلاول علی ہیں سجاد علی کے دوفرزند محمد زین وخضر حیات ہیں حاجی محمد نسیم کے دوفرزند ذوالقرنین وحسنین نسیم ہیں یاسر علی کے فرزند ابراہیم ہیں۔غلام محمد کے تین فرزند حاجی محمد شوکت، حاجی محمد اقبال وحاجی امجد علی ہیں حاجی محمد شوکت کے تین فرزند امیر حمزہ علی اعوان (صدر تنظیم الاعوان یوتھ بالاکوٹ)، عمیر احمد وزبیر احمد ہیں زبیر احمد یوتھ کونسلر کے دوفرزند عاشر علی وابوبکر علی ہیں محمد اقبال کے چار فرزند عثمان اقبال، عمر اقبال، تیمور اقبال وحاجی محمود اقبال ہیں تیمور اقبال کے فرزند اذان علی ہیں حاجی امجد علی کے چار فرزند کاشان علی، حسام علی،

عبید علی ومحمد ذکی ہیں۔محمد علی خان اعوان کے چار فرزند گلاب خان، غلام جیلانی، شاہ زمان وعبدالرحمٰن ہوئے گلاب خان کے عبدالرزاق ہیں غلام جیلانی کے تین فرزند حاجی غلام ربانی، حاجی لیاقت علی وصفدر علی ہیں حاجی غلام ربانی کے دو فرزند سیف اللہ وسمیع اللہ ہیں لیاقت علی کے دوفرزند دانیال وراحت علی ہیں صفدر حسین کے فرزند ابرہیم علی ہیں شاہ زمان کے تین فرزند خان محمد، محمد اسلم ومحمد اکرم ہیں خان محمد کے دوفرزند خوخان وسجاول خان ہیں محمد اسلم کے صدام حسین ہیں محمد اسلم کے تین فرزند صدام حسین، زرداد علی وخالد حسین ہیں محدا کرم کے تین فرزند محمد شوکت، محمد سلطان ومحمد اکمل ہیں محمد شویت کے دوفرزند صیام شوکت وارخم شوکت ہیں عبدالرحمٰن کے دوفرزند عالم زیب وعمر زیب ہیں عالم زیب کے عبدالماجد ہیں عمر زیب کے دوفرزند عمیر علی وزید علی ہیں۔علاوہ ازیں بالاکوٹ میں منظور حسین اعوان پرائیویٹ سیکرٹری سول سیکرٹریٹ مظفرآباد وحاجی نور حسین اعوان سابق ناظم بالاکوٹ، صدر تنظیم الاعوان بالاکوٹ وصدر آل ٹریڈرز بالاکوٹ عبدالقدوس اعوان وائس چیئرمین تنظیم الاعوان ضلع مانسہرہ بھی قابل ذکر ہیں۔

موضع متھال تحصیل وضلع مانسہرہ:

شجرہ نسب مرسلہ محمد عظیم ناشاد چیف آرگنائزر کے مطابق حضرت بابا شادم (جدامجد شادوآل) کے دوفرزند حمیداللہ عرف بڈھابابا (اولاد سنگولہ پونچھ وغیرہ) وعبداللہ عرف کہانی بابا (اولاد ہزارہ) تھے۔کہانی بابا کی پانچویں پشت میں جہانداد خان، دولت خان وشیر خان پسران ملوک خان بن گکڑ بن دین محمد بن بابا عین بن عبداللہ عرف کہانی بابا تھے۔جہانداد خان کی پانچویں پشت میں مہر دین خان ونادر خان پسرن سراج دین بن سالت خان بن حسین (عسیس) بن خوشحال خان بن جہانداد خان تھے۔مہر دین خان سات فرزند غلام دین، فضل دین، نصر علی، خیراللہ، برکت اللہ، مہند علی وملیہ خان تھے۔فضل دین کے محمد یعقوب ہوئے ان کے فرزند محمد صابر اعوان پرائیویٹ سیکرٹری گریڈ بی۔19 ریٹائرڈ ہوئے ہیں شجرہ ہذا آپ ہی کی کاوش ہے۔

تحقیق الانساب جلد دوم صفحہ 123 محترم صدیق اعوان صدر تنظیم الاعوان سندھ کا مختصر احوال درج ہے آپ نے مزید اندارج کرتے ہوئے شجرہ نسب ارسال فرمایا۔مہند علی کے تین فرزند محمد اکرم، علی گوہر و عبدالجبار ہوئے۔محمد اکرم کے تین فرزند روشن علی، محمد صدیق اعوان وانور سلطان ہیں۔روشن علی کے چار فرزند ارشاد، اسد، عمران ونعمان ہیں۔محمد صدیق اعوان، صدر تنظیم الاعوان سندھ قابل ذکر شخصیت ہیں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے لیے آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں آپ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، خیابان شمشیر کراچی میں رہائش پذیر ہیں شجرہ ہذا آپ ہی کی کوششوں کا ثمر ہے آپ کے دوفرزند عدنان وفیضان ہیں۔انور سلطان کے دوفرزند سہیل وفہیم ہیں۔علی گوہر کے فرزند ولی داد ہوئے ان کے فرزند جاوید واخلاص ہیں۔عبدالجبار کے تین فرزند ذوالفقار، نثار وخالد ہیں۔ملیہ خان کے تین فرزند فقیر محمد، قلندر وکالا ہوئے فقیر محمد کے دوفرزند جان محمد وغلام جان تھے جان محمد کے تین فرزند خالد، زیور داد وسلیم ہیں غلام جان کے دوفرزند صابر وساجد ہیں قلندر کے دوفرزند دوست محمد ودلاور ہیں۔

شجرہ نسب: محمد صدیق اعوان (صدر تنظیم الاعوان سندھ) بن محمد اکرم بن مہند علی بن مہر دین خان بن سراج دین بن سالت خان بن حسین (عسیس) بن خوشحال خان بن جہانداد خان بن ملوک بن گکڑ بن دین محمد بن عین بابا بن عبداللہ عرف کہانی بابا بن حضرت بابا شادم خان بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

ملوک کے فرزند دولت خان تھے جن کی چوتھی پشت میں مرید وشمس پسران شاہ کلی بابا بن عنایت بن بیرو

تھے مرید کے فرزند جیون بابا تھے ان کے چھ فرزند امیر، متولی، حبیب، بہادر، راج ولی ونور محمد تھے امیر کی تیسری پشت میں محمد عالم ومیر عالم پسران رحمت اللہ بن امان اللہ تھے محمد عالم کے فرزند ملک میر محمد وصغیر محمد ہیں ملک میر محمد اعوان ''اعوان نیوز ایجنسی'' ایبٹ آباد کے مالک ہیں آپ کے چار فرزند محمد طارق، محمد عارف، آصف محمود وناصر ہیں محمد عارف کے فرزند آیان ہیں آصف محمود اعوان بھی صحافت سے منسلک ہیں ان کے فرزند ابوبکر آصف ہیں۔صغیر محمد کے فرزند عابد علی وعامر علی وغیرہ ہیں۔میر عالم کے فرزند خدابخش ہیں۔متولی کے تین فرزند نواب، جہانداد وگلاب ہوئے نواب کے فرزند نذیر ہیں نذیر کے چار فرزند شبیر، عارف، بشیر وطارق ہیں گلاب کے فرزند چار فرزند وزیر، نصیر، منیر وتنویر ہیں۔حبیب کے چار فرزند محمد حسن، شیر زمان، محمد جی وغلام حسین ہوئے محمد جی کے تین فرزند سمندر، محمد اکبر ومحمد عرفان ہیں سمندر کے دوفرزند شیر محمد وگل محمد ہیں محمد اکبر کے فرزند روشن دین ہیں محمد عرفان کے فرزند فرید ہیں ان کے تین فرزند سلیم، جمیل ورشید ہیں غلام حسین کے فرزند سرور ہیں ان کے تین فرزند یار محمد، ریاض ونصرت ہیں۔بہادر کے دوفرزند بوستان وخانیز مان ہوئے بوستان کے فرزند الف دین تھے ان کے فرزند فقیر محمد ہیں خانیز مان کے فرزند خواص ہوئے ان کے پانچ فرزند سلطان محمد جان محمد، احمد دین ومحبت ہیں۔راجولی کے دو فرزند میر زمان ومہد علی تھے میر زمان کے دوفرزند خدابخش ومحمد زمان ہوئے خدابخش کے پانچ فرزند تاج محمد، شفیق، نوید، رفیق وحنیف ہیں محمد زمان کے چار فرزند منور، سنور، محفوظ وموں ہیں مہد علی کے فرزند زمان علی ہوئے ان کے تین فرزند زرین محمد، شبیر وظہیر ہیں۔نور محمد کے فرزند سبز علی تھے ان کے فرزند میر عالم تھے ان کے چار فرزند دوست محمد، نواب، محمد زمان وسید عالم ہوئے دوست محمد کے فرزند علی گوہر تھے ان کے فرزند نذیر ہیں ان کے فرزند جمیل ہیں نواب کے فرزند اسلم، منصب، ایوب ورشید ہیں۔محمد زمان کے پانچ فرزند سرور، اشرف، صادق، رفیق واورنگزیب ہیں سید عالم کے تین فرزند ولی محمد، تاج محمد وگلاب ہیں ولی محمد کے تین فرزند علی محمد، فیاض ونثار ہیں تاج محمد کے گیارہ فرزند ارشاد، ممتاز، شہزاد، خواداد، شیراز، گلستان، مسکین، شاہزیب، چن زیب، اختر زیب ومطلوب ہیں۔شمس کے فرزند علیم تھے ان کے پانچ فرزند قاسم، خیراللہ، قالو، رحمت اللہ واعظم تھے قاسم کے فرزند رحمت اللہ تھے ان کے چار فرزند امیر، سمندر، خیر علی واکبر علی ہیں امیر کے دوفرزند یعقوب وسائیں ہیں یعقوب کے چار فرزند رفیق، شفیق، نثار ومثال ہیں سمندر کے فرزند کریم داد ہیں ان کے پانچ فرزند شبیر، نیاز، آصف، خالد وحنیف ہیں خیر علی کے فرزند شیر زمان ہیں ان کے فرزند حاذق ہیں خیراللہ کے فرزند احمد علی ورحمت اللہ تھے رحمت اللہ کے فرزند عبدالجبار ہیں قالو کے فرزند احمد علی تھے ان کے دوفرزند فضل داد ومیر داد ہوئے میر داد کے تین فرزند یوسف، شیرا وجاوید ہیں اعظم کے دوفرزند میر عالم ومیر زمان تھے میر زمان کے چار فرزند گل زمان، محمد زمان، خانیز مان وشیر زمان ہوئے گل زمان کے تین فرزند زرداد، میاں داد وغلام ربانی ہیں زرداد کے تین فرزند مقبول، اعجاز وافتخار ہیں غلام ربانی کے فرزند طاہر ہیں خانیز مان کے چھ فرزند مسکین، صابر، محمد علی، بشیر، معظم ورشید ہیں شیر زمان کے پانچ فرزند صوبہ، شیر محمد، نذیر، الیاس وسلیم ہوئے صوبہ کے تین فرزند شکیل، ظہیر، سلطان ووحید ہیں شیر محمد کے تین فرزند آصف، راشد وساجد ہیں نذیر کے دوفرزند بلال وفہد ہیں الیاس کے فیصل وزاہد ہیں۔شیر خان کے پوتے رحمت اللہ بن باز کی اولاد چراٹھی لوئر تناول میں آباد ہے۔

حافظان سیری ملوال: حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے فرزند بابا نیل تھے ان کی اولاد سے حافظ برخوردار معروف عالم دین گزرے ہیں ان کی چھٹی پشت میں محمد رشید علوی، عبدالوحید علوی، عبدالشکور علوی، عبدالعزیز علوی وسرفراز علوی پسران محمد یعقوب علوی بن عبدالکریم علوی بن حیات گل بن حافظ محمد صغیر بن حافظ سید نور ہیں۔محمد رشید علوی

چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان لاہور قابل ذکر شخصیت ہیں آپ نے 2013ء میں حافظان سیری ملوال (ہزارہ ڈویژن) تالیف کی آپ کے پانچ فرزند عامر رشید علوی، عارف رشید علوی، عادل رشید علوی، زاہد رشید علوی و شاہد رشید علوی ہیں۔عبدالوحید علوی کے دو فرزند حذیفہ علوی و جنید علوی ہیں عبدالشکور علوی کے دو فرزند زوہیب علوی و نایاب علوی ہیں سرفراز علوی کے فرزند عمر علوی ہیں۔

موربفہ مانسہرہ:

باباشادم کی اولاد سے نورمحمد اعوان تھے ان کے تین فرزند حبیب اللہ، امان اللہ وامیر اللہ تھے۔امان اللہ کے فرزند عبیداللہ عرف بیداللہ تھے ان کے دوفرزند نورعالم و ناصر علی ہوئے۔نورعالم کے دوفرزند پروفیسر ڈاکٹر محمد داؤد اعوان و محمد صدیق ایڈووکیٹ۔پروفیسر میریٹوریس ڈاکٹر محمد داؤد اعوان (سلام ٹیچر ایوارڈ، حکومت پاکستان)، وائس چانسلر (ایکٹنگ) علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی 2006ء-2009ء وائس چانسلر ہزارہ یونیورسٹی 2002ء-2006 اور وائس چانسلر پریسٹن یونیورسٹی کوہاٹ (موجودہ 2002ء) ڈاکٹر صاحب کے تین فرزند محمد حنیف، محمد معید و محمد مغیث ہیں۔محمد معید کے فرزند عبدالہادی ہیں۔محمد صدیق ایڈووکیٹ کے دوفرزند محمد فیضان و محمد نعمان ہیں،۔ناصر علی کے فرزند صفدر علی ہیں۔

خوشحالہ مانسہرہ:

قطب شاہی علوی اعوان پٹیال شاخ سے سید عالم خان بن محمد عالم خان ایبٹ آباد سے خوشحالہ میں آباد ہوئے ان کے فرزند ڈاکٹر میر داد خان خوشحالہ سے کراچی منتقل ہوئے آپ کے پانچ فرزند طارق محمود اعوان، شاہد محمود اعوان، زاہد محمود اعوان، راشد محمود اعوان وارشد محمود اعوان اور پانچ بیٹیاں ہیں۔طارق محمود اعوان پاکستان ریفائنری میں ٹرانسپورٹر رہے، شاہد محمود اعوان نے جاپان میں اعوان انٹرنیشنل کمپنی قائم کی، زاہد محمود اعوان، جاپان میں قیام پذیر رہے اور اپنے والد صاحب کے نام پر ایم ڈی کے کارپوریشن قائم کی جواب ایم ڈی کے گروپ آف کمپنیز کے نام سے قائم ہیں آپ اس کے صدر ہیں، انجینئر راشد محمود اعوان قابل ذکر شخصیت ہیں آپ ایم ڈی کے کارپوریش کے CEO ہیں۔ارشد محمود اعوان MDK کے مینجنگ ڈائریکٹر ہیں۔

ہری پور:

اس ضلع کے چیف آرگنائزر میں محمد یونس اعوان، گلزار خان قابل ذکر ہیں۔اسی ضلع سے تعلق رکھنے والے مولانا محمد ذیشان اعوان قادری رضوی (چیف آرگنائزر) بن عبدالسلام قادری رضوی بن ایام خان اعوان چشتی بن شیر علی چشتی بن مولی علی پت چشتی بن نتھو قابل ذکر ہیں۔آپ کے اجداد مہاجرین تربیلہ گاؤں جھاڑ موجودہ تربیلہ آباد کالونی احاطہ عثمان کھٹڑ حال مقیم سیکٹر۔بی، ہجرت کالونی امام احمد رضا خان روڈ کراچی۔تمام خاندان بزرگوں کے معتقد ہیں اور تمام آباواجداد سلسلہ قادریہ چشتیہ کے مریدین رہے اور میرے شریف والے بزرگوں رہے ہیں جب کہ چھوہر شریف کے بزرگوں سے بھی تعلق رہا۔اکبر ملنگ اور سرور ملنگ جو اس شجرے میں درج شیر علی کے حقیقی بھتیجے ہیں۔تربیلہ جھاڑ میں مشہور و معروف بزرگ رہے جو کہ تمام بزرگوں کے لنگر خانوں میں اپنے اعوان برادری اور اپنے گھر سے لنگر کا راشن بھیجا کرتے تھے۔چھوہر شریف ہری پور دارلعلوم رحمانیہ۔

ضلع صوابی:

تاریخ علوی اعوان و مختصر تاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹری میں صوابی میں آباد قطب شاہی اعوانوں کا تذکرہ کیا جا چکا ہے۔شجرہ نسب مرسلہ حیدر زمان اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع صوابی ساکن محلّہ سوگندے اعوان، ڈاک خانہ کوٹھا، تحصیل ٹوپی کے مطابق حضرت بابا سجاول علوی قادری کی بارہویں پشت میں محمد اشرف و شاہ شرف پسران امیر اللہ بن اعظم بن نجف بن محمد بن دلیل بن میاں جی بن حاجی قاسم بابا بن اخون صالح محمد بن آمیر محمد بن عبداللہ بن شادم خان تھے۔محمد اشرف کے چھ فرزند شیر رحمٰن، حیدر زمان، حبیب الرحمٰن، عبدالسلام و بدرالزمان ہیں۔حیدر زمان کے تین فرزند شاہ زمان، لیاقت زمان و قمر زمان ہیں شاہ زمان کے تین فرزند محمد معاذ، محمد معاویہ و محمد ابراہیم ہیں حبیب الرحمٰن کے پانچ فرزند علی الرحمٰن، عابد الرحمٰن، عنایت الرحمٰن، زبید الرحمٰن و عباد الرحمٰن ہیں علی الرحمٰن کے دو فرزند عزیز خان و حذیفہ ہیں۔علی زمان کے تین فرزند عارف زمان، حسیب خان و نعیم خان ہیں بدالرزمان کے دو فرزند شوکت خان و شاکر اللہ ہیں۔شاہ شرف کے فرزند شیر زمان ہیں ان کے تین فرزند عبدالرحمٰن، خان بہادر و شیر امان ہیں عبدالرحمٰن کے تین فرزند سیف الرحمٰن، سلیمان و سفیان ہیں شیر امان کے فرزند بلال ہیں۔

ضلع بنوں: بنوں میں اعوان آباد ہیں اور حنیف اللہ اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان قابل ذکر ہیں۔

ضلع چارسدہ:

گاؤں اتمان زئی تحصیل و ضلع چارسدہ میں آباد قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی قوم کا غذات مال میں آوان درج ہے و عام بول چال میں اعوان زئی کہلاتے ہیں۔فتح اللہ کے فرزند حکیم اللہ تھے ان کے دو فرزند رفیع اللہ و شفیع اللہ ہوئے رفیع اللہ کے فرزند خان حیلہ ہیں شفیع اللہ کے تین فرزند فقیر (لاولد)، یوسف علی و فضل واحد ہوئے یوسف علی کے پانچ فرزند فیاض علی، فلک نیاز، ریاض علی، محمد یاسین و مرسلین ہیں فضل واحد کے دو فرزند فضل خالق و فضل مالک ہیں۔(بحوالہ محمد یاسین اعوان زئی)

ضلع کوہاٹ: مختصر تاریخ علوی و تاریخ علوی اعوان کے مطابق کوہاٹ میں اعوان تیسرا بڑا قبیلہ ہے۔کوہاٹ کے مختلف علاقوں میں اعوان آباد ہیں ان میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف کوآرڈینیٹر رشید احمد اعوان قابل ذکر شخصیت ہیں۔

ضلع مردان:

تاریخ علوی اعوان کے ص 666 کے مطابق مردان میں اعوان آبادیاں اکثریت میں نہیں تاہم مردان کے ہر قصبہ میں اعوانوں کے ایک دو گھرانے موجود ہیں۔ضلع مردان کے علاقوں میں اعوانوں کی اکا دکا آبادیاں موجود ہیں۔ضلع مردان میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف کوآرڈینیٹر معراج علی اعوان و عامر حسن اعوان چیف کوآرڈینیٹر قابل ذکر ہیں۔

ڈیرہ اسماعیل خان: محمد اشفاق اعوان (ٹیچر چاہیکاں) چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان ضلع ڈیرہ اسماعیل قابل ذکر ہیں۔

صوبہ سندھ:

کراچی: پاکستان و آزاد کشمیر کے مختلف علاقوں کے اعوان کراچی میں آباد ہیں مکمل احوال کے لیے تاریخ علوی اعوان و مختصر تاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹری کا مطالعہ کریں۔جناب محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان

پاکستان، ملک صدیق اعوان صدر تنظیم الاعوان سندھ ڈاکٹر محمد محفوظ علوی،، فیصل محمود علوی چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان صوبہ سندھ، ملک ظفر اعوان، محمد ابراہیم اعوان گارڈن کراچی، ماجد سلطان اعوان چیف آرگنائزر، سیاب احمد صدیقی اعوان چیف آرگنائزر، ظفر اقبال اعوان چیف کوآرڈینٹر ائر پورٹ، محمد وقار اعوان چیف کوآرڈینٹر پی ای سی ایچ، محمد یونس اعوان چیف کوآرڈینٹر کلفٹن کراچی، ڈاکٹر قاری محمد سلیمان سروبہ حیدرآباد، پروفیسر اسرار احمد علوی شکار پور، شیر اعوان کشمور، محمد یوسف اعوان نوشہرہ فیروز، ظہیر رفیق ڈھرکی، علم الدین گھوٹکی چیف کوآرڈینٹر قابل ذکر ہیں۔

شجرہ نسب مرسلہ از ڈاکٹر محفوظ علوی کے مطابق عون عرف قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے فرزند محمد آصف غازی تھے ان کے فرزند شاہ علی غازی تھے ان کے دو فرزند شاہ محمد غازی وشاہ احمد غازی تھے۔شاہ احمد غازی کی 34 ویں پشت میں منور علی، رستم علی، اکبر علی، انور علی و اصغر علی پسران امیر علی بن سید فجر علی بن نبی بخش بن مومن بن حبیب بن درگاہی بن فیروز بن سید خنجر بن سید علی بن غلام حسین بن نور علی بن شبیر علی بن عمر اللہ بن جعفر علی عرف غلام حسین بن سید جمال بن عبدالقادر بن کمک بر رحیم اللہ بن حسین مظہر اللہ بن نور محمد بن احمد عرف حجت اللہ بن سید قطب عرف محبوب بن محمود جمال الدین عاشق بن عمر جعفر اللہ بن سلطان سید کبیر عاشق بن ظہور بن علی اسلم قادر بن محمد غازی بن محمود غازی بن یوسف غازی بن داؤد غازی بن فجر اللہ بن سید شاہ احمد غازی تھے۔منور علی کے پانچ فرزند امداد علی، مظہر علی، معصوم علی، اظہر علی و ڈاکٹر محفوظ علوی ہیں۔

ڈاکٹر محفوظ علوی بن منور علوی بن امیر علی بن فجر علی بن نبی بخش بن سید مومن بن سید حسیب بن سید درگاہی بن فیروز بن خنجر علی بن سید علی بن نور علی بن شبیر محمد علوی بن عمر اللہ بن جعفر علی عرف غلام حسین بن سید جمال بن عبدالقادر بن سید کمک بر رحم اللہ بن سید حسن نظیر اللہ بن نور محمد بن سید احمد عرف محبّ اللہ بن قطب عرف محبوب بن جمال الدین عاشق بن عمر جعفر اللہ بن سلطان سید کبیر احمد عاشق بن ظہور بن علی اسلم قادر بن محمد غازی بن محمد یوسف غازی بن داؤد غازی بن فجیر اللہ بن احمد غازی بن علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

فیصل محمود علوی چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان صوبہ سندھ:

حضرت قاہی علویؒ، حضرت ماہی علوی، حضرت رحمٰن علوی وحضرت احمد علوی پسران حضرت سماں علوی بن پہلوان علوی بن فتح علی علوی بن میر عرب بن گوہر علی ثانی بن سکھ علی بن زمان علی عرصدر الدین بن گوہر علی المعروف عبداللہ گولڑہؒ بن قطب حیدر علوی المعروف قطب شاہ قابل ذکر گزرے ہیں۔قاہی علوی کی تیسری پشت میں محمد حسین علوی، میر حسن علوی و نیاز احمد علوی (لاولد) پسران فقیر محمد علوی بن سندی علوی ہوئے۔محمد حسین علوی کے تین فرزند خالد محمود علوی، راشد محمود علوی و فیصل محمود علوی ہیں خالد محمود علوی کے فرزند شہباز خالد علوی و تین بیٹیاں ہیں راشد محمود علوی کی پانچ بیٹیاں ہیں۔ فیصل محمود علوی سینٹرل ایگزیکٹیو ممبر مرکزی ریسرچ کونسل رتحقیق الاعوان بک بورڈ و چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان صوبہ سندھ فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ کا خاندان قیام پاکستان کے وقت جالندھر سے کراچی آباد ہوا ماہر انساب و محقق ہیں۔آپ کے تین فرزند حمزہ محمود علوی، حیدر محمود علوی و فہد محمود علوی ہیں۔

صوبہ بلوچستان:

صوبہ بلوچستان میں بھی قطب شاہی علوی اعوان آباد ہیں۔شوکت علی اعوان وعبدالقیوم اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان قابل ذکر ہیں۔

آزاد کشمیر:

آزاد کشمیر کے دس اضلاع (1)۔ضلع باغ، (2) ضلع بھمبر، (3) ضلع پونچھ (4)، ضلع حویلی، (5) ضلع سدھنوتی، (6) ضلع کوٹلی، (7) ضلع مظفر آباد، (8) ضلع میر پور، (9) ضلع نیلم، (10) ضلع ہٹیاں بالا۔ان اضلاع میں چیف کوآرڈینٹرز اور کوآرڈینٹرز سینکڑوں میں ہیں چند ایک چیف کوآرڈینٹرز کے نام شامل کتاب ہیں۔

ضلع پونچھ آزاد کشمیر:

اس ضلع کے اہم سیاحتی مقامات میں تولی پیر، سیرنی ہل، بلاڑ پوٹھہ، ڈنہ نمبر 4، بنجوسہ جھیل، ہجیرہ و عباس پور قابل ذکر ہیں۔اس ضلع میں سدھن (سدوزئی)، گوجر، دولی، اعوان، سادات، قریشی، مغل، بھٹی، شیخ، گکھڑ، عباسی، کشمیری، نارمہ، ماگرے، جنجوعہ، بینس وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ضلع پونچھ کی چار تحصیلیں راولاکوٹ، تھوراڑ، ہجیرہ وعباس پور ہیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے سب سے زیادہ سرکل ضلع پونچھ میں ہیں۔اس ضلع میں اعوان قبیلہ کی غالب اکثریت مزمل علی کلگان وزمان علی کھوکھر کی اولاد سے ہے۔ضلع پونچھ میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے سینکڑوں کوآرڈینٹرز و چیف کوآرڈینٹرز ہیں۔چیف کوآرڈینٹرز میں قاضی محمد اقبال، صاحبزادہ مقبول احمد صدیقی، قاضی نیئر غنی، عبدالقیوم، اعجاز قمر، ملک محمد یونس، چوہدری محمد بشیر اعوان، محمد رزاق، حاجی اطوار، محمد افسر، محمد زرین ٹیچر، ماسٹر محمد بشیر، الحاج محمد سعید، پرنسپل محمد اقبال حسین، پروفیسر طفیل حسین علوی، ہیڈ ماسٹر محمد نسیم، ہیڈ ماسٹر حسن میر، ماسٹر محمد مشتاق، محمد فاروق، ماسٹر اسد نسیم، سیاب عالم علوی، صوبیدار محمد سرور، صوبیدار محمد افضل، قاری سلطان محمود، محمد پرویز المعروف زبیر احمد قادری، محمد سفیر، محمد سلیم علوی، حوالدار محمد صادق، ماشرف علی۔حمد اعظم، عبدالروف، انجینئر اسد صادق، خلیفہ محمد گلزار، ماسٹر محمد اشرف، محمد فاروق محمد افسر بی ڈی ممبر، ماجد سلطان، محمد سلیم ڈسٹرکٹ کونسلر، ڈاکٹر ایس اے اعوان، ملک اختر حسین، خادم حسین، پرنسپل رشید حسرت، ہیڈ ماسٹر منصور احمد، توصیف احمد، محمد اکرم، اعجاز یونس، محمد حنیف ایڈووکیٹ، نمبردار محمد یعقوب، منشی محمد شبیر، عبدالقدیر، عبدالرحمٰن، انسپکٹر محمد اختر، پرنسپل محمد ریاض، ائریا آفیسر محمد عارف، ہیڈ ماسٹر محمد حنیف، ماسٹر محمد نصیب، عبدالحفیظ، طارق جاوید، طارق خلیل، زین اکبر، محمد ادریس، ہیڈ ماسٹر محمد منصف، ہیڈ ماسٹر نذیر احمد۔کیپٹن سمندر خان، کلیم حسین، کوثر اقبال، جاوید اقبال، امتیاز ایوب، جمال مصطفیٰ نمبردار، نذیر احمد۔ہجیرہ: محمد سعید، قاضی عبدالروف، محمد خلیل۔

کوئیاں، دوتھان، گڑالہ، پکھر، متیالمیرہ، تراڑ، ڈھکی پندی، پتراٹہ وسرسیّداں وغیرہ: تحقیق الانساب جلد اوّل ص 265، 493 وجلد دوئم ص 367 کے مطابق مزمل علی کلگان کی اولاد سے ایک بزرگ جھاٹلہ خان گزرے ہیں ان کی اولاد جھاٹلہ مشہور ہے ان کی تیسری پشت میں منیر خان، پیر جھجھا، ہجر، کالا خان وہوت خان تھے۔منیر خان کی چوتھی پشت میں سید ملک خان تھے ان کی چوتھی پشت میں حمزہ خان ونواب خان پسران

جنگ خان گزرے ہیں۔نواب خان کے فرزند فتح خان تھے ان کے تین فرزند احمد خان (اولاد پونچھ و اوڑی)،غریب شاہ (اولاد ٹوپی وچکار) وحاکم شاہ (اولاد ٹوپی وچکار) درج ہیں۔احمد خان کی 5ویں پشت میں شریف خان ان کے تین فرزند حیات خان (اولاد چک ڈھمنی ،پکھر،کوئیاں ،دوتھان ،پیڑکوٹ گڑالہ وغیرہ)،فیض اللہ (اولاد تراڑ ،متیالمیرہ ،ڈھکی پنڈی وپتراٹہ) وامراللہ (اولاد سرسیّداں) تھے۔شریف خان کی پانچویں پشت میں فتح عالم بن میاں فضل بن نورولی بن جان محمد بن حیات خان تھے۔قابل ذکر شخصیات میں ملک شوکت حیات خان ڈائریکٹرسپورٹس آزاد کشمیر،قاضی فاروق محمود اعوان ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کوٹلی،قاضی صابر حسین ریٹائرڈ ایڈیشنل سیکرٹری سروسز،قاضی نذیر حسین ،قاضی کرامت حسین ،قاضی اقبال حسین ،ملک خضر حیات خان ،میجر گل محمد خان ،نیرّ غنی اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سعودی عرب ،قاضی رضوان ، قاضی عرفان ، قاضی نعمان ، قاضی نثار ، قاضی نیرّ غنی ،قاضی شاکرخان وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

کھڑک ،پڑاٹ ،پوٹھی ،ہورنہ میرا ،پتن شیر خان وگورہ پلندری وٹمی مظفرآباد وغیرہ :۔قطب حیدر شاہ کے فرزند زمان علی شاہ کھوکھر کے بیٹے وگیرہ تھے۔وگیرہ کی چودھویں پشت میں خدایار علوی معروف گزرے ہیں۔جن کے دوفرزند غلام محی الدین علوی وغلام رسول تھے۔غلام محی الدین کی اولاد خاندان حافظاں کے نام سے مشہور ہے و غلام رسول کی اولاد خاندان قاضیاں کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔غلام محی الدین کی بارہویں پشت میں حافظ ملوکؒ ایک بزرگ گزرے ہیں جو موضع ٹمی بھنہ مظفرآباد میں آباد ہوئے آپ کے نام کی شہرت کی وجہ سے آپ کی اولاد ملوک شاہی بھی کہلاتی ہے۔حافظ ملوکؒ کے فرزند حافظ باقرؒ بھی معروف گزرے ہیں۔شجرہ نسب کی تفصیل کے لئے تاریخ علوی اعوان وتحقیق الانساب جلداوّل ودوئم کا مطالعہ کریں)

چھہڑ ،راولاکوٹ ،کیاٹ: مزمل علی کلگان کی 19ویں پشت میں اس خاندان کے جداعلیٰ حاجی اللہ یار بن بلند بن نتھو بن حشمت بن وارث بن کمال بن مست بن مبارک بن امیر بن شاہ بیگ بن یمناں بن عبدالما لک عرف مالکن بن نعمان عرف نوئیں بن اقبال عرف ملک کول بن فیروزعرف پھرن بن داؤل بن چراغ بن عبدالجبار بن کرم علی کوٹلہ المعروف گھلی تھے۔حاجی اللہ یار خان کا وطن پنجاب میں اعوان کاری تھا۔اپنی بی بی سمیت حج کو گئے اور سات سال مکہ ومدینہ میں رہے۔وہاں دوفرزند پیدا ہوئے وہ وہیں انتقال کر گئے واپسی پر جب وطن آئے تو ایک ولڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمد شفیع رکھا گیا‘‘محمد شفیع کے دوفرزند محمد عظیم وسلطان محمد تھے۔محمد عظیم کے فرزند محمد زمان تھے جن کے تین بیٹے پیر بخش ،معصوم وروڈا گزرے ہیں ان کی اولاد چھہڑ راولاکوٹ وکیاٹ باغ وغیرہ میں آباد ہے ۔نمایاں شخصیات میں معروف صحافی اعجاز قمر اعوان ایڈیٹر روزنامہ دہرتی راولاکوٹ قابل ذکر ہیں۔

سنگولہ وبن بیک وغیرہ:

تاریخ علوی اعوان ایڈیشن 1999ء کے ص 684ص 711،تاریخ علوی اعوان ایڈیشن 2009ء ص695و736 کے مطابق مزمل علی کلگان کی ساتویں پشت میں حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ ان کے پانچ فرزند حضرت بابا شادم خانؒ، تاج گوہر (لاولد)، پال خان، انب خان (امب خان) ونیل خان تھے۔پال خان، انب خان ونیل خان کی اولاد ہزارہ وغیرہ میں آباد ہے جبکہ حضرت بابا شادم خان جو

آزاد کشمیر میں حضرت بابا سادم خان کے نام سے مشہور ہیں آپؒ کی اولاد ہزارہ میں شادوآل و آزاد کشمیر میں سادوآل مشہور ہے۔حضرت بابا شادم خانؒ کے دوفرزند عبداللہ عرف کہانی بابا وحمیداللہ عرف بڈھا بابا تھے۔ حمیداللہ عرف بڈھا بابا کے فرزند حضرت بابا بہرام خانؒ نے سنگولہ آباد کیا ان کا مزار مبارک چوڑ وٹ متصل سنگولہ ہے ان کے تین فرزند حضرت بابا محمد اسمعیل خانؒ (اولاد سنگولہ)،حضرت بابا جمالؒ (اولاد بن بیک جبوتہ) و حضرت بابا سیٹھ خانؒ (اولاد بارہ مولا ،اوڑی ،تھاجل، پاوڑی، چندوسہ مقبوضہ کشمیر وچھم گراں ونڑیولہ باغ)۔ بابا اسماعیل خانؒ کا مزار مبارک ناڑے شریف سنگولہ میں ہے ان کے تین فرزند بابا فیروز خان ، بابا حسو خان (حسوآل) وبابا ہست خان (ہست آل) تھے۔بابا فیروز خان کی اولاد سنگولہ کی سات ونڈوں میں آباد ہے وحسو بابا کی اولاد بنی میں وہست بابا کی اولاد بنی ،آگرہ ،کلس ،ومیرا ہجیر ہ وغیرہ میں آباد ہے۔بابا فیروز خان کے دو بیٹے گھراج خان (گوہر خان) ومعراج خان تھے ان سب کی قبریں ناڑے شریف بنی سنگولہ میں ہیں۔

سنگولہ سات وںڈوں بنی، دبن، چھمب ، ہیمہ ناڑی، آگرہ، کلسن ونکرو تین موضعات سنگولہ جنوبی (بنی و دبن)،سنگولہ وسطی (چھمب وہیمہ ناڑی) وسنگولہ شمالی (آگرہ، کلسن ونکر) پر مشتمل ہے جواب جدید لوکل گورنمنٹ سسٹم کے تحت 9 وارڈز 1۔بنی، 2۔دبن، 3۔لوئر جنوبی سنگولہ، 4۔چھمب ، 5۔ہیمہ ناڑی ،6۔لوئر ہیمہ ناڑی ،7۔آگرہ ،8۔کلسن ، 9۔نکر ہیں۔سنگولہ قبل ازیں تحصیل باغ کا حصہ تھا عوام کے پرزور مطالبہ پر جناب مجاہد اوّل سردار محمد عبدالقیوم خان سابق وزیر اعظم نے شرف قبولیت بخشتے ہوئے زیر نوٹیفیکشن نمبر ب آر/2035-45/96ء مورخہ 20جون 1996ء کو تحصیل باغ سے خارج کرتے ہوئے تحصیل راولاکوٹ ضلع پونچھ میں شامل فرمایا۔سنگولہ ضلع ہیڈکواٹر راولاکوٹ سے صرف چار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔سنگولہ کے شمال میں سالیاں ملدیالاں وچتراٹوپی باغ ،شمال مشرق میں شہید گلہ وتولی پیر۔جنوب میں بائی بیکھ دھمنی کیتھان راولاکوٹ شہرو چک ائرپورٹ ہیں جنوب مشرق میں بن بیک ہے۔تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف محمد دین فوق صفحہ 636 پر رقمطراز ہیں ’’سنگولہ تحصیل باغ کا ایک مشہور گاؤں ہے۔جس کی آبادی مردم شماری 1921ء کے مطابق زن ومرد سمیت 2185 ہے وجہاں صنعت کاروں کے چند گھروں کے علاوہ باقی سب ہی لوگ اعوان ہی ہیں‘‘۔اس گاؤں کی وجہ تسمیہ سے متعلق کاغذات مال میں درج ہے کہ ’’رقبہ دیہہ ہذا جنگل اجاڑ وغیر آباد تھامدت بعید گزری کہ قوم اعوان کے کسی بزرگ نے اس دیہہ کی بنیاد ڈالی۔یہی قوم آج تک اس پر مسلسل قابض چلی آئی ہے۔یہ گاؤں چونکہ ایک سخت پہاڑی پر ہے۔جہاں عام طور پر برف واولے پڑا کرتے تھے۔اس لیے آبادی کے بعد اس کا نام سنگ اولہ مشہور ہوگیا یہی لفظ بگڑ کر اب سنگولہ ہے‘‘ کاغذات مال میں مزید درج ہے کہ ’’دیگر اقوام رفتہ رفتہ حاکم وقت وقوم اعوان کی اجازت سے وارث وقابض ہونے لگے ۔جب گاؤں آباد ہوا تو کسی قسم کا مالیہ وغیرہ نہ تھا۔قابض اراضی کو کاشت کرتے تھے۔زمانہ آپ راجی کے وقت کچھ مالیہ وکچھ غلہ پر دخل ہوتا رہا۔آخر کار 1908 بکرمی میں مالیہ 666روپے ہوا و 1912 بکرمی میں 1000 روپے مالیہ مقرر ہوا۔مکمل شجرہائے نسب وجہاد آزادی کشمیر کے حالات وکارہائے نمایاں وشہداء سنگولہ

کے حالات راقم مولف (محمد کریم خان اعوان) کی کتب تحقیق الانساب جلد اوّل و دوم میں درج ہیں۔

کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ کمانڈر فورتھ باغ بٹالین (32AK)، شیر حریت کرنل عالم شیر اعوان کمانڈر تھرڈ باغ بٹالین (31AK)، کیپٹن علی اکبر اعوان (دبن)، کیپٹن ہاشم اعوان (نکر)، کیپٹن لعل خان (چھمب)، کیپٹن نور حسین اعوان (بن بیک) نے بن بیک و سنگولہ کے ہزاروں مجاہدین کی قیادت کرتے ہوئے 1947ء کے جہاد آزادی میں پھچھ محاذ پونچھ واوڑی محاذ مظفر آباد میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے ان کے علاوہ قابل ذکر شخصیات میں قاضی بہادر علی اعوان، ماسٹر محمد اعظم، سردار محمد خان نمبردار و بی ڈی ممبر، سردار مان علی خان، سردار شیر احمد خان بی ڈی ممبر، نمبردار خان ولی خان، نمبردار ایوب خان، نمبردار انور خان، نمبردار خان محمد خان، بی ڈی ممبر محمد افسر خان، سردار جان محمد خان ایڈووکیٹ ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری وفاقی حکومت و نمبردار، کرنل محمد ریشم خان، صوبیدر میجر محمد امیر خان سابق ممبر ضلع کونسل پونچھ، محمد اشرف خان سابق وائس چیئرمین یونین کونسل دھڑے، سنگولہ سالیاں، حاجی محمد یوسف سابق ممبر یونین کونسل، عبدالعزیز اعوان سابق چیئرمین یونین کونسل سنگولہ، مولانا محمد یوسف سابق ممبر یونین کونسل، محمد صادق شہید ممبر ضلع کونسل باغ، صوبیدار محمد افسر چیئرمین یونین کونسل سنگولہ، محمد افسر ممبر یونین کونسل (دبن)، محمد افسر ممبر یونین کونسل (چھمب)، محمد افسر سابق ممبر یوسی (دبن)، محمد رفیق ممبر یونین کونسل، محمد انور سابق ممبر یوسی، صوبیدار محمد قاسم ممبر یونین کونسل، حوالدار اکبر حسین سابق چیئرمین زکواۃ سنگولہ، محمد ایوب سابق ممبر یونین کونسل، ماسٹر محمد عظیم، صوبیدار محمد اقبال، کیپٹن محمد حنیف، حوالدار دلاور خان ممبر یونین کونسل، محمد اکرم ممبر یونین کونسل، صوبیدار میجر شیر احمد خان، صوبیدار محمد اکبر، نائب صوبیدار محمد اکبر سابق ممبر یونین کونسل (کلسن)، مرزا خان، حوالدار عبدالجلیل، ذکاالله جان ڈپٹی سیکرٹری اسٹبلشمنٹ، یوسف شہزاد ماہر مضمون، ماسٹر محمد خان، انور سلیم، نائب صوبیدار محمد ایوب سابق چیئرمین زکواۃ، نائب صوبیدار میر عالم سابق چیئرمین زکواۃ، الحاج سید عالم سابق چیئرمین زکواۃ، ماسٹر محمد شبیر، ملک محمد خان کشمیری وغیرہ قابل ذکر گزرے ہیں۔ان کے علاوہ مولانا خطیب محمد افسر سابق چیئرمین زکواۃ و بی ڈی ممبر، صوبیدار محمد نور خان سابق ممبر ضلع کونسل پونچھ، حاجی محمد سلیم خان سابق ممبر ضلع کونسل باغ و چیئرمین یونین کونسل سنگولہ، حاجی اطوار ممبر یونین کونسل، محمد اعظم سابق ممبر یونین کونسل، ماسٹر محمد خلیل، ماسٹر محمد یونس، کیپٹن شاہ محمد، علامہ حسن میر قادری، انجینئر محمد زرین، ڈاکٹر شاہ جہاں، فلائینگ آفیسر محمد نسیم، ہیڈ ماسٹر منصور احمد۔

نمبردار محمد یعقوب، محمد حنیف اعوان ایڈووکیٹ، ماسٹر محمد بشیر، ماسٹر الحاج محمد سعید، محمد اقبال حسین ماہر مضمون و صدر معلم، پروفیسر طفیل حسین علوی، پروفیسر ڈاکٹر اخلاق شمسی، محمد فاروق سکنڈ ہیڈ ماسٹر، عبدالحکیم صدر معلم، عبداللہ جان، پروفیسر محمد حنیف، زائد علوی ایڈووکیٹ، طارق حسین ایڈووکیٹ، پروفیسر ارشد، محمد ریاض پرنسپل ہائر سکینڈری، پروفیسر غلام شبیر، محمد طارق، ماسٹر مظفر، ائریا آفیسر محمد عارف، محمد حنیف ریٹائرڈ صدر معلم، حسن میر ریٹائرڈ صدر معلم، محمد نسیم ریٹائرڈ صدر معلم، ڈاکٹر کلیم، رشید حسرت ماہر مضمون، انسپکٹر اختر، منشی

محمد شبیر، ڈاکٹر ایس اے اعوان، ڈاکٹر لطیف عقیل، ڈاکٹر عقل محمد، ڈاکٹر جاوید عزیز، علامہ ضیاء اللہ جان، حسن ذکا ایڈووکیٹ، ڈاکٹر طارق عزیز، سیاب عالم علوی، عمران سعید، ماسٹر اعجاز محمود، ماسٹر اسد نسیم، ڈاکٹر کیپٹن نعمان کریم، ڈاکٹر راشد نسیم، ماسٹر محمد زرین، ماسٹر محمد نصیب، محمد پرویز المعروف زبیر احمد قادری، پروفیسر محمد جاوید قادری، قاری سلطان محمود، ماسٹر محمد حبیب، ماسٹر سیماب علوی، جاوید عزیز ہیڈ ماسٹر، نثار احمد سینئر معلم، خالد محمود سینئر معلم، ماسٹر طارق محمود، کیپٹن محمد یوسف، سب انسپکٹر محمد حنیف، سب انسپکٹر محمد کبیر، قاری محمد اکرم، عبدالرؤف، پروفیسر عبدالقدیر، پروفیسر سجاد شبیر، ماسٹر الطاف، ماسٹر جاوید، ماسٹر مشتاق، ماسٹر طارق، ماسٹر مبین، نذیر احمد سینئر معلم، شبیر احمد معلم، مشکور احمد سینئر معلم، محمد منصف صدر معلم، ماسٹر جان محمد تبسم، ڈاکٹر زرین اکبر، ماسٹر ارشد، محمد یونس، وقار یونس، صوبیدار حسن محمد، نائب صوبیدار محمد صدیق، بابو محمد رفیق، صوبیدار محمد افضل، صوبیدار تاج محمد، مکھن حسین، محمد آزاد، محمد سفیر ہیلتھ ایجوکیٹر، نائب صوبیدار محمد بشیر، حاجی نور محمد، نائب صوبیدار شیر اکبر، چوہدری محمد بشیر، نمبردار محمد نذیر، محمد عاشق اعوان سابق امیدوار اسمبلی محمد رزاق PET، محمد خورشید، محمد شبیر، ملک ریاض، فیاض رزاق، عبدالخالق انقلابی، حوالدار محمد رحیم، حاجی محمد اطوار، ڈاکٹر عرفان سعید، رضوان سعید، انجینئر عثمان سعید، انجینئر طاہر اقبال، وہاب یونس، محمد الیاس، محمد جاوید، مصطفی، محمد صادق، محمد عزیز، محمد صدیق، الطاف حسین، ممتاز حسین، خادم حسین، اعجاز عارف، آفتاب عارف، امیر اعظم ریٹائرڈ اکاؤنٹس آفیسر، حاجی محمد اعظم، مشتاق اعظم، حوالدار محمد صادق، نائب صوبیدار محمد عارف، کمانڈو محمد بشیر، محمد خلیل، قاری محمد یاسین، محمد یوسف امیر، شمریز انور، شمریز جان محمد، محمد نصیر، محمد سلیم، باغ حسین، سید حسین، ڈاکٹر لخمیر محمد لخمیر صحافی، انجینئر عدنان کریم BE، خادم حسین، صابر حسین، طارق حسین، عثمان ککا، ملک اختر حسین، آفتاب اشرف، سبحان عالم، شبیر سید عبدل، عبدالقدیر، عبدالقادر، عبدالشبیر، عبدالحفیظ، محمد اکرم، سلیم علوی، سہیل اکرم، بابو سید حسین، اسحاق زمان، ابراہیم زمان، ہارون نذیر محمود، محمد رفیق بنک منیجر، محمد صدیق بنک منیجر، محمد اقبال پی آر او، محمد فاروق، ماسٹر محمد اشرف، کلیم، نعیم، نوید، الیاس، افتخار، محمد نسیم، محمد حبیب انسپکٹر، ماسٹر افضل محمود، طاہر محمود، تجمیل، امتیا، خورشید، فہیم، شاہین، محمد سلیم، زرین ارشد، محمد جہانگیر، رزاق غلام محمد، قاری نسیم، محمد اعظم، محمد اسحاق، عبدل حسین، قاری عبدالمجید، افضل شاہین، ذلفراز، مفتی رضوان شاذلی، نزاکت، محمد شریف، محمد رفیق، محمد حمید، شہباز شریف، محمد اسلم، اکرم، آصف، ناصر، شبیر جمس، صابر، حسن میر، محمد فاروق، عارف، خالق، شوکت، نسیم، شمریز، افتخار، جمیل حسن، شاہد محمود، محمد افضل، محمد سلیم، نعیم، طاہر، شاہد، زاہد، فہد، خالد، احمد، یوسف، عبدالشکور، ابرار حسین، فہیم، نہیم، نثار، شاہین، نعیم، زبیر، پروفیسر فدا محمد، حاجی نور محمد، خوشی محمد، محمد سرور، ضیاء محمد، رضا محمد، محمد حنیف، سلیم، کلیم، قیوم، رحیم، محمد رمضان، طالب حسین، محمد ریاض، افراز، سرفراز، سبیل، عبدالروف۔

مولانا عبدالداؤد، شوکت روشن، اشتیاق، ممتاز، یاسر، ناصر، محمد یونس، انور، یوسف، سجیل، صغیر، نثار، زاہد، اختر حسین، واسق، امتیاز، بشارت، شفاعت، بشارت، اشرف، حنیف، حبیب، ثناء اللہ جان، عمر ذکاء ڈائریکٹر، نذیر حسین، منظور حسین، مظفر حسین، سرفراز، گل فراز، گل فیاض، عرفان، ادریس، جمال، جنید، حاجی

محمد رحیم، آصف، ایاز، امتیاز، افراز، شفیق، رفیق، حفیظ، سرفراز سید حسین، ریشم، ارشد، حبیب جاوید، شکیل، آفتاب عارف، اعجاز، سلیم، ذیشان، ذوالقرنین الطاف، جبار زرین، حفیظ، صغیر، رشید، اخلاق، صابر، عاقل، عامر، پروفیسر محمد اشفاق، آفاق، حنیف، لطیف، شفیق، رفیق، شکیل، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن، ہیڈ ماسٹر عبدالقیوم، صابر، شاکر، عبدالروف، محمد معروف، ریشم شریف، اسحاق، وسیم اکرم، عامر جان محمد، اکرام خان محمد، ماسٹر حمید شاہین، ماسٹر آصف ندیم، نعیم، تنویر، نوید، ظہیر عباس، محمد سلیم لائبریرین، نسیم، اقبال، آفتاب اشرفم، صوبیدار محمد ریشم، ایاز، یاسر عرفات، بابر عرفات، ناصر عرفات، محمد ادریس، مولانا محمد یونس، سب انسپکٹر نذیر اختر، محمد عارف، محمد صابر، رستم، حسیب، قمر اقبال، محمد آزاد، اعجاز، عبدالقیوم، عبدالحمید، محمد محمود، جاوید، قدیر، عبدالحفیظ، محمد یونس، زبیر مجید، محمد امتیاز، محمد فیاض، صیاد، اعجاز یونس، شکیل، جلیل، سبیل، ممتاز، شبیر، ملک اطوار، مالک، حفیظ، الطاف، حبیب، محمد ندیم، محمد نسیم، محمد حلیم، ظہیر، قادر، غفور، آصف، خلیل، جمیل، نصیب، صغیر، ریشم، جاوید، آصف، نواز، عابد علی، مقبول، مقصود، رحیم عظیم، ساجد عزیز، عامر عزیز، مشتاق سعید، اشفاق، محمد حنیف کلرک، آصف، توصیف، عاطف، انجینئر نوید، عامر نسیم، صوبیدار کلر محمد نعیم، طاہر رشید، زائر رشید، ڈاکٹر محمد یونس، عتیق، عاطف، توصیف، دلدار حیدر، توصیف، مفید، نوید، محمد حنیف، اشفاق احمد، امجد خادم، عمر حیات، نصیر افسر، محمد آمین، اعجاز، وغیرہ کے علاوہ سینکڑوں قابل ذکر شخصیات ہیں مزید تفصیل کے لیے راقم کی کتب ''تحقیق الانساب جلد اوّل، دوم، مختصر تاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹر و حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے کا مطالعہ کیجئے اور اگر کوئی کمی بیشی ہو تو راقم کو مطلع کیجئے تا کہ ''تحقیق الانساب جلد سوم زیر طباعت میں مطابقاً اندراج کیا جا سکے۔

بن بیک:

پروفیسر غلام مرتضٰی مولف کتاب ''شیر جنگ''، صوبیدار محمد افسر، مولانا ریاض نعمانی سابق امیدوار اسمبلی، ملک محمد ریاض اعوان سابق صدارتی مشیر، کیپٹن سمندر، صوبیدار محمد شریف، محمد صادق سابق وائس چیئرمین، کوثر اقبال، قمر اقبال، نذیر احمد، عبدالقیوم، جاوید اقبال، جمال مصطفٰی، امیتاز ایوب، فرید حسین، عمران کلیم، نصیر علوی، محمد عارف وغیرہ۔

(سنگولہ و بن بیک کے کی تاریخ و مکمل شجرہ ہائے نسب کے لیے راقم کی کتب تحقیق الانساب جلد اوّل و جلد دوم کے علاوہ مختصر تاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹری و ''حضرت بابا سجاول علوی قادری تاریخ کے آئینے میں'' کا مطالعہ کیجئے)

ضلع باغ آزاد کشمیر:

ضلع باغ میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف کوآرڈینیٹرز میں اشفاق احمد ہاشمی، محمد گلزار، الطاف حسین، گل افسر، ارشد محمود، مفتی نذیر، محمد سعید اعوان قابل ذکر ہیں۔ ضلع باغ میں بھاٹا سنگڑھ، بھورکہ، نیگا پانی، کلری، چھم گراں وغیرہ میں حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی اولاد آباد ہے، ڈھکی پنڈی، سرسیداں، پتراٹہ میں شریف خانی اعوان آباد ہیں، حاجی اللہ یار کی اولاد دراولاکوٹ و باغ میں آباد ہے۔ مکمل شجرہ ہائے نسب کے لیے راقم کی تالیف تحقیق الانساب جلد اوّل و دوم کا مطالعہ کیجئے مزید ترمیم و اندراج کے لیے تحقیق الانساب جلد سوم زیر طباعت ہے۔

تاریخ اقوام پونچھ، تاریخ علوی اعوان، نسب الصالحین و تحقیق الانساب کے مطابق مزمل علی کلگان کی اولاد سے قاضی شکور اللہ معروف شخصٰت تھے ان کے دو فرزند رحمت اللہ اور مالک تھے۔ رحمت اللہ کی چھٹی پشت میں محمد ایوب، محمد یونس، عبدالرشید ہاشمی، محمد رشید عبدالحمید، عبدالرؤف، عبدالرحیم، عبدالغفور و عبدالخالق ہوئے عبدالرشید ہاشمی ریٹائرڈ اکاؤنٹس آفیسر قابل ذکر شخصیت گزرے ہیں آپ کی خدمات کے اعتراف میں گورنمنٹ گرلز مڈل سکول لوئر چلند راٹ کو آپ کے نام سے منسوب کیا گیا ہے آپ کے پانچ فرزند اشفاق احمد ہاشمی، طارق ندیم ہاشمی (نگران سیکرٹریٹ برقیات)، عبدالستار، شفقت حسین ہاشمی (پرائیویٹ سیکرٹری وزیر اعظم سیکرٹریٹ) و عبدالجلیل ہیں۔ اشفاق احمد ہاشمی ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع باغ کے چیف آرگنائزر ہیں خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار عمدہ خوبیوں کے مالک ہیں آپ کے تین فرزند حامد، ساجد و کلیم ہیں۔ اس خاندان کی قابل ذکر شخصیات بذیل ہیں۔ ابرار احمد یاد جنرل سیکرٹری جموں و کشمیر پیپلز پارٹی آزاد کشمیر، محمد طاہر ہاشمی، قاضی محمد یونس جونیئر معلم (ر)، افتخار احمد اعوان، عبدالرزاق بے کل ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر، اشفاق احمد ہاشمی ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری سروسز آزاد کشمیر و چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع باغ، شفقت ندیم ہاشمی سیکشن آفیسر برقیات، شفقت ہاشمی پرائیویٹ سیکرٹری وزیر اعظم سیکرٹریٹ مظفر آباد، اسرار احمد سینئر معلم، عبدالواجد ذوالفقار جونیئر معلم، اعجاز احمد جونیئر معلم، عقیل احمد سماجی رہنما، مولانا غلام اکبر، مولانا عبدالصبور ہاشمی، مولانا عبدالرحیم ریٹائرڈ عربی معلم، عزیز احمد، ریٹائرڈ صوبیدار صغیر احمد، حوالدار عبدالقدیر تمغہ خدمت، صوبیدار (ر) محمد فیاض، محمد راشد ہاشمی ریٹائرڈ مدرس، حامد احمد ہاشمی بجٹ آفیسر پلاننگ سل، محمد لقمان ہاشمی CA، حوالدار (ر) ضیاء عتیق، حوالدار احمد سعید، زاہد حمید گرداور، ایثار احمد سینئر میڈیکل ٹیکنیشن، صائمہ تبسم صدر معلّمہ مڈل سکول، سلطان ساقی، عبدالستار ہاشمی سینئر کلرک لوکل گورنمنٹ، ساجد محمود منیجر بنک الحبیب کوٹلی وغیرہ۔

قاضی شکور اللہ کی دسویں پشت میں عبدالصبور اعوان بن گلاب دین بن محمد بخش بن نیاز محمد بن مناخان بن جموں بن سرمہ بن عطاور بن منگو بن قاضی مالک ہیں۔ جموں کی ساتویں پشت میں محمد نذیر، محمد آمین و محمد غازی پسران عبداللہ بن نور محمد بن جھنڈل بن جھٹا بن بدھو ہیں محمد آمین کے تین فرزند محمد مقبول، معشوق و مشکور ہیں محمد غازی کے پانچ فرزند عثمان، احسان، انجینئر کامران غازی، اسامہ و شہریار ہیں۔ جموں کی پشت میں حسین دین و روشن دین پسران احمد دین بن نور عالم بن منگو بن جموں تھے حسن دین کے دو فرزند حاجی حسام الدین و محمد زاہد ہوئے حاجی حسام الدین کے پانچ فرزند ظہیر الدین، سلیم الدین، رفیع الدین، شفیع الدین و عبدالقدیر ہیں روشن دین کے فرزند حاجی محمد ابراہیم ہیں ان کے چھ فرزند منشاد حسین، عبداد حسین، آفتاب حسین، فدا حسین، احمد حسین و عمر حسین ہیں گوہر کی ساتویں پشت میں محمد تاج اعوان، اسحاق و ممتاز پسران محمد فاروق بن بگاہ بن فقیر محمد بن غلام نور بن خواج محمد بن نور محمد بن گوہر خان ہیں۔ غلام فرید، محمد نذیر و محمد جمیل پسران محمد سلیمان بن محمد دین بن عبداللہ بن محمد بخش بن منا بن میاں گوجر بن منگو بن قاضی مالک ہیں۔ وحید احمد، ڈاکٹر نعیم احمد و منصور احمد پسران شبیر احمد بن عبدالرشید بن کرم الدین بن نور محمد بن شیر محمد بن شاد بیگ بن نور محمد بن میاں گوہر بن میا گورہ بن منگو بن قاضی مالک ہیں۔ میاں گل کی تیسری پشت میں محمد عظیم و محمد عالم پسران میاں فقیر محمد بن میاں محمد ہوئے محمد عظیم کے دو فرزند حبیب الرحمٰن و محمد رحیم ہیں محمد رحیم کے سات فرزند محمد رفیق، محمد سفیر، محمد نصیر، محمد صغیر، محمد اکسیر، محمد صدیر و محمد نذیر ہیں میاں گل محمد کے بھائی میاں جھلو خان کے دو فرزند محمد علی و

پیر بخش ہوئے محمد علی کے فرزند نور علی ہیں پیر بخش کے فرزند کرم نور ہیں ان کے فرزند عبدالکریم ہیں۔

اشفاق احمد ہاشمی (چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع باغ / ریٹائرڈ) بن عبدالرشید بن قاضی محمد حلیم بن جعفر علی بن علی محمد بن عظیم اللہ بن رحمت اللہ بن قاضی شکور اللہ بن خیالی بن لنگر بن شہباز بن قاضی مولانا بن نوجہ بن پاستہ بن ناگ شیر بن نارو بن دولمی بن نوئیں بن ملک کول بن پھرن بن قدوس بن دول بن چراپا بن سائیریا بن کرم علی بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی۔

مفتی محمد نذیر بن محمد رحیم بن محمد عظیم بن میاں فقیر محمد بن میاں محمد بن میاں گل بن محکم خان بن میاں جیون بن فضل خان بن میاں سلام خان بن جمعہ خان بن جلال بن کمال بن بیر خان بن شیر خان بن حیات خان بن صاحب خان بن عظمت خان بن فتح خان بن دولمی (از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ) دریتیم جہاں شاہ کی غلام محمد، بیرو، کالو وڈھیرو پسران سلیمان بن فیض اللہ شونقی بن غریب بن محمد ابن کھیرو بن زمان بن حشمت بن رجب علی بن تریاق بن جہاں بن الف بن سید بن پیرا بن شاہ نصیر بن عالم دین بن میانہ بن قیطان بن سید اللہ بن مہدالدین بن کمیاں شاہ بن حیات بن صفدر شاہ بن سکندر شاہ بن دریتیم جہاں شاہ تھے۔ بیرو کی اولاد گل افسر اعوان ریٹائرڈ (AVP,HBL وچیف کوآرڈینٹر ادارہ تحقیق الاعوان باغ)، گل اکبر ، نور افسر ونذیر اکبر پسران نور عالم بن شیر دل بن نمانہ بن بیرو۔ جہانگیر اکبر ونوید اکبر پسران میر اکبر بن شیر دل بن نمانہ۔ ڈاکٹر امتیاز حسین، الطاف حسین واشتیاق حسین پسران خادم حسین بن دوست محمد بن فقیر خان بن کالو خان بن سلیمان۔ کیپٹن ریٹائرڈ محمد الطاف، محمد امتیاز، محمد ایاز واعجاز پسران محمد اسماعیل بن گلاب دین بن سکندر بن نمانہ بن بیرو۔ عمر فاروق (لیکچرر کیمرج کالج تلہ گنگ) بن میر عالم بن شیر دل بن نمانہ بن بیرو۔ مفتی کامران الطاف، کیپٹن اویس الطاف ورضوان الطاف پسران کیپٹن (ر) محمد الطاف۔ محمد الطاف خان (آڈٹ آفیسر FBR)، ڈاکٹر محمد امتیاز گل، محمد الیاس وعبدالحسیب پسران گل حسین خان بن عالم دین بن محمد عظیم بن ڈھیرو۔ محمد امجد حسین (کوآرڈینٹر شفاء انٹرنیشنل) بن عبدالحسین بن عالم دین بن محمد عظیم بن ڈھیرو۔ محمد عقیل (فنانس منیجر ائربلیو) بن محمد حنیف بن عالم دین بن محمد عظیم۔ مظفر حسین وساجد اقبال پسران محمد روشن بن محمد حسین بن صوبہ خان بن محمد عظیم بن ڈھیرو۔ گل محمد بن محمد حسین بن صوبہ خان۔ محمد یاسین بن عبداللہ بن عالم دین بن محمد عظیم۔ (بحوالہ نسب الصالحین، مختصر تاریخ علوی وشجرہ نسب مال)

ضلع حویلی:

حویلی ضلع باغ کی تحصیل تھی اسے اب ضلع کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ تاریخ علوی اعوان کے ص733 کے مطابق حویلی میں ہلاں، پلنگی، دھڑہ پائیں، پدر، شاہ پور، مندھار، علاقہ سدھرون پوس علاقہ بھیڈی کے گاؤں بیاڑاں، ڈوبہ وموہری میدان ، ناگہ ناڑی، پدر، چڑی کوٹ، چھانجل، بائیدھڑہ، وغیرہ کے علاقوں میں اعوان آباد ہیں مصطفی علی اصغر اعوان، کیپٹن محمد بشیر اعوان، کیپٹن صادق اعوان، کیپٹن رشید اعوان وممتاز اعوان قابل ذکر ہیں۔

ضلع سدھنوتی:

پلندری میں اعوان قبیلہ کافی تعداد میں آباد ہے ان میں عبداللہ گولڑہ کی پانچویں پشت میں بدھن (جداعلیٰ بدھن گوت) گزرے ہیں ان کی اولاد سے، ملک طفیل سابق ایم ایل اے، ملک جہانداد خان اعوان

مولف نسب الصالحین ، ملک نذیر احمد ضیاء ایڈووکیٹ، قابل ذکر شخصیت گزرے ہیں۔ اسی شاخ سے پروفیسر ڈاکٹر دل محمد ساجد PHD، جمیل احمد اعوان ہیں۔ مزمل علی کلگان کی اولاد سے مولانا حسام الدین مولف نسب الاعوان وممتاز عالم دینؒ وصوبیدار سید محمد شہید ستارہ جراءت گزرے ہیں ان کے فرزند اسد حبیب اعوان قابل ذکر ہیں۔ عبدالحمید شاہین سابق سیکرٹری حکومت و میڈیا ایڈوائزر، ظہور اقبال اعوان ڈپٹی رجسٹرار سپریم کورٹ آزاد کشمیر، ملک محمد مشتاق اعوان SVP, NBP ریٹائرڈ ، ملک محمد اسحاق، مولانا ضمیر احمد ساجد، ملک محمد یوسف ریٹائرڈ چیف ورانٹ آفیسر، ملک محمد اصغر ریٹائرڈ ورانٹ آفیسر، ملک پرویز اعوان سابق ممبر کشمیر کونسل، ملک محمد حیات ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، ملک نعیم اقبال، DD، پی ایس سی، ملک فضل حسین اعوان پرنسپل، ملک محمد حبیب اعوان، نمبردار ملک یاسین طاہر، محمد جمیل، محمد الیاس وغیرہ ہیں۔

ضلع مظفر آباد:

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے ضلع مظفر آباد میں بھی سینکڑوں کوآرڈینٹرز اور چیف کوآرڈینٹرز ہیں جن کی تفصیل مختصر تاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹری میں درج ہے ان میں سے چند ایک چیف کوآرڈینٹرز بذیل ہیں:۔ محمد عارف چھلوی، علی اکبر اعوان، محمد شفیق اعوان۔ اعوان پٹی : سہراب احمد، محسن منیر اعوان، نوید اختر، محمد الیاس، مسعود احمد ایڈووکیٹ، خالد محمود، مولوی محمد ایوب، ڈاکٹر محمد نذیر، عتیق احمد، نوید احمد، میاں عبدالودود، محمد شفیع، محمد فیاض ٹمبی ، نزاکت حسین، عبدالرحیم علوی، نصیر احمد، منصف خان، سالار محمد فاروق، حاجی عبدالمجید، عنصر محمود اعوان ایڈووکیٹ، انسپکٹر محمد فاروق، محمد داؤد اعون، غلام مرتضی، منیر افضل، نعیم حنیف، توفیق افسر، تاج افسر، محمد منیر، حسین احمد مدنی، محمد نعیم، عبدالمعروف، محمد اسلم گولڑہ، محمد اقبال، مقبول حسین، محمد سجاد، سیاب احمد صدیقی، اسرار احمد چھتر قابل ذکر ہیں۔ تاریخ علوی اعوان، تحقیق الانساب وغیرہ کے مطابق مظفر آباد میں اعوان قبیلہ کے مشہور گاؤں "اعوان پٹی"، موری نڑاٹ، صالح گلی، چکار، چھتر، سراڑ، حسن گلیاں، سریاں، بٹمنگ، سید پور، تلگراں، کڑیاں، گل پنہ، مظفر آباد شہر، چھلہ بانڈی، چھتر دومیل، جلال آباد، بیلہ نور شاہ، پلیٹ، کومی کوٹ، ٹمبی پہنہ، پنجہ شریف، ، جھینگ ، کھاوڑہ، میراپیڑ وسہ لنگر پورہ، محمد آباد، ٹنڈالی، گن چھتر، دبن، منڈے بانڈی وغیرہ شامل ہیں۔

اعوان پٹی میں نور کلی آل، پنوآل، مٹھوآل، کوٹلہ، شکور آل، کھنیال وغیرہ گوت کے قطب شاہی اعوان آباد ہیں۔ ممتاز سیاسی وسماجی رہنما وایم ایل اے و سابق پارلیمانی سیکرٹری محمد منیر اعوان ایڈووکیٹ مرحوم۔ ، مبشر منیر اعوان ایڈووکیٹ سابق مشیر حکومت وسینئر نائب صدر پاکستان پیپلز پارٹی مظفر آباد قابل ذکر شخصیت ہیں۔ رفاقت حسین اعوان ممبر کشمیر کونسل، شیر زمان اعوان ایڈووکیٹ، عبدالقیوم اعوان ایڈووکیٹ، کیپٹن افضل اعوان، فاروق اعوان ریٹائرڈ DG، محمد اشرف اعوان اسٹیٹ آفیسر، سلیم اختر اعوان AC، اظہر منیر اعوان ایڈووکیٹ، شکعیب اعوان، ایڈووکیٹ، محمد الیاس اعوان (سیاسی و سماجی رہنماو چیف کوآرڈینٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان اعوان پٹی)، نوید اختر اعوان، مسعود احمد اعوان ایڈووکیٹ ، اعجاز یوسف اعوان ایڈووکیٹ، وحید اعوان ایڈووکیٹ، شبیر اعوان اکونٹس آفیسر، ہارون الرشید اعوان RO، اسلم اعوان RO، محمد یوسف بلاک آفیسر، تھانیدار محمد افسر اعوان، سہراب (چیف کوآرڈینٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان گڑھی دوپٹہ)، آفتاب احمد، ملک عبدالرشید اعوان، انسپکٹر افسر اعوان، ملک صفدر علی اعوان، ومحمد منظور اعوان SO، عبدالقیوم اعوان SO، الطاف حسین اعوان پرنسپل

ڈگر کالج چکار، ڈاکٹر محمد حنیف اعوان، محمد منظور اعوان رجسٹرار پولیس، محمد اکرم اعوان تحصیلدار، محمد یوسف اعوان AO، مختیار اعوان، رضوان اعوان، شریف اعوان ڈائریکٹر تعلیم، محمد اقبال اعوان SDO برقیات، ڈاکٹر میر زمان، برکت علی اعوان، بابو مظفر اعوان، نوید اختر اعوان و عبدالقیوم اعوان HC، اظہر نذیر اعوان وغیرہ قابل ذکر ہیں۔
جاوید انور، نیاز احمد، مختار احمد، سہراب احمد (چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان)، آفتاب احمد و وقار احمد پسران محمد افسر بن رحمت اللہ بن فجر علی بن سیدا خان بن راجولی بن مل بن سید محمد بن نور محمد بن پنوں خان (پنوآل) بن خدابخش بن خدر بن محمد خان بن گوگڑ بن پیارا بن باز بن پھولا بن شہد بن مل بن جیا بن دودا بن سدس بن ماچھ بن موسیٰ بن حسن بن جنت (چشت) بن پاؤ بن کھلو بن کرم علی بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی۔

اتراسی:

محمد منیر، محمد فرید اعوان (سیکشن آفیسر مالیات) و محمد شبیر پسران سردار کالا خان بن سردار فقیر محمد بن میر محمد بن راج ولی بن نیک محمد بن گل محمد بن رضا محمد بن محمد رحمان بن سردار محمد اشرف خان المعروف عرش بابا بن افسر بن اشرب بن اکبر بن محمود بن جھنڈا بن احمد بن محمد خان بن زید بن دودا بن سدس از اولاد مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی۔
تحقیق الانساب جلد اوّل کے صفحہ 466 کے مطابق مزمل علی کلگان کی 24ویں پشت میں جمال دین، عالم دین و کالو خان پسران نور محمد بن صالح محمد بن فتح محمد بن نور محمد بن دستار خان بن عدلی خان بن شیر محمد بن چنگیز خان بن شیر احمد بن محمد اکبر بن مہر دین بن دیسر خان بن محمود شاہ بن صغرال شاہ بن دین محمد (دھنی پیر) بن پیر مانک شاہ بن پیر امانت شاہ بن پیر حسین شاہ بن پیر شام شاہ بن جمعہ شاہ بن شاہ زمان بن زبیر شاہ بن زمان علی شاہ گزرے ہیں۔ جمال دین کے پانچ فرزند عبدالرحمٰن، عبدالرحیم، عبدالرشید، عبدالغفور و عبدالشکور ہیں عبدالرحمٰن کے پانچ فرزند طیب، حبیب الرحمٰن، طاہر، طاہر و فضل الرحمٰن ہیں طاہر کے تین فرزند اکرام، نعمان و سفیان ہیں۔ عبدالرحیم کے دو فرزند محمد افضل و محمد عادل ہیں محمد افضل کے فرزند عبدالرافع ہیں۔ عبدالرشید کے تین فرزند عبداللہ، عطا اللہ و عنایت اللہ ہیں عبدالغفور کے چار فرزند عبدالوحید، عبدالماجد، عابد و عاقب ہیں عبدالوحید کے تین فرزند حمزہ، عباس و محمد ہیں عبدالشکور کے چار فرزند ناصر، قاسم، عاصم و نادر ہیں۔ عالم دین کے پانچ فرزند عبدالرحیم علوی، عبدالقدوس، عبدالرشید، عبدالصبور و محمد اشرف ہیں عبدالرحیم علوی ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان مظفر آباد کے چیف کوآرڈینٹر ہیں تحقیق امور میں بھرپور معاونت کرتے ہیں خدمت خلق کا جذبہ بھرپور ہے آپ کے دو فرزند عبدالباسط (شہید زلزلہ) و عبدالوجد ہیں عبدالوجد علوی سب انسپکٹر پولیس ہیں آپ کے تین فرزند حسن، حسین و احسن ہیں۔ عبدالرشید کے دو فرزند وسیم علوی و عاصم علوی ہیں وسیم علوی کے فرزند ابراہیم ہیں عبدالصبور کے دو فرزند ابراہیم و عبدالہادی ہیں۔ کالو خان کے فرزند سائین محمد تھے ان کے تین فرزند عبدالہادی، عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں عبداللہ کے دو فرزند زید و بسالت ہیں۔
کاشف حسین اعوان چیف کوآرڈینٹر مظفر آباد ہیں و پچہ شریف کے سکونتی ہیں تحقیق سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں جناب محبت حسین اعوان چیئرمین وان کی شاخ ایک ہی ہے۔ شجرہ نسب یہ ہے کاشف حسین بن مشتاق حسین بن خلیل الرحمٰن بن غلام رسول بن عبداللہ بن شیر محمد بن عبدالغفور بن حافظ جان محمد بن مبارک بن فتح نور بن عبدالعزیز بن عبدالغفور بن سید چراغ بن سید ملک بن غلام مصطفیٰ بن احمد خان بن مہل خان بن تولا خان بن کالا خان بن لعل خان بن سلطان جموں بن گوندل بن ربیع بن دتو بن جوگی بن دیو بن ترکھو بن

پیر مدھو بن طور بن بہادر علی بن حسن دوست بن احمد علی بن عبداللہ گولڑہ۔
محمد صادق اعوان بن جمال دین بن عمر دین بن فقیر بن مولوی محمد نور بن ستار محمد بن قاضی امیر اللہ بن خلیفہ مہر محمد خان بن محمود بن خدابخش بن خضر بن بن محمد خان بن گوگڑ بن پیارا بن باز بن پھولا بن شہد بن مل بن جیا بن دودا بن سدس بن ماچھ بن موسیٰ بن حسن بن جنت (چشت) بن پاؤ بن کھلو بن کرم علی بن مزمل علی کلگان۔
محمد الیاس بن حشمت اللہ بن محمد علی بن صوبہ بن نور محمد بن کلی بن رحمت اللہ بن نیک محمد بن شیر محمد بن شادی بن سادخان بن زنیاں بن گہنیاں بن لال بیگ بن کاکا بن آہیر بن گوہر بن حمزہ بن گگ بن کرم علی بن مزمل علی کلگان"۔
نصیر احمد اعوان بن احمد شیر بن عبداللہ بن احمد علی بن میر خان بن شیر محمد بن الف خان بن میر محمد بن جنگ باز بن نیک محمد بن جلال خان بن سنگی خان بن شریف خان بن میر سخی بن میر علی بن محمد علی بن میر باز بن مصاحب بن شیر جنگ بن علی شیر بن مراد بن نوشیر بن میر حیات بن شاہ محمد بن غالب بن سید خان بن بلول خان بن حجا خان بن جلال خان بن حسن شاہ بن نواب خان بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ علوی۔
محمد شفیع بن غلام رسول بن غلام محمد بن محمد عثمان بن محمد صدیق بن چوڑ بن عالم بن عبدالکریم بن رحمان بن صمد بن نجیب بن دیدار بن نامدار بن کریم بن حسن بن دادخان بن نور بلور بن کیموری بن قیصر بن یصرب بن عارب بن شرف بن جرسہ بن نیل سند بن دومیال بن کھلو بن کرم علی بن مزمل علی کلگان"۔
قاضی محمد بشیر اعوان بن غلام نبی بن شیر احمد بن قاضی غلام محی الدین بن قاضی عبدالشکور بن حافظ جان محمد۔ حافظ جان محمد اعوان کے پانچ فرزند قاضی عبدالشکور، حافظ محمود، حافظ شیخ محمد، قاضی عبدالغفور و قاضی عبدالکریم تھے قاضی عبدالغفور کی اولاد سے معروف شخصیت کرنل الطاف اعوان و اصغر اعوان سابق ممبر قانون ساز اسمبلی آزاد کشمیر قابل ذکر شخصیات گزری ہیں۔ قاضی عبدالشکور کی اولاد مظفر آباد و بیروٹ ایبٹ آباد میں آباد ہے جناب محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ان ہی کی اولاد سے ہیں۔
کڑیاں دارا ڑپیکہ میں مزمل علی کلگان از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد معروف ہے ان میں مفتی سلیمان اعوان ممتاز عالم دین و قابل ذکر شخصیت گزرے ہیں آپؒ کے پانچ فرزند حاجی قاری خالد محمود، قاری شفیق الرحمٰن، مفتی جمیل الرحمٰن مدنی عرصہ دراز سے مسجد نبوی ﷺ میں بطور معلم خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کے علاوہ قاری طارق محمود اپنے علاقے میں اور قاری سعید الرحمٰن گوجرانوالہ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ واضح ہو کہ باڑیاں نیلم کے کلگان اور یہ خاندان ایک ہی شاخ سے ہیں۔
عمر علی اعوان بن محمد اسلم اعوان چیف کوآرڈینٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان میرہ پیپڑ وسہ مظفر آباد بن اکبر خان بن نور احمد بن روشن علی خان بن شیر جنگ خان سالت خان بن نامدار خان بن عقل خان بن فرید خان بن فیروز خان بن بہادر خان بن رستم خان المعروف رسمت بن عرب خان بن عظمت خان۔۔۔ عبداللہ گولڑہ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ۔

گڑھی دوپٹہ میرا دادو مظفر آباد آزاد کشمیر:

عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ساتویں

پشت میں قطب حیدر شاہ غازی بن عطا اللہ غازی گزرے ہیں۔قطب حیدر شاہ غازی علوی کے فرزند مزمل علی کلگان تھے جن کی بیسویں پشت میں پنوں خان اعوان معروف شخصیت گزرے ہیں۔ پنوں خان کی زیادہ تر اولاد اعوان پٹی میں آباد ہے و پنوآل مشہور ہے آپ کے تین فرزند فتح محمد خان، گل محمد خان و نور محمد خان تھے فتح محمد خان تین فرزند فقیر علی، نیاز علی و علی بہادر تھے علی بہادر کے تین فرزند احمد علی، گوہر علی و فضل دین تھے احمد علی کے پانچ فرزند سید ولی، میر ولی، قمر علی، محمد گل و محمد علی تھے۔سید ولی کی اولاد گڑھی دوپٹہ میر ادادو میں آباد ہے جب کہ باقی بھائیوں کی اولاد بالاکوٹ میں آباد ہے۔سید ولی کے تین فرزند خانزمان، حاجی متولی و ونگزیب تھے۔خانزمان کے تین فرزند محمد فاروق، حاجی بوستان و محمد سلیم ہیں۔محمد فاروق کے فرزند عمر فاروق ہیں حاجی بوستان کے تین فرزند امجد علی، معراج عالم و وسیم ہیں امجد علی کے فرزند خرم ہیں حاجی متولی کے تین فرزند حاجی قلندر خان، پیر خان و حاجی ونگزیب ہیں حاجی قلندر خان کے تین فرزند حاجی لیاقت علی، حاجی گل زرین و شوکت علی ہیں حاجی لیاقت علی کے دو فرزند قمر علی و حسن علی ہیں حاجی گل زرین کے تین فرزند سہیل علی، محمد اویس علی و شعیب علی ہیں شوکت علی کے دو فرزند بلال علی و عتیق علی ہیں پیر خان کے چھ فرزند محمد ارشد، ریاست علی، منصف علی، محمد آصف علی، اظہر علی و انصر علی ہیں محمد ارشد کے فرزند حمزہ علی ہیں ریاست علی کے فرزند عبداللہ ہیں منصف علی کے فرزند خضر علی ہیں حاجی ونگزیب کے چار فرزند صابر علی، حاجی خالد حسین، جعفر حسین و بابر علی ہیں حاجی خالد حسین کے تین فرزند ثناء اللہ، عماد اللہ و عکرمہ علی ہیں جعفر حسین کے تین فرزند قذافی، مزمل علی و موسیٰ علی ہیں بابر علی کے دو فرزند صابر و عیسیٰ ہیں۔راجولی کے فرزند عالم زیب ہیں ان کے دو فرزند احسان و چن زیب ہیں۔

سیاب احمد اعوان صدیقی ساکن تولہ دچھور میراں گڑھی دوپٹہ حال کراچی، ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کراچی ویسٹ کے چیف آرگنائزر ہیں آپ کا شجرہ نسب یوں ہے ''سیاب احمد بن کلہ خان بن صوبہ خان بن ڈھوڈا خان بن غازی خان بن فیض محمد بن صوبہ خان بن امیر خان بن مصطا خان بن نعمت خان بن محرم بن کھوندو بن سمند بن ملوک بن اہیر خان بن غنی بن عاقل بن حسن خان بن مکھن بن نوشیر بن مہمند بن بدھو بن دفتر بن سقد بن اسمند بن نواب بن جند بن ارجن بن گاموں بن غلام علی بن مزمل علی کلگان۔

حلقہ کھاوڑہ مظفر آباد:

''تحقیق الاعوان'' تالیف از ایم خواص خان گولڑہ اعوان ص 297، تاریخ علوی اعوان صفحہ 775 تا 777، تحقیق الانساب جلد 1 ص 128 و 348۔460، تحقیق الانساب جلد دوم ص 242 وسلسلۃ الاعوان وتھکیال راجپوت صفحہ 345 تا 352 کے مطابق مزمل علی کلگان کی گیارہویں پشت میں ملک ساہو بن جیسر بن سالت بن رضوان (رجوئیں) بن اقبال عرف ملک کول بن فیروز المعروف پھرن بن قدوس المعروف کدو بن چراغ معروف چرایا بن عبدالجبار بن کرم علی کھلی بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ علوی۔ ملک ساہو کے تین فرزند ملک دھن، ملک بدھ (جداعلا بدھال شاخ) و ملک داؤد تھے۔ملک دھن کے پوتے ملک ملاں (جداعلا ملیال شاخ)، ملک پاجی (جداعلا پاجیال) و ملک نیک محمد پسران جسیل (جمیل) تھے۔ملک پاجی کے چار فرزند ملک مہرا خان، ملک میجا خان، ملک لعل خان و ملک سباج تھے۔

اعوان آباد نکر فتوٹ یونین کونسل کیٹکیر مظفر آباد کے قطب شاہی علوی اعوان:

شجرہ نسب مرسلہ عنصر محمود اعوان ایڈووکیٹ و غلام مرتضیٰ اعوان و مندرجہ بالا کتب کے مطابق ملک لعل خان کے دو فرزند مصطفیٰ (مصطہ) خان و کالا خان تھے مصطفیٰ خان کی چوتھی پشت میں ستار محمد (ہزارہ)، شیر محمد (نکر فتوٹ) و غلام محمد (چمیاٹی) پسران ملاں چھتہ بن بگاہ بن نیک محمد (نیکا) گزرے ہیں۔شیر محمد کی چوتھی پشت میں محمد بشیر و محمد یونس پسران شہاب الدین بن شیر محمد تھے۔محمد بشیر کے چار فرزند محمد کریم، محمد ظہور، عنصر محمود و محمد رقیب (لاولد) ہوئے۔محمد کریم دو فرزند وقاص و ثاقب ہیں وقاص کے فرزند حاشر علی ہیں ثاقب کے فرزند زین ہیں۔محمد ظہور کے چار فرزند آفاق ، شہباز، عدنان و ارسلان ہیں آفاق کے فرزند فرہان علی ہیں۔ عنصر محمود اعوان ایڈووکیٹ اسلام آباد قابل ذکر ہیں شجرہ ہذا آپ ہی نے ارسال فرمایا آپ کے دو فرزند محمد انس ملک و حسان علی ہیں۔محمد یونس خان کے چار فرزند تاج افسر، محمد ممتاز، محمد مشتاق و محمد مقبول ہیں تاج افسر کے فرزند عماد تاج ہیں محمد ممتاز کے پانچ فرزند کاشف، عاقب، عمر، محسن و احسن ہیں۔محمد مقبول کے فرزند عبداللہ ہیں۔ملک بدھ خان (بدھال) کے پانچ فرزند گلاب (لاولد)، بھگڑا، دریا خان، شیخ خان و حمزہ تھے۔دریا خان کے فرزند عظمت سردار تھے ان کے تین فرزند عبداللہ، طوطا سردار و کوکا سردار تھے طوطا سردار کے دو فرزند سیدا سردار و طاہر سردار تھے سید محمد (سیدا سردار) کے فرزند جموں و کرم اللہ تھے جموں کے دو فرزند صوفی و مٹھا سردار تھے۔صوفی کے تین فرزند گلاب سردار، ہنس سردار و فتح محمد تھے گلاب سردار کے پانچ فرزند دوست محمد سردار، غلام محمد، حشمت سردار، فیض محمد و عمر دین تھے۔دوست محمد نمبردار کے فرزند فیروز دین نمبردار ہوئے ان کے چار فرزند خان افضل خان نمبردار، میر افضل خان، زین افضل (لاولد)، علی افضل (لاولد) ہوئے۔خان افضل خان نمبردار کے پانچ فرزند نوید افضل خان، معید افضل خان، شعیب افضل خان، توفیق افضل خان و مہتاب افضل خان ہیں نوید افضل خان کے فرزند حسان بن نوید و مصعب بن نوید ہیں معید افضل کے فرزند معیز ہیں۔میر افضل سردار (ریٹائرڈ مدرس) کے دو فرزند محمد سلیم خان و عبدالقیوم خان (مدرس) ہیں محمد سلیم خان مدرس کے فہیم، ایاز و اویس ہیں فہیم کے دو فرزند ابراہیم و ابوبکر ہیں ایاز کے فرزند طلحہ ہیں عبدالقیوم خان کے چار فرزند ارشد، ساجد، ماجد و واجد ہیں ارشد کے فرزند سعد ہیں واجد کے دو فرزند وجاہت و آصف ہیں۔

عمر دین کے دو فرزند غلام افضل نمبردار و محمد افضل (لاولد) ہوئے غلام افضل نمبردار کے فرزند غلام نبی ن ہیں غلام نبی نمبردار کے تین فرزند غلام مرتضیٰ مدرس، غلام رضا و احمد رضا ہیں غلام مرتضیٰ کے دو فرزند ضیاء الرحمٰن و زریاب ہیں غلام رضا کے فرزند ملک ذولنورین حیدر ہیں۔حشمت سردار کے پانچ فرزند محمد اکبر، علی بہادر (لاولد)، شیر احمد، حبیب اللہ (لاولد) و جان محمد ہیں محمد اکبر کے فرزند شراف دین ہیں ان کے چار فرزند ارشاد، گلشاد، رمضان و اسحاق ہیں ارشاد کے فرزند عدیل ہیں گل شاد کے محمود احمد ہیں محمد رمضان کے چار فرزند احسان، عبدالرحمٰن، محمد رضوان و صدام ہیں احسان کے فرزند عبدالحنان ہیں اسحاق کے چار فرزند اسرار، اشتیاق، ابرار و عمیر ہیں اسرار کے تین فرزند صائم، سبحان و اریان ہیں۔ شیر احمد کے فرزند عبدالرحیم ہیں ان کے تین فرزند عبدالکریم ، عبدالرشید و کمال افسر ہیں۔جان محمد کے دو فرزند عبدالغنی و بشیر (لاولد) ہوئے۔عبدالغنی کے پانچ فرزند منظور الٰہی ،مسعود الٰہی، مقبول، منصور و امان اللہ ہیں منظور الٰہی کے تین فرزند ہیں محمد راشد، محمد بلال عطاری و خرم ہیں محمد بلال عطاری کے فرزند جمال علی ہیں مسعود الٰہی

کے چھ فرزند شہزاد، حمزہ، ذیشان، احتشام، مدثر و فیضان ہیں مقبول کے دو فرزند عبدالستار و عبدالغفار ہیں عبدالستار کے فرزند طیب ہیں عبدالغفار کے فرزند عبدالہادی ہیں منصور کے فرزند حارث ہیں امان اللہ کے دو فرزند فرحان و عبداللہ ہیں ۔سردار ہنس کی تیسری پشت میں فیروزا کبر، نذیرا کبر، سعید، خلیل ،نسیم (لاولد) وظہور ہیں فیروزا کبر کے چھ فرزند ظفر اقبال، شاہد، اسد، صدام، احسان و ذیشان ہیں ظفر اقبال کے تین فرزند مظہر، حماد و جواد ہیں شاہد کے چار فرزند آشیان ضغم ،حسنین و آشیان ہیں اسد کے دو فرزند عبداللہ و عمار ہیں صدام کے دو فرزند مہر علی و محمد علی ہیں نذیرا کبر کے تین فرزند ندیم اقبال، نعیم و ہارون ہیں نعیم اقبال کے یوسف ہیں محمد سعید کے چار فرزند اظہر، فیصل، عثمان و عمر ہیں اظہر کے فرزند حاشر علی ہیں فیصل کے فرزند ملک حذیفہ ہیں خلیل کے تین فرزند عاطف، عاصم سانول ہیں عاصم کے فرزند آذان ہیں ظہور کے دو فرزند دانیال و شر یبال ہیں۔ فتح محمد کے دو فرزند بالا و نیاز محمد تھے بالا کے فرزند عبداللہ تھے ان کے دو فرزند احمد حسین و جھنڈو ہیں احمد حسین کے فرزند شراف دین ہیں شراف دین کے چار فرزند سہیل، شعیب، اشفاق و شیراز ہیں سہیل کے دو فرزند سبحان و صائم ہیں شعیب کے تین فرزند شاہزیب، احتشام و شیر یال ہیں۔ فیروز دین کے پانچ فرزند سیدا کبر، علی اکبر، میر عالم، شیر احمد و گل افسر ہوئے۔ سیدا کبر کے تین فرزند نورا کبر، عزیزا کبر و عبدالحمید ہیں نورا کبر کے چار فرزند شوکت حسین، لیاقت حسین، یاسر حسین و رفاقت حسین ہیں شوکت حسین کے فرزند زوہیب ہیں لیاقت حسین کے فرزند عبداللہ ہیں یاسر حسین کے فرزند دیان ہیں۔

حاجی عبدالحمید اعوان قابل ذکر شخصیت ہیں آپ کے چار فرزند عامر، عدنان، نعمان حمید و عرفان حمید ہیں عامر کے دو فرزند سبحان ملک و کاشان ملک ہیں عدنان کے فرزند احمد ہیں۔ علی اکبر کے دو فرزند محمد عظیم و محمد شبیر ہیں محمد عظیم کے تین فرزند فرحان عظیم، ارسلان عظیم و مزمل علی ہیں۔ میر عالم کے دو فرزند نور حسین و علی حسین ہیں نور حسین کے چار فرزند بنارس، حبیب، نجیب و احمد حسن ہیں حبیب کے دو فرزند حیدر علی و حامد علی ہیں علی حسین کے پانچ فرزند خالد، ساجد، امجد، خلیق (خالق) و نادر ہیں خالد کے دو فرزند ذوالقرنین و واثق ہیں ساجد کے دو فرزند عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں خلیق کے فرزند روحان ہیں نادر کے فرزند زوحان ہیں۔ شیر احمد کے چار فرزند محمد یعقوب، محمد ایوب (لاولد)، فضل کریم و داؤد احمد ہوئے محمد یعقوب کے چار فرزند محمد عمران، نعمان، صابر و کامران ہیں عمران کے فرزند ذیشان ہیں فضل کریم کے دو فرزند ادریس فضل و توصیف ہیں ادریس فضل کے فرزند احمد ادریس ہیں۔ داؤد احمد کے چار فرزند جنید داؤد، افضال داؤد، خضر داؤد و اسامہ داؤد ہیں۔ گل افسر کے پانچ فرزند زاہد اقبال، عابد، ناصر، شکیل و جمیل ہیں زاہد اقبال کے تین فرزند شاہد، منتظر و معین ہیں عابد کے فرزند متین ہیں ناصر کے فرزند حمزہ ہیں شکیل کے تین فرزند ابراہیم، اسماعیل و اسحاق ہیں جمیل کے فرزند حسن و حسین ہیں حیات اللہ کے فرزند سید افسر ہوئے ان کے تین فرزند منیر، نزاکت و ضمیر ہیں منیر کے تین فرزند وقاص، ریحان و نقاش ہیں ضمیر کے دو فرزند ایان و انشال ہیں۔ طاہر سردار کے تین فرزند جمشید، ٹھلا و پھلا تھے ٹھلا کے فرزند کلہ تھے ان کے فرزند میاں فتح محمد تھے ان کے دو فرزند منان و فضل دین تھے مناں کے دو فرزند مغل و دین محمد تھے مغل کے فرزند محمد اکبر ہوئے ان کے دو فرزند خان اکبر و محمود احمد ہیں خان کبر کے دو فرزند زین افسر و انصر اقبال ہیں محمود احمد کے تین فرزند خالد محمود، شاہد، شفاعت ہیں خالد محمود کے فرزند اقبال ہیں شاہد کے فرزند شان ہیں۔ فضل دین کی تیسری پشت میں خادم حسین ،ظہیر احمد و تنویر احمد پسران سیال دین بن حیات اللہ ہوئے

ظہیر احمد کے تین فرزند منشاد، شفیق و صبور ہیں منشاد کے فرزند صائم ہیں شفیق کے فرزند ایان ہیں۔ پھلا کی چھٹی پشت میں محمد رحیم و محمد کریم پسران نور عالم بن منگی بن ستار محمد بن امیر محمد بن کالو ہوئے۔ محمد رحیم اعوان کے چار فرزند محمد نسیم، محمد فاروق، عبدالوحید و فدا حسین ہیں محمد نسیم کے فرزند ابرار ہیں۔ محمد فاروق اعوان سب انسپکٹر پولیس حال وزیر اعظم سیکرٹریٹ مظفر آباد فرائض سرانجام دے رہے قابل ذکر شخصیت ہیں آپ کے پانچ فرزند فہیم احمد اعوان (چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نکر فتوٹ)، عامر اعوان، کاشف، عثمان و منیب الرحمٰن ہیں۔ عبدالوحید کے دو فرزند اشتیاق و ارسلان ہیں فدا حسین کے فرزند فیضان ہیں۔ محمد کریم کے پانچ فرزند محمد یاسین، عبدالحفیظ ،محمد ادریس، محمد توصیف و رئیس ہیں محمد یاسین کے چار فرزند محسن، فراز، ابرار و افضال ہیں عبدالحفیظ کے فرزند انیس ہیں محمد ادریس کے دو فرزند صائم و اذان ہیں محمد توصیف کے تین فرزند توقیر، تنزیل و طلحہ ہیں رئیس کے فرزند ارسل ہیں۔

مٹھا سردار کے چار فرزند نورا سردار، بوڑا سردار، تاج محمد (لاولد) و شیر محمد تھے۔ نورا سردار کی تیسری پشت میں رحم دین، گلاب دین و صدر دین پسران نمانا بن کالو تھے رحم دین کے دو فرزند علی داد و افراسیاب ہیں علی داد کے تین فرزند رضا احمد، ضیاء احمد و عظمت حسین ہیں گلاب دین کے دو فرزند غلام حیدر و محمد زاہد ہیں غلام حیدر کے فرزند رضوان ہیں محمد زاہد کے تین فرزند شاہد، واجد ذیشان ہیں صدرالدین کے چار فرزند عتیق الرحمٰن، حبیب الرحمٰن، شفیق الرحمٰن و عزیز الرحمٰن ہیں عتیق الرحمٰن چار فرزند عطاالرحمٰن، عبدالرحمٰن، نقیب الرحمٰن و نجیب الرحمٰن ہیں حبیب الرحمٰن کے چار فرزند حسن، عبدالقادر، عبداللہ و زین ہیں عزیز الرحمٰن کے فرزند کاشیان ہیں بوڑا سردار کے تین فرزند مہندا، خیر محمد و دین محمد تھے ۔مہندا کی کے فرزند سردار منوں تھے ان کے پانچ فرزند سردار محمد اکبر، انور، راجوالی، دفتر و شیر احمد ہوئے سردار محمد اکبر کے تین فرزند علی اکبر، بدرالدین و جہانداد ہوئے علی اکبر کے دو فرزند غلام رسول و محمد حنیف ہیں غلام رسول کے فرزند فیض الرسوں و سید الرسول ہیں محمد حنیف کے دو فرزند نعیم حنیف و انیس ہیں نعیم حنیف کے دو فرزند جمال و حسنین ہیں بدرالدین کے تین فرزند ریاض، زبیر و مختار ہوئے زبیر کے فرزند حسیب ہیں ان کے فرزند اریب ہیں مختار کے تین فرزند اسد، عدنان و کامران ہیں۔ جہانداد کے چار فرزند مشتاق، خطیب، اعجاز و عامر سہیل ہیں مشتاق کے فرزند بابر ہیں ان کے فرزند ایان ہیں خطیب کے فرزند عاشر ہیں اعجاز کے چار فرزند اویس، حماد، سانول و سبحان ہیں۔ دفتر کے دو فرزند لطیف و خاکی (لاولد) تھے لطیف کے چار فرزند خالد، ممتاز، امتیاز و افتخار ہیں خالد کے چار فرزند عثمان، معراج، عقیل و ریحان ہیں ممتاز کے پانچ فرزند مہتاب، ہارون، اظہر، فرحان و عمر ہیں امتیاز کے فرزند مدثر ہیں افتخار کے دو فرزند شاکر و ذاکر ہیں۔ شیر احمد کے چھ فرزند شمس الدین، سیدا کبر، سلیمان، شریف، نواب و عبدالعزیز ہیں شمس الدین کے تین فرزند بشارت، نوید و باسط ہوئے نوید کے پانچ فرزند عجائب، ادیب، سائبان، منان و مبشر ہیں سلیمان کے دو فرزند منیر افسر و سرفراز ہیں منیر افسر کے دو فرزند شجاعت و اسامہ ہیں اسامہ کے فرزند حسنین ہیں سرفراز کے دو فرزند احمد فراز و احتشام الحق ہیں شریف کے پانچ فرزند اجمل، جاوید، شفیق، فیاض و طالب حسین ہیں اجمل کے فرزند شفاعت ہیں جاوید کے چار فرزند رمیض، سبیل، نبیل و ایان ہیں فیاض کے تین فرزند ریحان، ذیشان و فیضان ہیں طالب حسین کے فرزند عبداللہ ہیں۔ عبدالعزیز کے تین فرزند صدیق، صادق و عارف ہیں صدیق کے چار فرزند اشفاق، آفتاب، حماد و اشتیاق ہیں اشفاق کے تین فرزند زوہیب، سعد و خضر ہیں صادق کے چار فرزند یاسر، انصر، مرتضٰی و مجتبٰی ہیں عارف کے پانچ فرزند

عاصم، ثاقب، شیراز، عامر وافضال ہیں عاصم کے دوفرزند آذان وعالیان ہیں۔

شیخ خان کے دوفرزند میاں شمس الدین وحیات تھے حیات کی ساتویں پشت میں نسیم، محمد حسین، علی اصغر و تاج اصغر پسران محمد عظیم بن فقیر محمد بن کالو بن علی محمد بن ماجھی بن شاہ محمد بن نیاز محمد ہوئے۔نسیم کے چارفرزند صادق، حافظ رضا الٰہی، نیاز و آفتاب ہیں صادق کے دوفرزند طارق وانعام الحق ہیں حافظ رضا الٰہی کے تین فرزند ثقلین، حسنین ووقار ہیں آفتاب کے دوفرزند مزمل وخضر ہیں محمد حسین کے فرزند سبیل ہیں علی اصغر کے چارفرزند آصف، شکیل، جمیل ونبیل ہیں تاج اصغر کے تین فرزند کامران، جواد و بلال ہیں۔طاہر کی چوتھی پشت میں غلام محمد وجمعہ پسران صوفی بن مرچا بن عبداللہ بن جمشید تھے غلام محمد کے تین فرزند اللہ دتہ نمبردار، دین محمد ومحمد بخش تھے اللہ دتہ نمبردار کے تین فرزند حیدر، شیر محمد وفقیر محمد تھے حیدر کے چھ فرزند لعل دین، محمد افسر نمبردار، فقیر محمد، سید افسر، محمد امین (لاولد) وبلوردین تھے۔جمعہ کی دوسری پشت میں علی گوہر (لاولد)، حضرت سائیں سخی محمد، محمد سلیمان خان نمبردار ومحمد اسماعیل پسران علی بہادر نمبردار تھے حضرت سائیں سخی محمد (سجادہ نشین ڈنگہ کوٹ) کے صاحبزادہ محمد مسکین وصاحبزادہ کالا بابا ہوئے۔کالا بابا (سجادہ نشین ڈنگہ کوٹ) کے دوفرزند شاہ امین ومحمد یاسین ہیں شاہ امین کے فرزند محمد شہزاد ہیں محمد یاسین کے فرزند عنایت ہیں۔محمد سلیمان نمبردار کے تین فرزند محمد صابر نمبردار، علی شان وعاشق حسین ہیں۔

پاجی آل شاخ سے معروف سیاسی وسماجی رہنما، ممبر کشمیر کونسل جناب اختر پرویز اعوان بن محمد شفیع خان بن عالم دین بن منگی خان بن نیک محمد بن فقیر محمد بن ملک جھتو بن عطاءاللہ بن ملک سالت بن ملک سباج بن ملک پاجی ہیں آپ کے فرزند جنید اختر وجواد اختر ہیں۔

اسی شاخ سے ڈاکٹر محمد فاروق اعوان D H O، محمد مشتاق اعوان، محمد طارق اعوان، محمد زاہد اعوان و ڈاکٹر شاہد اعوان پسران محمد یعقوب (اسسٹنٹ ڈائریکٹر) بن قمر علی بن جیون علی بن حب علی بن یار محمد بن دین محمد بن کامل بن ملک جانی بن ملک میجا خان بن ملک پاجی خان (جدامجد پاجی آل)۔ملک پاجی خان کی 9ویں پشت میں علم دین، گل اکبر، عبدالرحمٰن، محمد صدیق، عبدالغفور ومنظور حسین پسران سلام دین بن محمد شیر بن نیک محمد (خیریاں) بن فقیر محمد بن ملک جھتو بن بن عطامحمد بن ملک سالت بن ملک سباج ہیں منظور حسین کے نوفرزند کاشف علی، واجد علی، محمد طالب، محمد طیب، محمد عاقب، محمد شعیب، محمد شیراز، محمد فراز ومحمد اعجاز وایک بیٹی ہیں۔

محمد عمر اعوان بن محمد شریف بن محمد امیر بن جمعہ خان بن نیاز محمد بن دین محمد بن ملک جیا اعوان بن سید محمد بن ملک رحمت بن ملک دولت بن ملک قاسم بن ملک ملاں خان اعوان (جدامجد ملا آل گوت)۔

نیک آل شاخ سے ملک اورنگزیب اعوان بن رحم دین بن حسن علی بن فقیر محمد بن دین محمد بن شیر علی بن میر محمد بن راج محمد بن منگو بن راج محمد بن مرزا بن بگاہ بن لال بن نیک محمد۔اسی شاخ سے حسین احمد مدنی بن ظفر احمد نسیم بن منشی امیر عالم خان بن بیر محمد بن دین محمد بن فتح محمد بن جھنڈا بن نور محمد بن عطاءاللہ بن صحاح بن نوردین بن اللہ دین بن کمال خان بن نیک محمد (نیک آل)۔عثمان، احسان وریحان پسران نصیر حسین بن عصمت اللہ بن امیر محمد بن دین محمد۔

بدھ آل شاخ سے ظفر عباس، زاہد اکرم ایڈووکیٹ، لیاقت عباس پسران جسٹس محمد اکرم خان بن منشی

عبداللہ بن دین محمد بن غلام محمد بن صوفی بن مرچا بن عبداللہ بن جمشید بن طاہر بن عظمت بن ملک دریا خان بن ملک بدھ خان بن ملک ساہو خان۔

ملک ساہو خان کی اولاد سے جسٹس محمد اکرم مرحوم، اختر پرویز اعوان ممبر کشمیر کونسل، محمد فاروق اعوان DHO، عظمت حسین اعوان ریٹائرڈ ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر، سجاد اعوان AD، محمد نصیر سیکشن آفیسر، محمد فاروق اعوان ریٹائرڈ پرنسپل، ملک اورنگزیب اعوان ریٹائرڈ ماہر مضمون، انور حسین اعوان ایڈمن آفیسر، محمد سجاد اعوان PS، نصیر اعوان SO، محمد خان اعوان، محمد اکرم اعوان ڈپٹی ڈائریکٹر، حاجی عبدالحمید اعوان، عنصر محمود اعوان ایڈووکیٹ، داؤد احمد اعوان، غلام مرتضیٰ اعوان، ملک فاروق اعوان سب انسپکٹر، تاج افسر اعوان، توفیق افضل، منیر افسر، نعیم حنیف، عبدالرشید اعوان، ظفر اعوان نگران محکمہ صحت، محمد جاوید اعوان ذاتی معاون، حسین احمد مدنی قابل ذکر ہیں۔

ٹمبی (اعوان شریف) مظفر آباد:

تاریخ اقوام پونچھ میں اعوانان سنگولہ وغیرہ کے عنوان سے اعوان قطب شاہی شاخ ملوک شاہی کے حوالے سے صفحہ 651 تا 654 پر اس شاخ کا احوال درج ہے۔دوسوسال سے زیادہ عرصہ کا ذکر ہے کہ آوان کاری ضلع شاہ پور کے ایک اعوان بزرگ حافظ ملوک نام مظفر آباد کے علاقہ چکار میں آکر رونق افروز ہوئے۔حافظ ملوک زمان علی کھوکھر کی اولاد سے تھے ان کی اقامت گاہ موضع ٹمبی بھنہ تھا جہاں ان کی اور ان کے فرزند حافظ باقر کی زیارتیں موجود ہیں اور کچھ اولاد اب تک وہاں آباد ہے۔حافظ باقر کے چار فرزند تھے اور چاروں ہی قرآن شریف کے حافظ تھے ان کے نام حسب ذیل ہیں۔حافظ علی محمد، حافظ خان محمد، حافظ شاہ محمد، حافظ عنایت اللہ ان میں حافظ شاہ محمد اور حافظ عنایت اللہ تو مفقود الخبر ہوگئے۔حافظ علی محمد اور حافظ خان محمد صاحب اولاد ہوئے۔(انساب قبائل اکبریا جلد دوم میں پانچ فرزند اور تحقیق الانساب جلد اول میں چھ فرزند درج ہیں جو کہ درست ہے) یہ تمام برادری زراعت پیشہ ہے سب کو حق اسامی حاصل ہے چناں چہ جمع بندی چار سالہ موضع کھڑک کے نمبر کھیوٹ 114 اور کھتونی 338 میں نام اسامی کے خانہ میں حسین بخش ولد قاضی فتح نور وعزیز الرحمٰن وغیرہ ولد غلام نبی کا نام درج ہے اور قوم اعوان لکھی ہوئی ہے۔حسین بخش اور غلام نبی قاضی فتح نور کے بیٹے ہیں اور قاضی فتح نور حافظ گل محمد خلف حافظ خان محمد کا فرزند ہے قاضی فتح نور نے قریباً سوا سو سال کی عمر میں 1918ء میں انتقال کیا ہے راجہ موتی سنگھ کا ایک فرمان راقم الحروف کی نظر سے گزرا ہے جس میں درج ہے کہ چوں مسمی قاضی فتح نور سکنہ کھڑك جھنڈہ سائر همیشه از خود تیار مے کندوحالا هم تیار کرده است ۔لازم کہ قیمت جھنڈہ از دیگر قاضیان متعلقه آں حسب طریق وصول کنانیده زیاده تاکید است ۔ 26 ماہ اسوج 1943 ب اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ قاضی فتح نور حکومت کی نظروں میں ایک باوقعت قاضی رہا ہے۔حافظ ملوک کی اولاد علاقہ چکار کے موضع ٹمبی بھنہ میں موجود ہے۔بعض بکوٹ ضلع ہزارہ اور روات تحصیل کوہ مری یعنی علاقہ انگریزی میں بھی آباد ہے اور زیادہ تعداد پونچھ میں موجود ہے۔

تحقیق الانساب جلد اوّل کے ص 271، 346 و 499 کے مطابق زمان علی کھوکھر کی اولاد سے حافظ باقر

کے چھ فرزند حافظ محمد عظیم، حافظ علی محمد، حافظ فتح محمد، حافظ عنایت اللہ، حافظ شاہ محمد و حافظ خان محمد تھے حافظ محمد عظیم کی اولاد میانوالی اور حویلی میں آباد ہے حافظ علی محمد و حافظ خان محمد کی اولاد پتن، کھڑک، ہورنہ میرہ راولاکوٹ میں آباد ہے حافظ فتح محمد کی اولاد ٹھمی مظفر آباد میں آباد ہے ان کی تیسری پشت میں مولوی غلام رسول، مولوی رحمت اللہ و مولوی ابراہیم پسران حافظ میر محمد بن حافظ نور محمد تھے۔ مولوی غلام رسول کے دو فرزند مولوی محمد صدیق (لاولد) و مولوی محمد لطیف تھے مولوی محمد لطیف کے چار فرزند حوالدار محمد کلیم، محمد دلپذیر، محمد علیم و محمد شبیر ہیں حوالدار محمد کلیم کے دو فرزند ظہیر احمد و داؤد احمد ہیں مولوی رحمت اللہ کے پانچ فرزند مولوی عالم دین، مولوی نواب خان، مولوی محمد شریف، مولوی محمد بشیر و مولوی عبدالمجید ہوئے۔ مولوی عالم دین کے تین فرزند محمد رفیق، محمد حنیف و عبدالغفور ہیں محمد رفیق کے تین فرزند عتیق، حبیب و شاہد ہیں محمد حنیف کے دو فرزند عدنان و ملک خان ہیں۔ مولوی نواب کے چھ فرزند یامین، عبدالرحیم، محمد فیاض، علی اصغر، محمد شکور و بشارت ہیں۔ مولوی محمد شریف کے تین فرزند عبدالرشید، محمد سعید، عبدالحفیظ و سفیر ہیں مولوی محمد بشیر کے پانچ فرزند عبدالعزیز، قدیر، مشتاق، نعیم و تنویر ہیں۔ مولوی عبدالمجید کے چھ فرزند عبدالحمید، عبدالوحید، شکیل، نوید، عقیل و خورشید ہیں۔ مولوی محمد ابراہیم کے پانچ فرزند مولوی محمد یعقوب، مولوی محمد یوسف، مولوی محمد یونس، مولوی محمد اسحاق و مولوی محمد اسماعیل (لاولد) ہوئے۔ مولوی محمد یعقوب کے چار فرزند محمد فاروق، محمد نسیم، محمد سلیم و محمد عارف ہیں۔ محمد فاروق اعوان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے ساتھ طویل عرصہ سے منسلک ہیں آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کراچی ڈویژن کے چیف آرگنائزر بھی ہیں خدمت خلق کا بھرپور جذبہ رکھتے ہیں اعلیٰ اوصاف کے مالک ہیں تحقیق سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں شجرہ ہذا آپ ہی کوششوں کا ثمر ہے آپ نے اس امر کی تصدیق دی ہے کہ حافظ فتح محمد بن حافظ باقرؒ کی اولاد مظفر آباد میں صرف موضع ٹھمی یونین کونسل جھنڈگراں حلقہ 4 مظفر آباد میں آباد ہے۔ محمد فاروق اعوان کے تین فرزند تنویر حسین، طاہر حسین و محمد طارق ہیں تنویر حسین کے تین فرزند محسن، احسن و دانیال ہیں طاہر حسین کے چار فرزند اویس طاہر انس طاہر، حارث طاہر و عمر طاہر ہیں محمد طارق کے فرزند عبدالمنان ہیں۔

شجرہ نسب: سالار محمد فاروق اعوان بن محمد یعقوب بن مولوی ابراہیم بن حافظ میر محمد بن حافظ نور محمد بن حافظ فتح محمد بن حافظ باقر بن حافظ ملوک بن شرف الدین بن حافظ عبدالحاجی بن گوراعلوی بن کالو بن تھراج بن بھرتھ بن گگا بن شیر محمد بن محمد شاہ بن عظمت اللہ بن حشمت اللہ بن غلام محی الدین بن خدایار بن عبدالفاروق بن عبدالواحد بن عبدالباری بن عنایت اللہ بن کمال شاہ بن مست شاہ بن شمس شاہ بن عنایت اللہ بن احمد شاہ بن جوگی شاہ بن ابراہیم شاہ بن حبو علوی بن وگیر ابن زمان علی کھوکھر بن قطب حیدر شاہ غازی علوی۔

سالار محمد فاروق اعوان نے نشاندہی کی ہے کہ تاریخ علوی اعوان ایڈیشن 1999ء کے صفحہ 723 پر بہرام خان وگل زمان خان پسران محمد اکبر بن حافظ نور محمد بن حافظ فتح محمد کی اولاد دریکوٹی مظفر آباد درج ہے جو کہ درست نہیں ہے ان کا اس قبیلہ سے کوئی تعلق نہیں۔ تحقیق کی گئی سالار محمد فاروق اعوان نے درست نشاندہی کی ہے۔''

(بحوالہ: سالار محمد فاروق اعوان چیف آرگنائزر ساکن ٹھمی و میراسر و مظفر آباد رابطہ نمبر 0346-9617046)

سرلی سچہ پٹیکہ: میاں عبدالودود اعوان سیاسی، سماجی و فلاحی امور میں بھرپور حصہ لیتے ہیں آپ سابق چیئرمین یونین کونسل سرلی سچہ بھی رہ چکے ہیں گولڑہ قطب شاہی اعوان از اولاد حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کی اولاد ہیں۔ ''اعوان ویلفیئر سوسائٹی پاکستان'' صوبہ پنجاب کے چیئرمین ہیں آپ کے آٹھ فرزند محمد شبیر، عبدالہادی، عبدالباقی، محمد جاوید قاری عبدالشکور، محمد جلیل، محمد بلال و عبدالقدوس ہیں محمد شبیر کے دو فرزند فیاض شبیر، ایاز شبیر و بیٹی نایاب شبیر ہیں عبدالہادی کے دو فرزند حمزہ ہادی و ذیشان اور بیٹی عریبہ ہیں عبدالباقی کے دو فرزند علی و ابراہیم اور تین بیٹیاں ہیں محمد جاوید کے دو فرزند عباللہ و سعاد ہیں عبدالشکور کے فرزمد محمد اسماعیل ہیں محمد جلیل کے دو فرزند محمد ذکریا و احمد ہیں عبدالقدوس کے دو بیٹے تابش وطہٰ ہیں۔

ضلع جہلم ویلی (ہٹیاں بالا):

ضلع جہلم ویلی میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف کوآرڈینیٹرز میں لیاقت علی اعوان، مخدوم میاں مدثر شمس اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان آزاد کشمیر، معروف صحافی محمد شبیر، ہیڈ ماسٹر صابر حسین، شاہد محمود، بابر حمید، محمد مقصود وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ضلع جہلم ویلی کا تذکرہ قبل ازیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی شائع کی جانے والی کتب میں کیا جا چکا ہے یہاں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چند مخلصین کا تذکرہ کیا جاتا ہے:۔

ڈاکٹر قاضی ذوالفقار علی اعوان بن قاضی محمد اسلم بن قاضی عبدالرحمٰن خان بن اخونزادہ قاضی محمد ایوب خان بن قاضی ہاشم علی خان بن قاضی موج علی خان بن حافظ نعمان خان بن حافظ یاسین خان بن حافظ مرتضٰی خان بن موسیٰ جلال خان بن شاہ داد خان بن عالی خان بن کمال خان بن جلال خان بن مقصود خان بن غلام خان بن جیا خان بن شریف خان بن حلف خان بن احمد خان بن عاصم خان بن جوذڈا خان بن رستم بن طور بن عرب خان بن عظمت بن بہادر بن نادر بن احمد علی بن عبداللہ گولڑہ۔

لیاقت علی اعوان (چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان) بن بہادر علی بن احمد علی بن حسن علی بن سمند خان بن مصطا خان بن نعمت خان بن محرم خان بن کہوندو بن سمند بن ملوک بن اہیر خان بن غنی بن عاقل بن حسن خان بن مکھن بن نوشیر بن مہمند بن بدھو بن دفتر بن سقد بن اسمند بن نواب بن جند بن ارجن بن گاموں بن غلام علی بن مزمل علی کلگان۔ صابر حسین اعوان بن نجیب اللہ بن محمد زمان بن حسن علی بن سمند خان۔

عابد حسین اعوان (ریٹائرڈ سیکرٹری حکومت) بن غلام حسین بن حبیب اللہ ہیڈ نمبردار بن محمد خان بن علی خان فوجدار بن میر خان بن مانجی بن نعمت بن محرم خان۔

مخدوم میاں مدثر شمس اعوان (چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان آزاد کشمیر) بن شمس الدین کوثر بن رحمت اللہ بن فقیر اللہ بن عبداللہ بن موج دین بن سلام دین بن صالح محمد بن کاظم خان بن فقیر محمد بن ادریس خان بن درویش خان بن حضرت بابا جمال خانؒ بن حضرت بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خانؒ بن حمید اللہ عرف بڈھا بابا بن حضرت بابا شادمؒ بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ۔

محمد شبیر (چیف کوآرڈینیٹر) بن کالا خان بن علی اکبر بن شیر ولی بن صوفی بن ستار علی بن شیر جنگ بن فتح خان بن جمدن بن سلیمان بن صالح محمد بن نعمت بن مرزا بن مولا بن موہر بن جھنڈا بن گوہر بن کالا بن نور بن محمود بن بدھن بن تریڑ بن سگرا بن حسن دوست بن احمد علی بن عبداللہ گولڑہ بن سالار قطب حیدر غازی۔

لیپا کرناہ: تحقیق الانساب جلد اول صفحہ 466-445 کے مطابق دریا محمد ومرید خان پسران بگاہ خان بن چوہڑ محمد بن شاہ محمد بن علی محمد بن دستار خان بن عدلی خان بن شیر محمد بن چنگیز خان بن شیر احمد بن محمد اکبر بن مہر دین بن دیسر خان بن محمود شاہ بن صغرال شاہ بن دھنی پیر بن پیر مانک شاہ بن پیر امانت شاہ بن پیر حسین شاہ بن پیر شام شاہ بن جمعہ شاہ بن شاہ زمان بن زبیر شاہ بن زمان شاہ بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ علوی از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے۔ دریا محمد کردلہ مظفر آباد سے لیپا کرناہ ہجرت کر گئے ان کے دو فرزند حاکم دین ومحمد قاسم تھے حاکم دین کے دو فرزند محی الدین وتواسین تھے محی الدین کے فرزند عزیز الرحمٰن تھے ان کے فرزند محمد علی ہیں۔ محمد قاسم کے دو فرزند محمد سلمان وعبدالرشید (لاولد) تھے محمد سلمان کے چار فرزند محمد اقبال اعوان، نثار احمد اعوان، وقاص احمد ومحمد عثمان ہیں محمد اقبال اعوان شعبہ صحافت سے وابستہ ہیں آپ کے چار فرزند محمد علی اقبال اعوان، حافظ محمد بلال اقبال اعوان، محمد قاسم اقبال اعوان ومحمد ابوبکر اقبال اعوان ہیں۔

سراڑ/رائز پورٹ: نویدالرحمٰن، وحید، عتیق، حبیب ومجیب پسران نور زمان۔ نور زمان، ملک امان، شاہ زمان، محمد مشتاق، صابر ومحمد اقبال اعوان پسران رحمت اللہ بن غلام محمد بن فقیر محمد بن درگاہی بن دیدار بن مقیم بن لعل خان بن محمد دین (معدین) بن لشکرین بن احمد بن پیارا بن جگن بن کوتل بن بالا بن محمد دین (معدین) بن صغیر بن دھنی پیر بن پیر مانک شاہ۔ خانی زمان، گوہر الرحمٰن وسائیں خان پسران گل زمان بن کریم اللہ بن نور محمد بن عطا محمد بن رسمت بن گوابی بن ورنم بن ولی داد بن روپ بن حسین بن کاچی بن کوتل۔ خانی زمان کے سات فرزند محمد رفیق اعوان (ریٹائرڈ SO)، خورشید اعوان، محمد سجاد اعوان (معاون)، جمیل اعوان، وقار اعوان واسرار اعوان ہیں۔ گوہر الرحمٰن کے دو فرزند صدیق وشفیق (معاون مالیات) ہیں۔

ضلع نیلم آزاد کشمیر:

تحقیق الانساب جلد اوّل ص 480 کے مطابق مزمل علی کلگان کی اولاد سے مور خان کلگان تھے ان کے عنایت خان، میر علی خان، باز خان، جوشان وشیر خان تھے عنایت خان کے تین فرزند عارف خان، صدیق خان وشریف خان تھے۔ صدیق خان کے پانچ فرزند مٹھا، مگا، مصاحب خان، میر حسن ومیر مگا تھے۔ مصاحب خان کے دو فرزند محمد نواز وشیر خان تھے محمد نواز کے دو فرزند شیر محمد ونور محمد تھے شیر محمد کے فرزند جمعد علی تھے ان کے فرزند فتح علی خان تھے ان کے چھ فرزند محمد صادق، محمد الیاس، ممتاز الحق قاسمی، سعید الرحمٰن، صدیق الرحمٰن صدیقی و محمد نصیر خان ہیں محمد صادق کے تین فرزند محمد ساجد، خالد محمود ومحمد اسامہ ہیں۔ مولانا ممتاز الحق قاسمی اعوان کے فرزند محمد ہیں سعید الرحمٰن کے پانچ فرزند عمر، عثمان، علی، ابوبکر حسنین ہیں محمد نصیر خان کے فرزند معاویہ نصیر ہیں۔ شیر خان کے دو فرزند احمد علی وشیر علی تھے احمد علی کے تین فرزند فجر علی، عالم شیر ومنگتا تھے عالم شیر کے دو فرزند محمد حسین وفتح علی ہوئے محمد حسین کے چار فرزند عبدالرشید، محمد نذیر، الطاف احمد نقشبندی ومشتاق احمد ہیں محمد نذیر کے دو فرزند لیاقت حسین وسفیر احمد ہیں۔ فتح علی کے چار فرزند محمد رفیق، ممتاز حسین، محمد شفیق ومحمد فیاض ہیں۔

شجرہ نسب: مولانا ممتاز الحق قاسمی (چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع نیلم وسابق ممبر علماء ومشائخ کونسل آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر) بن فتح علی بن جمعد علی بن شیر محمد بن محمد نواز بن مصاحب خان بن صدیق خان بن عنایت خان بن مور خان کلگان بن لعل خان بن کمال خان بن سراج خان بن جنگ خان بن راحہ خان

بن داری خان بن بیر خان بن پیر خان بن فتح خان بن طوطا خان بن کھیلا بن بخاری بن میر حیدر بن محمود بن غیرت بن کھلو خان بن خلیل خان بن مزمل علی کلگان بن قطب شاہ"۔

نیلم میں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے صوبائی چیف کوآرڈینیٹر ملک محمد یاسین اعوان صدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس ضلع نیلم قابل ذکر شخصیت تھے آپ کے فرزند ملک سرور اعوان کو چیف کوآرڈینیٹر ہیں۔

شجرہ نسب : ملک سرور اعوان بن ملک محمد یاسین بن فقیر محمد خان بن نیاز محمد خان بن نور محمد خان بن میر بشیر (بسہ) خان بن عارف خان بن عنایت خان بن مور خان کلگان۔

ملک محمد نصیر اعوان ایڈووکیٹ (چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نیلم) بن سردار خانی زمان بن سردار عطا محمد بن سردار فقیر محمد بن سردار میر ولی بن رزاق بن دیندار بن شریف خان بن عنایت خان۔

محمد نثار حسین اعوان (ڈپٹی سیکرٹری قانون ساز اسمبلی) بن نمبردار ملک قلندر خان بن سردار محمد افضل بن سردار محمد جی بن سردار محمد علی بن سردار فقیر محمد بن عزیز محمد خان بن منگا خان بن مٹھا خان بن صدیق خان بن عنایت خان۔

شجرہ نسب مرسلہ صوبیدار (ریٹائرڈ) محمد اکرم اعوان ساکن چولائی باڑیاں اٹھمام کے مطابق قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ کی بیسویں پشت میں احمد علی، محمد علی، بہادر وعبداللہ پسران شیر محمد بن خیر محمد بن جیون خان بن خیر محمد بن وزیر محمد بن نذیر محمد خان بن ایوب خان بن یعقوب خان بن احمد علی خان بن ولی محمد خان بن فقیر خان بن جلو خان بن نور خان بن عبدالستار خان بن نور خان بن ستار خان بن شبیر خان بن نذیر علی بن مزمل علی کلگان بن قطب شاہ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے۔

احمد علی کے پانچ فرزند جنڈا، صوبہ، نور محمد، کالا و جمعد علی تھے جنڈا کے دو فرزند عبداللہ ومحمد حسن تھے عبداللہ کی تیسری پشت میں غلام سرور بن محمد حسین بن قمر علی تھے۔ صوبہ کے دو فرزند مانا وسکندر تھے سکندر کے چار فرزند طوطا، عبدالرحمٰن، زمان وصادق ہوئے نور محمد کے دو فرزند عبدالغنی وعبدالرشید تھے عبدالغنی کے چار فرزند یاسین، حشمت اللہ، رحمت اللہ والطاف ہیں عبدالرشید کے تین فرزند عبدالجلیل، عبدالوکیل وعبدالکفیل ہیں کالا کے فرزند فجر علی لاولد تھے۔ محمد علی کے دو فرزند کالو وفقیر تھے کالو کے فرزند یونس تھے جن کے دو فرزند مقبول و صادق ہوئے فقیر کے دو فرزند محمد خان وشیر علی تھے محمد خان کے فرزند سائیں تھے۔ بہادر کے فرزند متولی تھے متولی کے تین فرزند محمد حسن، عبدالحمید وعبدالعزیز ہوئے محمد حسن کے چار فرزند اسرائیل، پرویز، جاوید وسعید ہیں اسرائیل کے دو فرزند محمد ظفیر وتوقیر ہیں پرویز کے فرزند حارث ہیں جاوید کے فرزند عاقب جاوید وثاقب جاوید وغیرہ ہیں سعید کے فرزند احسن وغیرہ ہیں عبدالحمید کے فرزند اختر سعید، ارشد حسین وامجد حسین ہیں عبدالعزیز کے تین فرزند صوبیدار محمد اکرم، محمد اشرف ومحمد نصیر ہیں۔ عبداللہ کے پانچ فرزند ملک آمان، یوسف خان، خانیز مان، طارق محمود، عارف حسین ومحمد نصیر ہیں۔ اختر سعید کے پانچ فرزند افتخار حسین، شاہنواز، ظہیر احمد، اویس اختر و رضوان اختر ہیں۔ ارشد حسین کے تین فرزند محمد سہیل ارشد، رمیض ارشد وسجاول ارشد ہیں امجد حسین کے تین فرزند آفاق امجد، عبدالمناف وعبدالمنان ہیں۔ صوبیدار (ر) محمد اکرم اعوان قابل ذکر شخصیت ہیں شجرہ ہذا آپ ہی کی کوششوں کا ثمر ہے آپ کے دو فرزند مدثر اکرم اعوان ومبشر اکرم اعوان ہیں۔ محمد اشرف اعوان کے تین فرزند عمر اشرف، محمد بلال وشعیب اشرف ہیں محمد نصیر کے دو فرزند احمد نصیر ومحدث نصیر ہیں

ضلع میر پور کوٹلی وبھمبر آزاد کشمیر:

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ضلع میر پور، کوٹلی وبھمبر سے تعلق رکھنے والے چیف کوآرڈینیٹرز میں ملک عبدالرحمٰن ایڈووکیٹ، ملک خالد محمود، ملک اطوار حسین، ملک عباس وغیرہ کا ذکر ڈائریکٹری میں ہو چکا ہے۔ تاریخ علوی اعوان ایڈیشن 2009ء کے ص 621 کے مطابق حضرت پیر محمد المعروف پیرے شاہ غازی دمڑی والی سرکار (میر پور آزاد کشمیر) کے اجداد موضع میال تحصیل تلہ گنگ سے ہجرت کر کے موضع بڑل نزد منگلا چھاؤنی، تحصیل دینہ، ضلع جہلم میں آباد ہوئے۔ موضع میال میں اس خاندان کے لوگوں کو میاں جی کے نام سے پکارتے ہیں۔ انگریز دور میں جٹ موہا، محال، مہال، مہیال (گوت، گوجر پسوال) لکھ دیئے گئے جو آج تک انہی ناموں سے مشہور ہیں۔ غلام جیلانی قطب شاہی علوی اعوان (چوہدری) ساکن موہوں کا کہنا ہے کہ وہ محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کی نسل سے علوی اعوان ہیں۔ غلام جیلانی قطب شاہی اعوان قابل ذکر شخصیت ہیں۔ کوٹلی میں ملک ریاض اعوان ریٹائرڈ اکونٹس آفیسر، صوبیدار عبدالعزیز اعوان قابل ذکر ہیں۔ بھمبر میں عباس اعوان وغیرہ بھی قابل ذکر ہیں۔ مزید معلومات کے لیے تاریخ علوی اعوان، نسب الصالحین، تحقیق الانساب جلد اوّل و دوم ومختصر تاریخ علوی اعوان مع ڈائریکٹری ملاحظہ فرمائیں۔

تحصیل حویلی ضلع پونچھ مقبوضہ جموں وکشمیر، مظفر آباد وجھنگ پاکستان وغیرہ:

تحقیق الانساب جلد اوّل 2007ء صفحہ 347و 626 وشجرہ نسب مرسلہ دانش رشید اعوان چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان مقبوضہ جموں وکشمیر کے مطابق ملک قطب حیدر شاہ علوی کے فرزند مزمل علی کلگان کی 19ویں پشت میں غلام محمد ومحمد پسران سید اللہ بن محمد حیات بن محمد ساون بن محمد ملوک بن مانو بن مہر بن سرسو (سرور) بن غالب بن عمیر بن اقبال (بال رپال) بن بخاری بن سہیل بن حافظ بن مہر بن پیر جیجا بن بیلم خان بن بال خان بن جھاٹلہ بن زمان علی تھے۔ غلام محمد کی چوتھی پشت میں فقیر بخش، خدا بخش ولعل دین پسران مراد بخش بن پیر بخش بن محمد علی تھے۔ فقیر بخش کے دوفرزند خان بہادر علی بہادر تھے ان کے چار فرزند محمد اکبر، محمد اشرف، محمد صادق ومحمد شریف تھے محمد اکبر کے دوفرزند محمد افضل ومحمد اسلم ہوئے محمد افضل کے دوفرزند محمود ہیں محمد اسلم کے چار فرزند ظہیر، نائید، داؤد وادیب ہیں ظہیر کے دو فرزند آتش وظہور ہیں محمد اشرف کے پانچ فرزند اکرم، حنیف، شبیر، اقبال واخلاق ہیں اکرم کے تین فرزند وسیم، سلیم وشعیب ہیں حنیف کے فرزند ازہر ہیں شبیر کے فرزند آصف ہیں محمد صادق کے دوفرزند ریاض ونیاز احمد ہیں ریاض کے فرزند شہباز ہیں نیاز احمد کے تین فرزند بابر اعوان، امر نیاز وفیضان ہیں۔ علی بہادر کے فرزند محمد بشیر ہوئے ان کے چار فرزند قدیر، نذیر، جمیل وجہانگیر ہیں قدیر کے دوفرزند جبیر وعمران ہیں نذیر کے دوفرزند رستم وادریس ہیں جمیل کے تین فرزند شیراز، شہباز وشہزاد ہیں جہانگیر کے دوفرزند حمزہ واسد ہیں خدا بخش کے تین فرزند باغ علی، حاجی محمد دین ومنشی فیروز دین تھے۔ حاجی محمد دین کے چار فرزند باغ علی، محمد رشید، محمد فاروق ومحمد محبوب ہوئے باغ علی کے چار فرزند محمد افضل، محمد اکرم، خورشید احمد وخوشحال احمد ہیں محمد افضل کے دوفرزند مشرف ودائم ہیں محمد اکرم کے تین فرزند نعیم، جنید وفرحان ہیں خورشید احمد کے فرزند حماد ہیں۔ محمد رشید کے دوفرزند محمد طارق ومحمد لطیف ہیں محمد فاروق کے تین فرزند محمد معروف، محمد معشوق وروف ہیں ہیں

۔محبوب کے دوفرزند مقصود ومسعود ہیں۔ منشی فیروز دین کے چار فرزند محمد لطیف، محمد حنیف، محمد رشید، محمد حفیظ ومختار احمد (ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر مظفر آباد) ہیں محمد حنیف کے دوفرزند زاہد اقبال ومحمد حسیب ہیں زاہد اقبال کے دوفرزند مہر وراشد ہیں حسیب کے فرزند ریحان ہیں۔ محمد رشید کے دوفرزند دانش رشید واقبال رشید ہیں دانش رشید اعوان (چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان مقبوضہ جموں وکشمیر) کے فرزند محمد ابوبکر علوی ہیں۔ محمد حفیظ کے فرزند دانش حفیظ ہیں۔ لعل دین کے فرزند محمد یوسف ہوئے ان کے تین فرزند اسحاق، عباس ورزاق ہیں اسحاق کے پانچ فرزند اخلاق، اشفاق، سہراب، وجاہت و برہان ہیں اخلاق کے فرزند راحت ہیں رزاق کے دوفرزند مدثر ومزمل ہیں۔ محمد کی پانچویں پشت میں عبداللہ ورحیم بخش پسران ہاشم علی بن ہدایت بن خدا بخش بن عالم تھے عبداللہ کے دوفرزند عبدالرشید وعبدالحمید ہیں عبدالرشید کے پانچ فرزند عباس، اقبال، ممتاز، اسماعیل وظہور ہیں عباس کے فرزند راحیل ہیں اقبال کے اسد اقبال وعبد اقبال ہیں عبدالحمید کے دوفرزند امجد علی و محمد ریحان ہیں۔ رحیم بخش کے فرزند احمد دین ہوئے ان کے دوفرزند غلام مصطفیٰ وغلام مرتضیٰ ہیں۔

تاریخ علوی اعوان، نسب الصالحین اور تحقیق الانساب کے مطابق عبداللہ گولڑہ کی 18ویں پشت میں دلب بن مراد بن مہندی بن قائم بن دادن بن شیر بن امیر بن دراب بن سید عالم بن لہب بن دائم طبن ہانوابن سرجن بدھن بن تریڑ بن صغیر (سگرا) بن حسن دوست بن احمد علی درج ہیں قلمی شجرہ نسب میں مراد کے فرزند حافظ سید محمد درج ہیں یعنی دلب اور حافظ سید محمد دونوں حقیقی بھائی تھے۔ دلب کی اولاد مندرجہ بالا کتب میں درج ہے۔ حافظ سید محمد کے دوفرزند فقیر محمد و محمد اشرف (لاولد) تھے فقیر محمد کے دوفرزند پیر محمد ومحمد فصل تھے پیر محمد کے فرزند فقیر محمد تھے فقیر محمد کے دوفرزند کالیا وامام بخش تھے۔ کالیا کے تین فرزند میر علی، چھان محمد ومحکم دین تھے میر علی کی تیسری پشت میں غلام احمد وغلام محی الدین پسران نور محمد بن عطا محمد تھے چھان محمد کے چار فرزند فضل محمد، سردار محمد، محمد صادق ووزیر محمد (لاولد) تھے سردار محمد کے تین فرزند محمد یعقوب، منیر حسین ومحمد محمود ہوئے محمد یعقوب کے تین فرزند جاوید، ریاض وشہزاد ہیں منیر حسین کے چھ فرزند حفیظ، سفیر، پرویز، عظیم، فرید والطاف ہیں محمد صادق کے تین فرزند مشتاق، ضمیر ویونس ہیں۔ محکم دین کے تین فرزند عطر دین، کالو وسائیں جمعہ ہوئے عطر دین کے تین فرزند شریف، عزیز واعظم ہیں شریف کے چار فرزند الطاف، فرید، فاروق وعنایت ہیں کالو کے دو فرزند خورشید ولطیف ہیں خورشید کے فرزند زاہد ہیں۔ امام بخش کے فرزند علی اکبر تھے ان کے تین فرزند محمد اکبر، غلام حسین و فیض اکبر تھے محمد اکبر کے دوفرزند نظیر اکبر (لاولد) وسید اکبر ہوئے سید اکبر کے تین فرزند فیضاب، ارشاد وسرتاج ہیں غلام حسین کے تین فرزند یوسف، محمد حسین ووزیر محمد ہیں فیض اکبر کے فرزند فاضل حسین ہیں۔ محمد فصل کے تین فرزند شمش، بولہ واحمد علی تھے شمش کے فرزند جماعت تھے ان کے چار فرزند سلطان ولی، سرفراز، لعل دین واشرف (لاولد) تھے سلطان ولی کے تین فرزند کالو خان، بدرالدین وصدرالدین تھے کالو خان کے فرزند مشتاق احمد ہیں ان کے دوفرزند نوشاد علوی واعجاز احمد ہیں بدرالدین کے تین فرزند عمران، حنیف وانتخاب اعوان ہیں حنیف کے فرزند ظفر ہیں صدرالدین کے دوفرزند جاوید وزاہد ہیں۔ سرفراز کے فرزند محمد دین کے چار فرزند یاسین، یعقوب، ایوب ونیاز احمد ہوئے یعقوب کے فرزند سعید، شاہد، وقار، زبیر واسرار ہیں۔ لعل دین کے دوفرزند باغ علی ومحمد شریف اعوان ہیں باغ علی کے تین فرزند حفیظ، حمید ولطیف ہیں محمد شریف اعوان کے تین فرزند مختار احمد، محمد آزاد ومحمد افطار ہیں۔ ☆☆☆☆☆

متفرق شجرہ ہائے نسب قطب شاہی علوی اعوان (بنی عون، آل عون، عون آل)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت امام حسنؓ حضرت امام حسینؓ حضرت محمد حنفیہؒ حضرت عباس علم دارؒ حضرت عمر الاطرفؒ

ابو ہاشم عبداللہ علی عبدالمنان جعفر الاصغر

عون قطب شاہ غازی لقب بطل غازی [1] عبیداللہ حسن عبداللہ محمد الاکبر محمد الاصغر

محمد آصف (اسھل) —— علی

محمد احمد حسن حسین موسیٰ عیسیٰ علی

طیب علی [محمد، احمد، حسن، حسین وموسیٰ (ہند) عیسیٰ وعلی (مصر وروم)] [2]

طاہر الحسین القاسم منصور حمزہ عبدالمالک سکینہ رسیتہ

عطاء اللہ [الاوقاف من دیوان غزنہ ونواحیھا، لباب الانساب عربی ص 727] [3]

سالار ساہو غازی نصر اللہ سالار قطب حیدر سالار سیف الدین عبداللہ (ملک حیدر) [4]

سالار مسعود غازی

عبداللہ گولڑہ محمد کندلان مزمل علی کلغان زمان علی کھوکھر جہاں شاہ وغیرہ (11 فرزند) [5]

نسب قریش کے صفحہ 77 کے مطابق عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد محمد، رقیہ وعلیہ ''بنی عون'' درج ہیں اور المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب عربی صفحہ 26 پر بھی عون بن علی کی اولاد ''بنی عون'' درج ہے۔ منبع الانساب فارسی میں عون کا عرف قطب شاہ غازی اور ان کے والد علی عبدالمنان تحریر کیے ہیں اور عون کے فرزند محمد آصف غازی اور آصف غازی کے فرزند شاہ غازی جب کہ دیگر کتب میں عون کے فرزند محمد اور ان کے فرزند علی اور علی کے فرزند محمد لکھے ہیں۔ جو شجرہ نسب اوپر درج کیا گیا ہے وہ سالار مسعود غازی تا حضرت علی منبع الانساب کے مطابق درج ہے۔

1۔ نسب قریش عربی 200ھ ص 77 منبع الانساب فارسی 830ھ صفحہ 103

2۔ تہذیب الانساب عربی 449ھ، منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ والمعقبون عربی 277ھ

3۔ لباب الانساب عربی 565ھ صفحہ 727

4۔ قدیم شجرہ نسب مرسلہ اسرار احمد علوی گورکھ پور انڈیا

5۔ شجرات اقوام اعوان 1257ھ، گلوسری آف ٹرائبز اینڈ کاسٹس وپنجاب چیفس

عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ ثانیؒ

احمد علی بدر الدین عرف بدھ

ملک طاہر علی عرف طور پیر مدھو نادر حسن دوست (سندروج)

پیر مدھو (مدد علی) بہادر علی [بحوالہ: مناقب سلطانی، تحقیق الاعوان، تاریخ علوی اعوان، یادگار اسلاف] بہادر شاہ

ترکھو (تقی) [حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں وقطب شاہی علوی اعوان قبیلہ] بدلیس شاہ

دیو کلاں (کبیر احمد) —— جوگی (جگت علی) گاہر خان چھچا شاہ امیر شاہ

ویتو (ولایت علی) بن جوگی بن دیو درجو خان یاسین شاہ انور شاہ

ربی، ربیع (رب نواز) اندو خان فضل شاہ عبدالسلام شیخ ہرگن

ملک گوندل (گوند علی) سلطان اجل رحم شاہ عبدالرحمٰن شیخ جیون

سلطان جموں نڈھا وڈھا سلطان کڑکا موتمر شاہ شیخ احمد شیخ بہاری

لعل خان جھام (نظام الدین) سلطان چنگا ہاشم شاہ محمود محمد ملا

کالا خان ملک کھلچی سلطان غوث سکندر تاج شیخ انون

تولال ملک حاجی سلطان گونگا فتح خان سید محمود شکور

مہل اپیلو سلطان اکو نذر محمدؒ محمد خان محمد اشرف کاکا کلیم

احمد خان مورثی فتح خان بگھا احمد خان نواز عاصی بہائی

غلام مصطفیٰ بھئی محمد خان درگئی (داتا خان) احد خان فلک شیر محسن نواز حیدر

سید ملک ملک بابو علامہ یوسف جبریلؒ شیر محمد شادم علی سلمان سید محمد

چراغ کمال شوکت محمود دولت مستھر خان کمالیہ خان محمد دین

عبدالغفور محمدی رضوان خان محمد گل خان بابا جھنڈو خان محمد آمین

عبدالعزیز طیب منگو خان [10] عبداللہ بابا [8] کٹیر خان نور محمد

فتح نور ملک دریا محمد نور سبحان الیاس بابا مانڈل

مبارک خان ملک اعظم میر حسن ملاں خان الہ دین خان صادق

حافظ جان محمد [11] عالم شیر عبدالجلیل قادر بخش سلام دین عبدالنصیر

عبدالشکور اللہ یار محبت حسین اعوان محمد بخش

تاج محمد ملک کھیبہ فرمان علی قیصر خان مختصر خان تاج الحق نصیب الحق

اویس اسماعیل حمزہ عاطف محمود —— خضر حسین —— محمد افسر یوسف وغیرہ اعجاز وغیرہ اسد اللہ وغیرہ اسامہ

عبداللہ گولڑہ 9_ملک طاہر علی عرف طور_ پیر مدھوشاہ_ ترکھوشاہ_ دیوکلاں_ جوگی شاہ_ حاجی شاہ_ نور شاہ

عبدالکریم_محمد ثناء اللہ پیر ثادھا _ صاحب شاہ _سلطان شاہ _ معمور شاہ_ محمود شاہ _ اسماعیل شاہ

خیر محمد شاہ _نور محمد شاہ_ ہدایت اللہ شاہ _سبز علی شاہ_حضرت عنایت اللہ شاہ (خانقاہ معلیٰ دیوال شریف)

پیر محمد نعیم چشتی_محمد یوسف چشتی_محمد رفیق چشتی_فضل دین _ احمد شاہ _ گل محمد شاہ _ محمد قائم شاہ _خوشحال شاہ

عبداللہ گولڑہ _احمد علی بدرالدین بدھو_حسن دوست (سندروج)_بہاؤالدین_سگی (صغرا) _تریڑ _اصل

حضرت حمید اللہ مفتی اعظم _حضرت حاجی _حضرت بہاؤالدین _حضرت مخدوم _ حضرت جوگو

حضرت حامد _مفتی عبدالکریم_قاضی عبدالرحمٰن _قاضی عبدالامین_قاضی محمد فاروق_صالح محمد

مولانا عبدالعزیز محدث _قاضی نور محمد_ قاضی سید رسول_قاضی فیض اللہ

احمد سعید (راولپنڈی) عبدالحی (لاہور و گوجرانوالہ) تقی الدین (لاہور، گوجرانوالہ وراولپنڈی) رفیع الدین (گوجرانوالہ)

مفتی رشید احمد العلوی چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان لاہور

محمد ہابیل احمد | عبدالرحیم | عبدالرحمٰن | محمد نعمان | یحییٰ لقمان

سلطان گونگا_سلطان اکو_ ملک عثمان _ملک حسن _محمد_ حافظ سعد اللہ _قاضی محمد اعظم _قاضی محمد اکبر

پروفیسر بشیر احمد سوزؔ_ قاضی محمد یونس_ خان بہادر قاضی فضل الٰہی_قاضی فیض عالم _قاضی عبدالغفار

قاضی فیصل بشیر | قاضی فہد بشیر | قاضی حسن بشیر (ایبٹ آباد شہر)

عبداللہ گولڑہ _احمد علی_ نادر_ بہادر_ عظمت _عرب _طور _رستم _جوذڈا خان _عاصم خان_ احمد خان

موسیٰ جلال_شاہ داد _عالی خان _کمال_ جلال خان _مقصود_غلام خان_جیا خان _شریف_ حلف خان

مرتضیٰ خان _حافظ یاسین _حافظ نعمان _قاضی موج علی_ قاضی ہاشم علی _اخونزادہ قاضی محمد ایوب خان

قاضی محمد اسلم _قاضی عبدالرحمٰن

ڈاکٹر قاضی ذوالفقار علی | افتخار اسلم | نثار اسلم | اسرار اسلم | مختار اسلم (جہلم ویلی ہٹیاں بالا)

عبدالرحمٰن | عبداللہ | علی حسنات

عبیدالرحمٰن

عبداللہ گولڑہ _ احمد علی بدرالدین بدھو_حسن دوست (سندروج)_بہاؤالدین _سگی (صغرا)_ تریڑ _ ممدودھا

بہاب خان _غلام محمد_شیر شاہ _چن دین_مہنوال_ بیبک_مہر علی _رن شینا _سیف اللہ_اجن دین

ولایت خان _عبداللہ_ ممد خان_ملک علی خان _ملک محرم خان (محرمیاں) _ملک چراغ خان _ملک اللہ یار خان

(محرمیال اعوان میاں والی) | محمد زمان | محمد محمود | خمیسہ | ملک احمد یار سورا

حضرت محمد ملا _ حضرت محمد انون _ حضرت محمد شکرایا سکرا _حضرت محمد پیدا _حضرت محمد مغلا _حضرت محمد منان

1۔ حضرت سلطان باھوؒ قدس اللہ سرہ العزیز

سلطان نور محمد | سلطان ولی محمد | سلطان لطیف محمد

حافظ غلام محمد | حافظ سلطان محمد | حافظ سلطان | شیخ سلطان محمد حسین | شیخ سلطان محمد

سلطان عظمت | سلطان نور محمد | حافظ سلطان محمد

شیخ سلطان ولی محمد | شیخ سلطان خیر محمد

سلطان نور محمد | سلطان غلام نبی | سلطان غلام میراں

سلطان غلام رسول | ولی محمد | غلام نبی | غلام محی الدین

سلطان نور محمد | سلطان ولی محمد | سلطان نور زمان | سلطان فتح محمد

سلطان محمد نواز | محمد سلطان | سلطان محمد حیات | فیض سلطان | 2۔ سلطان غلام سرور | سلطان محمد شریف | سلطان محمد عزیز

سلطان غلام باھو | سلطان غلام دستگیر 3۔ | سلطان نور حسین | سلطان عمر دراز | سلطان محمد اشرف | سلطان الطاف علی 4۔

سلطان حامد نواز | سلطان ارشد | سلطان محمد حسین | سلطان محمد محسن | مشرف سلطان

اظہر سلطان | امجد | اکمل | ضیاء | عادل | سفیر | فیصل سلطان | سلطان باھو | فیضان باھو

نور سلطان | حنیف سلطان | سلطان نور احمد | سلطان نور الٰہی | عاشق سلطان | ودود سلطان

سلطان محمد مشتاق | سلطان کاشف علی | سلطان غلام دستگیر ثانی | سلطان رضا علی

سلطان صفدر علی | سلطان اصغر علی | سلطان محمد فاروق | سلطان معظم علی

سلطان محمد شریف | سلطان فتح محمد | سلطان محمد علی | سلطان احمد علی | سلطان بہادر عزیز | معروف سلطان | صفدر علی | سلطان محمد قاسم

1۔ سلطان حامد بن سلطان غلام باھو بن حافظ سلطان محمد بن شیخ سلطان محمد حسین بن سلطان ولی محمد بن حضرت سلطان باھوؒ نے مناقب سلطانی فارسی 1277 ہجری میں تالیف کی جس کے مطابق حضرت سلطان باھوؒ کا تعلق اعوان قبیلہ سے ہے اور ان کے اجداد ہرات سے ہند آئے تھے اور امیر زبیر بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں تحقیق سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا عرف زبیر تھا اور دوسری صدی ہجری کی کتاب نسب قریش عربی سے بھی یہ تصدیق ہوا کہ ''عون بن علی بن محمد حنفیہؒ'' کی اولاد عون سے بنی عون اور بنی عون سے اعوان ہے اس کے علاوہ تحقیق الاعوان، کھیال اعوان ودیگر سے بھی یہ تصدیق ہوتا ہے کہ زبیر القاسم محمد حنفیہؒ ہی ہیں۔

2۔ ان کی اولاد سے پیر خالد سلطان (صدر تنظیم الاعوان پاکستان حق باھوؒ گروپ) بن سلطان غلام میراں بن فیض سلطان ہیں۔

3۔ پیر سلطان غلاام دستگیر نے جہاد آزادی کشمیر میں عظیم خدمات پر انہیں ''فخر کشمیر'' کا اعزاز عطا کیا گیا۔

4۔ پروفیسر ڈاکٹر پیر سلطان الطاف علی اعوان Phd درجنوں کتب کے مصنف ہیں۔ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے سرپرست ہیں مندرجہ بالا شجرہ نسب آپ ہی کی تالیف مختصر ترین تاریخ حضرت سلطان باھوؒ سے لیا گیا ہے۔

عبداللہ گولڑہ — احمد علی بدرالدین عرف بدھو — ملک طاہر علی عرف طور — پیر مدھو (مدد علی) بہادر علی — ترکھو (تقی)

ملک کھلچی — جھام (نظام) 4۔ نڈھا — ملک گوندل رگوند علی 5۔ ربی (ربنواز) — جوگی (جگت علی) — دیو (کبیر احمد)

ملک حاجی 3۔ اپیلو — مورثی — بھئی — ملک بابو 6۔ کمال — محمدی 2۔ طیب — ملک دریا (اولاد کھبیکی وادی سون)

اعظم خان (اعظم آل) عظمت خان (عظمت آل) برخوردار خان (خانال)

شمس شیر سرخرو نواب خان رضا شیرشاہ اول 7۔ سپارس سالت شیرشاہ دوم

محمد خان عزت کمال لعل نور خان خنجر خان میرباز اللہ وال مرزا خان

سہراب نور خان

نوراعظم محمد خان جعفر فتح خان مغل خان مکھانہ خان مقرب خان

خان بیگ خان بیگ 1۔ محمد خان فتح خان شیر محمد شاہنواز باز فلک شیر

شیر محمد محمد خان وغیرہ شیرباز فتح شیر میاں محمد فتح خان گل محمد

سرفراز خان نور محمد لعل خان شیرباز محمد خان

آصف شہزاد محمد اقبال شاہ محمد خدا بخش عبدالرحمٰن عبدالروف فضل کریم

شیرشاہ شیر افضل عطا محمد ریاض محمد عاصم محمد شیر میاں محمد

گل شیر امیر اختر محمد فاروق محمد اکرم مختار احمد

خدا بخش رحیم بخش محمد نواز شیرباز

ذوہیب فخر مولا بخش عبدالرحیم

عظمت خان (عظمت آل) — پہاڑ خان — حاکم خان میرباز صاحب خان کھیرن خان واساوا خان

وقاص محمود — شیر افضل — علی محمد — احمد خان — باغ علی

فرحان احمد — افتخار احمد — غلام محمد — میاں محمد — نوردین — عالم خان — خان بیگ

آفاق احمد — خالد محمود — محمد شیر — فلک شیر — محمد خان — فتح شیر

غلام مصطفیٰ — محمد افضل — فتح خان — دوست محمد — محمد خان

وقار الحسن — محمد امیر مشتاق احمد — سردار علی — احمد خان — خالق داد — اللہ داد — محمد خان

اسد مشتاق نعمان مشتاق کاشف محمد علی محمد اسلم — شیرباز — شیر محمد

برخوردار خان — خان محمد (خانال) — احمد خان — اولیاء خان — بہاول بخش — سرور خان — گل شیر

ملک تنزیل — ربنواز — اللہ داد — سوہنا — نور خان اختر محمود مولانا غلام سبحانی

1۔ مغل خان (مغل آل) — خان بیگ — احمد خان — محمد شیر — فتح شیر فرحت عباس محمد آصف

2۔ محمدی — طیب — خان بلاقی — سرخرو — شاہنواز — غلام نبی — سلطان احمد — نور خان — سرور — فتح شیر — عنصر

3۔ ملک حاجی — میر احمد — باخو — رجاوا — حکیم — جھنگی — ملک ویرو — ملک وریام — ملک باز — ملک رحمت

سرخرو خان عبدالرحمٰن ملک اللہ داد ملک اللہ یار — ملک معمور (ڈھلی) — ملک سیدا

سرفراز نور خان لعل خان غلام اکبر محمد رزاق رسالدار محمد نواز جی ایم اعوان ڈھلی ملک ممتاز اعوان

ملک معمور (ڈھلی) — ملک اللہ یار — سرخرو خان — ملک نور خان ملک فیصل سلطان

ولید ریاض سجید ریاض سانول ریاض محمد ریاض — ملک سرفراز محمد فیاض محمد اقبال محمد الیاس محمد رضوان

4۔ نڈھا — لدھا (لدیال) — اسماعیل — دوست محمد — قاسم علی — شیخ احمد — خاندو — صادق — جان محمد — وہاب

سلطان احمد — زمان (زمہ) — وہاب — محمد — فتح خان — علی خان — عبدالرشید — پیر بخش

علی محمد — شیرشاہ شیر محمد نور محمد

محمد ریاض محمد اعجاز شہید 1971ء امیر عبداللہ عبدالرحمٰن شیر محمد کریم اللہ امیر عبداللہ

جنید اسامہ ملک محمد احسن اختر پرویز اختر جاوید اختر شمشیر علی — غلام احمد

2۔ محمدی — طیب — خان بلاقی — اللہ یار — جہانیاں — صاحب — محمد خان — اللہ یار — نور خان نور محمد — محمد شیر

محمد شیر اللہ یار شیرباز شاہنواز عالم خان محمد وقار — شمشیر علی

جہان خان محمد شیر احمد یار محمد خان عارب خان نواب خان علی محمد — فتح محمد — منصب خان

محمد اصغر محمد ذیشان محمد کامران محمد سلیمان محمد عارف محمد عرفان عرفان احمد ارسلان احمد

5۔ ملک گوندل — نڈھا — ملا (ملال) — بھوئے — شادی — عمر — نتھے — خیر محمد (خیرے) — حسن — گل محمد — ملاح

ملک شہزاد ملک فیصل ملک عمران شہزاد غلام محمد — میاں محمد — علی محمد — میاں لعل — سلطان

3۔ ملک حاجی — میر احمد — اکو (اکوآل برخے) — بخشو — دھیرو — لالہ — رحمت — برخوردار — سوہنا — مواز — محمد خان

ملک شوکت سکندر عثمان سکندر سلطان سکندر سلیمان سکندر ملک خالق داد — ملک اللہ داد برخا

2۔ ملک دریا خان — اعظم — سپارس — ہست — گلن (گلنال) — لعل بیگ — احمد — شیر محمد — شیرباز — اختر نواز

4۔ نڈھا — کرم علی مل (مل آل) — بہادر علی — حسین علی السی — مرزا — دولت علی دودا — مادو — نور محمد — محمود — اللہ دین

ملک شیرباز — سلطان مبارز — احمد خان — طوہر خان (طہرے) — منگا — گل محمد — فتح محمد

ملک علی عباس ملک آصف سجاد ملک امجد فیاض — ملک احمد ملک اعجاز

4۔ لدیال ۔ علی خان — فتح خان — خان ملک — سیدا — اللہ یار — فتح خان — گل محمد — دوست محمد — میاں محمد — خالد محمود

4۔ نڈھا — جھام — وچی — سیداللہ (سیدل) — اچھر (اچھرآل) — اجر — باگڑ (باگرال) — شادماں — میل — شہادت

یوسف یونس اجمل اقبال ایوب اسحاق محمد حیات — یار محمد — فتح خان — مراد — ممور — نورے

3۔ ملک حاجی — میر احمد — معمور — ہست — ملوک — دادو — اسحاق — خوشحال — صاحب — نور محمد — جہان خان

بحوالہ: مولا بخش اعوان کھبیکی وادی سون سکیسر عنصر محمود تصور محمود شاہ محمد لسی — علی محمد — فتح محمد — بہاولا (لسی آل)

4۔ملک کھلچی ــ علی محمد (علوال) ــ رکن دین ــ طوہر ــ حبیب ــ سلام دین ــ حاجی ــ صادق ــ قاضی حافظ جنید (جوند)
صفدر عباس قاضی ــ محمد ارشد ــ نور عالم ــ بہاول دین ــ عالم دین ــ محمد عارف ــ میر عبداللہ ــ قاضی نور محمد (قاضی آل)
6۔ملک بابو ــ کمال ــ قائم ــ عنایت ــ لطب ــ بڈھا ــ اگر ــ سگھر (سگھر ال) ــ علی گوہر ــ رحیم ــ مولا بخش
(بحوالہ: جی ایم اعوان/مولا بخش اعوان موضع کھبیکی وادی سون سکیسر) توقیر احمد اعوان ــ کریم بخش ــ فتح شیر
6۔ملک بابو ــ یعقوب ــ غلام حسین ــ ملک سخی (سکھیال) ــ رحمٰن ــ شہادت ــ خیرن ــ عزت ــ شاہ محمد ــ علی محمد ــ شیر محمد
شہادت ــ خان محمد ــ جہان خان ــ کریم اللہ ــ نجیب اللہ ــ محمد شیر فتح شیر محفوظ فاروق گل محمد
خان محمد ــ جہان خان ــ عباس ــ میاں محمد ــ نور محمد ــ حاجی غلام عباس ــ حافظ شکیل عباس اعوان
محمد ــ سیف اللہ ــ میاں محمد ــ عطا محمد ــ شکیل احمد دوست محمد ــ شیر محمد ــ مقبول الٰہی ــ اجمل
سخی محمد (سکھیال) ــ ہیتم ــ اگر ــ شمشیر ــ محمد یار ــ شیر محمد ــ عطا محمد ــ منظور الٰہی ــ شکور احمد اعوان
سخی محمد (سکھیال) ــ کالی ــ اعظم ــ محمد ــ بوٹی ــ بہاول ــ میاں محمد ــ علی محمد ــ Sub الٰہی بخش ــ خالد محمود اعوان
2۔ملک محمدی ــ رجب خان ــ سعد اللہ ــ عبداللہ ــ پہاڑ ــ خیر محمد ــ جمعہ ــ باباشاہو ــ نواز الٰہی بخش ــ محمد فیاض
عبداللہ گولڑہ ــ احمد علی ــ حسن دوست (سندروج) ــ بہادر شاہ ــ بدلیس ــ محمد غازی ــ مست ــ ورج اللہ ــ سعادت علی
دریاخان ــ علی ہمت ــ محمد بلکان (بٹھا) ــ سلطان سرور ــ محمد اکبر ــ محمد حسن ــ خلاص خان ــ جنگ باز ــ گہرشاہ ــ محمد اجمل
سعید/رادھنال ــ پٹول ــ تاج محمد ــ گل شیر ــ محمد اعظم ــ گل محمد (گل آل) ــ شیر محمد ــ سرخرو ــ ظفر حسین ــ محمد نذیر اعوان
3۔ملک حاجی ــ اپیلو ــ بسیا (بسیال) ــ میاں ــ منوں ــ کالا ــ لالہ ــ امیر ــ خان ــ قطب (قطب آل)
6۔سکھرال۔مولا بخش ــ شیر باز ــ محمد شیر ــ امجد اقبال ۔ ــ محمد یعقوب ــ احمد خان ــ دوست محمد ــ فتح محمد ــ محمد خان
2۔رجب خان (رجبال): خیر محمد (خیر آل) فتح شیر ــ نور خان ــ محمد یار ــ غلام محمد ــ محمد ایوب ــ شاہ زیب ایوب اعوان
خیر محمد (خیر آل) ــ ہمت خان ــ سردار علی ــ میاں محمد ــ ملک خدا بخش اعوان روحان حافظ نعمان ذیشان
7۔شیر شاہ اول۔نور خان (نور خانال) سلطان محمود ــ جہان خان ــ ملک مظفر خان☆ (ذیلدار کھبیکی) ــ شاہ محمد ــ خدا بخش
ملک سرفراز خان ــ ملک سجاد احمد خان سابق چیئرمین یونین کونسل کھبیکی وادی سون سکیسر
3۔قطب (قطب آل) ــ محمد خان ــ فتح خان ــ دوست محمد ــ احمد خان ــ اورنگزیب ــ ڈی ایم اعوان

☆ملک مظفر خان اعوان ذیلدار موضع کھبیکی وادی سون سکیسر معروف شخصیت گزرے ہیں آپ نے 1926ء میں جابہ کے مقام پر اعوان قوم کے روساء کے اجلاس کی صدارت کی جس کا تذکرہ حقیقت الاعوان کے مصنف صوبیدار محمد رفیق علوی نے صفحہ 175 پر یوں کیا ہے: "اعوان کاری کے تمام معتبر روساء قوم نے مورخہ 3/جولائی 1926ء در 21 ہاڑ کو ملک مظفر خان آف موضع کھبیکی کی سربراہی میں موضع جابہ میں علاقے کے مراثیوں نے شرکت کی اور مولوی ملنگ علی بن کالو بن قطب آف موضع گفانوالہ ضلع جہلم کا ریکارڈ درست ثابت ہونے پر اعوان کاری کے اس وقت کے معتبرین قوم نے اپنے اپنے دستخط ثبت فرمائے"

عبداللہ گولڑہ ــ احمد علی ــ حسن دوست (سندروج/سنجود) ــ بہادر علی ــ بدلیس خان ــ گاہر ــ درجو ــ اندو ــ اجل
فقیر محمد ــ حسین ــ شمس خان ــ اللہ یار ــ دادو خان ــ لدھو خان ــ دھنی خان ــ لسان خان ــ گہڑکا ــ مرید
بیگ ــ محراب ــ خدا بخش ــ شاہ محمد ــ گل محمد شیر محمد ــ عمر دین ــ محمد اکبر ــ محمد ایوب ــ فیضان ایوب ہاشمی
سندروج/سنجود ــ بہادر علی ــ بھیس ــ مالک ــ درند ــ سنجر ــ تڈھا ــ صاحب ــ ڈلا ــ علی ــ پنجہ ــ میاں ــ موسیٰ
ملک شاہسوار علی ناصر ــ دوست محمد اعوان ــ شاہو ــ مرا ــ فتح شیر ــ نواب ــ باجہ ــ ہوت ــ کلا ــ جلال
عبداللہ گولڑہ ــ ملک زمان ــ ملک حسن ــ ملک خدا بخش ــ محمد حسین ــ ملک اشرف ــ عبداللہ ــ ملک شیر محمد
حافظ حیات ــ حافظ عبدالرحمٰن ــ حافظ عبدالغفور ــ حافظ ظہیر الدین ــ حافظ عزیز الدین ــ حافظ گل محمد ــ ملک اللہ دتہ
گل محمد ــ حافظ محمد اشرف ــ حافظ نور الحسن ــ قاضی فتح محمد ــ قاضی محمد شریف ــ حافظ محمد ریاض سیالوی
8۔ بٹ گرام: عبداللہ بابا ــ غازی الدین ــ سیدا ــ عبدالجلیل ــ نور جلال ــ یعقوب ــ زرفرین ــ گل باز اعوان
عبداللہ بابا ــ الیاس بابا ــ وامد گل ــ یامد گل ــ سیب گل ــ سیدا جان ــ حاجی حسن زے اعوان
الیاس بابا ــ وہاب دین ــ عبدالجلال ــ نورا بابا ــ کمالیہ خان ــ عبدالغنی ــ حاجی سلطان ــ گل زرین خان اعوان
عبداللہ بابا ــ الیاس بابا (جداعلاالہ خیلی) ــ جام دین ــ جمال دین ــ کریم اللہ ــ سید خان ــ حیات خان اعوان
عبداللہ بابا ــ باج دین ــ کالہ بابا ــ قلم دین ــ فضل میر ــ حاجی تراب خان ــ مولانا سیف الرحمٰن اعوان
9۔صالح خان ــ مسوال ــ میر خان ــ جمال دین ــ جوگا ــ گل محمد ــ روشن دین ــ اسماعیل ــ پیر بخش
سید احمد کالو اللہ بخش مولا بخش محمد جی احمد جی فیصل احمد ــ احمد شیر
صابر صادق سلیمان فضل کریم مسکین فتح محمد محمد حسین میاں احمد احمد دین غلام محمد محمد خان
سفیر اختر اعوان ــ زریاب رمیز اختر محمد اقبال فاروق اعظم مختار احمد ــ سرمد محمد افضال
10۔کلر سیّداں: منگو خان ــ عبدالرحمٰن ــ موٹھو ــ باج ــ پینداخان ــ محمد اصغر ــ محمد اسحاق ــ محمد اخلاص اعوان
11۔حافظ جان محمد ــ عبدالغفور ــ شیر محمد ــ عبداللہ ــ غلام رسول ــ خلیل الرحمٰن ــ مشتاق حسین ــ کاشف حسین اعوان
حافظ جان محمد ــ قاضی عبدالشکور ــ قاضی تاج محمد ــ محمد نور ــ میاں میر حسن ــ عبدالجلیل ــ عبدالغفور ــ علامہ طاہر عقیل
رستم خان ــ فیروز خان ــ فرید خان ــ عقیل ــ نامدار ــ سالت ــ شیر جنگ ــ روشن علی ــ نور احمد ــ اکبر ــ اسلم اعوان
نامدار ــ سالت ــ بیر خان ــ مرید خان ــ فجر علی ــ محمد علی ــ کالو خان ــ میر عالم ــ عبدالرزاق ایڈووکیٹ
زمان علی ــ سوکھ علی ــ گوہر علی ثانی ــ میر عرب ــ فتح علی ــ پہلوان علی ــ حضرت سماں علویؒ ــ قاہی علویؒ
نیاز احمد علوی میر حسن علوی محمد حسین علوی فقیر محمد علوی ــ حضرت سندی خانؒ
طارق محمود علوی ارشد محمود علوی خالد محمود علوی راشد محمود علوی فیصل محمود علوی
حمزہ علوی محمد عمیر اسامہ محمود شہباز خالد علوی حمزہ محمود علوی حیدر محمود علوی فہد محمود علوی

عبداللہ گولڑہ کی اولاد کے شجرہ ہائے نسب کے لیے تاریخ علوی اعوان، نسب الصالحین، تحقیق الانساب، حقیقت الاعوان و قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا مطالعہ کریں۔

محمد شاہ کنڈان بن قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ ثانیؒ

محمد شاہ کنڈان (کندلان)—ملک عالم دین سگھو—ملک بدیع الزمان—ملک رحمان ریکھی—حضرت مانک علی

ملک غازی خان (گاجی)—ملک قیصر خان کبیر—ملک ڈھیر ودھیر—ملک جہان خان جھام - ملک خنجر علی —مہر علی بھرتھ

برخوردار بکھو—ملک پروچ (فیروز) —حضرت اللہ جوایا—ملک حیدر خان —ملک جیون (جون) 12—ملک اللہ یار (الہو)

ملک فتح خان—ملک میرن خان —ملک محمد یار —ملک برخوردار —ملک اسلام —ملک بھائی خان — ملک گوہر

ملک مقرب خان—ملک شاہراہ — ملک اقبال حسین —ملک امجد حسین علوی (چیئرمین تنظیم الاعوان پاکستان)

ملک ماجد حسین ملک محسن رضا

ملک عون علی ماجد ملک محمد صولت رضا ملک ارتضٰی علی محسن ملک مقرب علی محسن

12—ملک جیون (جون) —ملک کمال —ملک مرزا —ملک منگا —ملک لعل—ملک عظمت -ملک نواب —ملک مست

ملک کرم بخش اعوان مرحوم (بانی صدر تنظیم الاعوان پاکستان) —ملک مولا بخش— ملک مہر بخش - ملک چوغطہ

ملک بشیر اعوان مرحوم (سابق صدر تنظیم الاعوان پاکستان) —ملک شاکر بشیر اعوان (صدر تنظیم الاعوان پاکستان)

ملک پروچ (فیروز) —حضرت اللہ جوایا - ملک مست خان —ملک میاں خان—ملک لعل خان —ملک شیر دست

ملک شرف خان —ملک سلطان خان—ملک لوزب خان —ملک شیر مار خان—ملک نور خان—ملک احمد خان

ملک شیر محمد—ملک ہاشم خان - ملک فقیر محمد—محمد عبداللہ —شیخ المشائخ حضرت پیر عبدالمجید احمدؒ پیر آف دیول شریف

پیر روح الحسنین معین عامر ماجد علاؤالدین فریدالدین صلاح الدین صاحبزادہ افتخار الدین

صاحبزادہ حنان مصطفٰی صاحبزادہ فرمان مصطفٰی علی یاسر علی یاور علی باہر علی داؤد ملک عمر

ملک غازی خان (گاجی) —برخوردار بکھو—ملک شہزادہ —ملک چھٹہ —ملک عالم خان —ملک علول—ملک بخشہ خان

ملک اللہ بخش—ملک قادر بخش —ملک غلام محمد - ملک روشن —ملک محمد اسماعیل—ملک اللہ بخش- ملک شادی خان

ملک عباس خان - ملک فیروز خان —ملک محمد اکرم اعوان محمد بشیر محمود احمد عبدالستار امیر عبدالقدیر عبدالرقیب

(منارہ چکوال) راحیل طالوت مربوط شاہ میر خان شاہ زین خان شہیداللہ شدیداللہ نجیب اللہ

ملک برخوردار بکھو —ملک شہزادہ —علی خان علوی —شیر شابدی —ملک گل شیر (گجو) —حبیب علوی -امین ہاشمی

ملک خان—ہتم خان علوی - محمد عارف علوی —محمد یار علوی —عبداللہ علوی —گل علوی ہاشمی —بختاور —فاضل علوی

ملک سہیل اعوان ملک تحسین اعوان ملک وسیم اعوان ملک فہیم اعوان ملک نعیم اعوان (نور پور سیٹھی)

ملک ڈھیر ودھیر — بھلہ بابا—جیا—ساگو —محمد دین —صلاح —آموں —بھونارہ —بوڑا —واڈا —محمود —خیر محمد

ملک محمد اشرف خان اعوان بھلیال چیف آرگنائزر صوبہ پنجاب —منور خان —ملک خان - عالم خان— خدایار— اللہ یار

[قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے مفصل شجرہ ہائے نسب کے لیے "تحقیق الاعوان"، تاریخ علوی اعوان، نسب الصالحین، تحقیق الانساب جلد اوّل ودوم، حقیقت الاعوان، اعوان شخصیات ہزارہ، کاروان علوی وگلدستہ اعوان کا مطالعہ کیجئے]

مزمل علی کلغان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی

کرم علی کلی (کھلی وخلیل خان) زمان علی اروند نذیر علی غلام علی عرف عدی محمد آمین عرف نابو (نواب)

بندے علی گوہر شاہ —مہر علی —اولیاء - بندے علی عرف بندو —رنباز عرف رنڑو —ملک رکھا —ملک رائی —ملک لنگر

ملک علی خان— ملک ابراہیم —شیخ اودو—ملک یعقوب —ملک نور —ملک اللہ یار —ملک صدیق (صدقال) —ملک ممن

ملک سلیم خان—ملک اللہ یار خان—ملک عظمت (عزت خان) - ملک سرخرو خان —ملک محمد اعظم خان —ملک اللہ یار

ملک امیر محمد خان سابق گورنر مغربی پاکستان نواب آف کالاباغ —ملک عطا محمد خان —ملک یار محمد— ملک مظفر خان

ملک مظفر خان ملک اللہ یار (لاولد) ملک اعظم خان (لاولد) ملک اسد خان

ملک ادریس ملک فرید ملک امیر محمد—ملک وحید —ملک مزمل ملک عماد —اعظم محمد علی—ملک فواد

ملک لنگر—ملک ممن —ملک حیدر (حیدر آل) —دھڑائی —شہابت —جیون —سرور —احمد —مہروان —رحمٰن —اکبر —احمد

حاجی تاج محمد اعوان (حیدر آل) مولف تاریخ حیدر آل اعوان —مولوی خان محمد —مولوی محمد خان —عبدالرحمٰن —وریام —نظام

محمد عقیل محمد دانیال محمد انفال محمد جمیل محمد الیاس —عمر عباس

غلام علی عرف عدی —اودھم —عجل —کھودیرہ —ابراہیم —بدرالدین —ماچ —وتھی —وحی —آیت محمد 13— بھولا

اسحاق —کشال —صوبہ —عبداللہ —عظیم —روشن —حکیم —گوہر — کھوجو —منگو —عالی— بلہڑ —نیامول

علی— جانی —عزت —جیون —چنن —اللہ ڈھو—ملک مٹھہ (مٹھوانہ) —ملک راجا خان محمد سراج کرم علی ملک تاجہ خان

محمد اقبال ظفر محمد ریاض محمد فیاض محمد اعجاز محمد اقبال محمد یاسین ملک عیدا خان

(موضع قطب پور اعوان داملیار پنڈ دادن خان) محمد اسلم محمد اکرم انوار ابرار ملک عرفان حیدر ڈاکٹر عمران علوی

ملک عدیل اسلم عدنان اکرم نعمان اکرم حسام اکرم محمد علی حمزہ محمد فرحان علوی

منہاج (ماچ) —وجیہہ الدین (وتھی) —وحی —آیت محمد— بھولا (بہلول) —نیاموں —بلال (بلڑ) - جمال شاہ

جمال خان—مرید حسین —دلیل خان—بہادر خان —جون (جیون) —ابراہیم —ماجد (ماجھی) - نور محمد شاہ —ولی شاہ

جلال (مرزا) خان —لعل خان مشتاق احمد اشفاق احمد

امتیاز احمد طارق محمود الطاف احمد بشارت حسین —شاہ زین شمشاد احمد ریاض احمد —ہارون جاوید اشتیاق

اویس بابر حیدر ممتاز احمد بلال موسیٰ خان افضال احمد عثمان احمد سعد علی (موضع چک بیلی) کامران رضوان

کرم علی کھلی (خلیل) - کھلو— پاؤ - جنت (چشت) —حسن —موسیٰ —ماچھ — سدس —دودا —جیا —مل— شہد

صاحب خان —نور محمد —سبحان بنگالی —نعمت —درویش —خذر -محمد خان —گوگڑ —پیارا —باز —پھولا

احمد خان —فقیر خان —محمد عالم —محمد اقبال اعوان (ساکن میر اپپڑ وسہ) یاسر اقبال ذاکر حسین محب علی کمال حیدر

محمد خان—خذر —خدا بخش - پنوں خان —نور محمد —سید محمد —مل —راجوالی —سیدا خان —فجر علی —رحمت اللہ

اعوان پڑی گڑھی دوپٹہ مظفر آباد جاوید انور نثار احمد سہراب احمد آفتاب افسر وقار افسر تھانیدار محمد افسر

مزمل علی کلگان ـ کرم علی ـ گگ ـ حمزہ ـ گوہر ـ آہیر ـ کاکا ـ لعل بیگ ـ گہنیاں ـ زنیاں ـ سار ـ شادی ـ شیر محمد

محمد منیر اعوان (سابق ایم ایل ایل) ـ متولی ـ دوست محمد ـ صوبہ ـ رضا ـ نور محمد ـ کلی ـ رحمت اللہ ـ نیک محمد

اظہر منیر ایڈووکیٹ　مبشر منیر ایڈووکیٹ　محسن منیر ایڈووکیٹ　بلاول منیر ایڈووکیٹ

رحمت اللہ ـ کلی ـ نور محمد ـ صوبا ـ محمد علی ـ حشمت اللہ ـ محمد الیاس اعوان اعوان پٹی ہاڑیاں مظفر آباد

گوگڑ ـ محمد خان ـ خذر ـ خدا بخش ـ نورکلی (نورکلی آل) ـ مرچہ ـ راج محمد ـ بٹھو ـ احمد علی ـ شیر محمد ـ فقیر علی

(ارتا کھا اعوان پٹی مظفر آباد)　رحمت علی　شاہ زمان　مقصود　عبدالقیوم　فیاض　نوید اختر　وحید اختر

مزمل علی کلگان ـ غلام علی ـ گاموں ـ ارجن ـ جند ـ نواب ـ اسمند ـ سقد ـ دفتر ـ بدھو ـ مہمند ـ نوشیر ـ مکھن

حسن علی ـ سمند خان ـ مصطا خان ـ نعمت خان ـ محرم ـ کہوندو ـ سمند ـ ملوک ـ اہیر ـ غنی ـ عاقل ـ حسن خان

احمد علی ـ بہادر علی ـ لیاقت علی اعوان (چیف کوآرڈینیٹر ضلع جہلم ویلی ہٹیاں)

مزمل علی کلگان ـ کرم علی کلی ـ شاہ خلیل (کھلو)　شاہ عزت خان ـ شاہ محمود خان ـ امیر حیدر ـ بخاری شاہ (پنجاری)

داری خان ـ بیر خان ـ فتح محمد خان ـ طوطہ خان ـ طیت خان ـ میر حیدر خان ـ شاہ نواز ـ شاہ نواب ـ خلیل (کھیلا)

راج خان ـ جنگ خان ـ معراج خان ـ کمال خان ـ لال خان (راوئے) ـ بسی محمد خان (بش محمد) ـ سلطان محمد خان

پروفیسر سالک محبوب اعوان　تسکین محبوب　محبوب حسین ـ فقیر محمد ـ قمر علی ـ احمد علی ـ مہردین ـ محمد ولی　فتح محمد

محمد مطہر　محمد مکرم　صفی اللہ احمد ـ پروفیسر فرہاد احمد فگار ـ عبدالغنی ـ نمبردار فرمان علی　محمد زمان　میر ولی

حمزہ　طلحہ　ارشد حسین اعوان DS　افضل حسین　اعزاز حسین　نمبردار فضل کریم ـ نمبردار فقیر محمد　احمد علی

(بہ حوالہ: کلگانانِ چھتر دومیل تالیف از سالک محبوب اعوان صفحہ 86 تا 91)　جمد علی

معراج خان ـ کمال خان ـ شیرا خان ـ پیکا خان ـ لعل خان ـ جیا خان ـ نیک محمد ـ فتح خان ـ شیر خان

(چہلہ مظفر آباد)　محمد عارف چہلوی ـ عبدالقیوم ـ عبدالرحیم ـ فقیر محمد ـ میر محمد ـ جمعہ خان

13 آیت محمد ـ بھولا ـ روپئی ـ لودھی ـ شیخ احمد ـ شیان ـ بھیما ـ ملا کالو ـ شمس ـ جیون ـ مراد ـ فتح شیر

(گوجرانوالہ)　قاضی عبدالرحمٰن ـ شیخ احمد ـ میاں نور محمد ـ سعید احمد ـ محمد ـ بختاور ـ مہر محمد (مہرا)

محمد　احمد　حامد　بیٹی　قاضی فداالرحمٰن اعوان　عطاالرحمٰن　ضیاءالرحمٰن　ثناءالرحمٰن　ذکاالرحمٰن

مزمل علی کلگان ـ کرم علی کلی (خلیل رکھلی) ـ شائیر ـ چرایا ـ دول ـ قدوس ـ پھرن ـ ملک کول ـ نوئیں ـ دولمی

عظیم اللہ ـ رحمت اللہ ـ قاضی شکور اللہ ـ خیالی ـ لنگر ـ شہباز ـ قاضی مولانا ـ نوجہ ـ پاستہ ـ ناگ شیر ـ نارو

علی محمد ـ جعفر علی ـ قاضی محمد حلیم ـ عبدالرشید ـ اشفاق احمد ہاشمی (ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری و چیف آرگنائزر ضلع باغ)

قطب حیدر شاہ علوی المعروف قطب شاہ ثانی ـ مزمل علی کلگان ـ کرم علی کلی (خلیل رکھلی) ـ شائیر ـ چرایا ـ دول

ملک دھن خان ـ ملک جیسل　ملک بدھ خان　ملک ساہو ـ جیسر ـ سالت ـ رجوئیں ـ ملک کول

ملک حمزہ خان　ملک شیخ خان　ملک دریا خان

ملک ملاں (ملال)　ملک پاجی (پاجی آل)　ملک نیک محمد (نیک آل)　عظمت

مصطفیٰ (مصطہ) خان ـ ملک لعل خان　عبداللہ　طوطا　کوکا

بگاہ　نیاز محمد ـ فتح محمد ـ صوفی ـ جموں (نکرفتوٹ) ـ سید محمد (سیدا)　طاہر

ملاں چھتہ　فیروز دین　حیات اللہ ـ سید افسر　منیر افسر　نزاکت حسین　ضمیر اقبال

شیر محمد　سید اکبر　امیر عالم　شیر احمد　علی اکبر　گل افسر

نور اکبر　عزیز اکبر　عبدالحمید　نور حسین　علی حسین　عظیم　شبیر

سبحان　کاشیان　عامر　عدنان　نعمان　عرفان　محمد یعقوب　فضل کریم　داؤد احمد

شوکت　لیاقت　یاسر　رفاقت　احمد　زاہد　عابد　ناصر　شکیل　جمیل

شہاب الدین ـ محمد رشید　محمد بشیر　تاج افسر　محمد ممتاز　محمد مشتاق　مقبول　محمد یونس

محمد کریم　محمد ظہور　عنصر اقبال اعوان ایڈووکیٹ　انس ملک　حسان علی

وقاص ـ حاشر　زین ـ ثاقب　ارسلان　عدنان　شہباز　آفاق ـ وہان

عظمت حسین اعوان ـ صوبیدار محمد حسین ـ عمردین ـ چنڈل ـ چوہڑ محمد ـ عدالت ـ حبیب ـ ہمدال ـ جیون

قاسم ـ دولت ـ ملک رحمت ـ سید محمد ـ جیا ـ دین محمد ـ نیاز محمد ـ جمعہ خان ـ محمد امیر ـ محمد شریف ـ محمد عمر اعوان

مزمل علی کلگان ـ زمان علی اروند ـ جھاٹلہ خان ـ بال خان ـ بیلم خان ـ منیر خان ـ فیروز خان ـ اکرم خان

محمد خان ـ احمد خان ـ فتح محمد ـ نواب خان ـ جنگ خان ـ عالم خان ـ احمد خان ـ سید ملک ـ نوروز خان

دادن خان ـ قاسم خان ـ حبیب خان ـ شریف خان (جدامجد شریف خانی اعوان، پونچھ، باغ و پلندری)

حیات خان　نیاز محمد ـ علی محمد ـ فقیر محمد ـ فیض اللہ (راولاکوٹ متیالمیرہ)　امراللہ

فضل دین ـ نوردین خان ـ عبدالرزاق خان　ملک شوکت حیات خان　ملک خضر حیات خان　یار محمد

نورولی　(سرسیّداں ضلع باغ آزاد کشمیر) محمد سعید اعوان ـ میاں بدرالدین ـ سخی محمد ـ فقیر محمد ـ نور محمد ـ شیر محمد

میاں فضل　غلام حسین　غلام علی　فتح عالم　نوردین　غلام حیدر ـ محمد امیر ـ منظور ـ رضوان　محمد حسین

قاضی عبدالحسین　کرامت حسین　اقبال حسین　برکت حسین　ممتاز　امتیاز　اقبال　صابر حسین ـ محمد ابراہیم

مزمل علی کلگان بن سالار قطب حیدر شاہ غازی علوی (قطب شاہ ثانی)

خلیل خان (کرم علی)
حسین خان
قابل خان
کالا خان
مہتاب (مہی پال / مہیا بابا)

حبیب — امیر مہر جان — پیو شاہ (بہیو) — داؤد خان Ⓐ — حفیظ الدین

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ

شہباز خان شادم (شادم خان) — سلیمان خان (بابا انمب) — عماد خان نیلم (بابا نیل یا نلسی خان) — الیاس خان (بابا سپال) — تاج گوہر (بابا تاج، لاولد)

B: بابا کھیا (حیصام الدین) — اسماعیل خان
E — F
عبداللہ خان — کالا خان
C
بابا دم خان — بابا نور خان — حسین خان
اچھڑ خان — ناصر خان
D: سپلال خان — بیر خان — نصر اللہ

دلبر عرف دلیر — فیروز خان — دین (دہنر) — بابا بشیر — دات خان (دتو / درتوخ) — امین — علی — مبین — عبداللہ

حمید اللہ عرف بابا بڈھا — عبداللہ عرف کہانی بابا — کریم الدین

طوغان — ہنجر خان — میر خان — مردیال — عین — نور خان — دین خان — عابد خان — اجر خان — آسی بابا — ملہمان

ریشم خان — لودہ خان — عبداللہ — راجہ خان — فتح اللہ — جہاں بابا[1] — شرف الدین — کریم اللہ — عزیز — کرم دین

بابا ابراہیم المعروف بابا بہرام خان (آپؒ نے سنگولہ آباد کیا آپؒ کی اولاد سنگولہ، بن بیک واوڑی مقبوضہ کشمیر میں آباد ہے)

حضرت بابا سجاول قادریؒ — حضرت بابا شادم / سادمؒ — عبداللہ عرف کہانی بابا — بابا مردیال

سمندر خان — سعد اللہ — ناصر خان — نکو بابا — اسماعیل — شاہ ولی — شیر احمد — بابا جمعہ خان — بابا رحمت اللہ

ملک اورنگزیب اعوان مرحوم (چیف ایڈیٹر ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل) محمد سرور عبدالحفیظ حبیب حمید نوید تنویر

جہاں بابا[1] — کریم اللہ — محمد اسماعیل — رحمت اللہ — برکت اللہ — نصر اللہ — محمد یوسف — محمود خان

عبداللہ عرف کہانی بابا — بابا ہجرال — بابا بگ — منہد علی — بابا سہیل — بابا پیو چڑ — بابا حسین — عنایت اللہ

بابا محمد ایاز — قیام الدین — عبدالحکیم — شمس الدین — محمد جسیم — محمد کسیم — مخدوم نسیم — در محمد — شادی گل

مولوی احمد گل — قاضی عبداللطیف قاضی عبدالقیوم قاضی محمد یحییٰ محمد اسحاق محمد داؤد عبدالوحید بابر نوید

قاضی محمد فاروق قاضی محمد صدیق مولوی محمد صالح قاضی شمس الحق قاضی محمد ضیاء الحق قاضی محمد اشرف قاضی اسرار الحق

بابا کھیا — بابا دلبر — بابا حسین — دین محمد — بابا امانت — بابا کیابت — یاسین — عزیز — نیک محمد — خوشحال — بابا گل محمد

بابا بھندو — قمر علی — حسن علی — بابا محمد — شیخ احمد — نیاز احمد ایڈووکیٹ — اویس احمد اعوان (موہڑہ برسین) سر بلند خان

مفتی تنویر احمد اعوان (چھاڑی برسین) — محمد اشرف — حاجی محمد عرفان — قمر علی خان — ناصر خان — فیض محمد

کھیا بابا — بابا دلبر — اوگی خان — بیگا بابا — جھٹا بابا — نیاز بابا — نتھو خان — حسنہ بابا — احمد بابا — احمد گل خان — نعمت اللہ

محمد اشرف خان اعوان (ساکن بٹ گرام چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ہزارہ ڈویژن) — عبدالواحد

کھیا بابا — بابا دلبر — دین — حسین — چن — بہگا — حمید اللہ — فقیر اللہ — خیر محمد — ستار محمد — ابراہیم — سمندر[1]

محمد مدثر اعوان مولف کاروان علوی و چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان مانسہرہ — محمد بشیر — محمد اکبر

خیر محمد — جمال — حبیب گل — عبدالعزیز — حکیم گل زرین قطب — ڈاکٹر شاہد اقبال علوی (آجمیرہ بٹ گرام)

Ⓐ مہتاب — داؤد خان — عاقبہ خان (عافیہ / عفیا) (اولاد موضع سیلوٹ نزد کٹھیالہ، پسوال، کسکی، چھتے موری داڑی)

خلیل خان — سمندر[1] — محمد یوسف — مولانا محمد شیراز
عبدالکریم خان — سلطان محمد — محمد قیاس — محمد خواص — محمد مراد / دوست محمد / عبدالعزیز
خرم خان — عبد خان — کھیا — کہگن خان — کمال خان — ممریز خان، نور محمد

خلیل خان: سلابت خان — ولی محمد — فتح شیر — محمد، سرور
علی محمد — سید میر — سردار خان — فضل الرحمٰن
علی اکبر بن سمندر

برکت اللہ حبیب خان رحمت اللہ قلندر سمندر فقیر محمد بشیر صغیر چھڑ مانسہرہ

محمد زمان شیر زمان گل زمان فضلداد خان نیز زمان کالا مسکین علی زمان

بحوالہ: تاریخ علوی اعوان 1999ء صفحہ 684

میر زمان محمد زمان علی زمان رحمت اللہ عبدالرحمٰن حسین پرویز یوسف یعقوب خلیل اشرف شمریز جاوید

B شہباز خان شادم بن حضرت بابا سجاول قادریؒ (مدفون سنگولہ کشمیر)

حمید اللہ عرف بابا بڈھا   عبداللہ عرف کہانی بابا (ہزارہ ڈویژن)   کریم الدین

بابا ابراہیم المعروف بہرام خان 4   بابا ہجرال — بابا بگ   درمحمد   شریف خان   دین محمد

اسماعیل خان   جمال خان   سیٹ خان   مہند علی   نسیم   ہاشم خان   اللہ نور

فیروز خان   ہست خان   حسو خان   احمد خان   سہیل   کسیم   نجیم خان

معراج خان   گوہر خان (گھراج خان) درویش خان   پیوچر   جسیم   ایاز   خیر محمد

زر بخش   محمود   ادریس   حسن   شمس الدین   احمد گل   کالو خان

(سنگولہ)   فقیر خان   عنایت اللہ   عبدالحکیم   لطیف   نورالدین

بختیار   ڈھیلو خان   کاظم خان   شادی گل   قیام دین   محمد یحییٰ   خیرا خان

(لاولد) (بن بیک رسنگولہ) (مظفر آباد)   فقیر محمد

فقیر خان 1   گل حسن 2   نور خان 3   (پھلڑہ مانسہرہ وایبٹ آباد) قاضی شمس الحق   مانسہرہ

(1 اولاد درکوٹ، تنگہ پانی وغیرہ) (2 اولاد اسماں تحصیل اوڑی، چھم گراں باغ)

(3 اولاد تحصیل اوڑی کے مواضعات تاجل، اوڑی، تحصیل بارہ مولا کے موضع چندوسہ)

(4 بہرام خان کی اولاد کا مکمل شجرہ نسب تحقیق الانساب جلد اول صفحہ نمبر 507 تا 625 پر ملاحظہ فرمائیں)

کلو خان — کالا خان — رحمت اللہ — مومن خان — آفتاب (تابو) — تاج محمد خان نمبردار اوّل

حشمت علی نمبردار — غلام علی نمبردار — فیض بخش نمبردار

محمد خان نمبردار   عادل خان   محمد زمان (لاولد)   محمد غلام   محمد نسیم   کلیم احمد

محمد یعقوب   محمد صادق   محمد عاشق   محمد فاروق   اسد   راشد

محمد یوسف   طاہر   شاہد   زاہد   فہد   سعد   حارث   معاذ   نوفل   خالد   احمد

جان محمد نمبردار   اشرف   عزیز   نجیب   حنیف   سعید   محمد کریم (مولف)   رحیم   حبیب   اطوار

آفتاب   جاوید   طارق   قمر   مصطفیٰ   نعمان   عدنان

ذکاء اللہ جان نمبردار   عبداللہ جان   ضیاء اللہ   ثناء اللہ   عمران   عرفان   رضوان   عثمان   فہیم   نعیم

B شہباز خان شادم بن حضرت بابا سجاول قادریؒ

حمید اللہ عرف بابا بڈھا (سنگولہ پونچھ ومقبوضہ کشمیر)   عبداللہ عرف کہانی بابا (ہزارہ)   کریم الدین (مانسہرہ)

ہجر خان   میر خان   مردیال   عین خان   نور خان   طوخان   دین خان   عابد خان   عدی   مہمان خان   خیر اللہ   راجہ بابا

رحمت اللہ   ریشم خان   امام دین (کھیری)   شیر علی   منڈل   بابا سلام   پرویز   کریم اللہ

جگ   صفدر (کھڑی اوگی)   (ٹھاکرمیرا مانسہرہ)

نجیم (سہکی) (موضع جلو) صاحب دین   کالو خان (رچھ بہن)

کہگن   فقیر محمد   شریف خان (سیال، پیال، دھرم پانی)

سالار مہر علی   (اولاد سیال، پیال ایبٹ آباد)

جمعہ خان   طوطا خان   باز خان

(اولاد تھنہ، منگلور، کسکی بجی کوٹ، کاکوٹ، ڈھانگری، جنکیاری، نمشیرہ، میرا پھلڑا)

لودہ   دلاور (الولی)

عبداللہ عرف ٹھوڈا بابا   کھیگہ خان

آسی بابا

نادر خان   چک بابا   رحمت اللہ   مہر دین   غازی   چھلہ   بیر خان 1   راجہ خان 2   نورسہ خان 3   جان محمد

فتح اللہ — جہاں بابا — شرف الدین

عبداللطیف — غلام نور — سید میر — سعید

(اولاد دھرم پانی گوڑ کی ہری پور)   شاہ ولی   نجو بابا

سمندر خان — ملک میر افضل اعوان 6

طارق محمود   آصف محمود

فقیر الدین   بابر خان   درویش 5   دیو خان   حاجی خان   میر محبت 4

محمد بیگ   دین محمد   ننگ خان   چھڑا   (حکیاہ، کٹھائی اوگی) (چکیاہ مانسہرہ) 6 سابق ناظم یوسی پاوہ ساکن کاکوٹ

5 (اولاد بن کوٹ اوگی)   4 (اوگرہ، ڈھانگری)

کوگڑ خان

ملوک خان

1 کسکی کلاں بائیں نورا 2 کاکوٹ، بحالی، جنکیاری، نمشیرہ 3 تھنہ

کالو خان

شیر خان   دولت خان (جیامیرا مانسہرہ)   زبیر خان   محبوب (بوپا)   ملوخان

(چراٹھی لوئر تناول) (متیال مانسہرہ)   بگلہ بابا   ولایت خان   (کرٹم ہری پور)   (کرٹم ہری پور، سہکی مانسہرہ)

مجید خان   مہند علی   ملوک خان   (سجی کوٹ ایبٹ آباد)   (بائیں نوراہری پور، بازار گئے اوگی مانسہرہ)

(پنگوڑی، لساں نواب، جیامیرا، سیری، خوشحالہ مانسہرہ) (اولاد شیروان ایبٹ آباد)

(D) الیاس خان (المعروف باباسپال، زیارت تھاتھی سیداں)

سپلال خان

نصراللہ — سپلال خان — بیرخان

(اولاد ہڑیالہ مانسہرہ، تلہار، پانڈو تھانہ ایبٹ آباد)

دلاورخان ...... حسن خان ...... جوگی ...... فیروزخان ...... محمد خان عرف مندا (اولاد ڈنٹھ ہیار شیروان)

(F) اسماعیل خان بن باباانمب بن حضرت باباسجاول قادریؒ

عبداللہ خان — کالاخان

کبیرخان — محمد سعید — ابراہیم — عبداللہ — عمرخان — قمرالدین

قدیرخان — گل محمد — ملک مصری

جیاخان — گل بابا — مرزا — مستقیم

فقیر محمد — مندوبابا — ثناءاللہ — تعمیربابا — محمد زبیر — محمد افسر

خیراللہ — نصراللہ — میراللہ کالو — جیون — سعداللہ — میرعبداللہ — عبداللہ — میراحمد — محمد قاسم

محمد عالم — میرعالم — ملاں میرعالم — سیدعالم — نورعالم — حسین خان — فردوس

رحمت اللہ — برکت اللہ — میراحمد — محمد حسین

مولوی محمد حسین — مولوی محمد فقیر محمد — مولوی محمد اکبر — مولوی میرحسین — عبدالرحمٰن

محمد ایوب — ماسٹر عزیز الرحمٰن (ان کی اولاد کاکوٹ ایبٹ آباد میں ہیں)

(ان کی اولاد کٹھوال نزد چھتڑی میں جاکر آباد ہوئی)

F بابا کھیا (بابا کھیا [1] بن بابا انمب بن حضرت بابا سجاول قادریؒ، مدفون کھیری ماڑی)

دلبر عرف دلیر　فیروز خان　دین (دہنر)　بابا بشیر　دات خان (دتو/ درتوخ)　امین　علی　مبین　عبداللہ

اقبال خان　بابا نوز　میاں دین　مظفر　سیف

عباس (ہاس)　محمد　امیر خان　میاں حسین　کورخاکن　سوبر خان

مغل خان　عالم　بابا شکر　ہرڑال　صوبہ خان　امیر خان

داؤد خان　عیسیٰ خان　میاں روشن دین　محبوب خان　حسرت خان

مظفر خان (گوڑ کی ہری پور)　میاں دین　احمد علی (اولاد پوٹھہ، ڈب مانسہرہ)　شیخ (عرف شیخو)

امیر خان　معظم خان　میر خان　اللہ داد　حیات اللہ　بشارت　بابا لشکری　دلاور خان

(اولاد ہڑیالہ، پوٹھہ، چکیاہ، پانو، مانسہرہ)　(نوردی، حطار۔ کاہل، کنڈی، شادی، درویش، گھماواں، چک منیم

مقرب خان　حاجی فقیر محمد　بابا ساوا　(سرائے نعمت خان ہری پور)

صاحب دین　(اولاد پوٹھہ مانسہرہ)　(اولاد جوڑا پنڈ، تربیلہ کالونی ہری پور، چھانجہ مانسہرہ)

اکبر علی　حسین خان　بخش خان　افضل خان (بٹ گرام)　بہوگا خان

عبداللہ　چن خان ــــ بہگا خان ــ　جس خان　ہنستا خان　حمیداللہ

محمد حسن　ہانس خان ـــــ رائے پہی ـــــ سردار محمد خان　(مانسہرہ، بٹگرام)

سائیں محمد　حسین خان　قمر علی خان　(اولاد سرور آباد مانسہرہ)

خورشید احمد　(بہلگ، کھڑی، ننوہا، اگرور، شہیلیہ، سجاول شریف)　(موضع جلو، شہیلیہ مانسہرہ)

لال خان　شاہ میر خان　ارگی خان　امانت خان　حسین خان

فقیر اللہ (اولاد نڑتوپہ ہری پور، شیر گڑھ، مسوال تمبر کھولہ مانسہرہ)　امیر خان　جہانزیب (چن خان)

شکر اللہ (شکورہ)　بیمہ خان　بیگ خان　دین عرف دینا خان

گوگا خان　چھتہ (چھٹہ)　چھتے خان　صالح

تاج دین　چھتہ خان　بگاہ　ملوک خان...... کرتاج خان...... دلسہ خان...... محمود

(پانڈو وتھانہ ایبٹ آباد)　(تلہاڑا ایبٹ آباد)　نازاد خان (اولاد جلو، بسندھ میں آباد)　دانا بابا

[1] راندان ــ مراد ــ نور محمد ــ عبدالغازی ــ کمالدین ــ جلال الدین ــ علی اکبر ــ غلام قادر ــ محمد صابر چشتی

E بابا کھیا (بابا کھیا بن بابا انمب بن حضرت بابا سجاول قادریؒ، مدفون کھیری ماڑی)

داؤد خان بن مغل خان بن عباس خان (عرف ہاس خان) بن اقبال (پال خان) بن فیروز خان بن بابا کھیا بن سلیمان خان انباد (بابا انمب) بن حضرت بابا سجاول قادریؒ۔

داؤد خان بن مغل خان

ملک امیر خان　معظم خان اعوان　میر خان اعوان

ملک دین محمد خان　ملک نور محمد خان　عظیم خان　پیر محمد خان

ملک جیا خان　جمعہ خان　ستار محمد　گل محمد

(نمبردار 1872ء پوٹھہ)　سعداللہ　محب اللہ　سید محمد

(اولاد موضع پوٹھہ مانسہرہ)　(ان کی اولاد ہڑیالہ میں آباد ہے)　(اولاد چکیاہ مانسہرہ)

نادر علی　شیر علی　فیض علی　مہند علی

(ان چار بھائیوں کی اولاد ہڑیالہ میں آباد ہے)

فقیر خان　امیر خان　میر خان

محمد زمان (چین)　علی زمان

محمد چن زیب　محمد جاوید　محمد پرویز　محمد شبیر

محمد تنویر　محمد سعید　نوید احمد　عدیل احمد　ولید عثمان　فیضان　اریان　سمیر　طیب

ملک بہادر　ملک میر خان　ملک ناصر　شاہولی خان　ملک متولی　ملک ہاشم

(نمبردار 1872 ہڑیالہ)　(ہڑیالہ)　(چکیاہ)　(بہلگ، پانوڈھیری)　(پوٹھہ)

ملک عبداللہ　ملک سمندر　رحمت اللہ　غلام علی　غلام حسن　امام حسن (لاولد)

نواب علی　نادر خان　شیر زمان　حسین خان　(ان سب بھائیوں کی اولاد موضع ہڑیالہ اور کراچی میں آباد ہے)

(نمبردار 1904ء)　ملک نور عالم　ملک تاج محمد ــ ملک محمد زکارت اعوان (کراچی)

ملک علی داد ←ــــ ملک محمد نواز ــــ ملک میانداد ــــ← ملک عبدالقیوم ــــ

عظیم ناشاد اعوان　شیراز احمد　سراج احمد　فخر السلام　فخر عالم　ملک عبدالسلام　ملک وقار احمد

(چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان)　ایمن ملک　ملک تعظیم　محمد راشد　محمد آصف　محمد یاسر

(ہڑیالہ مانسہرہ)　وقاص اعوان مرحوم　کنول ملک　ملک عماد علی اعوان　طیبہ عظیم　ملک جواد علی اعوان

شجرہ نسب خاندان ڈاکٹر محمد اقبال اعوان گلاب آباد مانسہرہ ☆ نجیب اللہ بن عبدالکریم بن عبداللہ بن فیروز بن احمد خان بن بن نور الدین بن سعید احمد بن گلاب خان بن محمد یوسف بن کمال دین بن نواب خان بن ہاشم خان بن شریف خان بن کریم الدین بن شادم خان بن بابا سجاول قادری علویؒ

نجیب اللہ☆

فضل خان — امام دین — اللہ دین

فقیر محمد — خیر محمد — غلام محمد — جمال دین خان — سلطان محمد (لاولد) — عبداللہ (لاولد)

یعقوب خان — یوسف خان — نور حسین — عبدالرؤف — برکت اللہ — یاسین خان — محمد حسین — عبدالرحمٰن

حیدر خان — امیر زمان

بوستان خان (لاولد) — علی زمان (لاولد) — ایوب خان (لاولد) — ملک امان

محمد سلیم — محمد ندیم

عثمان — احتشام — فیضان — عبداللہ — ثناءاللہ — عبیداللہ — سمیع اللہ

سمندر خان (ملائشیا) — قلندر خان (لاولد) — گلاب خان — نواب خان (ملائشیا)

میر افضل اعوان (لاولد) — محمد افضل اعوان — محمد احمد اعوان

ڈاکٹر محمد اقبال اعوان
صدر تنظیم الاعوان ضلع مانسہرہ و چیف آرگنائزر
ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان صوبہ خیبر پختون خوا

ڈاکٹر فرہاد اقبال — عماد اقبال ایڈوکیٹ — شہریار اقبال

☆ نجیب اللہ اعوان کے تینوں بیٹوں فضل خان، امام دین اور اللہ دین کی اولاد مانسہرہ شہر میں آباد ہے۔

(حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی اولاد کے شجرہ ہائے نسب محترم عظیم ناشاؔد نے مرتب کیے ہیں۔ مفصل معلومات کے لیے تحقیق الاعوان، تاریخ علوی اعوان، تحقیق الانساب وغیرہ کا مطالعہ کریں۔)

مزمل علی کلگان — خلیل خان (کرم علی کلی رکھلی) — حسین خان — قابل خان — کالا خان — مہتاب (مہی پال)

بابا شادم — بابا امب — بابا الیاس (سیال) — بابا نیل — تاج گوہر (لاولد) — بابا سجاول علوی قادریؒ — پیوشاہ (بہیو)

عبداللہ عرف کہانی بابا — کریم الدین بابا — حمید اللہ عرف بڈھا بابا — بابا ابراہیم المعروف بہرام (سنگولہ وغیرہ)

بابا اسماعیل خانؒ (اولاد سنگولہ وغیرہ) — بابا جمالؒ (اولاد بن بیک وغیرہ) — بابا سیٹؒ (اولاد مقبوضہ کشمیر وغیرہ)

فیروز خان — ہست خان (ہستال، بنی سنگولہ، کلسن، آگرہ وبجیرہ) — حسو خان (حسو آل بنی سنگولہ)

گوہراج خان (اولاد دبن، ہیمہ ناڑی وچھمب) — معراج خان (اولاد آگرہ، کلسن ونکر بھاٹا سنگڑ وبھورکہ)

محمود خان — کلو خان — ملک خان (سردار سنگولہ) — مندو خان (ہیمہ ناڑی) — سین خان (سین آل دبن)

کالا خان (دبن) — رحمت اللہ — دھروپ اللہ (دھیروپ آل) — شکر اللہ (شکر آل) — سعد اللہ (سعدولی آل) — مہک اللہ — فیض اللہ

مومن خان — سیف خان (سیف آل) — مستا خان (مستو آل دبن سنگولہ ودھریڑھ) —— خان محمد

آفتاب المعروف تابو — منگا خان (منگا آل) — چھتا خان (چھتا آل)

تاج محمد خان المعروف تاجو خان (نمبردار اوّل سنگولہ جد امجد تاجو آل دبن، بنی ولوہر ہیمہ ناڑی 1909 بکرمی بمطابق 1850ء)

فیض بخش خان نمبردار — نورولی خان — محمد بخش — غلام حیدر — حسین خان — فقیر محمد خان

غلام علی خان نمبردار — نواب علی خان — روشن علی خان — دوست محمد — حیدر علی خان — محمد نور — محمد یونس

حشمت علی خان نمبردار — محمد خان نمبردار — **محمد کریم اعوان علوی قادری اعوان منزل دبن سنگولہ مولف کتاب ہذا**

ملک خان (سردار سنگولہ) — نندر خان — عبدل خان — مصری خان — سعد اللہ خان — پھلا خان (پھلا آل دبن)

فیروز خان — گوہراج خان — مبریز — رحیم — مکھو خان (مکھو آل) — سہراب (سہراب آل) — نور خان

کمال خان — فقیرو خان (فقیرو آل چھمب) — منگا خان (منگا آل چھمب) — قیاس خان (قیاس آل)

فیروز خان — معراج خان — نکو خان (آگرہ) — بیرم خان — فقر خان (فقر آل) — لالو خان — نصر خان — زربخش

سکرکلی (سکرکلی آل) — مصری خان — رانجا خان (رانجا آل) — جمعہ — نتھو خان (نتھو آل) — شوہدا خان — تاجو

کیڑا خان (کیڑ آل) — میرولی — منگل خان نمبردار اوّل آگرہ — کاما (کاما آل) — نیازو (نیازو آل) — منا (منا آل) — جنڈل آل

زربخش — لالو خان (کلسن) — مہری خان — بگاہ (بگا آل) — بھڈ (بھڈ آل) — کالا خان (کالا آل) — کھکیا — جھگڑا (جھگڑ آل)

کوڑا — کیگا — چہلا — خیرو — تاج محمد — بوڑا خان (بوڑ آل) — نمتا خان (نمتا آل) — تاجو — جابو — محمدو (محمدو آل)

زربخش — نصر خان (نکر) — ولی بیگ — فتو خان (فتو آل) — دارا خان (دارا آل) — حیات خان — مارچ خان — پھلا خان

فقیرو — جابو — میرولی — جنگی (جنگی آل) — مستو (مستو آل) — فتح محمد — تمرو (تمرو آل) — مٹھا (مٹھا آل) — کالا — محمد بخش

ابراہیم المعروف بہرام خان —بابا جمالؒ (اولاد بن بیک وغیرہ) —درویش خان —ادریس خان —— فقیر محمد

بختار (لاولد)   حضرت بابا ڈھیلو خان (جدامجد ڈھیلو آل بن بیک وغیرہ)   کاظم خان (اولاد مظفر آباد)

کوڑا خان جموں خان (جموں آل) چوڑ خان —غازی خان (غازی آل) پھلا خان (پھلا آل) کمال خان (کمال آل)

موظو خان (موظو آل) بلند خان (بلند آل) ہنسو (ہنسو آل) بچا خان (بچا آل) نیکا (نیکا آل) نکہ خان کالا خان

محمود —مندو خان (ہیمہ ناڑی سنگولہ) —فتح محمد —سجاول ماجو (ماجو آل) بسی —نور خان (نور آل) منگو (منگو آل)

مزمل علی کلگان —نواب —بیر —نور —قادر —کالا —دلیب —عادی —تاج —ناصر —نادر —حیات —لودی

مولوی حسام الدین —علی مردان —کرم بخش —محمد علی —نتھو —امیر —فرید —بدی —کلو —لسو —کوئلی —جتو

عبدالرحیم — ملک پرویز اختر اعوان ممبر کشمیر کونسل (بحوالہ: نسب الصالحین ص295 و تاریخ علوی اعوان ص728)

حیات —لودی —سنجو —دھلا —مرتا —الٰہی بخش —سرمنگ —احمد —بخش —خواجہ —بازو —امیر —مربت

(کلگان اعوان پلندری آزاد کشمیر) ملک یاسین طاہر —جہانداد خان —کہگا خان —پیر بخش —قابل خان

مزمل علی کلگان —کرم علی —عبدالجبار —چراغ —داؤد —قدوس —فیروز —اقبال —نعمان —عبدالمالک —منان

بلند خان —نتھو خان —حشمت خان —وارث خان —کمال خان —مست خان —مبارک خان —امیر خان —شاہ بیگ

حاجی اللہ یار —محمد شفیع —سلطان محمد —فتح محمد —میر محمد —فرمان علی —محمد گلزار — اعجاز قمر اعوان ایڈیٹر روزنامہ دھرتی راولاکوٹ

زمان علی کھوکھر —وگیرا —جسو —ابراہیم —جوگی —احمد —عنایت اللہ —شمش —مست —کمال —عنایت اللہ

شیر محمد —محمد شاہ —عظمت اللہ —حشمت اللہ —غلام محی الدین —خدایار —عبدالفاروق —عبدالواحد —عبدالباری

گگا —بھرتھ —تھراج —کالو —گوراعلوی —حافظ عبدالہادی —شرف الدین —حافظ ملوک حافظ باقرؒ (اولاد پونچھ مظفر آباد)

سالار محمد فاروق اعوان (ٹمی مظفر آباد) —محمد یعقوب —مولوی ابراہیم —حافظ میر محمد —حافظ نور محمد —حافظ فتح

پیر زمان علی —سجاق —بڈھیار —بہولہ شاہ —محمد اللہ —محمد اکبر —محمد سکندر —محمد اقبال —محمد نواز —شاہنواز —اللہ داد

قاضی گل محمد —حافظ فتح محمد —حافظ خان محمد —حافظ نور محمد —حافظ غلام محمد —دین محمد —عباس خان —شاہنواز خان —محمد یار

قاضی شمس الدین سید پوری (اولاد مظفر آباد و مانسہرہ) —صاحبزادہ پیر عبدالحی (بحوالہ تحقیق الاعوان، تحقیق الافغان و اولیائے ہزارہ)

میر قطب حیدرؒ —جہاں شاہ —امیر کمال الدین —رستم شاہ —امیر محمد —امیر غلام محمد —بابا خان —بابا سلطان —محمد اماں

(بحوالہ تحقیق الاعوان صفحہ 399 و مقامات مظہری ص259 وغیرہ) مرزا مظہر جان جاناںؒ —مرزا جان —عبدالسبحان

جہاں شاہ —محسن علی —ملک محمد —ناصر شاہ —دریا شاہ —ملک محمد —محمد لطیف —محمد روف —محمد رضا —غازی الدین

مولوی حیدر علی مولف تاریخ علوی و تاریخ حیدری —محمد بخش —اللہ دتا —یوسف علی —جان محمد —رحمت علی —براق علی —رحمٰن علی

جہاں شاہ —محمود علی —عثمان کمال —شیر خان —پیر محمد —فدا خان —فتح خان —سلیم خان —نادر خان —عنایت خان

بابا محمد ہاشم سیالکوٹ مولف حقیقت الاعوان —محمد علی —نتھو خان —وسوندی —نتھو خان —نانک —وریام —برخوردار —بوڑا خان

چند ماخذ کتب کی فہرست

نمبر شمار	نام کتاب معہ مصنف/مولف	نمبر شمار	نام کتاب معہ مصنف/مولف
01	نسب قریش عربی لابی عبداللہ الصعب الزبیری	33	تاریخ خان جہانی مخزن افغانی فارسی نعمت اللہ ہروی
02	المعقبین من ولد الامام تالیف الشریف یحییٰ	34	بحر الجمان از سیّد محبوب شاہ
03	تہذیب الانساب تالیف ابی الحسن محمد بن ابی جعفر	35	تاریخ علوی اعوان از محبت حسین اعوان
04	لباب الانساب عربی ابی الحسن القاسم بن زید	36	تاریخ اودھ حصہ سوم
05	عمدۃ الطالب تالیف الشریف جمال الدین احمد	37	نسب الصالحین تالیف حاجی جہانداد
06	تھذیب حدائق الالباب فی الانساب عربی	38	تعارف علوی اعوان قبیلہ علامہ یوسف جبریلؒ
07	بحر الانساب السیّد محمد بن احمد بن حمید الدین الحسینی	39	تحقیق الانساب اوّل و دوم تالیف محمد کریم اعوان
08	المعقبون جلد سوم السید مھدی الرجائی الموسوی	40	الاعوان مشائخ عظام تالیف محبت حسین اعوان
09	تاریخ بیہقی جلد اوّل از ابوالفضل محمد بن حسین	41	جواہر الاعوان تالیف شاہسوار علی ناصر
10	جمہرۃ انساب العرب از لابی محمد علی بن احمد	42	اعوان اور اعوان گوتیں تالیف محبت حسین اعوان
11	منتقلۃ الطالبیہ تالیف ابی اسماعیل بن ناصر ابن طباطبا	43	حقیقت الاعوان تالیف صوبیدار محمد رفیق علوی
12	المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب عبداللہ بن عیسیٰ	44	سوانحیات ملک قطب حیدر شاہ علوی (ریاض سیالوی)
13	المشجر الوافی عربی	45	تاریخ خلاصۃ الاعوان تالیف محبت حسین اعوان
14	انساب آل البیت النبوی صلی اللہ علیہ وسلم عربی	46	تاریخ محمودی فارسی تالیف از ملا محمد (اردو ترجمہ)
15	کتاب روضۃ الالباب وتحفۃ الالباب عربی	47	سلطان الشہداء تالیف انجینئر سمیع الدین انڈیا
16	منبع الانساب فارسی سیّد معین الحق جھونسوی	48	اعوان خبرنامہ چیف ایڈیٹر امجد حسین علوی
17	مرات مسعودی فارسی از عبدالرحمٰن چشتی علوی	49	انوار بشیر نذیر و سراج منیر تالیف الحاج خورشید علوی
18	مراۃ الاسرار فارسی از عبدالرحمٰن چشتی علوی	50	انوار رحمت بیکراں تالیف الحاج خورشید علوی
19	تاریخ طبری	51	انوار ابرار و اخیار تالیف الحاج خورشید علوی
20	تاریخ ابن خلدون	52	تاریخ قطب شاہی اعوان تالیف محمد کریم اعوان
21	تاریخ فرشتہ تالیف محمد قاسم فرشتہ	53	مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری "
22	گلوسری آف ٹرائب اینڈ کاسٹس پنجاب وسرحد	54	آئینہ اعوان تالیف عظیم ناشاد اعوان
23	پنجاب کاسٹس از سر ڈینزل ابٹسن	55	اعوان شخصیات ہزارہ تالیف عظیم ناشاد اعوان
24	تاریخ اقوام پونچھ جلد اوّل و دوم از محمد دین فوق	56	تذکرہ اولیاء کشمیر تالیف سید زاہد حسین نعیمی
25	تاریخ علوی از مولوی حیدر علی	57	گلدستہ اعوان تالیف از ڈاکٹر محمد اقبال اعوان
26	تاریخ حیدری از مولوی حیدر علی	58	کلگانانِ چھتر دومیل تالیف از سالک محبوب اعوان
27	تحقیق الاعوان از محمد خواص خان	59	مرجع خلائق تالیف رفاقت علی حقانی
28	تاریخ الاعوان از ملک شیر محمد اعوان	60	رحیل کارواں تالیف آمین یوسف زئی
29	بحر زخار فارسی تین جلد وجیہ الدین	61	کاروان علوی تالیف از محمد مدثر اعوان
30	اخبار الاخیار تالیف مولوی عبدالحق محدث دہلوی	62	مجلس اعوان تالیف از نسیم حسن اعوان
31	تاریخ فیروز شاہی تالیف سید ضیاء الدین برنی	63	ماہنامہ اعوان/ماہنامہ اعوان انٹرنیشنل اسلام آباد
32	خزینۃ الاصفیاء فارسی مفتی غلام سرور جلد ششم	64	ماہنامہ شعوب کراچی چیف ایڈیٹر محبت حسین اعوان

كتاب نسب قريش

نسب قریش عربی 200ھ

دَرَجَ وَلَدُ أبي هاشم جميعاً . ووَلَدُ حمزة بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب جميعاً .

وولد عليُّ بن محمّد بن عليٍّ بن أبي طالب : حسناً ؛ ومحمّداً الأكبرَ ؛ وعُبَيْدَ الله ؛ وعَوْناً ؛ وعبدَالله ؛ ومحمّداً الأصغرَ ؛ وفاطمةَ ، لأُمّهاتِ أولادٍ شتّى .

وَلَدتْ فاطمةُ بنت عليّ لجعفر بن إسحاق بن عليّ بن عبد الله بن جعفر بن أبي طالب: عليًّا ، الذي يُقال له : « المُرَجَّى »[1] .

فولد الحسن بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب : عليًّا ، وأُمّه : لُبابة بنت عبد الله بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب . فولد عليُّ بن حسن بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب : الحسنَ بن عليّ ، وأُمّه : عُلَيَّةُ بنت عون بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب .

وولد محمّد بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب : جُمانةَ ، وأُمّها : أمّ وَلَدٍ .

وولد عَوْنُ بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب : محمّداً ؛ ورُقيّةَ ؛ وعُلَيّةَ بني عَوْن ، وأُمّهم : مهديّة بنت عبد الرحمن بن عمر بن محمّد بن مَسْلَمَة الأنصاريّ .

فولد محمّد بن عَوْن بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب : عَبَّاً ؛ وحسنةَ ؛ وفاطمةَ ؛ وأُمّهم : صفيّة بنت محمّد بن مُصْعَب بن الزُّبَير .

أعقاب عون بن علي بن محمّد الحنفية المعقبون 277ھ صفحہ 93-392

أمّا عون بن علي بن محمّد الحنفية، فأعقب من ولده: محمّد أشهل البقيع، أمّه مهديّة بنت عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمّد بن مسلمة الأنصاري.

أمّا محمّد أشهل البقيع بن عون بن علي بن محمّد الحنفية، فاعقب من ولده: علي بمصر.

أمّا علي بن محمّد أشهل البقيع بن عون، فأعقب من سبعة رجال، وهم: علي أمّه صفيّة

بنت محمّد بن حمزة بن مصعب بن الزبير بن العوّام، وموسى له عقب، والحسن له بقية بالهند، وعيسى، وأحمد، ومحمّد، والحسين.

كتاب المنتخب من نسب قريش وأخبار العرب
تأليف الشيخ الامام الحافظ أبي عبد الله بن عتيق بن عبيد الله المرادي المالكي [illegible]
رضي الله عنه وأرضاه بمنه وكرمه

656ھ

وولد محمد بن علي بن محمد بن علي جمانة امها ام ولد ، وولد عون بن علي بن محمد بن علي بن ابي طالب محمدا ورقية وعلية بني عون وامهم مهدية بنت عبد الرحمن بن عمر بن محمد بن مسلمة الانصاري ، كانت

أولاد محمّد ابن الحنفيّة .... تہذیب الانساب 449ھ صفحہ 273 .... ٢٧٣

أولاد علي بن محمد بن علي بن أبي طالب (عليه السلام)

والعقب من علي بن محمد بن أمير المؤمنين علي بن أبي طالب صلوات الله عليهم من عون بن علي والحسن بن علي الأقيبش [خ: الأقباش].

والعقب من ولد عون بن علي بن محمد ابن الحنفية في محمد صاحب القبر بالبقيع وحده ومنه في علي بن محمد اشهل البقيع ومنه في علي بن علي وموسى بن علي والحسن بن علی قال ابن ابی جعفر له بقية بالهند.

منتقلۃ الطالبیہ 471ھ صفحہ 303،352

لأبى اسماعيل ابن طباطبا ———— ٣٠٣

(بمصر) على بن اشهل البقيع ابن عون بن على بن محمد بن على بن أبى طالب «ع» عقبه على بن على أعقب ، وموسى أعقب والحسين أعقب وسواهم فى المشجرة عيسى وأحمد ومحمد والحسين .

٣٥٢ ———— منتقلة الطالبية

ذكر من ورد الهند من ولد محمد بن الحنفية ، منهم من ولد على بن محمد بن الحنفية (بالهند) من ولد الحسن بن على بن محمد أشهل البقيع ابن عون بن على .

لباب الانساب 565ھ صفحہ 727

في ذكر السادات والأشراف الّذين يأخذون الأرزاق وربو ع[1] الاوقاف من ديوان غزنة ونواحيها، باهتمام نقيب النقباء أبي محمّد الحسن بن محمّد الحسيني.

أولاد محمّد بن الحنفيّة: علي بن الحسين، وأبناءه الحسين بن علي، والقاسم بن علي، ومنصور بن علي، وحمزة بن علي، وعبد الملك بن علي، وسكينة بنت علي،

تاریخ محمودی فارسی 421ھ الف حضرت ملا محمد غزنوی کے اردو ترجمے کے صفحہ 20 کی عکسی نقل ملاحظہ کیجئے

20

سلسلۂ نسب

۱۔ حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ ابن حضرت سید سالار ساہو غازی رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ ابن حضرت سید عطاء اللہ غازی رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ ابن حضرت سید طاہر غازی رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ ابن حضرت سید طیب غازی رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ ابن حضرت سید محمد غازی رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ ابن حضرت سید عمر غازی رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ ابن حضرت سید آصف غازی رحمۃ اللہ علیہ
۹۔ ابن حضرت سید بطال غازی رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۔ ابن حضرت سید عبدالمنان غازی رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۔ ابن حضرت سید امام محمد حنفیہ (غازی) رحمۃ اللہ علیہ
۱۲۔ ابن حضرت سید السادات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

19 مئی 1986ء کو آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر نے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش پر حکومتی نوٹیفکیشن کے مطابق سیّد اعوان اور عباسی قبیلہ کو سرکاری طور پر بنو ہاشم قرار دیا۔ نوٹیفکیشن کی عکسی نقل ملاحظہ کیجئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آزاد جموں و کشمیر زکوٰۃ کونسل

نوٹیفکیشن

4440-75

(١٤) المشجر الوافي / ق٥ ج ١١

منبع الانساب فارسی 830ھ صفحہ 103

عکسی نقل شجرہ نسب ابتدائی بندوبست سنگولہ ریاست پونچھ 1964 بکرمی بمطابق 1905ء

عکسی نقل شجرہ نسب بندوبست 2001ء سنگولہ پونچھ آزاد کشمیر

کتاب روضۃ الالباب و تحفۃ الاحباب عربی
تالیف محمد بن الامام عبداللہ بن علی الحسنی قلمی مخطوطہ ص 32

موسوعۃ انساب آل البیت النبوی ج 1
للمورخ النسابہ السید فتحی عبدالقادر ابوالسعود سلطان
السیدی الرفائی الحسینی اردن ص 176 و 182

أما علي الأكبر ابن محمد (ابن الحنفية)، فقد اتخذته الكيسانية إماماً لها بعد أبيه، ومن أولاده: أبو محمد الحسن الأقبيش، وعون صاحب القبر بالبقيع، وله عقب بالهند ومن أبنائه: علي بن عون الذي أعقب

صفحہ 176

نسب قريش

دَرَجَ وَلَدُ أبي هاشم جميعاً . ووَلَدُ حمزة بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب جميعاً .

وولد عليُّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب : حسناً ؛ ومحمّداً الأكبرَ ؛ وعُبَيْدَ الله ؛ وعَوْناً ؛ وعبدَ الله ؛ ومحمّداً الأصغرَ ؛ وفاطمةَ ، لأمّهاتِ أولادٍ شَتّى .
وَلَدتْ فاطمةُ بنت عليّ لجعفر بن إسحاق بن عليّ بن عبد الله بن جعفر بن أبي طالب: عليّاً ، الذي يُقال له : « المُرَجّى »(1) .

فولد الحسن بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب : عليّاً ، وأمّه : لُبابة بنت عبد الله بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب . فولد عليُّ بن حسن بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب : الحسَنَ بن عليّ ، وأمّه : عُلَيَّة بنت عون بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب .

وولد محمّد بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب : جُمانةَ ، وأمّها : أمّ وَلَدٍ .
وولد عَوْنُ بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب : محمّداً ؛ ورُقَيَّةَ ؛ وعُلَيَّةَ بني عَوْن ، وأمّهم : مهديّة بنت عبد الرحمن بن عمر بن محمّد بن مَسْلَمة الأنصاريّ .
فولد محمّد بن عَوْن بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب : عَلِيّاً ؛ وحسَنةَ ؛ وفاطمةَ ؛ وأمّهم : صفيّة بنت محمّد بن مُصْعَب بن الزُّبَيْر .

فولد القاسم بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب : عَلِيّاً ؛ ومحمّداً ؛ وبُرَيْكَةَ ؛ وأمّهم : أمّ يعقوب بنت جعفر بن يعقوب بن عبد الله بن ربيعة بن الحارث بن عبد المُطَّلِب .

كانت بُرَيْكَة بنت القاسم عند عبد الرحمن بن عمرو بن عبد الرحمن بن عمرو ابن سُهَيْل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد وُدّ بن نصر بن مالك بن حِسْل بن عامر ابن لُؤَيّ ؛ فولدت له عَمْرو بن عبد الرحمن ؛ ثمّ خلف عليها عبد العزيز بن سَلَمة ابن عبد الله بن سَلَمة بن عُمَر بن أبي سَلَمة المخزوميّ ؛ فولدت له امرأةً .

(1) انظر مقاتل الطالبيين (ص ٢٧٨ – ٢٧٩) ، وتاريخ الطبري (٩ : ٢٢٢) .

ابی طالب
|
علیؓ
|
محمد الاکبر (محمد حنفیؒ)
|
علی
|
عون
|
محمد اسطل
|
علی

٣٩٣.................... المُعقِبُون من آل أبي طالب ج ٣

أعقاب عون بن علي بن محمّد الحنفية

أمّا عون بن علي بن محمّد الحنفية، فأعقب من ولده: محمّد أشهل البقيع، أمّه مهديّة بنت عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمّد بن مسلمة الأنصاري.

أمّا محمّد أشهل البقيع بن عون بن علي بن محمّد الحنفية، فأعقب من ولده: علي بمصر.

أمّا علي بن محمّد أشهل البقيع بن عون، فأعقب من سبعة رجال، وهم: علي أمّه صفيّة

(١) الأقباش – خ.

٣٩٤.................... المُعقِبُون من آل أبي طالب ج ٣

بنت محمّد بن حمزة بن مصعب بن الزبير بن العوّام، وموسىٰ له عقب، والحسن له بقية بالهند، وعيسىٰ، وأحمد، ومحمّد، والحسين.

أمّا علي بن علي بن محمّد أشهل البقيع، فأعقب من ولديه، وهما: عيسىٰ له عقب بمصر، وأبو تراب محمّد القتيل الأحول له بمصر ولد.
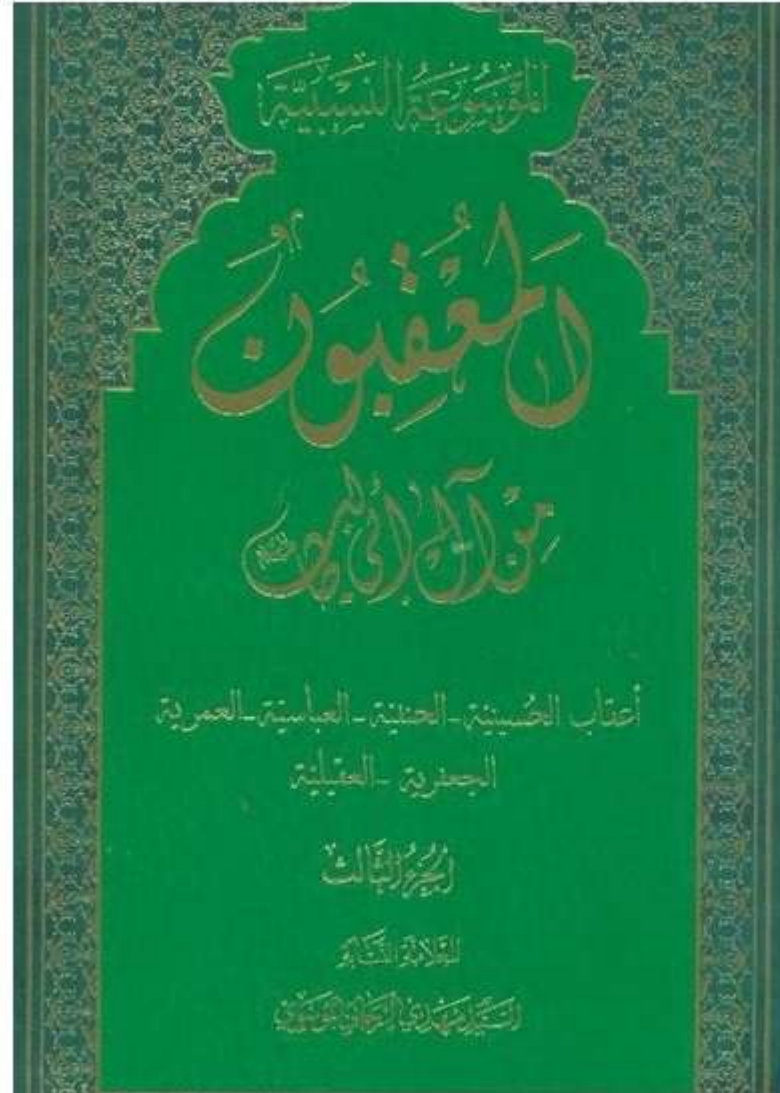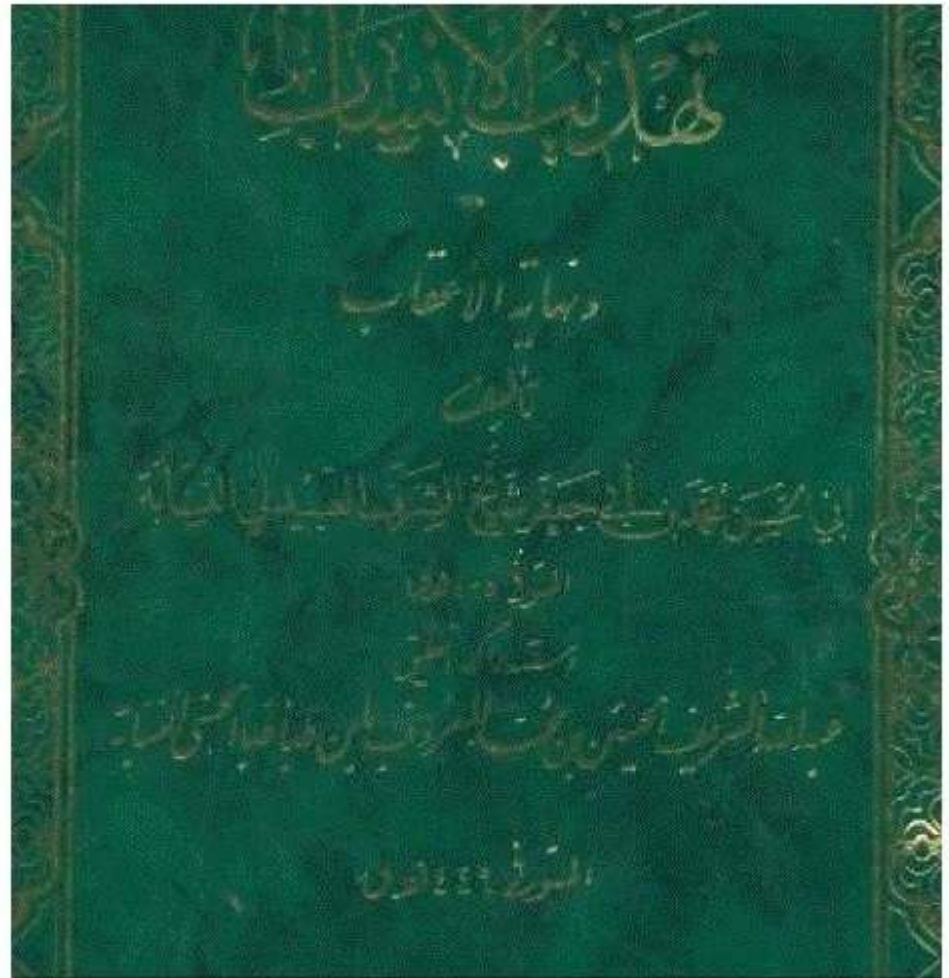
جعفر بن محمد بن الحنفية في أحمد أبي طاهر بقم وعلي بن محمد في صح.

والعقب من ولد أحمد الأكبر بن عبد الله رأس المدري بن جعفر بن عبد الله بن جعفر بن محمد إبن الحنفية في الحسين قال: له عقب بطبرستان وفي عبد الله بن الحسين ويقال: انه درج ولده في صح، ومحمد بن أحمد له ولد.

والعقب من أحمد الأصغر بن عبد الله رأس المدري بن جعفر بن عبد الله بن جعفر بن محمد ولده قال: الحسين له ولد والحسن بن أحمد له ولد وأحمد وعبد الله وهم سائرهم في صح.

مضى ولد جعفر الأصغر المقتول بالحرة ابن محمد ابن الحنفية.

أولاد علي بن محمد بن علي بن أبي طالب (عليه السلام)

والعقب من علي بن محمد بن أمير المؤمنين علي بن أبي طالب صلوات الله عليهم من عون بن علي والحسن بن علي الأقيش [خ: الأقياش].

والعقب من ولد عون بن علي بن محمد ابن الحنفية في محمد صاحب القبر بالبقيع وحده ومنه في علي بن محمد اشهل البقيع ومنه في علي بن علي وموسى بن علي والحسن بن علي قال ابن ابي جعفر له بقية بالهند فأما علي بن علي بن محمد اشهل البقيع فولده عيسى بن علي بن علي بن محمد أشهل البقيع له عقب بمصر، ومحمد[1] أبو تراب القتيل الأحول له بمصر ولد وأبو تراب هذا هو الحسن بن محمد بن عيسى بن علي بن علي بن محمد أشهل البقيع[2]. وأخوه القاسم أبو زبيبة بن محمد بن عيسى بن علي بن علي له ولد بمصر، والحسين بن عيسى بن علي بن علي التوم فولده محمد بن الحسين ومنه في الحسين بن محمد له

(١) كذا وفي العمدة أبو الحسن تراب محمد وفي المجدي: أبو تراب الحسن.
(٢) وفي الفخري: اسهل القصرا دون نقط.

عقب، وأما محمد بن علي بن علي بن محمد أشهل البقيع فولده محمد بن محمد وحده ومنه في أبي علي الحسين بن محمد بن محمد قتلته الروم وله أولاد، وأما موسى بن علي بن محمد أشهل البقيع فله من حمزة بن موسى والحسين بن موسى لهما

علیؓ
|
محمد بن الحنفیہؒ
|
علی
|
عون
|
محمد اشھل
|
علی

٣٥٢ منتقلة الطالبية

(بالهند) من ولد الحسن بن عبد الرحمن ابن القاسم بن محمد البطحاني (١) .

ذكر من ورد الهند من ولد محمد بن الحنفية ، منهم من ولد علي بن محمد بن الحنفية .

(بالهند) من ولد الحسن بن علي بن محمد أشهل البقيع (٢) ابن عون بن علي .

ذكر من ورد الهند من ولد عمر الاطرف منهم من ولد محمد بن عمر الاطرف .

(بالهند) محمد بن عمر بن محمد بن عبد الله بن محمد .

(بالهند) أولاد الحسن بن جعفر الملتاني ابن محمد بن عبد الله بن محمد

قال السيد زين الشرف : الحسن بن جعفر الملتاني له بنات .

(بالهند) من ولد أحمد بن جعفر الملتاني ابن محمد بن عبد الله بن محمد .

---

(١) فات المؤلف ذكر ولد محمد بن عيسى بن محمد البطحاني الذي كانوا بالهند وقد استدركناه عليه .

(٢) كان في الاصل (ابن اسمعيل النقيع) وهو تصحيف ما اثبتناه حيث كان محمد بن عون بن علي بن محمد بن الحنفية يلقب بذلك ويعرف ولده بني الاشهل .

علیؓ
|
محمد بن الحنفیہؒ
|
علی
|
عون
|
محمد اشہل
|
علی
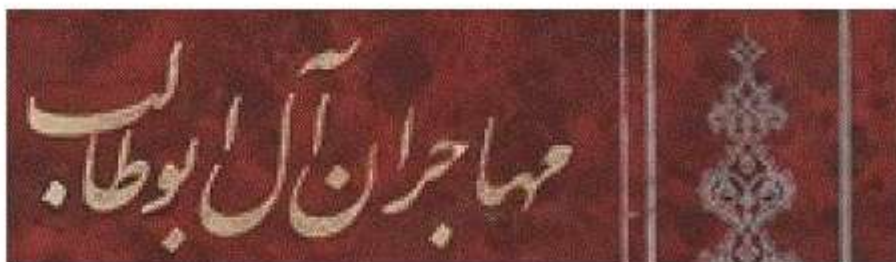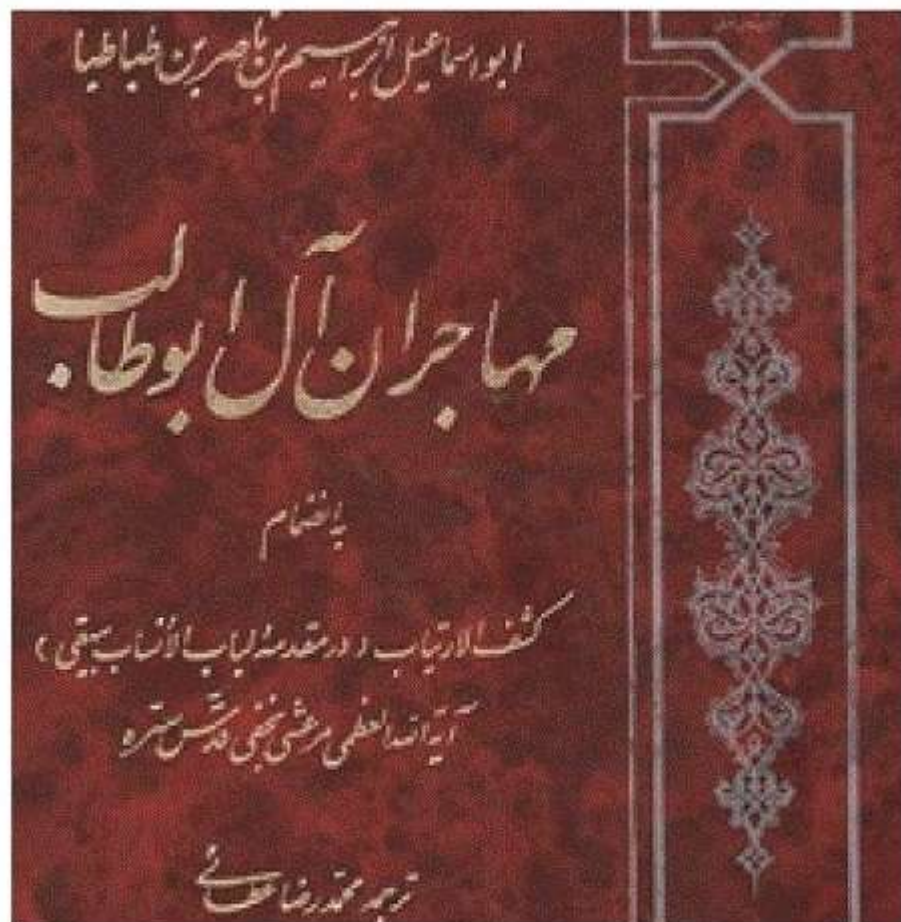
۱- اولاد جعفر ملتانی فرزند محمد بن عبد الله بن عمر اطرف.

۲- کسی که خود را منسوب به حسین بن محمد سلیق بن عبد الله بن محمد بن حسن بن حسین اصغر می‌دانست.

آقای نسب شناس ابن ابی جعفر عبیدلی می گوید: در هرات بلخ کسانی هستند که خود را به حسین بن محمد سلیق منتسب می کنند، در صورتی که آنان در ادّعای خود دروغگویند .

هند

ذکر اسامی واردین به هند از اولاد حسن بن علی، سپس از اولاد زید بن حسن، از جمله برخی از فرزندان قاسم:

برخی از فرزندان حسن بن عبدالرحمن بن قاسم بن محمد بطحانی .

مهاجران آل ابوطالب/ ترجمه محمد رضا عطائی، ص: ۴۳۳

ذکر اسامی واردین به هند از اولاد محمد بن حنفیه، از جمله برخی از فرزندان علی بن محمد بن حنفیه:

یعضی از فرزندان حسن بن علی بن محمد اشهل بقیع فرزند عون بن علی.

ذکر اسامی واردین هند از اولاد عمر اطرف، از جمله برخی از فرزندان محمد بن عمر اطرف:

۱- محمد بن عمر بن محمد بن عبد الله بن محمد.

۲- اولاد محسن بن جعفر ملتانی فرزند محمد بن عبد الله بن محمد.

سید زین الشّرف می گوید: محسن پسر جعفر ملتانی دختراني داشته است.

۳- برخی از فرزندان احمد بن جعفر ملتانی فرزند محمد بن عبد الله بن محمد.

مهاجران آل ابوطالب/ ترجمه محمد رضا عطائی، ص: ۴۳۴

باب یاء

اشاره

اسماء شهرها و جاهایی که با حرف یاء شروع می‌شوند و طالبیون بدان جا منتقل شده‌اند:
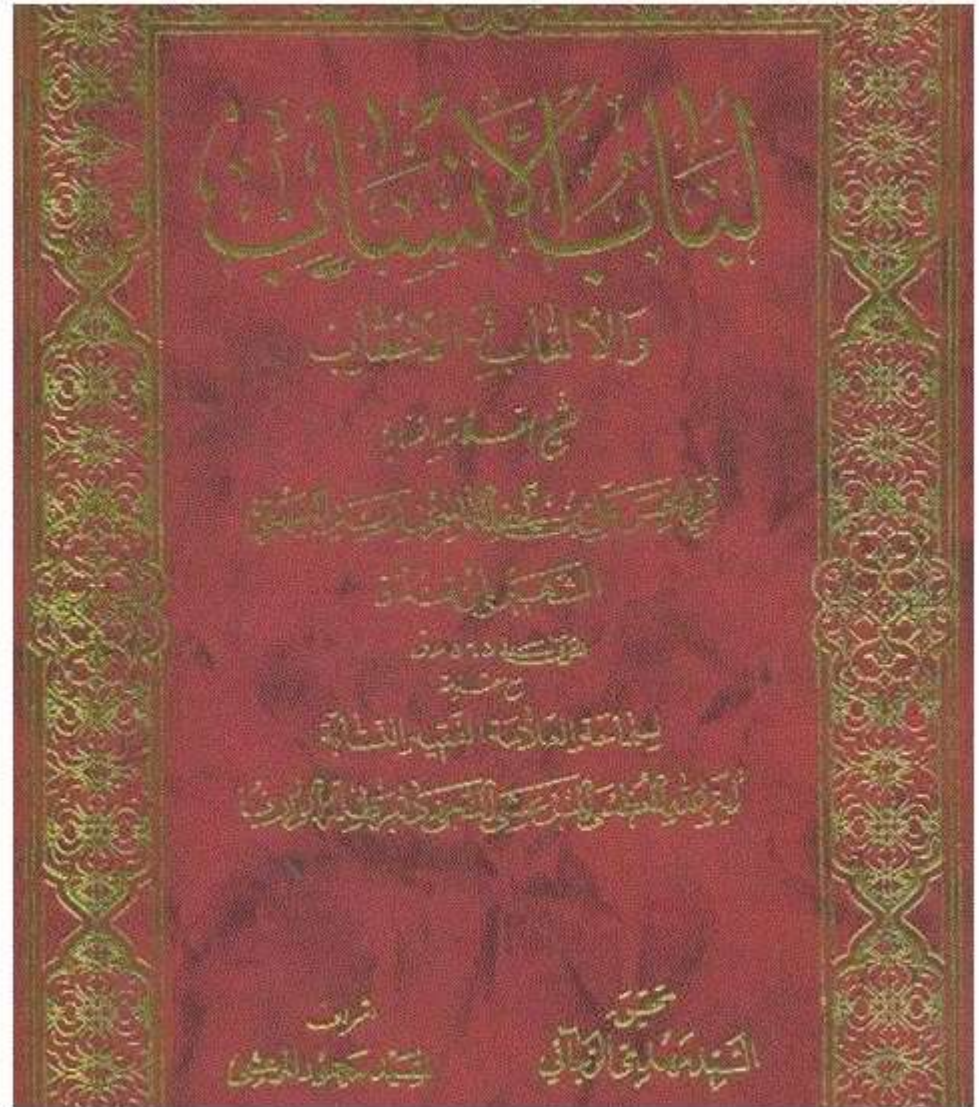
لباب الأنساب

والألقاب والأعقاب

تحقيق السيد مهدي الرجائي

إشراف السيد محمود المرعشي

القاسم فخر الدين سيّد الحاج والحرمين علي بن زيد المقيم بفريوند. وأمّ أبي الفتوح عاميّة بنيسابور. وأمر السيّد أبو يعلى زيد بن علي العالم بحلق رأسه ونفاه وما أثبت نسبه.

فصل

وفي سانزوار السيّد سيّدك، وهو أبو القاسم المطهّر بن علي بن أبي طاهر بن المطهّر بن طاهر بن المطهّر بن محمّد بن عيسى بن محمّد مضرة بن جعفر بن عيسى بن علي بن الحسين الأصغر.

بقي واحد يقال له: سيّدك خاتون في أيام نقابة السيّد الأجل السعيد جلال الدين محمّد بن يحيى قدس الله روحه وحلق رأسه.

فصل

والسيّد عين الدين سلطان أبو علي الحسين بن أميرك، من أولاد زيد السيلقي الّذي تقدّم ذكره، بقي واحد يقال له: محمّد. كان[1] يدّعي أنّه ابنه، ومات محمّد قبل السيّد سيّدك بسنين، وقد نفاه السيّد سيّدك وأشهد على نفيه.

فصل

في ذكر السادات والأشراف الّذين يأخذون الأرزاق وريوع[2] الاوقاف من ديوان غزنة ونواحيها، باهتمام نقيب النقباء أبي محمّد الحسن بن محمّد الحسيني.

أولاد محمّد بن الحنفيّة: علي بن الحسين، وأبناءه الحسين بن علي، والقاسم بن علي، ومنصور بن علي، وحمزة بن علي، وعبد الملك بن علي، وسكينة بنت علي،

---

(١) في جميع النسخ: كانوا.

(٢) هو جمع الريع، بمعنى النماء والزيادة.

منبع الانساب

تصنیف

حضرت مخدوم سید معین الحق جھونسوی قدس سرہٗ

علیؑ
|
ابوالقاسم امام حنیفہؒ
|
علی عبدالمنان
|
عون عرف قطب غازی
|
آصف غازی
|
شاہ [علی] غازی
|
شاہ محمد غازی
|
طیب غازی
|
طاہر غازی
|
عطاءاللہ غازی
|
سالار ساہو غازی
|
سالار مسعود غازی
قطب شاہی علوی اعوان

منبع الانساب

منبع الانساب

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

[علامہ جامی قدس سرہٗ]

تصنیف

حضرت مخدوم

سید معین الحق جھونسوی قدس سرہٗ

ترجمہ وتحشیہ وتقدیم

علامہ ڈاکٹر ساحل شہسرامی

[ایم اے، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ]

مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دیگر اولاد کے احوال:

حضرت شاہ ابوالقاسم محمد حنیفہ بن علی مرتضیٰ بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما محمد حنفیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ [۴] آپ کی ولادت ۱۶ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ عمر مبارک پینسٹھ سال تھی۔ ۸۱ھ میں عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں پیر کے دن وصال ہوا۔ کتابوں کا ایک گروہ دعویٰ کرتا ہے کہ آپ قریب قیامت ظہور فرمائیں گے [اسی طرح کی اور بھی بعض بے سروپا حکایت آپ سے منسوب ہیں]

آپ کے تین صاحبزادے: ۱۔ ابو ہاشم، ۲۔ علی عبدالمناف، ۳۔ جعفر [۵]
آپ کے چودہ صاحبزادے اور دس صاحبزادیاں تھیں لیکن نسل تین صاحبزادوں سے چلی: ابو ہاشم جعفر علی قدست اسرارہم [خاندان مصطفےٰ، ص ۱۴۲] حضرت کا وصال مدینہ طیبہ یا طائف میں ہوا [مسالک السالکین، ۱/۱۸۲] حضرت جعفر کے ایک صاحبزادے عبداللہ تھے۔ حضرت علی عبدالمناف کے ایک صاحبزادے عون عرف قطب غازی تھے۔ حضرت عون عرف قطب غازی کے ایک صاحبزادے آصف غازی تھے اور آصف غازی کے ایک صاحبزادے شاہ غازی، شاہ غازی کے دو صاحبزادے شاہ محمد غازی اور شاہ احمد غازی تھے۔ شاہ احمد غازی نے سبزوار کو اپنا وطن بنایا۔ چنانچہ سادات سبزواری آپ ہی کی نسل سے ہیں۔ اسی طرح سید حامد خان سبزواری بھی شاہ احمد غازی کی نسل سے ہیں جن کا مزار مبارک قلعہ ماکچور میں ہے۔ حضرت سید احمد غازی کی اولاد بہت ہیں۔ سید شاہ احمد غازی کے بڑے بھائی سید شاہ محمد غازی کے ایک صاحبزادے سید طیب غازی ہیں جن کے ایک صاحبزادے سید طاہر غازی ہیں۔ سید طاہر غازی کے ایک صاحبزادے سید عطاءاللہ غازی اور ان کے صاحبزادے سید ساہو غازی ہیں۔ سید ساہو غازی کی شادی سلطان محمود غزنوی کی ہمشیرہ کے ساتھ ہوئی۔ ان سے ایک صاحبزادے سید سعید الدین سالار مسعود غازی

منبع الانساب۔ حضرت مخدوم سید معین الحق جھونسوی قدس سرہ ۳۶۳ ترجمہ و تحشیہ۔ علامہ ڈاکٹر ساحل شہسرامی

طاہر غازی ہیں۔ سید طاہر غازی کے ایک صاحبزادے سید عطاءاللہ غازی اور ان کے صاحبزادے سید ساہو غازی ہیں۔ سید ساہو غازی کی شادی سلطان محمود غزنوی کی ہمشیرہ کے ساتھ ہوئی۔ ان سے ایک صاحبزادے سید سعید الدین سالار مسعود غازی ہیں۔ آپ سادات علوی سے ہیں۔ اکثر اشراف سادات حضرت سید سالار مسعود غازی کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے ہیں۔

حضرت محمد حنفیہ بن علی مرتضیٰ کے بڑے صاحبزادے حضرت ابو ہاشم ہیں، جنھوں نے عباسیوں کو خلافت کی بشارت دی اور آپ نے ہی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے وصایا شریف ظلم بند فرمائے۔ آپ کی نسل ابھی شیراز میں ہے۔

للعلامة النسّابة

السيد محمد بن احمد بن عميد الدين الحسيني النجفي

من أعلام القرن التاسع والعاشر الهجري

تأریخ فیروز شاهی

تصنیف

ضیاء الدین المعروف بضیاء برنی

که آنرا اسیاتک سوسیتی بنگاله

بتصحیح

مولوی سید احمد خان صاحب

و اهتمام

کپتان ولیم ناسولیس

و مولوی کبیر الدین احمد

طبع کرد

کلکته

سنه ۱۸۶۲ ع

(۴۹۲)

مواضات بدست هندوان افتاد و اسپ و سلاح بباد داد در باب عین الملک سلطان محمد حکم بسیاست نکرد و فرمود که در ذات او اثری نیست او را بغلط این حادثه افتاده است او مردی کاردان و کافی است و هنرمند است هم دران ایام سلطان عین الملک را مخلص کرد و بعد چند گاه او را پیش طابید و بنواخت و جامه داد و عملهای بزرگ فرمود و مرحمت ها ارزانی داشت و پسران عین الملک و بقیهٔ خیل خانه او را هم بدو بخشید و سلطان محمد بعد فراغ فتنهٔ عین الملک از بنگرمؤ عزیمت هندوستان فرمود و در بهرایچ رفت و سپهسالار مسعود شهید را که از غزاة سلطان محمود سبکتگین بود زیارت کرد و مجاوران روضهٔ او را صدقات بسیار داد و در بهرایچ احمد ایاز را نامزد فرمود و پیشتر فرستاد تا بر سر راه لکهنوتی لشکرگاه سازد و فرود اید و گریختگان لشکر عین الملک را و انان که از اوده و ظفر اباد در بلغاک او یار شده بودند در لکهنوتی رفتن نگذارد و خلقی که از شهر چه از قحط و چه از خوف سیاست سلطان در اوده و ظفر اباد رفته اند و ساکن شده ایشان را چنانچه او را دست دهد در وطن مالوف فرستد و سلطان محمد از بهرایچ مراجعت فرمود و بکوچ متواتر در دهلی امد و در پرداخت امور ملکی مشغول شد و احمد ایاز بدان مهمی که نامزد شده بود بکفایت رسانید و ازانجا در شهر امد و درانکه سلطان محمد از شهر در سرکدواری رفت در خاطر افتاد که سلطنت و امارت سلاطین بی امر دادن خلیفه که از ال عباس بود درست نیست و هر بادشاهی که بی منشور خلفاء عباسی بادشاهی کرده است و یا بادشاهی کند متغلب بوده است و متغلب بود و از

كتاب المنتخب

من نسب قريش وخيار العرب

تأليف الشيخ الامام الحافظ أبي عبد الله بن عيسى بن عبيد الله المرادي المالكي من أهل اشبيلية

رضي الله عنه وارضاه بمنه وكرمه

ملك الإمام فخر الفضلاء مقيم النبلاء العلامة الضابط

المتقن صلاح الدين أبي عبد الله محمد بن

علي بن يوسف الاصبهاني الشاطبي

في نوبة شرف الدين بن

ابن شيخ الاسلام

زكريا الأنصاري

عفا الله عنه آمين

وولد محمد بن علي بن محمد بن علي جنابة امها ام ولد ❊ وولد عون بن
علي بن محمد بن علي بن ابي طالب محمداً ورقية وعلية بني عون وامهم
محمودة بنت عبد الرحمن بن عمرو بن محمد بن مسلمة الانصاري ❊ كانت
رقية عند عبد الله بن داود بن حسن بن حسن بن علي بن ابي طالب فولدت
له محمداً وعليا ابني عبد الله بن داود ❊ فولد محمد بن عون بن علي بن
محمد بن علي بن ابي طالب عليا وحسنة وفاطمة امهم صفية بنت محمد بن حمزة
ابن مصعب بن الزبير ❊ وولد القاسم بن محمد بن علي بن ابي طالب عليا
ومحمدا وبريكة وامهم ام يعقوب عقيبة بنت جعفر بن يعقوب بن عبد الله
ابن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب وخلف علي بن بريكة بنت القاسم
ابن محمد بن علي فتزوج عبد الرحمن بن عمرو بن عبد العزيز بن سلمة بن عبد الله بن
سلمة بن عمر بن ابي سلمة المخزومي فولدت له امرأة ❊ فولد محمد بن القاسم بن
محمد بن علي بن ابي طالب ابراهيم وقسيمة وفاطمة وعلية وبريكة لامهات
اولاد وولد علي بن القاسم بن محمد حسنة وامها ابنة المطلب بن عبد الله
ابن المطلب بن حنطب المخزومي درج ولد القاسم جميعا الا من قبل
النساء ❊ وولد ابراهيم بن محمد بن علي اسمعيل ومحمدا لام ولد وسليمان وامه
ابني ابراهيم امها امامة بنت عبد الله بن سعد بن خيثمة من الانصار
وام كلثوم بنت ابراهيم لام ولد كانت ام كلثوم عند ابي العلمس
وهو ابو بكر عثمان بن عبيد الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب ❊
وولد محمد بن ابراهيم بن محمد بن علي بن ابي طالب اسمعيل وابراهيم امهما

ابی طالب
|
علیؓ
|
محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ)
|
علی
|
عون
|
محمد اسطل
|
علی

عین الملک کی بغاوت

عین الملک کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ شاہی تحقیوں کو پناہ دینے سے بادشاہ کے دل میں نفرت کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے لہٰذا عین الملک کے سامنے بغاوت کرنے کے علاوہ اور کوئی طریقہ کار نہ تھا۔ اس نے دل میں باغی ہونے کا پکا ارادہ کر لیا تھا مگر ظاہرا بادشاہ کے سامنے فرمانبردار بنا رہا اپنے بھائیوں کو لشکر سمیت اودھ اور ظفر آباد سے بلوایا۔ ابھی یہ لشکر راستہ ہی میں تھا کہ عین الملک سرگدواری سے فرار ہو کر راہ میں اپنے بھائیوں سے جا ملا۔ اس کے بھائی بہت ہی جلدی کر کے سرگدواری پہنچے اور بادشاہ کے ہاتھی اور گھوڑے جو چراگاہوں میں چر رہے تھے سب کو پکڑ کر اپنے قبضہ میں کر لیا۔ بادشاہ ان واقعات سے اچانک گھبرا گیا اور امروہہ، سمانہ، کول، برن سے فوجوں کو فوراً طلب کیا۔ خواجہ جہاں بھی بادشاہ کے حضور میں آیا۔ محمد تغلق نے لشکر کی ترتیب و تنظیم دی اور ادھر عین الملک اور اس کے بھائیوں نے بھی دریائے گنگا کو پار کر کے شاہی لشکر کے مقابلہ میں اپنے قدم جمائے۔ ان سرکش امراء کا یہ خیال تھا کہ رعیت چونکہ بادشاہ سے بیزار ہے لہٰذا ان سے مل جائے گی۔ قنوج کے میدان میں جنگ چھڑی اور بادشاہ اس خیال سے خود اس جنگ میں شامل ہوا تاکہ تمام امراء کو ایک ساتھ ختم کر دے۔ عین الملک اور اس کے بھائیوں نے جب سیاست اور قہر و غضب کے سب سے بڑے مجسمہ کو بہ نفس نفیس میدان جنگ میں دیکھا تو لرزہ براندام ہو گئے اور تھوڑی سی کوشش کے بعد ہی فرار ہو گئے۔ عین الملک زندہ گرفتار کر لیا گیا تھا اور اس کا ایک بھائی میدان کارزار میں مارا گیا اور دوسرا بھائی شہر اللہ بھی زخمی ہو گیا اور دریا میں ڈوب کر مر گیا۔ سرکشی کرنے والوں کے بہت سے سپاہی مع ساز و سامان، مال و متاع دریا میں ڈوب کر ختم ہو گئے اور باقی ماندہ لب دم جب دریا کو پار کر کے دوسری طرف پہنچے تو وہ عتاب شاہی کا شکار ہو گئے۔ بادشاہ نے بعد میں کہا کہ عین الملک فطری طور پر کینہ پروری اور بغض و عناد رکھنے اور پھیلانے والا نہیں ہے اور اس سے یہ غلطی بھول چوک ہوئی معاف کر کے اس کو دربار میں بلا کر خلعت شاہانہ عطا کیا اور سلطنت کے بہت سے اہم معاملات کا اس کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ بادشاہ سرگدواری سے عازم بہرائچ ہوا اور حضرت سپہ سالار مسعود غازی کے مقبرہ کی زیارت کی۔ حضرت مسعود سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور آل محمود کے عہد حکومت میں غیر مسلموں کے ہاتھوں جام شہادت پایا تھا۔ بادشاہ نے سپہ سالار کے مزار اقدس پر نذر نیاز اور خانقاہ مسعودی کے مجاوروں کو مالا مال کیا۔

مرآت مسعودی

از: عبدالرحمان چشتی

کتابت: ۱۰۷۴ھ ق

۲۱۷ صفحہ

بلدا اگر دانید که تمام عالم و عالمیان از نور ولایت او
منور است و محمد حنیفه غازی امام الخوارق و المغازی
علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه علم ظاهری و باطنی
و طریقه سپاه گری خود تلقین و تربیت کرده بود
و یک خرقه خود نیز معه اسپ دلدل و تیغ ذو الفقار
بوی عطا فرموده بود چنانچه فضایل و کرامت محمد حنیفه
غازی در کتب تواریخ مذکور است و اولاد وی
امیر حسین رضی الله عنه نیز یک خرقه خلافت لوی داده
بود الغرض محمد حنیفه غازی دو پسر داشت پسر بزرگ
عبدالمنان و پسر خورد عبدالفتاح خواجه احمد ایوبی
و میر ترکستان در اولاد عبدالفتاح بود و سالار مسعود
شمع هندوستان از اولاد عبدالمنان است چنانچه نسب
انساب او نوشته می آید ابن اینست سالار مسعود غازی
بن سالار ساهو غازی بن عطاالله غازی بن طاهر

غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر غازی
بن ملک آصف غازی بن بطل غازی بن عبدالمنان
غازی بن محمد حنیفه غازی بن اسدالله الغالب علی بن
ابی طالب کرم الله وجهه و سالار مسعود غازی را خرقه
ارادت و خلافت از پدر پدران خود رسیده است
و والده سالار مسعود که ستر سلا نام داشت خواهر
سلطان محمود بن سبکتگین بود و سبکتگین نسب او
روز کار خورد سالی در بیت مغلی اسیر افتاد و الپتگین
که از موالی سلاطین آل سامان بود او را خریدار شد
در منتخب بعضی مورخان ورق نسب او چنین نامناسب
نوشته اند ولیکن مصنف تاریخ جهان آرا سلسله
به یزدجرد بن شهریار بن خسرو بن هرمز بن نوشیروان کسری
میرساند و صاحب کتاب روضة الشهدا در آخر کتاب ذکر
جائی که اولاد امام حسین رضی الله عنه تعداد نموده
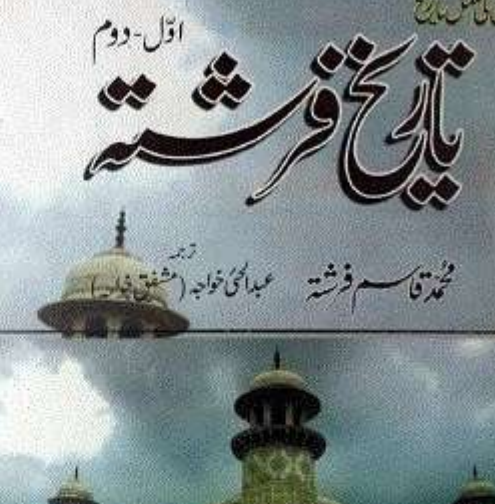
ابی طالب
|
علیؑ
|
ابوالقاسم امام حنیفؒ
|
عبدالمنان
|
بطل غازی
|
آصف غازی
|
عمر غازی
|
شاہ محمد غازی
|
طیب غازی
|
طاہر غازی
|
عطاءاللہ غازی
|
سالار ساہو غازی
|
سالار مسعود غازی
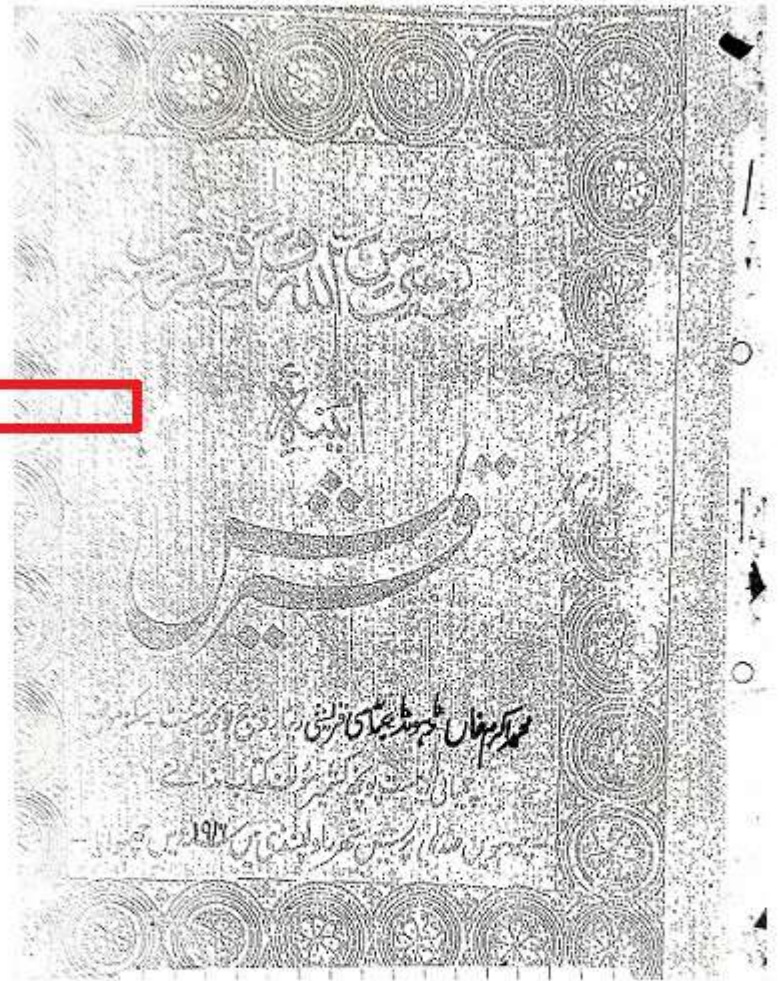
تاریخ الاعوان

پاکستان کی مشہور جسور و غیور قوم اعوان کی مستند

اور

جامع تاریخ

از

ملک شیر محمد خان اعوان
پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی کالاباغ

1956ء

ناشر

اشاعت منزل ۔ بل روڈ ۔ لاہور

تاریخ الاعوان

یہ تھا کہ اعوان علی الرؤس الاشہاد اعلان کرتے ہیں کہ ہم حضرت امام حنفیہ رضی اللہ عنہ بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ لیکن تاریخوں میں اعوان قوم کو عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ثابت کیا گیا ہے۔ جن حضرات نے اعوان قوم کی تاریخ لکھنے کا ارادہ کیا وہ اس عقدہ کو سلجھانے میں عاجز رہ گئے اور تاریخ کی تصویر سے دستکش ہونے پر مجبور ہو گئے۔ ان اشکالات کی وجہ سے اعوان قوم اپنی صحیح تاریخ سے بے بہرہ رہی۔

پنجم۔ عرصہ ہوا کہ اعوان قوم کے ایک دردمند بزرگ زبدۃ الحکما حکیم غلام نبی امرتسری ثم لاہوری مرحوم و مغفور نے ایک صاحب مولوی نورالدین سے قوم کی تاریخ کے متعلق دو کتابیں "باب الاعوان" اور "زاد الاعوان" کے نام سے لکھوا کر شائع کیں۔ ان کتب کی طباعت و اشاعت سے قبل حکیم صاحب موصوف نے اعوان قوم کے قریباً پچاس نسب نامے جمع کئے۔ یہ نسب نامے کلہم امام محمد ابن حنفیہ رضی اللہ عنہم سے ملحق تھے۔ مگر مولوی نورالدین نے بغدادی مورخین سے متفق ہو کر اپنی تالیفات میں اعوان قوم کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابن علی رضی اللہ عنہ کی اولاد کہہ دیا۔ افراد قوم متفق اللسان ہو کر پکارتے ہیں کہ ہم حضرت امام محمد ابن الحنفیہؒ کی اولاد ہیں۔ مورخین کو اگر غلط فہمی ہو گئی ہے تو ہو لیکن ہم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد تو نہیں۔

مولوی نورالدین کی تالیفات کے شائع ہونے کے بعد اعوان قوم سے متعلق وقتاً فوقتاً ملک کے اخبارات و رسائل میں جو مقالات شائع ہوتے رہے ان کا تمام تر ماخذ و منبع مولوی نورالدین کی تالیفات تھیں۔ اس لئے انہوں نے مولوی نورالدین

تحقیق الاعوان

معروف بہ

تاریخ الاعوان ہزارہ

علوی الاعوان قوم کی چودہ سو سالہ مستند و جامع تاریخ۔ کیا ب مستند معتبر و مشہور کتب عربی، فارسی، اردو۔ تاریخ کا یکجا نچوڑ، محمد الاکبر پشہور ابن الحنفیہ (امام حنیف) فرزند حضرت علیؓ کے مستند حالات زندگی۔ امیر قطب حیدر مجاہد پشہور عون قطب شاہ علوی و محدث وعلی، اعوان قطب شاہی کے حالات، مجاہدانہ کارنامے سلسلہ نسب ورد اعتراضات و بے سروپا منسوبات سے جو قوم اعوان لعل قطب شاہؒ کے سلسلہ نسب میں ... وارد کئے گئے۔ اعوان کے لفظ واخطاب کی مکمل تحقیق ہند قدیم میں آمد از راہ جنوبی و شمالی ہند سابقی، ذکر نقرائے اعوان، اندرون ہند و بیرون ہند کی قدیم و حال کی معروف علوی شخصیات کا ذکر، سادات اہل بیتؓ کا مختصر تعارف، موجودہ اعوان شجاعت و زراعت اخلاق وغیرہ کا مفصل بیان، ہزارہ کی ہر تحصیل کی اعوان شخصیات و گھرانوں کا مختصر تعارف، تحصیل وار علاقہ و گاؤں کی فہرست، تحصیل مانسہرہ کے ۱۹۲۳ء سے بعد کے مشاہیر کا سرسری گوشوارہ، تاریخی و علمی ذوق رکھنے والے ہر خاص و عام کیلئے نادر معلومات کا ذخیرہ۔

مصنف و مؤلف ——— بلم خواص خان دگوبلڑہ اعوان

موضع ——— ہیٹریاں (علاقہ کونش)

تحصیل ——— مانسہرہ ——— ضلع ——— ہزارہ

سال طبع اول ۱۹۶۶ء ...

تحقیق الاعوان ۱۵۶

بن بادل جرل، بن جلال، بن سلامت، بن کلگان شہزادہ، بن قطب شاہ، بن امان شاہ (ج و کاشر نمبر ۱۴ آمدہ از منگلور)

(۳۴) سعید الدین سالار مسعود غازیؒ، بن شاہ ساہو غازیؒ، بن عطا اللہ غازیؒ، بن طاہر غازی، بن طیب غازی۔ بن شاہ محمد غازیؒ (اور ان کا دوسرا بھائی شاہ احمد غازی تھا ان کا وطن سبزوار میں ہے۔ اولاد بھی وہیں ہے) بن سید شاہ غازی، بن آصف غازی، بن عون عرف قطب غازی بابا۔ بن علی بن محمد اکبرؒ بن حضرت علیؓ بنو علویہ (شجرہ از کتاب محبوب شاہ دالا مرسلہ عبد القادر پتاسیری ترنہ علاقہ بالاکوٹ۔ تحصیل مانسہرہ۔ ہزارہ۔

(۳۵) نظام الدین معروف شاہ بہکاری۔ بن سیف الدین بن امیر حبیب اللہ نظام الدین بن امیر نصیر الدین ولی اللہ، بن محمد صدیق معروف بابی محمد، بن عبد اللہ بن عبد الصمد، بن امیر شمس الدین عبد المجید حاجی الحرمین، بن ابراہیم بن امیر سلطان عبد اللطیف، بن امیر عبد اللہ غانی۔ بن امیر شمس الدین غانی، بن امیر وجیہہ الدین غانی، بن امیر سلیمان، بن وجیہہ الدین احمد، بن قاری احمد بن علی، برادران قطب بابا عون بن علی، بن محمد اکبرؒ بن حضرت علی رضی اللہ عنہ (از کتاب محبوب شاہ دالا مرسلہ عبد القادر ترنہ پتاسیری تحصیل مانسہرہ بالاکوٹ۔ ہزارہ)

اس شجرے میں محمد اکبرؒ کے پانچ بیٹے لکھے ہیں (ابو ہاشم انکی اولاد شیراز میں ہے جیتن جعفر کا عبد اللہ۔ شاہ حمید۔ علی) کتاب تصنیف شدہ در ۱۳۱۶ھ مطابق ہجری ۱۸۹۸ء

(۳۶) محمد بڈھا صاحب جن کے لڑکے علامہ حضرت صاحبزادہ فیض علی صاحب فیضی ہیں۔ ایک شاخ امیر سعید علوی پر ہے۔ اور دوسری شاخ حضرت سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری سے بھی امیر سعید پر ہے۔ امیر سعید علوی کا شجرہ نسب زمان علی کھوکھر سے متصل ہے۔ جو قطب شاہ کے بیٹے تھے۔ مگر آگے شجرہ نسب قطب شاہ کا عباسؓ پسر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جوڑا ہوا پایا گیا۔ جو نئی بات ہے۔ شجرہ یوں مذکور ہے۔

امیر سعید علوی، بن امیر کامل علوی، بن انور علوی، بن امیر کبیر علوی، بن امیر اسد اللہ علوی بن سبحان علوی، بن عارف علوی، بن پارس، بن شاکرؒ، بن تنلغ، بن مدنی، بن برنادہ، بن اکلؒ، بن شارقؒ، بن اعلاجؒ، بن شمول، بن جنولی، بن جیسترؒ، بن دگرہ، بن زمان علی شاہ المعروف کھوکھر علوی، بن عون قطب شاہ علوی، قادری بغدادی، بن

حضرت علیؓ بنو علویہ
|
محمد اکبر
|
علی عبد المنان
|
عون
عرف قطب غازی
|
آصف غازی
|
شاہ [علی] غازی
|
شاہ محمد غازی
|
طیب غازی
|
طاہر غازی
|
عطا اللہ غازی
|
سالار ساہو غازی
|
سالار مسعود غازی

قطب شاہی علوی اعوان

حضرت علیؓ ہو علویہ
|
محمد اکبر
|
علی عبد المنان
|
عون
عرف قطب غازی
|
آصف غازی
|
شاہ [علی] غازی
|
شاہ محمد غازی
|
طیب غازی
|
طاہر غازی
|
عطاء اللہ غازی
|
سالار ساہو غازی
|
سالار مسعود غازی
قطب شاہی علوی اعوان

بن خواجہ عبد الخالق، بن خواجہ عبد الملک، بن اسماعیل اتا، بن یدر اتا، بن جمل اتا، بن کوکندہ اتا، بن سوکندہ اتا، بن عبد الملک، بن احمد یسوی اتا، بن صدر، بن ابراہیم اتا، بن سید احمد اتا، بن احمد نور اتا، بن احمد اتا، بن صدر اتا، بن ابراہیم اتا، بن الیاس اتا، بن خواجہ محمود افتخار اتا، بن خواجہ اسحاق، بن خواجہ امران (عمران)، بن خواجہ عصمت، بن شاہ حسین اتا، بن حسن، بن اسماعیل اتا، بن شیخ موسیٰ اتا، بن خواجہ مومن، بن شیخ ہارون، بن خواجہ اسحاق، بن خواجہ عبد الرحمان، بن عبد الجبار، بن عبد القہار، بن عبد الجلیل، بن عبد الفتاح، بن محمد الاکبر بن حضرت علیؓ۔

۲۴۔ سید سالار مسعود غازی، بن ساہو غازی، بن عطاء اللہ غازی، بن طاہر غازی، بن طیب غازی، بن محمد غازی، بن عمر غازی، بن ملک آصف غازی، بن بطل غازی، بن عبد المنان، بن محمد حنفیہ بن اسد اللہ الغالب۔

۲۵۔ میر قطب شاہ، بن شاہ عطاء اللہ، بن شاہ طاہر غازی، بن شاہ طیب غازی، بن شاہ محمد غازی، بن شاہ عمر غازی، بن شاہ ملک آصف غازی، بن شاہ بطل غازی، بن شاہ عبد المنان غازی، بن محمد حنفیہ، بن حضرت علی المرتضیٰؓ۔

۲۶۔ میر قطب حیدر، بن میر عطاء اللہ، بن طاہر غازی، بن طیب غازی، بن عمر غازی، بن محمد غازی، بن آصف غازی، بن بطل غازی، بن عبد المنان غازی، بن عون سکندر غازی، بن محمد حنفیہ، بن علی المرتضیٰؓ (تاریخ حیدری مؤلف مولوی حیدر علی لدھیانوی)۔

۲۷۔ خاندانی شجرہ میر ساہو، عطاء اللہ، ابن طاہر، ابن طیب، ابن محمد، ابن ملک آصف، ابن بطل، ابن عبد المنان، ابن محمد حنفیہ، ابن امیر المومنین سیدنا علیؓ۔

۲۸۔ معید الدین سالار مسعود غازی، بن عطاء اللہ غازی، بن طاہر غازی، بن طیب غازی، بن شاہ محمد غازی، بن سید شاہ غازی، بن آصف غازی، بن عون عرف قطب غازی بابا بن علی، بن محمد اکبر، بن حضرت علیؓ ہو علویہ (شجرہ از کتاب محبوب شاہ)۔

۲۹۔ نظام الدین معروف شاہ بہکاری، بن سیف الدین، بن امیر حبیب اللہ نظام دین، بن امیر نصیر الدین دلیل اللہ، بن محمد صدیق معروف بابی محمد، بن عبد اللہ، بن عبد الصمد، بن امیر شمس الدین عبد المجید حاجی الحرمین، بن ابراہیم، بن امیر سلطان عبد اللطیف، بن امیر عبد اللہ قانی، بن امیر شمس الدین قانی، بن امیر وجیہہ الدین قانی، بن امیر سلیمان، بن وجیہہ الدین احمد، بن قاری احمد بن علی، برادران قطب بابا عون، بن علی، بن محمد اکبر، بن حضرت

تاریخ واقعات شہاں تا نوشتہ اند
افسانہ گر گفت نظری کتاب شد

تذکرۃ الاعوان

(قوم اعوان کے حسب نسب کا تحقیقی تذکرہ)

از

ملک شیر محمد خان اعوان آف کالا باغ !

ادارۂ تصنیف و تالیف ۔ کالا باغ

کام نہیں تھا۔ ہم نے بڑی محنت کے بعد یہ کام انجام دیا ہے۔ پیر غلام دستگیر صاحب نامی نے مولوی نورالدین کے ان ارشادات کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ مولوی نورالدین نے اپنے دنیوی اغراض کی خاطر قوم اعوان کے شجرۂ نسب میں تحریف و تلبیس سے کام لے کر قوم اعوان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

میں حضرت نامی صاحب سے یہ سنسنی خیز انکشاف سن کر محو حیرت ہو گیا اور سوچنے لگا کہ مولوی نورالدین نے ذاتی مفاد کے پیش نظر قوم اعوان میں نظریاتی اختلاف پیدا کر کے قوم اعوان کو نقصان عظیم پہنچایا ہے۔ مولوی نورالدین کے کذب و افترا سے واقفان حال کے بغیر اور کون واقف ہو سکتا ہے۔ نامی صاحب کے لیے بے ساختہ میرے دل کی گہرائیوں سے یہ دعا نکلتی ہے۔

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہو تیرا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو تیرا

کیونکہ نامی صاحب نے مجھے نورالدین کی بھول بھلیوں سے نکالنے کے لیے خضر راہ کا کام کیا ہے اگر مجھے ان کی راہنمائی میسر نہ آتی تو میں بھی دوسرے لوگوں کی طرح مولوی نورالدین کی بھول بھلیوں میں بھٹکتا پھرتا۔

آج کل کے متعدد نو آموز مضمون نگار جنہیں آج تک اردو زبان میں قوم اعوان کی پہلی مطبوعہ تاریخ بنام "تاریخ علوی" مؤلفہ مولوی حیدر علی لدھیانوی کے مطالعہ کا شرف بھی حاصل نہیں ہو سکا انہیں کیا معلوم کہ مولوی نورالدین کی تخلیقات کا پس منظر کیا ہے وہ تو مولوی نورالدین کے بیان کردہ ماخذ کے نام دیکھ کر مرعوب ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مولوی نورالدین نے بحر تحقیق

(۵۵)

شائع کردہ انجمن ترقی اردو۔ فہرست مخطوطات دارالکتب الظاہریہ دمشق۔ انڈیا آفس لائبریری کی فہرست متعلقہ اسلامیات مطبوعہ ۱۹۳۰ء تک کتابوں اور مصنفین کے تذکروں کی ورق گردانی کی لیکن خلاصۃ الانساب، میزان ہاشمی اور میزان قطبی کا کہیں ذکر نہ ملا۔

آخر ایک فاضل دوست کے مشورے پر علم الانساب کے بہت بڑے ماہر اور ملک کے نامور محقق و مؤرخ حضرت پیر غلام دستگیر صاحب نامی کی خدمت میں بمقام لاہور، محلہ چہل بیبیاں حاضر ہوا۔ اور ان سے تمام ماجرا بیان کیا۔ نامی صاحب نے میری داستان سننے کے بعد فرمایا کہ اچھا ہوا کہ تم میرے پاس آ گئے۔ میں تم کو ان کتابوں کی تمام حقیقت بتاؤں گا۔ اگر تم میرے پاس نہ آتے تو تم پر ان کتابوں کی حقیقت منکشف نہ ہوتی اور تم ساری عمر ان کتابوں کی تلاش میں سرگرداں رہتے۔ نامی صاحب نے فرمایا کہ زاد الاعوان اور باب الاعوان جن صاحب کے زیر اہتمام شائع ہوئی تھیں ان کی اقامت موچی دروازہ میں تھی۔ انہوں نے اپنی ذاتی پسند کے پیش نظر ان کتابوں میں قوم اعوان کو حضرت محمد بن حنفیہؓ کی بجائے حضرت عباسؓ کی نسل سے ثابت کرنے کی کوشش کی۔ جب باب الاعوان شائع ہوئی تو انہوں نے مجھے اس کی ایک جلد بطور تحفہ دی تھی چونکہ مجھے تاریخ اقوام اور علم الانساب سے غیر معمولی دلچسپی ہے۔ اس لیے میں نے اس کتاب کا شوق سے مطالعہ کیا۔ اگرچہ میں ایک لٹریری آدمی ہوں لیکن باوجود وسعت مطالعہ کے میں نے مولوی نورالدین کی اس تصنیف میں حوالہ کی کتابوں کا نام پہلی بار پڑھا۔ مجھے ان کتابوں کے مطالعہ کا اشتیاق پیدا ہوا۔ میں نے ان کتابوں کی تلاش و جستجو میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا لیکن یہ کتابیں کہیں سے بھی دستیاب نہ ہوئیں آخر بڑی مشکل سے ناکام ہو کر میں نے باب الاعوان کے مصنف

(۵۳)

کو براہِ راست ان کے گھر کے پتہ ڈاکخانہ تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور پر خط لکھا کہ آپ سے ملاقات کا شوق ہے اگر آپ کبھی لاہور تشریف لائیں تو مجھے ازراہ کرم ملاقات سے نوازیں۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے لکھا کہ میں غائبانہ طور پر آپ کو جانتا ہوں۔ آپ جیسے علم دوست انسان سے مل کر مجھے مسرت حاصل ہو گی۔ میں جب بھی لاہور آؤں گا۔ تو آپ سے ضرور ملوں گا۔ کچھ عرصہ کے بعد مولوی صاحب میرے غریب خانہ پر تشریف لائے۔ ذرا سی دیر میں گھل مل گئے۔ بڑے باغ و بہار انسان تھے۔ میں نے اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد ان سے کہا کہ آپ نے اپنی تصانیف میں میزان قطبی، میزان ہاشمی۔ اور خلاصۃ الانساب کا جو ذکر کیا ہے اس سے مجھے ان کتابوں کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ آپ ازراہ کرم مجھے بتائیں کہاں سے دستیاب ہوں گی۔ مولوی صاحب نے میری یہ بات سن کر زور سے قہقہہ لگایا اور یہ شعر پڑھنے لگے

اے کہ ایں سر کتب بہ جہاں مے طلبی
آں نہ در باش کہ حتماً ز سفر باز آید

مولوی صاحب نے کہا ہم مزدور لوگ ہیں مالک مکان جو نقشہ تجویز کر دے ہم اس کے مطابق مکان تعمیر کر دیں گے۔ جن صاحب نے ہم سے یہ کتاب لکھوائی ہے انہیں حضرت عباس بن علیؓ سے بے پناہ عقیدت ہے۔ ان کی یہ زبردست خواہش تھی کہ ہم قوم اعوان کا شجرۂ نسب حضرت محمد ابن حنفیہؒ کی بجائے حضرت عباسؓ سے ملا دیں۔ چنانچہ ہم نے ان کی خواہش کو پورا کر دیا۔ ہمیں اس سلسلے میں حوالہ کی کتابوں کے نام اور اقتباسات خود وضع کرنے پڑے۔ قوم اعوان کی مسلمہ تاریخی روایات کو رد کرنا اور ان کی جگہ اپنی طبع زاد روایات کو تسلیم کرانا کوئی معمولی

(۵۴)

حقیقت الاعوان

فی آل حبیب الرحمٰن

تصنیف

بابا ھاشم

سلیم پور ملکے سیالکوٹ

ناشر ناصر محمود اعوان

ملک بخش اللہ اعوان نمبردار ساکن سلیم پور تحصیل وضلع سیالکوٹ

٩٦

شاہ کے نام پر مشہور ہوا۔ پس امان شاہ کی یہی وجہ تسمیہ درست ہے۔ پھر چونکہ وہ ان سادات پر بڑی بڑی عطایا (یعنی کہ بخششیں) کیا کرتا تھا۔ اسی وجہ وہ عطایا شاہ کے نام پر مشہور ہوا۔ پس عطایا شاہ کی یہی وجہ تسمیہ درست ہے۔ المطلب اسی حسین بن محمد (معروف بہ عون) پر دوبارہ یہ جرم قائم ہوا کہ اس کو اس کی سالگرہ کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں مصر کے خلیفہ فاطمیہ نے خلعت فاخرہ روانہ کی تھی۔ اس جرم کے تحت میں اُس پر مقدمہ چلا۔ اور پھر وہ بوجہ خلیفہ بغداد ابو العباس احمد و سلطان مسعود بن سلطان محمود کی ذاتی دشمنی کے سلطان مسعود بن سلطان محمود کے حکم سے عوام الناس کی اشکبار آنکھوں کے سامنے دار موت پر سوار ہو کر راہیِ آخرت کو راہی ہوا۔ اس کا سر مبارک سلطان مسعود نے بغداد میں ابو العباس احمد کے پاس روانہ کیا۔ اور مؤرخین اس کے راہ آخرت کو راہی ہونے کی تاریخ ٤٢٣ھ بتلاتے ہیں۔ المطلب پھر بعدہٗ میری تحقیق میں اسی حسین بن محمد (معروف بہ عون) کے لڑکے عقیل کے دو لڑکے ۱۔ امیر محمد (معروف بہ وردہ) ۲۔ امیر قطب الدین نامی (معروف بہ امیر قطب شاہ) پیدا ہوئے جن کا صحیح طور پر بالترتیب نام بنام نسب پاک عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب کی اصل سوم کی فصل سوم (یعنی کہ عنوان عقب محمد الاکبر (معروف بہ ابن الحنفیہ) میں سید احمد بن علی بن حسین حسانی نے علیؓ امیر المومنین بن ابو طالب سے لے کر تحت میں عقیل نامی (یعنی کہ یارہویں پشت) تک تحریر کیا ہوا ہے۔ علیؓ امیر المومنین منہٗ محمد الاکبر منہٗ جعفر الاصغر منہٗ عبداللہ منہٗ جعفر الثانی منہٗ عبداللہ (معروف بہ راس المذری) منہٗ ابو علی اسحٰق منہٗ علی منہٗ محمد منہٗ حسین منہٗ عقیل پیدا ہوا۔ پس بالآخر اس احقر کو اس عقیل بن حسین کے بارہ میں کتب انساب و تواریخ میں غور کرنے سے یہ تحقیق ہوا کہ اس عقیل کے دو لڑکے تھے۔ ۱۔ محمد (معروف بہ وردہ) ۲۔ قطب الدین (معروف بہ قطب شاہ) جیسا کہ باب الاعوان کے باب دوم کی فصل نہم میں مولانا مولوی ... الدین نے یوں بیان کیا ہوا ہے کہ جالندھر وغیرہ کے کچھ اعوانوں کے نسب نامہ میں یوں مسطور ہے ... قطب الدین لقبہٗ قطب شاہ بن عقیل شاہ کنیت ابو محمد آیا شاہ اور میری تحقیق میں یہ آیا شاہ درحقیقت عطایا شاہ تھا جیسا کہ اوپر تحریر میں آچکا ہے۔ لیکن سندھ کے تمام راوی اس کو بوجہ اپنی بے علمی و بے احتیاطی کے بجائے حرف ع الف کو اور حرف ط واو الف (یعنی کہ طا کو ترک کر کے عطایا شاہ کو آیا شاہ روایت کرتے آرہے ہیں جو کہ بالکل ہی سنتا تے نادرستی میں پڑا ہوا ہے۔ پس اس بنا کے تحقیق سے متحقق ہوا کہ یہ دو ... ہیں جن میں سے امان شاہ کو سوانح الحیات جناب شیخ سلطان باہو کے باب اول کی فصل اول

٩٩

(یعنی کہ عنوان نسب سلطان باہو کو نقل از مناقب سلطانی فارسی بحوالہ کتاب انساب نامہ جس کو مؤلف کتب انساب نامہ نے شاہ فتح خان شیخ سے روایت کیا ہوا ہے) میں محمد حمید اختر نے یوں تحریر کیا ہوا ہے شیخ قطب شاہ وعون شیخ امان شاہ وعون شیخ سلطان حسین شاہ۔ پس اس روایت سے متحقق ہوا کہ عقیل شاہ کا صفاتی نام امان شاہ ہے اور اس کے کنیتی نام ابو محمد عطایا شاہ سے روشن ہوا کہ عقیل بن حسین کے دو لڑکے تھے۔ ۱۔ محمد (معروف بہ وردہ) ۲۔ قطب الدین (معروف بہ امیر قطب شاہ) اور ان میں سے محمد (معروف بہ وردہ) کا عقب اعوان ملک کے نام پر اور امیر قطب شاہ کا عقب اعوان قطب شاہی کے نام پر مشہور ہوا۔ اور یہ دونوں ۱۔ امیر محمد (معروف بہ وردہ) ۲۔ امیر قطب الدین (معروف بہ قطب شاہ) حقیقی برادران ہیں اور وہ علی امیر المومنین کی پشت سے نیچے میری تحقیق میں بارہویں پشت پر پیدا ہوئے اور ان کا شجرہ نسب یوں ہے۔

علیؓ امیر المومنین
↓
محمد الاکبر
↓
جعفر الاصغر
↓
عبداللہ
↓
جعفر الثانی
↓
عبداللہ راس المذری
↓
ابو علی اسحٰق
↓
علی
↓
محمد
↓
حسین
↓
عقیل
↓
امیر قطب الدین (معروف بہ قطب شاہ) — امیر محمد (معروف بہ وردہ)
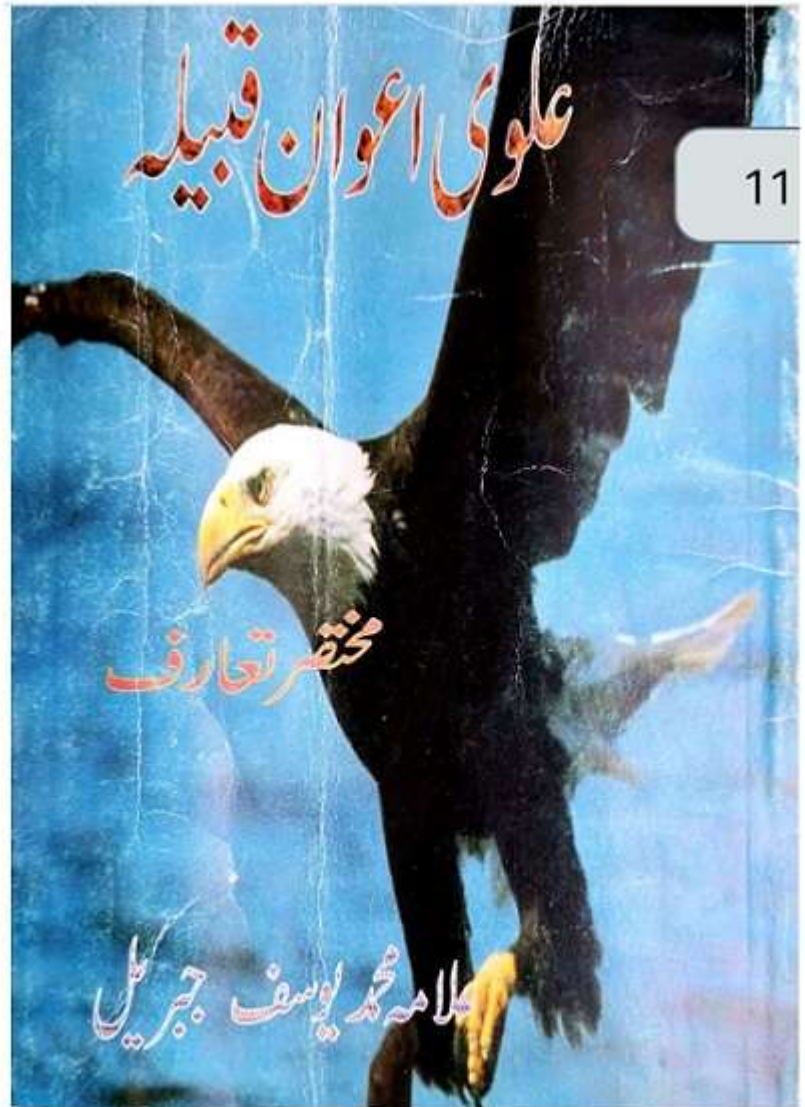
یعلیٰ میر شاہ عطا اللہ غازی امان شاہ ہیں ۔ اور جو قوم اعوان کے مورث اعلیٰ او ر حضرت محمد بن الحنفیہ کی اولاد سے ہیں ۔ کی بجائے ایک او ر بزرگ عون بن یعلیٰ نامی ملقب بہ قطب شاہ ۔ اولاد حضرت عباس ابن علیؓ کو اعوان قبیلہ کا مورث اعلیٰ ٹھہرایا ۔ یہ بزرگ حضرت شیخ عبدالقادر گیلانیؒ کے ایماء پر تبلیغ اسلام کے لئے ہند تشریف فرما ہوئے ۔ یہ بزرگ حضرت معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ ۔ حضرت بہاؤالدین زکریاؒ اور حضرت داتا گنج بخش ہجویری علیہ الرحمۃ کے ہم عصر تھے ۔ اور آخری عمر میں بغداد واپس تشریف لے گئے ۔ اور ۵۵۷ ھ بعمر ۷۳ برس وفات پائی ۔ اور وہیں مدفون ہوئے ۔ قبر ان کی آج بھی وہاں موجود ہے ۔ اگر حضرت عون بن یعلیٰ المعروف بہ قطب شاہ کو اعوان قبیلہ کا مورث اعلیٰ تسلیم کیا جائے ۔ تو پھر وہ غزنی سے سومنات تک کے معرکے جو سلطان محمود غزنویؒ کی ہمراہی میں میر قطب حیدر، امیر ساہو، امیر سیف الدین، اور سالار مسعود غازی نے اول تا آخر سر کئے ۔ اُن کا کیا بنے گا ۔ کیا وہ ایک فرضی داستان تھی ۔ جو صدیوں تک اعوان قبیلہ کے درو دیوار سے سنی جاتی رہی ۔ کیا اس ساری تاریخ کو منسوخ کرنا پڑے گا ۔ ایں چہ بوالعجبیست ۔ افسوس اس بات کا ہے ۔ کہ اعوان قبیلہ کسی قطعی، مبسوط تاریخ سے عاری تھا ۔ جوں ہی باب الاعوان اور زاد الاعوان کے ابواب سامنے آئے ۔ پورے قبیلہ نے آمنا و صدقنا ۔ سمعنا واطعنا کی آواز بلند کی ۔ اور حضرت محمد بن الحنفیہ کے نسب کو منسوخ کر کے حضرت عباس بن حضرت علیؓ کی موروثیت کو قبول کر لیا ۔ میں کہتا ہوں ۔ کہ اگر ایک شجرہ بھی اعوان قبیلے کا نہ ہوتا ۔ تو میں کہتا کہ اعوان قبیلے کا دادا حضرت عباسؓ نہیں ۔ حضرت محمد ابن الحنفیہ ہیں ۔ کیونکہ یہی روایت ۱۹۲۳ سے صدیوں پہلے تک اعوان قبیلے میں سینہ بہ سینہ چل رہی تھی ۔ کہ اعوان محمد ابن الحنفیہ ۔ امام حنیفہؒ کی اولاد میں سے ہیں ۔ اور اس روایت کی مضبوطی کا سبب سینہ بہ سینہ وہ تسلسل ہے ۔ جو حضرت امام

FAMILY TREE OF THE AUTHOR

Abdul Mutlib

Abu Taalib — Abdullah

(1) Hazrat Ali Ibn Abi Talib — Muhammad (peace be upon him)

(2) Abul-Qasim Muhammad Bin Hanfia

(3) Shah Abdul Mannan Ghazi
(4) Shah Battal Ghazi
(5) Syed Malik Asif Ghazi
(6) Shah Umar Ghazi
(7) Shah Muhammad Ghazi
(8) Shah Tayyub Ghazi
(9) Shah Tahir Ghazi
(10) Atta-Ullah Ghazi
(11) Meer Qutub Haider ("Qutub Shah")
(12) Gauhar Shah ("Gor-raa")
(13) Buddhoo
(14) Toor
(15) Muddhoo
(16) Trikh-hoo
(17) Dayyou
(18) Jogee
(19) Deenoo
(20) Rabbee
(21) Gondal
(22) Naddhaa
(23) Jhaam
(24) Khhilchi
(25) Haji
(26) Ipeeloo
(27) Mauroosi
(28) Bhatti
(29) Baaboo
(30) Kamaal Din
(31) Muhammadi
(32) Najab
(33) Daryaa
(34) Malik Azam
(35) Aalim Sher ("Malik Sher")
(36) Malik Allah Yaar
(37) Ghaibah
(38) Fateh Khan
(39) Muhammad Khan
(40) Muhammad Yousuf ("Allamah Muhammad YOUSUF GABRIEL")

637
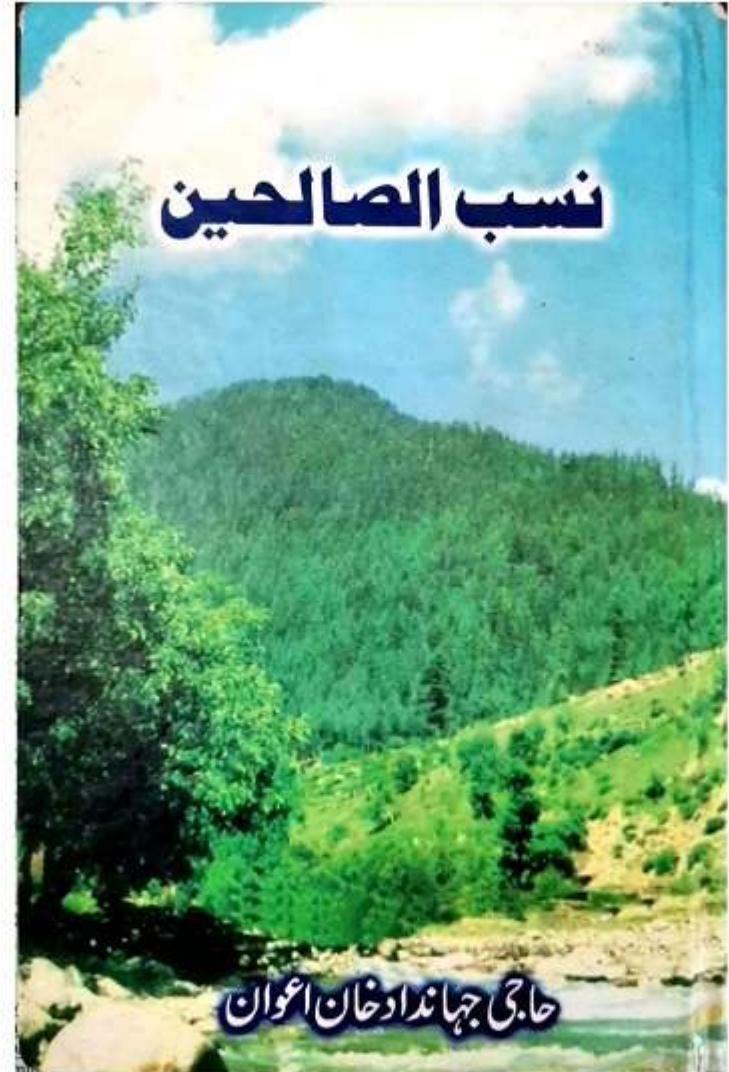
میں جائے وفات ملک شام لکھا ہے جو صراط السلسلۃ العلویہ کے مطابق صحیح نہیں ہے۔ تاریخ اقوام پونچھ کے مطابق محمد بن حنفیہ ابن زبیر کے خوف سے طائف چلے گئے تھے اور وہاں ہی ماہ محرم یا ربیع الاول ۸۱ ھ میں فوت ہوئے لیکن تاریخ الاعوان کے مطابق حضرت محمد بن حنفیہ مدینہ منورہ میں جہاں وہ زیارت روضہ رسولؐ کو آئے تھے عمر ۶۵ سال ۸۱ھ مطابق ۷۰۰ء میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱؎

حضرت محمد بن الحنفیہؒ کی اولاد کا نقشہ اس طرح ہے:۔

1 ابوالقاسم محمد الحنفیہ
المعروف محمد اکبر و محمد حنیف
2 علی معروف عبدالمنان
سکندر ثانی
4 سالار میر آصف غازی
5 سالار میر علی غازی
6 سالار محمد غازی
7 سالار میر طیب غازی
8 سالار میر طاہر غازی
9 سالار ابو علی میر عطاء اللہ غازی معروف
لال شاہ غازی

کرم علی المعروف محمد رؤف
بہادر علی المعروف محمد طع
چوہر علی معروف محمد عثمان
محمد علی معروف چوہان
فتح علی معروف کندان
نجف علی معروف محمد یحیی
زمان علی کھوکھر
جہاں شاہ وریثم
حرل علی کلال
محمد کندہ وں گل شا
سید ابو احمد عبداللہ گولڑہ
سالار مسعود غازی

بحوالہ منبع الانساب فارسی 830ھ

۱؎ تاریخ الاعوان صفحہ ۳۰

حضرت ابوالفضل العباسؑ ، حضرت محمد حنفیہؒ و حضرت عمر الاطرفؒ اور ان کی اولاد کا تذکرہ

اولاد امیر المومنین
کیا علوی سادات ھیں ؟

تحقیق

نسب ، فقہ اور تاریخ کی روشنی میں

☆☆☆ **تالیف** ☆☆☆

ابوالحسنین وزیر حسین العلوی

عشری نہیں اس کو نس نہ دیا جائے۔ چونکہ شرعی احکام اور احترام اس کے دین و تقویٰ کی بنیاد پر ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''جو کوئی بھی اللہ کے دین کی مخالفت کرے اور دشمنان خدا سے دوستی بڑھائے اور اولیاء خدا سے دشمنی رکھے تو اس سے بیزاری واجب ہے چاہے وہ کسی بھی قبیلہ یا قوم کا ہو''۔ (جامع الانساب صفحہ ۵۹)

اعوان کئی قبیلوں کا مشترک لقب ہے:

اعوان عربی زبان کا لفظ ہے عون کی جمع بمعنی مددگار، پاسبان، حامی، معاون (فرہنگ عمید) خیال ہے کہ برصغیر میں حضرت عباس کی نسل کے بزرگ خاندان کا نام عون ہونے کی بناء پر عون کی جمع اعوان کا عنوان دیا گیا ہے اور صاحب میزان قطبی نے لکھا ہے کہ حضرت محمد حنفیہ کی اولاد سے میر قطب حیدر شاہ نے اپنے لشکر کے ہمراہ سلطان محمود بن سبکتگین کی مدد کی تو اس نے آپ کو ''اعوان'' یعنی مددگار کا خطاب دیا۔

یاد رہے کہ ''اعوان'' کئی قبیلوں کا مشترک لقب ہے اس لیے بعض لوگ تشخیص میں غلطی کر جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات انکار کر کے لاکھوں شرفاء کی توہین جیسے کبیرہ گناہ کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ مثلاً حضرت عمر الاطرف کی نسل سے عون بن جعفر ملک، حضرت محمد حنفیہ کی نسل سے عون الاکبر، حضرت عباس بن امیر المومنین کی نسل سے سید عون قطب شاہ کی اولاد کا لقب قطب شاہی اعوان ہے کیونکہ بزرگ خاندان کا نام عون اور لقب قطب شاہ تھا۔ ''قطب'' کسی قوم کے سردار یا خاندان کے بزرگ کو کہتے ہیں اور علم عرفان میں یہ اس ولی خدا کا لقب ہوتا ہے جو کسی خطہ یا سرزمین کا انتظام بحکم الٰہی معنوی اور روحانی طریقہ سے چلائے۔

(لسان العرب، منتہی الارب)

اس کے علاوہ کچھ قبیلے ہیں جن کا کہنا ہے کہ سلطان محمود غزنوی کے جہاد ہند کے موقعہ

پر سلطان کی مدد کرنے کی بناء پر ان کو ''اعوان'' (مددگار) کا خطاب ملا ہے اسلئے وہ بھی اعوان کے عنوان سے مشہور ہیں البتہ وہ اپنے قبیلے کے نام کے ساتھ اعوان کا اضافہ دیتے ہیں جیسا کہ تاریخ الاعوان نے ''کھوکھر اور چوہان'' قبیلوں کا ذکر کیا ہے اور کچھ لوگ اعزازی طور پر یا انگریزی دور میں حصول ملازمت کیلئے یہ لقب استعمال کرتے رہے ہیں لیکن عرف ان کے اصلیت بخوبی جانتا ہے لہٰذا ہر اعوان نسباً علوی نہیں اور ہر علوی سید نہیں بلکہ جو لوگ نسباً علوی اور ہاشمی ہیں اور ان کے پاس باقاعدہ شجرہ نسب ہے۔ نیز عرف میں شہرت اور تمام ہاشمی خصوصیات پائی جاتی ہیں پس وہ علوی سادات ہیں۔

پس وہ لوگ جنکا سلسلہ نسب باپ کی طرف سے حضرت جعفر الملکؒ الملتانی بن محمد الاکبر بن عبداللہ بن محمد بن عمر الاطرف بن امیر المومنین اور جن حضرات کا نسب سید عون قطب شاہ بن یعلی العلوی بن ابویعلی حمزہ العلوی بن القاسم بن علی بن حمزۃ الاکبر بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب علیہم السلام یا جن کا نسب میر قطب شاہؒ بن سید عطاء اللہ شاہ غازی بن سید طاہر بن میر طیب بن سید محمد بن سید عمر بن سید آصف بن میر بطل بن عبدالمنان علوی بن سید محمد بن سید عون بن محمد حنفیہ بن علی بن ابی طالب علیہم السلام سے جاملتا ہو وہ سید علوی ہیں۔

اگر کوئی یہ کہے کہ اسلام کی اصطلاح میں ذریت علی سید ہے تو پھر لقب سید سے کیوں یاد نہیں کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔

یہ لوگ ساتویں صدی سے پہلے آ کر اس خطے میں آباد ہوئے جب کہ اس وقت بنوہاشم [illegible]ھ لقب سید کا باقاعدہ استعمال نہ ہوتا تھا۔ لہٰذا جو شجرہ نگاروں یا دفاتر ثبت احوال [illegible]ے دیا پرواہ نہ کی پھر یہاں جمہور کا مذہب اور بنوامیہ کی ظلم بھری سیاست کارفرما تھی [illegible] فتوحات سے وہ کیفیت نہ رہی۔

تذکرۂ مشائخِ غازی پور

تالیف

عبدالرحمٰن صدیقی

۲۔صمد منزل، مچھر ہٹہ، غازیپور (یوپی)

۲۳۳۰۰۱

2-SAMAD MANZIL, MACHARHATTA, PARKASH TAKIZ,
GHAZIPUR (U.P.) 233001 INDIA - Ph : 0548-222172

نام کتاب : تذکرۂ مشائخ غازی پور
تالیف : عبدالرحمٰن صدیقی
صفحات : ۵۰۸
قیمت : ۱۱۰/ روپیہ
لائبریری ایڈیشن : ۲۰۰/روپیہ
سن اشاعت : ۲۰۰۱ء
بار اول : ۱۰۱۰/
ناشر : انیس پبلی کیشنز (P) صمد منزل، نمبر ۲، مچھر ہٹہ، غازیپور (یوپی)
کمپوزنگ : ثنیا کمپیوٹر گرافکس اینڈ پرنٹنگ سروس، ۲۳۳ چوڑی والان، جامع مسجد دہلی ۶
تصویر سرورق : مقبرہ حضرت ملک مردانؒ، شادی آباد، ضلع غازیپور
تصویر پشت : مقبرہ حضرت سید شاہ جنید قادری علیہ الرحمہ، محمد آباد گہنہ، غازیپور

ملنے کے پتے

- مدرسہ فیض القرآن، محمد آباد، غازیپور (یوپی)
- اسلام بک اسٹال، محمد آباد، غازیپور (یوپی)
- شیخ بک اسٹال، محمد آباد، غازیپور (یوپی)
- دارالعلوم حنفیہ شمس العلوم مدرسہ کسہاں، ولید اور نگر، غازیپور (یوپی)
- حبیب علی بک سیلر، بنگالی ٹیک، غازیپور (یوپی)
- اعجاز بک ایجنسی، ٹاؤن ہال، مسجد قادر بخش، غازیپور (یوپی)
- رضا کتاب گھر، ٹاؤن ہال، مسجد قادر بخش، غازیپور (یوپی)
- جنس بک اسٹال، بس اسٹینڈ لنکا، غازیپور (یوپی)

﴿۲۹﴾

قدیم عہد میں غازیپور

ضلع غازیپور کی تاریخ کا علم جب سے ہو سکا اس وقت سے لیکر مسلمانوں کی آمد تک کا زمانہ قدیم غازیپور میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ غازیپور کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کی آمد کے آغاز کا زمانہ تو وہی ہے، جب سید سالار امیر مسعود غازی علوی بن سید سالار ساہو بزمانہ سلطانہ محمود غزنوی ۱۰۲۹ء میں اپنے سپہ سالار ملک مردان اور ان کے رفقاء کو تبلیغ واشاعت کی مہم پر بھیجا تھا، جو زیادہ تر شیوخ تھے۔ "تاریخ المعوال و والہیلہ" کے مطابق: [۱]

"بزمانہ سید سالار مسعود غازیؒ ملک افضل بغرض فتح بنارس و ملک علویؒ نائب ان کے و ملک طاہرؒ بمقام مئو و ملک مردانؒ بمقام شادی آباد غازیپور آئے، مزارات ان کے ان مقام پر آئیں۔"

جب بادشاہ محمد بن تغلق کے عہد ۱۳۳۰ء میں غازیپور کے فاتح کی حیثیت سے امیر سید مسعود ملک السادات غازی ترمذی بن امیر سید جلال الدین کی آمد بغرض سرکوبی راجہ ماندھاتا چکوہ نوٹ پور میں ہوئی۔ فتح و کامرانی کے بعد بادشاہ تغلق نے امیر سید مسعود ترمذی کو "ملک السادات غازی" کے خطاب سے نوازا۔ اسی لقب پر غازیپور کی بنیاد رکھی۔ [۲]

سوال یہاں یہ ہے کہ ہم ضلع غازیپور کی قدیم تاریخ و تہذیب کا مطالعہ کیوں کریں، آخر اس کی اہمیت اور ضرورت کیا ہے؟

(۱) تاریخوں کو قوموں کی یادداشت کہا جاتا ہے۔ یہ یادداشت تفریح کا سامان نہیں، بلکہ اس کا مقصد عبرت اور نصیحت ہے۔ حال کو ماضی سے الگ نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ حال کی بنیاد ماضی پر ہی ہے۔

(۲) دانشوروں کا ایک طبقہ قدیم غازیپور کی تہذیب و تاریخ کو سنہری دور سے تعبیر کرتا ہے اور وہ اس کے احیاء کے لیے بھی کمر بستہ ہے۔ اب ضرورت یہ ہے کہ ان کے خیال کا تاریخی پہلو سے جائزہ لیا جائے اور دلائل کی بنیاد پر قدیم تہذیب کے حسن و قبح کو جانچا جائے۔

---

[۱] تاریخ المعوال و والہیلہ، ج ۲ ص ۸۱، میمائرز آف غازیپور، ج اول ص ۱۳۳، غازیپور گزیٹیئر، ج ۲۹ ص ۲۵۳۔

[۲] نسب نامہ السادات غازیپور، مخطوطہ فارسی ص ۸-۹، میمائرز ج اول ص ۱۵۰، امپیریل گزیٹیئر آف انڈیا ج ۱۲ ص ۲۲۳، ایڈیشن ۱۹۰۵ء، غازیپور گزیٹیئر ج ۲۹ ص ۱۵۸۔

تاریخ اقوام پونچھ ۶۳۲ محمد الدین فوق 1935ء

حنفیہ اعوان کے نام ہی سے مشہور ہیں۔ اس لئے انہوں نے محمد بن الحنفیہ کی بجائے عباس کی اولاد ہونا پسند نہیں کیا۔ حالانکہ ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یعنی محمد بن الحنفیہ اور عباس دونوں حضرت علی کے فرزند ہیں۔ اور دونوں ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں۔ اس قوم کے معززین کا یہ بیان بھی ہے۔ کہ چونکہ ہمارے شجرہ میں ایک نام قطب شاہ کا بھی آتا ہے۔ اسلئے پونچھ کے بعض شجرے بنانے والوں نے اس نام کی آڑ میں ہم کو عبداللہ بن عباس تک سلسلہ ملانے کی تحریک بھی کی۔ لیکن ہم نے اپنی پشتینی روایات سے جو پونچھ کی سرزمین ہی میں چارسو سال سے مسلسل ہماری قوم میں چلی آتی ہیں۔ ایک انچ بھی ادھر ادھر ہونا مناسب نہ سمجھا۔

پونچھ میں اس قوم کا جو بزرگ سب سے پہلے وارد ہوا۔ اس کا نام سادم خاں بن سجاول خاں تھا۔ اس کی ذریات میں سے کچھ لوگ اب بھی علاقہ پکھلی ہزارہ میں موجود ہیں۔ جن میں احمد خاں اور میر عالم خاں ولد شیر احمد خاں نمبردار بتائے جاتے ہیں۔ سادم خاں کے بھائی نیلسی خاں کی اولاد ضلع مظفر آباد کے مواضعات دوارپڑھی اور نور کھاہ اور چند اور دیہات میں موجود ہے۔

سادم خاں کے پوتے بہرام خاں کے تین فرزند تھے۔ اسمٰعیل خاں۔ جمال خاں۔ سیٹ خاں۔ ان تینوں کی اولاد سنگولہ پکھر کہوکوٹ ننگہ پائی اور دروکوٹ تحصیل اوڑمی میں پھیلی ہوئی ہے۔ بہرام خاں کی قبر جہرٹ متصل سنگولہ اور اس کے فرزندان اسماعیل خاں و جمال خاں کی قبریں موضع

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

کاروان علوی　　محمد مدثر اعوان　　10

حضرت علی مرتضیٰؓ

حضرت امام حسنؓ　حضرت امام حسینؓ　حضرت محمد الاکبر (محمد حنیفہؒ)　حضرت عباس علمدارؒ　حضرت عمر اطرافؒ

ابو ہاشم عبداللہ　علی عبدالمنان　جعفر

حسن　عبیداللہ　عون قطب غازی　عبداللہ　محمد الاکبر　محمد الاصغر

آصف غازی

شاہ غازی

شاہ محمد غازی　شاہ احمد غازی

طیب غازی　سادات سبزوار

طاہر غازی

عطاء اللہ غازی

سالار ساہو غازی　سالار قطب حیدر غازی　سالار سیف الدین غازی

سعید الدین سالار مسعود غازی

عبداللہ گولڑہ　مزمل علی کلگان　زمان علی کھوکھر　محمد علی　بہادر علی　نجف علی

محمد کندلان　دریتیم جہاں شاہ　فتح علی　نادر علی　کرم علی

بحوالہ۔ منبع الانساب　مرات مسعودی　بحر الجان　تاریخ حیدری　تاریخ علوی اعوان　تحقیق الانساب

سید معین الحق　عبدالرحمٰن چشتی　سید محبوب شاہ　مولوی حیدر علی　محبت حسین اعوان　محمد کریم خان اعوان

قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے شجرہ نسب کا تقابلی جائزہ

کتاب نسب قریش عربی تالیف لابی عبداللہ المصعب زبیری 156-234ھ صفحہ 77

شجرہ	حوالہ
ابی طالب علیؑ محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) علی عون محمد اشحل علی	"وولد علی بن محمد بن علی بن ابی طالب حسناً؛ ومحمد الاکبر؛ وعبیداللہ؛ وعوناً؛ وعبداللہ؛ ومحمد الاصغر؛ وفاطمہ۔۔ فولد الحسن بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب علیاً؛ وامہ لبابہ بنت عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب۔ فولد علی بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب الحسن بن علی وامہ علیہ بنت عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب۔ وولد عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب محمد اورقیہ؛ وعلیہ بنی عون، وامھم: مھدیہ بنت عبدالرحمن بن عمر بن محمد بن مسلمہ الانصاری۔ فولد محمد بن عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب: علیاً؛ وحسنہ، وفاطمہ؛ وامھم صفیہ بنت محمد بن مصعب بن الزبیرؒ۔۔ "بنی عون" (اعوان)

تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب 449ھ تالیف ابی الحسن محمد بن ابی جعفر صفحات 273، 274

شجرہ	حوالہ
علیؑ محمد بن الحنفیہؒ علی عون محمد علی	"والعقب من علی بن محمد بن امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیھم من عون بن علی والحسن بن علی الاقتش [خ: الاقباش]۔ والعقب من ولد عون بن علی بن محمد ابن الحنفیہ فی محمد صاحب الصمر بالبقیع وحدہ ومنہ فی علی بن محمد اشحل البقیع ومنہ فی علی بن علی وموسیٰ بن علی والحسن بن علی قال ابن ابی جعفر لہ بقیہ بالصعید۔"

علی موسیٰ الحسن بالصعید: عیسیٰ احمد محمد الحسین

جمہرۃ انساب العرب (384 ہجری) تالیف لابی محمد علی بن احمد صفحہ 59

شجرہ	حوالہ
علیؑ محمد بن الحنفیہؒ علی عون	"وولد علی بن محمد بن الحنفیہ: اسماعیل، ومحمد، وعبداللہ، وعبیداللہ، والحسن، وعون؛ کان عقبھم بالمدینۃ۔ وولد عون بن [علی] بن محمد بن الحنفیہ: محمد، امہ محمدیۃ بنت عبدالرحمن بن عمرو بن محمد بن مسلمۃ الانصاری وعقبہ متفرق۔"

المعقبون عربی 214-277ھ تالیف ابی الحسن یحییٰ صفحہ 393

شجرہ	حوالہ
علیؑ محمد بن الحنفیہؒ علی عون محمد اشحل علی	"اما عون بن علی بن محمد الحنفیہ، فاعقب من ولدہ محمد اشحل البقیع، امہ محدیہ بنت عبدالرحمن بن عمرو بن محمد بن مسلمہ الانصاری۔ اما محمد اشحل البقیع بن عون بن علی بن محمد الحنفیہ، فاعقب من ولدہ: علی بمصر۔ اما علی بن محمد اشحل البقیع بن عون، فاعقب من سبعۃ رجال، وھم: علی امہ صفیہ بنت محمد بن حمزہ بن مصعب بن الزبیر بن العوام، وموسیٰ لہ عقب، والحسن لہ بقیہ بالصعید وھو عیسیٰ، واحمد، ومحمد، والحسین"۔

علی موسیٰ الحسن بالصعید: عیسیٰ احمد محمد الحسین

منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ تالیف ابی اسماعیل ابراہیم ناصر ابن طباطبا صفحہ 352-303

شجرہ	حوالہ
علیؑ محمد بن الحنفیہؒ علی عون محمد اشحل علی	ص352 "ذکر من ورد الصعید من ولد محمد بن الحنفیہ، منھم ولد علی بن محمد بن الحنفیہؒ (بالصعید) من ولد الحسین بن علی بن محمد اشحل البقیع ابن عون بن علیؒ"۔ ص303: "(بمصر) علی بن اشحل البقیع ابن عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب (ع) عقبہ علی بن علی اعقب، وموسیٰ اعقب والحسن اعقب وسواھم فی المشجرۃ عیسیٰ واحمد ومحمد والحسین"۔

علی موسیٰ الحسن بالصعید: عیسیٰ احمد محمد الحسین

المنتخب فی نسب قریش وخیار العرب 656ھ تالیف الشیخ الامام الحافظ ابی عبداللہ المرادی المالکی ص26

شجرہ	حوالہ
علیؑ محمدؒ علی عون	"وولد عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب: محمد اور قیہ وعلیہ بنی عون" بنی عون۔۔۔ سے۔۔۔ اعوان۔۔ عون واحد۔۔۔ اعوان جمع

لباب الانساب والالقاب والاعقاب تالیف ابی الحسن بن ابی القاسم بن زید البیہقی 565ھ ص 7

علیؑ محمد بن الحنفیہؒ علی عون محمد الاحول علی	”فصل فی ذکر السادات والاشراف الذین یاخذون الارزاق وریوع (فی جمیع النسخ: کانوا) الاوقاف من دیوان غزنہ ونواحیھا، باھتمام نقیب النقباء ابی محمد الحسن بن محمد الحسینی۔ اولاد محمد بن الحنفیہ: علی بن الحسین، وابناء الحسین بن علی، والقاسم بن علی، ومنصور بن علی وحمزہ بن علی وعبد الملک بن علی وسکینہ بنت علی ورسیۃ بنت علی“

علی — موسیٰ — الحسن — بالھند: عیسیٰ — احمد — محمد — الحسین

الحسین ← علی

الحسین — القاسم — منصور — حمزہ — عبدالمالک — سکینہ — رسیۃ

تذکرۃ فی الانساب مطہرہ 709ھ التذکرۃ فی الانساب مطہرۃ تالیف احمد ابوالفضل جمال الدین

علیؑ محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) علی عون محمد احول علی	ص 272: علی بن علی بن محمد بن عون بن علی بن محمد الحنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج ہے۔ تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی، منتقلۃ الطالبیہ والمعقبون میں علی بن محمد بن عون بن علی بن محمد الحنفیہ کے سات فرزند علی موسیٰ الحسن بالھند: عیسیٰ احمد محمد الحسین درج ہیں۔

منبع الانساب فارسی 830ھ تالیف سید معین الحق جھونسوی صفحہ 103 وار دو ترجمہ صفحہ 64-363

علیؑ ابوالقاسم امام حنیفؒ علی عبدالمنان عون عرف قطب غازی آصف غازی شاہ [علی] غازی شاہ محمد غازی طیب غازی طاہر غازی عطاءاللہ غازی سالار ساہو غازی سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان	”حضرت شاہ ابوالقاسم محمد حنیف بن علی بن ابی طالب علیہ السلام کہ حنفیہ مشہور است روز پنجشنبہ سنہ شانزدہ هجرۃ بمدینہ وفات شصت و پنج سال عمر وقت در سن احدی و ثمانین (ہشتاد و یک) در عہد عبدالملک مروانی وفات یافت وجمعی از کیانیہ دعوی کنند کہ او زندہ است و اولاد پسر بودند ابوالہاشم و علی عبدالمنان و سید جعفر! وجعفر را پسری بود عبداللہ نام و علی عبدالمنان را پسری بود عون عرف قطب غازی و عون عرف قطب غازی را پسری بود آصف غازی و آصف غازی را پسری بود سید شاہ علی غازی و سید شاہ علی غازی را دو پسر بودند شاہ محمد غازی و شاہ احمد غازی در سبزوار فرقت چند انجو۔ بشتر سادات سبزوار از نسل اولاد علی ھذا القیاس سید حامد خان سبزواری کہ قبر او در قلعہ مالک پور است از نسل سید احمد غازی است چنانچہ بسوار از سرتاسر سید احمد غازی اند و سید محمد شاہ غازی کہ برادر کلان سید شاہ احمد غازی بود او را یک پسر بود سید طیب غازی او را یک پسر و سید طاہر غازی او را پسری بود سید عطاءاللہ غازی او را پسری بود سید شاہو غازی و سید شاہو غازی او را ہمشیرہ سلطان محمود غزنوی کتخدا بود و از او یک پسر بود حضرت سید سعید الدین سالار مسعود غازی و ایشان سادات علوی اند و سادات و شرفا کتبی در سند سر اولاد ایشان اند۔“ اردو ترجمہ ڈاکٹر شاہ حسین ساحل شاہ سرائی علی گڑھ قطراز ہیں: آپ کے تین صاحبزادے: ۱۔ ابو ہاشم ۲۔ علی عبدالمناف [عبدالمنان] ۳۔ جعفر آپ کے چودہ صاحبزادے اور دس صاحبزادیاں تھیں لیکن نسل تین صاحبزادوں سے چلی ابو ہاشم جعفر علی اوسط امرار ہم (خاندان مصطفیٰ ص ۱۳۳) حضرت کا وصال مدینہ طیبہ یا طائف میں ہوا (مسالک السالکین ۱۸۲۸) حضرت جعفر کے ایک صاحبزادے عبداللہ تھے حضرت علی عبدالمناف [عبدالمنان] کے ایک صاحبزادے عون عرف قطب غازی تھے حضرت عون عرف قطب غازی کے ایک صاحبزادے آصف غازی تھے اور آصف غازی کے ایک صاحبزادے [علی] شاہ غازی [علی] شاہ غازی کے دو صاحبزادے شاہ محمد غازی اور شاہ احمد غازی تھے۔ شاہ احمد غازی نے سبزوار کو اپنا وطن بنایا۔۔۔ سید شاہ احمد غازی کے بڑے بھائی سید شاہ محمد غازی کے ایک صاحبزادے سید طیب غازی ہیں جن کے ایک صاحبزادے سید طاہر غازی ہیں۔ سید طاہر غازی کے ایک صاحبزادے سید عطاءاللہ غازی اور ان کے صاحبزادے سید ساہو غازی ہیں۔ سید ساہو غازی کی شادی سلطان محمود غزنوی کی ہمشیرہ کے ساتھ ہوئی۔ ان سے ایک صاحبزادے سید سعید الدین سالار مسعود غازی ہیں۔ آپ سادات علوی سے ہیں۔

قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب بعد از تقابلی جائزہ

علیؑ ابوالقاسم امام حنیفؒ علی عبدالمنان عون عرف قطب شاہ غازی محمد آصف غازی شاہ علی غازی شاہ محمد غازی طیب غازی طاہر غازی عطاءاللہ غازی	کتاب نسب قریش عربی تالیف لابی عبداللہ 200ھ، تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی تالیف ابی الحسن محمد بن ابی جعفر 449ھ، لباب الانساب والالقاب والاعقاب تالیف ابی الحسن بن ابی القاسم بن زید البیہقی 565ھ، المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب عربی تالیف الشیخ الامام الحافظ ابی عبداللہ بن عیسیٰ 656 ہجری، المعقبون من آل ابی طالب عربی جلد سوم و منبع الانساب فارسی 830ھ کے مطابق عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؑ کی اولاد علوی بنی عون اور قطب شاہی علوی اعوان ہے اور ہندآئی اور سلطنت غزنویہ کے ساتھ منسلک ہونا درج ہے۔ قدیم عربی انساب کی کتب کے علاوہ منبع الانساب فارسی ص 103، مرات مسعودی فارسی ص 7، تحقیق الاعوان ص 156، تاریخ علوی اعوان ایڈیشن 1999ء ص 347، ایڈیشن 2009ء ص 360، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان ص 6، اعوان شخصیات ہزارہ ص 4، حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں ص 9، ککڑیان چھتر دوکیل ص 5 8، کاروان علوی ص 10 و قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ جلد 1 کے مطابق قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب اس طرح ہے:۔ سالار ساہو غازی (امیر محمود)، سالار قطب حیدر غازی و سالار سیف الدین غازی شہید (لاولد) پسران عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ سالار مسعود غازی شہید لاولد بن سالار ساہو غازی (امیر محمود) جو سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور آپ 424ھ کو کفار ہند کے خلاف جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے آپ کا مزار بہرائچ انڈیا میں مرجع خلائق عام ہے۔ اور قطب حیدر شاہ غازی کے فرزند عبداللہ گولڑہ، محمد شاہ کندلان، مزمل علی ککگان، زمان علی کھوکھر، درّیتیم جہاں شاہ، محمد علی، بہادر علی علوی، نجف علی جاتی، نادر علی صدت، فتح علی اوجبک، قسمت عرب سلیمان و کرم علی درج ہیں۔

عطاءاللہ غازی کے فرزند: سالار ساہو غازی (امیر محمود) — سالار قطب حیدر شاہ غازی علوی — سالار سیف الدین علوی غازی لاولد

سالار ساہو غازی (امیر محمود) ← سالار مسعود غازی شہید 424ھ

سالار قطب حیدر شاہ غازی علوی کے فرزند: عبداللہ گولڑہ — بہادر علی — محمد علی — محمد شاہ کندلان — نجف علی — مزمل علی ککگان — فتح علی — زمان علی کھوکھر — نادر علی — درّیتیم جہاں شاہ — کرم علی

کاروان علوی — محمد مدثر اعوان — 10

حضرت علی مرتضیٰؓ

حضرت امام حسنؓ — حضرت امام حسینؓ — حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ) — حضرت عباس علمدارؓ — حضرت عمر الاطرفؒ

ابو ہاشم عبداللہ — علی عبدالمنان — جعفر

حسن — عبیداللہ — عون قطب غازی — عبداللہ — محمد الاکبر — محمد الاصغر

آصف غازی

شاہ غازی

شاہ محمد غازی — شاہ احمد غازی

طیب غازی — سادات سبزوار

طاہر غازی

عطاء اللہ غازی

سالار ساہو غازی — سالار قطب حیدر غازی — سالار سیف الدین غازی

سعید الدین سالار مسعود غازی

عبداللہ گولڑہ — مزمل علی کلگان — زمان علی کھوکھر — محمد علی — بہادر علی — نجف علی

محمد کندلان — درتیم جہاں شاہ — فتح علی — نادر علی — کرم علی

بحوالہ۔ منبع الانساب، مرات مسعودی، بحرالجمان، تاریخ حیدری، تاریخ علوی اعوان، تحقیق الانساب، سید معین الحق، عبدالرحمٰن چشتی، سید محبوب شاہ، مولوی حیدر علی، محبت حسین اعوان، محمد کریم خان اعوان

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ

حضرت بابا سجاول علوی قادری کا شمار قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے ان اولین اولیائے کرام میں ہوتا ہے جو موجودہ پاکستان میں مدفون ہیں آپ کا خاندان بھی انہی خانوادوں میں سے جو کالا باغ کے مالک و رئیس تھے اور عون بن علی بن محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے تھے یہ خاندان شروع میں حضرت علی کی اولاد ہونے کی نسبت سے علوی اور عون کی اولاد ہونے کی نسبت سے علوی اور عون کی اولاد ہونے کی وجہ سے بنی عون اور عون کا عرف قطب شاہ کی وجہ قطب شاہی کہلاتا چلا آ رہا ہے۔

سلسلہ نسب:

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کا شجرہ نسب یوں ہے "حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن حضرت بابا پپو (پیپو، بپیا) بن حضرت بابا سوپال المعروف میابابا بن حضرت بابا کالا بن حضرت بابا کامل بن حضرت بابا سائس، حسین المعروف حینہ بن حضرت بابا کرم علی المعروف کلی یا کھلی بن حضرت مزمل علی ککان علوی بن حضرت قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی بن حضرت عطاءاللہ غازی بن حضرت طاہر غازی بن حضرت طیب غازی بن حضرت محمد غازی بن حضرت علی شاہ غازی بن حضرت محمد آصف غازی (محمد اسحاق) بن حضرت عون عرف قطب شاہ غازی لقب بطل غازی (جد امجد قطب شاہی علوی اعوان) بن حضرت علی عبدالمنان غازی بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ (بحوالہ تحقیق الاعوان از محمد خواص خان ہیڑاں ہزارہ مطبوعہ 1966ء ص 156، 265، اعوان تاریخ کے آئینے میں از محبت حسین اعوان کراچی مطبوعہ 1980ء ص 62، 80، اعوان مشائخ و عظام از محبت حسین اعوان ص 162، 168، تاریخ علوی اعوان از محبت حسین اعوان کراچی اشاعت اول 1999ء ص 370، اشاعت دوم 2009ء ص 384، 711، نسب الصالحین از حاجی ملک جہانداد خان نالیاں آزاد کشمیر مطبوعہ 2000ء ص 50، 359، تاریخ سادات و علوی اعوان مشائخ ص 70، تحقیق الانساب مشہور بہ تاریخ اقوام از محمد کریم خان اعوان مطبوعہ 2007ء منگول آزاد کشمیر ص

اعوان رائٹرز کانفرنس

زیر صدارت

ملک امجد حسین علوی مرکزی صدر تنظیم الاعوان پاکستان

مورخہ 12 اپریل بروز ہفتہ 2014

السلام علیکم ۔ حضرت غازی ملک قطبؒ حیدر شاہ کے حوالے سے حافظ محمد ریاض صاحب کی تحقیق ماشاء اللہ بہت عمدہ ہے۔ انہوں نے خوب محنت کی اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ تاریخ کا کوئی لفظ آخر نہیں ہوتا کمی بیشی ممکن ہے۔ میں نے 12 اپریل 2014 کو اعوان رائٹرز کانفرنس بلائی۔ کانفرنس میں علوی اعوان قوم کی تاریخ کے تضاد کے بارے غور کیا گیا۔ اعوان بک بورڈ تشکیل دیا۔ کتاب کے مسودہ کی کاپیاں سب کو دیں۔ بک بورڈ کے اراکین نے اپنی اپنی سفارشات ارسال کیں۔ ان کا بغور جائزہ لیا گیا۔ حضرت غازی ملک قطبؒ حیدر شاہ کی شخصیت کے حوالے سے کوئی تضاد سامنے نہیں آیا۔ مستقبل میں جب کوئی مہربان اعوان قوم کی تاریخ لکھے تو تنظیم الاعوان پاکستان کو باخبر کرے۔ تنظیم کی طرف سے اعوان بک بورڈ تشکیل دیا جا چکا ہے۔ بورڈ کی سفارشات کے تناظر میں اعوان قوم کی تاریخ کی طباعت و شاعت عمل میں لائی جائے گی تاکہ تضادات سے بچا جا سکے۔ وما توفیقی الا باللہ

طالب دعا

ملک امجد حسین علوی

افکار الاعوان کے صدر صوبیدار ریاض انوال نے 2013ء میں معارف الاعوان لکھی اور اس میں حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ اور حضرت غازی عباس علم دارؒ بن حضرت علیؓ دونوں کی اولاد کے شجرات درست تسلیم کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا کہ قطب شاہ دو تھے ایک سالار قطب حیدر بن عطاء اللہ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ اور دوسرے عون قطب شاہ بن یعلی از اولاد حضرت غازی عباس علم دار بن حضرت علیؓ۔ مزمل علی کلگان، زمان علی کھوکھر، در یتیم جہان شاہ و دیگر کل 9 فرزند سالار قطب حیدر بن عطاء اللہ کی اولاد ہیں اور عبداللہ گولڑہ اور محمد شاہ کندلان عون بن یعلی کی اولاد ہیں۔ کتاب کی اشاعت کے بعد تنظیم الاعوان پاکستان کی جانب سے رائٹرز کانفرنس بلائی گئی جس میں پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی اعوان از اولاد حضرت سلطان باھوؒ نے بھی شرکت کی اس کانفرنس میں صوبیدار محمد ریاض چشتی قادری انوال اور شاہ دل ایڈووکیٹ کوئی واضح ثبوت پیش نہ کر سکے جس کے وجہ سے یہ فیصلہ ہوا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔ اور تنظیم الاعوان پاکستان کی جانب سے "سوانح حیات ملک قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ اعوان" شائع کی گئی۔ اور اعوان بک بورڈ قائم کیا گیا اور جناب امجد حسین علوی کو چیئرمین ممبران میں پروفیسر پیر سلطان الطاف علی اعوان، محمد کریم اعوان، صوبیدار ریاض انوال و حافظ ریاض سیالوی منتخب کیے گئے ممبران کو سوانح حیات ملک قطب حیدر شاہ کتاب کے مسودہ کی نقول بھی دی گئیں اور اعتراضات کے لیے ایک ماہ کا وقت دیا گیا مقررہ وقت تک کسی نے اعتراض داخل نہ کیا اس طرح تنظیم الاعوان پاکستان نے قطب شاہی اعوان قبیلہ کو ایک متفقہ تاریخ دی جس کے مطابق قطب شاہی اعوان سالار قطب حیدر شاہ علوی المعروف قطب شاہ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ ہیں۔ اجلاس کی تصویر بھی ملاحظہ ہو۔

تاریخ قطب شاہی علوی اعوان 06

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان، سنگولہ، راولاکوٹ آزاد کشمیر

حضرت
باباسجاول علوی قادریؒ
تاریخ کے آئینے میں
محمد کریم علوی قادری (شادوآل قطب شاہی اعوان)
0312-9206639
web:www.alveeawan.com
E.mail: muhammad.karim1964@gmail.com
ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان
ISBN978-969-7570-02-7

شجرہ نسب قطب شاہی علوی اعوان (بنی عون)
حضرت علی کرم اللہ وجہہ
حضرت امام حسنؓ
حضرت امام حسینؓ
حضرت محمد حنفیہؒ
حضرت عباس علمدارؓ
حضرت عمر اطرافؒ
ابو ہاشم عبداللہ
علی عبدالمنان
جعفر
عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی
عبیداللہ
حسن
عبداللہ
محمد الاکبر
محمد الاصغر
محمد آصف غازی ← شاہ علی غازی
شاہ محمد غازی
شاہ احمد غازی
حسن
حسین
موسیٰ
عیسیٰ
علی
طیب غازی
علی
طاہر غازی
عطاء اللہ غازی
الحسین
القاسم
منصور
حمزہ
عبدالمالک
سکینہ
رسیتہ
سالار ساہو غازی
سالار قطب حیدر غازی (قطب شاہ ثانی)
سالار سیف الدین غازی
سالار مسعود غازیؒ قطب شاہی علوی اعوان
مزمل علی کلگان
جہاں شاہ
زمان علی کھوکھر
محمد علی
بہادر علی
نجف علی
عبداللہ گولڑہ
محمد شاہ کنڈان
فتح علی
نادر علی
کرم علی
خلیل
حسین ← قابل ← باباکالا ← مہتاب (مہی پال) ← پیوشاہ ← حضرت باباسجاول علوی قادریؒ ← شادم خان
کالا خان ← کلو خان ← محمود خان ← گوہراج ← فیروز ← بابا اسماعیلؒ ← بابا ابراہیمؒ (بہرام) ← حمیداللہ
رحمت اللہ ← مومن ← آفتاب (تابو) ← تاج محمد نمبردار ← فیض بخش نمبردار ← غلام علی نمبردار
محمد خان نمبردار ← حشمت علی نمبردار
محمد کریم اعوان (اعوان منزل ون سنگولہ)
وائس چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان
ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان
0312-9206639
www.alveeawan.com

ہے" سعید الدین سالار مسعود غازی [قطب شاہی علوی اعوان] ابن سالار ساہو غازی بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن سید شاہ [علی] غازی بن [محمد] آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بابا بن علی بن محمد الاکبر بن حضرت علی، بنو علویہ"۔ اور یہی شجرہ نسب منبع الانساب فارسی تالیف سید معین الحق جھونسوی 830ہجری کے صفحات 103،104 پر رقم ہے۔

منبع الانساب جس میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا مستند شجرہ نسب درج ہے۔ اس طرح منبع الانساب تاریخ قطب شاہی علوی اعوان کا سب سے اہم قدیم اور مستند ماخذ ہے۔ جس نے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ جو وہ زبانی بیان کرتے تھے سچ ثابت کر دی۔ منبع الانساب میں یہ بھی درج ہے کہ عون عرف قطب غازی کی اولاد بہت ہے اور یہ بھی درج کیا کہ اکثر سادات اشراف سالار مسعود غازیؒ کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے۔ یہ کہ مندرجہ بالا شجرہ نسب کی تائید کتاب نسب قریش عربی تالیف لابی عبداللہ المصعب بن عبداللہ بن المصعب بن زبیر بن عوام (156ہجری۔236ہجری) کے صفحہ 77 اور المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب 656ھ پر عون عرف قطب غازی (جد امجد قطب شاہی علوی اعوان) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی 'اولاد "بنی عون" لکھی گئی ہے۔ نیز المعقبون عربی (277ہجری)، تہذیب الانساب و نہایۃ عقاب عربی (449ہجری)، منتقلۃ الطالبیہ عربی (471ہجری) اللباب الانساب عربی 565ہجری وغیرہ کتب سے بھی مندرجہ بالا شجرہ نسب اور قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا ہندوستان آنا اور لباب الانساب میں عون بن علی بن محمد حنفیہ کا سلطنت غزنویہ سے منسلک ہونا تصدیق ہوتا ہے (بحوالہ تاریخ قطب شاہی علوی اعوان تالیف محمد کریم خان اعوان صفحہ 52 تا 90)۔

تحقیق الاعوان میں قطب شاہ کی اولاد کا تذکرہ اور اعوان گوتوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ سابق ضلع ہزارہ موجودہ ہزارہ ڈویژن کے اضلاع ہری پور، ایبٹ آباد، مانسہرہ میں آباد اعوانوں کے شجرہ نسب پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ کالا باغ کی اعوان برادری پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ فقرائے اعوان کے عنوان سے، سالار مسعود غازیؒ سلطان باہوؒ، حضرت شمس الدین سیالویؒ، حضرت بابا سجاولؒ کھر کوٹ ہری پور ہزارہ، خواجہ احمد یسویؒ، شمس الدین ترک پانی پتی، حاجی فقیر اللہ شکار پور، قاضی شمس الدین سید پوری، صاحبزادہ شیخ محمد صدیق دانہ مانسہرہ کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تاریخ الاعوان ہزارہ کے عنوان سے خاندان قاضیان سکندر پور، اولاد قاضی عبدالغفار گولڑہ اعوان، کرنل قاضی محمد یوسف گولڑہ اعوان چیف آف اعوان، حضرت بابا سجاولؒ اور ان کی اولاد کے علاوہ مختصر اعوان گوتیں اور شجرہ ہائے نسب قطب شاہی علوی اعوان از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ درج ہیں۔ اس کے علاوہ اعوان شخصیات ہزارہ، ہزارہ کے اعوان دیہات، ہزارہ کی اعوان آبادیوں کی معلومات درج ہیں۔ کتاب کے شروع میں فیلڈ

آئینہ اعوان
(اعوان قبیلہ کی مختصر تاریخ و قبیلے کے نام پر آباد علاقے)
مزار حضرت بابا سجاول قادریؒ
(سجاول شریف مانسہرہ)
ملک عظیم ناشاد اعوان
ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

آئینہ اعوان
ملک عظیم ناشاد اعوان
8
حضرت علی مرتضیٰؓ
حضرت امام حسنؓ
حضرت امام حسینؓ
امام حنفیہؒ
حضرت عباس علمدارؓ
حضرت عمر اطرافؒ
ابو ہاشم عبداللہ
علی عبدالمنان
جعفر
حسن
عبیداللہ
عون عرف قطب غازی
عبداللہ
محمد الاکبر
محمد الاصغر
محمد آصف غازی
شاہ غازی
شاہ محمد غازی
شاہ احمد غازی
سادات سبزوار
طیب غازی
طاہر غازی
عطاء اللہ غازی
سالار ساہو غازی
سالار قطب حیدر شاہ غازی
سالار سیف الدین غازی
سعید الدین سالار مسعود غازی
عبداللہ گولڑہ
مزمل علی کلگان
زمان علی کھوکھر
محمد علی
بہادر علی
نجف علی
محمد کندلان
در یتیم جہاں شاہ
فتح علی
نادر علی
کرم علی
بحوالہ منبع الانساب مرات مسعودی بحر الجمان تاریخ حیدری تاریخ علوی اعوان تحقیق الانساب
سید معین الحق عبدالرحمٰن چشتی سید محبوب شاہ مولوی حیدر علی محبت حسین اعوان محمد کریم خان اعوان
ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

عون اور عون کا عرف قطب شاہ کی وجہ سے قطب شاہی کہلاتا چلا آ رہا ہے۔

سلسلہ نسب

حضرت بابا سجاول علوی قادری کا شجرہ نسب یوں ہے" حضرت بابا سجاول علوی قادری بن حضرت بابا ہو (بہیو، بہیا) بن حضرت بابا موہال المعروف میا بابا بن حضرت بابا کالا بن حضرت بابا کامل بن حضرت بابا سائیں حسین المعروف حسینہ بن حضرت بابا کرم علی المعروف کلی بابا کلی بن حضرت مرل علی کلگان علوی بن حضرت قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی بن حضرت عطا اللہ غازی بن حضرت طاہر غازی بن حضرت طیب غازی بن حضرت محمد غازی بن حضرت علی شاہ غازی بن حضرت محمد آصف غازی (محمد آصف) بن حضرت عون عرف قطب شاہ غازی لقب بطل غازی (جد امجد قطب شاہی علوی اعوان) بن حضرت علی عبدالمنان غازی بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ (بحوالہ تحقیق الاعوان از محمد خواص خان ہیڈر اس ہزارہ مطبوعہ 1966ء ص 156، 265، اعوان تاریخ کے آئینے میں از محبت حسین اعوان کراچی مطبوعہ 1980ء ص 62، 80، اعوان مشائخ وعظام از محبت حسین اعوان ص 162، 168، تاریخ علوی اعوان از محبت حسین اعوان کراچی اشاعت اول 1999ء ص 370، اشاعت دوم 2009ء ص 384، 711، نسب الصالحین از حاجی ملک جہانداد خان تالیاں آزاد کشمیر مطبوعہ 2000ء ص 50، 359، تاریخ سادات وعلوی اعوان مشائخ ص 70، تحقیق الانساب مشہور بہ تاریخ اقوام از محمد کریم خان اعوان مطبوعہ 2007ء، سنگولہ آزاد کشمیر ص 66، 345، حقیقت الاعوان از صوبیدار محمد رفیق اعوان گرجا روڈ راولپنڈی ص 32، 52، 186، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان تالیف محمد کریم اعوان، مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری تالیف محمد کریم اعوان، آئینہ اعوان تالیف محمد عظیم ناشاد اعوان وغیرہ، اعوان شخصیات ہزارہ تالیف عظیم ناشاد اعوان اشاعت اگست 2020ء صفحہ نمبر 46۔ عظمت رفتہ مؤلف سید آل رضوی۔ حضرت بابا سجاول قادریؒ تاریخ کے آئینے میں مؤلف محمد کریم قادری علوی، شائع ستمبر 2019ء (یہ بابا سجاول کی پہلی مکمل سوانح عمری ہے۔)

سلسلہ طریقت

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے پیر ومرشد کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ سلسلہ قادریہ سے وابستہ تھے۔ جس کے بانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

والد ماجد حضرت بابا ہیو

حضرت بابا سجاول علوی قادری کے والد ماجد حضرت بیو شہیدؒ تھے۔ آپ کے نام باہو، بہیا اور ابراہیم باہو بھی بیان کیے جاتے ہیں۔ جناب محبت حسین اعوان، اعوان مشائخ عظام کے ص 168 پر رقمطراز ہیں" آپ کے والد بہیا بابا (بیو یا بہو) اور والدہ محترمہ بی بی جنن جان اللہ والے لوگ تھے۔ نماز پنجگانہ، تہجد، اشراق، تلاوت قرآن حکیم، سینہ بسینہ چلنے والے دوسرے وظائف میں مشغول رہتے

آپ کی والدہ کا نام حضرت چاند بی بی تھا۔ زمانے کی عابدہ زاہدہ خاتون تھیں۔ ان کا مزار چندور میں ہے۔ اکثر اعوان برادری کے لوگ آپ کو ودی اماں کے نام سے پکارتے ہیں۔ بابا سجاول کی پیدائش 1310ء بمطابق 710ھ میں ہوئی۔ آپ کی پیدائش اپنے والد کی شہادت کے بعد ہوئی۔

آپ نے دینی تعلیم اپنے چچا سے حاصل کی۔ اس کے بعد کا پتہ نہیں چل سکا کہ آپ نے مزید علوم کی تکمیل کہاں سے کی۔ آپ کے پیرومرشد کا بھی نہیں پتا اتنا مشہور ہے کہ آپ سلسلہ قادریہ میں بیعت تھے۔ حضرت بابا صاحب ، حضرت محمد الاکبر عرف امام حنیف بن حضرت علیؓ کی نسل سے غیر فاطمی تھے۔ آپکا نسب اس طرح ہے۔ حضرت سجاول علوی قادری بن حضرت بیو شاہ بن حضرت میں پال (مہتاب) المعروف میا بابا بن حضرت بابا کالا بن حضرت بابا قابل بن حضرت بابا حسین (شیر) بن حضرت بابا کرم علی المعروف کلی یا کھلی خلیل بن حضرت مزمل علی کلگاں علوی بن حضرت قطب حیدر شاہ غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی بن حضرت عطاء اللہ غازی بن حضرت طاہر غازی بن حضرت طیب غازی بن حضرت شاہ محمد غازی بن حضرت شاہ علی (عمر) غازی بن حضرت محمد آصف غازی (محمد اسمٰعیل) بن حضرت عون قطب شاہ غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ اول) بن حضرت علی عبدالمنان غازی بن محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

آپ علوم ظاہریہ کی تکمیل کے بعد عبادت و ریاضت کی طرف متوجہ ہو گئے۔ بیری مسیانہ سے ٹوکوٹ مانسہرہ پہنچے وہاں ایک غار میں چلا کشی کی کچھ عرصے کے بعد آپ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی آپ نے زندگی کا زیادہ حصہ ذکر و فکر عبادت و ریاضت میں گزارہ۔

50 سال کی عمر میں بابا صاحب نے ہجرت کی غرض سے گھوڑی وغیرہ تیار کی۔ خدام نے پوچھا حضرت اب کہاں قیام ہوگا۔ آپ نے گھوڑے کی لگام فضا میں پھینک دی جو تیرتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہو گئی اور کہا یہ لگام جاکر جہاں گرے گی۔ وہیں ہمارا مستقل قیام ہوگا۔ یہ کہہ کر آپ کا مختصر سا قافلہ مانسہرہ سے آپ کے حکم پر رواں دواں ہو گیا عظمت رفتہ کے مؤلف کا کہنا ہے کہ دوران سفر جن جن مقامات پر آپ نے قیام فرمایا تھا: آج بھی ان مقامات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے آپ کی پھینکی ہوئی لگام ٹوکوٹ تحصیل مانسہرہ سے چالیس میل دور بمقام کھرکوٹ ضلع ہری پور میں ایک پھلائی کے درخت پر جا ٹکی۔

لگام بہت خوبصورت تھی جو بھی اسے لینے درخت پر چڑھتا وہ سانپ بن جاتی۔ اتنے میں بابا صاحب کا قافلہ وہاں پہنچ گیا وہاں لوگ جمع تھے۔ اور آپ کو ساری صورت حال بتائی کہ حضرت عجیب منظر ہے کہ درخت پر دیکھنے میں لگام نظر آتی ہے مگر اس کے قریب کوئی جائے تو سانپ بن جاتی ہے۔

آپ نے فرمایا: یہ میری ملک ہے یہ اپنے مالک کو پہچانتی ہے اس پر کوئی دوسرا قابض نہیں ہو سکتا آپ نے اپنی لگام لے لی۔ علاقہ بھر میں چرچا ہوا۔ آپ نے یہیں اقامت دائمی اختیار فرمائی اور تا دم وصال 1412ء تک یہیں رہے۔

منقول ہے کہ مغل سلطنت کے خاتمے کے بعد اس علاقے پر سکھ قابض ہوئے تو انہوں نے آپ کے مزار کے

مؤلف کا مختصر تعارف

نام : محمد عظیم ناشاد اعوان

ولدیت : ملک محمد نواز اعوان

تاریخ پیدائش : 7 فروری 1974ء

پیشہ : مدرس GMS غازیکوٹ

تعلیم : ایم اے ہسٹری، ایم اے اردو

سکونت : موضع ہزیالہ، ڈاکخانہ غازیکوٹ ٹاؤن شپ، تحصیل و ضلع مانسہرہ

راقم محمد عظیم ناشاد کی مطبوعہ کتب

(1) آئینہ اعوان (2) اعوان شخصیات ہزارہ جلد اول

(3) گلدستہ اعوان (4) تذکرہ اولیائے ہزارہ جلد اول

(5) تذکرہ ایک قلندر کا (حضرت سخی سلطان اللہ داد سرکارؒ)

غیر مطبوعہ کتب

۱۔ ہزارہ کے دیہات تاریخ کے آئینے میں ۲۔ مشائخ عظام KPK

۳۔ تاریخ اقوام ہزارہ ۴۔ اعوان شخصیات ہزارہ جلد دوم

۵۔ ٹھنڈی دی اکھ (ہندکو مجموعہ کلام) ۶۔ خون کے آنسو (اردو مجموعہ کلام)

۷۔ معلومات ہزارہ کا انسائیکلوپیڈیا ۸۔ جھمالاں اڑ کے (اردو، ہندکو ضرب الامثال)

۹۔ یوسی واد تاریخ کے آئینے میں ۱۰۔ تذکرہ اولیائے ہزارہ جلد دوم

۱۱۔ تاریخ الاعوان ہزارہ ڈویژن ۱۲۔ ہزارہ کی تہذیب و ثقافت

۱۳۔ ڈائریکٹری اعوان شخصیات (برصغیر پاک و ہند) ۱۴۔ پاکستان کے بڑے علوی اعوان محسن (محمد نواس خان گورنر، علامہ محمد یوسف جبریل، رحمت حسین اعوان، پروفیسر بشیر احمد سوز، محمد کریم علوی قادری وغیرہ)

تحقیق الافغان ۲۶۵
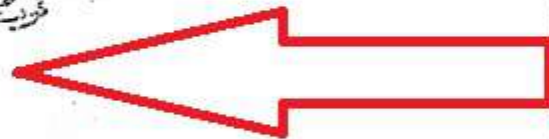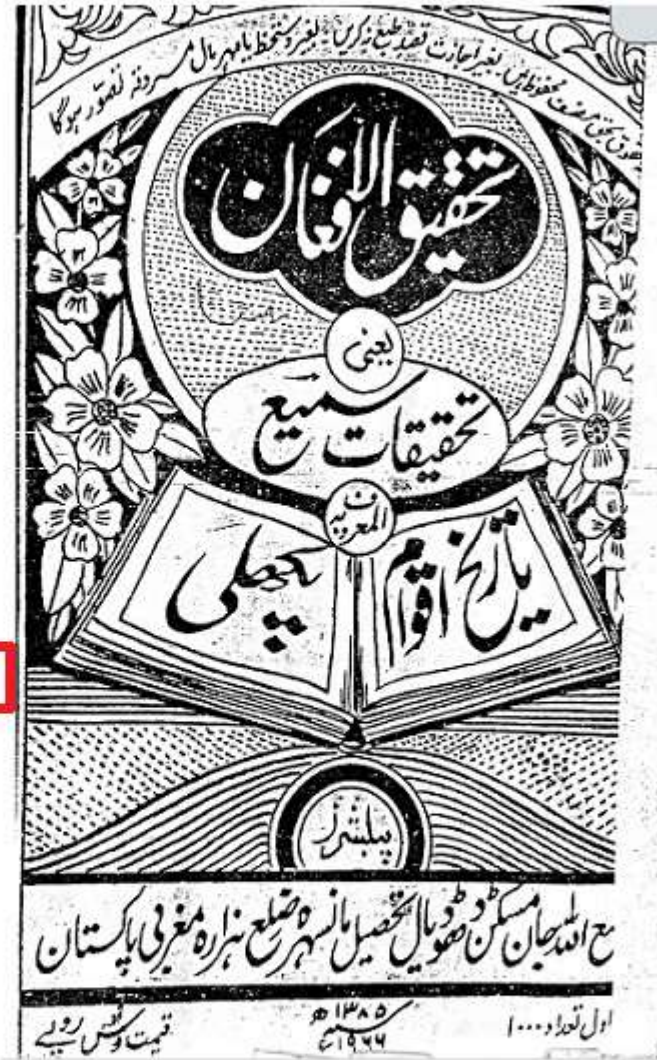
زعماء میں سے شمار کئے جاتے ہیں۔ کافی عرصہ سے ادائیگی فریضہ حج کی سعی کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو حج مبرور نصیب فرمائے۔

شجرہ قومیت قطب شاہی اعوان

قاضی شمس الدین سید پوری بن قاضی محمد گل محمد خان بن حافظ محمد خان بن خان محمد خان بن حافظ نور محمد خان بن حافظ غلام محمد خان بن دین محمد خان بن عباس خان بن شاہ نواز خان بن محمد یار خان بن اللہ داد خان بن شاہ نواز خان بن محمد نواز خان بن محمد اقبال خان بن محمد سکندر خان بن محمد اکبر خان بن محمد اللہ خان بن بہلول شاہ بن بڈھار شاہ بن پیر سجاق شاہ بن پیر زمان علی شاہ بن پیر قطب شاہ

نوٹ: حضرت قطب شاہ سے ہی اعوان قطب شاہی مشہور ہیں۔ یہاں سے اوپر شجرہ بالکل صاف حضرت محمد اکبر بن الحنفیہ المعروف امام حنیف پسر حضرت علیؓ سے جا ملتا ہے۔

حضرت صاحب کے مختصر حالات زندگی محترم محمد خواص خان صاحب گولڑہ اعوان رئیس وادی کونش کی تصنیف شدہ کتاب "تحقیق الاعوان ہزارہ" میں بھی مل سکتے ہیں۔

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

۴۳۹
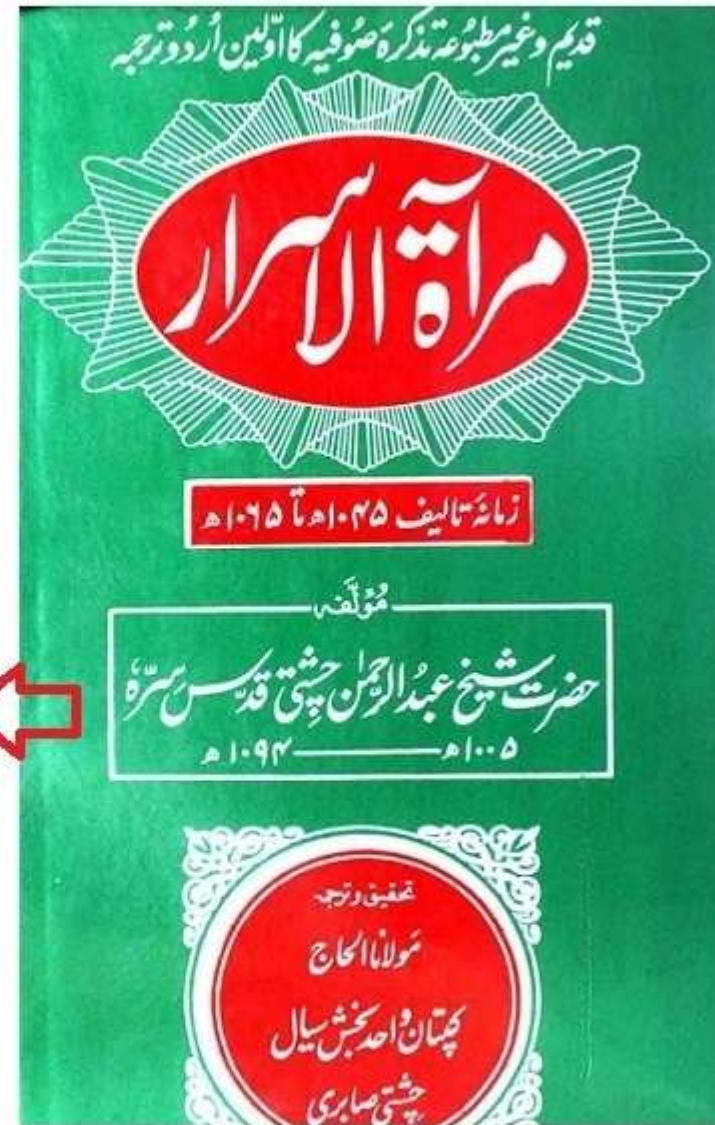
عجیب چیز میں وحشت ہوتی ہے کیونکہ آدمی اس سے مانوس نہیں ہوتا) پس انھوں نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کی چونکہ تم پر رحمت ہے اس لئے تمہارے لئے اس مقام میں آنا بہتر ہے۔ میرے بھائی تم حق تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اس سے راضی ہو تاکہ اس مقام میں تم خضر علیہ السلام کے شریک ہو جاؤ (یعنی ان کا بھی یہی مقام ہے) میں نے (حضرت ابن عربی نے) ان سے (ابو عبدالرحمٰن سلمی سے) کہا کہ مجھے اس مقام کا نام نہیں آتا کہ جس سے میں اسے بیان کروں۔ فرمایا اس مقام کو مقام قرب کہتے ہیں۔ پس اس مقام کے احکام سے محقق ہو جاؤ (یعنی اس مقام کا حق ادا کرو)

شیخ ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ صوفی کے لئے دو امور ناگزیر ہیں، اوّل یہ کہ احوال میں صادق ہو اور معاملات میں باادب (یعنی صادق الحال ہو اور لوگوں سے ادب اور خلق سے پیش آئے۔ صادق الحال اسے کہتے ہیں جس کا حال اور قال یکساں ہو۔ اس کا ایمان باللہ تقلیدی یعنی علم الیقین سے نہ ہو بلکہ تصدیق و مشاہدہ اور عین الیقین اور حق الیقین سے ہو) آپ کے کمالات کا اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے **فھو من فھم** آپ کی وفات ۴۱۲ھ میں ہوئی یعنی خلیفہ ابوالعباس جس کا لقب قادر تھا کے عہد میں۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت امیر مسعود رحمۃ اللہ علیہ

قتیل مشاہدہ، فارغ از رزم مجاہدہ، محبوب حضرت معبود، سلطان الشہدا امیر مسعودؒ بن سپہ سالار امیر ساہو بن امیر عطاء اللہ علوی کا سلسلہ نسب حضرت محمد بن حنیفہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے۔ آپ کی والدہ ستر معالی سلطان محمود غزنوی کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کی ولادت اتوار کے دن صبح صادق کے وقت یکم شعبان ۴۰۵ھ میں شہر متبرک دارالسلام اجمیر شریف میں ہوئی آپ کا اصل نام امیر مسعود ہے اور تاریخ فیروز شاہی اور دیگر تواریخ میں آپ کا نام سالار مسعود غازی ہے جو غزوات سلطان محمود غزنوی میں شریک ہوئے۔ کتاب

شمارهٔ نسخه: ۱۳۲۷۸

مرآه الاسرار

کتابت: ۱۳۰۱ هـ ق

۴۹۸ صفحه

(١٠) المشجر الوافي / ق٥ ج ١١

اعقاب الامام امير المؤمنين علي بن ابي طالب (عليه السلام)

الامام الحسن (ع) — دوناه في ج٨ + ج٩ + ج١٠
الامام الحسين (ع) — دوناه في ج١ حتى ج٧
المحسن السقط
محمد ابن الحنفية — ص١١ ج١١
ابو الفضل العباس — ص٣٧ ج١١
عمر الاطرف — ص٨١ ج١١

عبيد الله (٢٨٢)
ابو بكر (٢٨٣)
عبد الله (٢٨٥)
جعفر
عثمان
محمد (٢٨٤)
عون
يحيى
محمد الاصغر (٢٨٦)
محمد الاوسط

خديجة (٢٩٤)
فاطمة الكبرى (٢٩٣)
امامة (٢٩٢)
رقية الصغرى (٢٨٧)
ام الكرم ام جعفر ((لم تبرزا))
ام هاني (٢٩٩)
جمانة (لم تبرز)
ام الحسن
ام الحسين (٢٨٨)
رملة (٢٩١)

رقية (٢٨٩)
فاختاه (٢٩٧)
زينب الصغرى (٢٩٥)
زينب (صاحبة كربلاء) (٢٩٠)
ام كلثوم الصغرى (٢٩٨)
ام كلثوم (٢٩٦)
رقية الصغرى (٣٠٠)

ام ابيها
ام عبد الله
لبابة
بقية
ميمونة (٣٠١)
ام سلمة
ام يعلى
امة الله
((لـــــم يبرزن))

اعقاب محمد بن الحنفية (١١)

اعقاب محمد ابن الحنفية (١) ابن الامام علي بن ابي طالب (عليه السلام)
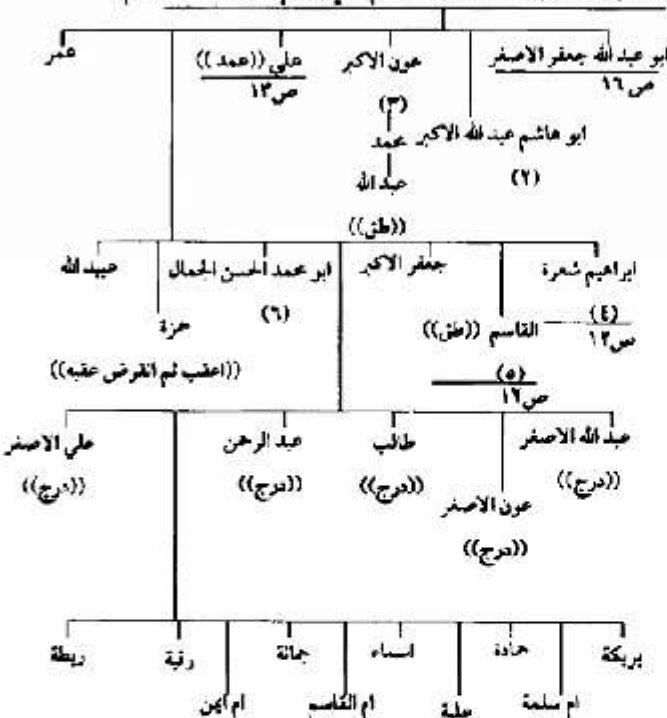
ابو عبد الله جعفر الاصغر — ص١٦
ابو هاشم عبد الله الاكبر (٢)
عون الاكبر (٣) — محمد — عبد الله
علي ((عمد)) — ص١٣
عمر

((طش))

ابراهيم شعرة (٤) — ص١٢
القاسم ((طش))
جعفر الاكبر
ابو محمد الحسن الجمال (٦)
حمزة ((اعقب ثم انقرض عقبه))
عبيد الله

(٥) — ص١٢

عبد الله الاصغر ((درج))
عون الاصغر ((درج))
طالب ((درج))
عبد الرحمن ((درج))
علي الاصغر ((درج))

بريكة
ام سلمة
حمادة
علية
اسماء
ام القاسم
جمانة
ام ايمن
رقية
ريطة

من اصدارات مكتبة ابو حيدة الوثائقية
النجف الأشرف
المشجر الوافي
(١٢) المشجر الوافي / ق٥ ج ١١

يتبع ص١١ : اعقاب ابراهيم شعرة ابن محمد ابن الحنفية
محمد
اسماعيل
سليمان
اسماعيل
ابراهيم
علي
عبد الله
ابراهيم كولة
محمد

يتبع ص١١ : اعقاب القاسم بن محمد ابن الحنفية
ابو القاسم عبد الله ((اعقب وفي عقبه العدد))
محمد
علي
الحسن
ابراهيم
ابراهيم
ابراهيم
اسماعيل
علي
القاسم

اعقاب محمد بن الحنفية (١٣)
يتبع ص١١ : اعقاب علي بن محمد ابن الحنفية/ بنو أبي تراب
ابو محمد الحسن الافطس =الاقباش (٣٥)
علي
عون ص١٤
علي
محمد ((الاساس/ ٦٦))
عون
ابراهيم
علي الاصغر
علي
ابوتراب
علي
محمد
علي
عيسى
علي ((طق))
محمد الصوي الملقب ثلثا
ويلقب ايضا حزوية=خروية=خردية
((عمد/ مجد))
ابوتراب الحسن/ حمد
((يقال لعقبة بنو ابي تراب بمصر))
اسماعيل
محمد
ابراهيم
(طق)
احمد (طق)
علي
الحسن
محمد
مهدي
علي
محمد
اسماعيل
محمد

(١٤) المشجر الوافي / ق٥ ج ١١
يتبع ص١٣ : اعقاب عون بن علي بن محمد ابن الحنفية
محمد الملقب بـ(اشهل البقيع)
علي((عقب في مصر والهند))
((كان بالبصرة))
علي ص١٥
الحسن ((له بقية بالهند))
احمد
الحسين
موسى
عيسى
محمد
حمزة
((له اخوة والاولاد بمصر))
الحسين
((له اخوة واولاد بمصر))
علي
محمد
محمد
الحسن
احمد
اسماعيل
محمد
ابراهيم
علي
الحسن
محمد
الهدي
علي
الحسن
اسماعيل

أعقاب محمد بن الحنفية (١٥)
يتبع ص١٤ : اعقاب علي بن علي بن محمد اشهل البقيع
عيسى
((له عقب بمصر))
ابو تراب محمد
((له عقب بمصر))
محمد
ابو علي الحسين
((له عقب بمصر))
ابو تراب الحسن
ابو زبيبة القاسم
((له بمصر عقب))
الحسين التوم
محمد
الحسين
((له عقب))
المشجر الوافي / ق٥ ج ١١ (١٦)
يتبع ص١١ : اعقاب ابو عبد الله جعفر الاصغر (٧) ابن محمد ابن الحنفية
ابو جعفر عبد الله
((عمد / فخر))
محمد (ج)
علي (ج)
الحسين (ج)
القاسم
محمد
علي
جعفر
جعفر الثاني المجدّر = الاكبر
((فخر / مباركة / متق))
ابو محمد الحسن ((الاساس / ٦٦))
(٣٧)
ص٣٣
علي
((ولده بالمنصورة ومكران))
ص١٧
محمد
احمد
القاسم
((له عقب بالبصرة))
اسحاق
عبد الله راس المدري = المدري
((مجد / فخر / عمد))
ص١٨
امنة الكبرى
امنة الصغرى
فاطه
زينب
((امها صفية بنت عبد الله
ابن الحسين الاصغر))
اسماء
((بنت النوفلية))
سكينة
أعقاب محمد بن الحنفية (١٧)
يتبع ص١٦ : اعقاب علي بن جعفر الثاني ابن عبد الله بن جعفر الاصغر
علي
محمد
احمد
علي
حمزة
المشجر الوافي / ق٥ ج ١١ (١٨)
يتبع ص١٦ : اعقاب عبد الله رأس المدري ابن جعفر الثاني المجدّر ابن عبد الله
ابو الحسين علي ف/ ٣٠٣
((يلقب برغوث))
((عقبه بالمدينة
((عمد / طق / فخر / مباركة))
ص٢٥
ابو عبد الله جعفر الثالث المحدث
((عقبه بفارس)) عمد / (١٦)
ص٢٠
ابو اسحاق ابراهيم / عمد
((عقبه بمصر وحران والدها ودمشق وبخارا وسمرقند))
ص٢٧
احمد الاصغر
((عقبه بطبرستان))
ص١٩
عيسى / مباركة
((عقبه بفارس))
ص١٩
اسحاق
((عقبه بفارس))
ص٢٩
محمد
((عقبه بقم وطبرستان))
ص٣٢
القاسم المحدث
((بالمدينة))
ابو علي احمد
((الاساس / ٦٧))
علي بزعون
((الاساس / ٦٧))
ابو علي احمد الاكبر
((عالم فاضل في مصر))
ص٣٢
أعقاب محمد بن الحنفية (١٩)
يتبع ص١٨ : اعقاب عيسى واحمد الاصغر ابنا عبد الله رأس المدري ابن جعفر الثاني / ال ابي الشوارب
محمد
((له عقب بدمشق))
عبد الله
((له ولد باملي))
الحسن
((له ولد بطبرستان))
ابراهيم
المشجر الوافي / ق٥ ج ١١ (٢٠)
يتبع ص١٨ : اعقاب جعفر الثالث بن عبد الله رأس المدري ابن جعفر الثاني / المحمدية
زيد المحدّث الطويل
(١٠)
ص٢٢
محمد
حمزة
ابو طالب علي الكوفي
ص٢١
موسى الاحول
ص٢١
عبد الله
((له عقب بالكوفة))
محمد
((الاساس / ٦٨))
علي
محمد
(١١)
ابراهيم
(١٢)
ابو الطيب القاسم
((له عقب))
اسحاق
((له اولاد لهم اعقاب))
علي ((سر / ٨٦))
محمد
محمد
ابو الحسن احمد
ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

أعقاب محمد بن الحنفية (٢١)
يتبع ص٢٠ : اعقاب ابو طالب علي الكوفي وموسى الأحول أبنا جعفر الثالث ابن عبد الله المدري
((عقبه بالري والبصرة والكوفة)) / طق / عمد
((عقبه بالكوفة)) / طق
(١٣)
زيد الشعراني
ابو هاشم احمد
يحيى الاحول
(١٤)
علي
ابو القاسم الحسن عرقالة
المشجر الوافي / ق٥ ج ١١ (٢٢)
يتبع ص٢٠ : اعقاب زيد المحدّث ابن جعفر الثالث بن عبد الله جعفر / المحمدية / بنو القاسمية
ابو عبد الله الحسين الاصغر
((طق))
الحسن
موسى
((له ولد وأخوة))
ابو محمد عبد الله / طق
((عقبه بالكوفة))
ابو القاسم الحسين صوفة
((عقبه بالكوفة)) (طق)
ص٢٣
طاهر
علي
حسين
((يقال لولده بنو القاسمية بالموصل))
زيد
((له ولد))
احمد
((له ولد))
احمد
((له ولد))
الحسين
ابو الفتح عبد الله الاعسر
((له ولد بالكوفة واخوة))
ادارہ تحقیق الاعوان پا
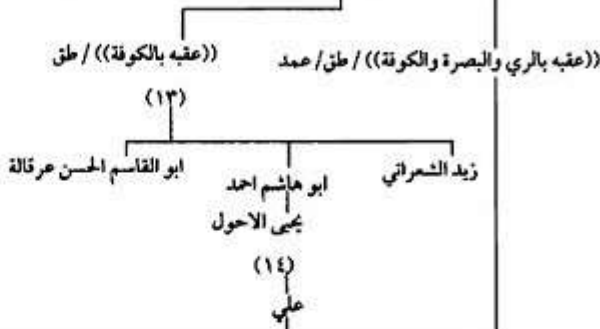
أعقاب محمد بن الحنفية (٢٣)
يتبع ص٢٢ : اعقاب الحسين صوفة ابن زيد الطويل ابن جعفر الثالث
القاسم / طق
((له عقب))
علي المقب عصعص
((عقبه بالبصرة))
ابو اللطيف حمزة / طق
((عقبه بالكوفة))
ص٢٤
الحسين
جعفر الناسج
((له ولد))
الحسن
عيسى
((له عقب))
جعفر
ابو الحسين زيد
(١٨)
((له ولدان))
علي
عبد الله
((عقبه بالبصرة))
ناصر الدليمي (١٧)
ابو الفوارس / محمد
((له اخوة لهم اولاد))
حمزة
((له عقب بنيسابور))
المشجر الوافي / ق٥ ج ١١ (٢٤)
يتبع ص٢٣ : اعقاب حمزة بن الحسين صوفة ابن زيد الطويل / بنو الصياد / بنو الايسر / بنو بقيق
ابو الطيب احمد الداعي
((جد بنو بقيق))(١٩)
علي
علي
الحسين
جعفر
احمد
العباس
ابو القاسم الحسين الاعز
((يقال لعقبه بنو الايسر بالكوفة لهم بقية))
عبد الله / عمد
محمد الصياد
ابو تغلب ابراهيم
ميمون
((يقال لولده بنو الصياد بالكوفة))
احمد
ابو الفتح عمر
سالم
حمزة
زيد
ابو الغنائم عبيد الله
ابو الحارث محمد
معالي
ابو عبد الله محمد
((درج))
عشائر
((درج))
ابو القاسم علي
علي

أعقاب محمد بن الحنفية (٢٥)
يتبع ص١٨ : اعقاب ابو الحسين علي بن عبد الله رأس المدري ابن جعفر الثاني
محمد العويد = العويد = العوير
((فخر / مباركة / عمد))
ابو طالب القاسم الاسود
((عقبه بجرجان)) (٩)
ابو الحسن احمد الاخباري
((الاساس / ٦٧))
ابو محمد الحسن
علي المدّثر
((عقبه بحران واليمن))
محمد
((له عقب))
ابو طاهر احمد الزاهد
ابو القاسم = ابو الحسن علي
(٢١)
ابو عبد الله الحسين (٢٢)
ص٢٦
ابو زيد محمد
ص٢٦
احمد
((له عقب))
طاهر
((له عقب))
الحسن
((له عقب))
الحسين
ابو القاسم حمزة
المحسن
ابو الفضل الحسن
(٢٣)
ابو زيد المهدي
طاهر
المشجر الوافي / ق٥ ج ١١ (٢٦)
يتبع ص٢٥ : اعقاب ابو عبد الله الحسين وابو زيد محمد ابنا احمد الزاهد ابن محمد العويد
((يقال لولده بنو المحمدية بقزوين))
ابو طالب محمد
ابو محمد جعفر (نقيب الري)
((له عقب))
ابو هاشم احمد
ابو يعلى عبيد الله
الحسن
ابو القاسم عزيزي
((له عقب))
ابراهيم
((له عقب))
احمد
((له عقب))
الناصر
((له عقب))

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

مولوی ملنگ علی گفانوالہ چکوال کا قدیم ریکارڈ جس کے مطابق اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یوں ہے:۔

حضرت میر قطب حیدر قطب شاہ بن میر عطا اللہ غازی بن میر طاہر غازی بن میر طیب غازی بن میر محمد غازی بن میر عمر [علی] غازی بن میر آصف غازی بن میر بطل غازی [عون عرف قطب شاہ غازی لقب بطل غازی] بن عبدالمنان غازی بن عون بن محمد حنفیہؒ بن ابوتراب مولا مشکل کشا حضرت علی کرم اللہ وجہہ

خاندانی شجرہ نسب مرسلہ اسرار احمد علوی گونڈی بمبئی بھارت جوان کے دادا جان عبدالرحیم غازی جو حضرت نصر اللہ بن عطا اللہ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی نے عطا کیا تھا شجرہ ہذا تقریباً 150 سال پرانا بتایا جاتا ہے۔شجرہ ہذا کے مطابق سید امیر نصر اللہ ،سید ساہو غازی، نورالدین المعروف قطب حیدر[قطب شاہ] ،سید سیف الدین المعروف سرخروسالار ،سید عبداللہ المعروف ملک حیدر پسران عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر[علی] بن محمد آصف غازی[محمد اشھل] بن عون قطب غازی لقب بطل ربطال بن عبدالمنان[علی عبدالمنان] بن محمد حنیف (محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حشمت خان نمبردار

قدیم خاندانی شجرہ نسب

نمبردار حشمت خان (دبن سنگولہ)

بن نمبر دار غلام علی خان بن نمبردار فیض بخش خان بن نمبردار تاج محمد خان (نمبردار اوّل سنگولہ) پونچھ آزاد کشمیر

زاد الاعوان

ابی طالب
|
علیؓ
|
ابوالقاسم امام حنیفؒ
|
عبدالمنان
|
بطل غازی
|
آصف غازی
|
عمر غازی
|
شاہ محمد غازی
|
طیب غازی
|
طاہر غازی
|
عطاءاللہ غازی
|
سالار ساہو غازی
|
سالار مسعود غازی

٦٤

میں ہے۔ ابراھیم بن محمد بن علی بن ابی طالب الہاشمی ابو ابن الحنفیہ صدوق من الخامسۃ۔ انتہےٰ۔ فاما قاسم ظاہر بالکنیۃ ابن الحنفیہ اور تقریب کے باب العین مع المیم صفحہ میں آیا ہے عمر بن محمد بن علی بن ابی طالب مجہول الحال من السادسۃ انتہےٰ۔

اس عمر کا نام صاحب معارف قطبیہ نے ذکر نہیں کیا ہے۔ اور برخلاف روایت معارف و تقریب کی یہ روایت ہے جسکو عنایت حسین بگرامی نقشبندی نے کتاب تاریخ سید سالار مسعود غازی مطبوعہ نامی لکھنؤ در ذکر حسب النسب سید سالار صفحہ میں ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ محمد حنفیہ کو حضرت علی مرتضےٰ نے علم ظاہری و باطنی و فن جہاد تلقین فرمایا اور ایک خرقہ مع انگشتری و دلدل و ذوالفقار دیکر جانشین فرمایا اور بعض روایات میں آیا کہ حضرت امام حسین علیہ الرحمۃ نے بھی ایک خرقہ خلافت کا عنایت فرمایا۔ اور بڑے فرزند آپکے عبد المنان جھوٹے عبد الفتاح مشہور ہیں۔ عبد الفتاح کی اولاد خواجہ احمد گیسو دراز پیرو مرشد اہل ترک شاہ ولایت ترکستان ہیں۔ اور سالار مسعود کے جد امجد اس سلسلے سے عبد المنان ہیں۔ کہ سالار ساہو بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی بن عبد المنان بن محمد حنفیہ بن علی اسد اللہ الغالب رحمۃ اللہ علیہم کے دلبند ہیں۔ سالار مسعود نے یارھویں پشت میں جلوہ فرمایا۔ و خرقہ ارادت و خلافت و ورثہ شہادت آباؤ و اجداد سے درجہ بدرجہ پایا۔ مزار آپکی بہرائچ میں ہے اور ستر معلی والدہ ماجدہ مسعود کی خواہر سلطان محمود ہیں۔ انتہےٰ۔

اور اسی کتاب کے صفحہ میں نسب محمود کی یہ ہے کہ تاریخ منہاج السراج و جہان آرا و قول فرشتہ سے سلطان محمود سبکتگین بن جوقان بن قرا الحکم بن قزل ارسلان بن قرا بن فرز [illegible] بن شیرویہ بن [illegible] بن نوشیروان کسریٰ عادل [illegible] اور [illegible] محمود [illegible] فصل تفصیل اولاد امام حسن [illegible]

واضح ہو کہ زادالاعوان 1905ء تالیف مولوی نورالدین پٹھان کی اشاعت سے قبل صرف ایک کتاب تاریخ علوی مولوی حیدرعلی اعوان لدھیانوی نے 1896ء میں شائع کی تھی جس کے مطابق اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی سے صدیوں پرانی قدیم روایات کے مطابق لکھا گیا۔ جس کا برملا اعتراف زادالاعون میں کیا گیا ہے کہ اعوانواں کا ایک بہت بڑا طائفہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہے لیکن میزان قطبی، میزان ہاشمی وخلاصۃ الانساب اس کی تائید نہیں کرتیں۔ مزید یہ کہ زادالاعوان صفحہ 64 پر اعوانوں کے اس شجرہ نسب کو حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے تسلیم کیا گیا ہے۔ اب سوال یہ بنتا ہے کہ اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ سے ملتا تھا تو جن تین کتب کے حوالے سے شجرہ نسب تبدیل کیا گیا ان کا وجود ضروری تھا بعد کی تحقیق سے یہ پتہ چلا کہ ان کتب کا کوئی وجود نہ تھا مولف زادالاعوان نے اس بات کا اعتراف کیا کہ انہوں نے فرضی حوالے دیئے (ملاحظہ ہو تذکرۃ الاعوان تالیف ملک شیر محمد اعوان آف کالاباغ صفحہ 54) زادالاعوان وباب الاعوان کی اشاعت کے بعد اعوانوں نے ان کتب کو مسترد کر دیا تھا۔

قوم اعوان کے حالات کا رسالہ

نمبر ۲

تاریخ

باب الاعوان

من تصانیف فقیر محمد نورالدین سلیمانی حنفی نقشبندی مجددی بن حضرت خواجہ حاجی نور محمد غفر اللہ لہ

جسے

حکیم مظفر حسین خلف ڈاکٹر حکیم حاجی غلام نبی صاحب زبدۃ الحکماء مرحوم لاہور نے بعد ترمیم و تنقیح و اضافہ کے مرتب کر کے

نومبر سنہ ۱۹۲۳ء

میں

باب الاعوان ۷۹

عاق شاہ بن سکندر شاہ بن شاہ زبیر بن محمد حنیفہ بن علی علیہ السلام پس شاہ زبیر کا بیٹا ہونا محمد بن علی سے بروایت عرب صحیح نہیں ہوا پس یہ نسب نامہ اعتبار سے ساقط ہوا۔

اور بعض نسب ناموں میں یہ نسب منقول ہے کہ قطب الدین لقبہ قطب شاہ کنیت ابو محمد جد اعلیٰ اعوان ابن قتیل شاہ و نزد بعضے شاہ عقیل لقبہ نورالدین کنیت ابو محمد آیا شاہ بن شاہ حمیدالدین لقبہ سیف الدین و بعضے حامد شاہ بن زبیر کنیت ابو الشان ابو علی بن اسمٰعیل لقبہ نورالحسن کنیت ابو جعفر بن محمد جعفر صادق لقبہ شرف الدین کنیت ابو قاسم و ابو احمد بن قاسم علی عرف شاہ علی کنیت ابو عبداللہ بن محمد عباس کنیت ابو اسماعیل بن علی العریضی لقبہ نوراللہ و کنیت ابوالحسن بن محمد علی لقبہ برہان الدین کنیت ابو زرب بن محمد حمزہ لقبہ فیض اللہ کنیت ابو علی بن محمد زبیر قاسم لقبہ قاسم حاسد اللہ کنیت ابو طالب و ابو حمزہ بن محمد لقبہ حنفیہ و محمد اکبر کنیت ابو زبیر قاسم بن علیؓ لقبہ مرتضٰے کرم اللہ وجہہ۔ وجعفر و عبداللہ و ابراہیم و موسٰے و علی رضا و غیرہ برادران محمد زبیر قاسم بن محمد بن محمد بن علی اند کذا فی انساب جیالنبی وغیرہ۔

پس اسکا بن محمد زبیر کا محمد حنفیہ کا بیٹا ہونا کسی معتبر تواریخ سے نہیں نظر آیا۔ بلکہ اہل انساب اس کے ذکر سے کچھ ذکر امام محمد اکبر کے فرزندوں میں بالکل نہیں لائے ہیں۔ اور باقی اسماء الرجال کا بھی کچھ تذکرہ نہیں آیا۔ لہٰذا یہ نسب نامہ بھی اعتبار سے ساقط ہوا ہے۔ اور اسکی تصدیق نہیں ہو سکتی ہے۔

اور بعض اعوان یہ شجرہ لاتے ہیں کہ ملک قطب حیدر شاہ جد اعوان بن الف شاہ بن حبیب شاہ بن امان شاہ بن زبیر شاہ بن طیب شاہ بن محمد شاہ بن عمر شاہ بن ملک آصف غازی بن بطل غازی بن عبدالمنان بن محمد حنیفہ بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اس میں جو ملک قطب حیدر شاہ آیا ہے یہ وہ ہے جسکا ذکر زادالاعوان میں کیا گیا ہے۔ یہ حضرت مسعود سالار غازی بن ساہو علوی نائب سلطان محمود غزنوی کے ہمراہیوں سے ہے۔ اس کی اولاد

باب الاعوان ۱۱۹

اور بعض اہل نسب محمود علی فرزند عباس بن علی کا روایت کرتے ہیں۔ اور قطب شاہ جد اعلیٰ اعوان کا یہ نسب نامہ لاتے ہیں قطب شاہ بن عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن مظفر شاہ بن انور شاہ بن کمال الدین بن محمود علی بن حضرت عباس بن حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

اس جامع الاوراق نے بہ کتب تواریخ دیکھا ہے۔ یہ شجرہ نسب ثابت نہیں ہوا ہے۔ لہٰذا اس کو ترک کرکے عبیداللہ بن عباس سے لکھتا ہوں۔

اور بعض نساب نے عباس کا بیٹا حسن بیان کیا ہے۔ اور قطب شاہ کو اس کی اولاد سے بنایا ہے۔ شجرہ یہ ہے قطب شاہ بن عقیل بن عبداللہ بن اسمٰعیل بن محمد بن قاسم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن الحسن بن العباس بن علی بن ابی طالب۔ یہ اسماء الرجال کا جو شجرہ بیان کیا گیا ہے اس کا کچھ ذکر مولوی عبدالغنی لکھنوی نے فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ کے باب المیم مع الحاء اسم محمد مطبوعہ حیدرآباد میں ذکر کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ علی بن عبیداللہ بن الحسن بن العباس بن علی بن ابی طالب منہ السید ابی شجاع السمرقندی محمد بن احمد بن حمزہ بن الحسین بن علی بن عبیداللہ بن الحسن بن علی بن عبیداللہ الحسن بن العباس العلوی انتہٰی کلامہ۔

لیکن اعوان کا شجرہ قطب شاہ سے کسی تواریخ میں حسن بن عباس کے ساتھ منسلم نہیں ہوا۔ لہٰذا اس کو بھی ترک کرتا ہوں۔

اور بعض نساب نے محمد بیٹا عباس کا لکھا ہے۔ اور اس کے ساتھ شجرہ نسب بایں ترتیب ملایا ہے۔ قطب الدین قطب شاہ بن شاہ قتیل بن شاہ حمیدالدین بن شاہ اسمٰعیل بن شاہ محمد بن قاسم علی بن محمد عباس بن علی العریضی بن محمد حمزہ بن محمد زبیر بن محمد بن عباس بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم العباسی العلوی الہاشمی لیکن تواریخ کی کتابیں جو آج تک اس عاجز کی نظر سے گذری ہیں ان میں یہ نسب نامہ کہیں نہیں دیکھا گیا۔ لہٰذا اس کو بھی ترک کرتا ہوں۔ اور شجرہ مسطورہ سے بعض نساب عباس بن عبدالمطلب عم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان

باب الاعوان 1923ء میں شائع کی گئی اس کے صفحہ 79 پر ملک قطب حیدر شاہ جد اعلیٰ اعوان کا شجرہ نسب از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ لکھتے ہوئے اسے تین فرضی اور جعلی کتب میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب کے حوالے دے کر مسترد کیا گیا۔ اور صفحہ 119 پر حضرت عباس علم دارؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیے گئے شجرہ نسب بھی ان ہی تین کتب کے حوالے سے مسترد کیے گئے ہیں۔ اب اعوانوں کا یہ سوال ہے کہ یہ دونوں روایات والے شجرات جن تین کتب کے حوالے سے مسترد کیے گئے ہیں وہ جعلی اور فرضی تھیں ان کا کوئی وجود نہ تھا۔ جب کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے معززین نے حکام بندوبست کے سامنے یہ اپنی خاندانی صدیوں پرانی روایات درج کیں کہ ہم اس قطب شاہ کی اولاد سے ہیں جو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ آیا تھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمیؓ اولاد سے تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۃ الانبیاء، ۷)

معارف الاعوان

مصنف

ابوحسان محمد ریاض چشتی قادری (انوال اعوان)

قطب شاہ غزنوی کا درست شجرہ

حضرت امیر المومنین علی شیر خداؓ
|
محمد اکبر المعروف محمد حنفیہؒ
|
ابوالمنان جعفر اصغر
|
عبدالمنان
|
بطل
|
آصف
|
عمر
|
محمد
|
طیب
طاہر

۱۔عطاء اللہ ۲۔نصر اللہ (لاولد) ۳۔حیات اللہ (اولاد جاری)

۱۔سالار محمود عرف سالار ساہو یا شاہو بن عطاء اللہ ۲۔سالار قطب حیدر بن عطاء اللہ

۳۔سالار سیف الدین بن عطاء اللہ

عبدالقیوم بن غلام حسین۔غلام حسین ومحمد حسین ومحمد اکبر ومحمد یعقوب بن مصری خان بن الٰہی بخش بن اکبر خان عرف اکو بن حاتم خان عرف حاتو بن ماجھی خان۔ماجھی خان و گلشیر وعلی شیر بن بست خان بن امیدوار بن لقمان بن مسرت۔مسرت وجیون بن نور محمد۔نور محمد ولقمان بن عالمشیر عرف عالو بن کالا خان بن نادر خان بن بہادر خان بن صفی اللہ بن سنگھر خان۔سنگھر خان ومراد خان بن مصری خان۔مصری خان والیاس خان بن مرزا خان بن حبیب خان بن لقمان خان بن داؤد خان بن پیر بخش بن جند۔

محمد اسماعیل سکنہ دولمیال ومحمد پناہ سکنہ مگھال بن سجاد بن محمود عرف ماکھی بن ارشاد بن سیفل بن شیر علی بن جند۔

بدر علی سکنہ تھائی گروٹ (ہزارہ) ومہر علی سکنہ جہلم بن کالا بن اللہ دتہ بن بشیر علی بن مہر علی۔مہر علی وشیر علی ونواب علی وپیر بخش بن جند۔

طاہر صادق وشاہد صادق وعابد صادق سکنہ باغ سنگولہ (آزاد کشمیر) بن محمد صادق بن عادل خان بن حشمت خان بن غلام علی بن فیض بخش بن تاج محمد خان بن آفتاب خان عرف تابو (تابڑ) بن مومن بن رحیم اللہ بن کالا بن کلو بن محمود بن سراج بن فروز بن اسماعیل خان۔اسماعیل خان وجمال خان ووصیت خان بن بیرام خان بن عبداللہ عرف گھاڑ بن ارشاد عرف شادو (گوت شادوال) بن بابا سجاول کھر کھوٹی بن بہیا بن ماہیا بن کالا بن کامل بن سنگھر علی عرف سنگی (گوت سنگوال)۔سنگھر علی عرف سنگی وغلام علی عرف گلا (گوت گلوال) وباغ علی عرف بھاگو (گوت بھگوال) وجند (گوت ... بن اجمل علی عرف ارجن

افکار الاعوان کے صدر صوبیدار ریاض انوال نے 2013ء میں معارف الاعوان لکھی اور اس میں حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ اور حضرت غازی عباس علم دارؒ بن حضرت علیؓ دونوں کی اولاد کے شجرات درست تسلیم کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا کہ قطب شاہ دو تھے ایک سالار قطب حیدر بن عطاء اللہ از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ اور دوسرے عون قطب شاہ بن یعلی از اولاد حضرت غازی عباس علم دارؒ بن حضرت علیؓ۔مزمل علی کلگان، زمان علی کھوکھر، در یتیم جہاں شاہ و دیگر کل 9 فرزند سالار قطب حیدر بن عطاء اللہ کی اولاد ہیں اور عبداللہ گولڑہ اور محمد شاہ کندلان عون بن یعلی کی اولاد ہیں۔کتاب کی اشاعت کے بعد تنظیم الاعوان پاکستان کی جانب سے رائٹرز کانفرنس بلائی گئی جس میں پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی اعوان از اولاد حضرت سلطان باھوؒ نے بھی شرکت کی اس کانفرنس میں صوبیدار محمد ریاض چشتی قادری انوال اور شاہ دل ایڈووکیٹ کوئی واضح ثبوت پیش نہ کر سکے جس کے وجہ سے یہ فیصلہ ہوا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے۔اور تنظیم الاعوان پاکستان کی جانب سے "سوانح حیات ملک قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ اعوان" شائع کی گئی۔اور اعوان بک بورڈ قائم کیا گیا اور جناب امجد حسین علوی کو چیئر مین ممبران میں پروفیسر پیر سلطان الطاف علی اعوان محمد کریم اعوان، صوبیدار ریاض انوال وحافظ ریاض سیالوی۔

دامن نہیں چھوڑتے تھے لیکن ایک یہ ٹولہ ہے کہ شاید حیا نام کی چیز ان کے قریب سے بھی نہیں گزری ہے۔ الغرض اس خیال کے تمام مصنفین نے تحقیق کم اور پہلے سے ذہنوں میں موجود نظریے پر عمل زیادہ کیا۔ عام اعوان پریشان تھے کہ آخر اُن کا حقیقی باپ کون ہے؛

چند ماہ پہلے تک یہ فقط ایک معمہ تھا جسے ابوحسان محمد ریاض چشتی قادری انوال اعوان صاحب (اللہ تعالیٰ اُن کی زندگی میں برکت عطا فرمائے) نے اپنی تحقیقِ عمیق سے حل کر دیا۔ کہا جاتا تھا کی جد اعوان قطب شاہ ہے اور یہ سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ آئے اور یہاں ان کی اولادیں آباد ہوئیں۔ قطب شاہ کے متعلق اصل بحث اُن کے جد اعلیٰ کے حوالے سے تھی۔ بعض مصنفین کا خیال تھا کہ اعوان حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں اور بعض کا خیال تھا کہ اعوان غازی عباس علمدارؓ کی اولاد سے ہیں۔ ابوحسان محمد ریاض چشتی قادری انوال اعوان صاحب نے انہی مصنفین کی کتب سے ثابت کیا ہے کہ حضرت غازی عباس علمدارؓ کی اولاد یہاں آئی اور یہاں عون بن یعلیٰ کے ۲ بیٹوں عبداللہ گولڑہ اور محمد کندلان کی اولاد آج بھی وادی سون اور دامن کوہ خوشاب دتلہ گنگ، بکر کہار کے علاوہ ملک کے کئی دوسرے علاقوں میں آباد ہیں جبکہ حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے قطب حیدر شاہؒ، سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ بسلسلہ جہاد وارد ہوئے آپ کے ۹ بیٹے تھے جن کی اولادیں برصغیر پاک و ہند کے مختلف علاقوں میں بکثرت موجود ہیں۔

عباسی علوی اعوان قوم کے جد امجد حضرت عون قطب شاہؒ صوفی اور درویش انسان تھے۔ آپ کی تاریخ پیدائش ۴۱۹ھ ہے اور آپ ۵۲۰ھ میں تبلیغ اسلام کے

۳۳۲
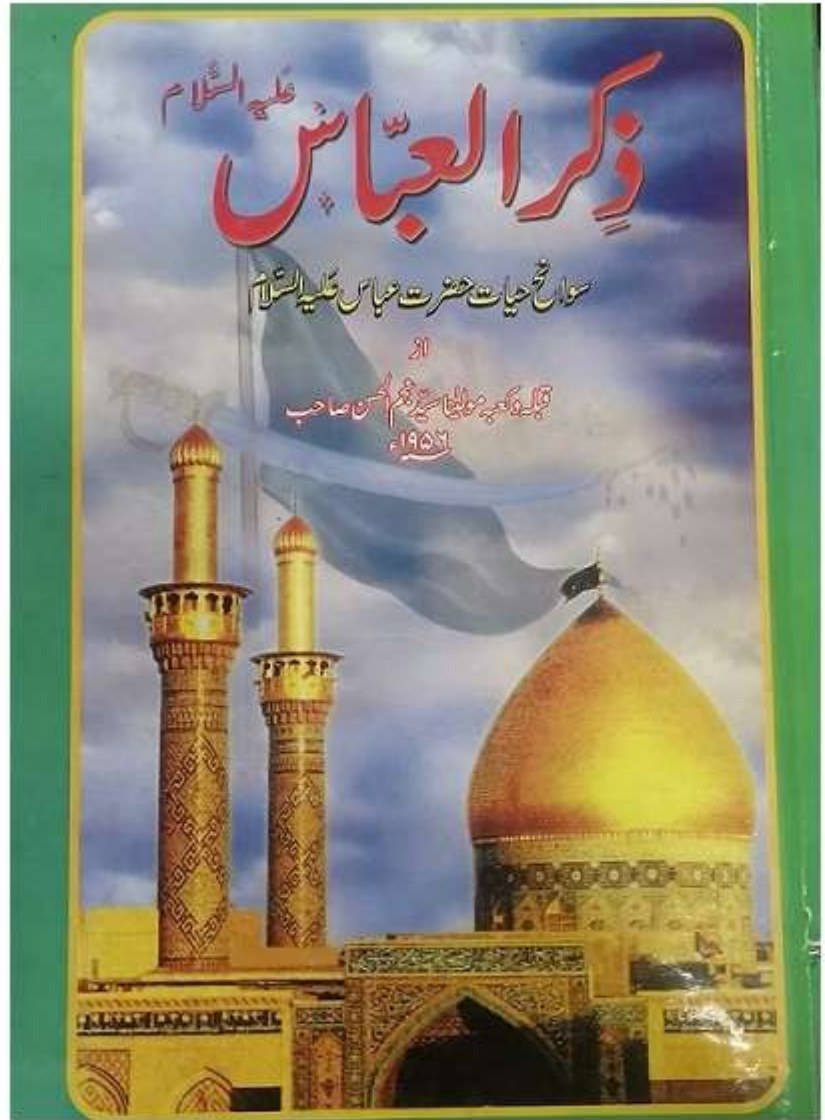
۵۔ فضل ابن حسن ابن عبیداللہ ابن عباس کان لسناً فصیحاً شدید الدین عظیم الشجاعۃ یہ زبردست فصاحت کے مالک اور دینیات میں بہت پختہ تھے۔ اور میدان شجاعت کے شاہ سوار تھے۔ لوگوں کی نظر میں آپ کی بے انتہا عزت تھی۔ (عمدۃ المطالب ۳۵۳ طبع لکھنؤ و تاریخ بغداد و تمدن بنی ہاشم ۱۳۹)

حضرت عباسؑ کی نسل کافی پھیلی ہے۔ آپ کے کثیر نبیرگان کا ذکر کتب میں موجود ہے یہ خاص بات ہے کہ آپ کی نسل میں کوئی غیر عالم شاید ہی گزرا ہو۔ آپ کی نسل کے متعلق، صاحب عمدۃ المطالب لکھتے ہیں کہ مکہ، مدینہ، مصر، بصرہ، یمن، سمرقند، طبرستان، اردن، حائر و میاط، کوفہ، قم، رین، شیراز، آمل، آذربائیجان، جرجان، مغرب وغیرہ میں پائی جاتی ہے آپ کی اولاد کو میرے نزدیک سید علوی کہنا چاہیے۔ اور حضرت عباسؑ کی طرف اعوان کا انتساب کوئی اصل نہیں رکھتا۔

حمزہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس [illegible] اپنے دادا حضرت علی علیہ السلام سے بہت زیادہ مشابہ تھے۔ ہارون رشید کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط دیکھا گیا ہے جس میں اس نے جناب حمزہ کو ایک ہزار درہم بھیجنے کا حوالہ دیا ہے۔ خط سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے انہیں یہ رقم محض اس لیے بھیجی تھی کہ یہ حضرت علی کے مشابہ تھے۔ اس نے اس خط میں اسی مشابہت کو عنوان قرار دیا ہے۔ انہوں نے اپنی شادی زینب بنت الحسین بن علی بن عبداللہ بن جعفر طیار سے کی تھی۔ عبداللہ بن جعفر طیار کے فرزند علی اپنے کو زینب بنت علیؑ کی طرف منسوب کرکے زینبی کہتے تھے۔

جناب حمزہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس علیہ السلام کے ایک پوتے محمد بن علی بن حمزہ بھی تھے جو بڑی شخصیت کے مالک تھے۔ اور نہایت عمدہ شاعر تھے۔ یہ بصرہ میں نازل ہوئے اور امام رضا علیہ السلام سے حدیث کی روایت کی۔ یہ بڑے ثقہ اور صدوق تھے۔ جیسا کہ تاریخ بغداد جلد ۲ ص۶۳ اور تہذیب التہذیب جلد ۹ ص۳۵۲ میں ہے آپ کا انتقال ۲۸۶ھ میں سامرا میں ہوا ہے۔

انہیں حمزہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس علمدار کے ایک پرپوتے بھی تھے۔ جن کا اسم گرامی، ابو یعلی حمزہ بن قاسم بن علی بن حمزہ بن حسن بن عبیداللہ ابن عباس علیہ السلام بن امیر المومنین علی بن ابی طالب تھا۔ ان کے سلسلہ نسب کی یہی ترتیب علامہ نجاشی نے، رجال نجاشی

حضرت سلطان باھوؒ | حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ | حضرت سالار قطب حیدر شاہ غازی علویؒ | حضرت علی کرم اللہ وجہہ | حضرت سالار ساہو غازیؒ | حضرت سالار مسعود غازیؒ

شجرہ نسب علوی، بنی عون، اعوان، قطب شاہی اعوان

تحقیق: محمد کریم اعوان وائس چیئر مین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان 0312-9206639

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

تصدیق شدہ مستند شجرہ نسب علوی اعوان (بنی عون)

(1)	(2)	(3)	(4)	(5)	(6)	(7)	(8)
کتاب نسب قریش عربی (156ھ-236ھ) لابی عبداللہ المصعب صفحہ 77	کتاب المعقبین عربی (214ھ-277ھ) ابی الحسن یحیٰ ص 101	جمہرۃ الانساب العرب عربی (384ھ) لابی محمد علی بن احمد صفحہ 59	تہذیب الانساب ونہایۃ الانساب عربی 449ھ ابی الحسن محمد ص 74-273	منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ۔ ابی اسماعیل ابراہیم طباطبا ص 303,352	المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب عربی (656ھ) ابی عبداللہ بن عیسیٰ صفحہ 26	منبع الانساب فارسی (830ھ) سید معین الحق جھونسوی ص (103)363	بحر الانساب عربی (900 ہجری) تالیف السید محمد بن احمد صفحہ 245
ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب
علی	علی	علی	علی	علی	علی	علی المرتضیٰ	علی
محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	محمد بن الحنفیہ	محمد بن الحنفیہ	محمد [حنفیہ]	محمد [حنفیہ]	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	ابو القاسم محمد حنیف	محمد بن الحنفیہ
علی	علی	علی	علی	علی	علی	علی عبد المنان	علی برغوث
عون	عون	عون	عون	عون	عون	عون عرف قطب غازی	عون
محمد [اشہل]	محمد		محمد اشہل	محمد اشہل	محمد [اشہل]	محمد آصف غازی	محمد
''بنی عون''			علی	علی	قبیلہ ''بنی عون''	شاہ علی غازی	علی
			محمد [غازی]، احمد [غازی]	محمد، احمد، الحسین، عیسیٰ		شاہ محمد غازی	محمد، احمد، الحسین، عیسیٰ، الحسن، علی
						طیب غازی	
						طاہر غازی	
						عطاءاللہ غازی	

مندرجہ بالا شجرہ نسب کی وضاحت اور حوالہ جاتی کتب کے لیے رابطہ فرمائیں محمد کریم اعوان 0312-9206639

(9)	(10)	(11)	(12)	(13)	(14)	(15)	(16)
مرات مسعودی فارسی (1037ھ) عبدالرحمٰن چشتی ص 7	تاریخ حیدری اردو (1909ء) مولوی حیدر علی اعوان ص 7	بحر الجمان اردو (1332ھ) سید محبوب شاہ داتا صفحہ 135	تحقیق الاعوان (1966ء) ایم خواص خان گولڑہ اعوان صفحہ 148، 156	تاریخ علوی اعوان (1999ء) محبت حسین اعوان صفحہ 347، 370	علامہ یوسف جبریلؒ تعارف علوی قبیلہ ص 10 و انگلش بک ص 637	حقیقت الاعوان (2002ء) صوبیدار (ر) محمد رفیق علوی صفحہ 32 و 52	تاریخ سادات وعلوی اعوان مشائخ (2001ء) زین العابدین علوی ص 14 و 33
ابی طالب ↓	ابی طالب ↓	ابی طالب ↓	ابی طالب ↓	ابی طالب ↓	ابی طالب ↓	ابی طالب ↓	ابی طالب ↓
علی	علی	علی	علی	حضرت علیؑ	علی	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	علی
محمد حنفیہؒ	محمد [محمد حنفیہ]	ابو القاسم محمد الاکبر	محمد الحنفیہ	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	محمد الحنفیہ	ابو القاسم محمد حنفیہ	محمد بن الحنفیہ
[علی] عبد المنان	عبد المنان غازی	علی	علی عبد المنان	علی عبد المنان	عبد المنان	عبد المنان غازی	علی
بطل غازی	بطل غازی	عون عرف قطب غازی بابا	عون عرف قطب غازی بابا	عون عرف قطب غازی	بطل غازی	بطل غازی	عبد المنان عون سکندر غازی
محمد آصف [اشہل]	محمد محمد آصف [اشہل]	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی	آصف غازی	آصف غازی	محمد آصف غازی	شاہ بطل غازی
عمر [علی] غازی	عمر [علی] غازی	شاہ غازی	شاہ عمر [علی]	شاہ غازی	عمر غازی	عمر غازی	شاہ عمر غازی
محمد غازی	محمد غازی	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	محمد غازی	محمد غازی	شاہ محمد غازی
طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	شاہ طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	شاہ طیب غازی
طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	شاہ طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	شاہ طاہر غازی
عطاءاللہ غازی	میر عطاءاللہ غازی	عطاءاللہ غازی	عطاءاللہ غاز	عطاءاللہ غازی	عطاءاللہ غازی	عطاءاللہ شاہ غازی	عطاءاللہ شاہ غازی
سالار ساہو غازی (داؤد)	میر قطب حیدر	سالار ساہو غازی	میر قطب حیدر (قطب شاہ)	قطب حیدر شاہ	قطب حیدر شاہ غازی	سالار میر قطب شاہ غازی	حضرت قطب شاہ غازی
سالار مسعود غازی		سالار مسعود غازی	11 فرزندان	11 فرزندان		9 فرزندان	مزمل علی کلگان

(17)	(18)	(19)	(20)	(21)	(22)	(23)	(24)
تاریخ اعوان (2009ء) محمد سرور خان اعوان صفحہ 163، 241، 247 شجرہ 27	تاریخ قطب شاہی علوی اعوان (2015) محمد کریم اعوان ومشتاق الٰہی اعوان ص 6	سوانحیات ملک قطب حیدر شاہ (2014) حافظ ریاض سیالوی ص 26	متاع عرفتہ (تواریخ ہزارہ ایک نظر میں) پروفیسر بشیر احمد سوز	تاریخ نیازی قبائل (2014) اقبال خان نیازی ص 1175	رحیل کارواں (2019) آمین یوسف زئی صفحہ 434	اعوان شخصیات ہزارہ (2019) محمد عظیم ناشاد صفحہ 4	حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں (2019) محمد کریم اعوان ص 9
ابی طالب ↓	ابی طالب ↓	ابی طالب ↓	ابی طالب ↓	ابی طالب ↓	ابی طالب ↓	ابی طالب ↓	ابی طالب ↓
علی	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علیؑ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ
محمد حنفیہؒ	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	حضرت محمد بن حنفیہؒ	محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ)	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	حضرت محمد حنفیہؒ	حضرت محمد حنفیہؒ	حضرت محمد حنفیہؒ
علی	علی عبد المنان	غازی عبد المنان	علی عبد المنان	علی	غازی عبد المنان	علی عبد المنان	علی عبد المنان
عون عرف قطب غازی بابا	عون قطب غازی	غازی بطلؒ	عون عرف قطب غازی	بطل (بطال)	عون قطب غازی	عون عرف قطب غازی لقب بطل	عون عرف قطب غازی لقب بطل
محمد آصف غازی	محمد آصف (اشہل) غازی	ملک آصف	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی (محمد اشہل)	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی
سید شاہ غازی	شاہ غازی	غازی عمرؒ	شاہ علی غازی	عمر غازی	شاہ علی غازی	شاہ علی غازی	شاہ علی غازی
محمد غازی	شاہ محمد غازی	غازی محمدؒ	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	محمد غازی	شاہ محمد غازی
طیب غازی	طیب غازی	غازی طیبؒ	طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	شاہ طیب غازی
طاہر غازی	طاہر غازی	غازی طاہرؒ	طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	شاہ طاہر غازی
عطاءاللہ غازی	عطاءاللہ غازی	غازی نوراللہ (عطاءاللہ)	عطاءاللہ غازی	ابو علی عرف عطاءاللہ غازی	عطاءاللہ غازی	عطاءاللہ شاہ غازی	عطاءاللہ شاہ غازی
شاہو غازی و میر قطب حیدر	سالار میر قطب حیدر	حضرت ملک قطب شاہؒ	سالار قطب حیدر شاہ غازی	میر قطب حیدر شاہ علوی اعوان	قطب حیدر شاہ غازی	سالار میر قطب شاہ غازی	حضرت قطب شاہ غازی
ص 163، 9 بیٹے	11 فرزندان	گیارہ فرزندان		11 فرزندان	گیارہ فرزندان	9 فرزندان	11 فرزند

ابی طالب
↓
حضرت علی کرم اللہ وجہہ
↓
حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ
↓
علی عبد المنان
↓
عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ بابا)
↓
محمد آصف غازی
↓
شاہ علی غازی
↓
شاہ محمد غازی
↓
طیب غازی
↓
طاہر غازی
↓
عطاءاللہ غازی
↓
قطب حیدر شاہ غازی علوی (قطب شاہ ثانی)
↓

عبداللہ گولڑہ | محمد شاہ کنڈان | مزمل علی کلگان | محمد علی | بہادر علی | نجف علی | زمان علی کھوکھر | جہاں شاہ | فتح علی | نادر علی | کرم علی

نوٹ: قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے شجرہ نسب کی تصدیق کے لیے یہاں چند کتب کا حوالہ دیا گیا ہے جب کہ ان کے علاوہ سینکڑوں کتب ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی لائبریری میں موجود ہیں جن کی عکسی نقول عند الطلب مہیا کی جاسکتی ہیں

شجرہ نسب قطب شاہی علوی اعوان (بنی عون)
حضرت علی کرم اللہ وجہہ
حضرت علیؓ
بابا سجاول علوی قادری
سالار مسعود علوی غازی
سالار قطب حیدر علوی غازی
سالار ساہو علوی غازیؒ
حضرت امام حسنؓ
حضرت امام حسینؓ
حضرت محمد حنفیہؒ
حضرت عباس علمدارؓ
حضرت عمر اطرافؒ
ابو ہاشم عبداللہ
علی عبدالمنان
جعفر
عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی
عبیداللہ
حسن
عبداللہ
محمد الاکبر
محمد الاصغر
محمد آصف غازی
شاہ علی غازی
شاہ محمد غازی
شاہ احمد غازی
حسن
حسین
موسیٰ
عیسیٰ
علی
طیب غازی
علی
طاہر غازی
عطاءاللہ غازی
الحسین
القاسم
منصور
حمزہ
عبدالمالک
سکینہ
رسیتہ
سالار ساہو غازی
سالار قطب حیدر غازی (قطب شاہ ثانی)
سالار سیف الدین غازی
سالار مسعود غازیؒ قطب شاہی علوی اعوان
مزمل علی کلگان
جہاں شاہ
زمان علی کھوکھر
محمد علی
بہادر علی
نجف علی
عبداللہ گولڑہ
محمد شاہ کنڈان
فتح علی
نادر علی
کرم علی
منبع الانساب فارسی سید معین الحق جھجوسوی 830ھ
منبع الانساب سید معین الحق جھجوسوی 830ھ
منتقلۃ الطالبیہ عربی ابی اسماعیل 471ھ
کتاب نسب قریش عربی (156-234ھ)
کتاب نسب قریش
د. خانر العرب
لباب الانساب عربی ابی القاسم حسن 565ھ
تہذیب الانساب عربی ابی الحسن بن ابی جعفر 449ھ
بحوالہ: کتاب نسب قریش عربی لابی عبداللہ المصعب الزبیری (156-234ھ)
تہذیب الانساب عربی ابی الحسن بن ابی جعفر 449ھ منتقلۃ الطالبیہ عربی ابی اسماعیل 471ھ
لباب الانساب عربی ابی القاسم حسن 565ھ منبع الانساب فارسی سید معین الحق جھجوسوی 830ھ
مرات مسعودی فارسی، تاریخ حیدری، تاریخ علوی اعوان، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان

مزار حضرت علیؑ نجف اشرف — مزار عون عرف قطب غازی تبریز — مزار سالار ساہو غازی ستر کھ انڈیا — مزار سالار قطب حیدر علوی مانک پور انڈیا — مزار سالار مسعود غازی بہرائچ انڈیا — مزار حضرت بابا سجاولؒ مانسہرہ

شجرہ نسب
قطب شاہی علوی اعوان (بنی عون)
حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت امام حسنؓ — حضرت امام حسینؓ — حضرت محمد حنفیہؒ — حضرت عباس علمدارؓ — حضرت عمر اطرافؒ

ابو ہاشم عبداللہ — علی عبدالمنان — موسیٰ — عیسیٰ — جعفر

عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی — عبیداللہ — حسن — عبداللہ — محمد الاکبر — محمد الاصغر

محمد آصف غازی ← شاہ علی غازی ← حسین ← علی — الحسین — القاسم — منصور — حمزہ — عبدالمالک — سکینہ — رسیتہ

شاہ احمد غازی — حسن — موسیٰ — عیسیٰ — علی

شاہ محمد غازی ← طیب غازی ← طاہر غازی ← عطاء اللہ غازی

قطب شاہی اعوانوں کی مختصر تاریخ اور قدیم ماخذ

تحقیق و ترتیب: محمد کریم اعوان ساکن اعوان منزل ڈبن سنگولہ حال مظفر آباد موبائل 0312-9206639 و ملک مشتاق الٰہی اعوان ساکن مردوآل وادی سون سکیسر حال کراچی موبائل 0302-2144561

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قبیلہ بنی ہاشم ہے جو اولاد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بطن سے ہوئی وہ سادات بنی فاطمیہ کہلائی اور جو اولاد دیگر ازواج سے ہوئی وہ بنی علویہ کہلائی۔ حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ کی اولاد برصغیر پاک و ہند میں سیّد کہلاتی ہے۔ دوسری صدی ہجری تک عون عرف قطب غازی بن علی بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد بنی عون اور علوی کہلاتی تھی۔ عون بن علی، یحییٰ بن زید کے (ہمراہ جو رشتہ میں ان) بھتیجے اور بھانجے تھے کے ساتھ 125 ہجری میں کوفہ سے ہرات، خراسان و غزنی کی جانب ہجرت کر گئے تھے۔ یحییٰ بن زیدؒ کے ہمراہ 70 آدمی تھے انہوں نے بنی امیہ کے دس ہزار آدمیوں کو شکست فاش دی۔ عون بن علی اور زید بن علی کے مزارات تبریز کی پہاڑی پر ایک ساتھ ہیں۔ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد عرب میں علیؓ کی اولاد کی نسبت سے ''علوی'' اور عون کی وجہ سے ''بنی عون'' کہلائی اور برصغیر پاک و ہند میں بنی عون سے اعوان اور عون کے عرف قطب غازی کی شہرت کی وجہ سے قطب شاہی کہلائی۔ عون عرف قطب غازی (جد امجد قطب شاہی اعوان) کے سات پڑپوتوں میں سے پانچ عیسیٰ بن علی، حسین بن علی، حسن بن علی، محمد بن علی، احمد بن علی ابنان محمد اشہل (محمد اصف غازی) کی اولاد ہند میں آنا قدیم کتب انساب سے تصدیق ہوتا ہے اور گمان غالب ہے کہ علی بن علی و موسیٰ بن علی بھی اپنے دیگر بھائیوں کے ہمراہ جہاد ہند میں شریک ہوئے ہوں۔ جس طرح بنی عباس سے عباسی اور بنی ہاشم سے ہاشمی کہلاتے ہیں اسی طرح بنی عون بھی بنی عون کے بجائے اعوان مشہور ہوئے۔ واضح ہو کہ عون کی جمع اعوان ہے۔ ''کتاب نسب قریش عربی (236-156 ہجری) کے ص 77 پر اور کتاب المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب عربی (656ھ) کے صفحہ 26 پر درج ہے'' وولد عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب: محمداً، ورقیه؛ وعلیة بنی عون'' یعنی عون کی اولاد ''بنی عون'' ہے۔ سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا شجرہ نسب یوں درج ہے'' سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی [برادر سالار قطب حیدر غازی قطب شاہ ثانی و سالار سیف الدین غازی] بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی [اشہل] بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب''۔

سلطنت غزنویہ کے دور کی کتاب تاریخ بیہقی (385-470ھ)، تہذیب الانساب عربی 449 ہجری، منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ، لباب الانساب عربی 565ھ و منبع الانساب فارسی 830ھ کے مطابق عون بن علی ابن محمد حنفیہ کی اولاد کا ہند آنا، قطب شاہی کہلانا اور سلطنت غزنویہ سے منسلک ہونا درج ہے۔ تاریخ بیہقی جلد اول ص 57 پر درج عبارت'' قاضی و رئیس و خطیب و نقیب علویان و سالار علویان و سالار غازیان'' کا تذکرہ موجود ہے جس کے مطابق سلطنت غزنویہ کے ساتھ قاضی القضاء رئیس، خطیب، نقیب و سالار سب کے سب علوی تھے۔ منبع الانساب فارسی کے مطابق عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہ کی اولاد سے سالار مسعود غازی، سالار ساہو غازی کے بیٹے اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور سلطان کی افواج میں بغرض جہاد ہند شمولیت اختیار کرتے ہوئے بھرپور مدد کی جس کا ذکر سفرنامہ ابن بطوطہ، تاریخ فیروز شاہی تالیف سید ضیاء الدین برنی، تاریخ فرشتہ، مرات الاسرار، اخبار الاخیار، خزینۃ الاصفیا وغیرہ میں بھی درج ہے۔ مندرجہ بالا کتب میں درج اصل عبارت کی عکسی نقول نیچے دی گئی ہیں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ علاوہ ازیں تاریخ حیدری تالیف 1911ء، تحقیق الاعوان 1968ء، تاریخ علوی اعوان 1999ء، نسب الصالحین 2000ء، تحقیق الانساب جلد اول 2007ء، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان 2015ء، تاریخ خلاصۃ الانساب 2017ء، اعوان شخصیات ہزارہ 2019ء، حضرت بابا سجاول علوی قادری تاریخ کے آئینے میں 2019ء کے علاوہ درجنوں کتب اور مولوی ملنگ علی گفا نوالہ چکوال شجرہ نویس علوی اعوان قبیلہ کے مطابق بھی اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں اور مندرجہ بالا شجرہ نسب صدیوں سے ان کے ریکارڈ میں موجود ہے۔ مندرجہ بالا کتب ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی لائبریری اور ویب سائٹ www.alveeawan.com سے دستیاب ہیں۔

سالار ساہو غازی ← سالار مسعود غازیؒ — سالار قطب حیدر غازی (قطب شاہ ثانی) — سالار سیف الدین غازی

مزمل علی کلگان — جہاں شاہ زمان علی کھوکھر — محمد علی — بہادر علی — نجف علی — عبداللہ گولڑہ — محمد شاہ کنڈان — فتح علی — نادر علی — کرم علی

کتاب نسب قریش عربی (156-234ھ)

کتاب
نسب قریش

د خائر العرب
۱۱

لأبي عبد الله المصعب بن عبد الله بن المصعب الزبيري ١٥٦ — ٢٣٦

٧٧ ولد محمد بن علي بن أبي طالب

وولد محمّد بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب: جُمانةَ، وأمُّها: أمُّ وَلَدٍ.
وولد عَوْنُ بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب: محمّداً؛ ورقيّة؛ وعُليّة بني عَوْن؛ وأمهم: مهديّة بنت عبد الرحمن بن عمر بن محمّد بن مَسْلَمَة الأنصاري.
فولد محمّد بن عَوْن بن عليّ بن محمّد بن عليّ بن أبي طالب: عليّاً؛ وحسْنة؛ وفاطمة؛ وأمّهم: صفيّة بنت محمّد بن مُصْعَب بن الزُّبَيْر.

منتقلة الطالبيه عربي ابي اسماعيل 471ھ

لأبي اسماعيل ابن طباطبا — ٣٠٣ منتقلة الطالبية
(مصر) علي بن اشهل البقيع ابن عون بن علي بن محمد بن علي بن أبي طالب (ع)، عقبه علي بن علي أعقب، وموسى أعقب والحسين أعقب وسواهم في المشجرة عيسى وأحمد ومحمد والحسين.

٣٥٢ منتقلة الطالبية
(بالهند) من ولد الحسن بن عبد الرحمن ابن القاسم بن محمد البطحاني (١).
ذكر من ورد الهند من ولد محمد بن الحنفية، منهم من ولد علي بن محمد بن الحنفية.
(بالهند) من ولد الحسن بن علي بن محمد أشهل البقيع (٢) ابن عون بن علي.

لباب الانساب عربی ابی القاسم حسن 565ھ

فصل
في ذكر السادات والأشراف الذين يأخذون الأرزاق وريوع (٣) الاوقاف من ديوان غزنة ونواحيها، باهتمام نقيب النقباء أبي محمّد الحسن بن محمّد الحسيني.
أولاد محمّد بن الحنفيّة: علي بن الحسين، وأبناءه الحسين بن علي، والقاسم بن علي، ومنصور بن علي، وحمزة بن علي، وعبد الملك بن علي، وسكينة بنت علي.

أولاد علي بن محمد بن علي بن أبي طالب (عليه السلام) ٢٧٣
والعقب من علي بن محمد بن أمير المؤمنين علي بن أبي طالب صلوات الله عليهم من عون بن علي والحسن بن علي الأنبيش [خ.ل الأقباش].
والعقب من ولد عون بن علي بن محمد ابن الحنفية في محمد صاحب القبر بالبقيع وحده ومنه في علي بن محمد اشهل البقيع ومنه في علي بن علي وموسى بن علي والحسن بن علي قال ابن ابي جعفر له بقية بالهند فأما علي بن علي بن محمد اشهل البقيع فولده عيسى بن علي بن علي بن محمد أشهل البقيع له عقب

تہذیب الانساب عربی ابی جعفر 449ھ

بحوالہ: کتاب نسب قریش عربی لابی عبداللہ المصعب الزبیری (156-234ھ)
تہذیب الانساب عربی ابی الحسن بن ابی جعفر 449ھ منتقلۃ الطالبیہ عربی ابی اسماعیل 471ھ
لباب الانساب عربی ابی القاسم حسن 565ھ منبع الانساب فارسی سید معین الحق جھنسوی 830ھ
مرات مسعودی فارسی، تاریخ حیدری، تاریخ علوی اعوان، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان

منبع الانساب فارسی سید معین الحق جھنسوی 830ھ

منبع الانساب سید معین الحق جھنسوی 830ھ